

وَمِنْ طَرَفٍ آخَرَ لَقَدْ أَطْلَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 رَحِمَهُ وَسَلَّمَ نَبِيًّا كَرِيمًا تَوْفِيقًا لِمَنْ أَرَادَ بِهِ الْوَيْلَ الْعَظِيمَ

بخاری شریف

مترجم و محقق

مصنفہ:

امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

وَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
 اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اسے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

جلد دوم

مصنفہ
 امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہر مولانا محمد اکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

تصحیح و تہذیب از

ادیب شہیر سید حامد لطیف حشتی

ناشر

فرید بک سٹال - ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

فہرست

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۱۸	۱۸	عزیز و اقارب کے لیے وقف یا وصیت	۲۶
۲	پارہ ۱۱	۱۹	۱۹	کیا اقارب میں عورتیں اور بچے شامل ہیں	۲۷
۳	لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا	۲۰	۲۰	وقف کی ہوئی چیز سے وقف نفع حاصل کر سکتا ہے	۲۷
۴	آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط	۲۱	۲۱	وقف کرنے والے خود مگر ان رہ سکتا ہے	۲۸
۵	مزارعت میں بے دخلی کی شرط	۲۲	۲۲	اگر کوئی کہے میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے	"
۶	عربی کافروں سے جہاد و مصالحت کی شرطیں	۲۳	۲۳	دوسرے کی طرف سے صدقہ یا وقف کرنا	"
۷	قرض میں شرط نہانا	۲۴	۲۴	مال، لونڈی، غلام یا جانور کا صدقہ وقف	۲۹
۸	کتاب النبی کے خلاف شرطوں کا لکھنا	۲۵	۲۵	وکیل کو صدقہ دینا، اس کا واپس کر دینا	"
۹	متعارف شرطیں رکھنا	۲۶	۲۶	آیت وَاِذَا احْتَضَرَ النِّفْسَہُ کی تفسیر	۵۰
۱۰	وقف میں شرطیں لگانا	۲۷	۲۷	میت کی طرف سے خیرات اور اس کی مذکور کی کرنا	"
۱۱	کتاب الوصایا	۲۸	۲۸	وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا	"
۱۲	وصیت نامہ لکھنا یا لکھوانا	۲۹	۲۹	آیت وَاَلَوْ اَلِیْتَہِیْ اَمْوَالُہُمْ کی تفسیر	۵۱
۱۳	دارقوں کو مالدار چھوڑنا چاہیے	۳۰	۳۰	آیت وَاَتْلُوْا اَللّٰہِیْنَہِیْ کا مفہوم	۵۲
۱۴	وصیت نامہ مال تک ہے	۳۱	۳۱	وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے برابر کرنا یا نہ کرنا	"
۱۵	اولاد کی امانت کے لیے وصیت کرنا	۳۲	۳۲	آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمَنُوْنَ اَمْوَالُہِیْ اَلِیْتَہِیْ کا مفہوم	۵۳
۱۶	سرکار کا فتح اشارہ قابل اقبال ہے	۳۳	۳۳	آیت وَاَلِیْتَہِیْ لَوْ نَاکَ عَنْ اَلِیْتَہِیْ کا مفہوم	"
۱۷	وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں	۳۴	۳۴	قیمت سے محنت لینا اور اس پر نظر رکھنا	"
۱۸	مرتے وقت کی خیرات	۳۵	۳۵	زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں	۵۴
۱۹	وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد بقیہ تقسیم ہو	۳۶	۳۶	مشترک زمین وقف کرنا بھی جائز ہے	۵۵
۲۰	وصیت و قرض سے متعلق آیت کا مفہوم	۳۷	۳۷	وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے	"
			۳۸	وقف غریب اور امیر سب کے لیے ہو سکتی ہے	"
			۳۹	مسجد کے لیے زمین وقف کرنا	"
			۴۰	جانور، گھوڑے، سامان اور نقد یا سونا یا چاندی وقف کرنا	۵۶

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۴۱	وقفی جائیداد کے انتظام کی اجرت	۵۶	۶۵	شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا	۷۳
۴۲	وقف کی چیز سے خود فائدہ اٹھانا بھی جائز ہے	۵۷	۶۶	شہید کا پھر دنیا میں آنے کی آرزو کرنا	۷۴
۴۳	فی سبیل اللہ وقف کرنا	۵۷	۶۷	جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے	۷۵
۴۴	آیت جَنِّ وَصَيَّةِ الشَّانِ کا مفہوم	۵۸	۶۸	جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا	۷۶
۴۵	ومی میت کا قرضہ ادا کر سکتا ہے	۵۸	۶۹	لڑائی میں بہادری اور بڑی دیکھانا	۷۷
	کتاب الجہاد والستیر	۶۰	۷۰	بڑی سے پناہ مانگنا	۷۸
۴۶	جہاد اور سیرۃ النبی کی فضیلت	۶۰	۷۱	اپنے جنگی کارنامے بیان کرنا	۷۹
۴۷	جان مال سے جہاد کرنے والا سب سے افضل ہے	۶۱	۷۲	جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے	۸۰
۴۸	مرد و زن کا جہاد کی دعا کرنا	۶۲	۷۳	کافر مسلمان کو قتل کرے پھر مسلمان ہو کر مدد جائے	۸۱
۴۹	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات	۶۳	۷۴	جہاد کو روزوں پر مقدم رکھنا	۸۲
۵۰	صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا جنت کی طرف چلتا ہے	۶۴	۷۵	قتل ہونے کے علاوہ شہادت کی سات اور قسمیں	۸۳
۵۱	حیرتیں کے اوصاف	۶۴	۷۶	آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاتِلُونَ الْقَاتِلِينَ کا مفہوم	۸۴
۵۲	شہادت کی آرزو کرنا	۶۵	۷۷	جنگ کے وقت مہربان و استعلا	۸۵
۵۳	جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنا اللہ بھی مجاہد ہے	۶۶	۷۸	کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا	۸۶
۵۴	راہِ خدا میں تکلیف پہنچنا	۶۷	۷۹	خندق کھودنا	۸۷
۵۵	راہِ خدا میں زخمی ہونا	۶۸	۸۰	جہاد میں غلہ سے شریک نہ ہونا	۸۸
۵۶	آیت اَلَا اَحَدٌ الْحَسَنَيْنِ کا مفہوم	۶۸	۸۱	دورانِ جہاد روزہ رکھنے کی فضیلت	۸۹
۵۷	آیت هُنَّ الْمُؤْمِنَاتُ رِجَالٌ کا مفہوم	۶۹	۸۲	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۹۰
۵۸	جنگ سے پہلے ایک من	۷۰	۸۳	غازی کا سامان تیار کرنا اس کے گھروار کی جہاد کرنا	۹۱
۵۹	کسی کو اچانک میر گئے اور مر جائے	۷۱	۸۴	لڑائی کے وقت عہد شکنی	۹۲
۶۰	سکھ حقی کی بندی کے لیے لڑنا	۷۱	۸۵	دشمن کی خبر لانے کا مقام	۹۳
۶۱	راہِ خدا میں پیوں پر گر کر مارنے کا مقام	۷۲	۸۶	کیا جاسوسی کے لیے ایک آدمی بھی بھیجا جاسکتا ہے	۹۴
۶۲	راہِ خدا میں گرواؤں کو بھولنے کے سر کو پونچنا	۷۳	۸۷	دو آدمیوں کا باہم سفر کرنا	۹۵
۶۳	لڑائی اور گروہِ عیار کے بعد حمل کرنا	۷۴	۸۸	گھوڑوں کی پیشانی پر قیامت تک بھلائی لکھی گئی	۹۶
۶۴	آیت بَلْ اَحْيَاؤُنْهُمْ کا مفہوم	۷۵	۸۹	امیر نیک چھوٹا بڑا جہاد جاری رہنا چاہیے	۹۷
			۹۰	جہاد کی قیامت سے گھوڑا رکھنا	۹۸

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۵	جہاد میں ایک روز کی نگرانی کا وجہ	۱۱۷	۸۳	گھوڑے اور گدے کا نام رکھنا	۹۱
"	جو خدمت کے لیے بچے کو میدان جنگ میں لیجائے	۱۱۸	۸۴	بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں	۹۲
۹۶	سمندر پر سواری کرنا	۱۱۹	"	گھوڑا رکھنے کے تین مقاصد	۹۳
۹۷	جنگ میں کمزوروں اور نیکوں سے مدد چاہنا	۱۲۰	۸۵	جہاد میں دوسرے جانور کو دانا	۹۴
"	یہ نہ کہو کہ فلاں شہید ہے	۱۲۱	۸۶	شریر جانور اور گھوڑے پر سواری کرنا	۹۵
۹۸	تیر اندازی کا شوق دلانا	۱۲۲	"	مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	۹۶
۹۹	برہمنی و عیرو سے کھیلنا	۱۲۳	"	لڑائی سے دوسرے کے جانور کو لے جانا	۹۷
"	اپنی اور دوسرے کی دُعا کا استعمال کرنا	۱۲۴	۸۷	جانور کے رکاب تسمے	۹۸
۱۰۰	چمڑے کی دُعا	۱۲۵	"	گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا	۹۹
۱۰۱	تلوار گلے میں لٹکانا	۱۲۶	"	سست رفتار گھوڑا	۱۰۰
"	تلوار دل کو زیرِ لور پہنانا	۱۲۷	"	گھوڑوں کی دوڑ	۱۰۱
"	تلوار کو جنگل میں درخت سے لٹکانا	۱۲۸	۸۸	گھڑ دوڑ کے لیے گھوڑا تیار کرنا	۱۰۲
"	خود پہننا	۱۲۹	"	گھوڑوں کی دوڑ کے لیے حد مقرر کرنا	۱۰۳
۱۰۲	مرتے وقت ہتھیار توڑنے درست نہیں	۱۳۰	"	قصص کا ذکر	۱۰۴
"	قیلولہ کے وقت امام سے الگ ہو جانا	۱۳۱	۸۹	رسولِ خدا کا سفید نمبر	۱۰۵
"	نیزہ بازی	۱۳۲	"	عورتوں کا جہاد	۱۰۶
۱۰۳	رسولِ خدا کی زندہ اُرد جنگی قیسمیں	۱۳۳	"	عورتوں کا سمندری جہاد	۱۰۷
"	سفر اُرد جنگ کے دوران مجتہد پہننا	۱۳۴	۹۰	بعض عورتوں کو جہاد میں لے جانا	۱۰۸
"	لڑائی میں ریشمی کپڑے کا استعمال	۱۳۵	"	عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا	۱۰۹
۱۰۴	پتھری کا استعمال	۱۳۶	۹۱	جہاد میں عورتوں کا مردوں کو مافی پلانا	۱۱۰
"	رُومیوں سے جنگ	۱۳۷	"	عورتوں کا میدانِ جہاد میں مرہم پٹی کرنا	۱۱۱
"	یہودیوں سے جنگ	۱۳۸	"	عورتوں کا زخمیوں اور شہیدوں کو اٹھا کر لے جانا	۱۱۲
"	ترکوں سے جنگ	۱۳۹	"	جسم سے تیر نکالنا	۱۱۳
۱۰۵	بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ	۱۴۰	۹۲	جہاد فی سبیل اللہ کے وقت پہرہ دینا	۱۱۴
"	شکست کے وقت اپنے لشکر کی صف بندی	۱۴۱	۹۳	جہاد کے وقت خدمت کرنے کی فضیلت	۱۱۵
۱۰۶	مشترکوں کے لیے شکست اور زلزلے کی دُعا	۱۴۲	۹۴	سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت	۱۱۶

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۳۳	اہل کتاب کو دین بتانا اور قرآن سکھانا	۱۱۰	۱۲۸	توشہ اپنی گردن پر اٹھانا	۱۲۸
۱۳۴	مشرکین کی ہلاکت کے لیے دعا بغیر خیر تالیف	۱۱۱	۱۲۹	عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا	۱۲۹
۱۳۵	یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دینی چاہیئے	۱۱۲	"	جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمی سوار	"
۱۳۶	رسول خدا نے توحید و رسالت کی دعوت دی	۱۱۳	"	گدھے پر دو آدمیوں کا سوار ہونا	"
۱۳۷	لڑائی کا مقام چھپانا اور جمعرات کو سفر	۱۱۴	۱۳۰	رکاب وغیرہ پر ذکر دوسرے کو سوار کرنا	۱۳۰
۱۳۸	ظہر کے بعد نکلنا	۱۱۵	"	قرآن مجید کا دشمنوں کے ملک میں لے جانا	"
۱۳۹	صیغے کے آخر میں نکلنا	۱۱۶	"	لڑائی کے وقت نعرہ بکیر لگانا	"
	پارہ — ۱۳		۱۳۱	تنبیہ میں زیادہ چلنا منع بھی ہے	۱۳۱
۱۵۰	ماہ رمضان میں سفر کرنا	۱۱۹	۱۳۲	وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا	۱۳۲
۱۵۱	الوداع کہنا	۱۲۰	"	بندی پر پڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا	"
۱۵۲	امام کی فرمانبرداری	۱۲۱	"	مسافر کو گھر کی عبادت کے برابر ثواب ملنا	"
۱۵۳	امام کے پیچھے لڑنا اور اپنا بچاؤ کرنا	۱۲۲	۱۳۳	تنہا سفر کرنا	۱۳۳
۱۵۴	لڑائی سے نہ بھاگنے کی بیعت کرنا	۱۲۳	"	چلنے میں سبک رفتاری	"
۱۵۵	امام لوگوں کی طاقت کے مطابق حکم دے	۱۲۴	۱۳۴	جہاد کے لیے گھوڑا چھوڑنے سے نفرت ہونا دیکھنے	۱۳۴
۱۵۶	لڑائی صبح یا بعد دوپہر شروع کی جائے	۱۲۵	"	والدین کی اجازت سے جہاد	"
۱۵۷	اگر کوئی جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے	۱۲۶	۱۳۵	اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ لٹکانا	۱۳۵
۱۵۸	ابھی شادی کی ہو اور جہاد میں جانا	۱۲۷	"	مجاہدین میں تمام کھوارات کے بعد قدر پیش آنا	"
۱۵۹	تازہ شادی والا بیوی سے محبت کر کے جہاد میں جانا	۱۲۸	"	جاسوس کا حکم	"
۱۶۰	گھبراہٹ کے وقت پھرتی دکھانا اور گھوڑا دوڑانا	۱۲۹	۱۳۶	قیدیوں کو کپڑے پہنانا	۱۳۶
۱۶۱	گھبراہٹ کے وقت امام کی تیزی	۱۳۰	۱۳۷	اُس کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا	۱۳۷
۱۶۲	مجاہدین کو خرچہ اور سواری دینا	۱۳۱	۱۳۸	قیدیوں کو زنجیروں سے جکڑنا	۱۳۸
۱۶۳	رسول خدا کا جھنڈا	۱۳۲	"	اہل کتاب کا اسلام قبول کرنا	"
۱۶۴	مزید لے کر جہاد کرنا	۱۳۳	"	کافروں پر خون مارا، عورتیں اور بچے بھی قتل ہوئے	"
۱۶۵	آیت سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَئِذٍ نَصِيبٌ	۱۳۴	۱۳۹	لڑائی میں ہتھوں کو مارنے کے آئین کا حکم ہے	۱۳۹
۱۶۶	جہاد کا توشہ	۱۳۵	"	لڑائی میں عورتوں کو مارنا کیسا ہے	"
			"	اللہ جیسا مذہب (اگلا) نہیں دینا چاہیئے	"

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۹۳	قیدیوں کے بارے میں دو آیتوں کا مضمون	۱۳۹	۲۱۹	ذمیوں کے ساتھ سلوک	۱۵۳
۱۹۴	مسلمان کفار کی قید میں ہو تو رہائی کی ہر ممکن کوشش کرے	۱۴۰	۲۲۰	دفعہ اول آمد پر عالم کا آراستہ ہونا	۵
۱۹۵	مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو کیا مسلمان ایسا کریں	۵	۲۲۱	بچوں پر کس طرح اسلام پیش کیا جائے	۱۵۴
۱۹۶	چینوٹیوں کو جلا نے کا کیا حکم ہے	۵	۲۲۲	یہودیوں کو دعوت اسلام دینا	۱۵۶
۱۹۷	گھروں اور باغوں میں آگ لگا دینا	۵	۲۲۳	دارالحرب میں جو کافر مسلمان ہو جائیں وہ اپنی جائیداد کے مالک رہیں گے۔	۵
۱۹۸	سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا کیسا ہے	۱۴۱	۲۲۴	ام مالکوں کی مردم شماری کروانا	۱۵۷
۱۹۹	دشمن سے محارفہ ہو جانے کی خواہش نہ کرو	۱۴۲	۲۲۵	اللہ تعالیٰ بدکار آدمی سے بھی دین کی مدد کرتا ہے	۵
۲۰۰	لڑائی دھوکہ بازی ہے	۱۴۳	۲۲۶	دشمن کے دوسرے خود فوج کا سردار بن جانا	۱۵۸
۲۰۱	میدان جنگ میں جھوٹ	۵	۲۲۷	لکھ بھج کر مدد کرنا	۵
۲۰۲	حربی کافر کو دھوکہ سے مارنا	۵	۲۲۸	دشمن پر غالب اگر وہ بائیں روز مٹھنا	۱۵۹
۲۰۳	دشمن کے شہر سے بچنے کے لیے جلد جائزہ ہے	۱۴۴	۲۲۹	جہاد اور سفر کے دوران غنیمت تقسیم کرنا	۵
۲۰۴	میدان جنگ میں رجز خوانی وغیرہ	۵	۲۳۰	مشرکوں نے مسلمان کا مال لوٹا پھر مسلمان نے وہ پایا	۵
۲۰۵	جو ٹکڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکے	۱۴۵	۲۳۱	فارس یا دوسری کسی زبان میں گفتگو کرنا	۱۶۰
۲۰۶	زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری	۵	۲۳۲	مال غنیمت میں خیانت	۱۶۱
۲۰۷	دوران جنگ کن باتوں کی ممانعت ہے	۵	۲۳۳	مال غنیمت میں غلامی بھی غلامی کا حکم	۵
۲۰۸	اگلات کو دشمن کا غلطو محسوس ہو	۱۴۷	۲۳۴	غنیمت کے اور نصف اور بھریوں کا ذبح کرنا	۱۶۲
۲۰۹	دشمن کو دیکھ کر پھولوں کو بھرا کرنا	۵	۲۳۵	فتح کا مشورہ	۵
۲۱۰	دشمن پر وار کرتے وقت غریب اپنے بھوں کا نام لینا	۱۴۸	۲۳۶	خوشخبری سنانے والے کو انعام	۱۶۳
۲۱۱	کسی آدمی کے حکم پر اگر دشمن اتر آئیں تو	۵	۲۳۷	فتح مکہ کے بعد وہاں سے ہجرت کرنا ضروری نہ رہا	۵
۲۱۲	جنگی قیدی کو قتل کرنا یا نشانہ بنانا	۱۴۹	۲۳۸	ذمی اور بدکار مسلمان عورتوں کے بال دیکھنا اور مسکاکرنا	۱۶۴
۲۱۳	آدمی خود کو قید رواں سے یاد کروائے	۵	۲۳۹	غازیوں کا استقبال کرنا	۵
۲۱۴	مسلمان کو قید سے آزاد کروانا	۱۵۱	۲۴۰	جہاد سے واپس آئے تو کیا کئے	۱۶۵
۲۱۵	مشرکوں سے قیدی لینا	۱۵۲	۲۴۱	سفر سے واپس لوٹنے کی نماز	۱۶۶
۲۱۶	حربی کا بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہونا	۵	۲۴۲	سفر سے لوٹنے پر ضیافت دینا	۵
۲۱۷	ذمیوں کی طلاق سے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا	۱۵۳	۲۴۳	خمیس کا فرض ہونا	۱۶۷
۲۱۸	قاصدوں کے ساتھ سلوک	۵			

صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۲۴۴	۱۷۲	نفس کا ادا کرنا دین کا ایک حصہ ہے	۲۴۹	۲۶۹	مشرکین اگر مسلمانوں سے وعدہ خلافی کریں
۲۴۵	۱۷۳	رسول خدا کے بعد اسماہات المؤمنین کا نان نفقہ	۲۵۰	۲۷۰	عہد شکنی کرنے والوں کے لیے امام کا بدو عاکرنا
۲۴۶	۱۷۴	رسول خدا کے دولت کدوں کا مقام	۲۵۱	۲۷۱	عورتوں کا کسی کو ایمان دینا
۲۴۷	۱۷۵	رسول خدا کی اشیاء کو صحابہ کرام نے تبرک بنایا	۲۵۲	۲۷۲	ایک مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب تسلیم کریں
۲۴۸	۱۷۶	نفس میں نائب رسول کا حصہ	۲۵۳	۲۷۳	دوران جنگ کافروں کا مسلمان ہونا
۲۴۹	۱۷۷	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قاسم و خازن حضور ہیں	۲۵۴	۲۷۴	مشرکوں سے مال لے کر صلح کر لینا
۲۵۰	۱۷۸	مال غنیمت کے مستحق کون ہیں	۲۵۵	۲۷۵	ایقانے عہد کی نفیست
۲۵۱	۱۷۹	غنیمت ان کا حق ہے جو شامل جہاد ہوں	۲۵۶	۲۷۶	ذبحی اگر جادو کر دے تو اس کا حکم
۲۵۲	۱۸۰	کیا غنیمت کے لئے لڑنے والے کو بھی اہل بیت گنا	۲۵۷	۲۷۷	بہ دفاعی سے پھنا
۲۵۳	۱۸۱	محاکف کو امام کا حاضر و نائب میں بانٹ دینا	۲۵۸	۲۷۸	معاہدہ منسوخ کرنا
۲۵۴	۱۸۲	بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیدادوں کی تقسیم	۲۵۹	۲۷۹	عہد کر کے توڑ دینا گناہ ہے
۲۵۵	۱۸۳	غاریوں کی برکت	۲۶۰	۲۸۰	اہل حرب سے معاہدہ اور سلوک
۲۵۶	۱۸۴	ہم کسی کو سفیر نہ بنائے یا سفیر اس کا غنیمت میں حصہ	۲۶۱	۲۸۱	معیقنہ مدت کے لیے صلح کرنا
۲۵۷	۱۸۵	نفس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے	۲۶۲	۲۸۲	غیر معیقنہ مدت کے لیے صلح کرنا
۲۵۸	۱۸۶	رسول خدا کا قیدیوں پر احسان	۲۶۳	۲۸۳	مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں ڈالنا اور قیمت نہ لینا
۲۵۹	۱۸۷	نفس امام کا ہے جسے چاہے دے	۲۶۴	۲۸۴	عہد شکنی گناہ ہے خواہ نیک سے کی جائے یا بد سے
۲۶۰	۱۸۸	مقتول کے جسم پر جو کچھ پایا اسلمہ ہو وہ قاتل کا ہے	۲۶۵	۲۸۵	پارہ — ۱۳
۲۶۱	۱۸۹	رسول خدا کا تالیف قلوب کے لیے کافروں کو	۲۶۶	۲۸۶	کتاب بدع الخلق
۲۶۲	۱۹۰	نفس سے دینا	۲۶۷	۲۸۷	آیت یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا سُلٰلٰتِہُمْ فَاَنْتُمْ تَعْبُدُوْہُمْ
۲۶۳	۱۹۱	کھانے کی چیزیں اگر دار الحرب میں دستیاب ہوں	۲۶۸	۲۸۸	سات زمیعوں کے بارے میں روایات
۲۶۴	۱۹۲	فریبوں سے جزیہ لیتا اور اس کی مقدار	۲۶۹	۲۸۹	آیت الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یُّحْسِنٰنُ کَیْفِیَّتَہُمَا
۲۶۵	۱۹۳	بادشاہ کی صلح پورے ملک کی صلح ہے	۲۷۰	۲۹۰	ستاروں کا ذکر
۲۶۶	۱۹۴	فریبوں کے متعلق رسول خدا کی وصیتیں	۲۷۱	۲۹۱	آیت ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ اٰیٰتِہٖۤ اِلَیْہِمْ کَیْفَیَّتَہُمَا
۲۶۷	۱۹۵	رسول خدا کا فقی اور جزیہ کو مسلمانوں میں تقسیم کرنا	۲۷۲	۲۹۲	فرشتوں کا ذکر
۲۶۸	۱۹۶	معاہدہ کو بغیر جرم قتل کرنا گناہ ہے			
۲۶۹	۱۹۷	یہود کو جزیہ عرب سے نکال دینا			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۹۱	مسلمان کی آئین پر فرشتے آجی کہتے ہیں	۲۳۱	۳۱۴	ابراہیم علیہ السلام کے متعلق دعائیں کا مفہوم	۲۸۸
۲۹۲	جنت کی صفات اور وہ پیدا ہو چکی ہے	۲۳۵	۳۱۵	آیت وَاَذْكُرْ فَالْكَافِرَ لَا يُغْنِيكَ عَنْكَ كَفْرُكَ	۵
۲۹۳	جنت کے دروازوں کا بیان	۲۴۰	۳۱۶	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر	۵
۲۹۴	دوزخ کی صفات اور وہ پیدا ہو چکی ہے	۲۴۱	۳۱۷	حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر	۲۸۹
۲۹۵	پلیس اور اس کے ساتھیوں کا ذکر	۲۴۲	۳۱۸	حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر	۵
۲۹۶	جنت اور اس کے ثواب و عذاب کا ذکر	۲۵۲	۳۱۹	حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا آنا	۱۱
۲۹۷	آیت بَشِّرْهُمْ مِّنْ ثَمَرِهِمْ مَا يَكُونُ لَهُمْ مَّغْنَمٌ	۲۵۳	۳۲۰	حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر	۲۹۰
۲۹۸	مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جنہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے۔	۱۱	۳۲۱	آیت اِذْ حَضَرَ يٰعْقُوبَ الْوَيْلُ	۲۹۱
۲۹۹	پانچ جانور ناسحق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں	۲۵۶	۳۲۲	حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر	۲۹۲
۳۰۰	گھٹی کھانے پینے کی چیز میں گر جائے تو عموماً اسے لو	۲۵۸	۳۲۳	حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر	۲۹۴
			۳۲۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر	۲۹۵
			۳۲۵	فرعون کے ساتھیوں میں ایک یون بھی تھا	۲۹۶
			۳۲۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توبہ کرنے لگنے جانا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب بنانا۔	۱۱
			۳۲۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا	۲۹۷
			۳۲۸	توبہ کرنے والوں کی توبہ کرنا	۲۹۸
			۳۲۹	طوفان اور قتل کی تشریح	۲۹۹
			۳۳۰	حضرت عیسا اور حضرت موسیٰ کی ملاقات کا ذکر	۲۹۹
			۳۳۱	بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کا مزید ذکر	۳۰۰
			۳۳۲	چند قرآنی نکتوں کی تشریح	۳۰۱
			۳۳۳	آیت اِنَّ دَاوُدَ وَٰهِيًا كَانَتْ يَدُكَ عَلَيْهِ	۳۰۲
			۳۳۴	موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور بعد کے حالات	۳۰۳
			۳۳۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۰۴
			۳۳۶	ہارون کا ذکر اور دیگر باتیں	۳۰۵
			۳۳۷	حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر	۳۰۶
			۳۳۸	بنی اسرائیل کا ہفتے کو چلنے سے چھلپان چھلپنا	۳۰۷
			۳۳۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۰۸
			۳۴۰	حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر	۳۰۹
			۳۴۱	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۰
			۳۴۲	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۱
			۳۴۳	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۲
			۳۴۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۳
			۳۴۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۴
			۳۴۶	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۵
			۳۴۷	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۶
			۳۴۸	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۷
			۳۴۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۸
			۳۵۰	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۱۹
			۳۵۱	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۰
			۳۵۲	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۱
			۳۵۳	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۲
			۳۵۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۳
			۳۵۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۴
			۳۵۶	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۵
			۳۵۷	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۶
			۳۵۸	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۷
			۳۵۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۸
			۳۶۰	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۲۹
			۳۶۱	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۰
			۳۶۲	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۱
			۳۶۳	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۲
			۳۶۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۳
			۳۶۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۴
			۳۶۶	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۵
			۳۶۷	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۶
			۳۶۸	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۷
			۳۶۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۸
			۳۷۰	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۳۹
			۳۷۱	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۰
			۳۷۲	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۱
			۳۷۳	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۲
			۳۷۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۳
			۳۷۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۴
			۳۷۶	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۵
			۳۷۷	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۶
			۳۷۸	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۷
			۳۷۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۸
			۳۸۰	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۴۹
			۳۸۱	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۰
			۳۸۲	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۱
			۳۸۳	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۲
			۳۸۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۳
			۳۸۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۴
			۳۸۶	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۵
			۳۸۷	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۶
			۳۸۸	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۷
			۳۸۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۸
			۳۹۰	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۵۹
			۳۹۱	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۰
			۳۹۲	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۱
			۳۹۳	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۲
			۳۹۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۳
			۳۹۵	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۴
			۳۹۶	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۵
			۳۹۷	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۶
			۳۹۸	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۷
			۳۹۹	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۸
			۴۰۰	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۶۹

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸۶	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر	۲۹۶	۲۸۶
۲۸۷	حضرت قاتلہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	"	۲۸۷
۲۸۸	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۲۹۵	۲۸۸
۲۸۹	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۹۱	۲۸۹
۲۹۰	پارہ — ۱۵	۲۹۲	۲۹۰
"	انصار کے مناقب	۲۹۳	۲۹۱
۲۹۱	انصار کے بارے میں ایشاد رسول عربی	۲۹۴	۲۹۲
"	مہاجرین و انصار کے معانجات	۲۹۵	۲۹۳
۲۹۲	انصار کی محبت	۲۹۶	۲۹۴
۲۹۳	قرآن رسالت کہ مجھے انصار سب پیارے ہیں	۲۹۷	۲۹۵
"	انصار کی پیروی کا بیان	۲۹۸	۲۹۶
۲۹۴	انصار کے گھرانوں کی فضیلت	۲۹۹	۲۹۷
۲۹۵	رسول عربی کی انصار کو متفقین	۳۰۰	۲۹۸
"	انصار و مہاجرین کے لیے رسول خدا کا دعا	۳۰۱	۲۹۹
۲۹۶	آیت بُذِئْتُمْ عَلَىٰ أَغْيَیِّھُمْ کابریان	۳۰۲	۳۰۰
۲۹۷	انصار کی نیکیاں قبول کرو خطاؤں سے دو گزر کر	۳۰۳	۳۰۱
۲۹۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۴	۳۰۲
۲۹۹	انسیدین حنیفہ و بلون پسر رضی اللہ عنہما	۳۰۵	۳۰۳
"	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۶	۳۰۴
"	حضرت سعد بن بلعہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۷	۳۰۵
۳۰۰	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۸	۳۰۶
"	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۹	۳۰۷
"	حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۰	۳۰۸
۳۰۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۱	۳۰۹
۳۰۲	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۲	۳۱۰
۳۰۳	حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۱۳	۳۱۱
۳۰۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۴	۳۱۲
۳۰۵	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۵	۳۱۳
۳۰۶	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۶	۳۱۴
۳۰۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۷	۳۱۵
۳۰۸	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۸	۳۱۶
۳۰۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۹	۳۱۷
۳۱۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۰	۳۱۸
۳۱۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۱	۳۱۹
۳۱۲	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۲	۳۲۰
۳۱۳	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۳	۳۲۱
۳۱۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۴	۳۲۲
۳۱۵	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۵	۳۲۳
۳۱۶	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۶	۳۲۴
۳۱۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۷	۳۲۵
۳۱۸	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۸	۳۲۶
۳۱۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۲۹	۳۲۷
۳۲۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۰	۳۲۸
۳۲۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۱	۳۲۹
۳۲۲	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۲	۳۳۰
۳۲۳	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۳	۳۳۱
۳۲۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۴	۳۳۲
۳۲۵	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۵	۳۳۳
۳۲۶	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۶	۳۳۴
۳۲۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۷	۳۳۵
۳۲۸	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۸	۳۳۶
۳۲۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳۹	۳۳۷
۳۳۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۰	۳۳۸
۳۳۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۱	۳۳۹
۳۳۲	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۲	۳۴۰
۳۳۳	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۳	۳۴۱
۳۳۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۴	۳۴۲
۳۳۵	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۵	۳۴۳
۳۳۶	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۶	۳۴۴
۳۳۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۷	۳۴۵
۳۳۸	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۸	۳۴۶
۳۳۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۴۹	۳۴۷
۳۴۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵۰	۳۴۸
۳۴۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵۱	۳۴۹
۳۴۲	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵۲	۳۵۰
۳۴۳	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵۳	۳۵۱
۳۴۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵۴	۳۵۲
۳۴۵	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵۵	۳۵۳

صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۵۰۵	۲۶۰	رسول خدا کی مدینہ منورہ میں بلوہ گری	۲۵۵	۲۳۶	حضرت مدنیہ بن بیان رضی اللہ عنہ
۵۱۰	۲۶۱	قریب سے حج کے بعد مہاجر کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا	۲۵۶	۲۳۷	حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا
"	۲۶۲	اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا گیا	"	۲۳۸	زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ
۵۱۱	۲۶۳	شیخ رسالت کی اپنے پرانوں کے لیے دعا	۲۵۸	۲۳۹	تغیر کعبہ
۵۱۲	۲۶۴	رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم کی۔	"	۲۴۰	راؤ جاہلیت کا ذکر
"	۲۶۵	مدینہ کے یہودیوں کو دعوت اسلام	۲۶۲	۲۴۱	عہد جاہلیت کے مزید حالات
۵۱۳	۲۶۶	رسول خدا کی خدمت میں مدینہ کے یہودیوں کا آنا	۲۶۴	۲۴۲	رسول خدا کی بعثت کا بیان
۵۱۶	۲۶۷	حضرت سلیمان فارسی کا مسلمان ہونا	۲۶۵	۲۴۳	مشکین مکہ نے رسول خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو سلوک کیا۔
۵۱۷	۲۶۸	پارہ ۱۶ —	۲۶۷	۲۴۴	حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا
۵۱۸	۲۶۹	کتاب المغازی	"	۲۴۵	حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا
"	۲۷۰	ابو اوطاف اور عثیرہ کے غزوے	"	۲۴۶	جنات کا ذکر اور ان کا قرآن مجید سننا
۵۱۹	۲۷۱	مقتولین بدر کا ذکر	۲۶۸	۲۴۷	حضرت ابوذر کا اسلام لانا
۵۲۰	۲۷۲	غزوہ بدر کا بیان	۲۶۹	۲۴۸	حضرت سعید بن زید کا قبول اسلام
۵۲۱	۲۷۳	آیہ اللہ تعالیٰ انزل فی بدر کا بیان	۲۷۰	۲۴۹	حضرت عمر بن خطاب کے مسلمان ہونے کا واقعہ
۵۲۲	۲۷۴	بدری اور خیبر بدری بلبرقیں	۲۷۱	۲۵۰	شق القمر کا معجزہ
"	۲۷۵	اصحاب بدر کی تعداد	"	۲۵۱	جیش کی جانب ہجرت کرنے کا بیان
۵۲۳	۲۷۶	رسول خدا کا سردار ابن قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔	۲۷۲	۲۵۲	عجائب کی وفات
"	۲۷۷	ابو جہل کا قتل ہونا	۲۷۳	۲۵۳	مشکین کا رسول خدا کے خلاف قسیر کرنا
۵۲۴	۲۷۸	اصحاب بدر کی فضیلت	"	۲۵۴	ابوطالب کا ذکر
۵۲۵	۲۷۹	جنگ کے بارے میں بعض ضروری باتیں	۲۸۱	۲۵۵	سبحان اللہ فی آخر یوم عہد کا بیان
۵۲۶	۲۸۰	غزوہ بدر میں قریشوں کا آنا	"	۲۵۶	معراج شریف
"	۲۸۱	غزوہ بدر سے بعد کی باتیں	۲۸۵	۲۵۷	انصار کے وفد اور سرعت عقبہ
"	۲۸۲		۲۸۷	۲۵۸	حضرت عائشہ سے رسول خدا کا نکاح کرنا
"	۲۸۳		۲۸۸	۲۵۹	رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا۔

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۴۳۱	رسول خدا کا وصال	۵۵۲	۶۷۶	حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ کو یمن میں بھیجا	۵۲۸
"	وصال کے وقت رسول خدا کی چادر رحمن رکھی ہوئی تھی۔	۵۵۳	۶۸۰	حضرت علی اور حضرت خالد کو یمن میں بھیجا	۵۲۹
۴۳۲	رسول خدا نے آخری مرض میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنایا۔	۵۵۴	۶۸۲	غزوہ ذوالخلفہ کا بیان	۵۳۰
"	وصال کے بعد کا واقعہ	۵۵۵	۶۸۴	غزوہ ذات السلاسل کا بیان	۵۳۱
۴۳۳	رسول خدا کے غزوات کی تعداد	۵۵۶	۶	حضرت جریر کا یمن کی طرف جانا	۵۳۲
کتاب التفسیر				غزوہ سیف البحر کا بیان	۵۳۳
				نوح جبری میں حضرت ابو بکر کا لوگوں کو جمع کروانا	۵۳۴
"	سورہ فاتحہ کی تفسیر	۵۵۷	"	بنی قیس کے وفد کا بیان	۵۳۵
۴۳۴	تفسیر النخشب علیہم وَاَلِصَّالِیْن کا ذکر	۵۵۸	"	بنو غنیمہ پر شب خون مارنے کا بیان	۵۳۶
سورہ البقرہ				عہد نقیس کے وفد کا بیان	۵۳۷
				بنی عقیقہ کے وفد اور ثمامہ بن اثال کا بیان	۵۳۸
۴۳۵	سورہ البقرہ کی تفسیر	۵۵۹	۶۹۳	اکوڑ غنی کا بیان	۵۳۹
"	سورہ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم	۵۶۰	۶۹۴	اہل نجران کا بیان	۵۴۰
۴۳۶	فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ اَنْدَادًا کی تفسیر	۵۶۱	۶۹۵	عمان اور بحرین کا ذکر	۵۴۱
"	وَقُلْنَا لَکُمْ اَلَمْ نَکُمْ اَلْعَمَامَ کی تفسیر	۵۶۲	"	اشعریوں اور اہل یمن کا سامنا ہونا	۵۴۲
۴۳۷	وَإِذْ قُلْنَا اَدْخُلُوا اَیْہِذِہِ الْقَرْیَۃَ کی تفسیر	۵۶۳	۶۹۸	قیبلہ دوس اور طفیل بن عمرو سی کا بیان	۵۴۳
"	لفظ جبریل کا مفہوم	۵۶۴	۶۹۹	قیبلہ طے کے دن اور مدی بن ساقم کا ذکر	۵۴۴
۴۳۸	مَا تَنْکَرُ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ تَنْہٰیہَا کی تفسیر	۵۶۵	۷۰۰	پارہ ۱۸	
۴۳۹	قَالُوْا اَتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا کی تفسیر	۵۶۶	۷۰۰	جمہ الوداع	۵۴۵
"	وَإِذْ یُحٰجُّ اِبْرٰہِیْمُ مَقَامَ اِبْرٰہِیْمُ مَضٰی کی تفسیر	۵۶۷	۷۰۱	غزوہ تبوک	۵۴۶
۴۴۰	اِذْ یُحٰجُّ اِبْرٰہِیْمُ اَلْقَوَاعِد کی تفسیر	۵۶۸	۷۰۲	حضرت کعب بن مالک کا واقعہ	۵۴۷
"	قُلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا کی تفسیر	۵۶۹	۷۰۳	رسول خدا کا مقام حجر میں قیام کرنا	۵۴۸
۴۴۱	سَيَقُوْلُ السُّفْہَاءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر	۵۷۰	۷۰۴	رسول خدا کے تفسیر و کسری کے نام گرامی نامے	۵۴۹
"	وَكَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا کی تفسیر	۵۷۱	۷۰۵	رسول خدا کی بیماری اور وصال	۵۵۰
			۷۰۶	رسول خدا کا آخری کلام	۵۵۱

باب	مضمون	صفحه	باب	مضمون	صفحه
۵۷۲	وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا كَاتِبَةً	۴۴۲	۵۹۸	وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ	۴۵۷
۵۷۳	خَدَّ نَزَى نَقْلُبَ وَجْهِكَ كَاتِبَةً	۴۴۳	۵۹۹	وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنكُمُ وَيَذَرُونَ	۴۵۸
۵۷۴	وَلَمَّا أَتَيْتَ الذِّنَّ أَوْتُوا إِلَيْكَ تَابَ كَاتِبَةً	۴۴۴	۶۰۰	حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى كَاتِبَةً	۴۵۹
۵۷۵	يَعْرِفُونَ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ كَاتِبَةً	۴۴۵	۶۰۱	وَقَوْمُوا إِلَيْهِ قَانِتِينَ كَاتِبَةً	۴۶۰
۵۷۶	يَكُنْ وَجْهَهُ هُوَ مَوْلَاهَا كَاتِبَةً	۴۴۶	۶۰۲	فَإِنْ خِفْتُمْ رِجَالَ أَوْ رُكْبَانًا كَاتِبَةً	۴۶۱
۵۷۷	فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَاتِبَةً	۴۴۷	۶۰۳	وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنكُمُ وَيَذَرُونَ كَاتِبَةً	۴۶۲
۵۷۸	وَمَنْ حَلَّ شَرْجَتَ حَوْلَ وَجْهِكَ كَاتِبَةً	۴۴۸	۶۰۴	رَبِّ آيَةٍ كَيْفَ تَجِي السُّورَةُ كَاتِبَةً	۴۶۳
۵۷۹	إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ كَاتِبَةً	۴۴۹	۶۰۵	أَيُّوْءُ أَحَدِكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهَا كَاتِبَةً	۴۶۴
۵۸۰	مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْتَدَا كَاتِبَةً	۴۵۰	۶۰۶	لَا يَسْتَأْذِنُ النَّاسُ الْعَافَاءَ كَاتِبَةً	۴۶۵
۵۸۱	كُتِبَ عَلَيْكُمْ الْقَصَاصُ فِي الْقَتْلِ كَاتِبَةً	۴۵۱	۶۰۷	وَاحِلَ اللَّهِ الْبَيْعَ وَحَرَمَ الرِّبَا كَاتِبَةً	۴۶۶
۵۸۲	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَاتِبَةً	۴۵۲	۶۰۸	يَمَحُوقُ اللَّهُ الرِّبَا كَاتِبَةً	۴۶۷
۵۸۳	فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ كَاتِبَةً	۴۵۳	۶۰۹	فَالْمُحَارَبِ كَاتِبَةً	۴۶۸
۵۸۴	فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ كَاتِبَةً	۴۵۴	۶۱۰	إِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُطْرَقَ كَاتِبَةً	۴۶۹
۵۸۵	أَحِلَّ لَكُمْ لَيْكَةِ الصِّيَامِ الرَّمَضِ كَاتِبَةً	۴۵۵	۶۱۱	وَأَتَقُوا يَوْمَ تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ كَاتِبَةً	۴۷۰
۵۸۶	مَكَرًا أَوْ شَرِبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْكَيْفُ كَاتِبَةً	۴۵۶	۶۱۲	وَأِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ كَاتِبَةً	۴۷۱
۵۸۷	لَيْسَ لَكَ بِأَنْ تَأْتُوا النِّسَاءَ كَاتِبَةً	۴۵۷	۶۱۳	أَمَّنَ الرَّسُولُ يَمَّا أَتَى عَنِ كَاتِبَةً	۴۷۲
۵۸۸	قَالَتْ هُوَ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً كَاتِبَةً	۴۵۸			
۵۸۹	أَتَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تَقُوا كَاتِبَةً	۴۵۹			
۵۹۰	أَيُّوْءُ أَذَى مِنْ رَأْسِهِ كَاتِبَةً	۴۶۰			
۵۹۱	فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كَاتِبَةً	۴۶۱			
۵۹۲	لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا كَاتِبَةً	۴۶۲			
۵۹۳	لَعَنَ رَافِضَةُ مِنْ سَائِرِ أَهْلِ الشَّامِ كَاتِبَةً	۴۶۳			
۵۹۴	تَبْنَا أَيْمَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَرَفِ كَاتِبَةً	۴۶۴			
۵۹۵	وَهُوَ أَلَدُ الْخِصَامِ كَاتِبَةً	۴۶۵			
۵۹۶	أَمْ سَبَّحُوا أَنْ تَدْخُلُوا الْجَمْعَةَ كَاتِبَةً	۴۶۶			
۵۹۷	بِسْمِ اللَّهِ سَبَّحُوا لَكُمْ كَاتِبَةً	۴۶۷			

سورة آل عمران

۴۶۵	هِنَّ آيَاتُ مَسْكَاةَ كَاتِبَةً	۴۶۵
۴۶۶	إِنِّي أَعِزُّ دَهَابًا وَدَرِيَّتُهَا كَاتِبَةً	۴۶۶
۴۶۷	إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ كَاتِبَةً	۴۶۷
۴۶۸	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَدَانُوا إِلَى كَلِمَةٍ كَاتِبَةً	۴۶۸
۴۶۹	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا كَاتِبَةً	۴۶۹
۴۷۰	قُلْ مَا تَرَوْنَ مِنَ الْقُرْآنِ فَائْتُواهَا كَاتِبَةً	۴۷۰
۴۷۱	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ كَاتِبَةً	۴۷۱
۴۷۲	أَوْ هَمَّتْ سَائِرَاتُ مَنْعَهُ أَنْ كَاتِبَةً	۴۷۲

باب	مضمون	صفحه	باب	مضمون	صفحه
۶۲۲	لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ	۴۴۳	۶۲۶	مَرَّ الدِّينُ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ	۴۸۸
۶۲۳	وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ	۴۴۴	۶۲۷	وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۴۸۹
۶۲۴	أُمَّةً تَطَاعُ	۴۴۵	۶۲۸	وَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ	۴۹۰
۶۲۵	الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ	۴۴۶	۶۲۹	وَأَذْجَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ	۴۹۱
۶۲۶	إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ	۴۴۷	۶۳۰	وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا	۴۹۲
۶۲۷	وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ	۴۴۸	۶۳۱	وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ	۴۹۳
۶۲۸	وَلَقَسَمْتَ مِنْ الدِّينِ أُولَئِكَ	۴۴۹	۶۳۲	لَا يَسْتَعْوِى الْقَاعِيدُ	۴۹۴
۶۲۹	لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ	۴۵۰	۶۳۳	إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمْ الْمَلَائِكَةُ	۴۹۵
۶۳۰	إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	۴۵۱	۶۳۴	إِلَّا السُّتُورُ	۴۹۶
۶۳۱	يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا	۴۵۲	۶۳۵	فَقَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ	۴۹۷
۶۳۲	لَقَدْ أَنَا نَذَارٌ	۴۵۳	۶۳۶	إِنْ كَانَ يَكُونُ آذَىٰ مِنْ مَطَرٍ	۴۹۸
۶۳۳	يَتَّبِعُنَا سَبْعًا مَنًا وَيَا بَنِي إِدْرِيسَ	۴۵۴	۶۳۷	وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ	۴۹۹
	سورة النساء	۴۵۵	۶۳۸	وَأِنْ أَمْرًا فَخَافَتْ مِنْ	۵۰۰
۶۳۴	وَأَنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْطِسُوا	۴۵۶	۶۳۹	إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدِّينِ	۵۰۱
۶۳۵	مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ	۴۵۷	۶۴۰	إِنْ أَدْحَيْنَا إِلَيْكَ كِتَابًا	۵۰۲
۶۳۶	فَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ	۴۵۸	۶۴۱	فَلِلَّهِ يَكْتَسِبُونَ فِي الْكَلْبَةِ	۵۰۳
۶۳۷	يُؤْصِيكُمْ اللَّهُ	۴۵۹		سورة المائدة	
۶۳۸	وَلَكُمْ بِضْعُ مِائَةٍ	۴۶۰	۶۴۲	أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ	۵۰۴
۶۳۹	لَا يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَرْتُوا	۴۶۱	۶۴۳	فَلَمْ يَجْعَلْهُمَا مَاءً قَتِيلًا	۵۰۵
۶۴۰	وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيًا	۴۶۲	۶۴۴	فَإِذْ هَبَّ شَرْبَتُ رُبِّكَ	۵۰۶
۶۴۱	إِنَّ اللَّهَ لَا يُظِلُّهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ	۴۶۳	۶۴۵	إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ	۵۰۷
۶۴۲	فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ	۴۶۴	۶۴۶	وَالْجِبْرِوتِ قِصَاصٌ	۵۰۸
۶۴۳	وَأَنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ	۴۶۵	۶۴۷	يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ	۵۰۹
۶۴۴	أَوْ فِي الْأَمْرِ مَضْغَمٌ	۴۶۶	۶۴۸	لَا يَزَالُ أَخَذَ بِكُمُ اللَّهُ بِاللِّغْوِ	۵۱۰
۶۴۵	فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ	۴۶۷	۶۴۹	لَا تَخْرُجُوا مِنْهَا	۵۱۱

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۶۷۰	إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۱	۶۹۲	اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ إِلَى التَّغْيِيرِ	۸۱۶
۶۷۱	لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۲	۶۹۳	إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۷
۶۷۲	لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۳	۶۹۴	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۸
۶۷۳	مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَیِّنَةٍ وَلَا سَیِّئَةٍ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۴	۶۹۵	وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۸
۶۷۴	وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۵	۶۹۶	خَرَجَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْفِتَالِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۹
۶۷۵	إِنْ تُحِذُّهُمْ فَذَانَهُمْ عِبَادُكَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۶	۶۹۷	لَا أَنْ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۰
سورة الانعام					
۶۷۶	وَعِنْدَ مَفَازٍ الْغَيْبِ لَا يَلْمُهَا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۷	۶۹۸	بِرَأْيِهِ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۱
۶۷۷	قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۸	۶۹۹	فَيَسْجُدَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةً كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۲
۶۷۸	وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۰۹	۷۰۰	وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۳
۶۷۹	وَكُلًّا قُضِيَ عَلَى الْعَالَمِينَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۰	۷۰۱	إِلَّا الَّذِينَ تَوَلَّوْا الْكُفْرَ أَتَاهُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۴
۶۸۰	فِيهِدَاهُمْ أَقْدَرًا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۱	۷۰۲	فَقَاتِلُوا أَلَمَةَ الْكُفْرِ أَتَاهُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۵
۶۸۱	وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمًا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۲	۷۰۳	وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۶
۶۸۲	وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۳	۷۰۴	يَوْمَ يُخْفَى عِبَادُ اللَّهِ فِي نَارِهِمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۷
۶۸۳	هَلْهُنَّ شَهَقَ أَنْكُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۴	۷۰۵	إِنَّ هَذَا لَا يَنْفَعُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۸
سورة الاعراف					
۶۸۴	قَدْ آتَيْنَا حُرْمَةَ ذِي الْفَوَاحِشِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۵	۷۰۶	فَمَا فِي أَشْيَاءٍ إِذْ هُمْ فِي الْقَارِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۹
۶۸۵	وَلَقَدْ جَاءَ مُوسَىٰ بِمِثْقَالَيْنَا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۶	۷۰۷	وَالْمُؤَلَّفَاتِ قُلُوبُهُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۰
۶۸۶	الْمَنَ وَالسَّلَواتِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۷	۷۰۸	الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۱
۶۸۷	إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَبِينًا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۸	۷۰۹	اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۲
۶۸۸	وَقُولُوا حِطَّةٌ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۱۹	۷۱۰	وَلَا تَقْصِلْ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۳
۶۸۹	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرَّةِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۰	۷۱۱	سَيَحْلِفُونَ بِأَلَلِهِمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۴
۶۹۰	يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۱	۷۱۲	وَالْخُرُوجِ اعْتَرِضُوا أَيْدِيَهُمْ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۵
۶۹۱	لَنْ تَشَرَكَ دُونَ اللَّهِ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۲۲	۷۱۳	لَنْ يَسْتَغْفِرَ وَاللَّشْرَ كِتَابُ التَّغْيِيرِ	۸۳۶

پاره ۱۹

سورة براءة (التوبة)

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۸۳۹	سورہ ابراہیم		۸۳۲	لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُفَارِجِينَ كَالْمَعِيرِ	۷۱۴
۸۳۹	کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ كَالْمَعِيرِ	۷۳۲	۸۳۲	وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَوْا - کتفیر	۷۱۵
۸۵۰	يَقِينُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ كَالْمَعِيرِ	۷۳۳	۸۳۵	وَأَحْكُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کتفیر	۷۱۶
۸۵۰	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كَالْمَعِيرِ	۷۳۴	۸۳۷	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ كتفیر	۷۱۷
۸۵۰	سورہ الحجر			سورہ یونس	
۸۵۱	إِلَٰمِينَ اسْتَرْقَ السَّمْعُ كتفیر	۷۳۵	۸۳۷	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ كتفیر	۷۱۸
۸۵۲	وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ كتفیر	۷۳۶	۸۳۸	وَجَادُوا نَايِبِينَ إِسْرَٰئِيلَ الْبَحْرُ كتفیر	۷۱۹
۸۵۳	وَلَقَدْ أَخَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنْ أَنثَانِي كتفیر	۷۳۷		سورہ ہود	
۸۵۳	الَّذِينَ بَعَلُوا النَّارَ أَنْ عَمِينَ كتفیر	۷۳۸	۸۳۸	أَلَا إِنَّهُمْ يَنْتُونُ صَدْرَهُمْ كتفیر	۷۲۰
۸۵۳	وَأَعْبَدُ رَبِّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ كتفیر	۷۳۹	۸۳۹	وَكَانَ بَيْنَ شَيْءٍ عَلَى السَّمَاءِ كتفیر	۷۲۱
۸۵۴	سورہ اھل		۸۴۰	وَيَقُولُ الْأَشْقَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كتفیر	۷۲۲
۸۵۵	وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْزَاقٍ الْعُمَرُ كتفیر	۷۴۰	۸۴۱	إِذَا أَخَذَ الْقُدَىٰ وَهِيَ طَالِمَةٌ كتفیر	۷۲۳
۸۵۵	سورہ بنی اسرائیل		۸۴۲	وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَيِّقِ الشَّهَادَ كتفیر	۷۲۴
۸۵۶	معراج شریف کے بعض واقعات	۷۴۱	۸۴۲	سورہ یوسف	
۸۵۷	وَرَادُّ دَنَا أَنْ تَهْلِكَ قَرَابَةُ كتفیر	۷۴۲		وَيَتَوَّعُ نِعْمَةً عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلٍ كتفیر	۷۲۵
۸۵۸	دَرِيَّةً مِّنْ حَمَلْنَا مَعَهُ نَوْبُهُ إِنَّهُ كَانَ كتفیر	۷۴۳	۸۴۳	لَقَدْ كَانَ يَوْسُفُ وَإِخْوَتِهِ كتفیر	۷۲۶
۸۶۰	وَأَخِيْنَا دَاوُدَ نَبِيًّا كتفیر	۷۴۴	۸۴۵	بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا كتفیر	۷۲۷
۸۶۰	قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ كتفیر	۷۴۵	۸۴۶	وَرَدَّادُهُ الْبَنِي هُوَ فِي بَنِيهَا كتفیر	۷۲۸
۸۶۱	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَنْتَحِرُونَ إِلَىٰ كتفیر	۷۴۶	۸۴۷	فَلَمَّا جَاءَهُمُ الرُّسُولُ قَالَ أَرْجِعْ كتفیر	۷۲۹
	وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُيَا إِلَٰهًا أَرَبِينَ كتفیر	۷۴۷	۸۴۸	حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ كتفیر	۷۳۰
	إِنْ كَرِهَ الْغَٰبِرُونَ كَانَ مَرْجُوعًا كتفیر	۷۴۸		سورہ الرعد	
۸۶۱	عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّجْهُودًا كتفیر	۷۴۹	۸۴۸	اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْفَىٰ كتفیر	۷۳۱

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۷۵۰	قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ . کی تفسیر	۸۶۲	۷۶۸	كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ . کی تفسیر	۸۸۱
۷۵۱	وَلَيْسَ لَكُم مِّنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ . کی تفسیر	۸۶۳		سورہ الحج	"
۷۵۲	وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا كِتَابَ رَبِّكَ . کی تفسیر	۸۶۳		وَتَرَى النَّكَاسَ سُكَارَى . کی تفسیر	۸۸۲
	سورہ الکہف	۸۶۳		وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّبِعُ اللَّهَ عَلَى حَرْجٍ . کی تفسیر	"
۷۵۳	وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَتَشْيٍ سَفَلًا . کی تفسیر	۸۶۵	۷۷۰	هَذَا إِن خَصَّامِينَ اخْتَصَمُوا فِي دِينِهِمْ . کی تفسیر	۸۸۳
۷۵۴	وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ . کی تفسیر	۸۶۵		سورہ المؤمنون	۸۸۴
۷۵۵	لَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسَاسِيْنَهُمْ أَهْلًا مِّنْ قَبْلِهِمْ . کی تفسیر	۸۶۸		سورہ النور	"
۷۵۶	أَنبَا عَدُوٍّ لَّنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَذَرَ . کی تفسیر	۸۷۱		وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَهُمْ لَا يَذُنُّونَ لَهُمْ . کی تفسیر	۸۸۵
۷۵۷	قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا . کی تفسیر	۸۷۳	۷۷۲	وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ . کی تفسیر	۸۸۶
۷۵۸	أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَيَّاتِ رَبِّهِمْ كَذُوبٌ . کی تفسیر	۸۷۳		وَيَذُرُّمُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ لَكُمُ الْفِتْنَةُ . کی تفسیر	۸۸۷
	سورہ مریم	۸۷۳	۷۷۴	وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ . کی تفسیر	۸۸۸
۷۵۹	وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ يَسْأَلُونَ سَائِلِينَ . کی تفسیر	۸۷۵	۷۷۵	إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا كُفْرًا . کی تفسیر	"
۷۶۰	وَمَا نَعْتَرُكَ بِآيَاتِنَا إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ . کی تفسیر	"	۷۷۶	وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا . کی تفسیر	"
۷۶۱	أَفَأَمَّتِ الدِّينَ كَفَرًا يَا بَنِي آدَمَ . کی تفسیر	۸۷۶	۷۷۷	لَمَشْهُوا قُبُورًا أَفْضَلُ مِنْ قَبْرِهِمْ عَذَابٍ أَشَدَّ . کی تفسیر	۸۹۵
۷۶۲	أَطْلَعِ الْغَيْثَ أَمْرًا تَخْذِيذًا لِلزَّكَاةِ . کی تفسیر	"	۷۷۸	إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِأَسْبَاطِكُمْ وَلَقَوْلُوتَ . کی تفسیر	"
۷۶۳	كَلَّا سَنَلْتُمُ مَا يَقُولُ وَيَضَعُكَ . کی تفسیر	۸۷۷	۷۷۹	وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا . کی تفسیر	۸۹۶
۷۶۴	وَنُوحًا مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا . کی تفسیر	"	۷۸۰	يَعْلَمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا فِي ثَلَاثَةِ آيَاتٍ . کی تفسیر	"
	سورہ طہ	۸۷۸	۷۸۱	وَيَتَّبِعُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ . کی تفسیر	۸۹۷
۷۶۵	وَأَصْطَفَيْنَاكَ لِنُفِثَ . کی تفسیر	۸۷۹	۷۸۲	إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تُلِيقَ اللَّهُ الْفِتْنَةَ . کی تفسیر	"
۷۶۶	وَلَقَدْ آوَيْنَا إِلَى مُوسَى أَن أَسْرِ . کی تفسیر	"	۷۸۳	وَلَا يَأْتِيكَ أَهْلٌ أَوْ الْفَضْلُ يَنْتَعِلُ . کی تفسیر	"
۷۶۷	فَلَا يُخْرِجُكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى . کی تفسیر	"	۷۸۵	وَلِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ . کی تفسیر	۹۰۱
	سورہ الانبياء	۸۸۰		سورہ الفرقان	۹۰۲

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۷۸۶	الَّذِينَ يَبْخَسُونَ عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ	۹۰۲	۷۸۷	وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ	۹۰۳
۷۸۷	يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	۹۰۳	۷۸۸	إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	۹۰۴
۷۸۹	فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا	۹۰۵	۷۹۰	سورة الشعراء	۹۰۶
۷۹۱	وَالَّذِينَ فِي يَوْمٍ يَبْعَثُونَ	۹۰۶	۷۹۲	وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ	۹۰۷
۷۹۲	سورة النمل	۹۰۷	۷۹۳	سورة القصص	۹۰۸
۷۹۳	إِنَّكَ لَتَعْدِي مِنَ الْخَبِيرَةِ	۹۰۸	۷۹۴	إِنَّ الْإِنشَاءَ كَانَ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ	۹۰۹
۷۹۴	سورة عنكبوت	۹۱۰	۷۹۵	سورة روم	۹۱۱
۷۹۵	لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ	۹۱۱	۷۹۶	سورة لقمان	۹۱۲
۷۹۶	لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ	۹۱۳	۷۹۷	إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ لَا يَكُنْ مِنَ الْخَائِعِينَ	۹۱۴
۷۹۷	سورة تنزيل السجدة	۹۱۵	۷۹۸	سورة فاطر	۹۱۶
۷۹۸	سورة يس	۹۱۷	۷۹۹	سورة الشرح	۹۱۸
۷۹۹	سورة التين	۹۱۹	۸۰۰	سورة العلق	۹۲۰
۸۰۰	سورة الكافرون	۹۲۱	۸۰۱	سورة النازعات	۹۲۲
۸۰۱	سورة الفلق	۹۲۳	۸۰۲	سورة الشرح	۹۲۴
۸۰۲	سورة الفلق	۹۲۵	۸۰۳	سورة الفلق	۹۲۶
۸۰۳	سورة الفلق	۹۲۷	۸۰۴	سورة الفلق	۹۲۸
۸۰۴	سورة الفلق	۹۲۹	۸۰۵	سورة الفلق	۹۳۰
۸۰۵	سورة الفلق	۹۳۱	۸۰۶	سورة الفلق	۹۳۲
۸۰۶	سورة الفلق	۹۳۳	۸۰۷	سورة الفلق	۹۳۴
۸۰۷	سورة الفلق	۹۳۵	۸۰۸	سورة الفلق	۹۳۶
۸۰۸	سورة الفلق	۹۳۷	۸۰۹	سورة الفلق	۹۳۸
۸۰۹	سورة الفلق	۹۳۹	۸۱۰	سورة الفلق	۹۴۰
۸۱۰	سورة الفلق	۹۴۱	۸۱۱	سورة الفلق	۹۴۲
۸۱۱	سورة الفلق	۹۴۳	۸۱۲	سورة الفلق	۹۴۴
۸۱۲	سورة الفلق	۹۴۵	۸۱۳	سورة الفلق	۹۴۶
۸۱۳	سورة الفلق	۹۴۷	۸۱۴	سورة الفلق	۹۴۸
۸۱۴	سورة الفلق	۹۴۹	۸۱۵	سورة الفلق	۹۵۰
۸۱۵	سورة الفلق	۹۵۱	۸۱۶	سورة الفلق	۹۵۲
۸۱۶	سورة الفلق	۹۵۳	۸۱۷	سورة الفلق	۹۵۴
۸۱۷	سورة الفلق	۹۵۵	۸۱۸	سورة الفلق	۹۵۶
۸۱۸	سورة الفلق	۹۵۷	۸۱۹	سورة الفلق	۹۵۸
۸۱۹	سورة الفلق	۹۵۹	۸۲۰	سورة الفلق	۹۶۰

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۸۱۸	هَبْ لِي مَلِكًا لَا يَبْغِي لِأَحَدٍ تَفْسِير	۹۳۰	۸۴۲	سورہ محمد کی تفسیر	۹۳۲
۸۱۹	وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ تَفْسِير	۰	۸۴۵	وَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ تَفْسِير	۰
۸۲۰	سورہ الزمر کی تفسیر	۹۳۱	۸۴۶	سورہ الفتح کی تفسیر	۹۳۵
۸۲۱	يُجَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا تَفْسِير	۰	۸۴۷	إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا تَفْسِير	۰
۸۲۲	وَمَا عَدْرُ اللَّهِ حَتَّى قَدْرُهُ تَفْسِير	۹۳۲	۸۴۸	لِيُخَفِّرَ لَكَ اللَّهُ مَا قَدَّمَ تَفْسِير	۹۳۶
۸۲۳	وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَبَحَ تَفْسِير	۰	۸۴۹	لَقَدْ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا تَفْسِير	۹۳۷
۸۲۴	سورہ المؤمن کی تفسیر	۹۳۳	۸۵۰	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ تَفْسِير	۹۳۸
۸۲۵	سورہ نجم سجدہ کی تفسیر	۹۳۴	۸۵۱	إِذْ يَبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ تَفْسِير	۰
۸۲۶	وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَضِئُونَ تَفْسِير	۹۳۶	۸۵۲	سورہ الحجرات کی تفسیر	۹۳۹
۸۲۷	فَإِنْ يَصِيدُوا فَاَلْنَا مَثَوِي لَهُمْ تَفْسِير	۹۳۷	۸۵۳	لَا تَرْفَعُوا أَصْوَانَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ تَفْسِير	۰
۸۲۸	سورہ الشوریٰ کی تفسیر	۰	۸۵۴	يَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا تَفْسِير	۹۵۰
۸۲۹	إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى تَفْسِير	۰	۸۵۵	وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ الْبَلَاءُ تَفْسِير	۹۵۱
۸۳۰	سورہ الاحزاف کی تفسیر	۹۳۸	۸۵۶	سورہ ق کی تفسیر	۰
۸۳۱	فَقَادُوا يَمَانَكُمْ لِيَقْضَ عَلَيْنَا تَفْسِير	۹۳۹	۸۵۷	وَقُولْ هَلْ مِنْ قُرْآنٍ تَفْسِير	۹۵۲
۸۳۲	سورہ الدعاء کی تفسیر	۰	۸۵۸	وَيَسْجُدُ بِكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ تَفْسِير	۹۵۳
۸۳۳	يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ تَفْسِير	۹۴۰	۸۵۹	سورة النازعات کی تفسیر	۰
۸۳۴	يَطْفَأُ النَّاسُ فِيهَا فَلَاحًا أَلِيًّا تَفْسِير	۰	۸۶۰	سورة الطور کی تفسیر	۹۵۴
۸۳۵	رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ تَفْسِير	۰	۸۶۱	سورة النجم کی تفسیر	۹۵۵
۸۳۶	أَنْ لَّهُمُ الذِّكْرُ وَقَدْ تَفْسِير	۹۴۱	۸۶۲	افْرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى تَفْسِير	۹۵۶
۸۳۷	ثُمَّ تَوَلَّوْا عُنْدَ مَا لَوْ مَعَكُمْ يَبْغُونَ تَفْسِير	۰	۸۶۳	وَمِنَّا الذَّالَّةُ الْآخِرَةُ تَفْسِير	۹۵۷
۸۳۸	يَوْمَ نَطُوشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى تَفْسِير	۹۴۲	۸۶۴	سورة القمر کی تفسیر	۹۵۸
۸۳۹	سورة الجاثية کی تفسیر	۰	۸۶۵	جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ تَفْسِير	۹۵۹
۸۴۰	وَمَا يَمْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ تَفْسِير	۰	۸۶۶	أَجْمَلُ مَنْ قَعِدَ تَفْسِير	۰
۸۴۱	سورة الاحقاف کی تفسیر	۹۴۳	۸۶۷	فَكَانُوا كَالْهَشِيمِ الْمُحْتَطِبِ تَفْسِير	۰
۸۴۲	وَالَّذِي قَالَ لِيَا أَبْنِي إِنِّي لَأَمْلِكُ تَفْسِير	۰	۸۶۸	وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً تَفْسِير	۹۶۰
۸۴۳	فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا تَفْسِير	۹۴۴	۸۶۹	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ تَفْسِير	۰

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۸۷۰	سَبِّهِمْ ثُمَّ الْجَمْعُ وَيُؤْتُونَ الدَّخْرَ کی تفسیر	۹۶۰	۸۹۶	سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	۹۷۹
۸۷۱	سُورَةُ الرَّحْمٰنِ کی تفسیر	۹۶۱	۸۹۷	هُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا	۹۸۰
۸۷۲	حِينَ ذُكِّرُوا بِمَا جَعَلْتُمْ کی تفسیر	۹۶۲	۸۹۸	يَقُولُونَ لَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِيرَاثًا	۹۸۱
۸۷۳	حُورًا مَّقْصُورَاتٍ فِي الْبُحَايَاحِ کی تفسیر	۹۶۳	۸۹۹	سُورَةُ التَّغَابُنِ کی تفسیر	۹۸۱
۸۷۴	سُورَةُ الْوَاقِعَةِ کی تفسیر	۹۶۴	۹۰۰	سُورَةُ الطَّلَاقِ کی تفسیر	۹۸۱
۸۷۵	وَيُظِلُّ تَحْتِهَا ذُرِّيَّتُكَ کی تفسیر	۹۶۵	۹۰۱	سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی تفسیر	۹۸۲
۸۷۶	سُورَةُ الْحَمْدِ کی تفسیر	۹۶۶	۹۰۲	تَبَيَّنَتْ مَقَرُّنَاتُ أَنْعَامِكَ کی تفسیر	۹۸۲
۸۷۷	سُورَةُ الْمَاهِدَةِ کی تفسیر	۹۶۷	۹۰۳	وَإِذَا أَسْرَأَ لِلْغُلَامِ تَعْفِينُ الدَّوَابِّ کی تفسیر	۹۸۵
۸۷۸	سُورَةُ الْحَشْرِ کی تفسیر	۹۶۸	۹۰۴	وَإِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ	۹۸۷
۸۷۹	مَا قَطَعْتُمْ مِنْ بَيْنِنَةٍ کی تفسیر	۹۶۹	۹۰۵	عَسَى رَبِّي أَنْ يَخْلُقَ لَكُمْ	۹۸۷
۸۸۰	مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ کی تفسیر	۹۷۰	۹۰۶	سُورَةُ الْمَلِكِ کی تفسیر	۹۸۸
۸۸۱	وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ کی تفسیر	۹۷۱	۹۰۷	سُورَةُ الْقَلَمِ کی تفسیر	۹۸۸
۸۸۲	وَالَّذِينَ يَبْتُغُونَ الدَّارَ الْآخِرَةَ کی تفسیر	۹۷۲	۹۰۸	عَسَى أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْكُمْ رَيْبَهُمْ	۹۸۹
۸۸۳	يُؤْتِيهِمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ کی تفسیر	۹۷۳	۹۰۹	سُورَةُ الْحَاقَّةِ کی تفسیر	۹۸۹
۸۸۴	سُورَةُ الْمُتَحَنِّنِ کی تفسیر	۹۷۴	۹۱۰	سُورَةُ الْمَعَارِجِ کی تفسیر	۹۹۰
۸۸۵	إِذَا جَاءَ كُوفَةُ الْمُؤْمِنَاتِ مَهَاجِرَاتٍ کی تفسیر	۹۷۵	۹۱۱	سُورَةُ نُورٍ کی تفسیر	۹۹۰
۸۸۶	إِذَا جَاءَ كُوفَةُ الْمُؤْمِنَاتِ يَبَايَعُكَ کی تفسیر	۹۷۶	۹۱۲	سُورَةُ جِنِّ کی تفسیر	۹۹۱
۸۸۷	سُورَةُ الصَّفِّ کی تفسیر	۹۷۷	۹۱۳	سُورَةُ الزُّلْفِ کی تفسیر	۹۹۱
۸۸۸	مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی تفسیر	۹۷۸	۹۱۴	سُورَةُ الْمَدَّثَرِ کی تفسیر	۹۹۲
۸۸۹	سُورَةُ الْجَمْعِ کی تفسیر	۹۷۹	۹۱۵	قَدْ فَازَ ذَاكَ تَفْسِيرُ	۹۹۲
۸۹۰	وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً کی تفسیر	۹۸۰	۹۱۶	قَدْ فَازَ ذَاكَ تَفْسِيرُ	۹۹۲
۸۹۱	سُورَةُ النَّارِ کی تفسیر	۹۸۱	۹۱۷	وَلَوْ جِئْنَا بِكُلِّ آيَةٍ	۹۹۳
۸۹۲	إِخْتِذُوا آيَاتَهُمْ جُنَّةً کی تفسیر	۹۸۲	۹۱۸	سُورَةُ الْقِيَامَةِ کی تفسیر	۹۹۳
۸۹۳	ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا بِهِمْ كَقَدَرِ	۹۸۳	۹۱۹	فَإِذَا قَرَأْتَ فَاتَمَّ حُزْنُهُ	۹۹۴
۸۹۴	فَلَا تَرَى لَهُمْ لَهْفًا مِنْكُمْ	۹۸۴	۹۲۰	سُورَةُ الدُّعْرِ کی تفسیر	۹۹۵
۸۹۵	فَلَا تَقِيلُ لَهُمْ تَعَالَى لِيَسْتَغْفِرَ لَكُمْ	۹۸۵	۹۲۱	سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ کی تفسیر	۹۹۶

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۹۲۲	إِنَّمَا تَرَدُّ بِشَرِّهِ كَالْقَصْرِ کی تفسیر	۹۹۷	۹۲۸	سورۃ التین کی تفسیر	۱۰۱۰
۹۲۳	كَانَتْ جَمَالَاتٌ صُفْرًا کی تفسیر	۷	۹۲۹	سورۃ ملک کی تفسیر	۷
۹۲۴	هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ کی تفسیر	۷	۹۵۰	خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر	۱۰۱۲
۹۲۵	سورۃ النبأ کی تفسیر	۷	۹۵۱	كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ کی تفسیر	۱۰۱۳
۹۲۶	يَوْمَ يَنْفَعُ فِي الصُّورِ رَفَاتُكَ الْفُحَا کی تفسیر	۹۹۸	۹۵۲	سورۃ البینہ کی تفسیر	۱۰۱۴
۹۲۷	سورۃ النازعات کی تفسیر	۷	۹۵۳	سورۃ القدر کی تفسیر	۱۰۱۴
۹۲۸	سورۃ عبس کی تفسیر	۷	۹۵۴	سورۃ الزلزال کی تفسیر	۱۰۱۴
۹۲۹	سورۃ التکویر کی تفسیر	۷	۹۵۵	سورۃ العادیات کی تفسیر	۱۰۱۵
۹۳۰	سورۃ انفطار کی تفسیر	۱۰۰۰	۹۵۶	سورۃ القارعہ کی تفسیر	۱۰۱۶
۹۳۱	سورۃ تطہیف کی تفسیر	۷	۹۵۷	سورۃ نکات کی تفسیر	۷
۹۳۲	سورۃ انشقاق کی تفسیر	۷	۹۵۸	سورۃ العصر کی تفسیر	۷
۹۳۳	سورۃ البروج کی تفسیر	۱۰۰۱	۹۵۹	سورۃ ہمزہ کی تفسیر	۷
۹۳۴	سورۃ الطارق کی تفسیر	۷	۹۶۰	سورۃ نیل کی تفسیر	۷
۹۳۵	سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر	۷	۹۶۱	سورۃ زلزل کی تفسیر	۷
۹۳۶	سورۃ الفاشیہ کی تفسیر	۱۰۰۲	۹۶۲	سورۃ الماعون کی تفسیر	۷
۹۳۷	سورۃ الفجر کی تفسیر	۷	۹۶۳	سورۃ الکواثر کی تفسیر	۷
۹۳۸	سورۃ البلد کی تفسیر	۱۰۰۳	۹۶۴	سورۃ الکافرون کی تفسیر	۷
۹۳۹	سورۃ الشمس کی تفسیر	۷	۹۶۵	سورۃ نصر کی تفسیر	۷
۹۴۰	سورۃ الفیل کی تفسیر	۱۰۰۴	۹۶۶	فَسُبْحًا يَحْدِثُكَ وَاسْتَغْفِرُ کی تفسیر	۱۰۱۹
۹۴۱	فَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَلَا الْأُنْثَىٰ کی تفسیر	۷	۹۶۷	سورۃ لب کی تفسیر	۷
۹۴۲	فَأَتَمَّ مَنْ أَنْعَمَ وَاللَّهُ کی تفسیر	۷	۹۶۸	مَا أَعْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ کی تفسیر	۱۰۲۰
۹۴۳	فَسَنِيَّتُهُ لِلْيَسَدِ کی تفسیر	۱۰۰۷	۹۶۹	سَيَصْلَىٰ مَا دَرَأَتِ الْقُبُوبُ کی تفسیر	۱۰۲۱
۹۴۴	وَأَتَمَّ مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْفَرَ کی تفسیر	۷	۹۷۰	سورۃ احلام کی تفسیر	۷
۹۴۵	وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ کی تفسیر	۷	۹۷۱	اللَّهُ الصَّمَدُ کی تفسیر	۱۰۲۲
۹۴۶	سورۃ الضحیٰ کی تفسیر	۱۰۰۹	۹۷۲	سورۃ ملک کی تفسیر	۷
۹۴۷	سورۃ الم نشرح کی تفسیر	۷	۹۷۳	سورۃ الناس کی تفسیر	۱۰۲۳

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
	قرآن مجید کی ترتیب و تالیف	۹۷۹		فضائل قرآن مجید	۱۰۳۳
۱۰۲۹	قرآن مجید کو رسول خدا پر حضرت جبرئیل نازل کرتے تھے۔	۹۸۰		نزدول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی	۹۷۴
۱۰۳۱	رسول خدا کے اصحاب میں قاری شہادت	۹۸۱		قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا	۹۷۵
۱۰۳۱	جدول بخاری شریف جلد دوم	۹۸۲		قرآن مجید کا جمع کرنا	۹۷۶
۱۰۳۵				رسول خدا کے کاتب	۹۷۷
				قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے۔	۹۷۸



پارہ — ۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ
وَعَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا
عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعَدْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ الْأَوَّلُ
يَسْبِقَانَا وَالْوَسْطَى شَرْطًا وَالْآخِرَةُ عَمْدًا قَالَ لَا
تَوَاجِدُنِي نِيْمًا لَيْسَتْ وَلَا تَرَاهُنِي مِنْ أَمْرِ عَسْرًا بَقِيَ
عَلَامًا فَفَعَلَهُ فَأَنْطَلَقَا فَرَجَدَ جَدُّ أَرَايِيدُ أَنْ يَنْقُصَ
فَأَقَامَهُ قَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا مَعَهُمْ مَلِكٌ

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سُرَوَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ نِسَاءَ نَبِيِّنَا فَكَلَّمْنَاهُنَّ فَأَمَّا بَنَاتُ أَهْلِ بَيْتِ سَعْدٍ فَأُوتِيَتْهُنَّ فَاعْتَصِمْنَ فَقَالَتْ إِنْ أَحْبَبْنَا أَنْ أَعْدَهَا لَكُمْ وَيَكُونَ لِلأُولَئِكَ نِي فَفَعَلْتُ فَذَهَبْتُ بِرَبِيرَةٍ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَكُمْ قَابِلُوا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَرَتْ عَائِشَةَ

لوگوں سے زبانِ کلامی شرطیں طے کرنا۔

معید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر یہ واقعہ بیان فرمایا جبکہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا: کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ (درحقیقت موسیٰ علیہ السلام پہلی دفعہ بھوکا چرک سے محروم ہوئے تھے۔ دوسری مرتبہ بطور شرط اور تیسری بار جان بوجھ کر محروم کیا تھا۔) اسی لیے تو انہوں نے کہا تھا کہ میری جھول (محرمین) پر گرفت نہ کرو اور میرے (اس ملاقات کے) کام میں شغل پیدا نہ کرو۔ اسی کے بعد انہوں کو ایک لاکھ ملا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا پھر دونوں پہلے یہاں تک کہ ایک دوسرا ہی جڑ گئے ہی والی تھی تو حضرت خضر نے اُسے صحیح حالت میں کھڑا کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابن عباس کی قرأت میں (وَرَدَّاهُمْ يَكُفُّ عَنْهُمْ يَكُفُّ عَنْهُمْ) ہے۔ (سورۃ الکہف آیت ۶۰ تا ۶۴) آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط مقرر کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے پاس ہریرہ آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس طرح توڑا تو یہ پرواز ہو گئی۔ اس کا سہارا دیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا کرے گا کہ اس سے اس کے لیے میں میری دعا فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ رمضان میں ہر جائیں تو میں اس شرط پر تمہاری ہریرہ تمہاری ایک شہادت ادا کروں کہ تمہاری میراث میرے لیے ہو۔ یہی ہریرہ نے اپنے ہاتھوں سے ہریرہ بات کہی تو وہ رمضان میں ہریرہ نے یہ دیا میں حضرت صدیقہ کی خدمت میں آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی وہاں جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی کسی بڑی بات ہاتھوں سے سامنے پیش کی تو وہ میراث کی شرط ماننے پر رضامند نہیں ہوئے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَبِيبَتَا وَاشْتَرَيْتِي لِهَمَّ
الْوَلَاءِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَعَقَلْتُ عَالِشَةً كَقَرَّ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّكَاثُرِ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ مَقَرَّ قَالَ مَا هَذَا رَجُلًا يَشْرُونَا
شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ
فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ صَانِعًا شَرْطٍ قَضَاءُ
اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرَّطَ اللَّهُ أَوْ تَقُ وَتَأْتِي الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

**بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا
شَدَّتْ أَخْرَجَتْكَ**

ف مزارعت سے مراد یہ ہے کہ ایک کی زمین ہو اور دوسرے کی محنت ہو۔

۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو
عَسَانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ
عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ لَكُمْ
مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرِبَ الْمَالِ
هَذَا فَعَدَى إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَعَدَتْ يَدَا هُ وَرَجُلَاهُ
وَلَيْسَ لَنَا هَذَا عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتَهْمُنَا وَ
قَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَكَيْفَ أَجْمَعُ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنَا
أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَبَابِ فَقَالَ يَا أَسْبَرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخَيِّرُنَا
وَقَدْ أَقْرَبَنَا اللَّهُ مَكْرَهُنَّ اللَّهُ مَكْرَهُنَّ وَتَهْمُنَا
عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَّطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ
إِنِّي لَيْسَتْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قُلُوبَكَ
كَيْفَ تَبْعِدُ لَيْلَتِي فَقَالَ كَأَنِّي هَذِهِ هَذِيكَةَ مِنْ أَبِي
الْقَسِيمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ
وَأَعْطَاهُمْ قِيمَتَهُ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الشَّيْءِ مَا لَا
وَأَبْلَا وَرَدَّ مِنْ أَقْتَابِ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

وآپ کو یہ بات سن لی اس لیے حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلا واقعہ آپ کی خدمت میں
عرض کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا تم پر یہ کوئی ضرر نہیں اور وہ اس کی شرط ان کیلئے ہی رہنے دو
اس کے لئے تو اس کی شرط کو جو ان کو رکھے پس حضرت عائشہ صدیقہ نے ایسا ہی کیا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد آپ نے
ارشاد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان کو یہ غلام کی میراث کے بارے میں وہ ایسی شرطیں لگاتے
ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں حالانکہ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو
شرطیں ہوں اللہ تعالیٰ کی شرط سے بڑھ کر جو شرط اللہ تعالیٰ کی شرط سے بڑھ کر ہے لہذا ان کو وہ غلام
کی میراث اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مزارعت میں یہ شرط عام نہ کرنا کہ جب چاہوں
بے دخل کروں۔

ف مزارعت سے مراد یہ ہے کہ ایک کی زمین ہو اور دوسرے کی محنت ہو۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابی نعیم نے حضرت
عبد اللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑنے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے
کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے
بیویوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم نہیں
ان کے اموال پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس (معاہدے) پر
قائم رکھے گا۔ اور عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں اس زمین پر گئے تھے جو وہاں خیر کے نزدیک
تھی تو رات میں ان پر سیم ڈھایا گیا کہ ان کے دونوں ہاتھ اٹھانے والے پاؤں مروڑ
دئے گئے۔ اور وہاں بیویوں کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے جس پر شریکوں لہذا
میں انہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا
مستحکم ارادہ کر لیا تو اس حقیقی یہودی کے غلام کے کوئی شخص آپ کی محنت میں حاضر ہو کر
عرض کرنا چاہا۔ اسے یہ لوگوں میں آپ کی عین کمال رہے گی جبکہ حضرت عمر اللہ علیہ
سالہ وسلم نے جس پر قرار دیا تھا اللہ تعالیٰ کی زمینوں کے بارے میں ہم سے معاہدہ کیا
تھا اور یہ زمینوں پر رہتے دینا ہمارے لیے شرط تھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد و لہذا
جہل کیا ہوں جبکہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے
سے نکالا جائے گا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے لیے جوئے رات کو مارا مارا پھرے گا۔ وہ کہنے
لگا یہ تو براہِ عام (رسول خدا) نے ان کو غلامی کا تھا فرمایا اے خدا کے دشمن تم نے
غلط بیان کیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا اور ان

رَعَا حَتَمًا دُ بِنُ سَكْمَةً عَنْ سُبَيْدٍ اَللّٰهُ اَحْسِبُهُ مَعَن
تَا فِع عَنْ اَبْنِ عَسَمَةَ عَنْ كُرْمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَخْتَصَرَ كَا -

اپنے سب سے بڑے جانتے، اؤٹری، آکامہ، ذراعت، اؤٹریوں، اؤٹریوں، اؤٹریوں کی قیمت
ادارہ کی گئی۔ اس کی قادیان میں سب سے بڑے سب سے بڑے روایت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ
انہوں نے نالی سے انہوں نے انہوں نے انہوں نے حضرت عمر سے انہوں نے نبی کریم کی
انہوں نے سب سے اختصار کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔

ف۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حنیفہ یسوی کے
خاندان کے ایک فرد سے بیان کیا جبکہ اس نے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہیں کیوں بلا وطن کرتے ہیں جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ہمارے ساتھ ساہوکارہ کہہ میں ان زمینوں پر ہمیشہ کے لیے برقرار رکھا تھا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے خدا کے
دشمن ابو جہش برتے۔ کیا میں بھول گیا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے فرمایا تھا۔ اس وقت تیرا حال ہوگا جب تجھے خیر
سے نکالا جائے گا اور تیرا ورثہ تجھے ملے کہ راتوں کو مارا مارا پھرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس یسوی سے یہ فتح خیر کے بعد اس میں فرمایا اور انہیں عہد فاروقی میں جلا وطن کیا گیا۔ حضرت یسوی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ پیغمبری طوطی سے علم مآذ انکسب غدا کے متعلق ہے کہ کتنے مرے پے اس شخص کے جلا وطن ہونے اور در بدر
پہرنے کی آپ نے خبر دی تھی۔ معلوم ہوا کہ طوطی غصہ کا آپ کو ہم مٹا فرمایا گیا تھا بلکہ آپ کے طفیل اس ہنگامہ کے مٹا دیے گئے تھے کہ میں ان معلوم کا ملکی قدر
مرا تب حقہ لےتا ہے۔ تو ان حدیث سے ایسا ہی ثابت ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ طوطی غصہ کا علم اللہ تعالیٰ مطلقاً کسی کو بھی نہیں دیتا وہ اللہ رب العزت
پر ہمتان لگاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ التَّشْرِوْطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ
مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةُ التَّشْرِوْطِ -
۳۰۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي زُرَّادَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ السُّوْرِيِّ عَنْ مَعْمَرَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ قَاصِدٍ
مِنْهَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحَنْدِثِيَّةِ حَتَّى كَانُوا يَبْعُضُ الْقِلْبَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِأَلْعِيمِ فِي
حَيْلِ لَعْمَانِ طَلِيعَةً فَخَذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَ اللَّهِ مَا شَرَّ
بَيْنَهُمْ غَائِلٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَعْرِ الْجَيْشِ كَانَتْ يَدُ الْغَائِلِ
فِي زِمَامِ الْعَرَبِ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
إِذَا كَانَ بِاللَّيْلَةِ أَلْقَى يُبْسِكُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَةٌ بِهِ
مَا أَحْلَكَ فَقَالَ النَّاسُ حَلَّ فَالْحَتَّ فَقَالُوا خَلَّاجِ
الْقُصُورِ خَلَّاجِ الْقُصُورِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں مقرر
کرنا اور شرائط کا لکھنا۔
حضرت محمد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مرثد سے روایت ہے
دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ زمانہ حدیبیہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستے میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ
غیم کے مقام پر خالد بن ولید افواج قریش کے مقدمہ الجیش میں ہیں، تم
واپسی جانب سے چلو کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کوئی علم نہیں
میان تک کہ انہیں ہمارے لشکر کا شمار بتائے۔ پس ایک آدمی قریش کو
ڈرانے کے لیے پہل پڑا اور نبی کریم آگے چلتے رہے۔ میان تک کہ آپ
اس پہاڑی پر پہنچ گئے جس سے زور کر لوگ کہ سطر میں جاتے ہیں تو انہیں
پر آپ کی اؤٹری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اسے اٹانے اور چلانے کی کوشش
کی لیکن وہ زمین پکڑ گئی۔ صحابہ کرام میں قصوا کے بیٹھے کا چیم ہونے کا
تو نبی کریم نے فرمایا: قصوا انفراد نہیں بیٹھی۔ اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ
اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (میرا) قصوا نامی) ہاتھی کو روکا

وَسَلَّمَ مَا خَلَدَتِ الْعَصْرُ آءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخَلْقٍ وَلَكِنْ
 حَلَسَهَا خَلَسَ الْفَيْلُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ لَا يَسْتَلُونِي خُطَّةٌ يَعْظُمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ
 إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَالَى
 فَقَدَّرَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى تَمْدٍ
 قَلِيلٍ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُ رُءُ النَّاسِ تَبَرُّضًا فَلَمَّ
 بِلَيْثِهِ النَّاسُ حَتَّى تَرَحُّوهُ وَشَكَّى إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَرَعَهُ
 سَمْعًا مَنْ كُنَّا نَبْتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا فِيهِ
 فَيَرَانَهُ مَا ذَالَ يَجِيئُهُمْ لَهْمٌ بِالَّذِي حَتَّى صَدْرُوهُ أَعْنَهُ
 فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَاءَ بَدِيلُ بَيْنَ وَرُقَاءَ الْخُرَاجِ
 فِي نَفْسِهِ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُرَاعَةٍ وَكَانُوا نَبِيَّةَ نَصِيحٍ
 بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تَهَامَةٍ
 فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُكُمْ بَنَ لَوْحِي وَعَامِدُ بَنَ لَوْحِي تَرَكُوا
 أَعْدَادُ مَيَا وَالحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُودُ الْمَطَافِيلُ
 وَهُمْ مُقَاتِلُونَ وَصَادَقَهُ عَيْنُ النَّبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَنَرِيحِي لِقِتَالِ أَحَدٍ
 وَلَكِنَّا جِئْنَا مُغْتَمِرِينَ وَإِنْ تَرَانَا قَدْ تَهَلَّكْتُمْ لَمُوتٍ
 وَأَصْرَتِ رِيحُهُمْ فَإِنْ شَاءُوا مَا دَنَتْهُمْ مَدَّةٌ وَخَلُّوا
 بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرُوا فَانْ شَاءُوا أَنْ
 تَدْخُلُوا فِينَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُّوا وَلَا فَقَدْ جَمُوا
 وَإِنْ هُوَ أَبَوُ الْوَأْدِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَاتِلَنَّهُمْ عَلَى
 أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفِرَ دَسَالِقَتِي وَلَكِنْ فَعَزَّ اللَّهُ
 أَمْرَهُ فَقَالَ بَدِيلُ سَابَلَتْهُمْ مَا نَقُولُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى
 أَتَى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ سَمْعًا
 يَقُولُ قَوْلًا إِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ
 سَمْعًا وَهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ نُخْبِرَنَّا عَنْهُ بِشَيْءٍ
 وَقَالَ دُودُ التَّاءِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ
 قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَخَدَّ ثَعْمَ بِنَا

تھا۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
 ہے۔ وہ انکار نہ کرے، کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے سوال کریں جس
 میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے
 تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کر دوں گا۔ پھر آپ نے اسے رخصت
 کر دیا اور وہ اچھل کر سب سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ
 کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں
 تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔
 کر وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی
 تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر تکال کر انہیں دیتے ہوئے
 فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً
 اُبھنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اسی اثنا میں بدیل بن ورقاء خراسانی
 اپنی خزانہ قوم کے چند ایسے آدمیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر
 ہوا، جو رسول اللہ کے ہی خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ وہ عرض گزار ہوا۔
 کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر
 فروکش پایا، اور ان کے پاس دو عود سینے والی اونٹیاں اور دو فرسان
 ہے۔ وہ آپ سے ملنے اور آپ کو خانہ خدا سے روکنے کے لیے،
 دوہاں ہیں۔ رسول اللہ نے انھیں با افرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے
 تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمر کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو
 جنگ و جدل ہی نے کمزور کیا اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اگر وہ
 چاہتے ہوں تو میں ان کے ساتھ مدت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں
 کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ پڑیں۔ اگر میں
 غالب آجاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے
 لوگ داخل ہوئے ہیں اور بصورت دیگر اپنی جگہ ڈھبیں اور اگر وہ اس بات
 سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
 ہے۔ میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں براہان سے رطبا
 رحوں کا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ
 اپنے امر (دین) کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا
 ہے میں اسے منقرب ان لوگوں (قریش) کہ ہم پہنچا دوں گا، پھر وہ
 چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے تم

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَعَهُ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَلَسْتُمْ بِالْوَلِيدِ قَالُوا
بَلَى قَالَ أَوَلَسْتُ يَا وَلِيدٌ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ
تَتَّبِعُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَيُّ
اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عَمَّاظٍ فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَى جَنْتِكُمْ
يَا هَلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنْ
هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةٌ رَشِيدٌ أَقْبِلُوهَا وَدَعُونِي
إِلَيْهِ قَالُوا لَيْتَنَاهُ فَاتَّاهُ وَجَعَلَ يُنَادِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِيَبْدِيلَ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ
أَيُّ عَهْدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتُ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ
سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَبِيبِ اجْتَنَحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنْ
الْأُخْرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرَى وَجْهًا وَرَأَيْتُ أَشْرَافًا
مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفْرُوا وَيَدْعُوا فَقَالَ لَهُ
أَبُو بَكْرٍ امْصُصْ بِطِلِّ اللَّاتِ أَنْحَنُ يَفْرُغُهُ وَنَدَّ
فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَّا وَاللَّيْلِ نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْلَا يَدُكَ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا
لَأَجْبَتَكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَكَثَا عَلَيْهِ أَحَدَ يَدَيْهِ وَالْمُعِيرَةُ
بْنُ شُعْبَةَ قَاتَمَ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْيَغْفَرُ فَمَكَثَا هَهُنَا
عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لَحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَبَّ يَدُهَا يُعْغِلُ السَّيْفَ وَقَالَ لَهَا خَيْرٌ يَدُكَ
عَنْ لَحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ
رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُعِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ
أَيُّ عُدُوِّ السُّتِّ اسْتَعَى فِي عَذْرَتِكَ وَكَانَ الْمُعِيرَةُ
صَحْبَ قَوْمًا فِي الْبَحَا هَلِيَّةٌ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أُولَئِكَ
ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا الْإِسْلَامُ فَاقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ

یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے
 تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ عقل کے دشمن کہنے
 لگے کہ ہم ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت نہیں ہے لیکن معاملہ فہم
 لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کردہ (بدلی نے) کہا
 کہ اس نے ایسا اور ایسا کہا ہے، پس وہ سب کچھ (بغیر کسی کی بیشی کے) بیان کر
 دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ (پس کہ) عروہ بن مسعود کھڑے ہو گیا اور کہا،
 اے لوگو! کیا تم میرے لیے اولاد کی طرح نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا،
 کیوں نہیں، عروہ نے پھر پوچھا، کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں
 ہوں؟ جواب ملا کیوں نہیں، کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدظنی ہے لوگوں
 نے نفی میں جواب دیا، کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب میں نے اہل مکہ کا
 کو تمہاری مدد کے لیے بلایا اور انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے
 فرماؤں پر اہل و عیال کو لے کر تمہارے پاس لے گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا،
 ہاں ایسا ہی کیا تھا، اس نے کہا تو میری یہ بات مان لو کہ اس شخص (رسول خدا)
 نے تمہارے سامنے مفید بات رکھی ہے، لہذا تم اسے قبول کرو اور مجھے
 گفتگو کے لیے، اس کے پاس جانے کی اجازت دو۔ لوگوں نے کہا جانیے
 وہ (عروہ) بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے گفتگو کرنے لگا، نبی کریم
 نے بھی اشداد پوریا یا جو بدلی سے فرمایا تھا۔ اسی پر عروہ نے کہا، ملے
 تھا اگر ہاں فرضی تم اپنی قوم کی بڑی محکمہ بھی کٹاؤ تو کیا تم نے اپنی
 ذات کے لیے کسی عربی کے متعلق یہ سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استحصال
 کیا ہو؟ لہذا اگر خاطر رکھیں پڑا، جبکہ خدا کی قسم میں تمہارا اسی کے دیکھ رہا ہوں
 کیونکہ مجھے تمہارے گرو بھانت بھانت کے لوگ نظر آتے ہیں تو تمہیں
 تنہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے پاس پر حضرت ابو بکر نے سخت الفاظ
 میں اسے روکنے جوئے فرمایا، کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں
 گے لہذا انہیں تنہا چھوڑ دیں گے، اسی عروہ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں
 نے جواب دیا، یہ حضرت ابو بکر ہیں، وہ کہنے لگا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ
 ہوتا جس کا ابھی تک میں نے بدلہ نہیں چکایا ہے تو میں تمہیں ضرور
 جواب دیتا۔ راوی حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم
 سے باتیں کرنے لگا لیکن جب وہ کوئی بات کہتا تو آپ کی دیش مبارک کو
 ہاتھ لگاتا، حضرت میسر بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے پاس ہی کھڑے

شَيْءٍ يَشُقُّ رَأْسَ عُرْوَةٍ جَعَلَ يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُونَهُ قَالَ قَرَأَ اللَّهُ مَا مَخَّرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَمْرًا إِلَّا وَقَعَتْ
فِي كَيْفٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهٌ وَجِلْدَةٌ وَإِذَا
أَمَرَهُمْ ابْتَدَأُوا أَمْرًا وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَنْتَقِلُونَ
عَلَى دُفُوعِهِمْ وَإِذَا انْكَسَمَخُوا خِصْمُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ
وَمَا يُجِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَزَجَّعَ عُرْوَةَ إِلَى
أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ قَدَّرْتُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
وَقَدَّرْتُ عَلَى قَبِيضٍ كَثِيرٍ مِنَ النَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مِثْلًا قَطُّ
يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ أَوْ اللَّهُ إِنْ تَنَحَّيْتُ نَحْنُ أَمْرًا إِلَّا وَقَعَتْ
فِي كَيْفٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهٌ وَجِلْدَةٌ وَإِذَا
أَمَرَهُمْ ابْتَدَأُوا أَمْرًا وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا
يَنْتَقِلُونَ عَلَى دُفُوعِهِمْ وَإِذَا انْكَسَمَخُوا خِصْمُوا أَصْوَاتَهُمْ
عِنْدَهُ تَعْظِيمًا لَهُ وَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ حُطَّةً رُشِدًا فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
كِنَانَةَ دَعَا نِي أُنْتُمْ فَقَالُوا أَنْتُمْ فَلَمَّا اشْتَرَفَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ
يُعْظِمُونَ الْبُذُنَ قَابِعُوهَا لَمْ يَبْعَثْتُ لَهَا وَ
اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يَكْتَبُونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يَصْدُقُوا عَيْنَ
الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَقُولُ لَهَا وَمَكَرَ بَيْنَ هَؤُلَاءِ
فَقَالَ دَعُونِي أُنْتُمْ فَقَالُوا أَنْتُمْ فَلَمَّا اشْتَرَفَ عَلَيْهِمُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَكْرُورٌ وَهُوَ
رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يَكْفُكُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ بَيْنَهُمَا هَوِيَّ كَيْفِهِمْ إِذَا جَاءَ سَهْلِيلُ بْنُ عَمِيٍّ
وَقَالَ مَعَهُ فَأَخْبَرَنِي أَيُّ رَبٍّ عَنْ عِلْمِ أُمَّةٍ أَنْتُمْ لَمَّا
جَاءَ سَهْلِيلُ بْنُ سُرٍّ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ میں جب عروہ نے
اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے
تھپنے پر پہنچا اور فرمایا، عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ریش مبارک
سے پرے ہٹا لے، عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا، یہ کون
ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں اس نے کہا
اے دھوکے باز! کیا تو یہ سمجھتا ہے کیا میں تیری غذا ہی کا آنت لینے
میں کوشاں نہیں ہوں، حضرت مغیرہ نے زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں
سے درستانہ مراسم پیدا کر لیے تھے، آنکارا انہیں قتل کر کے ان کا مال
لوٹ لیا تھا، پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا
تو اس پر نبی کریم نے فرمایا تیرا اسلام تو میں قبول کرنا نہیں لیکن تیرے اس
مال سے مجھے کوئی غرض نہیں، پھر عروہ اصحاب رسول کو غور سے دیکھنے
لگا، راولی کا بیان ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ حضور تھے تو وہ
کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر ملاتا
تھا، جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی نورانی تعمیل کی جاتی تھی، جب
آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے متعلق پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ
پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر
ایک کی کوشش جتنی تھی کہ پانی میں شامل کر دے، جب لوگ آپ کو بارگاہ
میں لٹکوا کرتے تو اپنی آواز میں کوہستہ رکھتے تھے اور غایت تنہم کے ہوش
آپ کی طرف نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے، اسی کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی
طرف لوٹ گیا اللہ ان سے کچھ نکال دے تو ادا اللہ میں بادشاہوں کے
درباروں میں دندے لگ گیا، میں نے سیر و گری اور نجاشی کے دربار میں
حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے
ساتھی اس طرح تنہم کرتے ہوں جیسے محمد کے ساتھی ان کی تنہم کرتے ہیں خدا کی
قسم جب وہ عقوتے ہیں تو ان کا جواب دہی کی نہ کسی آدمی کی تعمیل پر ہی کرتا
ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر ملاتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں
تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں غسریں
ہونے لگتا جیسے لوگ وضو کا متعل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے
ساتھ لڑنے لگے نہ کہ ان کو جھلیں گے، وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں
کوہستہ رکھتے ہیں اور غایت تنہم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ

لَقَدْ سَمِعْتُ نَكُوحًا قَالَتْ مَنَّمَا كَانَ الْأَخْرَجُ لِيَوْمِ
 وَجَّاهُ سَمِعْتُ مِنْ عَمِّي وَكَفَّالَ الْكُتُبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
 كِتَابًا قَدْ عَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ
 الْيَقِيَنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ قَالَ سَمِعْتُ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي
 مَا هُوَ وَلَكِنْ الْكُتُبِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ كَمَا كُنْتُ تَكْتُبُ
 فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا تَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْكُتُبِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ نَحْنُ قَالُوا هَذَا مَا قَاضَى
 عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُ وَاللَّهِ
 لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ
 عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَا كُنَّا لَكَ الْكُتُبِ
 مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ
 وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي الْكُتُبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ الرَّهْدِيُّ وَذَلِكَ لِأَقُولِهِ لَا يَسْأَلُونَ خُطَّةً
 يُعْطُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا
 فَقَالَ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ
 تُعْطُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَطُوفُوا بِهِمْ فَقَالَ
 سَمِعْتُ وَاللَّهِ لَا تَكْتُبُهَا إِلَّا الْعَرَبُ أَنَا أَخْلَدُ
 صُفْطَةً وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُسْقِلِ فَكُتِبَ
 فَقَالَ سَمِعْتُ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مَتَارِجُ
 وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَّكَ إِلَيْكَ قَالَ
 الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يَرُدُّ لَوِ الْمُشْرِكِينَ
 وَقَدْ جَاءَهُ مُسْلِمًا فَبَيَّنَّا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ
 أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهْلٍ مِنْ عَمِّي وَتَرَسْتُ
 فِي قَيْدِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى
 رَحَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ
 سَمِعْتُ هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أَقْرَأْتُكَ عَلَيْهِ

نہیں کھتا انھوں نے کہا کہ اسے سنا ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے کہا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے
 قبول کرو پھر میں گناہ کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے
 کی اجازت دینے کو کہیں لوگوں نے کہا جائیے جب وہ نبی کریم اللہ آپ کے ساتھ
 کے نزدیک پہنچا تو رسول خدا کے فریاد پر بعض شخص سے اللہ اس آدمی کے
 جو فریاد کے کارکنوں کا انیم کرتے ہیں، لہذا قرآنی کے جانور اس کے سامنے
 سے گزرا اور چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے ایک بت بتوئے نا
 تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں
 کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک آدمی
 مکہ بن بعض نامی کھڑا ہو گیا اللہ کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کا
 اجازت دینے کو کہیں لوگوں نے کہا جائیے، جب میں قریب پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا
 کہ یہ مکہ ہے جو بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم کے گھٹکے کرنے لگا تو اسی
 اثنا میں سہیل بن عمرو آیا، معز فرماتے ہیں کہ مجھے ایوب نے مکرر کے واسطے
 سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے دو مسلمانوں سے فرمایا کہ اب
 تمہارا کام آسان ہو گیا، معز فرماتے ہیں کہ زہری نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ
 جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے ملاپنے درمیان ایک معاہدہ
 لکھ لو، پس نبی کریم نے ایک کتاب کو طلب فرمایا اور اسے ہم اللہ الرحمن ارم
 کہنے لگے، سہیل نے کہا، خدا کی قسم، ہم نہیں جانتے کہ کون کون ہے!
 آپ بانی مکہ: اللہ تمہیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، جمع رسالت کے
 ہمسائے کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم ہم اللہ الرحمن ارم ہی کہیں گے کہ نبی کریم
 نے فرمایا یا مسک اللہم ہی لکھ لکھا پھر آپ نے اوراق سے گھٹنے کے نیچے
 فرمایا یہ دو نسخہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا، سہیل نے کہا: خدا کی قسم
 اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے تو آپ
 کے ساتھ مثل و قتال کیوں کرتے، پس اس جگہ محمد بن عبد اللہ کیلئے، اسی
 نبی کریم نے فرمایا خدا کی قسم میں فرستادہ رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے
 جھٹلاتے ہو، خیر محمد بن عبد اللہ ہی لکھ دو، زہری کا قول ہے کہ یہ باتیں
 آپ کے اس لیے قول فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے کہ میں ان کی
 بروہ بات مستور کروں گا جس میں اللہ کی حوام فرمائی ہوئی چیزوں کی نام
 کریں، اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ تم بارت اور
 بیت الحرام کے درمیان راستہ صاف کرو کہ ہم اس کا طواف کریں تو سہیل

الرَّبِّهِمْ وَاسْتَقْرَأَهُمْ قَالُوا لَكَ لَقَدْ قَالُوا قَالُوا
فَعَمِلْتُ لَكَ أَهْلًا قَالَ فَكَلَّمْنَا فَرَعْمَ مِنْ
قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَحَابِيَهُ قَوْمًا قَالُوا حَرُّوا
ثُمَّ احْبَسُوا قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ
حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَلَّمَهُ يَوْمَ
مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ
لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّكَاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ
يَا بَعْثَ اللَّهِ أَنْحِبُ ذَلِكَ أَخْبِرْ ثَمْرًا تُكَلِّمُ
أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ لَهَا نَكَ وَ
تَدْعُو خَالِكَ فَيَخْلُقَكَ فَتَحْبِرَ فَمَنْ يُكَلِّمُ
أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحَرَ بَدَنَهُ
وَدَعَا خَالِقَهُ فَيَخْلُقُهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا
فَنَسَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَخْلُقُ بَعْضًا حَتَّى
كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا ثُمَّ حَبَسَهُمْ
يَسُوءُ الْمُؤْمِنَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ
مِنْهَا جَرَايَ فَأَمْتَجِرُوهُنَّ حَتَّى يَبْلُغَ بَعْضُهُنَّ
الْكُوفَةَ فَطَلَّقْ عَنْهُنَّ يَوْمَئِذٍ أَمْرًا ثَلَاثِينَ
كَانَتْ لَدَى الشَّرَاءِ فَتَرَوْنَ أَحَدًا مِنْهَا
مُغْوِيَةً بَيْنَ أَيْ سَعْلَيْنِ وَالْأُخْرَى
صَغْوَانُ بِنْتُ أُمِّئَةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو
بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسَلِّمٌ فَأَرْسَلُوا
فِي طَلَبِهِمْ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدُ الَّذِي
جَعَلْتُمْ لَنَا قَدْ كَفَرَ إِلَهُ الْقَسْبَيْنِ فَهَبْتُمَا
بِهِمَا حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَرَوُا يَا كَلْبُونَ
مَنْ كَتَبَ لَكُمْ فَفَعَلْتُ أَبُو بَصِيرٍ رَأَى
الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا

کے صحابہ نہیں! لایا ایک لڑکی اس نے کہا پھر میں اپنے لیے
معاہدات میں دینے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے رسول
وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے نسب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان
کا مددگار ہے جس ان کی امانت پر مضبوطی سے قائم رہو کیونکہ خدا کی
قسم وہ حق پر ہیں، میں عرض گزار ہوا کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں
فرمایا تھا کہ ہم غنیمت پر بیت الاحرام جایش گئے اور اس کا طواف کریں
گئے؟ فرمایا کہ نہیں تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جایش گئے، میں نے
عرض کیا یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقیناً کہ تم ضرور
جاؤ گے اور طواف کو گئے، زمری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے
فرمایا مجھے اس حرکت کے کٹاھے میں بہت کچھ کرنا پڑا ہے، راوی کا
بیان ہے کہ صلوات سے سعادت کے بعد رسول اللہ نے اپنے
صحابہ سے فرمایا کہ انھوں نے وہاں بیٹھ کر اپنے سر مبارک، راوی کا بیان
ہے کہ رقیع رسالت کے بدلنے اس درجہ مجھ سے، ایک بھی رافضی
حالا نہ آپ خدا کی قسم تین مرتبہ فرمایا تھا، جب کوئی دعا تھا تو آپ ام المؤمنین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ملاؤں
کی اس حالت کا کہن سے نہ کر فرمایا، انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ اگر
آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے
کسی سے میں کچھ نہ کہیں، یہاں تک کہ اپنی قرانی کے اور مذبح کر لے
جائیں اور کچھ نہ کہیں، پس آپ باہر نکلے اور
کبھی ایک سے ہیں بات نہ کی یہاں تک کہ اپنے جانوروں کی قرانی سے
دلی اور جہالت کر کے دادے کو بلا کر سر مبارک لیا جب مسلمانوں نے یہ بات
دیکھی تو وہ کھڑے ہوئے، قرانیان دین اور ایک دوسرے کا سر مبارک نہ
کے لیے ہیں بھاگ دوڑی کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ محسوس
ہونے لگا اس کے بعد کچھ مسلمان غور میں آئیں اور چونکہ مسلمان ہونا معلوم نہ تھا
تو قرأت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس ایمان لائے لیان حاضر
ہوں ایمان کا اعلان ہے یا کہ نہ کہ غرضی نہیں میں کہیں کہ غرضی کی حد تک
کو اپنے نکاح میں نہ رکھو، پس ایک روز حضرت عمر فاروق نے ایسی دعا پڑھا
کو طلاق سے عدی جوان کے نکاح میں یقین اور امن میں خسرک میں طلاق پایا
گیا ان میں سے ایک کو معلوم بن ابی سنیان اور دوسری کو صفوان بن امیہ

فَلَا تَجِدُ أَفَاسْتَلَمَهُ الْآخِرُ فَقَالَ أَجَلٌ
وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَبَدٌ لَقَدْ جَرَبْتُ بِهَا ثَمَّ جَرَبْتُ
فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي النَّظْرَ إِلَيْهِ فَأَمَكْتُهُ
مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخِرُ حَتَّى
أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ رَأَاهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا زُعْرًا فَلَمَّا أَتَى
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَ
اللَّهُ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَ اللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ
قَدْ رَدَدْتُكَ إِلَيْهِمْ كَمَا رَأَيْتُكَ فِي اللَّهِ مِنْهُمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ أُمِّهِ
مِنْ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهَا أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ
ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّ سَائِرَ ذِي الْيَهُودِ نَخَرَجَ
حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفِلَتْ مِنْهُمْ
أَبُو جَنْدَلُ بْنُ سُهَيْلٍ فَذَجَّوْا بِأَبِي بَصِيرٍ
فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ مَثَلِ رَجُلٍ قَدْ
اسْتَمَّ إِلَّا لَيْقَى بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ
مِنْهُمْ عَصَابَةٌ قَرَأَ اللَّهُ مَا يَسْمَعُونَ بِعَبِيرٍ
خَرَجَتْ لِقَائِهِ إِلَى الشَّامِ لَا اعْتَرَضُوا لَهَا
فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ
قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَنَاشِدُهُ يَا اللَّهُ وَالتَّحِيمِ كَمَا أَرْسَلَ مَنْ
أَنَاهُ فَهُوَ مِنْ قَارِئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
عَنْهُمْ بِطَبْعِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَقَكُمْ
عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحِمْيَةَ حِمْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَتْ حِمْيَتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ

نے اپنی زوجیت میں لے لیا اس کے بعد نبی کریم رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ
ہو گئے پس قریش میں سے ایک آدمی ابو بصیر نامی بارگاہ رسالت میں حاضر
ہوا اور وہ مسلمان ہو گیا تھا، لکن اس نے اس کے تعاقب میں دو آدمی مدینہ
کے قتلے اور پیغام لے کر سارے کی زر سے لے کر ابو بصیر کو ان آدمیوں
کے ساتھ واپس بھیج دیا جائے تو وہ اس کو لے کر نکلے اور جب ذرا اٹھنے
کے بعد پر پیچے تو وہاں قیام کیا اور اپنی کجھوڑیں گمانے لگے، ابو بصیر نے ان
میں سے ایک آدمی سے کہا، خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری تلوار
تو بہت بہترین ہے تو اس نے قیام سے نکالی اور کہا کہ خدا کی قسم واقعی بہت
بہترین ہے میں نے بار بار اس کا تجربہ کیا ہے پس ابو بصیر نے فرمایا، اذرا
دکھاؤ تو مجھے میں بھی تو اسے دیکھوں تو اس نے تلوار سے دی پس انہوں
حضرت ابو بصیر نے اسے تلوار لے کر ایک ہی عمارت میں موت کے گھاٹ
اتار دیا، اور وہ سارا قتلہ فرار اختیار کر گیا، یہاں تک کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر پوچھا
ہذا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا اور کل اللہ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا، کچھ
خوفزدہ معلوم ہوتا ہے، وہ نبی کریم کے قریب پہنچ کر عرض گزار ہوا، حضور خدا کی
قسم میرا سہمی تو قتل کر دیا گیا اور میں اپنی تلوار چھوٹا پڑا پس ابو بصیر بھی اپنے پیچھے
اور عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ خدا کی قسم آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور
مجھے ان لکھنویوں کی جانب بٹھا دیا ہے لیکن اللہ اللہ مجھے ان کے شر سے
بچا دے، اگر ان کے ساتھ کوئی آدمی ہوتا تو اس وقت سے لڑائی کی
آگ بھڑک اٹھتی، جب انہوں نے حضرت ابو بصیر سے یہ ارشاد کر دیا تو سمجھ گئے
کہ کھانسی کی جانب پھر واپس ٹھہرایا جاؤنگا، پس وہ وہاں سے نکل کر مدینہ کے
کنارے چلے گئے، راوی کا بیان ہے کہ اسرا ابو جندل بن اسمیل بھی کھانسی
قیہ سے بھگتا کہ ابو بصیر سے آئے، اب ہتھیاروں و بارگاہ قریش جو آدمی بھی سلام
قبول کر کے وہاں رکنہ مکرم سے بسا گناہ ابو بصیر سے آئے، یہاں تک
کہ ان کے ساتھیوں کی اچھی خاصی جماعت بن گئی، پس خدا کی قسم جب میں
دوستوں کو قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف چلنے والا ہے تو اس کی گات
میں بیٹھ جاتے، لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے
پس قریش نے ایک اپنا نائندہ نبی کریم کی خدمت میں بھیجا، اللہ اور رسول کی
کا داس لے دیا کہ اسے ابو بصیر کو مدعا جائے اور جو مسلمان ہو کر یہاں سے
چلا جائے گا وہ ہماری جانب سے مالوں کا سامن دیا گیا، ہے پس نبی کریم

يُنِيَّ اللَّهُ وَلَمْ يُقِرُّوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ
عُقَيْلُ بْنُ الرَّهْدِيِّ قَالَ عُرُوَّةُ فَإِذَا خَبَرْتُنِي
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَّغْنَا أَنَّ لَنَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
أَنْ تَوَدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ
هَاجَرُوا مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
أَنْ لَا يُنْسِكُوا بِحَصْمِ الْكُوفَةِ إِنْ عَمَّ طَلَقَ
أَمْرَاتَيْنِ قَرِيبَتَيْ بَنَاتِ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ
جَزْوَءِ الْخُرَاسِيِّ فَتَزَوَّجَهُمَا مَعْرُوبَةُ وَ
تَزَوَّجَ الْأَخْضَرِيُّ أَبُوجَهْمٍ فَلَمَّا ابْنَى الْكُفَّارُ أَنْ
يُكْفَرُوا ذَلِيلًا وَأَوْ مَا اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنْ يَكْفُرُوا
أَكْرَمَ اللَّهُ لَعَالِي إِيَّاهِ يَكْفُرُ كُنْزِي وَمَنْ أَرَادَ
إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبَهُمْ وَالْعُقْبُ مَا يُؤَدَّى
الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرُوا مِنْ أَزْوَاجِهِمْ
الْكُفَّارِ كَأَمَّا أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَنَا مِنْ
مَنْ الْمُسْلِمِينَ مَا اتَّفَقَ مِنْ صَدَاقٍ نِسَاءُ
الْكُفَّارِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ وَمَا تَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ
الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيسَائِيهَا وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا
بَصِيرٍ بَنَ سَيْدٍ التَّقِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مَهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكُتِبَ الْأَخْضَرِيُّ
بَنُ شَرِيْقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهَا
بَصِيرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

میں نے ان (ابو بصیر کی جماعت) کے لیے پیغام بھیج دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ وہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور
تمہارے ہاتھ ان سے مل کر زمین میں لڑکے دیئے۔ یہاں تک کہ ان کا تعصب
سراسر مبالغہ تعصب ہو کر رہ گیا اور بے جا تعصب ہی تو تھا جس کے تحت
انہوں نے آپ کے بھی اٹھ ہونے اور ہم (سید الرضی) کو اپنے لئے لڑائی کا اقرار کیا نیز
مسلمانوں اور بیت اللہ کے درمیان مداخلت کرنے والی سے بدلتے
کی کہ عذر فرماتے تھے کہ نبی حضرت عائشہ سے تیار کہ لافروں کی جو عورتیں مسلمان
ہو کر آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتھان دیا کرتے تھے اور میں یہ بات بھی
سینچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مشرکین مل کر جو عورتیں مسلمان
ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائیں تو ان پر جو مشرکین کا خرچ ہوا تھا
وہ ادا کر دیا کہ ان مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا کہ لافروں کی لافروں کو اپنے پاس
نہ لائے، اس سے پہلے کہ وہ مسلمان بن جائیں۔ یہی حکم تھا کہ مسلمان بننے سے پہلے
ایک قریبیت (بہن یا بھائی) جو مسلمان بن جائے تو اس کی بیٹی، قریب سے لڑائی کرے
نشانی کر لے اور دوسری سے ابو جہم نے جب لافروں کے پاس جان کا انکار کیا
کہ مسلمانوں کی جو عورتیں ان کے پاس چلی جائیں گی ان کا خرچ مسلمانوں کے
سپر کرنا ہوگا تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تمہاری بیوی
لافروں کے پاس چلی جائیں تو تم بھی مسلمان بن جائے کہ لافروں نے تمہارے لافروں
کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجائیں تو مسلمان اس کا خرچ
ادا کر دیتے تھے۔ اب یہ حکم دیا کہ لافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے
اہل اسلام کے پاس آئیں تو ان کا جو خرچ ادا کرنا ہے وہ ایسے مسلمانوں
کو دے دیا جائے جن کی بیویاں لافروں کے پاس چلی گئی ہیں اور امام
بخاری فرماتے ہیں کہ ہمارے علم میں ایسی ایک عورت نہیں جو
ایمان لائے کہ بعد ازاں ہو کر لافروں کے پاس چلی ہو اور وہیں یہ بھی خبر
پہنچی ہے کہ ابو بصیر بن اسید الثقفی نے جب اسلام قبول کر لیا تو ہجرت کر کے بارگاہ
رسالت میں حاضر ہو گئے تو ان دنوں آنس بن شریق نے نبی کریم سے ابو بصیر کی

مداخلت کا تحریر کیا تھا پھر اپنی حدیث بیان کی

فصل در بیان ہجرت کے وقت کی بات ہے کہ لشکر اسلام حدیبیہ کے مقام پر ہرگز نہیں
الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں بلوہ افروز تھے جیسے چرمیوں کا پتہ سداوند کے خبر ہو۔ اُس جگہ ایک گڑھے میں جو لشکر اس پالی تیار ہوا تھا
ہے۔ یہاں کی انہیں سخت حاجت ہے لیکن کیسے حاجت معافی ہو؟ یا نبی کریم کے ہاتھ سخت خشک میں پیسے ہوئے ضرورت مند میں کہ خشک

کشتائی ہو جائے۔ کچھ حضرات اس بارگاہ میں پیاس کے متعلق عرض گزار ہوئے تھے غصائے دعائیں ملے اپنی نعمتیں مانگنے پر مامور فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لے کھلے سے ایک چرویلے ہونے لگا کر اسے گندے میں ڈال دیا۔ پھر گندے میں ڈال دیا اور اس سے پانی کا پتھر پھینک دیا۔ لڑکھارہ لڑکھارہ اپنی ضرورت کا پانی حاصل کرتا رہا۔ خدا نے اُن کی حاجت رعائی کی۔ لیکن محبوب کے ہاتھوں اُن کی مشکل کشتائی کی لیکن محبوب کے ذریعے کیونکہ خدا حقیقی حاجت دہا ہے اور یہ خدا کے بنائے سے۔ وہ حقیقی مشکل کشا ہے اور یہ خدا کے بنائے سے۔ وہ حقیقی دافع ابلاء ہے اور یہ خدا کے بنائے سے۔ خدا ہی اپنے بندوں کا حقیقی مددگار ہے لیکن اپنے محبوب کو درمیان میں لاکر سب کو اُن کا احسان منہ بناتا اور اُن کی بارگاہ میں عسکتا ہے اور اعلان بھی فرماتا ہے کہ لوگو! سب اپنی باتوں پر ظلم کر بیٹھو تو میرے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جایا کرو۔ یہاں آئے پریات بن جایا کرے گی۔ اس حدیث میں یہ بات بھی خاص ترجمہ کی مستحق ہے کہ عروہ بن مسعود نقی نے اس موقع پر شیعہ رسالت کے پروردگاروں کا یہ حال اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا کہ جب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوہستے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھوں میں آتا جسے وہ اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ وضو فرماتے تو مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام ٹوٹ پڑتے ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی کہ آپ کے جسم اطہر و اندر سے گئے ہونے پانی کی کم از کم ایک بوند تو اس پر مل جائے۔ جن کو پانی نہ ملتا۔ وہ اس جگہ کی کھوپڑی حاصل کرتے جس پر آپ کے جسم مقدس سے لگا ہوا پانی گرے۔ ہوتا پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے۔ نیز غایت تعلیم کے باعث اسے چودہ سو صحابہ کرام میں سے ایسا ایک فرد بھی نظر نہ آیا جو حضور کے رُخِ انور کی جانب ایک دھڑ بھی پھٹکی۔ باندھ کر دیکھ سکا۔ عروہ بن مسعود نے کفار کے سے ان باتوں کو خود بھی بیان کر کے انہیں نہائش کی تھی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام یہ تمییز کا پورے اتہام سے کہتے تھے تو کیا ایسا کرنے کا خدا نے انہیں حکم دیا تھا؟ قرآن کریم کو دیکھا جائے تو اس میں واضح طور پر ایسا کوئی حکم نظر نہیں آتا۔ اگر یہ نہیں تو کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا؟ قرآن کریم کو دیکھا جائے بسا بے ذہن کو زمین پر نہ گرنے دینا بلکہ اسے ہاتھوں میں آپکے سینا اندر بھرا اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کہ اندر سے وضو کے متعل پانی کے ایک قطرے کو حاصل کرنے کی خاطر کپڑوں ٹوٹ پڑنا کہ دوسرے کچھے گلیں کہ یہ ابھی لڑ پڑیں گے اندر پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کہ نہ۔ امانتِ مطہرہ کے پورے ذخیرے میں کہیں نظر نہیں آتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم دیا ہو۔ مگر یا ان کاموں کے کرنے کا نہ جس خدا نے حکم دیا اور نہ اللہ کے آخری رسول نے۔ اس کے باوجود وہ ان کاموں کو کر رہے تھے اور نہ انہیں ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ روک رہا تھا۔ نہ اللہ کا آخری رسول ہی منع کرتا تھا۔ منع کہوں کیا مانا کہ ہم شیعہ رسالت کے اُن عظیم امثال پروردگاروں کا یہی قہرِ نادیدہ نظر تھا جس نے انہیں انہی کے گرام کے بد تمام سالوں سے متاثر کر دیا اور جس اندازِ فکر پر انسانیت کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ یہی میں مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کا راز بننا ہے یہی مسلمانوں کی معراج ہے کہ وہ محبوب پروردگار و مل جلانے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ رہیں۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا کی عملی تفسیر یہی ہے جس میں وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ کا راز پوشیدہ ہے۔ اسی کے متعلق تو مکرّمہ اقبال مرحوم نے جواب لکھ کر میں فرمایا تھا۔

کی محبت سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسی اندازِ فکر کو مٹانے کی غرض سے دشمنانِ اسلام نے نجد سے کتاب التجوید کا اور مدینہ سے تقوٰیۃ الایمان کا فتہ کھرا کیا تھا تاکہ مسلمانوں کو حقیقی تعلق بالرسول کی دولت سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے بعد بھی اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے رہیں گے لیکن حقیقی تعلق بالرسول نہ ہونے کے باعث ایمان کی دولت سے بڑی حد تک محروم ہو جائیں گے۔ جب یہ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا کی شرط پر پید سے نہیں اتہیں گے تو وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ کے مراد جاننے والے مستحق نہیں ہو سکیں گے۔ ملت اسلامیہ کی بد قسمتی کہ کتاب التوحید اور

لَقَوْلِهِ الْإِيمَانُ كَانَتْهُ أَرْبَعُ بُيُوتٍ شَدِيدَتْ مَعَهُ مَعَابِدُ كَرَامِ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْمَعِينَ كَمَا دِينُ كَرَامَتِهِ فِي كَرَامَاتِهِ أَسْوَاسُ كَرَامَتِهِ فَارْحِمْتِ كَمَا تَرُدُّهُ سَمِ فِي بُيُوتِ بَانْتِشَانِ سَ بَانِ كَرَامَتِهِ كَرَشِشِ كَرَامَتِهِ هِيَ . خَلَا مَعَهُ دَعَا لِنِ سَارِ سَ دَعَا بَانِ إِسْلَامِ كَرَامَتِهِ سَجِي بِهَائِيَتِ نَيْسَبِ فَرَا مَعَهُ أَوْ سَبِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ كَرَامَتِهِ قَدَمِ بِرِطَانِ . آمِينَ يَا اللَّهُ الْعَالَمِينَ .

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ

۱۵. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ يُسَلِّعُ الْفَرَسَ بَيْنَهُمَا فَذَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَحْبَلٍ مُسْتَحْمِيٍّ وَقَالَ بَنُو عَمْرٍاءَ عَطَاءٌ إِذَا أَحْبَلْنَا فِي الْقَرْضِ جَاءَ .

بَابُ النُّكَاتِ وَمَا لَا يَجْعَلُ مِنَ الشَّرْطِ الَّتِي تَخَالَفُ كِتَابَ اللَّهِ .

۱۶. وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي النُّكَاتِ شَرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ مُلْكٍ شَرُوطُ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةً شَرُوطًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا سُبْحَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ مَائِمَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ نَبِيَّكُمْ فَكُنَّا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئًا أُعْطِيَتْ أَهْلُكَ وَتَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَكُنَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهُ دَلِيلٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْتِغَاءً لِمَا نَبَا نَبَا الْوَلَاءُ لِي مِنْ أَعْتَنَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَيْسَتْ طُورُ شَرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا قَوْلٌ اشْتَرَطَ مِائَةً شَرُوطًا

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ وَالْغَنَاءِ فِي الْإِقْرَارِ وَالشَّرْطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَلَا تَقَالُ مَا كُنَّا إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثَلَاثِينَ

قَرْضٍ فِي شَرْطِ لُكَّانَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ایک معینہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے . حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت مقرر کرنا جائز ہے .

مکاتیب پر نہا جائز شرطیں لگانا جو خلاف

قرآن ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ مکاتیب کے یہ شرطیں ہیں جو آپس میں ملے کی جاتی ہیں حضرت ابن عمر اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے خواہ تشریطیں ہیں امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یہ فرمایا ہے .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر میرے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے والی انہوں نے فرمایا میں اس شرط پر تیار ہوں پوری قیمت ادا کرتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی جب رسول خدا تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر ہوا . نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خرید کر آنا ورنہ وہ کیونکر دلا . اسی کا حق ہے جو آنا دکرے پھر رسول اللہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا : لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں . جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ وہ تشریطیں لگائے .

جائز شرطیں عائد کرنا نیز اقرار اور شرائط میں استثناء . متعارف شرائط اور مجب کوئی کچھ کہ ایک یا دو کے ساتھ درج .

۸. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَتَكْرَّمُ إِدْخُلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَفَكَذَا مِائَةً وَرُحْمًا فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شَرِيحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِفًا غَيْرَ مَكْنِيٍّ فَهُوَ عَلَيْهِ وَ قَالَ الْيُوثُ بْنُ أَبِي سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا مَا وَ قَالَ إِنْ لَمْ أَيْتِكَ الْأَرْبَعَاءُ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَكَمْ بَيْعٌ فَقَالَ شَرِيحٌ لِلْمُسْتَدْرِى أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ.

۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَقْفِ

۱۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ قَالَ أُنْبِئْنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَأُؤْتِيَنَّهَا مَا لَمْ يَكُنْ لِي مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ لِي مِنْكَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَبْسٌ أَصَبْتُهَا وَتَصَدَّقْتُ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْتُ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمَرُ أَلَمْ تَكُنْ بَاعَ وَلَا تَوَهَّبَ وَلَا تَوَرَّثَ وَتَصَدَّقْ بِهَا لِي الْفَقْرُ أَوْ لِي الْقَبْرُ لِي فِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنُ السَّبِيلِ وَالصَّيْفِ لِأَجْنَحٍ عَلَى مَنْ قَرِيبَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيَطْعِمَ غَيْرَ مُتَعَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ يَدِ ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرُ مَكْنِيٍّ قُلْ مَا لَا.

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر پر روانہ ہو جاؤ اگر میں نکلان اور نکال تمہارے ساتھ نہ چل سکا تو تمہیں تودرم دل لگاؤ وہ اسی روز نکلا۔ شریح نے فرمایا جو شخص بیع کرے جو کسی کو شرط اپنے بارے میں کرے وہ نامذہب ہے۔ ابو یوسف ابن سیرین سے نقل میں کہ ایک آدمی نے ملک پر بیع کر کے لکھا اگر میں بدھ کے روز تمہارے پاس نہ آیا تو تمہارا سورا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے روز نہ آیا۔ تاحضی شریح نے مشتری سے کہا تم نے وہ وعدہ خلافی کی ہے۔ پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے نزائے نام میں یعنی ایک کم سو۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

وقف میں شرطیں لگانا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو مشورہ لینے کی غرض سے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے عہد میرے پاس کوئی زمین نہیں آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا: چاہو تو اس کے وقف پہلے پاس لکھ لو اور پھر صلہ کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کر دیئے کہ انہیں بیچنا، ہبہ کرنا اور دینے میں ممانعت ہے۔ یہ فقیروں، اقرباء و رفقہ، گردن پھیرنے والوں، مسافروں اور بہانوں کے لیے وقف ہیں۔ متولی کے لیے ممانعت نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت کما لے اور غریب کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی تو کہنے لگے، متولی مال کیسے والا ہو۔

کتاب الوصایا

وصیتوں کا بیان

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا أَحْضَرْتُمْ أَحَدًا مِمَّنْ أَلْفَقْتُمْ أَنْ تَرَكَ خَيْرُهُ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِأَمْعٍ وَفٍ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ كَفَرَ مِنْ مَوْصِيٍّ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحْ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جَنَفًا مِيلًا مَجَافًا مَائِلًا

وصیت کے متعلق اللہ اور رسول کی ہدایات۔
فرمان رسالت ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہئے
ارشاد باری تعالیٰ ہے نہ تم بغض نہ تو واجب تم میں سے کسی کو موت
آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے
رشتہ داروں کے لیے موافق دستور۔ یہ واجب ہے پر بیزار کار و بار۔ تو
جب کلام وصیت کو سن کر بدل دے تو اس کا گناہ ان بد نے والوں
پر ہے۔ بیشک اللہ سخت جانتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت
کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا، تو اس نے ان میں
صلح کرادی، اسی پر کچھ گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
دوسرے البقرہ آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲ جَنَفًا سے کسی کی جانب میلان لے کر لکنا
اور مجتہد، کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ
مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ
وہ راتیں بھی گزارے مگر کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود
ہو۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس
کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برادر نسبتی
یعنی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے بھائی ہیں۔ وہ فرمایا
ہیں کہ وہ سال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ترک میں درجہ دینا اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی
چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید بچہ، اپنے
جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے، جو آپ نے ہمد

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا خَلَى
أَمْرِي مُسْلِمٌ لِمَا شَاءَ الْوَصِي فِيهِ يَبْدِئُ
لِيَكُنْ بَيْنَ الْوَصِيَّةِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَ كَاتِبَةٍ
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْوَانَ
الْبُجَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ
خَتَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى
جَوْتَرِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ
دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا

بَعَثْتَهُ الْبَيْضَاءَ وَرِيْلًا حَدَّ وَأَرْضًا جَعَلَهَا مَدَنَةً
۱۳. حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكُ
عَدَا كُنَّا طَلْعَةً بَنُ مَقْبَرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ لَكَ
بَنُ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْطَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى
النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ
أَوْطَى بِكِتَابِ اللَّهِ .

فرمان ہوئی تھی۔

ملازم بن مصرف سے روایت ہے، انہوں نے عبد اللہ بن ابی
اولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے مال میں وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نبی میں جواب دیا۔
میں نے دریافت کیا، پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا یا انہیں
وصیت کرنے کا زبانی حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا، آپ نے اللہ کی
کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

۱۴. حَدَّثَنَا عَدُو بْنُ ذَرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرْنَا
عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَجِيهاً فَقَالَتْ مَتَى أَوْطَى
إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسَيِّدَةً إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ خَجَرِي
فَدَعَا بِالنَّكْشِ فَكَتَبَ انْخَلْتُ فِي خَجَرِي فَأَشْرَفْتُ
إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتْنِي أَوْطَى إِلَيْهِ .

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
ساتھ ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو
وصیت فرمائی دیا وہی بنایا، اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب
وصیت کی گئی، حالانکہ آپ کو میں نے پہلے بیٹھنے سے نکال دیا تھا یا یہ فرمایا
کہ اپنی گود میں یا جو تھا۔ پس آپ نے اپنی کاکا طشت طلب فرمایا لیکن
اس وقت آپ سرخ گود ہی میں ڈھلک گئے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہ ہو سکا
کہ آپ وفات پا چکے ہیں، وہیں حالت ان سے وصیت کب فرمائی؟
و انہوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں
کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے۔

بَابُ أَنْ يَتْرَكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ
أَنْ يَتَكْفَّرُوا النَّاسَ .

ماہر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری حیات میں میرے
تشریف لے گئے، اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ مرنا،
نا پسند فرماتے ہیں جہاں سے ہجرت کی ہو، اسی لیے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
ابن عوف پر رحم فرمائے۔ میں عرض کر رہا تھا یا رسول اللہ کیا میں اپنے
تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا نصف کی؟
ارشاد فرمایا، نہیں۔ میں نے کہا، تہائی کی؟ فرمایا تہائی کا دہر نہیں،
لیکن تہائی آتہائی وصیت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر
جاؤ تو وہ انہیں غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ
پھیلاتے پھریں۔ اور جو کچھ تم راہ خدا میں خرچ کرو، وہ صدقہ
ہے، یہاں تک کہ جو تمہارا کرم اپنی بیوی کے منہ میں دے دے بھی
صدقہ ہے، فقیر اللہ تعالیٰ تمہیں خوش گمان کرے گا، تو کتنے
ہی لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے جبکہ بعض لوگ ضرر پائیں گے ان دونوں

۱۵. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبْعُدُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْبِرُهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَحْزَنِ
الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ بَنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْحَى بِمَا لِي حُكِبَ قَالَ لَا قُلْتُ
فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الْثُلُثُ قَالَ فَالْثُلُثُ وَالْثُلُثُ
كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدْعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكْفَرُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ
أَنْكَ مَهْمًا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
حَتَّى اللَّقْمَةِ الَّتِي تَرَفُّعُ إِلَى فِي أَمْرٍ أَيْكَ وَعَسَى
اللَّهُ أَنْ تَرَفُّعَكَ فَيَسْتَفْعِمَكَ نَاسٌ وَ
يُضْرِبَكَ آخَرُونَ وَكَفَرِيكَ لَمْ يَوْمِ مِنْ

إِلَّا ابْنَهُ.

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلَاثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلدَّخِي وَصِيَّةٌ إِلَّا الثَّلَاثُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ إِنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ.

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ عَصَى النَّاسُ إِلَى الْبُرُجِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ.

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا لُقْمَةُ بْنُ عَدِي حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِحْتُ كَعَارِئَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُرُ اللَّهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِيْقٍ قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يَرُدُّكَ وَيَنْفَعُكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أُوْحِي وَأَتَمَازُ ابْنَةً قُلْتُ أُوْحِي بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا ثَلَاثُ قَالَ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ فَأُوْحِي النَّاسُ بِالثَّلَاثِ وَجَاءَكَ ذَلِكَ لَهُمْ.

بَابُ قَوْلِ الْمُوْحِي لَوْصِيَّتِهِ تَعَاهَدَ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لِلْمُوْحِي مِنَ الدَّعْوَى.

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي قَحْصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي قَحْصٍ أَنْ يَنْ وَلِيْدَهُ نَافِعَةً مِثْلِي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ فَقَالَ بَنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ نَافِعَةٍ فَقَالَ أَخِي بَنُ أُمِّ أَبِي وَلِيْدَ عَلَى فَنَافِسَ فَنَسَادَقَا إِلَى

وحضرت سعد بن ابی وقاص کی طرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔

تمہائی کی وصیت کرنا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ دُخی کے لیے بھی تمہائی مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان کے درمیان اسی طرح فیصلہ کرو، جیسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

عروہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ارشاد وصیت کے معاملے میں لوگ جو تمہائی مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہائی ملک کی اجازت و رست فرمائی لیکن تمہائی کو بیشمار کہہ دیا ہے۔

عاصم بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیے، اللہ تعالیٰ مجھے میری اہلیوں پر نہ لوٹائے، آپ نے زبان حق تریح سے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی سزا دی مرمت فرمائے کہ تمہاری ذات سے کچھ ہی لوگوں کا بھلا ہو جائے گا میں عرض گزار ہوا۔ میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے، جیسے میری مرض ایک لڑکی ہے کیا پس۔ فیصلہ مال کی وصیت کر دوں، فرمایا نصف تو زیادہ ہے، عرض کیا تو تباہی مال کی وصیت کر دوں، فرمایا تباہی مال کی کر دو اگرچہ تمہائی بھی خیر ہے پس تباہی مال تک وصیت کرنے لگے اور یہی تمہو صی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی اعانت کرنا اور وصی کو کیسا ڈھونڈ کرنا جائز ہے۔

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زعمی لونڈی کا لڑکا میرا ہے، تم اسے اپنی تمویلیں رکھنا، جب کہ مکرر بیچ بھا، تو حضرت سعد نے اس کے کوٹا، اور فرمایا یہ میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں مجھ سے کہہ لیا گیا ہے یہ سن کر جب میں زعمی کے پاس ہوئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے جو ان کے تفسیر میں تھی۔ دونوں حضرات اس معاملے

اس کی خبر ہوئی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَخِي كَانَ عَهْدًا إِلَى فِيمَ فَقَالَ
عَبْدُ بْنُ نَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا
عَبْدُ بْنُ نَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْهَذَا ابْنِ وَلِيدَةَ
الْحَجَرُ فَقَالَ لِسَوْجَةِ بِنْتِ نَمْعَةَ أَحْتَجِجِي
مِنْهُ لِمَا رَأَيْتُ شَبِيهَ يَعْنِيَةً فَنَامَا أَمَّا حَتَّى
لَقِيَ اللَّهُ.

باب ۱۸ اَوْ مَا الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ اِشَارَةً
بَيِّنَةً جَاءَتْهُ.

۱۹. حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عَتَابٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ قُتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا لَمْ يَلِدْ رَأْسَ
جَارِيَتِهِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ
أَفْلَاكٌ حَتَّى سَمِيَتْ بِالْيَهُودِيَّةِ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا
فَقِيَتْ بِهِنَّ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَتْ فَنَامَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَحَضَ رَأْسَهُ
بِالْحِجَابَةِ.

باب ۲۰ لَا وَصِيَّةَ لَوَا رَأْسٍ

۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ الْمَوَلَدِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
فَتَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلَّذِي كَرِهَ
مِثْلَ حِظِّ الْأَنْثَبِيِّنَ وَجَعَلَ لِلَّذِينَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ
مِنْهُمَا الشُّدُوسَ وَجَعَلَ لِلْمَاءَةِ الشَّمْنَ وَالزُّبَيْرَ
وَالزُّوْجَ السَّطْرَ وَالزُّبَيْرَ.

باب ۲۱ الصَّدَقَاتُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ كِي بَارَكَاهُ مِنْ سَعْدٍ. حضرت سعد نے بیان کیا کہ
یا رسول اللہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں
انہوں نے مجھ سے عدلیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرے باپ
کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اے عبد زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ صاحب نراثت کے لیے بیٹا اور
بدکار کے لیے پتھر ہے۔ پھر آپ نے ہم المؤمنین کو وہ بنت زمعہ رضی اللہ
عنہا سے فرمایا کہ اس آدمی سے یہ کہہ دو کہ یہ آپ کے لیے ہے۔ اسی لئے کہ یہ عتبیہ
شہادت ملاخذاً ورائی تھی پس اس آدمی نے حضرت ام المؤمنین کو ان کی تمکین میں دیکھا
ماریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو
قابل اعتبار ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رگہ رگہ کر دیا۔
اس رگہ کے پر چھایا کرتے رہے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا
ظلمان نے؟ اور اسی طرح باری باری کیا جاتے گئے یہاں تک کہ جب اس
یہودی کا نام دیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ ثنات کا اشارہ
کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اسی نے اقرار کر لیا۔ نبی کریم نے
حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔
وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں مال
اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی۔ پس
اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرمادیا اور ایک مرد کا دو
عورتوں کے برابر حصہ مقرر فرمادیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو
پچھاسوا حصہ دلایا۔ یہودی کا حق آٹھواں حصہ اور اولاد نہ ہونے کی صورت
میں ہر چوتھا حصہ تھا جبکہ خائف کا نصف اور اولاد نہ ہونے کی صورت
میں ہر چوتھا حصہ مقرر فرمایا۔

مرتے وقت کی خیرات

ابن زبیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
دریافت کیا یا رسول اللہ کو کسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْفَعَ خَانَ وَإِذَا دُعِيَ أَخْلَفَ.

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ دِيْنٍ وَيُذَكِّرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالنَّبِيِّينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلُهُمَا إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَإِذَا دَأَوْا إِلَى الْأَمَانَةِ اسْتَوُوا فِيهَا فَطَوَّعُوا الْوَصِيَّةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ طَهْرٍ غَنَى وَقَالَ لَيْسَ عَبَّاسٌ لَا يُؤْمَرُ الْعَبْدُ إِلَّا بِمَا دُونَ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاحِلٌ فِي مَالِ سَيِّدِهِ -

۳۳۔ حَكَ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثَمَرًا سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصٌّ خُلُوفَتَيْنِ أَحَدُهُمَا يَسْخَاوُهُ نَفْسُ بُولِيكَ لَمْ يَفِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يَأْمَرْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَأَا أَحَدًا بَعْدَكَ مُشِيكَ حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ لَا يَأْتِيهِ عَمَدَةً لِيُعْطِيَهُ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمْ حَقُّهُ الَّذِي فَسَّرَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَاءِ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَدْرَأَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُؤْتِيَ

پاس رکھی جائے۔ تو خیانت کرے۔ (۳) جب دعوے کرے تو خلاف ورزی کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ: مَنْ بَعْدَ وَصِيَّتِي تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِيْنٍ کی تاویل۔ اور مذکور ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرعہ ادا کرو اور ارشاد خداوندی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ان کے مالکوں کے سپرد کرو، پس امانت کی ادائیگی (کافر وغیرہ) وصیت دے کے تحب کی نسبت بہت ہی فردری ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مذکور اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے سرور کے مال کی تکمیل کرنے والا ہے۔

حضرت محمد بن خزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا۔ آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے صحت فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے حکیم! مال دیکھتے ہو تو خرچ کرنا اور ڈالتے ہو میں شیریں ہے، جو کوئی اس کو نفس کی بے نیازی سے لے تو اسی کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اسی کو نفس کی طرح کے باعث حاصل کرے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھانا چلا جائے اور شکم سیر نہ ہو یا درکنہ اوپر کا دینے والا ہاتھ نیچے لے لیتے والے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم فرماتے ہیں: میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! تم بے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے آپ کے بعد میں کسی سوال نہیں کر رہا کہ دنیا کو غیر یاد رکھ جاؤں۔ وہ اپنے دل پر یہ بات ثابت قدم رہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے وعدہ فغان میں انہیں سالانہ تین دینے کے لیے طلب کیا، تب ہی انکار ہی کیا حضرت عمر نے اعلان فرمایا کہ اے مسلمانو! گواہنا کہ اللہ تعالیٰ نے ملل غنیمت میں جو حضرت حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے، میں نہیں ان کا حصہ سے لے رہا ہوں

مَاحِیۃُ اللّٰہِ۔

لیکن اپنا حصہ لینے سے خود ہی انکار کر لے لے جس شخص نے حکم نہ
نہی کریم کے بعد کسی بھی شخص سے کوئی مال کا لینا قبول نہیں کیا دینا حکم نہ
معاذ اللہ اشدہ اکر نہ ملے

ف و دنیاوی مال پر ہر دیکھنے میں خوشامد ذاتی میں شیریں ہے اسی لیے نفس اس کا دلا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مال کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا کہ نفس کی طمع سے اسے حاصل کرتے والا اس شخص کی مانند ہے جو کھانا چلا جائے اور شکم سیر نہ ہو، واقعی غریب صادق
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالکل درست فرمایا ہے کیونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کا صاحب اختیار اور مال دار طبقہ دونوں ہاتھوں
سے قوم کو لوٹ رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس گنج فاموں ہے، دولت کا کوئی شمار نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان میں سے کوئی فرد مطلب نہ
کی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ ان کی آپس میں دوستی بے زلزلہ ماسکے لیے اور باہمی رقابت اور رشتہ کشی ہے تو لوٹ مار کے لیے۔
رحمتِ دوام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے قیامت تک کے حالات کو ملاحظہ کر کے فرمایا تھا۔

خدا کی قسم، مجھے تمہارے تعلق پر غصہ نہیں ہے
کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خطرہ ہے
ان کا کہ تم دنیا کی ہمت میں ہمیں مارو گے۔

واللہ لا اخاف علیکم ان تشرکوا
بعدی ولکن اخاف علیکم ان
تتافسوا فی الدنیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ مجھے اس بات کا کوئی خطو ہی نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے لیکن آج بعض سادوں کے اندھے
ایسے ہیں جو شام پیدا ہو گئے ہیں جنہیں اپنے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ پروردگار عالم انہیں ایسا زاریہ
نظر ملاحظہ فرمائے جس سے مسلمان انہیں مسلمان ہی نظر آنے لگیں۔ مسلمان شرک پسند نہیں بنے بلکہ دولت کے پیروی ہو گئے ہیں۔ دنیا حاصل کرنے اور
دولت جمع کرنے کی ہوس اتنی زور و ول پر ہے کہ ممال و حرام کا امتیاز اٹھا کر کا ہے۔ آج شاہ سے لے کر گدا تک ہر ایک اس دوڑ میں شامل ہے
امیر و مل اور حکام نے تو دولت سے لے کر اس درجہ و صفا چڑھ کر چلی جاتی ہوئی ہے کہ غریبوں کا جینا حرام کر رکھا ہے اور اس کے باوجود ہر ایک عوام انہیں
کی خیر خواہی کا دوسروں سے بڑھ چڑھ کر دم مہر تار رہا ہے۔ بزمِ وحیاء و خوفِ خدا اور خوفِ روزِ جزا کے ناک کوئی چیز بھی ان کے قریب سے نہیں
پھٹکتی۔ قوم کے ایک کدے پر دولت کا اور دوسرے پر عورت کا بھوت سوار ہے۔ جہنم کی انسانیت دیتے تھے انہیں اب ننگ انسانیت بن
کر جینے میں زندگی کی بنا نظر آ رہی ہے۔

دولت جمع کرنے کی ہوس نے اس درجہ جنون طاری کر دیا ہے کہ کوئی لڑکا بچہ کے ساتھ بھکاری میں بنا ہوا ہے غریبوں کے ساتھ امیروں
کو بھی بیک مانگنے سے کوئی مار محسوس نہیں ہوتی غریب چھوٹے بھکاری ہیں اور میرٹھ بھکاری۔ بکراؤں تک بھکاری ہیں اور وہ بڑی منت ساجت
کے بیک حاصل کرتے ہیں۔ بیک جس پتے ہیں تو غیر مسلموں سے یعنی اللہ اللہ رسول کے دشمنوں سے اسلام و مسلمین کے بدغلاموں سے۔ حکام و شہوت
کے طور پر غریبوں سے بیک لیتے ہیں۔ علماء و دین و لوگوں کے چند مل پر پل رہے ہیں اور سجادہ نشین حضراتِ نذرانوں کے انتظار میں بڑی بے قراری
سے تسبیح کے دانوں کو حرکت میں رکھتے ہیں۔ نیچے والے اور اوپر والے دونوں کا فرق لگا ہوں سے اور بھل ہوا پڑا ہے۔ اپنے مالے اور دینے والے کا
امتیاز اٹھا ہوا ہے۔ بس پسیر آنا چاہیے۔ خواہ کسی طرح بھی آئے۔ شامِ شرق یہ بھلا جو اسحق یوں یاد کر دیتے ہیں۔

اے طاہر لا ہوتی اس رزق سے موت ابھی

جس رزق سے آتی ہو پرمانہ میں کوتاہی !!

۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْجَانَ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ
عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالْإِمَامَةُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ
وَالْمُحْكَلُ رَاعٍ فِي أَقْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالْمُرَاةُ
فِي بَيْتٍ رَاةٌ رَاعِيَّةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَاعِيَّتِهَا
وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدَةٍ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ
رَاعِيَّتِهَا قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّ قَدْ قَالَ وَاللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ
فِي مَالِ أَبِيهِ

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ وَصَّى لِأَقَارِبِهِ
وَمِنْ الْأَقَارِبِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيْ طَلْحَةَ أَجْعَلْهَا لِفَقْرَاءِ
أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَقَالَ
الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلُ
حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ أَجْعَلْهَا لِفَقْرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ
أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ
إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأَبِي مِنِّي طَلْحَةَ
وَأَسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ بْنِ
عَمْرِو بْنِ نَازِدٍ مَنَاةُ بْنُ عَدُوٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ
مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُسَدَّرِ
ابْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّلَاثُ
وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَازِدٍ مَنَاةُ بْنُ عَدُوٍّ بْنِ عَمْرِو
بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ رِجَالُ مَنَاةَ طَلْحَةَ وَ
أَبِي إِلَى سِتَّةِ أَتَاءَ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أَبِي بِنِ
كَعْبِ بْنِ قَلْبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَازِدِ بْنِ مَنَاةَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْتَمِعُ
حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَصَّيْتُ
لِقَابَيْتِهِ فَهُوَ إِلَى أَبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ

سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایا ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تم میں ہر شخص نگہبان ہے اور جو اس کے زیر نگینی میں ان کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اماما بن نگہبان ہے اور مقتدی کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ ہر شخص اپنے نگہباند کا نگہبان ہے اور ان لوگوں کے بارے میں جو جاہلہ ہوگا، عورت اپنے خلوہ کے گھر میں نگہبان ہے اور اپنی زیر نگینی چیزوں اور ان کے بارے میں پوچھا جائے گی۔ خدام اپنے آتما کے مال کا نگہبان ہے اور جو چیزیں اس کی تحویل میں ہیں ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور بیان ہے کہ غالباً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی اپنے باپ کے مال کا نگہبان عزیزا قارب کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیزا قارب کو نہیں۔ نہایت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، یلیا، اپنے غریب اقارب کو دے دو، ایسی نہیں ہے۔ حضرت حسان اللہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوا جو ان کے چاراد بھائی تھے اور انصاری و محمد بن عبد اللہ ان کے والد ثمالہ سے حضرت انس سے کورد) حدیث ثابت کی مثل روایت کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یا ہد باغ، اپنے غریب قراہت داروں کو دے دو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ انہیں نہ دے، حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو لے لیا جو میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے اور حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ان (ابو طلحہ) کا نام زید ہے نسب یوں ہے زید بن سہل بن اسود بن قحاف بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ اور حسان بن ثابت بن مند بن حواف۔ پس یہ دونوں (ابو طلحہ اور حسان) محالہ ہوا کہ جائے جو ان کے سوسرے باپ میں اور حسان بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار میں حضرت حسان حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی تینوں اپنے چچے باپ عمرو بن مالک پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ان کا نسب یوں ہے حسان بن کعب بن قیس بن عید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار پس عمرو بن مالک ایسے میں جو حضرت حسان حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی

عزیزا قارب کو نہیں۔ نہایت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، یلیا، اپنے غریب اقارب کو دے دو، ایسی نہیں ہے۔ حضرت حسان اللہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوا جو ان کے چاراد بھائی تھے اور انصاری و محمد بن عبد اللہ ان کے والد ثمالہ سے حضرت انس سے کورد) حدیث ثابت کی مثل روایت کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یا ہد باغ، اپنے غریب قراہت داروں کو دے دو، حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ان (ابو طلحہ) کا نام زید ہے نسب یوں ہے زید بن سہل بن اسود بن قحاف بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ اور حسان بن ثابت بن مند بن حواف۔ پس یہ دونوں (ابو طلحہ اور حسان) محالہ ہوا کہ جائے جو ان کے سوسرے باپ میں اور حسان بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار میں حضرت حسان حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی تینوں اپنے چچے باپ عمرو بن مالک پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ان کا نسب یوں ہے حسان بن کعب بن قیس بن عید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار پس عمرو بن مالک ایسے میں جو حضرت حسان حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی

٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمَةَ السَّامِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَبِي طَلْحَةَ
أَرَأَيْتَ إِنْ تَجَعَلْتُكَ فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى أَقَارِبَهُ وَبَنِي
عَلَيْهِمْ وَقَالَ إِنْ عَمِلْتُ لَكَ مَا تَرْضَى لَمْ أَشْرُ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَادِي
يَا بَنِي فِيهِ يَا بَنِي عَدِي لِيَبْطُرَنَّ قُرَيْشٌ وَقَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
بَابُ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوُلَدُ فِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم اسے اپنے باغ کو اپنے اقارب کو دے دو، حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ایسا ہی کروں گا۔ پس ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور حجازیوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری، اللہ اپنے قریب کے رشتے والوں کو دے گا، تو نبی کریم نے قریش کی شاخوں میں سے بنی فہر اور بنی عدی کو پکارا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت دَاٰنِذْ رَسُوْلُكَ لَا اَقْرَبُ مِنْكَ وَاَنْزٰی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔

الأَقَارِبُ
 ٢٩ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْبُؤْسَمَةِ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَأَنْزَلَ رُغَيْبُ بْنُ الْأَفْرَئِيلَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ
 كَلِمَةً نَحْوَهَا اسْتُرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ
 اللَّهِ شَيْئًا يَا مَعْشَرَ عِبَادِ الْمُطَلِّبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ
 شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّتِ رَسُولَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ
 مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِّدِي مَا
 نَسِيتُ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا بَعْدَ
 أَصْبَحَ عَنْ بَنٍ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ شِهَابٍ
 بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ وَحَدَّثَ
 اسْتَرْطَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنَّ يَأْكُلُ وَ
 قَدْ بَلَغَ الْوَقْفُ وَغَيْرُهُ وَكَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَهُ
 أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ
 وَإِنْ لَمْ يَسْتَرْطَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَأَقْبِرَ عَنْهُمْ
الْأَقْدَرِينَ سورۃ الشعراء آیت نم ۶۱ نازل فرمائی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ قریش! یا اسی
جیسا کوئی اور نقطہ اور فرمایا تم اپنی جانوں کو زمین کی آگ سے بچاؤ
میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے کوئی کام نہیں آسکتا، اے
نبی عید صاف! میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں
آسکتا، اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے بالمقابل آپ کے
کام میں نہیں آسکتا۔ اے رسول خدا کی پیروی میں حنفیہ! میں اللہ تعالیٰ
کے بالمقابل آپ کے بھی کسی کام نہیں آسکتا، اے محمد کی بیٹی! میرے
مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل میں
تیرے بھی کام نہیں آسکتا۔ اس حدیث کو مصنف ابن حبیب، یونس
کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا نفع حاصل کر
سکتا ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خروا لگائی کہ جو اوقاف
انتظام کرے تو اس کے لیے اس میں سے کھانے میں کوئی تہمت
نہیں جبکہ کبھی وقف کرنے والا ہی انتظام کرتا ہے اور کوئی دوسرا
منتظم ہوتا ہے۔ جو لوٹ یا کوئی دوسری چیز ان خلائ میں وقف کرے تو وہ

ابن قتیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهَا ارْكَبِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الثَّوَابِغَةِ ارْكَبِيهَا وَبِكَ أَوْ وَبِحُكِّ.

۲۸۔ حَدَّثَنَا سَمُوعُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبِيهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبِيهَا وَبِكَ أَوْ بِنِصْفِ الثَّلَاثَةِ.

بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لَكَ عَمَّا فِيهِ أَوْ قَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مِنْ قَوْلِيهِ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ أَنْ قَوْلِيهِ عَمَّا أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيْ طَلَحَتْ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفَعَلْتُ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ.

بَابُ إِذَا قَالَ ذَا بَرٍّ صَدَقَةٌ لِلَّهِ وَلَمْ يَنْزِلْ لِلْفَقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيْ طَلَحَتْ حَتَّى قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي بِئْرُ حَاءٍ وَإِنَّمَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ فَأَجَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا لَكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يَبَيِّنَ لِسُنِّ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بَسْتَانِي صَدَقَةٌ عَنْ أَرِيْ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَعَنَ بَيْنَ لِمَنْ ذَلِكَ.

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے شانڈ کو ہانگ کر لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا سوار ہو جاؤ، وہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ یہ قربانی کا اڑٹ ہے آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا سوار ہو جا تیرے لیے قربانی ہے یا تجھ پر انکس ہے۔

اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اڑٹ کو ہانگ کر لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا اس نے جواب دیا یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اڑٹ ہے آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا سوار ہو جا تیرے لیے قربانی ہے۔

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے سپرد کرے تب بھی جائز ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ تو اس چیز میں سے کھانے کا کوئی ڈر نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متولی غریب یا کوئی دوسرا نبی کریم نے حضرت ابولطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے خیال میں تم پر یہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرو، عرض گزار ہوئے میں ایسا ہی کروں گا۔ پس اسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ ذکر کرے کہ غریبوں کے لیے ہے یا دوسروں کے لیے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دیدے یا کسی کو دینے کا اطلاق ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولطیف رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تمہیں نے بارگاہ رسالت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے بڑھا، باغ، نمایاں پنہ، بھلائی اللہ کے لیے صدقہ ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دیدی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک ظاہر نہ کیا جائے کہ اس کے لیے وقف کر رہا ہے لیکن یہ سب تو نیا نہ ہے جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے تو جائز ہے اگرچہ یہ ظاہر نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَوَقَّيْتُ أُمَّتِي وَهُوَ غَالِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّتِي تَوَقَّيْتُ وَأَنَا غَالِبٌ عَلَيْهَا لَنَنْفَعَهَا شَيْءٌ إِنَّ لَكَ صَدَقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ لَكُمْ حَدِيثٌ الْفَخْرُ فَصَدَّقْتُمْ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ الصَّدَقَاتُ أَوْ أَذْفَتُ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ مَوَاقِيقِهِ أَوْ دَوَاتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ
 ۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْبِرَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَمِعِي الَّذِي بِخَيْرٍ
 بَابُ ۲۵ مِنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ وَقَالَ إسماعيل أخبرني عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة لا أعلم لأحد من آل أبي طالب قال قلت لثقات آل أبي طالب حتى تنفقوا مما أحببتون جاء أبو طلحة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فقال يا رسول الله يقول الله تعالى وَتَنَاقَى كِتَابِيهَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا أَحْبَبْتُمْ وَأَلْ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِرَّ حَالَةٍ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيثَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَهْلِكُهَا وَيَسْتَرْبِي مِنْ مَلَأَهَا فَنِي إِلَى اللَّهِ وَرَدَّ إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَمْرًا وَذَخِيرَةً فَضَعَهَا أَيْ رَسُولُ اللَّهِ حَيْثُ أَرَادَ اللَّهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَقَّعُ أَبَا طَلْحَةَ وَمَالُ الرَّبِّ قَبْلَنَا هُوَ مِنْكَ وَرَدُّكَ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَفْرَافِ مِنْ مَصَدَّقٍ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى دَوَى رَجَبِهِ

حضرت سعد بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میری والدہ تمہارے انتقال ہو چکا اور میں اس وقت حاضر تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا فرمایا ہاں عرض گزار مجھے کس مالا کو دینا چاہیے کہ اس کا ثواب میرے لئے ہو گا فرمایا ہاں عرض گزار مال، لونڈی، کلام یا جائیداد صدقہ یا وقف کرنا۔

عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان (عبد اللہ بن کعب) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا یا رسول اللہ میری جانب سے تو یہ قبول ہونے کا شکریہ ہے کہ راہ خدا میں اس کی ساری راہ میں اپنے سارے مال کو خیرات کر کے اس سے بعد ہوا میں آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس نہ رکھو تو تمہاری بے بہرگی، عرض گزار ہوئے تو خیر کی زمین والا حیدر اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر وکیل کا اسے واپس کر دینا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا أَحْبَبْتُمْ مَالُ بُولِ، تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پاسکتے جب تک اس چیز کو راہ خدا میں خرچ نہ کرو جو تمہاری پسندیدہ ہے اور مجھے پتہ تمام اموال میں برحق سب پیارا ہے کہتے ہیں کہ وہ ایک بار غصہ میں کھل (خدا بھی جلوه افروز ہو کر سامنے بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے پس میں اپنے اس بارگاہ کو اللہ عزوجل اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کرتا ہوں میں اس کے جوہر و ثواب کی اخوت میں امید رکھتا ہوں پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں جس طرح اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو طلحہ! یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے ہم نے تمہاری طرف سے اسے قبول کیا اور اپنی جانب سے تمہیں دیتے ہیں کہ اسے اپنے

قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ ابْنُ وَحْشَانَ قَالَ وَبَاعَ عَصَا
حَصْنَتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَوِيَةَ فَقِيلَ لَهُ تَبَيْعَ
صَدَقَةَ ابْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أُرِيْعُمْ صَالِحِينَ
تَمِي بِصَاحِبٍ مِنْ دِيَارِهِمْ قَالَ وَكَانَتْ رَتْلُكَ
الْحَدِيثُ يَقَعُ فِي مَوْضِعٍ فَصَرَّ بَنِي جُدَيْلَةَ الَّذِي
بَنَاهُ مُعَوِيَةُ.

بَابُ ۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ
أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ
۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو الثُّعْمَانِ
حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ كَانَ سَائِرُ عَمَلُونَ إِنْ
هَذِهِ آيَةٌ لَسِخَتْ وَلَا وَاللَّهِ مَا لَسِخَتْ
وَالْيَتَامَى مِمَّا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ هُمَا وَالْيَتَامَى وَالْأُولَى
كَرِيهُتُ وَذَلِكَ الْيَدَى يَرْزُقُ وَالْأُولَى لَا يَرْزُقُ فَذَلِكَ
الْيَدَى يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ
أَنْ أُعْطِيكَ.

بَابُ ۲ مَا لَسَتْ حَبْلُ مَنْ يَتَوَقَّى فَبَجَادَةً أَنْ
يَكْتَسِبُوا عَنْهُ وَقَصَائِرُ التَّدْوِيرِ عَنِ الْبَيْتِ
۳۲. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُقْبِلْتُ نَفْسِي
وَأَرَاهَا تَوَكَّلْتُ كَصَدَقَتِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا
قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقُ عَنْهَا.

۳۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْقَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أُقْبِلْتُ
عَلَيْهَا نَذَرْتُ فَقَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا.

بَابُ ۱۸ الشَّهَادَةُ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

اتحاد میں تقسیم کر دیا پس ابو طلحہ نے اسے اپنے عزیز و اقارب میں تقسیم
کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی
ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت
مسعود کو فروخت کر دیا ان سے کہا گیا کہ کیا تم حضرت ابو طلحہ کے مدد کے
لیے بیچ رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجور دوں کر ایک صاع
درہم کے بدلے کیوں نہ بیچوں؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قریب ہی مدینہ

آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ
خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورہ انفاء آیت ۸) کا حکم منسوخ ہو
گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل
کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بات درحقیقت یہ ہے کہ عزیز
و اقارب کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہیں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا
حق ملنا چاہیے اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں اور ان کے متعلق
حکم خداوندی ہے کہ ان سے معقول بات کر دو ان سے کہہ دینا
چاہیے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی طرف سے خیرات کرنے اور اس کی نذر
پوری کرنے کا استحباب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ محترمہ
کا انتقال ہو گیا ہے، اگر انہیں قوت گویائی حاصل رہتی تو
خیرات کرتیں، پس کیا میں ان کی جانب سے خیرات کر سکتا ہوں
قرآن رسالت بخدا، ہاں ان کی جانب سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کیا کہ میری والدہ
محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا
باقی ہے، ارشاد فرمایا، تم ان کی طرف سے پوری کرو۔

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

کتاب الرمایا میں حضرت مسعود سے

۳۴. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هُشَاةُ
 بْنُ يُوْسَعُفَ اَنَّ اَبِيْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى
 اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ مَوْلَى بَنِي عَبَّاسٍ يَقُولُ اَنَّهَا اَتَتْ
 كَعْبًا ابْنَ اَلْاَسَدِ بْنِ كَعْبَةَ اُمِّ اَحْمَدَ بْنِ اَلْاَسَدِ
 اُمًّا وَهُوَ عَائِيٌّ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اُمِّي تُوَفِّقُتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ
 يَنْفَعُهَا شَيْءٌ عَمْرَانُ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ لَوْنِي
 اَشْهَدُ لَكَ اَنْ حَاتِلِي الْيَحْرَافُ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا
 ۳۵. قَالَ اللهُ تَعَالَى وَالَّذِي يَتَاغَى اَمْوَالَهُمْ
 لَا تَكْبَدُ لَوْ اَلْعَيْشَةُ بِالْقَلْبِ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلَى
 اَمْوَالِكُمْ اِنَّكُمْ اِنْ كَانُمْ حُوبًا كَيْدًا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلْاَقْسَاطُ
 فِي الْيَمْنِي فَانْكَحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
 حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِيْهِ
 قُلُ كَانَ عَمْرُوَةُ بِنْتُ النَّبَيْرِ يَحْدِثُ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
 وَهِيَ بِنْتُ اَلْاَقْسَاطِ فِي الْيَمْنِي فَانْكَحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
 مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِي حَجْرٍ وَلِيَهَا
 فَاِذَا رَغِبَ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا
 يَأْتِي مِنْ مُسْنَةٍ نِسَاءً مِمَّا فَتَهُوْا عَنْ نِكَاحِهَا لِاَنَّ
 يُقْسِطُوْا لَهَا فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاَمْوَالِهَا مِنْ
 سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ شَرُّ اسْتَفْتَى
 النَّاسُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَاَنْزَلَ اللهُ
 عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَنْكِحُوا النِّسَاءَ قُلُ اللهُ يَنْكِحُكُمْ مِنْهُنَّ قَالَتْ
 فَبَيَّنَ اللهُ فِي هَذِهِ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ
 جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يَلْحَقُوْهَا
 بِسِتْرِهَا بِاِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً لَهَا
 فِي قِلَّةِ اَمْوَالِهَا وَفِي جَمَالِهَا تَرْكُوْهَا وَتَعَسُّوْا اَخْبَرَنَا
 النِّسَاءُ قَالَ فَاِذَا كُنْتُمْ تَرْكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَتَلِسْ
 لَهُمْ اَنْ يَنْكِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوا فِيهَا لِاَنَّ يُقْسِطُوْا لَهَا
 الْاَدْنَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيَعْطُوْهَا حَقَّهَا

عمر بن موسیٰ ابن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن جبارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو
 بنی ساعدہ کی بیواؤں سے تھے۔ ہمہ ان کی والدہ صاحبہ کا انتقال
 ہوا تو وہ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو
 کر عرض کر رہے تھے یا رسول اللہ میری والدہ تحریر کا میری عدم موجودگی میں
 انتقال ہو گیا ہے۔ اگر میں ان کی جانب سے کچھ مستغیرات کروں تو
 کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں عرض گزار ہو
 تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا خیر نامی باشد ان کی طرف سے
 آیت وَالَّذِي يَتَاغَى اَمْوَالَهُمْ کی تفسیر۔ اور نہ پاک مال کو
 پاک مال سے تبدیل کرو۔ اور ان کے مال کو اپنے مال میں ملا کر نہ کھاؤ
 بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تمہیں میں انصاف
 نہ ہو سکے گا تو اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حکم خداوندی
 ۳۵ اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تمہیں میں انصاف نہ ہو سکے گا تو ان میں سے
 اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو (دوسرا النساء آیت ۲) کے بارے
 میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ
 اس تہم لکھیں گے کہ بارے میں ہے جو اپنے عدا کے نزدیک بہترین
 کے حسن و جمال اور مال کے باعث دل اس سے نکاح کر کے کاغذ بٹمنہ
 ہو لیکن دوسری عورتوں سے کم مبرا مان کر ناپا ہے۔ تو اس سے نکاح کی
 ممانعت کر دی گئی۔ مگر یہ کہ انصاف کے ساتھ پورا ہر دیا جائے ورنہ اس
 کے سوا اور کوئی خدشہ اس سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ
 فرماتی ہیں کہ ہر گز نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں دیانت
 فرمایا تو اللہ عزوجل نے صدقہ کرکے قُلُ اللهُ يَنْكِحُكُمْ مِنْهُنَّ
 (دوسرا النساء آیت ۱۱۴) نازل فرمائی حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس
 آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی اگر چاہے اور مال دلی ہو
 اور دلی کو اس سے نکاح کرنے کی رغبت ہو۔ لیکن انصاف سے اس کی
 خاندانی حلقہ کے برابر ہر دیا چاہے۔ حالانکہ اس کے پاس اگر مال
 اور مال کی قلت ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کرتے فرمایا
 جب رافضی کہنے والے چیزوں کی عدم موجودگی کے سبب اسے چھوڑ دیتے ہیں

اور نہ بٹمنہ نکاح پر رضامند ہو بلکہ اس سے نکاح کرنے والے کو ان کی عداوت کا پورا پورا علم ہو

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتَغُوا الْيَسْتَحَىٰ
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا
فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَكُلُوهَا إِسْرَافًا وَ
بِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ
وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللهِ
حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ
الْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ
الْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مِّمَّا وَهَبَ
حَسِيبًا يَتَعَوَّ كَافِيًا

بَابُ وَمَا لِلْوَحْيِ أَنْ يَعْصَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ
وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدَرٍ عَمَّا كَسَبَ

۳۶. حَدَّثَنَا هَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى
بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَدُوقُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَنَا نَمْعٌ
وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي
اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عَمَلِي يَهْدِي خَادِمْتُ
أَنْ أَنْصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا بِبَاعِهِ وَلَا يُؤْهَبُ وَلَا
يُؤْمَرُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ شَرَكًا فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ
فَصَدَّقَتْهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ فِي الرِّقَابِ
وَالْمَسْكِينِ وَالصَّغِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي
الْقُرْبَى وَلَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ قَوْلِيهِ أَنْ يَأْكُلَ
مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوَكَّلَ صَدِيقُهُ عَمِيرُ
مُتَعَوِّلٍ بِهِ

۳۷. حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ كَانَتْ غَنِيًّا
فَلْيَسْتَعْفِفْ وَهِيَ كَانَتْ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أَنْزَلَتْ

الرشا خداوند کی ہے: اسے تمہیں کیا اگر تم ان کی کچھ بوجھ ٹھیک دیکھو
تو ان کے مال انہیں سپرد کرو، اور انہیں نہ کھاؤ نہ خرچہ کرو اور اس
جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ بوجھ جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا ہے
اور جو حاجت مند ہو وہ مناسب مقدار میں کھائے، پھر جب تم ان کے
مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرو اور اللہ حساب لینے کے لیے
کافی ہے، مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے۔ جو اس کے مال
پاپ اور قربت دالے چھوڑ گئے۔ اور عورتوں کے لیے اس میں حصہ ہے
جو ان کے مال پاپ اور قربت دالے چھوڑ گئے، ترکہ خواہ خود یا جو
وراثت سے یا زیادہ، ہر ایک کا ایک مندرجہ اندازے کے مطابق حصہ ہے (سورہ
النساء آیت ۷-۱۰) یہاں حسیب سے کافی مراد ہے۔

وہی کو یتیم کے مال سے محنت کے برابر
کھانا جانتا ہے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد ربیع سے اپنی ایک
زمین وقف کر دی تھی جس کو شیخ کہتے تھے اور اس میں کھجور کے درخت
تھے۔ پھر ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض
کرنا ہوئے یا رسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے جو بڑی نفیس ہے
میں وہ صدقہ دنیا و آخرت کرنا چاہتا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا: اصل
زمین کو صدقہ کر دو، تاکہ زکوٰۃ بھی جا سکے، نہ یہ نہ خواہ وہ درخت بن سکے۔
ابن عمر اس کے چمن راہ خدا میں وقف کر دیا تو حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا
اور آپ کا یہ صدقہ اگر وقف پھر انھوں نے اسے
مہمانوں، مسافروں اور قربات داروں کے لیے خرچ کرانی کرنے واقعہ
بھی اگر دستور کے مطابق وقف میں سے کھائے، تو
کوئی گناہ نہیں ہے۔ یا اپنے کبھی ایسے دوست
کو کچھ کھلائے۔ جو مالدار نہ ہو۔

ہشام کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
روایت کرتے ہیں کہ حکم خداوندی تھا کہ جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور
جو حاجت مند ہو، وہ مناسب مقدار میں کھائے (سورہ النساء آیت ۷)

فِي رَأْيِ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا يَقْدِرَ مَالُهُ بِالْمَعْرُوفِ .
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَأَوْسَعُ صُلُونًا .

۳۸ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ ثَيْبٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَدَّيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّمْعَ الْمَوْثِقَاتِ خَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ قَالِ الشُّرُكُ بِأَنَّهُ وَالسَّخَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْأَبْيَاقُ وَأَكْلُ الرِّبَا وَكُلُّ مَكَلٍّ الْبَيْتِ وَالْقَوْلُ يَوْمَ التَّحْفِ وَقَدْ فَتَّ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ .
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَانْفِرُوا إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَغْنَيْنَاكُمْ أَنْ اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ لَأَخْرَجَكُمْ وَضِيقَ وَعَتٍ خِضَعَتْ وَقَالَ لَكُلُّكُمْ لِيَأْمَنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَدُّ ابْنِ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَوَصِيَّةٌ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَاتُهُ وَ أَقُولُ لَا تَكُنْ مِثْلَ الَّذِي هُوَ مَعْنَى مَا كَانَ عَاطِشًا إِذَا سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ قَرَأَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرَةِ أَلَيْسَ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ يَقْدِرُ مِنْ حَقِّهِ .
بَابُ اسْتِعْدَادِ الْمَالِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَتْ صَلَاحًا لَهُ وَ نَظَرِ الْأَمْرِ وَ نَاجِهَا لِلْيَتِيمِ .
۳۹ . حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا

کے بارے میں وہ فرماتی ہیں کہ یتیم کے مالی کے متعلق آیت نازل ہوئی ہے یعنی اگر وہ محتاج ہو تو اپنی ضرورت کے مطابق مال میں سے لے سکتا ہے
آیت اَنْ الّٰتِیْنَ یَاکُلُوْنَ اَمْوَالَ الّٰتِیْمِیْ کا مفہوم کہ وہ آگ کھاتے ہیں اور جہنم میں جائیں گے
ر سورة النساء آیت ۱۰

ابوالغیث رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سات تباہ کن گناہوں میں سے پہلے یہ کہ لوگ غرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ۲۔ جادو کرنا ۳۔ اس جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ۴۔ سدا سوانے حق کے ۵۔ خود غوری رہنا ۶۔ کما مال کھانا ۷۔ کافروں سے متاثری کے دن بھاگ جانا ۸۔ پاکدامن اور بھولی بھالی مسلمان عورت پر بدکاری کی ہمت لگانا ۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اے محبوب! تم سے یتیموں کا سلوک پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بعد کرنا بہتر ہے لوگ اگر اپنا اور ان کا خراج ملا تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کے سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں شقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے ۔ سورة البقرة آیت ۲۲۰ اسی آیت میں لائننگم سے مراد ہے کہ تمہیں حرج اور تنگی میں ڈال دیتا اور لفظ منقش اسی سے ہے جس کا مطلب ہے جھک گئے ، امام بخاری فرماتے ہیں کہ سلمان و حماد ابویہ و نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کو ایک لڑکہ پر لپٹا تھا تو لپٹا انکا رفقہا تھا امام محمد بن سیرین کہہ بات پر یہی پسند تھی کہ یتیم کے مال کا بندہ دست کرنے کے لیے اس کے غیر خواہ اور ولی اکٹھے ہوں اور اس کی بہتری کے لیے خود نہ کرے ۔ اور طائوس سے جب کوئی یتیموں کے بارے میں پوچھتا تو وہ یہی آیت وَاللَّهُ يَتِمُّ الْمُسْلِمِينَ

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر ہو یا حضر اور مقصود جبکہ اس کی بھلائی ہو ۔
عبدالرزاق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

ابن علیؑ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَسَّامُ اللَّذِي نَبَتْ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَاخْذُوا بِطَلْحَةَ سَيِّدِي فَإِنِّي أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ السَّاعِلَةَ كَيْتُ فَلْيُعْطِ مِنْكَ قَالَ فَخَذَ مِنْهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لَيْشِي صُنْعُهُ لِمَصْنَعَتِ هَذَا هَكَذَا وَلَا لَيْشِي لِمَا صُنْعُهُ لِمَا تَصْنَعُ هَذَا هَكَذَا

باب ۳ اِذَا وَقَفَ ارْضًا وَلِعَرَبَيْنِ الْحُدُودَ فَهَرَجَا تَزَوَّكَ ذَلِكَ الصَّدَقَةُ

۴۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَلْتَرَاكُصَارِي بِأَلْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَخِيلٍ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بِأَرْحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ الْبَيْتُ هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ خُلَعَاءَ وَيَشْرَبُ مِنْ مَا فِيهَا طَيْبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا تَلَّتْ لَنْ قَمَاتُوا إِلَيْهِمْ قَالُوا وَمَا لَكُمْ بِأَرْحَاءَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا إِلَيْهِمْ تَنْفِقُوا وَمَا تَحْتِمْ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى أَنْ يُرْحَاءَ وَلَهُمَا صَدَقَةٌ وَلَهُ أَرْجَاءُ بَرَّهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَّلَهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ بَرَّ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ أَوْ رَابِعٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَقَدْ أَرَى أَنْ تَجْعَلُ بَيْنِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَسَمُّهُ أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ قَرْنِي بَنِي عَتَمَةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرْسَفٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ تَابِعِي

۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا دُوحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّي تَوَفَّيْتُكَ أَيْنَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَاتَ فِي مَخْرَافَةٍ

ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزندِ مدینہ منورہ ہوئے تو آپ نے کوئی خادم نہیں رکھا پڑا تھا تو میرے سوتیلے والد حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے کر مجھے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اسی کچھ دار کا ہے پس یہ آپ کی خدمت گزرائی کا شرف حاصل کرے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس سال تک اس منہ اور حضرت آپ کی خدمت گزرائی کی سعادت میں نے حامل کی لیکن جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا گیا کہ مدینہ منورہ کے اندر انصاریوں کے اکھبوروں کی دولت حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ تھی اور انہیں بارگاہِ نبویؐ میں بہت پسند تھا جو مسجد نبویؐ کے بالکل سامنے تھا۔ نبی کریمؐ کا بے بگاڑ جاس میں تشریف لے جاتے، اور اسی کا بہترین پانی بھی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اتم برگز بھلائی کہ پیغمبرؐ کے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرے اور حقیقت ہے کہ مجھے اپنے تمام احوال میں یہ عارِ باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے مجھے بارگاہِ مدینہ منورہ سے اس سے بھلائی اور توشہ آخرت کی امید ہے جہاں مناسب نظر آئے آپ اسے خرچ فرمائیں۔ آپ نے ان کے اس تمام کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ تو بہت نفع دینے والا مال ہے یا پیغمبرؐ کے والد مال ہے اس میں ابنِ سلمہ راوی کو شک ہے جو تم نے کہا دوسرے نے عمار بن مفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سعد بن جہادہؓ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ان کی والدہ محترمہ فوت ہو گئی تھی، اگر میں ان کی جانب سے خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں عرض گزار ہوئے تو میرا خوف نالی باغ ہے جو میں آپ کو گولہ بنا کر ان کی

چاند بھائیوں میں تقسیم کر دیا، اہم مالک شریعہ کے آپ نے منکر رائج فرمایا تھا۔

ترجمہ صحیح بخاری شریف جلد دوم

أَشْهَدُكَ إِنِّي قَدْ نَصَدَقْتُ عَنْهَا.

بَابُ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَنْصَأَ مَشَاعًا
فَهُوَ حَائِزٌ

۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ
أَبِي الْتَيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا السَّجْدِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ النَّجَّارِ
ثُمَّ مَتَوْنِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ
نَفْسَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ.

۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْجٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
أَصَابَ عُمَرُ بِبَحِيرٍ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ لَهَا
قَطْرَ أَقْسٍ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ
رُشْتُ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَنَصَدَقْتُ بِهَا فَصَدَقْتُ
حُمُرَانَهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ
فِي الْفَقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالزَّكَاةِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا
أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَدِيرَ
مُسْتَوْدِعٍ فِيهِ.

بَابُ الْوَقْفِ لِلْعَرَبِيِّ وَالْفَرَسِيِّ
وَالضَّيْفِ.

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَحْدَهُمَا لَا يَخِيرُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ قَالَ إِنْ رُشْتُ
نَصَدَقْتُ بِهَا فَصَدَقْتُ بِهَا فِي الْفَقَرَاءِ وَ
السَّائِكِينَ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ.

بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ
۴۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ

طرف سے خیرات کرتا ہوں۔

مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے
جبکہ اجمالی طور پر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی، تعمیر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد
فرمایا: اسے نبی بخاری تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے
قیمت لے لو، (باغ کی جگہ مسجد کے نیلے مطوب تھی) اور عرض
گزار ہوئے، خدا کی قسم! اس کی قیمت ہم نہیں میں گے اگر اللہ سے
وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین مال
ہوا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے
کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا عرصہ مال مجھے کبھی حاصل نہیں
ہوا۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ارشاد فرمایا، اگر
تم چاہو تو زمین اپنی ملکیت رکھو اور اس کا منافع صدقہ کرو۔ تو
انہوں نے اسی طرح اسے خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی
و نہ کسی کو بیع ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی غریبوں
قرابت داروں، اگر دن بچھڑانے والوں، مسافروں اور جہانوں کے
لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی
حسب ضرورت کھالے یا اپنے کسی غریب دوست کو کھلائے۔

غنی، افقر اور مہمان پر وقف کرنا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین باقعات
و نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کا
مذکورہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے فقراء
مساکین، ارشدہ داروں اور جہانوں پر وقف کرو۔

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔

ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

إِذَا حَدَّثَنَا أَبُو النَّبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
أَنَّ يَأْسُجِدَ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ قَامُوا فِي بَيْحَا يَطْلُكُمْ
هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنًا إِلَّا إِلَى اللَّهِ -

بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكَأْبِ وَالْعُرُوضِ وَ
الصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ الْفَرْقَ وَبَنَى فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غَلَامٍ لَمْ تَأْجِرْ يَتَجَرَّبُ بِهَا
وَجَبَلَ رُبْعَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ
يَتَجَبَّلُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رُبْعِهِ فَلَهُ الْآلِفُ شَيْئًا وَإِنْ
لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رُبْعَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ فَتَالُ
لَيْسَ لَنَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا -

۳۶. حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ
حَدَّثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي سَبِيحٍ أَنَّ اللَّهَ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْمِلَ عَلَيْهَا مَجْلًا فَأَخْبَرَ
عُمَرُ أَنَّ قَدْ وَقَفَهَا بِبَيْحِهَا فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَا عَنْهَا فَتَالَ لَا تَبْتَعْهَا
وَلَا تَرْتَجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ -

بَابُ نَفَقَةِ الْعَتَمَةِ لِلرَّوْقِفِ
۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُكُمْ وَرَثَتِي دِينًا مِمَّا
تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَتِي لِسَائِي وَمَوْتُهُ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ -
۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَمْدَانُ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي
وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَّهُ وَيُؤْكَلَ صِدْقُ يَتِيمٍ غَيْرِ
مُشْتَرِي مَالًا -

بَابُ إِذَا وَقَفَ رَجُلًا أَوْ بَيْتًا أَوْ شَرَطَ
لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ -

روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو
اپنے قدم سے پہنچا تو آپ نے دیکھا کہ یہاں کے لوگ آپ کو
کھانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت
چکالو وہ عرضی گزار ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت

جانور گھوڑے، اسامان اور نقدی یا سونا چاندی
وقف کرنا۔ زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار
آخر نال راہ خدا میں وقف کی اور اپنے غلام کے سپرد کر دیں جو تجارت
کرتا ہے اور اسے بتا دیا کہ ان کا منافع تمہاروں اور قرابت والوں کے
لیے صدقہ ہے کیا ان کو خرچہ کے لیے ہمارے لیے کھانا ان کے ہاں خرچہ کرنا
شائع سے خود بھی کھا لے اور وہ اس کے منافع کو مساکین کے لیے وقف نہ کیا ہو
انہوں نے جواب دیا کہ وہ درود سورتوں میں اس سے کھانے کا حق نہیں نکلتا

نافع احقرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا راہ خدا میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نذر کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی بروقت بہاد
سوار ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ جس گھوڑے کو
انہوں نے وقف کیا تھا وہ باند میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں؟ ارشاد
فرمایا نہ خریدو اور آپ صدقہ کو واپس نہ لو ناؤ۔

وقفی جائیداد سے مکران کی اجرت -

اعرج احقرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث وینار
وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات
کے حاجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

نافع احقرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی
تھی کہ اس کا منافع خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے۔ اور اپنے
غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

وقف کی چیز سے خود بھی فائدہ اٹھانا جائز ہے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان

وَأَوْقَفَ النَّسْرَ إِذَا كَانَ إِذَا قَدِمَهَا تَزَلُّهَا
وَتَصَدَّقَ الرَّبِيعُ بِدَوْرِهِ وَقَالَ لِلْمُرُودِ وَدَّةٌ
مَنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَكُنْ غَيْبُ مُصْطَرَّةٍ وَلَا مُصْطَرَّةً بِهَا
فَإِنْ اسْتَعْنَتْ بِرُوحٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَدَلُ ابْنُ
عَمْرِ نَصِيبُهُ مِنْ دَارِ عَمْرِ سَكْنَى لِذَوِي الْعَاجِزَةِ
مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَحَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
عُثْمَانَ حَيْثُ حُوصِلَ اشْتَرَتْ عَلَيْهِمْ وَهَاتِلَ
لَا الشُّدَّ كَمَا لَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ السُّتُورُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ
فَحَفَرَ لَهَا السُّتُورُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفَرَ
جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَهَذَا مَا قَالُوا فَصَدَّقُوهُ
بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي رُقِيعَةٍ رَاجَتْ عَنْ عَلِيٍّ مَنْ
وَلِيَّتُهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الْوَأَقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ
وَأَمِيرُ يَكُلُ

باب إذا قال الوافك لا تطلب فتكوا إلى
إني الله فهو جائز

۴۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْتِي النَّجَّارَ ثَامِتُونِي يَحَايُطُكُمْ فَالُوا
لَا تَطْلُبُ تَسْتَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

باب قول الله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ
حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذُوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرُونَ
مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ حَضَرْتُمْ يَتَّقُوا فِي الْأَرْضِ
فَاصْبِرُوا بِكُمْ مَصِيبَةُ الْمَوْتِ لِحُسْنِ وَفَاءِ مَنْ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمُ بِاللَّهِ إِنْ أَرَادْتُمْ لَا
تَشْتَرُوا بِهِ نَسْأَؤَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا تَنْكُرُوا

دفع کر دیا تھا لیکن جب وہ مدینہ منورہ آئے تو اسی میں ٹھہرتے تھے
حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ربیعین اگر وقف کر دیتے
تھے اور اپنی مملکت صاحبزادوں سے فرمایا تھا کہ ان میں سے میں لیکن
نقصان نہ پہنچائیں اور خود تکلیف نہ اٹھائیں مگر کوئی عاقل کے
سبب دان میں رہنے سے مستغنی ہو جائے تو اسے ان میں ہونے
کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں
سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی
ضرورت مند لادلو کو رہنے کے لیے دے دیا تھا۔ ابو عبد الرحمن سے
روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب مسور ہو گئے تو آپ باہر
پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
اصحاب سے تم سے کہ لو چھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی کو غریب سے وہ جنتی ہے تو
وہ کنہاں میں سے پیدا۔ کیا آپ اس بات سے واقف نہیں کہ آپ نے
ارشاد فرمایا تھا کہ جو تکلیف دے لشکر برابر غریب ہو کر اسے لیے سدا
فرام کرے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے ساز و سامان سے لیس اور
بہ تکلیف لا سدا کا بیان ہے کہ یہ اصحاب نے آپ کی تصدیق کی

فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے۔

ابو التیاح: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے نبی بخاری! تم
اپنے باغ کی کھجور سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے ہم اس
کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے لینا چاہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنْ اَرَادْتُمْ اَنْ تَقْرَبُوا
الْمَوْتَ فَاَصْبِرُوا بِكُمْ مَصِيبَةُ الْمَوْتِ لِحُسْنِ وَفَاءِ مَنْ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمُ بِاللَّهِ إِنْ أَرَادْتُمْ لَا
تَشْتَرُوا بِهِ نَسْأَؤَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا تَنْكُرُوا
الْمَوْتَ فَاَصْبِرُوا بِكُمْ مَصِيبَةُ الْمَوْتِ لِحُسْنِ وَفَاءِ مَنْ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمُ بِاللَّهِ إِنْ أَرَادْتُمْ لَا
تَشْتَرُوا بِهِ نَسْأَؤَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا تَنْكُرُوا

شَهِادَةُ اللَّهِ إِنَّا إِذَا أَلَيْنَ الْأَشْيَاءَ فَإِنْ عَثَرْنَا عَلَى
اِسْتَحْقَاقِهَا فَأَخْرَجْنَا بِقَوْمَانٍ مَقَامَهُمَا مِنَ الدِّينِ
اِسْتَحْقَاقَ عَلَيْهِمُ الْأَدْلِيَّانِ فَيُقِيمَانِ بِاللَّهِ شَهِادَتَنَا
أَحَقُّ مِنْ شَهِادَتَيْهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذَا أَلَيْنَ
الظُّلُمِينَ ذَلِكَ أَذْنَى أَنْ تَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا
أَوْ يَخَالُوهَا أَنْ تَرُدَّ آيِسَانٌ بَعْدَ آيِسَانٍ فَنُفَوِّدُ اللَّهَ
وَأَسْتَجُورُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَقَالَ
بْنُ عَبَّاسٍ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي النَّعَّاسِ عَنْ عَبْدِ الْمَدِينِ
عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
خَبَرُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَعْدٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِي
ابْنِ بَدَّادٍ فَصَلَّاتُ النَّبِيِّ بِأَرْضِ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَتَنَّا
قَدِيمًا بِرُكْبَةٍ فَقَدَّرُوا حَامًا مِنْ قَضِيَّةٍ مَخْرُصًا مِنْ
ذَهَبٍ فَاحْلَفُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُفْرًا وَجِدَالًا بِسَكَّةٍ فَقَالُوا ائْتِنَا مِنْ تَمِيمٍ وَ
عَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَزْدِيَّتِهِ فَحَلَفَا شَهِادَتَنَا
أَحَقُّ مِنْ شَهِادَتَيْهِمَا وَإِنَّ الْجَاهِلِيَّةَ لَصَاحِبُهُمْ
قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَأْتِيهَا الَّذِينَ
آمَنُوا شَهِادَةً بَيْنَهُمْ

بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دِيُونِ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ
مَحْضَرٍ مِنَ الرَّثَرَةِ

۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِقٍ أَوْ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ وَثِيكٍ عَنْ خُزَّامٍ قَالَ قَالَ
الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ
أَبَاكَ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكْتُ سِتِّينَ نَيْتٍ وَتَرَكْتُ عَلَيْهِ

دَيْنًا فَلَمَّا احْضَرَ جَدُّهُ التَّحْلِيلَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَذْ عَلَيَّ أَنْ وَاللَّهِ اسْتَشْهَدُ
يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكْتُ دَيْنًا كَقَدْرِ الْوَقْفِ أَنْ يَرَاكَ الْمَرْءُ مَا
قَالَ أَذْهَبُ فَبَيِّدْ دُكُلًا كَمِثْرٍ عَلَى تَابِجَتِي

میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ و غلط بیانی سے مرکب ہوئے تو ان کی
جگہ ان میں سے گواہی دینے کے لیے دو آدمی اور گھر سے ہوں اور کہیں کہ
اس گناہ میں مجھ کو گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہنچایا ہے
لیکن یہ سب سے زیادہ قریب ہوں پھر دونوں اشد کی قسم کھائیں کہ
ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے اور ہم حد سے
دور سے ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ
گواہی جیسی چاہیے ادا کریں یا نہیں کہ کچھ تمہیں رد کر دی جائیگی ان کی
قسموں کے بعد اور اشد سے خدا اور حکم سنو اور اشد نافرمانی کرنا لوں
گواہ نہیں دیتا رسول اللہ آیت ۱۰۷ تا ۱۱۸ اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی سہم کا ایک آدمی تميم داری اور
عدی بن بداد کے ساتھ سفر کو نکلا پس ایسے ملک میں پہنچا کہ اتفاقاً
ہو گیا جہاں سدان کوئی نہ تھا جب وہ اس کے سامان کو دیکھ کر وہاں
لوٹے اور وہ اس کے دشمن کو دیا تو سامان میں چاندی کا وہ جام نہ
تھا جس پر سنہری نقش و نگار تھے وہاں لگا و رسالت میں شکایت پہنچا
گئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے قسم لی دو قسم کھا گئے اس کے
بعد مکہ مکرمہ سے وہ جا مل گیا اور مالکوں نے بتایا کہ ہم نے تميم داری اور
عدی بن بداد سے خرید لیا تھا پس میت سکھایا سے دو آدمی گھر سے ہوئے
اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی پہلے دونوں حضرات کی گواہی سے
زیادہ درست ہے اور بیشک یہ جام ہمارے عزیز کا ہے حضرت ابن
ورثہ کی غیر حاضری میں بھی دوسری میت کا قرضہ ادا کر
سکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ان کے والد غزوہ احد میں جا شہادت نوش کر گئے انہوں نے مجھے
چھ روپیاں عجز میں ادا کر کے دیکھ کر غم میں تھا جب مجھ کو دیکھنے
کے دن آئے تو میں رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار

ہوا یا رسول اللہ آپ کو مجھ کو معلوم ہے کہ میرے والد غزوہ احد
میں شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے کئی قرضہ مجھے چھوڑا ہے میری
خواہش ہے کہ آپ مجھ کو ادا کرے پس تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا آپ کو
دیکھ کر کچھ تکلیف کر دی گئی تو یہ تمہارا والد ہر قسم کی کمبریوں کی سیدہ و دیر

بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دِيُونِ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الرَّثَرَةِ

فَعَلَلْتُ شَعْرَ دَعْوَتٍ فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْبَيْتِ أَشْرَوْا إِلَيَّ
تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ ظَلَمَ حَوْلَ
أَعْيُنِهِمْ مَا يَصْنَعُونَ أَفَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ بَصِيرَةٌ
لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ دُعُوا إِلَى الْبَيْتِ فَكَرُوا عَلَيْهِمْ
أَذَى اللَّهِ أَمَانَةً وَإِلَهُي وَآثَارُ اللَّهِ رَاجِحٌ أَن
يُؤْذِيَ اللَّهُ أَمَانَةً وَإِلَهُي وَلَا أَمَاجِعُ إِلَى
أَخْوَالِي بِمَنْزِلَةِ قَبْلِهِمْ وَاللَّهُ الْبَرُّ الْكَافِرُ
إِنِّي أَنُظِّرُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي عَلَيْهِ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ شَيْئًا وَلَا أَحَدًا

لگا دو میں ارشاد کی تعمیل کر کے آپ کو بلایا۔ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر
اور میں سختی سے تقاضا کرنے لگا۔ آپ نے جب ان کا یہ طریقہ علی
ملاحظہ فرمایا تو ہنس دیا اور فرمایا کہ میں پھر دیکھتا ہوں اس کے اور بیٹے
گئے اور مجھے تم دیا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ وہ آگئے تو آپ خود
پہانہ بھر بھر کر آہیں دیتے رہے یہاں تک کہ اشد نے میرے والد کا سارا
قرض لے کر دیا۔ جبکہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا قرض ادا ہو جائے
خوار میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ پاسوں پس خدا کی قسم
وہ بڑا بڑا کھجور لے کر میری اسی طرح پیچ میں تھی کہ میں دیکھتا ہوں
کہ میں ڈیڑھ رطل اشد بیٹے تھے ہیں محسوس ہوتا تھا کہ اس کو سے گویا
ایک کھجور بھی کم نہیں ہوتی ہے۔

فما حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کی پیداواری کھجوروں سے میں زیادہ قرض تھا۔ قرض خلوہ تخلیف کرنے پر رضامند نہ ہوئے۔ تو
رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیرپا کئے کم جوش میں آگیا۔ آپ نے قرض خلوہ کو اپنے دست خاص سے ناپ کر کھجوریں دیں۔ یہاں تک
کہ ایک ہی کھجوروں کے ڈبیر سے ان کا سارا قرض ادا کر دیا اور بقول حضرت جابر اس ڈبیر کو دیکھ کر میں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی
کم نہیں ہوتی ہے۔ یہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا؟ یہی واقعہ اسی بلد کی حدیث ۱۲۲۳ میں بھی مذکور ہے۔

یہی قرآن کی شان کی گہری تھی جس کے بارے میں خود پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَدَّاعِ الَّذِينَ يَقُولُوا نَحْنُ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
والوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ اسی شفقت و رحمت کے باعث ہر معاملہ کے دل میں یہی گمان گزرتا تھا کہ رحمت و رحمت و رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سب سے زیادہ مجھ پر مہربان ہیں۔ ملائکہ وہ سب پر ہی مہربان تھے۔ سب پر ہی بہت زیادہ مہربان تھے اور آج بھی سارے ہی اہل ایمان
حضرات پر وہ بہت ہی زیادہ مہربان ہیں بلکہ وہ ہمیشہ ہر صاحب ایمان پر بہت ہی زیادہ مہربان رہیں گے۔ ضرورت تو ایں ہر کہ بے کوئی صاحب
ایمان کی کہ اپنا آپ کو ایسی مہربانی کا مستحق تر نہ تھے۔ پھر دیکھئے کہ ان کی مہربانی کی گنگوڑا گنگوڑا کس طرح آگے اس پر برستی ہیں۔ یقیناً وہ زبانِ ملان
سے یہی کہے گا۔

میرے کریم سے کہہ نظرہ کسی نے ناگنا

دریا بہا دیئے ہیں، دگر بے بہا دیئے ہیں

جبر یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، کیا وہ شانِ رسالت کے قائل ہیں؟ کیا وہ آپ کے خلیفہ منصب کو تسلیم کرتے ہیں؟
معلوم نہیں شانِ مصطفیٰ کا انکار کرنے میں انہیں دائرین کی کوئی عیلائی نظر آتی ہے؟ جیلا ایمان سے ملتا ہے دوسرے میں کوئی نامہ نظر آتا ہے؟ جب
خلوہ کے بعد ان سے بڑھ کر مہربان اور کریم کوئی اور نہیں تو کیا ایسے آنا کا درجہ پڑنے والا ہے؟ کیا ان کا یہی حق ہے کہ تعریف کی جگہ ان کی تنقیص کی
جائے؟ ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں قرآن کے خالق و مالک نے سب سے بڑھ کر قابلِ تعریف بنایا ہے۔ ابد اسی لیے ان کا نام نامی مہربان اور کریم
رکھا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ بہت ہی زیادہ تعریف کئے گئے ہیں اور ان کی بہت ہی زیادہ تعریف کی جائے۔ معلوم نہیں ان لوگوں کی کیسی
سدانی ہے کہ سدان کہلاتے ہوئے، ان کے اچھے ہونے کا دم بھرتے ہوئے پھر بھی بس لوگ ان کی توہین و تنقیص میں خاص لطف و لذت محسوس
کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو ان کے ایک غیر خواہ نہ بولنا کہاںش کی ہے۔

اور تم یہ میرے اتفاق کا غایت نہ سہی
عبداللہ! کہہ پڑ جانے کا بھی احسان کیا

ہاں تو انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا قرضہ اُن کی کجگوروں سے ادا کر دیا۔ اُن کی کجگوروں میں سے تو ایک بھی کجگور کم نہیں ہوئی تھی۔ پھر قرضے میں جو کجگوریں دیں وہ کہاں سے اور کیسے آئی تھیں؟ اسے بھی تو وہ راز ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں مانتا۔ اسے صرف خدا جانتا ہے اور جیسے خدا جانتا ہے کیونکہ ہمیں جو کچھ بتایا ہے اسے کما حقہ پروردگار عالم ہی جانتا ہے اور اسی لیے انہیں اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا مقرر فرمایا ہے۔ خود رحمت و درمالم مل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حقیقت کا یوں اعلان فرمایا: **وَاللّٰهُ يُعْطِيْ اَنَا قَاسِمٌ** اللہ دیتا ہے میں بانٹنے والا ہوں۔ اسی لیے تو صحابہ کرام اُن کے آگے جھولی کر دیتے اور وہ اُن کی جھولیاں خیر سے بھر دیتے تھے کیوں مدد ایسا کرتے جبکہ بانٹنے والے کے آگے ہر کسی کو ملتا تھا۔ پہلے سے پڑتے ہیں۔ مناسب کچھ دے رہے ہیں اور محبوب خدا سب کچھ بانٹ رہے ہیں۔ سب اُن کے در کا مدد کر رہے ہیں جبکہ کوئی احسان مان رہا ہے اور کوئی احسان بھی نہیں مانتا لیکن وہ برابر بانٹتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اُن کے ہاتھ بظاہر خالی نظر آتے تھے۔ اسی حقیقت کو ایک دامنے راز نے یوں بیان کیا ہے۔

ما کہ کوہین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نستیں ہیں اُنکے خالی ہاتھ ہیں

کتاب الجہاد والسیار

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ
اَنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ
وَيُقْتَلُوْنَ وَغَدَّ اَعْلٰیہُمْ حَقًّا فِيْ الشُّرَاطِ
وَالْزُبُرِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِہٖ
مِنَ اللّٰهِ فَاَسٰ تَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَاٰیِعْتُمْ
بِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ الْحَدُّ وَالطَّاعَةُ

اے حد ثنا الحسن بن صبابہ حد ثنا محمد
ابن سابق حد ثنا مایک بن وغیرہ حد ثنا
سعیث بن الولید بن العیزیر اور ذکر عن ابی عمیر
الثیبانی قال قال عبد اللہ بن مسعود سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنی النعمیل

جہاد کی فضیلت اور سیرت رسول عربی۔ ارشاد خدا تعالیٰ
بعد بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لی ہے
اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ اللہ کی راہ میں لڑیں، تو ماریں اور
میں۔ اس کے ذمہ گرم پیر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں
اور اللہ سے زیادہ قول و اقرار کا پورا کون ہے۔ تو خوشیاں مناؤ
اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے
تو بہ کر خوا لے، بکھڑ کر خوا لے، بھلائی کے بتاؤ اسے، اسرا اپنے دلے
دوڑے رکھنے والے، برائی سے رکھنے والے، اور اللہ کی حمد میں پرنگاہ
رکھنے والے اور خوشخبری سناؤ مسلمانوں کو سورۃ التوبہ آیت ۱۱۱، ۱۱۲۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے
ارشاد فرمایا: نماز کا وقت پُر کرنا، میں نے عرض کیا پھر کونسا، فرمایا اور اپنی
کے ساتھ نیکی کرنا، پھر عرض گزار ہوئے، کہ اس کے بعد
ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد

أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيْ
قَالَ تَحَرُّرُ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزِدُّهُ لَزَادَنِي

میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مزید دریافت کرتا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

۵۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا جِهَادَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ قَرِيبٌ وَأَذَى اسْتِيفَ ثُمَّ قَالَ
۵۳. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ
ابْنِ أَبِي سَمْرَةَ هَذَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفْضَلًا
نَجَاهِدُ قَالَ لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ سَجْدَةٌ مَبْرُورَةٌ
۵۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ حَدَّثَنَا
هَتَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ هُرَيْرَةَ حَدَّثَتْ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَجِدُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُ
قَالَ أَهْلُ النَّسَبِ إِذَا خَرَجَ الْمَجَاهِدُونَ تَدَخَّلَ فَيُجَرِّدُ
فَقَوْمٌ وَلَا تَقْتَرُوا نَصُومًا وَلَا تَقْطِرُوا قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ
ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ كَسَّ الْمَجَاهِدِ يَكْسُنُ
فِي هَرَبِهِ فَيَكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مگر مکہ فتح ہو جانے کے بعد یہاں
سے ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور اعلانِ کفر کا حق کی
نیت ہے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بولیا جائے تو فوراً نکل کر کھڑے ہو جاؤ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلکہ کافرو رسالت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے
ہیں۔ پھر ہم خود تیں! بھی کیوں نہ جہاد کریں! ارشاد فرمایا: رہنا
یعنی عورتوں کا! افضل جہاد تو حجِ مبرور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہا
کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ثواب رکھتا ہو۔ آپ نے
فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا، پھر ارشاد فرمایا: کیا تم یہ کہہ سکتے
ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لیے نکلے تو وہاں لوٹنے تک (تو تم اپنی
سکد میں متواتر نماز پڑھتے رہو۔ اور زلازم نہ لو اور برابر روزے
رکھتے رہو اور قلعہ اطمینان کرو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ حضور! یہ کون
کے رکھتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کوڑا اپنی
دس سے بندھا ہوا چوٹ کیلئے جگھے تھم آجاتا ہے تو ہر پندہ پندہ نکال دیتا ہے

بَابُ أَفْضَلِ النَّاسِ مِمَّنْ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ
وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلُ أَدْيِكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ
مِنْ عَذَابِ آيٍ إِلَيْهِمْ تَوَصُّوْنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُ الْكُفْرَ وَالْفُسْكَ
ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَعْنِي لَكُمْ
دُكُومُكُمْ وَيَدُ خَيْكُمُ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ لَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينُ طَلِبَةٍ فِي جَنَّتِ عَدْنٍ ذَلِكَ

افضل وہ شخص جہاد میں جو اپنی جان و مال سے لڑتا
میں جہاد کرے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! کیا
میں تمہیں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا
لے۔ ایمان رکھو اور اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ
میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔
اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں
لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ اور پاکیزہ عمارتیں
جو لینے کے باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ رسول اللہ صلی

آیت ۱۲۶۱۰

عطاء بن یربیع الشیخ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرے، لوگ پھر عرض گزار ہوئے، اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا، وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پیدائش کی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے مرنے سے محفوظ رکھے۔

سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ایسی مثال ہے، جیسے کوئی ہمیشہ دن کر رہے رکھے اور اتوں کو قیام کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے، کہ اگر قبیح ہو گیا، تو جنت میں داخل ہوگا، اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مال فیضیت لے کر لوٹے گا۔

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دعائے کرنا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دگبے دگبے، حضرت ام حوا بنت ممان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حوا حضرت جہاد بن مسعود کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ان کے گھر جلوہ افروز ہوئے اور انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک میں شانہ کرنے لگیں۔ رسول اللہ کو غصہ آگئی۔ پھر سنتے ہوئے آپ بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو نہایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس مندر کے سینے پر اس طرح کھایے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْيَشْكِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بِنِ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَوْ مَن قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُرُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ ۝

۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهِ أَغْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللَّهُ يُلْهِمُ جَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَنْ يَكُونَ مَا أَوْ يَكُونَ الْعَمَلُ أَوْ يَكُونَ سَائِلًا مِمَّنْ أَسْبَغَ أَوْ نَوَيْتَهُ ۝

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَهِادَةٌ فِي بَلَدٍ مَسْئُولٌ ۝

۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أَوْ حَرَامٍ بِنْتِ مَلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أَوْ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةٍ مِنْ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَعَمَتْهُ جَعَلَتْ تَقْنِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَأَسُ مِنْ أَوْ حَرَامٍ مِمَّا أَعْلَى عَنِ آءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَرًا ۝

بیٹھتے ہیں۔ (حدیث شریف) وَقَالَ الْمَلَكُ عَلَى النَّبِيِّ یا
الْمَلَكُ عَلَى النَّبِيِّ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتا
 ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے
 بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ نے دعا
 کی۔ اس کے بعد پھر آپ سور گئے اور پہنچے ہوئے بیدار
 ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس پیر نے نبایا؟
 فرمایا مجھ پر پیری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو پہلو کی طرح
 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے مندر گئے سینے پر سحاب میں وہ فرماتا
 ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے
 کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ ارشاد فرمایا، تم پہلے گدہ میں شامل ہو چکی
 ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے عہد میں جہاز پر سوار ہو گئے اور مندر سے
 نکلنے کے بعد اپنی سوار کے جانور سے گر پڑے اور جان بچ کر گریں

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آتَيْتُ
الْبَيْتَ وَحَبْلَيْنِ آتَيْتُنِي فَصَوَّدَ أَبِي الشَّجَرَةَ فَأَدَخَلَنِي
دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَقُطْ أَحْسَنَ مِنْهَا
قَالَ أَمَا هَذِهِ الدَّارُ لِلشَّهَدَاءِ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں میں نے دو گاہیں
کو دیکھا جو میرے پاس آئے، پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے
پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور عمدہ گھر میں نے
دیکھا نہیں ہے۔ دونوں نے کہا: یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
قَابُ قَوْسٍ أَحَدٍ كَمَنْ الْجَنَّةِ

۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِغَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں
کمان کے برابر جگہ مل جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح سے دیر
تک یا دیر سے شام تک نکلنا دنیا و دنیاویات سے بہتر ہے۔

۶۱. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَدِرِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِذَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کمان کے برابر جگہ دنیا
کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب
ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا
بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب
ہوتا ہے۔

أَبِي مُنَرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُمُ عَلَيْهِ

الْشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُمُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کچھ دیر صبح
یا شام کو نکلنا دنیا و دنیاویات سے افضل ہے۔

۶۲. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَدِرِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفُرُجَةُ

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات۔ انہیں دیکھ کر نکلے جو
حیرت ہو جائیگی ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی طرح
سفیدی بھی۔ ان کے تعلق جو قرآن کریم میں زوجہ صم کا لفظ آیا ہے
اس سے مراد ان کا ہم ہے یعنی ہم نساں کا نکاح کر دیا ہے۔

وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

بَابُ الْحَوَارِ الْعَيْنِ وَصِفَتِي هُنَّ يَحَارُ فِيهَا
الطَّرَافُ مَشْدِيدَةٌ سَوَادُ الْعَيْنِ شَدِيدٌ بَيَضُ
بَيَاضِ الْعَيْنِ وَنَا وَجَنَاهُمَا أَنْكَحَنَاهُمَا

۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُو بْنُ
بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں
جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس جلی جگہ ملے اور پھر بھی
دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و دنیاویات سب کچھ
مے دیا جائے، سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت۔

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَا
مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَمْ يَمُتْ لَدُنَّ اللَّهِ خَيْرٌ نِسْرَةً أَنْ يَرْجِعَ إِلَى
الدُّنْيَا وَأَنْ لَمْ يَمُتْ لَدُنَّ اللَّهِ خَيْرٌ نِسْرَةً إِلَّا الشَّهِيدُ نِسْرَةً

يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُسْرِّكُ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتُلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَنَسَ
ابْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رُوحَهُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَذَابٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدٌ كَفَرٍ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قَيْدٍ
يَعْنِي سَوْطًا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ
أُمَّرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَظَلَمَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
لَاَضْلَمَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَسَلَّتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا
عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ تَمَتُّي الشَّهَادَةِ

۶۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا
أَحَدٌ مَّا أَحْبَبَهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سِرِّيَّةٍ
تَغْرَاؤًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِ دُنْتُ
أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَفْسًا أَحْيَا نَفْسًا أَقْتُلُ نَفْسًا أَحْيَا
نَفْسًا أَقْتُلُ نَفْسًا أَحْيَا نَفْسًا أَقْتُلُ.

۶۵. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّنَعَاءِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
هَمْلَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ
شُعْرًا أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ شُعْرًا أَخَذَ هَاشِمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَافِعَةَ فَأَصِيبَ شُعْرًا أَخَذَ هَاشِمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعَةَ
عَنْ غَيْرِ مَدَّةٍ فَقُتِلَ لَسَا وَقَالَ مَا لَيْسَ مَا أَنَّهُمْ يَنْدَرُوا
قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا لَيْسَ هُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَ نَاوُعِيَاءَ
تَذَرِيَاتٍ.

رواؤ اور ثواب (دیکھ چکے ہیں۔ لہذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس
جائے اور راہِ خدا میں دوبارہ قتل ہو۔ میں روایت کرنے والے حضرت انس بن
مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے
اور تم میں سے کسی کو گمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں
کوڑا رکھا جائے۔ تو وہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی
کوئی عورت (حورِ مین) اہل زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان
کی درمیان فضا جگہ گائے اور خوشبو سے پس جائے اور حورِ مین
کے سر کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

شہادت کی آرزو کرنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
تم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان
اس بات کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ
سے پیچھے رہ جائیں اور مجھ سے نہ ہوں گے کہ ساتھ رکھنے کی
خاطر سب کو سوار کر دوں اگر اس بات کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی
سر سے پیچھے نہ رہتا اور برابر راہِ خدا میں جہاد کرتا رہتا کیونکہ تم
ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری قوم ہی کا نند
ہے کہ میں (اللہ کی راہ میں) قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں،
پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے غزوہ موتہ کے
روز فرمایا نہ (اللہ کے اسلام کا) جہنم ازید نے سنبھالا تو انہیں شہید
کر دیا گیا۔ پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا
گیا۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان
کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر شکر فرمایا جاتا
تھیں سنبھال لیا، تو وہ فتح سے غماز سے گئے، اور آپ نے
ارشاد فرمایا کہ کیا اس بات پر خوش نہ تھے کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب
روایتی فرماتے ہیں یا آپ نے فرمایا کیا یہ بات ان کے لیے باعثِ شہرت
نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے اور یہ فرماتے ہوئے آپ کی چٹانِ مبارک
اشک بار تھیں۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس واقعہ کو بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۲۰۹، ۳۵۹ اور ۴۰۲ کے تحت بھی دہرایا ہے۔ یہ غزوہ موتہ کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشہور ہیں دو ہزار مسلمان رومیوں سے ٹکرائے تھے یہ حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں روانہ فرمائے۔ روانہ کرتے وقت بھی فرمادیا تھا کہ اگر زبیر بن عوف شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب کو سپہ سالار بنالینا۔ اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو سپہ سالار مقرر کر لینا۔ اگر یہ بھی شہید کر دیئے جائیں تو جس کو چاہو اپنا امیر لکھو بنالینا۔ مسلمان اسی وقت سجدے گئے تھے کہ اب یہ تینوں حضرات ہمارے پاس واپس نہیں آئیں گے۔ یہ بات مفاح الغیب یعنی علوم خسر سے ہے جو آپ نے قبل از وقت بتادی تھی۔

جس سے فرمودہ میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور صحابہ کرام کو بتایا کہ تم کو نیز بن عاصہ بڑی دانشمندی اور دلی سے لڑا رہا ہے، تھوڑی دیر کے بعد مر گیا کہ انھوں نے یہ کہہ کر دیا گیا۔ ان کے بعد حضرت مہر حضرت عبداللہ بن مسعود کے تعلق میں اسی طرح خبر پڑی۔ ان تینوں کے بعد فرمایا کہ اب اسلام کا جھنڈا اٹھانے والوں میں سے ایک تمہارے اٹھایا ہے، حالانکہ انہیں امیر شکر بنایا نہیں گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح دے گا۔

شام کے صوبے میں موتر کے مقام پر رہنے والی اس لڑائی کے جسم دیدہ حالات آپ بروقت صحابہ کرام کو بتاتے رہے تھے۔ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کو آوازِ نزدیک کی چیزوں کا یکساں مشاہدہ فرماتے تھے۔ پروردگار عالم نے آپ کے لیے نزدیک اور دور کا معاملہ ایک جیسا کر دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۵۳ فضل من يصوم في سبيل الله
فمات فهو منهم وقول الله تعالى ومن
يؤخر من بيته مهاجرا الى الله ورسوله
شرف يذكره الموت فقد وقم اجره
على الله وقم وجب .

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور
مجاہدین میں شمار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جو اپنے گھر
سے اشد اور رسول کی طرف سے ہجرت کرنا سمجھا پھر اسے موت نے
آیا تو اس کا ثواب اشد کے ذمہ کرم پر ہو گیا۔ (مسند النبی، ص ۱۰۷)
میدانِ وسیع سے وسیع مراد ہے۔ یعنی واجب ہو گا۔

٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَحْمُودِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ
قَالَتْ نَأْمَأْتُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا
مِنِّي نَفَرًا اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ
أَنَا مِنْ أُمَّتِي عُرُضُوا عَلَيَّ يَرَكِبُونَ هَذَا الْبَحْرَ
كَالْمَسْكُورِ عَلَى الْأَيْسَرِ وَقَالَتْ فَاذْعُرُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي
مِنْهُمْ خَدًّا عَالِفًا شَرًّا نَأْمَأُ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ
مِثْلَ قَوْلِهَا فَاجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ اذْعُرُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ
مِنْهُمْ نَقَالًا أَنْتِ مِنَ الْوَالِدِينَ فَخَرَجَتْ مَعَهُ وَجْهًا
عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَانِيًا أَوَّلَ مَا دَكِبَ الْمُسْلِمُونَ

حضرت امام غلام نبوت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دند میرے قریب دان سے نکلتے کہ سے ہیں، سو رہے تھے، پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے۔ یہی عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کسی چیز نے نسیا یا؟ فرمایا انجید پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس مسند پر اس طرح سوار ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے تخت پر یہ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھ ان میں شمار فرمائے۔ آپ نے دعا کی وہی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اس دفعہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب پڑا۔ یہ عرض گزار ہوئیں کہ بارگاہ الہی میں دعا کیجئے مجھے اسی گروہ میں شامل فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جا

الْبَحْرَ مَعَ مَعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ
قَالُوا لَوْ اَلْتَفَا مَ فَلَاحَ بَيْتِ الْيَهُودِ آتَتْ
لَتَرْكَبَهَا فَمَضَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ .

کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلے ہندوستان میں
جہاد اپنے جہاد سے خارج ہو کر تینوں کی مسودت میں واپس لوٹے تو
ملک شام میں اترے۔ انا ام حلام کی ساری کے لیے ایک ہمارا نور لایا گیا
پھر اس سے گر کر اشد کپادی ہو گئیں۔

باب ۵۳ مَن يَنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۶۷. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَارٍ الْحَوْصِيُّ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَأَ مَازِينَ بْنَ سُلَيْمٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ
سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَلَى أَعْدَاءُكُمْ فَكَانَ
أَمْرُ بَنِي حَتَّى أَتَوْهُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَلَا كُنْتُمْ مَنِي قَبِيلاً فَقَدِمَ قَامَتُهُ فَبَيْنَمَا
يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْمُوا
إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعْنَهُ فَأَقْدَمَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَنُتِ
وَرَبِّ الْكَفَرَةِ قُلُوبًا لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ أَصْحَابَهُ فَقَالُوا لَوْ أَنَّ
رَجُلًا أَهْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَامَتُهُ إِذْ جَرَمَهُ
فَأَجْبَرُ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُمْ كَذَّبُوا لَقَدْ أَذْهَبُوا قُرُونِي مِنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَحَسْبُنَا
لَقَدْ أَنَّا بَلَّغُوا أَوْمَانًا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا كَذَّبُوا عَنَّا وَ
أَرْضَانَا كَفَرْنَا بِمَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ
صَبَاحًا عَلَى رِجْلِ وَذُكُوانَ وَبَنِي لِحْيَانٍ وَبَنِي
عَصِيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

راہ خدا میں کسی عضو کو صدمہ پہنچنا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولیم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ عاصر کی طرف
تبلیغ دین کے لیے بھیجا جن کی تعداد ستر تھی، جب وہ وہاں پہنچے
تو میرے ماموں علامہ ابن عثمان نے کہا پیٹھے میں تن تنہا جاتا ہوں، اگر
انہوں نے مجھے مان دی تو انہیں رسول خدا کا پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم
میرے قریب رہنا اور موقع کے مطابق اقدام کرنا پس ان لوگوں نے
انہیں مان دی۔ اسی آیت میں کہ وہ انہیں نبی کریم کا پیغام دے
دے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جس نے شریک
کا ایسا حکم کیا کہ ان کے پیٹھے سے ہار لٹکا دیا۔ وہاں ان کی زبان مبارک
سے نکلا۔ اللہ اکبر کہہ کے رب کی قسم میں تو اپنی راہ لایا ہوں کہ یہ
دو (بد بخت) تمہاری رسالت کے بانی پرمانوں پر عمل پیرے اور انہیں بھی
شہید کر دیا۔ عرف ایک بلوگ ان میں سے ہے جو فکر سے تھا اور
پہاڑی پر چڑھ گئے تھے۔ ہمارا ماموں فرماتے ہیں کہ میری رائے میں ان
کے ساتھ ایک صاحب دہ بھی تھے پس حضرت جبریل نے اس واقعہ کی
نبی کریم کو خبر پہنچائی کہ وہ اپنے سب سے جلدی میں، اشدان سے راضی ہے
اور وہ اپنے رب سے راضی ہیں پس ایک مدت تک ہم یہ آیت پڑھتے رہے
کہ ہولنا قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کے پیچھے لگے ہیں ہم
اس گمراہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ پھر اس کی تلاوت شروع
ہو گئی، رحمت دو عالم نے چالیس روز تک قبیلہ دہل انکو ان دہلیان
اور بنی عسیرہ کھنڈی کی بربادی کے لیے حکم دیا جنہوں نے ہوشیار کے
تلاش کی انہوں نے

۶۸. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ
عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جہاد میں تھے کہ آپ کی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ
الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دُمِيتُ إِصْبَعًا فَقَالَ هَلْ أَنْتِ
إِلَّا إِصْبَعٌ دُمِيتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

بِأَبٍ مَنِ يُجِزُّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ

۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَكْفُرُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بِمَنْ يَكْفُرُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاللَّهُ لَوَدَّ

الْتِمُذُ وَالزَّيْجُ رَيْحُ السَّلْوِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هَلْ تَرْتَضُونَ يَتَ

إِلَّا أَحَدِي الْحَسَنَيْنِ وَالْحَرْبِ

سِبْجَالٍ

۷۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَاقْلَ قَالَ لَنَا مَا لَكَ

صِفَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَدْ عَمَتْ أَتِ الْحَرْبِ

سِبْجَالٍ وَدَوْلٍ فَكَذَلِكَ الرَّسُلُ مُبْتَلًى مَشَرٌ

تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ فِيمَنْهُمْ

مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا

بَدَلُوا تَبْدِيلًا

ایک انگشت مبارک خن اکود ہوگی۔ اس پر اپنے سخر یا نہ تو ایک
انگلی ہے۔ جو خون اکود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ
میں پایا ہے۔

راہِ خدا میں زخمی ہونا۔

عبد اللہ بن یوسف امام مالک ابو الزناد، اس طرح حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اس زخم کی جس کے قیضہ

تدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوتا اور

اس کو جانتا ہے کہ کن ایسی راہ میں زخمی ہوا ہے، لکھو قیامت کے روز

یوں بارگاہ الہی میں حاضر ہوگا۔ اور کما حقہ کانگن لکھو تو جیسا کہ اللہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم پر کسی چیز کا انتظار کرتے ہو

مگر وہ خودیوں میں سے ایک کا۔ سورہ التوبہ، آیت ۵۲ اور

جنگِ ذول کی طرح ہوتی ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے خبر دی کہ ابوسہیان

نے مجھ بتایا کہ ہر قتل نے ان سے کہا کہ میں ستم سے پوچھا کہ اس

رسول خدا کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے تم

نے بتایا کہ لڑائی چرس اور ذول کی طرح ہے کبھی اس کے ہاتھ

میں کبھی اس کے ہاتھ میں پس رسول کی اسی طرح آزمائش ہوتی

ہے لیکن انجام کار کا میابی ان کے قدم ہی چومتی ہے۔

فرمان الہی ہے۔ اہل ایمان میں سے کچھ مرد ہیں

جنہوں نے اللہ سے کیا جوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ تو ان میں

کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور ان کے

ارادوں میں ذرا تبدیلی نہیں آئی (سورہ الاحزاب، آیت ۲۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے

چچا حضرت انس بن نضر غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے یہ باگاہ

رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میں اس سبب جنگ

کے وقت جوا آپ نے مشرکین سے لڑی تھی موجود نہ تھا۔ اگر اللہ

نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا تو اللہ تعالیٰ آپ

قَالَتِ الْمُسْلِمَاتُ لَيْسَ لَنَا فِي هَذِهِ شَيْءٌ لَقَدْ كُنَّا فِي الْغُرُفِ
لِزَيْنَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ أَحَدٌ مِنَ الْكُفَّارِ
الْمُسْلِمُونَ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْتَذِرُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعْنَا
هُوَ لَا يَغْنَى أَصْحَابِي وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْنَا هَؤُلَاءِ
يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ كَقَوْلِهِمْ مَا كُنَّا نَعْتَذِرُكَ سَعْدُ بْنُ
مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ هَذِهِ الْجَنَّةُ وَنَارُ النَّفِيرِ
إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ فَكُنَا
اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعْنَا قَالَ أَلَسْتُ تَوَجِدُنَا
بِهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ صَدَقَ بِالنَّبِيِّ أَوْ طَعْنَةً
بِرُمَحٍ أَوْ رُمِيَّةٍ بِسُهُومٍ وَوَجَدْنَا هُ قَدْ قِيلَ وَقَدْ
مَثَلُ بِهِ الْمُسْلِمِينَ كَقَوْلِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُ
بَيْنَانِهِ قَالَ أَلَسْتُ تَرَى كُنَّا نَرَى أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّةُ
تَرَلَّتْ قَبْلِي وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ إِلَى الْآخِرَةِ الْأَيَّةُ
وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تَسْتَعِي الزَّيْبُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةً
أَمْرًا فَامْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَصَائِمِ فَقَالَ أَلَسْتُ تَرَى رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَشَّرَكَ
بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ ثَنِيَّتَهَا فَصَنُوبُ الْأَرْضِ وَتَرْكُهَا
الْقَصَاصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَاهَدَ اللَّهُ مِنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرْكُ
٤٢. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
حَدَّثَنَا سَمِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ أَرَاهُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخَتْ الصُّحُفُ
فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ الْآيَةَ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ
أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ
أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ حَزَنِيَّةٍ بِنْتِ الْأَنْصَارِيِّ الدَّوْدِيِّ جَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتُهُ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ وَهُوَ
قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ

کو سرزد و کھانے لاکر پروردگار رسالت کے گرد کیا کرتا ہے۔ جب
آدمی سرکرہ رانی کا جین آیا اور بعض مسلمان میدان جنگ میں پھرتے
کے قواہوں نے بارگاہ الہی میں رستہ دیکھا دیکھ کر! الہی میں اس
حرکت سے اپنی میلنگی کا اظہار کرتے ہوں جو ہمارے بعض ساتھیوں سے
سرزد ہوتے ہیں اور اس کو قوت سے بیزار ہوں جس کے یہ شرکین ترک
ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے شرکین کی جانب پریشانی قدمی فرمائی تو
حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہو گئی فرمایا اسے سعد بن معاذ
نفر کے رب کی قسم، جنت رسالت ہے، مجھے امد کے اس جانب سے
جنت کی خوشبو آ رہی ہے حضرت سعد بارگاہ رسالت میں دان کا
حالی بیان کرتے تھے کہ یا رسول اللہ جو ہر آدمی انہوں نے کھانا
وہ میری بساط سے باہر ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے
بعد ہم نے نہیں جانتا کہ اس وقت فریاد ہوئے یا یا تو ان کے ہم پرانی
سے نیا وہ تلواروں اتیروں اور نیزوں کے زخم تھے۔ شرکین نے ان
کے کان زناک و غیرہ کاٹ لیے تھے جس کے باعث کوئی انہیں پہچان
نہ سکا جبکہ صرف ان کی ہڈیوں کے پوروں پہچانا حضرت انس
فرماتے ہیں ہمارا خیال ارگاہ ہے کہ آیت رَجُلًا صَدَقُوا
ان کھانا کھانے والے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں پہچانے
حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی ہڈیوں کا کھانا کھانا ایک عورت کے
پانچ لے لے لے لے تھے۔ رسول خدا نے تصادم کا حکم دیا۔ حضرت انس
بن نضر بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ۴
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جب
مختلف مخالف سے نقل کر کے تو ان میں ایک جگہ لکھا گیا تو مجھے سورۃ
الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا مجھے
مجھے وہ آیت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سوال کے پاس
نہ ملے، ابن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے قدامیوں کی گواہی کے برابر بنا
دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے۔ مسلمانوں میں سے کچھ مرد وہ ہیں جنہوں نے
اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دیا۔
(سورۃ الاحزاب، آیت ۲۲)

۴۔ اس میں اس وقت کی حالت ہے، ہر طرف سے فتنے نہیں توڑے جائیں گے

یا کرتے تھے کہ فلاں شخص جنت کے کونے درجے میں ہے، اسی سے تو حضرت مارث بن سراقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آن کی والدہ مقررہ کرتا دیکر تھا، ایسا فرمیں اہل میں ہے۔ دریں حالات نگاہ مصطفیٰ کے لیے یہ بات مشکل اور ناممکن تو نہیں ہے کہ وہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھیں کسی شخص کا حال ملاحظہ فرمائیں خواہ وہ شمال میں ہو یا جنوب میں، مشرق میں ہو یا مغرب میں، چنانچہ بیہقی، دہری، طبرانی اور سہب الدبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ رَفَعَنِيَ الدُّنْيَا فَإِنَّا أَنْظُرُ
رَأْيَهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهِ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كِفَى هَذِهِ.
(راؤ کما قال)

یہے تک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے
اٹھا رکھے ہیں، پس میں اسے دیکھ رہا ہوں اور
جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، جیسے اپنی اس
ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت مارث بن سراقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۵۹۱۱ کے تحت بھی موجود ہے
واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے جہاد کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
کہ ایک شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کوئی
مال فقیرت کے لیے لاتا ہے، اکوئی اپنی نامزدی کے لیے اکوئی
اپنی حلال مردی دکھانے کے لیے، پس ان میں سے اللہ کی راہ
میں لڑنے والوں کو ہے! ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے
والا وہ ہے جو کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے لڑتا ہے۔

جس کے قدم راہ خدا میں گروا گود ہوں۔ ارشاد فرمایا ہے:۔
مہدینہ والوں اور ان کے ارد گرد رہنما والوں کے لیے مناسب
تھا کہ رسول سے (سورۃ التوبہ،

آیت ۱۲)۔

اسحاق بن محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، یحییٰ بن ابی مریم، عیاد بن یحییٰ
بہ حضرت ابو جہش ابو العزیز بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں
غبار آلودہ ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ
چھوئے۔

راہ خدا میں گروا گود ہونے والے کے سر کو پونچھنا۔
حضرت ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی بن عبد اللہ

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعَلْيَا.
۵۹. حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ وَهَّابٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلِمَةُ يَكْفِيكَ
لِلْمَلِكِ وَالْجَلِيلِ لِيَكُنْ لَكَ هَذَا الرَّجُلُ يَكْفِيكَ لِرَبِّكَ
مَكَانًا فَتَنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ كَانَتْ يَدُكَ مَحْكُوتٍ
كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعَلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

بَابُ ۶۱. مَنِ اعْتَبَرَتْ قَدَّ مَا هُوَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِأَهْلِ
الْمَدِينَةِ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ لَا يَضُرُّهُمْ
أَجْرُ الْمُحْسِنِينَ.

۶۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي
مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عُبَايَةَ بْنُ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُجَبَّدٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَهْبَرَتْ
قَدَّ مَا عُبِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.

بَابُ ۶۲. مَسِيحُ الْخَبَارِ عَنِ النَّبِيِّ فِي السَّبِيلِ.
۶۱. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ

الرَّوَابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ لَنَا وَلِعَبْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اثْنَيْ عَشَرَ مِائَةً سَمِعْنَا
مِنْ حَدِيثِهِمْ فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ أَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا
يُسْقِيَانِ فَلَمَّا رَأَيْنَا جَاءَنَا فَكَاحَتْنِي وَجَلَسَ فَكُلَّ
كَثَاثًا نَقْلُ لَيْلِ الْمَسْجِدِ لَيْلَةً وَكَانَ عَمَارٌ يَقُولُ
لَيْلَتَيْنِ لَيْلَتَيْنِ فَتَمَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيَحْ عَمَارُ تَقَعَّدُ
الْبَاهِلِيَّةُ كَأَنَّكَ رَأَيْتَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَيَذْهَبُ مَعَهُ إِلَى الْغَارِ
بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا جَمَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَأَغْتَسَلَ ذُنُّهُ
جَبْرِئِيلُ وَخَدَّ عَصَبَ رَأْسِهِ الْغُبَارَ فَقَالَ وَضَعْتُ السِّلَاحَ
فَوَضَعْتُ مَا وَضَعْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَائِنٌ قَالَ هَهُنَا وَأَدْمًا إِلَى يَمِينِي فَهَظُمَ قَالَتْ فَخَرَجَ
إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاؤُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَوِّجُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
فَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَى خَوْفٍ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَكَفَّيْلُ وَأَنَّ اللَّهَ
لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ

۷۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ فَلَمَّا بَلَغُوا
عَدَاةً عَلَى رِغْلٍ وَذَكَرَ أَنَّ وَعَصِيَّةَ عَصَبَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
قَالَ أَنَسٌ أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبَيْتِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ
قُرْآنًا ثُمَّ لَسِمَ بَعْدَ ذَلِكَ أَقْوَمِيَّةً أَنَّ قَدْ لَعِنَا

فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور
ان سے حدیث کا سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر
ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔
جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے اور اجنبی
کی حالت میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی تو ہم ایک
ایک اینٹ اٹھا لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ وہ دن اٹھاتے
تھے جب تک کہ ان کے پاس سے گندے تھان کے سر کا فہر جھانٹتے تھے
لہذا اب عمار کی اس حالت پر افسوس ہے کہ ان کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا
جنگ اور غبار آلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے تو آپ
ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرمایا۔ فوراً حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ نبوت
میں حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد و غبار سے اٹھا ہوا تھا۔ پھر عرض گزار
ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے مگر ان کے سر پر غبار ہے۔
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب ارادہ کر رہا ہے، عرض
گزار ہوئے، ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی
شہدا کی فضیلت، ارشاد باری تعالیٰ ہے نہ اور جو اللہ کی راہ
میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے
پاس زندہ ہیں، روز کی پاتے ہیں۔ اس پر خوش ہیں جو اللہ نے
انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے
بچھلوں کی جو اسی اللہ سے نہ لے کر ان پر نہ کچھ لایا ہے نہ کچھ غم۔ خوشیاں
مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا
اجرا ایمان والوں کا۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لوگوں
نے بے موعودہ والوں کو شہید کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ان کی تباہی کے لیے تیس روز تک دعا کی۔ وہ قبیلہ بنی ذکوان اور عقیقہ
کے لوگ تھے، جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی، حضرت
انس فرماتے ہیں کہ شہدار بے موعودہ کے بارے میں قرآن کریم
کی آیت نازل ہوئی تھی جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے، پھر بعد
میں وہ منسوخ ہو گئی۔ وہ آیت یہ ہے۔ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ

رَبَّنَا قَدْ ضَعِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

۸۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَصْطَبَهُمْ نَاسُ الْخَمْرِ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قَتَلُوا أَشْهَدَ آءَ فِقِيلٍ لِسُفِينٍ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا أَفِيهِ.

بَابُ ۶۵ ظِلُّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ.

۸۱. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ السَّكْدَرِيِّ رَأَى نَسِيمَ جَابِرٍ الْيَوْدِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُتِلَ بِهِ وَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا فَذَهَبَتْ الْكُفَّةُ عَنْ وَجْهِهِ فَذَهَبَتْ قُوَّتِي فَسَمِعْتُ صَوْتَ صَاحِبَةِ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرِو أَوْ أُخْتُ عَمْرِو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زِلْتَ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُبُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لَصَدَقَةُ أَفِيهِ حَتَّى مَفِرَ قَالَ رَبَّنَا قَالَهُ.

بَابُ ۶۶ تَمَيُّزُ الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا.

۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّابَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَيَّزُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَدْرِي مِنَ الْكَرَامَةِ.

بَابُ ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ الشُّيُوفِ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيئًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَتَلٍ وَثَابِتًا إِلَى الْجَنَّةِ وَكَانَ عَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتَلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى.

۸۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ

ابْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا

لِقَيْسَانَ بَنِي كَرْحِي عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں حضرت نے غزوہ احد کے روز صبح کے وقت شراب پی تھی پھر جام شہادت نوش کر گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا کیا اس روز دن کے آخری تھے میں بھی پی تھی؟ فرمایا یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، جن کا ظلمہ گردایا گیا تھا اور آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں آگے جب کہ ان کا چہرہ دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا اس کے بعد مدینے کی آواز مئی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرہ کی بی بی ہیں ہے۔ آپ نے انشاء فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں امام بخاری نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا تنقیح بھی ہے؟ فرمایا کسی بھی روایت جابر یہی فرمایا شہید دنیا میں واپس لوٹنے کی آرزو کرتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کوئی ایسا شخص نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا کرے، خواہ اسے دنیا کا سارا سانس مسلمان دے دیا جائے، امان سائے شہید کے۔ وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے پھر دس دفعہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہید کا درجہ دیکھ چکا ہے۔

جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے نبی کے بتانے سے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو کس کے جسم سے انھوں نے قتل ہو گا وہ جنت میں جائے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوت میں عرض کر رہے ہوئے کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کفار کے جسم میں نہیں

سالم ابو النضر مولى عمر بن عبد الله جوهان کے کاتب بھی تھے بخاری

میں کہ ان کے لیے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: بے شک جنت

كَأَنَّكَ تَكُنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَرْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ مَحْتَضَةٌ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَابِعُوا الْأَوْسَاطَ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مَرْثِي بْنِ عَقْبَةَ .
باب ۶۸ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ .

۸۴ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ التَّائِبِ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِمَةُ بْنُ دَرْدَمٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُغْرَى لِلْبَيْتَةِ عَلَى مَا بَيَّحُوا إِلَّا أَوْ تَسْمِعُ وَتَسْمِعُ كُلُّهُنَّ تَأْتِي لِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يَقُولُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يُحْمِلُ مِنْهُنَّ إِلَّا أَمْرًا وَاحِدًا وَجَاءَتْ بِشَقِ رَجُلٍ وَاتَّيَتْ نَفْسٌ مُحْتَمِلَةً بِبَيْتِهِ كَرَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا سَأَلْنَا أَجْتَعُونَ .

باب ۶۹ الشَّجَاعَةُ فِي الْحَرْبِ وَالْجَبِينِ .
۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَاتِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعُ النَّاسِ وَاجْوَدُ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَغَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَهُمْ عَلَى خَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاكَ نَجْرًا .

۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ بَيْتَهُمْ هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّاسِ مَقْلَعَةً مِنْ حَتَابٍ مَقْلَعَةُ النَّاسِ يَسْتَقْوُونَ عَلَى مَقْلَعَةٍ إِلَى سَمَرَةٍ فَخِطَفَتْ رِدَاءَهُ وَكَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطَوْنِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي مَدَدٌ هَذِهِ الْوَحْشَةُ لَعَمْرُ اللَّهِ لَقَسَسْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَعِيدًا وَلَا كَرِيهًا وَلَا جَانًا .

تواریخ کے سامنے میں ہے۔ اس کی متابعت اویسی ابو الزناد مولیٰ بن عقبہ کے واسطے سے کرتے ہیں۔

جہاد کے لیے اولاد کی دعا مانگنا

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علی نبیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام نے ایک دعا فرمائی۔ آج رات میں اپنی سوانیاؤں، ساری ہی بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے خسر اور جنیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں ان کے ایک ساتھی نے انشاء اللہ کہا (یاد دلانے کے لیے) لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی پورا بچہ نہ بنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے (تو سب کے ہاں بچے ہوتے جو گھوڑوں پر سوار ہو کر سارے ہی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا

معاذ بن زید ثابتؓ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب صحابہؓ بہادری اور شجاعت تھے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے سبقت لے گئے اور فرمایا ہم نے (ابو طلحہ کے) اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

محمد بن جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ حنین سے لوٹتے وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرت جابرؓ کے ساتھ تھے۔ پس کچھ لوگ (بندہ) آپ سے پٹے کے سوال کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ کو دھکیلتے ہوئے ایک دھڑکتے ہوئے بچے کے ساتھ لے گئے جس کا انہوں نے آپ کی چادر مبارک بھی کھینچ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں ٹھہر کر فرمایا میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کاٹوں گے برا ہی مجھے ہوگا۔ تو میں نے فرود تھامنے کے درمیان تقسیم کر دیا اور تم مجھے بھلی، محبوبا یا بزدل نہ کہو گے۔

بَابُ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

۸۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدَوِيُّ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ مَيْمُونٍ لَهَا كَلِمَاتٌ كَمَا يَقُولُ الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَانِ أَيْ كَمَا تَبَيَّنَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمْلَأَ لِي أَرْطُلُو الْعَصَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَتْنَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْعَبٍ حَدَّثَنَا ۸۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَالْجُبْنِ وَالْفَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَتْنَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بِأَبِكَ مِنْ حَدَّثِكَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ كَالْمَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ ۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَسَعْدًا وَابْنَهُ الْقَدَادِ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ كَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يَحْدِثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يَحْدِثُ عَنْ يَوْمٍ أَحَدٍ

بِزُفْلِي سَی پناہ مانگنا۔

عمر بن ميمون الادوي فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹا یا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔ (عمر بن ميمون) نے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد کے معمر کے والد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجبوری، شستی، بزدلی اور بڑھاپے سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔ اپنا جنگی کارنامہ بیان کرنا۔ ابو عثمان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلے میں روایت کی۔ سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن الاسود اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت اٹھائی ہے لیکن ان میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت روایت کرتے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جنگِ احد کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

بَابُ دُجُوبِ الْبَغْيِ وَمَا يَحِبُّ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَوْلِهِ الْفَرُّ وَاجْتِنَاءُ الْقَتَالَةِ وَجَاهِدُوا بِأَمْرِ الْكُفْرِ وَابْتِغَاؤُكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَمْ أَبْحُلُوا بِكُمْ وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَنْكُمْ الشَّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ الْأَلِيَّةِ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ الْفَرُّ وَالْخِيَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَأْتِلُكُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَسَافَتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى

جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیت نیک ہو چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ یہ مکوں ج کرو ہر جگہ جہاں ہے چاہے جہاد کی راہ میں اپنی مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اگر کوئی قریب مال یا متوسط صغر ہو تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے لیکن مشقت کا راستہ دوڑ نہ گنا ادا اب اللہ کی قسمیں کھاؤ گے!! (سورۃ التوبہ آیت ۴۴) اللہ فرمایا ہے اے ایمان والو! تمہیں کیا ہے جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے کہنے زمین میں بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر

مَنْ كَفَرَ يَكْفُرْ يَدْرِكُهُمْ مَوْتُهُمْ وَإِنْ كَفَرُوا يَكْفُرُوا
سَرَّائِيَا مُتَغَرِّفِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثَّغَابِ ثُبَّةٌ

۱۰ (سورۃ التوبہ، آیت ۳۸، ۳۹) حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ
الثغاب والثبات سے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے دستوں میں ٹکنا مراد ہے
کہتے ہیں کہ ثبات کا واحد ثبۃ ہے۔

طاوس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد فرمایا کہ اس فتح کے بعد عمر
نہیں، بلکہ جہاد اور نیک نیتی موجود ہے۔ پس جب جہاد کے لیے بلائے جاؤ
تو فوراً نکل آیا کرو۔

کافر مسلمانوں سے لڑے، پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل
ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر
اپنی شان کے مطابق اہستہ ہے حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے
سے جنگ کی ہوگی اور دونوں میں جانیں گے۔ ایک ان میں سے اللہ
کی راہ میں لڑا قتل ہوا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق بخش
دی اور مسلمان ہو کر شہادت پائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیر کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ
مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مال
غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے۔ اس پر سعید بن العاص کے
فرزند ولید سے کوئی بولا کہ یا رسول اللہ! انہیں مقدمہ نہ دیا جائے۔ میں
نے کہا، یہ تو ابن قریظ کا قاتل ہے۔ سعید بن العاص کے بیٹے نے جواب
دیا، اس جانور پر تعجب ہے جو ابھی ابھی فسان پہاڑی کی چوٹی سے اترا
ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ میرے
ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت کے شرف سے نوازا اور مجھے اس
کے ہاتھوں ذلیل کیا۔ غیب فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہیں
غنیمت سے حصہ ملایا نہ ملا۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے
سعید بن جندب عن ابی ہریرہ روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ
سعید کا نام و نسب سعید بن عمرو بن بنی بن سعید بن عمرو بن سعید بن

۹۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ مَوْدٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هَجْرَةَ
بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيْمَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا
بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يَسْلِمُ
فَيُسَدُّ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

۹۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَاشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى
رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدُخُلَانِ الْجَنَّةَ
يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ
عَلَى الْقَاتِلِ فَيُنْتَشِهُدُ

۹۲. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
الْهَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا أَقْتَحَوْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَسْأَلُكَ فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ لَا تَسْأَلُ
لَكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ بَنِي قُرَيْظَةَ
فَقَالَ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ وَأَعَجَبًا لَوِ بَرَسَدِي
عَيْنًا مِنْ قُدُومِ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ
أَكْرَمَ اللَّهُ عَلَى يَدِي وَلَعَنَ يَحْيَى عَلَى يَدِي قَالَ
فَلَا أَدْرِي أَسْأَلُكُمْ لَمْ أَمْ لَوْ يُسْأَلُكُمْ لَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ وَ
حَدَّثَنِي السَّحِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّحِيدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ

بَابُ مَنْ اخْتَارَ الْغَنَى عَلَى الصَّوْمِ

جہاد کو روزے پر ترجیح دینا۔

۹۳. حَدَّثَنَا أَبُو مَحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ
الْبَكَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ
لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ
الْعَنَةِ وَفَلْيَا قِيَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ
مُقِطًا إِلَّا يَوْمَ فَطِي أَوْ أَصْحَى .

بَابُ الشَّهَادَةِ سَمِعْتُ سَوَى الْقَتْلِ

۹۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ أَرْبَعُ مَسَامِعَ
الْمُطْعَمُونَ وَالْمُسْبِطُونَ وَالْخِزْفُ وَصَاحِبُ

الْعَدَمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۹۵. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الْقِمَارِ وَالْجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُ الْإِسْلَامُ وَنَفْسُهُ فَضَّلَ
اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ
دَرَجَةً وَكَلَّمَ اللَّهُ الْحَسَنَ وَفَضَّلَ اللَّهُ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَى قَوْلِهِمْ غُفُورًا رَحِيمًا

۹۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا تَوَلَّيْتُ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَيْفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَاهُ أَقْرَبَ
مَكْتُومٍ ضَرَّائِلَ فَمَاتَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الْقِمَارِ .

۹۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
سَعْدُ بْنُ الرَّهْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھا کرتے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایام عیدین کے سوا کبھی روزہ پھرتے
نہیں دیکھا ۔

قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ شہید پانچ ہیں : ۱۔ طاعون سے مرنے
والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب جانے
والا (۴) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) راہِ خدا میں جہاد
شہادت نوش کرنے والا ۔

بشر بن محمد، عبد اللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین حضرت
انس بن مالک سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔
طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت
ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے مزہ جہاد
کے پیچھے ہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے والوں اور اولاد سے جہاد کرتے ہیں
اللہ نے اپنے والوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑھانے
والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے پہلے ان کا وعدہ فرمایا اور اللہ
نے جہاد والوں کو بیشعہ والوں سے بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے
سورۃ النساء آیت ۹۵

حضرت برائین مازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بیت
لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زید بن ثابت کو طلب فرمایا وہ شانے کی ایک ہڈی کے کر
بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت کو لکھ دیا اور حضرت ابن
ام مکتوم نے ابوقت جہاد اپنے نابینا ہونے کی شکایت کا ذکر کیا تھا
تو یہ آیت اتر کر لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غُفُورًا رَحِيمًا

حضرت سل بن سعد رحمہ اللہ کی روایت سے فرماتے ہیں کہ میں نے
مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں سامنے گیا اور ان کے پہلو

شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا نَبَتْ مَرَّةً
بُنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى
جَنِبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَرِي الْقَاعِدُونَ
وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا دَخَلْنَا
أَرَمَ مَكْتُومٌ وَهُوَ يُسَمِّيهِ عَنِّي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْطَيْعُ
لِلْجِهَادِ لَبَا هَذِهِ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ عَلَى نَفْسِي
فَتَقَلَّتْ عَلَيَّ حَتَّى مَنَعْتُ أَنْ تَرَوْهُ فَخِذِي فِي حِمْرِ سُرِّي حَتَّى
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلًا أَوْ لَيْلِي الْقَضَاءِ

بَابُ الصَّابِرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۹۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ زَيْدٍ وَ
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْقِيَمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

بَابُ التَّخَوُّصِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

۹۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ زَيْدٍ وَ
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يَجْعَلُونَ فِي قِدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَبْنِيَّةٌ يَسْلُونَ
ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْعَدُ مِنَ النَّصَبِ وَالْجَوْرِ قَالَ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاصْبِرُوا لِلْأَنْصَارِ
وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا آمِينَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

بَابُ حَقِّ الْخَنْدَقِ

۱۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

میں جاکر بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ
نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے آیت لکھنے
تقلید دے دی کہ اَلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کہ کتابت کرو
سہے تھے اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ
بھی حاضر بارگاہ معلیٰ ہو گئے اور دربار رسالت میں عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ اگر میں طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ بیان سے
محروم تھے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معلّم پر یہ آیت نازل فرمائی
اے آپ کاٹھنئے مبارک اس طاقت میرے ناتوان ہونے کا پہلے انہوں نے اپنا
بوجھ بھروسہ کیا کہ زانو پٹ جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ پھر بوجھ بھاری
ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے غیث اُذْیَ الصَّابِرِ کا نزول فرمایا۔

جنگ کے وقت صبر و استقلال سے کام لینا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا
جس کو میں نے بھی پڑھا اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو صبر و استقلال سے
کام لو۔

جہاد کی ترقیب۔ اشارہ باری تعالیٰ ہے۔ اسے غیب کی خبر میں
والے انہی مسلمانوں کو جہاد کی ترقیب دو۔ (سورۃ الانفال آیت ۶۴)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صحیح پورے سخت
سردی میں مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ ان کے
پاس غلام ہی نہیں جو یہ کام سرانجام دیتے۔ جب آپ نے ان کو
مشقت اور سبک طالع فرمائی تو زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے
اے اللہ ارحمت تو ارحمت کی رحمت ہے پس میرے انصار و مہاجرین کی
مدد فرما۔ یہ سن کر صحیح رسالت کے پروفانوں نے جہاد با عرض کیا۔

۵۔ ایک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
دم بدم غزم جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

خندق کھودنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ
کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور انہی میں پوری جہاد کے وقت

يُخْرِجُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْفُخُونَ الْكُرَابَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَيَقُولُونَ - نَعُوذُ بِاللَّهِ بِأَيُّهَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا
وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ الْخَيْرُ
الْآخِرُ الْآخِرُ فَبَارِكْ لِي فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ -

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَيَقُولُ كَوْلَا أَنْتَ مَا لَعَنَدْنَا -

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَقُولُ الْكُرَابُ وَقَدْ دَنَا الْكُرَابُ

بِيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ كَوْلَا أَنْتَ مَا لَعَنَدْنَا وَلَا
مَكَدْنَا وَلَا صَلَبْنَا فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا وَكَفَّتْ
الْأَعْيُنُ مَنَاسِلَ الْفِتَنِ وَإِنَّ الْأَوَّلَى لَذُنُوبُكُمْ أَسْكَنُكُمْ
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَتَنَا أَبَيْنَا -

بَابُ مَنْ حَبَسَ الْعَدُوَّ عَنِ الْخَرْقِ

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ظُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزَاةٍ جَوَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعْدُنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ
إِنَّ أَعْيُنَ الْيَهُودِ خَلَقَتْهَا مَا سَكَنَتْهَا شُعْبًا وَلَا أَدْيَا وَلَا هُوَ
مَعْنَا فَبَرَكْتُ لَهُمُ الْعُدَّةُ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْإِسْلَامُ الْأَوَّلُ أَصَحُّهُ -

بَابُ فَخْصِ الْقَوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
أَبُو جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ
أَنَّهُمَا كَرِهَا لَلْعَنَنِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ لِقَائِي سَبِيلَ
اللَّهِ بَعْدَ اللَّهِ وَجْهَهُ عَنِ الْكُفْرِ سَبْعِينَ خَرِيفًا -

اللہ والہ کے لیے یہ شعر پڑھتے تھے۔ ایک گئے ہیں محمد مصطفیٰ کے چہرے
وقف ہے یہ زندگی ان کی فلاحی کے لیے یہ سعادت فرما کر شیعہ رسالت کی
زبان مبارک پر اپنے پروردگار کے لیے یہ الفاظ جاری ہو جاتے۔ اے اللہ
بھلائی ہمیں مگر آخرت کی بھلائی۔ پس انصار و مہاجرین میں برکت نزل۔

حضرت برائین مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود
بھی نبی تھا کہ بے جا تے لہذا زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے۔ اے اللہ
ع تو نہ گردیتا ہدایت راہ حق ملتی کہاں

حضرت برائین مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بھی نبی دھوئے دیکھا اور وصول مٹی کے ہٹ
آپ کے شکم مبارک کی سفید رنگت بھی نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت

آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ اے اللہ اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم
راہ ہدایت نہ پاتے۔ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے امداد خالی پر چھٹے ہیں
ہم پہ کھینچتے تھے اور اللہ جب دس سے پہلا مطالبہ ہو تو وہیں ہدایت لے لگتا۔
یہ لوگ ہم پر بھی کسی وجہ کے زیادتی کرتے ہیں جب وہ ہیں بھگاتے ہیں تو ہم
ہم کو جہاد میں کسی غلطی نے شریک نہ ہونے دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں واپس لوٹے نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا
بعض لوگ ہمیں چھوڑ کر پیچھے بدینہ میں رہ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ کسی گھمائی یا
وادی میں ہمارا ساتھ چھوڑنے والے نہیں ہائیں کسی مذہب ہی نے ہمارا
ہے۔ موسیٰ نے یہ روایت اس سند کے ساتھ بیان کی۔ موسیٰ بن قیس
کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ نام بخاری
روایت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

راہ خدا میں روزہ رکھنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو اللہ کا راہ
میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے
چہرے کو ستر برس کی مناسف کے برابر چمکدور کر
دے گا۔

باب ۱۲۱ فصل التَّقَاتِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۰۵. حَدَّثَنَا سُعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَيِّدَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّقَى ذَوْبَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَغَاءَ مَخْرَجُهُ الْجَنَّةَ عَلَى خَيْرٍ بَابٍ أَكَلْ هَلْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِثْمُ فِي الْأَوْفَاءِ عَلَيْهِمْ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ ۱۰۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّ شَنَا هَكَذَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مَنَ بَعْدِي مَا يَلْتَمِسُ عَلَيْكُمْ مَنَ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ شَعْرَ ذَكَوْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا خَبْدَ إِيَّاهُ أَحَدُهَا وَتَنِي يَا لَأَخْذِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَأْتِي الْخَبْرُ بِالنَّشْرِ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَوْنِي إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَانَ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ شَرَاتٍ مَسَمَّ عَرَبُ وَجْهٍ الرُّحَصَاءُ فَقَالَ آيَةُ السَّائِلِ إِنْهَا أَوْ خَيْرٌ هُوَ تَلْفَاقُ الْخَيْرِ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّمَا كَلَّمَا يُنْبِتُ التَّرَابِعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِيمُ إِلَّا أَكَلَهُ الْخَيْرُ كَمَا أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَتَنَطَلَّتْ وَكَأَلَتْ كَمَا رَلَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ غَنِيَةٌ حُلْوَةٌ رَنَحَرَصَاجِبُ السَّالِعِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ نَالَا كِلَ الْيَتَامَى لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ سَلْبًا شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ

باب ۱۲۲ فصل من جهز عازيا أو خلفاء بخير

۱۰۷. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَوْ رِثٌ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

باب ۱۲۲ فصل من جهز عازيا أو خلفاء بخير

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو راہِ خدا میں ذہبی چیز خرچ کرے تو جنت کے ہر دروازے کا منتظم اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے مددگار کے طرف سے لے گا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! پھر اس شخص کو کوئی خوف نہیں ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریرِ جلوہ افروز ہو کر فرمایا بیشک میں تمہارے شائق ہوتا ہوں کہ میرے بعد میں کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہوں گی پھر آپ نے دنیا کی نعمتوں کا یکے بعد دیگرے ذکر فرمایا تو ایک شخص کھڑا ہوا کہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا غیر مال کے ذریعے خرچ آئے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ ہم نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے یہ تمام حاضرین اس وجہ خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں پھر آپ نے چہرہ خود سے پسینہ پونچھا پھر فرمایا اس شخص نے ابھی ابھی سوال کیا تھا کہ کیا ہے؟ کیا وہ مال غیر ہے؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا جو مال غیر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ غیر (عبدانی) ہی لانا ہے جیسے موسم بہار کا سبزہ جو بعض اوقات مائدہ کو ہلک کر دیتا یا موت کے قریب پہنچا دیتا، ماسوائے رہتا پچھتا کھانے مانے کے یعنی چرسے لیکن جب کو کو اچھا نہیں تو دھوپ میں چلا جائے، جنگال کرے، گوبر اور پشیاں کرنے کے بعد پھر چرسے لے۔ بیشک یہ دنیا کا مال میٹھا سبزہ ہے لیکن اچھا مال دار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے راہِ خدا میں یتیموں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا اس کو کھانے مانے کے طرح ہے جو میری نہیں ہوتا اور اس کا مال قیامت غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر رکھنا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں لڑے والے کے لیے مال فراہم کر دے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے

بے قیاس سید ہے کہ وہی مال گنواں ہے

کے سوا اس کے مال کی کیا سیما

رَمِدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاهَدَ عَنَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ عَزَا دَمْنٌ خَلَفَ عَازِرِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ عَزَا.

۱۰۸. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَدُخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ هَيَّجُ بَدَنُ أَبِي سُلَيْمٍ الرَّاعِي أَوْ لَجِبَ فَقِيلَ لَنَا قَالَ إِنِّي أَرَحْمَهَا فَنَحِلْ أَخْرُهَا مِنِّي.

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۰۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي قَالٍ ذَكَرْتُ يَوْمَ الْيَلَمَةِ قَالَ آتَى النَّسَّ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَقَدْ حَضَرَ عَنْ فَوَاحِيَةٍ وَهُوَ تَحَنُّطٌ فَقَالَ يَا عَمْرُو مَا يَحْبِسُكَ أَتَ لَا تَبْعِي قَالَ أَلَا نَ يَا ابْنَ أَخِي وَجَعَلُ يَتَحَنُّطُ يَعْرِفُ مِنَ التَّحَنُّطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بَيْتًا أُنْكِشَ فَأَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ دُجُوبٍ وَمَا حَتَّى تُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هَكَذَا كُنَّا نَقْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَّ مَا عَوْدُكُمْ أَفَدَاكُمْ رَدَاكُمْ حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ بَابِ فَضْلِ الظَّلِيلَةِ

۱۱۰. حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ الشَّكِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْيَلَمَةِ الْيَوْمَ الْأَحْزَابُ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا أَكْثَرُ قَالَ مَنْ يَا زُبَيْرُ يَا حَبْرَ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ.

بَابُ هَلْ يَبْعَثُ الظَّلِيلَةُ وَحْدَهَا

۱۱۱. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الشَّكِيدِ رَسِيمُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ أَظُنُّكُمْ يَوْمَ الْيَلَمَةِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ فَاثْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ فَاثْتَدَبَ النَّاسُ فَانْتَدَبَ

وہاں کے گھربار کی نیک نیتی سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مہاجر سے مراجعت کے وقت) حضرت ام سلمہ صلی اللہ علیہا وسلم کے مصلحت کے سوا اور کسی کے گھر لڑ لیں نہیں لے جاتے تھے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر ترس آتا ہے کیونکہ اس کا بھائی قتل ہو گیا ہے جو میرے عہدہ تھا۔ جنگ کے وقت خوشبو لگانا۔

موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ براء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ (میرے والد میرے) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رائیں کھولے ہوئے غور میں رہے تھے حضرت انس نے کہا، چچا جان ایک چیز آپ کو ہمارے ساتھ (جہاد میں) جانے سے روک رہی ہے، فرمایا اسے بتیجیے! ابھی چلتا ہوں اور وہ حنوط کی خوشبو لے رہے تھے۔ پھر وہ جاکر مجاہدین میں بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے دورہ ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس سے مقابلہ و مقاتلہ کرتے لیکن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح تو نہیں لڑتے تھے جیسے تم لڑتے ہو تم! جاسوسی کے دستوں کی فضیلت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب سے کچھ پہلے فرمایا، میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے، یہ غلام۔ پھر فرمایا، میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے، حضور! یہ غلام۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہے کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے؟

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دشمن کی خبر لانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا اعداء راوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جنگ خندق کی بات ہے، تو حضرت زبیر نے بیشک کہا۔ آپ نے لوگوں سے پھر پوچھا تو حضرت زبیر نے ہی بیشک کہا۔

یہ روایت صحیح بخاری میں ہے۔
یہ روایت صحیح بخاری میں ہے۔
یہ روایت صحیح بخاری میں ہے۔

الرَّزِيُّ قَالَ أَلَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَحْوٍ
حَوَارِيًّا وَلَدَانِ حَوَارِيَّ الرَّزِيِّ بْنِ الْعَوَامِ.

بَابُ سَفَرِ الْأَنْبِيَاءِ

۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ
حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي جَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا أَنَا
وَصَاحِبَاتِي أَلَيُّنَا وَأَقْيَمُنَا وَلَيُّكُمْ أَكْبَرُكُمْ
بَابُ الْخَيْلِ مَقْعُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَمَةِ

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۱۱۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ
وَالْحِمْيَرِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ هُرَيْرٍ وَابْنِ الْحَدَّادِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَقْعُودٌ فِي تَوَاصِيهَا
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَالَ سَلِمَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هُرَيْرٍ وَابْنِ
أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُكَيْمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ هُرَيْرٍ وَابْنِ أَبِي الْحَدَّادِ.

۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي تَوَاصِي الْخَيْلِ.

بَابُ الْجِهَادِ مَا ضَمَّ إِلَيْهِ وَالفاجِرُ الْقَوْلُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَقْعُودٌ فِي تَوَاصِيهَا
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ
عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ
مَقْعُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ الرَّحْبُ وَالْمَغْنَمُ
بَابُ مَنْ أَحْبَسَ كَرَّمَا الْقَوْلُ لَهَا تَعَالَى وَمِنْ رَبَائِطِ

آپ نے تیسری بار دریافت فرمایا تو حضرت زبیر بن عوفؓ کہنے والے تھے۔
اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک ہر نبی کا ایک حواری
اسماذکر ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوف ہے

وہ آدمیوں کا بل کر سفر کرنا۔

حضرت مالک بن نویر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کو لوٹنے لگا تو
آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا۔ اذان دینا بکیرنا اور جو
تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے بھلائی لکھی
گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے
ساتھ قیامت تک خیر و برکت وابستہ رہے گی۔

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت
کے لیے برکت وابستہ ہو کر رہی گئی اسے سلیمان نے بھی شہد حضرت
عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند
کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابوالجعد سے اس کی روایت
کی گئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں
ہے۔

جہاد و ماری رہنا چاہئے اسیر خواہ نیک ہو یا بد۔
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی
پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے وابستہ ہو کر رہی گئی ہے۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک
کے لیے لکھ دی گئی ہے نیز اجر و ثواب اور مال غنیمت۔

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد

کے لیے گھوڑے باندھنے کا حکم دیا ہے (سورہ الانفال، آیت ۶۰)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے
لئے گھوڑا بلا لیا اور اللہ پر ایمان رکھنے والے اسے دیکھ کر ہنس کر
کہا کہ اسے کی غرض سے جو تو اس (گھوڑے) کا کھانا پینا، لپیٹ
اور پیٹ کر لے کر آیا، قیامت کے روز (ثواب کی شکل میں) اس
پر رکھنے والے، کے میزان عمل میں ہوں گے۔

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا۔

عبداللہ بن ابوقحادہ اپنے والد ہجرم سے روایت کرتے
ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ابوقحادہ اپنے
بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے، جو اعزام باندھے ہوئے

تھے اور ابوقحادہ غیر محرم تھے تو ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے
ایک گروہ کر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا جب ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے
اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام حرادہ تھا اور اپنے
ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا، آخر کار انہوں نے خود
اور اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر ذبح کر کے
اس میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور اسے چل پڑا۔
جب وہ آپ تک جا پہنچے اور واقعہ عرض کیا تو سرکارِ مدینہ نے فرمایا کیا
تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں ہے پاس
ابو ابن عباس ابن سہل، یہ اپنے والد بچہ سے، وہ اپنے والد

محترم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا ایک گھوڑا ہوا جس کا نام ابوقحادہ تھا اسے لے کر آیا اور اس کا نام
تغیث تھا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا، جس کو تغیر کہتے تھے آپ
نے فرمایا: اسے معاذ بھی کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں
پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں عرض کیا
ہو، اللہ اور اس کا رسول جی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، اللہ
تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس

الخیل
۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ الْقُرْبَى
يُحَدِّثُ أَنَّ سَيِّدَ الْأَهْلِ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحَبِّكُمْ قُرْسًا فِي نَسِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا
بِاللَّهِ وَتَصَدِّيقًا لِرُؤْيَايَ فَإِنْ شَبِعَتْ دُرَيْدًا وَدُرَيْدًا
يُؤَلِّفُنِي مِنْ أَيْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

باب ۹ اسم الغنم والحمائر۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ
سَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَيِّدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ أَخْرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ

أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُخْرِمُونَ وَهُمْ قُرْ
مُخْرِمُونَ قَرَأُوا حِمَارًا وَحَشَنًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَتَنَارَ آدَمَ فَرُؤُوهُ
حَتَّى رَأَى أَبُو قَتَادَةَ فَدَحِيبَ قُرْسًا لَمْ يَقَالْ لَهُ الْجَرَادُ
فَمَا لَمْ يَرَوْهُ أَنْ يُسَارَ لَوْ لَمْ يَسْجُدْ فَاكْبَرُوا فَتَنَادَوْهُ
فَحَمَلُ قَعْقَرَةٍ ثُمَّ أَكَلُوا فَأَكَلُوا فَقَدِمُوا فَاكْبَرُوا
أَذْرَكُوهُ قَالَ هَلْ مَعْكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَحَنًا
يَجْلُو فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاكْلَهَا.

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ
بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو ابْنِ عَبَّاسٍ ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
نَسَائٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ
قُرْسٌ يَقَالُ لَهُ الْبَحِيْمُ.

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ صَيْوَانَ
عَنْ مَعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى حِمَارٍ يَقَالُ لَنَا مَعْيُزٌ فَقَالَ يَا مَعَاذُ هَلْ
تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ

أَنْ يَعْزُبَ وَكَذَا لَا يَنْتَحِلُ كَوَاسِمَ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِيَادُ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْزِبَ مَنْ لَا يَنْتَحِلُ لَهُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَلَّمُوا

۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِكَ شَيْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَسًا نَأْيُقَالَ لَهُ مَنَدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْتُمْ مِنْ خَزَعٍ وَرَأَيْتُمْ نَأْيُقَالَ لِبَحْرًا

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہوا سے مذاب نہ دے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا، یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ اسی پر بس کجاہیں گے اور ایک اعمال چھوڑ دیں گے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے۔ وہ ایسی برکات نے فرمایا کہ میں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

فما حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ گھوڑا تیز رفتاری میں تھا۔ دوسری روایت کے مطابق بہت سست رفتار تھا اور کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطرے کی آگ رات میں اس گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے کان بھی نہ ہلکے اور اس کے اندر حیرت انگیز رفتار پیدا ہو گئی تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ واقعہ وہ گھوڑا بہت تیز رفتار ہو گیا تھا اور اس واقعے کے بعد کئی گھوڑا اس سے سبقت نہیں لے جاسکتا تھا۔ یہ محبوب پروردگار کے ساتھ نہایت قائم ہو جانے کی برکت ہے۔ سبحان اللہ جس چیز کو ان سے نہایت ہوجاتی ہے وہ اپنی ہم جنس چیزوں سے ممتاز ہوجاتی ہے۔ خلاصہ ڈالیں ہمیں اپنے محبوب کی سبب مرمت فرمائے، آمین۔ یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ کے تحت بھی ہے۔

بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "نخوست گھوڑے" عودت اور گھڑیں چیزوں میں ہوتی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رحمہما رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نخوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا اور رہنے کی جگہ (گھر) ہے۔ گھوڑا رکھنے کے مقاصد میں نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور گھوڑے اور غنم اور گھسے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے۔" (سورۃ النمل، آیت ۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک وہ جن

بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ شَوَهِ الْعَرَبِ

۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا الْغُزُورُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْغُلَبِ وَالزَّأْنَةِ وَالذَّارِ

۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ مِنْ نِسَاءٍ وَالْغُلَبِ وَالزَّأْنَةِ

بَابُ الْخَيْلِ لِثَلَاثَةٍ وَحَوْلُهَا تَعَالَى وَالْخَيْلُ وَالْيَغَالُ وَالْحَمِيرُ لِكُلِّكُمْ هَادٍ رِزْقًا

۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِفُلَانٍ
لِرَجُلٍ أَجْدَدُ لِرَجُلٍ يَسْتُرُ لَوْ عَلَى رَجُلٍ وَزُرْقًا تَأْتِي
لَهُ أَجْرٌ فَدَجُلٌ رُبَّمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكُتِلَ فِي مَرْيَمَ
أَوْ رُوْحَتِي قَمَا أَصَابَتْ فِي طَيْلِبَهَا ذَلِكَ مِنَ السَّرِجِ أَوْ
الرُّوحَتِي كَانَتْ لَمْ أَحَسَّكَتُ وَكُلَّهَا كَطَعَتْ طَيْلِبَهَا
فَأَسْتَنْتُ شَرًّا أَوْ شَرِّ فَبَيْنَ كَانَتْ أَوْ كَانَتْ أَوْ كَانَتْ
لَهُ وَلَوْ أَنَّهُمَا مَرَّتْ بَيْنَهُمَا كَشَفَتْ مِنْهُ وَلَوْ بَرَدَانِ فَبَيْنَهُمَا
كَانَ ذَلِكَ حَسَابٌ لَهُ وَرَجُلٌ رُبَّمَا خُورًا وَرَقًا وَ
تَوَاءً لِيَهْلِي إِلَا سَلَامٌ عَلَى ذِي رُحَى ذَلِكَ وَمَسِيلُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبَرِ فَقَالَ مَا أَتَيْتُكَ
فِيهَا إِلَّا هُدًى وَالْأَيُّهَا الْجَامِعَةُ الْعَاذَةُ مَنْ يَحْمِلُ
مُتَقَالٌ ذَرِيَّةٌ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَحْمِلُ مُتَقَالٌ ذَرِيَّةٌ
بِكُتْرًا يَرَهُ.

میں آدمی کے لیے اہم ہے۔ دوسرے وہ ابن میں آدمی کی پردہ پوشی ہے۔
تیسرے وہ جو آدمی پر بوجھ نہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعث اجر
ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے پلا ہو، پھر کسی پر لگا یا باغ
میں چرنے کے لیے لمبی سی رستی سے باندھ دیا ہو پس اس پر لگا یا
باغ میں جہاں تک وہ رستی پہنچے گی اس کے مطابق مالک کو نیکیاں
ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رستی توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا جائے تو اس
کی لید ان قدروں کے حساب سے گھٹے دے کر نیکیاں ملیں گی۔
اگر وہ کسی نہریاد یا کھنڈے سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ
مالک کا ارادہ پانی پانے کا نہ ہو تب بھی پیاس کی نیکیوں میں شمار
ہوگا۔ جو آدمی غزوہ یا بیابان کاری کے باعث گھوڑا یا بے یا مسلمانوں
کی مدد میں اتنا یا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہو گا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھسے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے
فرمایا کہ اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت بہ جودہ
برابری کے تو اسے دیکھے گا اور جودہ برابر ملے گی کہ وہ اسے دیکھے گا۔
دوسرے انزال، آیت ۸۷، یہ اس حکم کی جامع ہے۔
جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا۔

باب ۹۲ مَن مَّرَّ بِدَابَّةٍ غَيْرِ فِي الْقَرْيَةِ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو
الْمَوَدِّ النَّخَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيَّ
فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ مَعْمَرًا فِي بَعْضِ أَسْخَارِهِ
قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَدَا أَمْرٍ مِنْ دَابَّةٍ فَهَذَا أَهْلُهَا
كَانَ إِلَهُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَتَّعَ
إِلَى أَهْلِهِ فَلْيَتَمَتَّعْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ
لِي أَرْمَلُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ
إِذَا قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ
اسْمُكَ فَضْرَبُ لِي سَوْطِي فَضْرَبْتُ فَوَثَبَ الْبَعِيرُ
مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَيْتُكَ الْجَمَلُ قُلْتُ نَعَمْ قُلْنَا قَدْ مَنَّا
الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں کسی سفر میں حبیب پر درگاہ کے ساتھ تھا۔ ابو عقیل فرماتے ہیں
کہ معلوم نہیں وہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے جب ہم وہیں
ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے اہل و عیال
کے سامنے چلے گا یا چلے گا تو اسے چلے گا یا چلے گا یا چلے گا یا چلے گا
فرماتے ہیں کہ ہم وہیں ہوئے تھے اور میں اپنے سپاہی مامی سرخ اوٹ
پر سوار تھا جس کے جسم پر داغ کوئی نہ تھا۔ لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے
اور میں آگے آگے جا رہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے جابر! اسے مضبوطی سے پکڑ لو، پھر اپنے
اس کے جسم پر ایک کوٹا مارا تو اونٹ اچھل کر چل پڑا پھر فرمایا: کیا
تم نے یہ اونٹ بیچا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ جب ہم
مدینہ منورہ پہنچے تو آفتاب نبوت اپنے ماہ پاروں کے بھر میں

فِي طَوَافٍ أَصْحَابِهِ حَذَّخْتُ رَأْسَهُ وَنَقَلْتُ الْجَعَلَ
فِي نَاحِيَةِ الْبَلَدِ فَقُلْتُ لَمْ هَذَا أَجْمَلُكَ فَخَرَّبَ جَعَلَ
يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا لِمَعْتَ الشَّيْءُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَيْ مِنْ ذَهَبٍ فَهَذَا
أَعْطَوْهَا جَايِزًا حَقَّرَ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ .

باب ۹۵ الرُّكُوبُ عَلَى الدَّائِيَةِ الصَّحْبَةِ وَالْفَحُولَةِ
مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ الْمَلَفُ
يَسْتَحِبُّونَ الْفَحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْرٌ .

۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَبَّحْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا كَانَ
بِلَيْمِ يَنْتَ فَرَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَسًا لِي فِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَدْدُوبٌ فَزَكِيَّةٌ وَكَانَ مَا
رَأَيْنَا مِنْ فَرَجٍ وَإِنْ وَجَدْنَا نَأْكُلُ لَبَنًا .

باب ۹۶ سِرْكَامُ الْفَرَسِ
۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَيْبٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْلَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ
سَهْنًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسَمُّهُمُ الْخَيْلَ وَالْبَرَادِيْنَ مِنْهَا
يَقُولُونَ وَالْخَيْلُ وَالْبَخَالُ وَالْحَمِيرُ لَيْزُ كَبُوتُهَا وَلَا يَلَهُمْ
لَا كَثْرَتُهُمْ وَلَا قِلَّتُهُمْ .

باب ۹۷ مَنْ قَادَ آتَتْهُ غَيْرُهُ فِي الْحَرْبِ
۱۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبُرَيْدِ بْنِ عَازِبٍ أَقْرَبُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ
لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفِرْ إِنْ هَرَبْنَا
كَانُوا أَقْرَبًا رُمَاهُ وَإِنَّا لَنَأْتِيَنَاهُمْ حَتَّى نَحْمِلَهُمْ عَلَيْهِمْ
فَانْفَرُّوا قَبْلَ السُّلُومِ عَلَى النَّاسِ وَاسْتَقْبَلُونَا

مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں باندھ دیا۔ پھر میں
عرص گزار ہوا کہ اب یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر نکلے لائے اور
اونٹ کے گرد بچرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو
دینا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض
کیا، ہاں، فرمایا، قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دے

شہر ریحانہ اور زرگھور سے پر سواری کرنا۔ راشد بن سعد فرماتے
ہیں کہ ہمارے اسلاف نے جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے
کیونکہ وہ زیادہ جری اور دیر ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ
منورہ میں خطر و محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے ممدوب کے نام
سے پکھا جاتا تھا۔ فرمایا۔ میں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس
گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح تیز رفتار پایا۔
مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے
سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصے کا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی، کیونکہ
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ گھوڑے اور غیر اور گدے سے تاکہ تم ان پر سواری
کرنا سورۃ النمل، آیت ۸ اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا۔

میدان جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا۔
حضرت بران مازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ جنین میں
میں کیا آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟
جواب دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے، قبیلہ ہوازن
کے لوگ اگرچہ بڑے تیز انداز تھے لیکن جب ہم ان سے معرکہ آرا ہوئے تو وہ
بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں
سے ہمارے سینوں کو چھلنی کننا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بِالتَّحَاكُمِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَحَرُ
يَفْرَقُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَرَأَيْتُهُ أَعْلَى بَعْلَتِهِمُ الْبَيْضَاءِ وَرَأَيْتُ
أَبَا سَعْيَانَ أَخِيذًا بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ - أَمَّا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ - أَمَّا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

باب الزَّكَاةِ وَالْعَزْرِ لِلدَّائِبَةِ

۱۲۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجُلًا فِي الْعَزْرِ
اسْتَوَتْ بِهَا قَبْلَتُهُ فَأَبْدَى أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِهِ وَبِأُحْلِيَّتِهِ.

باب رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْبِيِّ

۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شَاكِبٍ
عَنْ أَشْبَنِ بْنِ إِسْتَقِيلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى فَرَسٍ عُذْرِيٍّ مَا عَلَيْهِ سُرُورٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ.

باب الفرس القطوف

۱۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِيِّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَزَعُوا مَرْكَأَ فَرَسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فِي طَلْحَةٍ كَانَ يَقْطَعُ أَوْ كَانَ
فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدَ مَا خَرَسَكُمْ هَذَا
بَحْرًا كَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى.

باب السبق بين الخيل

۱۳۲ - حَدَّثَنَا جَيْصُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي جَرِيٍّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا خَرَسَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَنَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ
وَأَجْرِي مَا لَمْ يَخْتَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَّاقٍ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيهِمْ أَحْرَى قَالَ حَبِيبُ اللَّهِ حَبِيبُنَا
سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ سَفْيَانُ بْنُ الْحَنَاءِ
إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ حُمَّةٌ أَمَّا الْوُدَاعُ وَبَيْنَ ثَنِيَّةِ

وہم نہیں ڈرتے اور بے شک میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید غجر پر
سوار تھے اور بیشک ابوسفیان بن حارث نے اس کی نگاہ پر رکھی
تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں
کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے سردار کا نعتیہ ہوں۔

جہانوں کے رکاب تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جب اپنے قدم مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ
سیدھی کھڑی ہو جاتی تو فدا الملیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ
احرام باندھتے۔

گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس حالت میں لے کر آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر
سوار تھے، پس پرزین بھی نہ تھی اور تھوڑا آپ کی گردن میں ٹک رہی تھی۔

سست رفتار گھوڑا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ
مدینہ منورہ والوں کو خطرہ محسوس ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا، یا اس
میں سہا تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے
گھوڑے کو دیار کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ پس اس کے بعد اس
گھوڑے سے کوئی سبق نہ لے جا سکا۔

گھوڑوں کی دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدحائے ہونے گھوڑوں کی دوڑ کو خفیاً
سے ثنیۃ الوداع تک کروائی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ
سے ندینہ تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں
میں سے ایک میں ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ خفیاً اور ثنیۃ کے درمیان پانچ یا چھ میل
کا فاصلہ ہے جبکہ ثنیۃ اور ندینہ کا فاصلہ ایک

الحامس جید بنی زریق مہل.

باب ۱۳۳ اضمار الخیل للسنی

۱۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
نَاجِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَضْرَ وَكَانَ أَمْدُهَا مِنَ الثَّانِيَةِ
إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابِقَ
بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَمْدُ غَايَةِ فَطَالُ عَلَيْهِمُ الْإِحْد.

باب ۱۳۴ غَايَةِ السَّنِي لِلْخَيْلِ الْمُضْرَرَةِ

۱۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا مَعْنُومٌ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مَوْسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ سَلِطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أَضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْخَفِيَاءِ وَكَانَ
أَمْدُهَا ثَلَاثَةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمَوْسَى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ
ذَلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابِقُ بَيْنَ
الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَضْرَ فَارْسَلَهَا مِنَ ثَلَاثَةِ الْوَدَاعِ
وَكَانَ أَمْدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ
ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ
سَابَقَ فِيهَا.

باب ۱۳۵ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
أَرَدْتُ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَةً عَلَى الْفَصْرِ أَوْ
قَالَ السُّدْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّابَ لِلْفَصْرِ أَوْ
۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُومٌ

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ
كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا
الْعُضْبَاءُ.

۱۳۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ
تُسَمَّى الْعُضْبَاءُ لَا تُسَبِّحُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تُكَادُّ سَبِّحُ لِحَادِ
أَعْرَاجِي عَلَى قَعْوَدٍ فَسَبِّحُهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

میل ہے۔
دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا تیار کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ میں سے نبی زریق کی
مسجد تک کوئی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑوں میں حصہ
لیا تھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امد سے مراد غایت،
انتہا اور آخری حد ہے، جیسا کہ سورۃ احقاف میں خَالَ عَلَيْهِمْ الْأَمَدُ آیا
گھوڑوں کی حد مقرر کرنا۔

ناجی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ (مہل) گھوڑوں کی دوڑ کرائی، ان کے معام
جوسے کا مقام خفیا تھا اس پہنچنے کی جگہ ثینۃ الوداع تھی، میں ابوالاسحاق
راوی نے موسیٰ سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا اچھ
پاسات میل اور غیر تربیت یافتہ (ان ٹرینڈ) گھوڑوں کی دوڑ بھی کرائی
گئی جو ثینۃ الوداع سے معام کیے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ بنی زریق
کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان
کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا، ایک میل کے لگ
بھگ۔ حضرت ابن عمر نے اس دوڑ میں حصہ
لیا تھا۔

قصوا کا ذکر۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکہ کا نام ہے، حضرت
ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصوا پر سرورِ دو عالم نے اسامہ بن زید کو اپنے
پچھے بٹھایا حضرت مسور بن مخزوم فرماتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم نے
حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی ایک ناکہ کا نام عضباء
تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی ناکہ عضباء نامی سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی، غنید
راوی فرماتے ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی۔
پس کوئی ناکہ سولہ اعرابی یا اور انی اونٹنی عضباء سے آگے نکال لی مسلمانوں

بہ نیکوئی پڑتا تھا۔

نہایت اچھا اور نیکوئی پڑتا تھا۔

حَتَّى مَرَّ بِهِ فَقَالَ حَتَّى عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنْ
الدُّنْيَا إِلَّا وَصَعًا طَوَّلَهُ مُوسَى عَنْ حَتَّى دَعَا عَنْ ثَلَاثِينَ
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ
قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَهْدَى مَلِكٌ أَيْلَةَ الْبَغْلَةِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءً .

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَنْ دُرَيْمٍ عَنِ حَبِيبِ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ
الْحَارِثِ كُنِيَ مَاتَرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
بَغْلَةً الْبَيْضَاءَ وَبِلَا حِمْلٍ وَأَرْهَأَ تَرْكُهَا صَدَقَةً .

۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمْرٍاءَ وَكَيْتَرِيكَ رَحِمَنِينَ قَالَ لَا
وَاللَّهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَلِي
سَرْعَانَ الثَّامِسَ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ
أَيْدِي بِلَجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَا الْبَقِيَّةُ لَا كَذِبَ . أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .
بَابُ جِهَادِ الرِّجَالِ .

۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ كُنِيَ لَيْتَ أَسَاءَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُمْ أَلْحَاقُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَخْزُومٍ .

۱۴۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَخْزُومٍ
يَهْدَاوَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلْنَا عَنْ الْجِهَادِ فَقَالَ يُنْفَعُ الْجِهَادُ الْفُجْرَ

بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ .

پر یہ حرکت بڑی شاق گوری۔ صحابی کتاب کو بھی ان کی تاراضی معلوم ہوئی تو فرمایا
اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی کو بلند کرتا ہے تو پھر اسے نیچے بھی
گرا کر لے حضرت انس نے نبی کریم سے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ بھی روایت کیا
رسول خدا کا سفید بھیر۔ اس کی حضرت انس نے روایت کی ہے اور جو سفید
فرماتے ہیں کہ ان کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید بھیر
کے طور پر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن مارتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترک نہیں چھوڑا تھا سوائے ایک سفید بھیر
بھیر اور کچھ زمین کے اور انہیں (مسلمانوں کے لیے) بطور صدقہ
چھوڑا تھا۔

حضرت برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ان کے کسی شخص نے پوچھا، اے ابو عمار! کیا جنگ جنین میں آپ حضرات نے
پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں جھانکے، ہاں بعض جلد باز لوگ جھانکے تو ابلی ہوازن نے انہیں تیرہ
پر لکھا۔ حبیب پروردگار اپنے سفید بھیر پر جلوہ افروز تھے جس کی کلام
حضرت ابو سفیان بن الحارث نے تمام رکھی تھی اور ہادی بن حذافہ
مبارک سے بار بار یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے۔ میں نبی ہوں اس میں کوئی
صوت نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا تختہ لکھ ہوں۔
عہد تولد کا چھانکنا۔

آئم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ
نے فرمایا، تمہارا جہاد حج ہے۔ عبد اللہ بن الوہید، سفیان، معاذیہ
بھی اس کی روایت کی ہے۔

آئم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جہاد نسواں کے
بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد
فرمایا، عہد تولد کے لیے بہترین جہاد حج ہے۔

عہد تولد کا بھری جہاد۔

۱۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ مَسْرُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ رَضِعَكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضَعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَأْسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَيْلِ اللَّهِ مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَعَكَ فَقَالَ لَهَا جِئْتِ أَوْ مَعَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَدْلِيِّينَ وَكُنْتِ مِنَ الْأَخِيرِينَ قَالَ أَلَسْتُ فَتَعْرِضِي عَنْهُمَا فَإِنَّ الْغِيَاوَةَ كَرِهَتْ الْبُحْرَ مَعَهُ يَنْزِي قَرْقَلَةَ فَلَمَّا قَعَلَتْ صَبَتْ دَأْبَتُهَا فَرَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ.

يَا أَيُّهَا حَمَلُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْخَزَرِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ.

۱۴۲- حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مِثْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَةَ الزُّمَيْرِ وَ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يُخْرِجَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاتَّيَهُنَّ يُخْرِجُهُنَّ مَعَهُمَا حُرٌّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْدَرُ بَيْنَنَا فِي نَزْدٍ وَغَدَاةٍ فَخَرَجَ بَيْنَهُمَا سَهْبِي فَخَرَجَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْحِجَابَ.

يَا أَيُّهَا نَحْنُ وَالنِّسَاءُ وَقَتَالِهِنَّ مَعَ الرَّجَالِ

۱۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہشتادھن عمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر صلوٰۃ اذین ہوئے تو ایک نکاح اور سو گئے) پھر جیسے تو انہوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا، میری امت کے کچھ افراد راہِ خدا میں اس سبز سمندر پر سواری کر رہے ہیں، ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہیں، عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! اسے ان میں شامل فرمائے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر جیسے اور پھر اسی طرح پوچھا گیا، تو آپ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ انہوں نے التجا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، مجھے اس گروہ میں شامل فرمائے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلے گروہ میں ہے مگر دوسرے میں، حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی بیوی، بنت قرقلہ کے عہدہ بحر کی سفر پر نکلیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں، لیکن اس سے گر پڑیں اور جہاں پڑیں وہیں۔

دوسری بیویوں کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا۔

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ، ان چاروں حضرات نے احادیثِ عائشہ بیان کی یعنی ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔

اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک عروہ کے لیے صحابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں نکلی اور یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگِ اُحد میں

عَبْدُ الْعِزِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَهْرَمَ النَّاسُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ مَلَائِكَةً
يُنَادِيْنَ بِكُرُوءِ أَمْرٍ مُسْلِمٍ وَإِنَّهُمَا لَشَيْخَرَانِ أَرَى خَدَمَهُ
سَوْقَهُمَا تَنْفَعَانِ الْقَرِيبَ وَكَأَلَا عَمْرٍُ تَنْفَعَانِ الْقَرِيبَ
عَلَى مَتَرٍ يَهُمَا لَنْفَعَيْنَا فِي أَهْوَاءِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَعَا
فَتَمَلَّانَا لَمْ يَجِئَا بِنِجَاتٍ فَتَفَيَّ عَاذَهُمَا الْخَوَافُ الْقَوْمِ

بَابُ حُمْلِ النِّسَاءِ الْقَرِيبِ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ
۱۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَعْلِيْبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ
الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ
فَبَنِي مِرْطَاجِدٍ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ مَنْ عِنْدَهَا يَا أُمِّهِ
الْمُؤْمِنِينَ أَعْطَاهُ هَذَا ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَا تَرَى أَنَّ هَذَا كَلْفٌ مِنْ بَنِي النَّبِيِّ
عُمَرُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سُلَيْمٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ
مَتَنٌ بِأَيْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ
فَانْهَارَ كَأَنَّهُ تَزَفُّ لَنَا الْقَرِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ
اللَّهِ تَزَفُّ لَنَا خَيْطٌ

بَابُ مَدَاوِجِ النِّسَاءِ الْجَدْحِي فِي الْغَزْوِ
۱۴۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُثَنَّى قَالَ لَمَّا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبِي وَنَادَى الْجَدْحِي
وَنَزِدُ الْقَتْلَى إِلَى الْمَوْتِ

بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَدْحِي وَالْقَتْلَى
۱۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
عَنِ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُثَنَّى قَالَ لَمَّا
نَزِدَ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَبِي الْقَوْمَ
وَنَحْبُ مَعَهُ وَنَزِدَ الْجَدْحِي وَالْقَتْلَى إِلَى
الْمَوْتِ

بَابُ نَزْعِ التَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہ
بنت ابوبکر اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ دونوں
نے اپنے دامن سیٹھے ہوئے ہیں اور میں ان کے پیروں کی پازیر
دیکھ رہا تھا۔ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاتی ہیں اور پیاسے
مسلمانوں کو پلائی تھیں۔ پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر
لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتیں۔

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا۔
تھیں اب وہاں تک بدایت کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات میں کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک
چادر باقی بچ رہی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے
مرم میں ہے۔ ان کی ملازمت کشوم بنت علی سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا
کہ اُمّ سلیم! یہ چادر آپ کی ملازمت کشوم کے لیے ہے۔ چادر میں سے
میں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر
بیعت کی تھی اور پیاسے بھی زیادہ تھی دار میں کہ جنگ اُحد میں جہاد
یہ مشک بھر کر لاتی تھیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہاں تشریف
سینا ملا رہے۔

میدان جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا۔
ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔
پیاسوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور شہداء
کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں پہنچاتے تھے۔

عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کرے جانا۔
حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتے
تھے۔ قوم کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور
اور قتل ہو جانے والوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے
تھے۔

جسم سے تیر نکالنا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ
عَنْ بَرْبَدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّاصُ الْمَاءِ فَخَرَّاصُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّاصُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ
لَعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ .

بِأَنَّكَ الْجَوَاسِتُ فِي النَّارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالٍ أَخْبَرََنَا عَنْ أَبِي بَرْبَدٍ
مَوْلَى أَخْبَرََنَا يَعْنِي بَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرََنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ
قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي مَالِحًا يَخْرُسُنِي اللَّيْلَةَ
إِذَا سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ هَذَا فَقَالَ لَنَا
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَخْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرََنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَى عَبْدَ الْمَدِينَةِ وَ
عَبْدَ الْيَهُودِ وَعَبْدَ الْفُطَيْفَةِ وَعَبْدَ الْغَيْصِ صَبْرًا
أَعْطَى رَحْمَتِي وَأَنْ لَمْ يَلِظْ سَوْخًا نَقَسَ وَانْتَكَسَ وَافًا
بِشَيْئِكَ فَلَا تَنْتَقِشْ طَوْلِي لِعَبْدٍ أَخَذَ مِنْ عَيْنِي قَرْمِصًا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعَتْ رَأْسُهُ مُعْبِرًا حَتَّى قَدْ مَالَ

إِنْ كَانَ فِي الْجِرَاسَةِ كَانَ فِي الْجِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي
السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ
لَهُ وَإِنْ شَغَمَ لَمْ يُشْفَعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ
يَزِفْنَا إِسْرَائِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
حُسَيْنٍ وَقَالَ ثَمَانِيَةٌ يَقُولُ فَاتَّخَذَهُمُ اللَّهُ
طَوْلًا فَقُلِيَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ بِحَبِيبٍ وَهِيَ يَا لِحَوْلَتِ
إِنِّي الْوَارِدُ وَهِيَ مِنْ يُطِيبُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں نیز لگ گیا۔ انہوں نے
مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکال دیا تو اس
سے خون بہنے لگا۔ پس میں نے بارگاہ نبوت میں
حاضر ہو کر صورت حال عرض کی تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ
اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔
میدان جہاد میں پاسبانی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں ابدار رہے تھے پس
جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا
کوئی نیک ساتھی رات کو میرا پرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیار
کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا،
میں سعد بن ابوقاص ہوں، آپ کی بارگاہ کا پرہ دینے آیا
ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دسپے پیسے کا بندہ تیار ہوا
اور چادر کسل کا بندہ تیار ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو
خوش و رزنا خوش ہو جائیں۔ ایسا تیار اور سرگول ہوا۔ حالانکہ
جب اسے کانا چمچے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہے اس بندے کے
یہ جس نے اللہ کے ملازم میں اپنے گھوڑے کی نگام پکڑی ہوئی ہے،
بال پر لگندہ اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پرے پر لگایا

جاتا ہے تو پرہ دیتا ہے، اگر فوج کے چمچے رکھا جاتا ہے تو چمچے پکڑتا ہے
اگر اندھا بنا جائے تو اجازت نہ لے، اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش
نہ ملے جیسے امام بکر کا فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن حنفیہ
ابو حنین سے اسے مرفوع روایت نہیں کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے
گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ کونسا فعلی کے ذوق
پر سر پا کثیر چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاد میں اسے بدل گئی ہے
اللہ یہ تطہیر سے مشغول ہے۔

باب ۱۵ فضل الخدمۃ فی الغزو۔

جہاد میں خدمت مجاہدین کی فضیلت۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحَدِ ثَمَالَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ ثَمَالَةَ الْبُتَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ جَيْرِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يُخْدِمُنِي وَهُوَ الْكَبِيرُ مِنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَيْرِيَّ رَأَيْتُ أَرَأَيْتَ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَحَدٌ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا كَدَمْتُمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم سفر ہوا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے تو میں بھی جس کسی کو دیکھتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَحَدُهُمْ هَذَا قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَدَأَ أَحَدُهُمْ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجِيبُنَا وَنُجِبُهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَا بَيْنَ رَأْيَيْهَا كَتَحَوَّنِيهِمْ إِبْرَاهِيمُ مَلَكًا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَارِعَتَا وَمَدِينَتَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا تاکہ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے اور احد پیادہ آپ کو نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے کہہ اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے صانع اور مددگار پر بکثرت عطا فرما۔

نوٹ: کرواؤ مدد بے جان ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور کچھ نہیں جیکر جیکر کافر جنوں اور کافر انافوں کے سوا اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتی ہے۔ انسان جاندار اور عقل سے بہرہ ور ہیں ماس کے باوجود اگر کوئی آدمی محبوب خدا سے محبت نہ رکھے تو ایسے انسان سے بے جان اور بے عقل مخلوق بڑی ہے جاتی ہے اور یہ ان سے گھٹیا شمار ہوتا ہے۔ جیکر جو انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ محبت رکھتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں تو وہ عام فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام پاتے ہیں۔ وہی مشتاقانِ سوختہ اس بزمِ جہاں میں شمعِ محفل ہوتے ہیں اور اس کے جلنے میں خود اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

اے محبوب! تم فرماؤ کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(آل عمران، آیت ۳۱)

دوسری اہم بات اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو حرام کرنے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

طرف کی اور مدینہ منورہ کو حرام کہنے کی نسبت اپنی جانب فرمائی۔ جو یا اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیائے کرام علی نبیاء علیہم السلام کو بھی تعمیل و تحریم کا اقتدار عطا فرمایا تھا۔ اس بات کا ذکر خود قرآن کریم میں بھی ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اعلان یوں نقل فرمایا:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ بَعْضَ الَّذِي فِي حُرْمَةٍ
عَلَيْكُمْ۔ (آل عمران، آیت ۵۰)

اور اس لیے کہ مثال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔

سراپہ وقت کے ایک مدیم اقبال نگہبان امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (توفی ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء) نے اپنی ایمان افروز عبارت سوز تفتیش الاسن والعلیٰ میں مرمین طبعین کی تحریم سے متعلقہ سولہ حدیثیں پیش کرنے کے بعد فرمایا ہے: — یہ سولہ حدیثیں ہیں پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرام کر دیا۔ اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرام کر دینے سے مدینہ طیبہ حرام ہو گیا۔ ملاحظہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے پہلی آٹھ سے پانچ (حدیثوں) میں اپنے پیغمبر کریم سیدنا ابوبکر علیہ السلام و انیسیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ تمہارے حرام کر دی، انہوں نے اسن والی بنا دی، اسن والی اسن (۱۳۸)

پھر انہوں نے اسی کتاب میں آٹھ ایسی حدیثیں پیش فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ کا جنگل بھی حرام ہے اُنہوں نے بعد یوں قیلولہ فرمائی: — اُنہا اگر وہ حدیثیں گئی جائیں جن میں کہ منظر اور مدینہ طیبہ کو حرام فرمایا تو مدد کثیر ہیں۔ بالحد ایس باب میں حدیثا تر پر ہیں تو بالیقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتا کیتا تمام ماہنامہ تمام ادبی مقرر فرمایا جو کہ منظر کے جنگل کا ہے؟ یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۵۳۸ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّرَيْسِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا عَاجِزٌ عَنْ مَرْوَانَ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، تو ہم میں سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا ظِلًّا وَالنَّبِيُّ يَسْكُرُهُمْ بِحَسَابِهِمْ وَأَمَّا التَّوْنَةُ فَهِيَ مَوْأَاةُ هَكَذَا يَعْمَلُوا كَيْدًا أَوْ أَمَّا التَّيْنُ أَخْطَرُ وَافْتَعَرُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ

کامیاب کئے ہوئے تھا۔ ہم میں سے ابن حضرت کارونہ تھا انہوں نے تونہ کا کام نہ کیا اور صحابہ کا مددہ علیہا انہوں نے اُنہوں کو اٹھایا، انہیں کھلایا پلایا اور ہر خدمت دی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: — آج تو انصار کرنے والے بڑا ثواب لوٹ کرے گئے۔

سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر چوڑے کا صدقہ ضروری ہے جو کسی کو سوار ہونے میں مدد دے تو یہ بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سواری پر رکھوا

بَابُ ۱۱۶ فَضْلُ مَنْ حَمَلَ صَاحِبَهُ فِي السَّفَرِ
۱۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَفْهَرٍ يَرْوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَاحٍ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا

أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعًا صَدَقَتْهُ وَالْكَلِمَةُ
الطَّيِّبَةُ وَمَنْ خَطَا يَسْتَشِيرُهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَتْ
وَدَلُّ الْكَلِمَةِ صَدَقَتْ.

بَابُ فَضْلِ رِبَاطٍ يُؤْمَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلَى
الْأَمْرِ الْآخِرِ.

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسِيرٍ سَمِعَ أَبَا النُّضَرِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ السَّائِدِ بْنِ أَبِي أَرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطٌ يُؤْمَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا
عَلَيْهَا وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا
وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّحْمَةُ يَرْوَحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ الْخَدُّ وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخَدِّ مَتَا
۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَأَنْيَ طَلَحَةٍ أَلْتَسِرُ لِي غُلًّا مَا هُنَّ غُلْمًا يَكُمُ يَخْرُجُنِي
بِحَسْبِي أَخْرَجَنِي إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلَحَةَ مَرْدِي وَأَنَا

غُلَامٌ رَاهِقٌ الْحُلْمُ فَكُنْتُ أَخَذُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَلَّ كُنْتُ أَسْعِدُ أَكْثَرَ أَقْبُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْجُوعِ
وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الَّذِينَ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ لَمْ يَكُنْ قَدْ مَنَّا خَيْرٌ فَلَمَّا
قَدَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذَكَرْنَا جَمَالُ رَيْبَةٍ مَا
يَنْتِ حَبِيبِي بِنِ أَحْطَبَ وَحَدَّثَ قِيلَ رَوْجَهَا وَكَانَتْ
عُرُوسًا فَاصْطَفَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سِدَّ الشَّهَابِ
حَدَّثَ قُتَيْبَةُ بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَبِيبًا لِي يَنْطَعُ خَيْرٌ رَجَعَتْ
وَال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هُنَّ

مے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا نیز نماز کے
لیے جتنے تہم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ
تجاویز بھی صدقہ ہے۔

جہاد میں ایک روز کی نگرانی کا درجہ اور ارشاد باری تعالیٰ
ہے: "اے ایمان والو! صبر کرو اور مہربان دشمن سے آگے رہو"
رسورۃ آل عمران، آیت آخری۔

حضرت سہل بن سعد سماعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک روز نگہبانی کرنا دنیا و ماہیہ
سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کورٹار کھنے
کی جگہ بھی لی جانا دنیا و ماہیہ سے بہتر ہے اور شام
یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و ماہیہ
سے بہتر ہے۔

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالب
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں
میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ غیر کی جانب

نکلے تو حضرت ابوطالب مجھے ساتھ لے گئے اور میں قریب البلوغ تھا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزری کاشرف مجھے حاصل ہوا
جب آپ کسی جگہ قیام پذیر ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے
یہ الفاظ سنتا رہا اللہ امیں امیں پناہ چاہتا ہوں تم، طال عابولہ
سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے
پھر ہم خیر پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کر دیا
تو بارگاہ رسالت میں صفیہ بنت حنی بن اخطب کے حسن و
جمال کا ذکر ہوا، من کا خدا ہوا اس جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ
حالت عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا پس انہیں
سے کہ مقام صبا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور آپ

حَوْلَكَ كَمَا تَبْتَ بِلَكَ وَلِيَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّتِهِ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
قَالَ قَدْ آيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُجُورِي لَهَا وَرَأَى بَعْضَ بَعْضٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ
بَعْضِهِمْ فَيُحْتَمِلُ وَكَبْتُهُمْ فَتَقَعُ صَفِيَّتُهُ رَجُلًا عَلَى
رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَيَسْرُ نَاحِيَةً إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى
الْمَدِينَةِ نَظَرْنَا إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا
وَلُحِبُّنَا ثُمَّ نَظَرْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْتَعِيذُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَةِ
مَنْكَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ
وَصَالِحِيهِمْ.

نے انہیں ہم بستی کا شرف بخشا۔ پھر ایک چھوٹے سے دھڑیل
پر چلیں لگایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے ارد گرد ہوں انہیں کھانے کے
یہ بلاؤ۔ رسول اللہ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی دیر
کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ
میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بوقت ضرورت)
انہیں اپنی چادر مبارک اڑھا دیتے، پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ
جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے مبارک گھنے پریر رکھ کر سوار ہو جاتیں
ہم بارہ پچھلے رہے، یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو
آپ نے کوہِ نمہ کی جانب دیکھا اور فرمایا: یہ ہمارا ہم سے محبت کرتا
ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور
اور کہا: اے اللہ! میرا میں کے دونوں سنگتوں کی درمیان جگہ کو حرم
بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ!
اے اللہ! مدینہ کے قدامت میں برکت فرما۔

سمندر کی سفر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر رونق افروز ہو کر سو گئے۔ پھر بختے ہوئے
بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو
ہنسا یا؟ فرمایا، مجھے اپنی امت کے ایک گروہ کو رنجیدہ کرنا
ہوا، جو سمندر پر اس طرح سواری کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے

بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ ۱۵۶
حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّاتٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرَامٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ مِمَّنْ هَا
كَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُصْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
يُصْحَكُ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ قَرِئَ أَمِّي يَرْكَبُونَ

تختوں پر بیٹھے ہوں پس میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا
کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ ارشاد فرمایا تم ان لوگوں کے
ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور بختے ہوئے بیدار ہوئے آپ نے دو تین مرتبہ اسی
طرح بتایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بارگاہِ الہی میں دعا کیجئے کہ
مجھے اس گروہ میں شمار فرمائے۔ آپ نے فرمایا تم پہلے حضرات میں شمار ہو۔
پھر انہیں حضرت عبادہ بن مسامت نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ انہیں
ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سواری ہونے کے لیے

الْبَحْرَ كَالْمَلِكِ لِي عَلَى الْأَسِيرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَوْمًا أَنْتَ مَعَهُمْ قَوْمًا
فَأَسْتَيْقِظَ وَهُوَ يُصْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ
قَوْمًا يَقُولُ أَنْتُمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ مِنْهَا عِبَادَةُ
بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزَا فَتَزَوَّجَتْ
قُرَيْشٌ دَابَّةً لِيَرْكَبَهَا فَوَقَدَتْ نَارًا مَدَّ قَتَتْ

مَنْكَلًا.

اپنے جانور کے غریب ہو میں تو سواری سے گر پڑا اور ان کی گردن پامال ہو گئی۔

ثرائی میں کمزوروں اور نیکوں کی مدد کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ مجھے قیصر روم نے کہا، میں تم سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ قوم کے سردار اس پیغمبر خدا کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب غزا۔ تو (سن لو) رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

حضرت مقصوب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالِ محاط سے کمزور ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاد رکھو، تمہارے کمزور لوگوں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں مدد دی جاتی ہے۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگ فوجِ مقدسہ ہو کر جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شوق حاصل کیا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب دے گا تو یہ بھی فتح پائیں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے اصحابِ رسولؐ کی صحبت اختیار کر کے فداوں کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا، ہاں! پس یہ بھی فتح پائیں گے۔

بہر کسی کو شہیدِ محبت کہو۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون لاؤ خدا میں زخمی ہوا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعْفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافَ النَّاسِ اتَّبَعُوا أَمْ ضُعْفَاءَ وَهُمْ فَرَعَبَتِ الْأَنْفُ ضُعْفَاءَ هُمُ الْفَتَى وَهُمْ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ ۱

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصَنِّبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدُ أَنَّ لَنَا فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَنْصُرُونَ وَتُرْزَحُونَ إِلَّا بِضُعْفَاءٍ يَكْفُرُ

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو وَسِيمٍ جَاءَ بَرًّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّ زَمَانٍ يَخْرُؤُا فَتَمَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فَيَكْفُرُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيَقْتُلُ نَعَمْ عَلَيَّ نَعَمْ يَا أَيُّ زَمَانٍ فَيُقَالُ فَيَكْفُرُ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيَقْتُلُ نَعَمْ يَا أَيُّ زَمَانٍ فَيُقَالُ فَيَكْفُرُ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيَقْتُلُ نَعَمْ

بَابُ لَا يَقُولُ خُلَانٌ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ أَنَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَمِيعٍ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِيِّ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ هُوَ
 وَالْمُشْرِكُونَ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا كُنْتُمْ تَتَّقُونَ اللَّهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالِ الْأَنْزَارِ إِلَى
 عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لِكُفْرِهِمْ نَكَاحًا وَلَا خِلَافَةً إِلَّا
 اتَّبَعَهُمْ بِهَا بِسَبْعِينَ قَدَّالَ مَا أَجْزَأَهُ وَتَمَّ
 الْيَوْمَ أَحَدُ كُنَا أَجْزَأَهُ فَلَا تَقْتُلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ
 مِنَ الْقَوْمِ أَكَا صَاحِبُهَا قَالَ فَخَرَبَهُ مَعَاذُكَ إِذَا
 وَقَفْتَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ
 فَخَرَبَهُ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعِجَلَ الْمَوْتُ
 فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابًا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ
 ثُمَّ رَمَى مَلْعَةً عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَبَهُ الرَّجُلُ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ هَذَا الَّذِي رَأَى
 اللَّهُ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ أَنْتُمْ مِنْ
 أَهْلِ النَّارِ وَأَعْظَمُ النَّاسِ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَبْتُ
 فِي ظُلْمٍ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعِجَلَ الْمَوْتُ
 فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابًا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ
 ثُمَّ رَمَى مَلْعَةً عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ
 الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُوتُ
 لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
 عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَمُوتُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ :

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروفانڈ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور
 قتل و قتال کی گرم بازاری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے اپنی فوج کا معائنہ فرمایا اور دوسروں نے اپنے لشکر کا۔ اصحاب رسول
 عربی میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ
 بھجورتا بلکہ تعاقب کر کے اسے تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا
 تھا۔ (حضرت سہل نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کوئی کام
 نہیں آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کی کنی سے فرمایا،
 لیکن وہ تو دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس
 کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا
 وہ جہاں کھڑا ہوتا تو میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں
 بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا
 تھا اس نے مرنے میں جلدی کی مگر اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اللہ
 اس کی ٹوک پر اپنا سینہ دکھ کر اپنی تلوار پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں
 خودکشی کر لی۔ پھر وہ آدمی (مشاہدہ کرنے والا) واپس بارگاہ رسالت
 میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ
 کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟
 وہ عرض گزار ہوا کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں شخص کے بارے میں فرمایا
 تھا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی تعجب خیز معلوم ہوئی
 تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے مطلع کران
 گا۔ پس میں اس کی پڑتال کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے
 مرنے میں جلدی کی مگر اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور ٹوک اپنے
 پیچ سینے سے لگا کر اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ دیا اور اس طرح خودکشی کر
 لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک آدمی
 لوگوں کے دیکھنے میں تو اہل جنت جیسے عمل کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جہنمی تھا
 ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن ہوتا
 وہ جہنمی ہے۔

تیر اندازی کا شوق دلانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ان کے
 لیے تیار رکھو جو قوت تم سے بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ
 سکو کہ ان سے ان کا فروں کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ

بِأَنَّ الشَّحْرِ نِصْفَ عَلَى الرَّمِيِّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ
 مِنْ رِبَاطٍ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ

حَلَّوْهُ حَسَنَ التَّرْمِيهِ كَمَا كَانَ إِذَا رَأَى عَلَى نَشْرَةٍ وَاللَّيْلُ سَقَى
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَتَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْجِعِ بَيْلِهِ .

١٦٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
بَيْضَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَدْنَى
وَجْهِهِ وَكَسَّرَتْ رَبَاعِيَةً وَكَانَ عَلَى يَمِينِهِ الْمَاءُ
فِي الْيَمِينِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ
يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمِدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا
وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَّ الدَّمُ.

١٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ الْحَدَّادِ أَنَّ
عَمْرًا قَالَ كَانَ ثَقُفًا أَهْلًا فِي الْكُتُبِ وَمَا أَكَلَتْهُ
رُسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَعَنَ يُوحَى السُّلَيْمُونَ عَلَيْهِ
بِخَيْلٍ وَلَا يَكُافُ فَكَانَتْ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةً
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ لَفَقَةً مَلِكِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا يَفِي فِي
السَّلَامِ وَالتَّكْرَارِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

١٦٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَدْعَنَ مَعِي
حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَدْعَنَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِرُ رَجُلًا بَعْدَ
سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ رَأَيْتُكَ أَرَأَيْتَ وَأَرَأَيْتَ .

بَابُ الدَّرَقِ

١٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
عَمَّا وَحَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَوَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي جَدِّي
تَقِيَّابُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ كَاصْطَفَجَهُ عَلَى الْعَرْشِ وَحَوْلَ
وَجْهِهِ خَدَّيْهِ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَعْرَفَنِي وَقَالَ مَرَّةً فَنَشِطًا
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبَنِي عَلَيْهِ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرسبک کو اسٹاکراس کا ہدف
دیکھا کرتے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود آپ کے سر مبارک پر ٹوڑ دیا گیا، آپ کا چہرہ پر خود خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو دندان مبارک شہید کر دیئے گئے تو حضرت سہل اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے پورے کالہک ٹکڑا حاکر اس کی راکھ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی فیض کی لکھ
 ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے رسول کو رحمت
 فرمادی، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے نہیں دوئے
 اور نہ جنگ کناڑی۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل و عیال کو
 ایک سال کا خرچ عطا فرمادیتے۔ پھر باقی کو ہتھیاروں،
 گھوڑوں وغیرہ سامان جہاد پر صرف فرماتے۔

عبد اللہ بن خدا نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔۔۔ عبد اللہ بن خدا دو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا:۔ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سعد کے سوا کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے رسول خدا نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ میرے ماں باپ مجھ پر قربان اتیر اندازی کر۔

ڈھال وغیرہ سے کھیلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف

لے لے الاس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جنگ و بھٹ کے واقعات لگا کر سنارہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شیطان باجہ کیسا ہوتا ہے؟

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَهَا فَخَلَسَتْ
عَقْلًا غَمًا تَعْمًا فَخَرَجْنَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ مَعْيَةٍ
يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِزَابِ حَتَّى مَا سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَا قَالَ
لَشُكَّهِينَ أَنْ يَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَاقَامَ مَعِيَ وَ
رَأَوْهُ خَرَجَ عَنِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي
أَرْجِدُ حَتَّى إِذَا مِلْتُ كَالْحَبْلِ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَاهْبِئْ قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ
فَلَمَّا عَقَلَ .

رحمت دو عالم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اس بات کو چھوڑو۔
جب آپ دوسرے کام میں مصروف ہو گئے تو میں نے انہیں اشارہ کر دیا
پس دونوں لڑکیاں باہر نکل گئیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عید کا دن
تھا، اس روز حبشی ڈھال اور برہمی وغیرہ سے کھیلتے ہیں مجھے یاد
نہیں رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا
آپ مجھ سے فرمایا کیا تم ان کے کتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے اثبات
میں جواب دیا تو آپ نے مجھے اپنے چمے کھڑا کر دیا اور میرا رخسار آپ کے
رخسار مبارک پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے، یہ بنی ارفدہ کہتے ہیں
جب میں کھڑے کھڑے تک گئی تو فرمایا، کیا تیرے لیے یہ کافی ہے؟ میں نے
جواب دیا، ہاں فرمایا، تو علی جاؤ۔ احمد نے ابن وہب سے جو روایت کی
ہے اس میں تھا کہ میں نے کہا: لَمَّا عَقَلَ .

گردن میں تلوار لٹکانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سب لوگوں سے حسین و حمیل اندر دیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ
کو خطرہ محسوس ہوا تو لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے
ہوئے لے کر صورت حال کی خبر پوچھ گئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوطالب کے گھوڑے کی نیکی پیٹ رہے تھے اور
تو آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے
تھے: دوسنے کی کوئی بات نہیں ہے، پھر ارشاد فرمایا: ہم نے اسے
دھوئے کما دنیا کی طرح دھو کر پانی پیا ہے۔ یا یہ فرمایا: یہ تو دیبا کی
طرح دھو کر پانی پیا ہے۔

تلوار پر سونے چاندی کا کام کرنا۔

سیدنا بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ اہل اسلام فتح
پر فتح پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر سونے چاندی
کا کام نہیں کر دیتے تھے۔ ان کی تلواروں میں میرہ، رانگ
اور لولم ہوتا تھا۔

سفر میں قیلولہ کے وقت تلوار درخت سے

بَابُ الْحِمَائِلِ وَتَقْلِيْقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ .
۱۶۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ
فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا أَخْرَجُوا الصُّرُوفَ
فَاسْتَقْبَلُوهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدَّ اسْتَبْرَأَ
الْعَبْرَ وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لَا يَبْطِي طَلْعَةً عَرَبِيٍّ وَفِي غُنْتِهِ
السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تَرَا عَوَاكُمُ قَالَ وَجَدْنَاكَ
بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّمَا لَبَحْرًا .

باب ۱۶۹ حليّة السيوف .

۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ
كَانَ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَنَّا الْفَتَوَحَّ كَوْمًا
مَا كَانَتْ حَلِيَّةُ سَيْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا
كَانَتْ حَلِيَّتُهُمُ الْعَلَاءُ وَالْأُنْكَ وَالْحَدِيدُ .

بَابُ ۱۷۰ مِنْ عَقَى سَيْفَهُمُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ .

لشکانا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
دلیل اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کا غالب سحر
جہاد کیا۔ جب رحمتہ دو عالم واپس لوٹے تو یہ بھی توڑے۔ پس ہم
نے وہاں پر ایسے جنگل میں گزار کی جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے
میں اور مرد و عورت گئے۔ سرور دو عالم ایک درخت کے نیچے
جلوس فرمود ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ رکادی۔ ابھی ہم
تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ
کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا، جب میں سو رہا تھا تو اس نے
مجھ پر میری تلوار سونپی تھی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں
تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا، اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟
میں نے تین دفعہ جواب دیا۔ اللہ۔ آپ نے اس سے
انتقام نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

خود پہننا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ اُحد
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجروح ہونے کی بابت پوچھا
تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اللہ
زہی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک ٹھیک
کر دیئے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا
تھا۔ تو حضرت فاطمہ خاتون جنت نے خون دھویا اور حضرت
علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو اور زیادہ بہتا رہا
تو ٹوٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی رائحہ ہو
گئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنے سے رُک
گیا۔

مرنے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں ہیں۔

حضرت عمرو بن سارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شے نہیں چھوڑی
ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک فخر سفید اور کچھ زمین کے

عند القائلین۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي يَكُافُ بْنُ كِلَابٍ أَنَّ سَابَ الدَّوْلَةَ وَالْأَوْسَةَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَدَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ زَمْرَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ نَجِدُ قَدَمًا قَعْلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْلَ مَعْدَا ذَرَكْتُهُمْ
الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعُضْبَاءُ فَتَزَلُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَنَ فِي النَّاسِ يَسْتَوِلُونَ بِالشَّجَرِ فَتَزَلُّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَى يَدَا
سَيْفٍ وَبِمَا قَوْمًا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْعُونَ وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْمَاءُ فَإِذَا قَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ
سَيْفِي وَإِنَّا نَأْتِيهِمْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدَيَّ وَصَلَّتَا
فَقَالَ مَنْ يَمْسُكُ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ تَلَّسَّا وَلَعَنَّا قَبِلُ
وَجَلَسَ.

يَا بِلَ لِبُسِّ الْبَيْضَةِ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي يَنْبِغَةَ عَنْ سَهْلِ
أَمْتًا سَيْلًا عَنْ جَدِّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَحَدٌ فَقَالَ جَرِيحٌ وَجِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَا عَيْنَتُهُ وَهُشَمَتِ الْبَيْضَةُ بِرَدِّ
رَأْسِهِ كَمَا نَتَّ حَاطِمَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ تَخْسِلُ
الدَّمَ وَعَيْنِي يَسِيكُ ذَنَمًا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا
يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَشَدَّتْ خَصِيرًا فَاحْرَقَتْهُ حَتَّى
صَارَ رَمَادًا شَمَرُ الزَّقَقَةِ مَا سَتَمَسَكَ
الدَّمَ

بَابُ مَنْ لَعَنَ رُكُوسَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ.

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَهْلَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَارِبِ قَالَ
مَا لَزَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَسَهُ

أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا عَنْ ذَلِكَ
 قَالَ إِنَّكَ لَهِيَ طَحْمَةُ أَطْعَمُوا هَذَا اللَّهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ
 أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحَنَاءِ
 الْوُحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ
 نَحْمٍ مَنِيٍّ

باب ۳۳ مَا قِيلَ فِي دَرَجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْقَبْرِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا خَالِدٌ فَقَدْ اخْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
 حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَقْبَرَةٍ أَلَا تَرَوْنَ
 أَنِّي شَدَدْتُ عَهْدَكُمْ وَوَعَدْتُكُمْ أَنِّي شَدَدْتُ لَكُمْ
 تَجِدُ بَعْدَ الْيَوْمِ خَالِدٌ أَبُوبَكْرٍ بَيْدَةً فَقَالَ
 حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَحْبَبْتَ عَلَى بَيْتِكَ وَ
 هُوَ فِي الدَّرَجَةِ الْفُتُوحِ وَهُوَ يَقُولُ سَلَامٌ أَجْمَعُ
 وَيُؤْتُونَ الشَّاذِلَ بِلِ الشَّاعَةِ مَوْعِدُكُمْ وَالشَّاعَةِ
 أَجْمَعِ وَأَمَرُوا وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ

۱۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 تَوَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَعًا مَرْهُومَةً
 عِنْدَ يَهُودِيٍّ يَنْتَلِيْنِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلى
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَدَرَعٌ مِنْ حَبِيدٍ وَقَالَ مَعْلَى حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهْنَدٌ وَدَرَعًا
 مِنْ حَبِيدٍ

۱۴۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاهِرٍ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَهْمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
 مَثَلٍ الْبَهْجِيِّ وَالْمُصَدِّقِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبْتَانِ مِنْ
 حَبِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَبْيُورُهُمَا إِلَى تَرَاتُفِهِمَا فَكَلَّمَا حَتْرَ
 الْمُصَدِّقِ يُصَدِّقُهُمَا لَسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَبْقَى أَرْوَاهُ كَلَّمَا هَمَّ

نخاس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا جب ہم رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے تو اس بابے میں آپ سے دریافت کیا گیا۔
 ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے
 زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو قتادہ سے بھی گورخر کے بابے میں اس
 حدیث ابو النضر کی مثل روایت ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا
 رسول خدا کی زیرہ اور جنگی قمیضیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خالدة نے تو اپنی زیرہ
 اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، جبکہ آپ ایک قبہ میں جلوہ
 افروز تھے، اسے اللہ ہی تیرے حضور، تیرا اہم اور تیرا وعدہ عرض کر
 رہا ہوں۔ اسے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔
 حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا دست مبارک مقام کر

من گارہم کے امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کا پیچہ آپ
 اپنے پردہ دگر کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کر چکے۔ پس آپ زیدہ
 اپنے پیچے ہوئے بلکہ شریف لائے اور فرمایا۔ اب بھگائی جاتی ہے یہ
 جماعت اور پیشین پھر دی گئے، بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے جو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
 بوقتِ وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرہ ایک
 یہودی کے پاس تین سیر خجور کے بدلے گروی رکھی ہوئی
 تھی۔ یعنی نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان
 کی کہ زیرہ حبشہ کی تھی۔ معقل نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ
 اور ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ آپ نے حبشہ
 کی زیرہ رہن رکھی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی لہی کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے
 بدن پر لہے کے تنگ کپتے ہوں، جن کے ہاٹھ ان کے ہاتھ
 گردن کی جانب کھینچے گئے ہوں۔ پس جی جب غیرات کرنے کا ارادہ
 کرے تو کہہ اس کے ہم پر اتنا کھس جاتا ہے کہ تین چھٹے گستاخ

الْبَيْعِلُ بِالْصَّدَاقَةِ انْقَضَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْقَضَتْ يَدَاكَ إِلَى تَرَاتُيبِكُمْ الْيَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ خَلْفًا لَكُمْ يَا أَيُّهَا الْجَبِيَّةُ فِي السَّفَرِ وَالْخَرْبِ.

۱۷۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الطُّغْجِ مِثْمٌ وَهُوَ ابْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ حَدَّثَنِي السُّبَيْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ لَطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِمْ أَمَّا أَقْبَلُ فَلَيْسَتْ بِسَائِرٍ وَعَلَيْكَ جُبَّةٌ شَارِمِيَّةٌ فَخَضَعَتْ وَاسْتَنْشَقَتْ وَكَسَلَتْ وَجْهَهَا فَكَذَّهَبَ يَخْرُجُ يَدِيهِ مِنْ كَتِفَيْهِ كَمَا نَا ضَيْقَيْنِ فَخَرَجَ مِنْ تَحْتِ فَكَسَلَتْهَا وَسَمِعَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خَنْبِهِ.

باب ۱۳ الخویر فی الخرب

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الِیَمَعْدَانِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِحَبِيبِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ قَيْسٍ مِنْ حَرِّمٍ مِنْ حَكَاةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَحْمَةً وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَافٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فَكَوَلَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفُلُ فَلَاحِصٌ لِيُكْمَا فِي الْخَوَارِجِ أَيْتُهَا عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ.

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هَمَامٍ أَخْبَرَنَا قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِّمٍ.

۱۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ أَوْ رَخَّصَ لِحَكَاةٍ بِهِمَا.

اور یہی جب غیرات کرنے کا ارادہ کرے تو کوثر اور تنگ جو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر سلفہ ساتھ لے لے کر لیا اور تنگ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ بالکل گردن سے لگ جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیوی میں جبر پھینکا

حضرت مغیرہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس لوٹے تو میں نے خدمت اقدس میں پانی پیش کیا اسی وقت آپ نے شاہمی جوبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے تنگ کی انگ میں پانی دیا، چہرہ مبارک دھویا، پھر اپنے دست مبارک آستینوں سے باہر نکالنے چاہے تو تنگ کے باعث ایسا نہ ہوا اور آپ نے پیچھے سے نکال کر دونوں بازو دھوئے نیز اپنے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا۔

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت رحمت فرمادی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر غارش تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نیز حضرت انس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہِ نبوت میں جوڑوں کی شکایت کی، انہوں نے ریشمی کپڑا پہننے کے اجازت مل گئی۔ ایک غزوہ میں دونوں حضرات کو میں نے ریشمی کپڑے پہنائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی کپڑے کی اجازت رحمت فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (مذکورہ دونوں حضرات) کو اجازت دی گئی یا غارش کی وجہ سے اجازت دے گئے۔

مذکورہ کلمہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا اور شکر و تحسین کو پیش کرنا ہے کہ اگر کوئی یہ کلمہ پڑھے لیکن اس میں غلطی نہ ہو۔

بعض کلمے کی تفسیر

فت: یہ حدیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کی تمام کتابوں میں موجود ہے اور یہ حدیث مکمل صحت میں خبر ۱۹ کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے ریشی کپڑا پہننا حرام فرمایا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خارش کے باعث حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ریشی قبضے پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ اجازت خاص ان حضرات ہی کے لیے تھی کوئی دوسرا خارش کے باعث ریشی قبضے پہننے کا مجاز نہیں۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تخصیص کے احادیث مطہرہ پیش کیے کہ بائیس روایات بیان کیے ہیں، جن کو پیش کرنے سے پہلے آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے۔ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ جواب لکھ کر خریف میں فرماتے ہیں۔ **مَنْ خَصَّاصَ لِحْصَمَ صَلَّيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اَنَّهُ كَانَ يَخْفُضُ مَنْ شَاءَ مِنْ شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کبریہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔ علامہ زرقانی نے حرج میں بڑھایا (من الاحکام) وغیرہ لکھا کہ احکام ہی کی خصوصیت نہیں، حضور جس چیز سے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرمادیں۔ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔**

امام بیہقی، ابوالدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریہ شریف میں ایک باب وضع فرمایا۔ **اَبَا اَخِيصَمَ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ بِاللّٰهِ يَخْفُضُ مَنْ شَاءَ مِنْ شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔** اب اس بیان کا گہرائی میں ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں، جس کم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعات ذکر کیے اسلام سیوطی نے دس۔ پانچ اور اور پانچ اور غیرت بن زیدات سے تین واقعات ترک کر دیئے اور پندرہ اور بڑھایے۔ افسانہ کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقعات جوئے **وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ** ان کی تفصیل اس امر واقعے پر حدیث سے دلیل ہے۔

مسلمان کا کام بھی ہے کہ اپنے آقا کے فضائل و کمالات اور خصائص حتیٰ التقدیر بیان کرے نیز بیان کرنے اور سننے سے اس کے دل کو راحت پہنچے۔ یہ اُمتی ہونے کی نشانی اور ایمان کا تقاضا ہے جو شرک کا فریضہ ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصائص کا انکار کرتے رہتے ہیں، اسے دین کی بہت بڑی خدمت سمجھتے اور توحید کا تقاضا قرار دیتے ہیں اور اسانکے سے ان کے دلوں کو سرور پہنچتا ہے، وہ درحقیقت وفا کے پردے میں بے وفائی کر رہے ہیں۔ خدائے ذوالجلال ہر مومن کو سچی ہدایت نصیب فرماتے، آمین۔

مچھری کا استعمال۔

جعفر بن عمرو بن امیہ کے والد جعفر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلا یا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو فرمایا۔ ابوالیمان و شعیب ازہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جب آپ کو نماز کے لیے بلا یا گیا تو آپ نے مچھری ڈال دی۔

باب ۱۲ مَائِدُكَ فِي التَّحِيَّتِ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أُمِّئَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَبْتٍ يَخْتَرُ مِنْهَا لَحْمًا دُمِيًّا إِلَى الْعَمَلِ وَفَصْلِي وَلَعَزَّ وَضَاءٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ لَنَا الشَّيْخَانِ۔

رومیوں سے جنگ۔

غیر بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اللہ کے ساحل حصص پر اپنے مکان میں فروکش تھے نیز اہم حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے پاس تھیں۔ حضرت غیر فرماتے ہیں کہ حضرت اہم حرام کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحر کی جہاد کے کام ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت اہم حرام عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! کیا میں ان میں ہوں؟ فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرمادی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان میں ہوں؟ فرمایا، نہیں۔

یہود سے جنگ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر کے گما، اسے عبد اللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے جنگ نہ کرو یعنی کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہو گا وہ پتھر بھی کے گا، اسے سلم ایہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کرو۔

ترکوں سے جنگ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں

باب ۱۸۳ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْقُسَيْنِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ أَفَى عُمَادَ ابْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ نَزَلَ فِي سَاحِلِ حَضْرٍ وَهُوَ فِي بَنَاءِ لَدَا وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَخَدَّ لَنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَفْزُؤُنَ الْبَحْرَ فَنَأْخِذُ بِأَقْلَانِ الْأَحْرَامِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتَ فِيهِمْ نَعُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَفْزُؤُنَ مَدْيَنَةَ قَيْصَرَ مَخْرُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا.

باب ۱۸۴ قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَزَوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ كَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَخْجُو أَحَدُ هُمُورِ آءِ الْحَجَرِ قَبُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ قَاتِلَهُ.

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الْهَيْمَرِيُّ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي دُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَأَى الْيَهُودِيَّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ قَاتِلَهُ.

باب ۱۸۶ قِتَالِ التُّرْكِ

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَعْتِيبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّلَاطَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَضَ الْوُجُوهُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمْ

الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عَرَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ

حَتَّى تَقَاتِلُوا التُّرُكَ صَعَارَ الْأَعْيُنِ حَمَرُ الْوُجُوهِ دَلَعُ

الْأَنْوَحِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُوا

السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يُعَالِيَهُمُ الْقَعْرُ

يَا بَنِي قِتَالِ الْكُفْرِ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

الْمُهَلَّبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى

تُقَاتِلُوا قَوْمًا يُعَالِيَهُمُ الْقَعْرُ وَلَا تَقُومُوا السَّاعَةَ

حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ

قَالَ سُلَيْمَانُ ذَرَاهُ ذِيئًا أَبْدَى الذِّرَادِ مِنْ الْأَعْرَابِ عَنْ يَمِينِ

هُرَيْرَةَ مِثْلَ دَابِيَةِ صَعَارِ الْأَعْيُنِ دَلَعُ الْأَنْوَحِ كَانَ

وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ

يَا بَنِي مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ لِيُطْعِمُوا الْفَقِيرَ يَمِينُ

نَزَلَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْتَنْصَرَ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ حَدَّثَنَا

أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَمَاكَةَ رَجُلًا أَكْتَمَ

فَرْدُكُمْ يَا أَبَا عَمْرٍو يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَفَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ

أَصْحَابُهُ وَأَخْفَاءُ هُمْ حُسْرُ الْبَيْتِ بِسَلَامٍ فَأَتَوْا قَوْمًا

وَمَا أَجْمَعُ هُوَ أَرْنَ وَبَنِي نَصِي مَا يَكَادُ يَسْطُرُ لَهُمْ سَهْرُ

فَرَسَقُوهُمْ رَهْلاً مَا يَكَادُونَ يَخْطُرُونَ فَأَقْبَلُوا

هَذَا لَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ

الْبَيْضَاءِ وَدَاوُدُ عَلَيْهِمُ الْبُرْسُكُ نَابِلُ الْخَابِ وَبَنِي هُرَيْرَةَ

الْمَطْلَبِ يُقْدِمُ رِيحًا فَزَلَّ وَاسْتَمَرَّ حُرٌّ قَالَ أَنَا الْبَيْتُ

لَا كَذِبَ يَا بَنِي بَنِي الْمَطْلَبِ حُرٌّ صَفَّ أَصْحَابَهُ

گئے۔

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں

سے لڑائی نہ کرو۔ ان کی آنکھیں پھوٹی، چہرے سرخ اور

ناک پیٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت

قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے

بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ۔

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی

میں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے

ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک

تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں

کی طرح ہوں گے۔ حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کی آنکھیں پھوٹی، ناک

پیٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔

ہزیمت کے وقت امام کا صف بندی کرنا اور سوار کی آڑ کر

اللہ محمد و آلہ وسلم۔

حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی

نے دریافت کیا، اے ابوجہارہ! کیا آپ نے جنگ حنین سے فرار

کیا تھا؟ جواب دیا، خدا کی قسم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں بھاگے تھے، اہل آپ کے اصحاب میں سے بعض نوجوان

بزدل لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، وہ ایسے تیرا انداز لوگوں کے مقابلے

پر آگئے جو ان کے ہتھیار نہیں تھے، یہاں پر ان کا نشانہ مٹا نہیں دیا

تھا تو انہوں نے انہیں خطا نہ کھانے والے تیروں پر دھڑکیا، اس پر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑ آئے اور آپ اپنے سفید قمیض پر چڑھ کر فرار

فرمایا، آپ کے چہرہ لالہ لالہ تھا، حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں یہ کہتے تھے۔ آپ نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب

کی کہ فرمایا، میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب

بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِاللَّهِ يَمِينٌ وَالزُّلْمَةِ
 ۱۹۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ
 عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عِيقَبِ قَالَ كُنَّا كَاتِبِينَ
 يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَلَأَ اللَّهُ بَيْتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا اشْخَلُوا عَيْنَ الصَّلَاةِ
 الرُّسُلَى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۹۲ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
 زَكَوَانٍ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقِتَافِ أَلَلَّهُمَّ أَنْتَ سَلَمَةُ بْنُ
 هِشَامٍ أَلَلَّهُمَّ أَنْتَ الْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَلَلَّهُمَّ أَنْتَ عِيَاذُ ابْنِ
 أَبِي رَبِيعَةَ أَلَلَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَضْعِفُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَلَّهُمَّ
 أَشَدُّ وَطْأَتَكَ عَلَى قُصَّةِ اللَّهِ وَسَيِّدُ كَيْسِي يُوسُفَ.

۱۹۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
 يَعْقُوبٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
 عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ أَلَلَّهُمَّ مُنْزِلُ الْكِتَابِ سَرِيعُ الْحِسَابِ
 أَلَلَّهُمَّ أَهْلُ الْأَحْزَابِ أَلَلَّهُمَّ وَهْنُكُمْ وَزَلْزَلُكُمْ.

۱۹۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
 بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُعَلِّقُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ
 وَبُحَارَتُ جَزُورٍ بِمُحِيطَةٍ مَكَّةَ فَادْخُلُوا أَجَاوِزَ أَمِيرٍ
 سَلَاهَا وَطَرَحُوا عَلَيْهَا فَبَاءَتْ غَاطِطَةً فَالْقَتْلُ عَنْهُ
 فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَعْزِيزُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَعْزِيزُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ
 يَعْزِيزُ رَأْيِي جَهْلُ ابْنِ هِشَامٍ وَعُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَحُصَيْنَةُ
 بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُثْبَةَ وَأَبِي بِنِ حَلْفٍ وَعُقْبَةُ
 بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبِ حَذْرٍ
 كَتَلِي أَتَى أَبُو اسْحَقٍ وَلَيْسَتْ السَّابِقَةُ وَقَالَ يُوسُفُ
 بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أُمِّيَّةٌ بِنُ خَلْفٍ وَقَالَ
 شُعْبَةُ أُمِّيَّةٌ أَوْ ابْنُ الصَّيْحَمَةِ أُمِّيَّةٌ.

مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت کل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ

احزاب (جنگ خندق) کا روز آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے کہا اے اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے

بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز نہ پڑھنے دی یہاں
 تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قنوت میں دعا مانگا کرتے

تھے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ!

ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ریحہ کو

نجات دے۔ اے اللہ! الولید بن مسلمہ کو نجات دے۔ اے اللہ!

قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسفؑ

حضرت عبداللہ بن ابی اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے

لیے دعا مانگی، اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد

حساب لینے والے اے اللہ! کافروں کے گروہوں کو بکھر دے۔

اے اللہ! انہیں پر آگندہ فرما اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایے میں نماز ادا

فرما رہے تھے تو ابوجہل اور قریش کے کچھ اور لوگوں نے کہا کہ تم کو

کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک آدمی بھیجا جو اس کی

اومچھری لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت خاتمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور ان سے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا

مانگی، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔

اے اللہ! قریش کی گرفت فرما اور ان میں سے ابوجہل بن ہشام، عقبہ

بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، ابی بن خلف، عقبہ بن ابی معیط

کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں بعد

کے کنوئیں میں پڑا ہوا پایا۔ کیونکہ قتل کر دئے گئے تھے۔ ابواسحاق

فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا میں نام بھول گیا۔ یوسف بن ابواسحاق

لینے والا صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عقبہ بن خلف سے ہے۔

۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ
أَبِي يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ
كَحَلَوُا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَدْرِ السَّامِ
عَلَيْكَ فَلَمَضْتُمْ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا
قَالُوا قَالِ خَمْرُكُمْ تَسْمَعُونَ مَا قُلْتُ وَ
عَلَيْكُمْ

بَابُ هَلْ يُرِيدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَجَاهِدُهُم
الْكِتَابُ

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَسُودٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرٍ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ
هَلَكَ الْخَلْقُ الْأَوَّلُونَ

بَابُ مَا لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا لَمْ يَكُنْ يَدْرِي

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو
الزُّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا
حُذَيْلُ بْنُ مُسَبِّحٍ وَابْنُ أَبِي شَهَابٍ وَابْنُ أَبِي نَجْرٍ أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَافٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ دَوَّسَ عَصَتِ وَأَبَتْ
فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِ فَاقْتُلْ هَكَذَا دَوَّسٌ قَالَ أَلَمْ أَهْدِ
دَوْسًا وَابْتَ بَهْرَ

بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلَى مَا يَقَاتِلُونَ
عَلَيْهِ مَا كَتَبَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَسْرَى وَ
قَيْصَرٍ وَالْدَعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرَّومِ قِيلَ لَهُ أَنْتُمْ لَا تَقْرَأُونَ
كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَإِنْ خَذَ خَاكِمًا مِنْ
فَضِيحَةٍ فَكَافَى الظُّلْمَ بِمَا ضَمِنَتْ يَدُهُ وَلَقَدْ فِيهِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہا: تم پر
موت واقع ہو۔ میں ان پر لعنت کرتے تھی۔ آپ نے فرمایا:
تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی: کیا آپ نے ہمیں سنا جو
انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے ہمیں سنا کہ میں
نے کہہ دیا تھا اور یہ تمہارے اوپر ہو۔

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی
تعلیم دینا۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر روم کے لیے لکھا
اور فرمایا کہ اگر تم (اسلام کی طرف سے)
منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر
ہوگا۔

تائید کی خاطر مسلمانوں کے لیے دعائے ہدایت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت فضیل بن عامر الدوسی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ
نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قلیل
دوس والوں نے ناشرفی کی اور حق سے منکر ہوئے تو ان کی
بربادی کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: دوس ہلاک ہوئے
پھر دعا مانگی: اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دین میں لے آ۔
یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور کس بات پر ان سے
جنگ کی جائے۔ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر
کسری کو لکھا اور جنگ سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے مکتوب گرامی لکھوانے
کا ارادہ فرمایا، تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ایسے
خط کو پڑھتے ہیں جن میں ہر حرف پر ہر حرف پر آپ نے چاندی کی ایک انگلی
جوازی گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دست مبارک میں اب بھی
جگمگا رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے: محمد رسول اللہ

ف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چمگاتی ہوئی انگور کی دیکھی اور متول بعد فرماتے ہیں کہ میں گویا اب بھی اس کی سفیدی کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی ہر لہو اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز صبر کرام کے دلوں اور دماغوں میں سائی رہتی تھی۔ ان بزرگروں کی توجہ کا مرکز و محور ہی آپ تھے اور کیوں نہ ہو کہ یہ معزز مسلمان ہے۔ اسی لیے تو شاہر شرق نے مسالہ کو متقین فرمائی ہے۔

مصطفیٰ برساں غریش را کہ دیں ہر دوست
اگر باؤ ز سیدی تمام ہر لبی ست

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا تو حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ نے اسے پہنچا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پوری طرح مٹ گئے۔

رسول خدا کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں خدا کو چھوڑ کر۔ ارشاد و ربانی ہے: "کسی آدمی کو یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب دے"۔ (سورہ آل عمران آیت ۹۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی بھیجا اور اسے دعوت اسلام دی اور وہ گرامی نامہ درجہ کلبی کے ہاتھوں بھیجا اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ یہ حاکم بصرہ کے سپرد کریں تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے افواج ایران پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں مصروف تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے

لگا کہ ان کی قوم کے کسی آدمی کو تلاش کے لئے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس سے کچھ دریافت

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَكْرَةَ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَ أَنْ يَدْ فَعَلَ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا فَسَّاهَا كِسْرَى خَرَجَتْ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُزِفُوا كُلَّ مَنَزِقٍ

بَابُ دُعَاؤِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّبَوُّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَكَوَلِمَ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ إِلَهًا إِلَّا آيَاتٍ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بَكْرَةَ إِلَيْهِ مَعَ دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْ فَعَلَ إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرَ لَمَّا كَتَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُوعًا حَارًا

مَنْشَى مِنْ جَنْصَ إِلَى إِيْلِيَاءَ شَكَرَ إِلَهًا أَبْلَاهُ اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جَنْ قَرَأَ النَّبِيُّ إِلَى هَلْكَأ أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ إِلَّا سَأَلَهُمْ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي شَامَ فِي رَجُلٍ
مِنْ قَوْمِ لَيْشٍ قَدِ امْتَوَاتَ جَارًا فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُنَاةِ قُرَيْشٍ
قَالَ أَبُو سُهَيْبٍ فَوَجَدَ نَارَ رَسُولٍ قَصَصَ يَعْصِي الشَّلَامَ
فَانْظَرْتُ فِي مَرَا صَحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيَّيَا فَاذْخَلْنَا
عَلَيْهِ فَأَمَّا الْوَحَايِسُ فِي مَجْلِسٍ مَعَهُ

عَلَيْهِ النَّبِيُّ وَإِذَا حَوْلَهُ عِظَمَاءُ الزُّمَرِ فَقَالَ لِيَرْجُمَانِي
سَدُّمُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يُرْعَوُ أَنَّهُ نَبِيُّ قَالَ أَبُو سُهَيْبٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ
إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَأْتُمْ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ
فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَقْبٍ وَلَيْسَ بِي إِلَّا كَيْفَ يُؤْمِلُ أَحَدٌ
مَنْ بَنَى عَبْدُ مَنَافٍ غَيْرِي فَقَالَ قَيْصَرٌ أَدْنُوهُ
أَمْرًا صَحَابِي فَجَعَلُوا اخْلُتْ ظَهْرِي عِنْدَ كَلْبِي ثُمَّ
قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْ لَا صَحَابِي إِنْ سَأَلَ هَذَا الرَّجُلُ
الَّذِي يُرْعَوُ أَنَّهُ نَبِيُّ كَرَانَ كَذِبٌ فَكَذَّبُوهُ قَالَ أَبُو
سُهَيْبٍ وَاللَّهِ لَوَلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ
أَصْحَابِي عَلَى الْكَذِبِ لَكَذَّبْتُمْ جَبِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ
وَلَيْكُنِّي أَسْتَحْيِيكَ أَنْ يَأْتُوا أُنْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَّقْتُهُ
ثُمَّ قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْ لَمْ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ
فِيكَرُ قُلْتُ هُوَ فَيْتَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا
الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ ضَعُفُ
تَبَهُؤُنِي عَلَى الْكَذِبِ قَبْلُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مُلِدٍ
قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَفَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ
أَمْ ضَعُفَانَهُ هُوَ قُلْتُ بَلْ ضَعُفَانَهُ هُوَ
قَالَ فَيُزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ
قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِيَدِينَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ

کوں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا
کہ ان دنوں وہ قریش کے بعض افراد کے ساتھ شام میں بغرض تجارت
موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت مقرر ہوئی تھی۔
ابوسفیان نے بتایا کہ میں قیصر کے قاصد نے شام کے کسی مقام پر
پایا پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایللیا لے گیا۔ جب ہم
قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور
روم کے بڑے بڑے سردار اس کے گرد موجود تھے اس نے
اپنے رجحان سے کہا کہ ان سے پوچھو تو سہی کہ ان میں سے کس کے
لمحاذ سے کون مدعی نبوت سے زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے
بتایا کہ میں نے کہا میں بلحاظ نسب اور رول کی نسبت اس کے زیادہ
قریب ہوں۔ پوچھا، تمہارے امدان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟
میں نے جواب دیا۔ وہ میرا چچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری اس جماعت
میں مدعی عبد مناف میں سے میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے
کہا کہ میرے نزدیک آباؤ اور میرے ساتھیوں نے کہا کہ وہ
میرے چچے کھڑے ہو جائیں۔ پھر قیصر نے اپنے رجحان سے کہا
کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے
میں کچھ سوالات کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے
تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا کہنا آگہا کی قسم اس
روز اگر یہ حیامانہ نہ آئی کہ ساتھی مجھے جھوٹا کریں گے جبکہ سوالات
کے وقت میں غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرور جھوٹ بولتا،
لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس
میں نے اس سے سچ سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے رجحان
سے کہا، اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیا
ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا
اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟
میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے

پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔

فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَعَلْ بَعْدِي قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ
فِي مَدِينَةٍ نَحْنُ نَحْكُمُ أَنْ يُعَذِّبَ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَلَمْ
يُكَلِّمْنِي بِكَلِمَةٍ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَ تَقْصِدُ بِهِ لَا أَخَافُ
أَنْ تُؤْثِرَ عَنِّي غَيْرَهَا قَالَ فَعَلْ قَدْ تَلْتَمِصْنَا أَوْ
قَدْ تَلْتَمِصُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَلَيْفَ كَانَتْ حَرْبُكُمْ وَحَرْبُكُمْ
قُلْتُ كَانَتْ دَوْلًا وَجَالًا يُدَالِلُ عَلَيْنَا النِّسْرَةَ وَ
يُدَالِلُ الْيَمِينِ الْأُخْرَى قَالَ قَدْ ذَا يَا مُرْكُزُ قَالَ
يَا مُرْكُزُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
وَيُنْهَى كَاغَمًا كَانَ يُعْبَرُ أَبَاؤُنَا يَا مُرْكُزُ بِالْقِلَاصِ
وَالْقِدْقِ وَالْعَدَاةِ وَالْوَقَارِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِيَرْجِعْ بَابُ جَبِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَمْ
قُلْ لَكَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَيَكْفُرُ فَزَعَمْتَ
أَنْتَ دُونِ نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبَيَّنَتْ فِي نَسَبِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ
قَبْلَكَ قُلْتُ عَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَكَ قُلْتُ رَجُلٌ يَا سَلَمَةَ
يَقُولُ قَدْ قِيلَ قَبْلَكَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَعَمَّقُونَ
بِالنَّكَدِ قِيلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَعَزَمْتَ أَفَمَا لَمْ يَكُنْ يَسْتَدِيرُ الْكَذِبَ
عَلَى النَّكَاسِ وَيُجْلِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مَلِكَ آبَائِهِ

وَسَأَلْتُكَ أَشَرَّ أَفْئِدَةِ النَّاسِ يَتَّبِعُونَ
أَمْ ضَعْفَاءُ هُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ ضَعْفَاءُ هُمْ
اتَّبِعُوهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَانَ لَكَ الْإِيمَانُ حَقًّا يَزِيدُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِيُؤْمِنَ

پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں
نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا اس کی پیروی کرنے والے قوم کے
سرور میں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا وہ تو کمزور لوگ ہیں۔
پوچھا ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ وہ
بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل
ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں آیا ہے؟ میں نے
جواب دیا کوئی نہیں۔ پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے
جواب دیا نہیں اور ہماری ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کی ایک مدت
مقرر ہے لیکن جہن وعدہ خلافی کا خدا شر ہے۔ ابو سفیان نے کہا
کہ اس کے علاوہ میرا یہ ایک جھوٹا کلمہ بھی شامل کرنا ممکن نہ
ہوا کیونکہ وہ تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا کیا کبھی تم
نے اس سے یا اس نے تم سے لڑائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا
ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی لڑائی کا انجام کیا ہوتا تھا؟ میں
نے جواب دیا لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، پس کبھی وہ ہم پر فلب
پا لیتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا وہ تمہیں کب یا توں کا حکم دیتا ہے؟
میں نے جواب دیا وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت
کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے
آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور
ہمیں ناز پڑھنے، صدقہ دینے، پہرہ گاری، وعدہ لہا کرنے
اور امانت ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ تو اس (صحیح دوم) نے
اپنے ترجمان سے کہا جب میں یہ سب کچھ بیان کر چکا کہ اس سے
کہوا میں نے تم سے اس کے نسب کی بابت پوچھا تو تم نے بتایا

کہ وہ ہم میں مالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی
نسب میں مبعوث ہوا۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم میں سے کیا
کسی نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا تو) میں
کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے پیش رو کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں
نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے اسے
مبعوث ہونے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے نفی میں جواب دیا تو میں نے

بَعْدَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ مَنْ عَمَّتْ أَنْ لَا تَكُنْ لَكَ
 الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلُطُ بَيْنَا شَرُّ الْقُلُوبِ لَا
 يَسْخَطُ أَحَدٌ دَسَانِكَ هَلْ يَخْدِرُ فَرَعَمَتْ
 أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَخْدِرُونَ دَسَانِكَ
 هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَرَعَمَتْ أَنْ
 قَدْ قُتِلَ وَأَنْ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ دَوْرًا
 يُدَالُ عَلَيْكُمْ الْمَرْكَ وَتَدَالُونَ عَلَيْكُمْ الْآخَرَى
 وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْتَلَى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ
 دَسَانِكَ بِمَا ذَا يَا مُرُكُمْ فَذَعَمَتْ أَنْ
 يَا مُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
 بِهِ شَيْئًا دِينُكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْزُ
 أَبَاكُمْ وَيَا مُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ
 وَالْعَقَابِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدِّ الْأَمَانَاتِ
 قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ
 خَارِجٌ وَلَكِنْ تَعَرَّكُنْ أَنْتَ مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُ مَا
 كُنْتُ حَقًّا نَبِيُّكُمْ أَنْ تَمْلِكُ مَوْجِعَ قَدَفِي
 هَاتِلِينَ وَلَوْ أَرَادُوا أَنْ أَخْلَصُوا إِلَيَّ لَتَجَسَّسَتْ
 لُجَّتِي وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَنَسَلْتُ قَدَمِي تَالِ
 أَبُو سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَذَا قُلْ عَظِيمِ
 التَّوْحِيدِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
 أَدْعُوكَ بِدِينِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمُ تَسْلِمًا وَأَسْلِمُ
 بِرَبِّكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ
 رَأْسُ الْأَرْيَسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى
 كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا
 نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا
 يَتَّخِذَ بَعْضُنَا آدِبًا مِنْ دُونِ اللَّهِ
 فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا

وہ دوسری بات ہے کہ اگر کوئی لوگوں سے جھوٹ بولے تو جوڑ دے لیکن اگر وہ
 پھر جھوٹ باندھے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آبا و اجداد میں کوئی باجنا
 ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر اس کے
 آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ وہ اس طریقے سے اپنے بڑوں
 کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی بیوی کرنے
 والے قوم کے ہر لوگ میں یا غریب یا تو تم نے بتایا کہ اس کے پیروکار غریب لوگ ہیں
 اور رسولوں کے پیروکار غریب ہی ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے
 ساتھی بڑے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ تو تم نے بتایا کہ وہ بڑے رہے ہیں
 اور ایمان کامل کی خاصیت یہی ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی
 اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کر ہجر کرے؟
 تو تم نے نفی میں جواب دیا پس ایمان کا خلاصہ یہی ہے کہ جب وہ دین میں رہتا
 پس جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا میں نے تم سے پوچھا کہ کیا
 وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں اور رسول ایسے ہی ہوتے
 ہیں۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس سے
 اور تم سے لڑا؟ تو تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری اور اس کی جنگ
 مکہ کی طرح رہی ہے ایک دفعہ وہ تم پر غالب آ گیا آپسے اللہ دوسری دفعہ
 تم غالب آجائے جو رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن اگر وہ
 کامیاب ان کے ختم ہو جاتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں
 کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت
 کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے روکتا ہے جن کی
 عبادت تمہارے آبا و اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ، زکوٰۃ، ہجرت
 ایسا سے عبادت اور اسے نمانت کا حکم دیتا ہے۔ اور یہی تو نبی کی صفت ہے۔
 میں ابھی طرح جانتا تھا کہ نبی (آمر الزمان) ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے
 یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ تم میں ہوگا اور جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگرچہ دست
 ہے تو منقریب وہ (جہان رحمت) میرے قدموں کی اس جگہ کے بھی ٹپک
 ہوں گے۔ اگر مجھے امید ہوئی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ جاؤں گا تو حاضری
 کا شرف ضرور حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں
 کو دھوتا (یعنی خدمت گزار بن جاتا)۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہجر اس نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرائی نامے کو منگوایا۔ وہ پڑھا لیا اس میں

جان دیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکا کہ کوئی لوگوں سے جھوٹ بولے تو جوڑ دے لیکن اگر وہ
 پھر جھوٹ باندھے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آبا و اجداد میں کوئی باجنا
 ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر اس کے
 آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ وہ اس طریقے سے اپنے بڑوں
 کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی بیوی کرنے
 والے قوم کے ہر لوگ میں یا غریب یا تو تم نے بتایا کہ اس کے پیروکار غریب لوگ ہیں
 اور رسولوں کے پیروکار غریب ہی ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے
 ساتھی بڑے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ تو تم نے بتایا کہ وہ بڑے رہے ہیں
 اور ایمان کامل کی خاصیت یہی ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی
 اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کر ہجر کرے؟
 تو تم نے نفی میں جواب دیا پس ایمان کا خلاصہ یہی ہے کہ جب وہ دین میں رہتا
 پس جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا میں نے تم سے پوچھا کہ کیا
 وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں اور رسول ایسے ہی ہوتے
 ہیں۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس سے
 اور تم سے لڑا؟ تو تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری اور اس کی جنگ
 مکہ کی طرح رہی ہے ایک دفعہ وہ تم پر غالب آ گیا آپسے اللہ دوسری دفعہ
 تم غالب آجائے جو رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن اگر وہ
 کامیاب ان کے ختم ہو جاتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں
 کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت
 کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے روکتا ہے جن کی
 عبادت تمہارے آبا و اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ، زکوٰۃ، ہجرت
 ایسا سے عبادت اور اسے نمانت کا حکم دیتا ہے۔ اور یہی تو نبی کی صفت ہے۔
 میں ابھی طرح جانتا تھا کہ نبی (آمر الزمان) ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے
 یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ تم میں ہوگا اور جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگرچہ دست
 ہے تو منقریب وہ (جہان رحمت) میرے قدموں کی اس جگہ کے بھی ٹپک
 ہوں گے۔ اگر مجھے امید ہوئی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ جاؤں گا تو حاضری
 کا شرف ضرور حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں
 کو دھوتا (یعنی خدمت گزار بن جاتا)۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہجر اس نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرائی نامے کو منگوایا۔ وہ پڑھا لیا اس میں

مُسْلِمُونَ ۚ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَلَمَّا انْ قَضَى مَقَالَتَهُ
عَدَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عَظَمَاءِ الرَّوْمِ
وَكُنْتُ لَخَطِّ هَرَفٍ فَلَا أَدْرِي مَاذَا قَالُوا وَأُرْمِيهَا
لَا أُخْرِجُهَا فَلَمَّا انْ تَخَرَّجْتُ مَعَهُ أَصْحَابُ ابْنِ
خَلَوَاتٍ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا بَرًّا
أَبُو كَبْشَةَ هَذَا مِلْكُ بَنُو الْأَصْغَرِ
يَخَافُهُ ۚ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا
مُسْتَبِقًا بِأَنَّ أَمْرًا سَيُظَاهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ
قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ ۚ

۳۱۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ الْقَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا تُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا
يَقْتَحِمُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ
أَيُّهُمْ يُعْطَى فَعَدُوا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنَّ
يُعْطَى فَقَالَ ابْنُ عَرِيٍّ قِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ
فَدْرَسِي لَهُ فَمَضَى فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى
كَانَ لَا يُرَى كُنْ يَهْ شَوْءٌ فَقَالَ لَقَدْ آتَيْتُهُمْ حَتَّى
يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ
بِنَا حَتَّى نَمُرَ نَعْرًا أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَخَيْرُهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَا نَنْ يَهْدَى بِكَ
رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ
الْقَحِيرِ ۚ

۳۱۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ
عَبْدِ وَحْدَةَ ثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ حَنِيدٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ كَانَ دَسْرُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ غَنَى أَهْوَاؤُهُ لَرُفِغِهِ حَتَّى يُصِيبَ فَإِنْ
سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَلَنْ لَعَرِيسَتَهُ إِذَا أَتَا أَعَارَ
بَعْدَ مَا يُكْسِمُهُمْ فَذَلِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ
الْقَحِيرِ ۚ

اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے رسول کی عبادت نہ کریں اللہ کی کو اس کا
شریک نہ ٹھہرائیں اور آپ میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر پس
اگر اس بات سے پہلے تو کہہ دیا گواہ ہو کہ ہم مسلمان ہیں مالم مسلمان نہ بنیں
کہ جب وہ اپنی لٹکھو لٹکھ کر چکا تو اس کے اندر وجودی سرور ملے ان کی
آوازیں بلند ہو گئیں اللہ بڑا شہر دل ہوا۔ لیکن میں نہیں جان سکا کہ وہ کیا کہ
رہے ہیں۔ یہیں باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں
اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باہر نکلا اللہ میں علیحدگی ملی تو میں نے ساتھیوں سے
کہا کہ الی کیشہ کے بیٹے (رسول خدا) کا دم بکتا بلند ہو گیا ہے کہ بنی امیہ
ہردیوں کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ ابو سفیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم
عبدالعزیز بن ابوجازم کے والد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالی عنہ سے سعادت کی شہک انہوں نے جنگ خیبر کے وقت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص
کو دے گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ لوگ کھڑے ہو
گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو ہر
ایک جھنڈا ملنے کی امید رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا، علی کہاں ہے؟ عرض
کیا گیا، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ
نے اپنا عتاب وہن ان کی آنکھوں میں ڈھکیا، تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے
گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم
ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ پس
جب تم آہستگی سے ان کے میلان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت
دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض ملتا ہوتا ہے۔ پس خدا کی
قسم، اگر تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی راہ ہدایت مل گئی تو یہ شناع
گراں مایہ (سرخ اونٹوں) سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک ٹرائی
شرعاً نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ اذان کی آواز
سننے تو ٹھہر جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ آتی تو عہد شروع فرما
دیتے، اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم خیبر میں صلیت کے وقت
ہی پہنچتے۔

اس انداز سے لڑتے تھے کہ کسی کو جھکنا اور جے لے لینا ہوگا کہ اس کا دین برباد نہیں ہوتا

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ آبَائِنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَبَاءَ هَآئِلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا يَسْأَلُ لَا يُعْبِدُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصِيبَهُمْ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ يَسَاجِيْعِهِمْ وَمَا لَهُمْ فَمَتَارًا ذُو قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبَرُ فَكَهَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَصْبَحَ بَيْتَ خَيْبَرَ إِذَا إِذَا قَرْنَا لِبَاسَةٍ قَوْمٍ نَسَاءُ صَبَاهُ الْمَذْنِي رَيْنَ.

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَمْدٌ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمْتَنِي نَفْسِي وَمَالِي إِلَّا بِحِفْظِهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ رَوَاهُ عَنْهُ دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً خَوَّذَى بِغَيْرِهَا وَ مَنْ أَحَبَّ الْغُرُوحَ يَوْمَ الْيَوْمِ.

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ كَعْبٍ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ كَاتِبَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ حِينَ تَغْلَفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا دَوَّى بِغَيْرِهَا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر کی جانب نکلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان کے خلاف جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کسان اور نوکرے لے کر (قلعہ سے) باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو جلتے ہوئے محمد خدا کی قسم محمد اور فوج۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ کر صدامند فرمائی اور فرمایا: خیر تیاد ہوگی کیونکہ جس قوم کے میدان میں ہم اترتے ہیں اس کی بیستہ نام غریباں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس میں نے قَالَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا اگر حق کے ساتھ اور اس کا سبب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

روایتی کا مقام ظاہر نہ کرنا اور معجزات کو سحر کرنا۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطلاع میں حضرت عبد اللہ بن کعب سرگروہ تھے انہوں نے حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے خلاف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اپنے اصلے نشانے کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ مَآلِكُ
قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا يُرِيدُ غَزْوَةً
يَعْرِى وَهَذَا إِذَا دَرَى بِغَيْرِهَا أَحْتَرُ كَانَتْ غَزْوَةً
تَهْوُلُ فَخَذَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حِزْبٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَعْدًا
بَجِيدًا وَمَعَانًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَةً عَدُوٍّ
كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ بِوَجْهِهِ
لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً عَدُوٍّ وَهَمَّ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ
الَّذِي يُرِيدُ وَأَنْ يُرْسَلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ
أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَدَلَّمَا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ
الْخَيْبِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ كَعْبٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَيْبِ
فَإِذَا خَرَجَ قَوْلُهُ وَكَانَ يُجِبُ أَنْ لَا يَخْرُجَ
يَوْمَ الْخَيْبِ

بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
أَبِي أُسَيْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِدِي
الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعَهُمْ يُصَلُّونَ بِهَا جَمِيعًا

بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ وَقَالَ كَرِيمٌ عَنْ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے
تو مسلمانوں کے لئے ایک مقام خاص فرماتے تھے جس کا نام
تجوک کا جب موقع آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے سخت گرمی میں یہ طویل طویل سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے
میں جنگلات ادا آگے دشمنوں کی کثیر تعداد تھی۔ تو آپ نے
مسلمانوں کو اس سے مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ سعادتِ حال
کے مطابق تیاری کر لیں اور اپنا نشانہ بھی بتا دیا۔ یونس،
زہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت
کعب بن مالک فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم جمعرات کے روز سفر پر نکلے تھے۔
عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہما اپنے والد محترم سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے
نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا
پسند فرماتے تھے۔

عبد اللہ بن مسعود، ہشام، معمر، زہری،
عبد الرحمن بن کعب مالک اپنے والد محترم سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے
نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا
پسند فرماتے تھے۔

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا
فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر نماز) فدائہ الحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے
سنا کہ وہ (سب کے سب) دونوں (دعا و عمرہ) کا تلبیہ پکار کر ادا کر رہے ہیں۔

میں نے کے آخر میں سفر کرنا۔

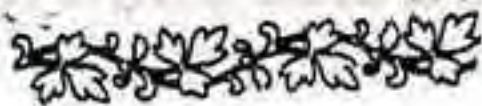
ابن عباس انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من المدینة یحتمل یقین من ذی القعدة
وقد مر مکة لا ربه لکیال خلوت من ذی
الحجة .

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَمِلُ
لِيَأْخُذَ بِقَيْنٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تَرَى إِلَّا
الْحَبَرِ فَكَلَّمَا وَتَوَكَّأَ مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لَعْنَتَيْنِ مَعَهُ
هَكَذَا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَجَى بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَجْعَلَ قَائِلًا عَائِشَةُ حَدَّثَنَا
عَيْنًا يَوْمَ النَّحْرِ بِحُجْرٍ بَقِيَ فَقُلْتُ مَا هَذَا
فَقَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ أَرْوَاحِهِمْ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا
هَذَا الْحَدِيثُ لِلْقِسْمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَيْتُكَ
وَاللَّهُ بِالتَّحْدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ .

کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذی القعدة کی
پچیس تاریخ کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ میں چار ذی الحجہ
کو جلوہ افروز ہوئے تھے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ
ذی القعدة کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا مقصد موت
حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول
خدا نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو
لیکن وہ کبیرہ کا لحاف اور سفاد لروا گئے درمیان
سہی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ قربانی کے روز ہمارے پاس گائے
کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا
تو بتایا گیا کہ رسول خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب
سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یہی فرماتے ہیں کہ میں
یہ حدیث حضرت قتادہ بن محمد کو سنائی تو
فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک
بیان کی ہے۔

—————



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پارہ ۱۲

رمضان شریف میں سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں سفر پر نکلے، لیکن آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، جمید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

الوداع کہنا اور ابن دہب کا قول ہے

سلمان بن یسار: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مشن پر بھیجا کہ اگر تم قریش کے فلاں فلاں ڈو آدمیوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ہمیں وصیت فرمائیں، تو ارشاد فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا، اللہ اکر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

نافع، حضرت ابن عمرؓ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن صباح، اسمعیل بن زکریا، جید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اُس کی بات سنو اور نہ اُس امر میں کھانا فو۔

امام کے پیچھے لوٹنا اور اس کے ذریعے یتاہ مانگنا

بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

٣٩. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ
أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ
اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَسَّافَ الْحَدِيثَ

بَابُ التَّوَدِيعِ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ.

أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا: إِنْ لَقِيتُمْ فَلَانًا وَقُلَانًا لَرَجُلَيْنِ مِنْ قَوْمَيْهِمَا سَأَلَهُمَا فَعَزَّ قَوْمُهُمَا يَأْتِيَانِي قَالَ شَعَرَاتِيْمَا كَوُوعِدَ جِئْنَاكَ مَا الطَّرِيقُ وَهَمْ فَكَانَ إِلَيْنَا كُنْتُ أَمْرًا تَحْكُمُونَ أَنْ تَجْرُوا أَقْلَانَا وَقُلَانَا يَأْتِيَانِي وَإِنَّ النَّارَ لَا يَبْعِدُ بَيْنَهُمَا إِلَّا اللَّهُ كَانَ أَحَدُ قَوْمِهِمَا قَاتِلُ الْآخَرِ.

بَابُ السَّمْعِ وَالْقَاعَةِ لِلْإِمَامِ

٢١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
صَبَاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَازِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَالِكٌ
يُؤْمَرُ بِهِ الْعَفْصِيَّةُ فَإِذَا أُمِرَ بِعُصِيَّةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ
بَابُ يَعْتَلِدُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيَتَّقِي بَابُ

بَابُ يَمَانَتِكَ مِنْ ذَوَائِدِ الْإِمَامِ وَيَتَقَبَّلُ بِهَا

٢١١ جَدُّنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزَّيْنَادِ أَنَّ الْأَعْرَابَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ بَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ وَ
يَهَذَا الْإِسْنَادُ مِنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ
عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ
أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّا لِلْإِمَامِ
جُتْدٌ كَمَا تَلَّ مِنْ قَدْرَانِهِ وَتَقَلَّى بِهِ كَوْنٌ أَمَرَ
بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّكَ لَتَرِيدُكَ أَجْرًا وَإِنْ
كَانَ بَعِيرُهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ .

بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ عَنِ لَا يَفِرُّ وَأَوْ قَالَ
بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرِ

٢١٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ
عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمَقْبُولِ فَمَا اجْتَمَعْنَا اثْنَانِ
عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً
مِنَ اللَّهِ فَالْتُمْنَا عَلَى أَبِي شَيْءٍ بِبَايَعِهِمْ
عَلَى الْحَوِثِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّيْرِ

٢١٣. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ
تَيْمُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرِّ أَتَاهُ آيَةٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ
حَظَلَّةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ: لَا أَبَايِعُ
عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ.

٢١. حَدَّثَنَا الْبَلْخِيُّ بْنُ الْإِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
إِبْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالِ يَا بَعْتُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ

اعتراف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب میں آخری اور سب سے سبقت لے جاتے والے میں: اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جو میرا حکم مانتا ہے گویا وہ میرا حکم مانتا ہے اللہ جو میری نافرمانی ہے گویا وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور جو میرا حکم ٹوڑتا ہے اس کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے لگتے ہیں اور اس کی پٹاؤں لگتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ سے ٹکستے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اُسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مرجانے تک کی بیعت کرنا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَبَيْعُ الرِّمَىٰ** (سورۃ الفتح، آیت ۱۸) کے نیچے تمہاری بیعت کرتے۔ یعنی۔ (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ گزشتہ سال ہم (حیدر علیہ کے مقام سے) لوٹے۔ (اسلام) ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا وقت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ پروری تھی۔ پس میں رو کر یہ اس نافع سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ نے کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا اگر ثبات قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ حصر میں ایک شخص نے میرے پاس آکر کہا کہ حضرت عبداللہ بن خطلمہ لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس بات پر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پھر میں ایک اور درخت کے سامنے بیٹھ گیا۔ جب جیڑم بھڑکی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع!

فَلَمَّا خَفَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكُوْزُ الْآتِيَاءُ خَالٍ
قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَآيَضًا قَبْلَهُ
الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا سَلِيمٍ عَلَى أَى شَيْءٍ كُنْتُمْ
تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ :

۲۱۵ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ
الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَقُولُ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا
مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا جِئْنَا أَبَدًا فَاجَابَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَأَعِيشَنَّ
عِشَّ الْآخِرَةِ فَاجَابَهُ الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرَةُ :

۲۱۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ
فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَأَخِي فَقُلْتُ بَايَعْنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَتْ
الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ مَلَأَ تَبَايَعْنَا قَالَ عَلَى
الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ :

باب ۱۵۵ عَمْرٍا الزَّمَامِ عَلَى النَّاسِ فَمَا يَطِيقُونَ
۲۱۷ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَالَنِي عَنْ أَمْرِ مَا قَدِ بَيَّعَ
مَا أَرَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا مُؤَدِّيًا لِنَيْطِ الْخَرْجِ
مِمَّا أَمَرَائِي فِي الْمَغَارِ فَبَغِزْتُ عَلَيْهِمْ فِي أَشْيَاءٍ لَا
تُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا
أَنْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَى أَنْ لَا
يَجِزَ عَلَيْنَا فِي أَمْرِ الْأَمْرَةِ حَتَّى نَفْعَلَهُ وَإِنْ أَحَدُكُمْ
لَنْ يَزَالَ يَخِيرُ مَا اتَّقَى اللَّهُ وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ

فَتَنَى بِسَالٍ رَجُلًا فَشَقَّاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَعْدُوهُ
وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا غَدَرَ مِنَ الدُّنْيَا
إِلَّا كَالْغَنَبِ شَرِبَ صَفْوَةً وَبَقِيَ كَدْرُهُ

کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں مگر کیا اچھا دوبارہ سہی پس میں نے دوسری دفعہ بھی بیعت کر لی۔ پس میں (یزید بن ابی مرثد) نے پوچھا اے ابو سلمہ! آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا میں نے

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جنگ خندق کے وقت انصار یہ کہتے ہوئے ہاں گاہ رسالت میں حاضر ہوئے یہ کہتے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر تائید زندہ رہے گا اہل یہ عزم جہاد وہی کہ ہم سے اللہ علیہ السلام کی ناپاں سہاگ بہان کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے اے اللہ! یہی آرام تو آخرت کا آرام ہے۔ پس میرے انصار وہاں جہاد پر کرم فرما۔

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ فرمایا، دور ہجرت تو ختم ہو چکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا، پھر ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام

اور جہاد پر۔

۱۵۵ باب ۱۵۵ عَمْرٍا الزَّمَامِ عَلَى النَّاسِ فَمَا يَطِيقُونَ
الْبَعَالُ کَلَامُ بَنَانِ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز کسی شخص نے اگر مجھ سے ایسی بات پوچھی جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا کہ لا حظ تو فرمائیے کہ ایک شخص مسلح ہو کر میرا اور غیبت اپنے سرداروں کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ پس مالک ہم پر اتنا بوجہ رکھنے لگے جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو تو ہم کیا کریں؟ میں نے اس سے کہا کہ خدا کی قسم میری کچھ باتیں نہیں آتا کہ تم کیا جواب دوں، ماسوائے اس کے کہ جب ہم بھی کرم اللہ علیہ وسلم کے پہلو ہوتے تو آپ ہمیں میں کام کا حکم دیتے تو صرف ایک بار فرماتے، یہاں تک کہ ہم اس کی باتیں کر چکے ہوتے۔ تم میں سے ہر شخص اچھا ہے مگر جو

اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں شک پیدا ہو جائے تو متعلقہ آدمی سے بلا واسطہ گفتگو کرے اور وہ اس کی قسم لے اور عقرب تم اس طرح قسمی کر دینے والوں کو ترس جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی

جس کے ہوا کوئی مجبور نہ کرے اس وقت بات لیتا کہ دنیا کی سالار اس وقت میں رہا ہے کہ اس کا صاحب باقی تو رہا مگر اس کا مالک نہیں رہا۔

رسول خدا اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلتے
سے پہلے ابتداء نہ فرماتے

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبد اللہ اور ان کے منشی فرماتے
ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی لوفی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے مکتوب
گرامی بھیجا، جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوران جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے (جہاد شروع نہ
کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ لوگوں کے درمیان
کھڑے ہو اور فرمایا: اے لوگو! دشمن سے لڑنے کی تمنا نہ
کیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو اور جب ٹکراؤ ہو جائے
تو ثابت قدم رہو اور بیش نظریہ رکھو کہ جنت عواریں کے سائے
تسے ہے۔ پھر زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے: اے اللہ!
کتاب نازل فرمائے، اے بادلوں کو چلائے، اے درختوں کو
شکست دینے والے، ہمارے دشمنوں کو شکست سے دوچار کرو اور
ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

امام سے اجازت طلب کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ایمان والے خود ہی ہیں جو اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر
ہوئے ہوں، جس کے لیے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جانیں جب تک ان
اجازت نہ لیں۔ بیشک جو لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں۔ (سورہ انور)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے
میں نبی کریم کے دربرو ہو گیا۔ میں اپنے پانی ڈھونڈنے والے آؤٹ
پر سو رہا تھا جو تھکاوٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ نے فرمایا،
تمہارے آؤٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار
ہوا، یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آؤٹ
کو پیٹا اور اس کے لیے دعا کی کہ: تو وہ آسانی سے دوسرے آؤٹوں
کے آگے چلے گا۔ پھر فرمایا اب تم اپنے آؤٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے
عرض کیا اب تو اچھا ہے۔ اے آپ کی برکت ماسل ہو گئی ہے۔ فرمایا

بَارَكَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَرُؤُلَ
الشَّمْسُ.

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ
ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَهَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقَبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
كَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأَتْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا أَنْتَظَرُ حَتَّى مَالَتْ
الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَسْتَمُوا
لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْكُتُوا اللَّهُ الْعَاقِبَةُ فَإِذَا لَقِيتُمْهُمْ
فَاسْبِرُوا وَاعْمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّيْءِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْبِرِ
السَّحَابِ وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ
وَانْصُرْنَا سَكِينًا

بَارَكَ اسْتَثْنَانِ الرَّجُلِ إِلَّا مَا مَ لِقَوْلِهِ
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَوْ يَدْعُونَهُمْ
يَسْتَازُوا لَوْ أَنَّ الَّذِينَ يَسْتَازُونَكَ إِلَى

أَخْبَرِ الْآيَةَ
۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ بْنُ
الْمُعَاوِيَةِ عَنِ الشَّيْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَتَلَّحِقْ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَا عَلَى
نَاحِيَةٍ لَنَا قَدْ أَغْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ مَا لِي بِكَ
قَالَ قُلْتُ أَعْيَى قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَجَعُوا وَدَعَالَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِسْلَامِ قَدْ
يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِعِيرُكَ قَدْ
أَصَابَتْهُ بَرَكَةٌ قَالَ أَفَتَبِعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا صُحْرٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَبِعَيْنِيهِ فَبَعَثَهُ آيَاهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرِي حَتَّى
أَبْلَغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ
فَأَسْتَأْذِنُكَ فَإِذَا نَزَلْتُ فَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ
حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتَنِي خَالِي نَسَائِي عَنْ
الْبَيْعِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي قَالَ
وَحَدَّثَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكُرًا أَمْ
فِتْنًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فِتْنًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ
بِكُرٍّ أَفْلَدَّوْهُمَا وَكَلَامُكَ كَلِمَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ
وَالِدَايَ أَدَا اسْتَشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتِي صَفَاءُ
فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِنْكُمُنَّ فَلَا تُزَوِّدُنَّ بَهْنُ
وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ فِتْنًا لَتَقُومَ
عَلَيْهِنَّ وَتُزَوِّدُنَّ بَهْنُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَدَوْتُ
عَلَيْهِ بِالْبَيْعِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّكَ عَلَيَّ
قَالَ السَّيِّئَةُ هَذَا فِي قَضَائِكَ حَسَنٌ لَا تَرَى
بِمَا بَأْسًا .

باب ١٥٨ مَنْ غَرَا وَهُوَ حَدِيثٌ عَنْهُ
بِعَاسِهِ فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ ١٥٩ مِّنْ اخْتَارِ الْغُرِّ وَبَعْدَ الْبِنَاءِ
فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفِتَنِ
٣٣٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالسُّدَيْشَةِ قَوْمٌ قَدْ كُفَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تم اسے فروخت کرنا چاہتے؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے سوا میرے پاس کوئی لونٹ تھا بھی نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ چیر جی میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تم اسے بیچ دو۔ تو میں نے اس شرط پر ہنسی دیا کہ مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے جس کے باعث میں نے آپ سے جلد واپسی کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی مدینہ منورہ کی جانب چل پڑا، یہاں تک مدینہ طیبہ میں پہنچ گیا کہ سب سے پہلے مجھے میرے ماموں علیؑ ملا۔ انھوں نے اونٹ لے کر رکھ رکھا، علیؑ بھی پوچھا تو میں نے حکم سے سیدھا حال محل کر دی۔ تو انھوں نے مجھ کو اس کا حضرت جابرؓ کا گھر لے گئے جہاں کہ ہوں اللہ نے اجازت دیتے وقت مجھ سے پوچھا کہ تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا شادی شدہ سے۔ فرمایا تم کنواری سے شادی کرتے تو دونوں پاران کھیلنے کھاتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد حرم کا انتقال ہو گیا یعنی انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں۔ پس میں نے اُن جیسی کنواری لڑکی سے شادی کرنا پسند کیا کہ وہ انیس ادب کتاب لے کر رکھا سکے گی اور اندان کی نگرانی کر سکے گی۔ بایں وجہ میں نے شیبہ شادی کی ہے تاکہ اُن کی نگرانی کرے اور ادب زندگی سکھائے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو دوسرے روز میں وہ اونٹ لے کر آپ کا دولا کا بھاد میں شامل ہونا جس کی ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جہاد میں شب زفاف گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

گجرات ہٹ کے وقت امام کی حیثیت

تقادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ
مطرہ موسیٰ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی جانب گئے۔

ہر ایک کے لئے یہ حوالہ دیا کہ جو حضرت مینو کا قول ہے کہ تجاوت میں ایسا کرنا جو تعجب جاؤ تو قتل نہ کرو۔ آتا۔

فَرَسًا لَّيِّنًا طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ بِرَدِّانٍ
وَجَدْنَاكَ الْبَحْرًا.

بَابُ الشَّرْعَةِ وَالتَّكْضِ فِي
الْفَرَجِ.

۲۲۱- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَازِمٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
فَرَعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّيِّنًا طَلْحَةَ بَطِيئًا شَرَّ خَرَبٍ يَرْكُضُ حَذَى
فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَعَنُوا
إِنَّهُمْ لَيَجْرِفُنَا سَبْقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

بَابُ الْجَعَالِ وَالْحَمَلِ فِي السَّبِيلِ فَقَالَ
مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَمْرِو الغَزْدِ قَالَ إِيَّايَ أَحَبُّ
أَنْ أَمِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي قُلْتُ أَوْسَعُ اللَّهُ
عَلَيَّ قَالَ إِنْ غَنَّاكَ لَكَ وَإِيَّايَ أَحَبُّ أَنْ يَكُونَنَّ
مِنْ مَالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ : وَقَالَ عُمَرُ أَنَّ نَاسًا
يَا خُدُونِ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيَجَاهِدُوا أَشَقَرًا
يَجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَتَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى
نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ - وَقَالَ طَاوُسٌ وَسَوْجَاهُ
إِذَا دَفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا يَشُكُّ مَا وَضَعْنَا عِنْدَ
أَهْلِكَ

۲۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ النَّسِ سَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ فَقَالَ
نَايِدًا سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَحَلَّتْ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ
يُبَاغِضُ نَاسًا لَمْ يَتَّبِعْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ
فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ : وَلَا تَحْدُثْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۲۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ

د جب واپس لوٹے تو فرمایا، ہمیں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے
گھوڑے کو دیکھا جیسا (بیز رفتار) یا ہے۔

خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار
ہوئے اور اس نئے گھوڑے پر آپ گھوڑے کو بڑھاتے ہوئے
تہنا دھر جا پہنچے۔ آپ کے بعد دوسرے آدمی بھی گھوڑوں پر سوار
ہو کر معلوم کرنے کے لیے نکلے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے ان سے فرمایا،
دور نے کوئی بات نہیں ہے اور یہ گھوڑا تو دنیا کی طرح (تیز رفتار) ہے اس روز
کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکا۔

راہِ خدا کا خرچ دینا اور سواریاں مہیا کرنا

مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے جہاد
میں جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا
چاہتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی کی وصعت مرحمت
فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا، تمہاری وصعت اپنی جگہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ راہِ
خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد
کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ مستحق
ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاووس اور مجاہد
کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے
تو اس سے جہاں چاہو خرچ کر دیا اپنے اہل و عیال کو دے

۲۲۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے
پوچھا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر
اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے
بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے
مصدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَمْرًا
ابْنَ الْأَخْطَابِ تَمَلَّ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يَبْكُ
لَمَّا رَأَى أَنَّ يَتْبَعُهُ كَسَالُ الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَّبَعُهُ وَلَا تَعُدَّ فِي صَدْقَتِكَ.

۲۲۴. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا أَنَا أَشَقُّ عَلَى
أُمَّتِي تَخَلَّفْتُ عَنْ سِرِّيَّةٍ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لَأَجِدُ حُمُولَةً
وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَخْلُقُوا
عَنِّي وَلَوْ دُونَ ذَلِكَ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَاتَلْتُ
شَقْرًا حَتَّى شَقَّقْتُ شَقْرًا أُحْيَيْتُ.

بَابُ مَا قِيلَ لِلْوَأْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۲۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَشْجَثُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي كَعْبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ
سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِسْوَاءٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَجَبَلَ.

۲۲۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاشِبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُقَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ يَهْزِمُهُمْ
فَقَالَ أَنَا أَخْلَفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ عَلَى فُلَاحٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ

مَسَاءً اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْطِيَنَّ الزَّيَّاتِ
أَوْ قَالَ لِيَأْخُذَنَّ عَدَاؤُهَا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَنْقَالَ يُجُوبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُلَاقِيَهُمُ اللَّهُ فَكَيْفَ هَذَا
فَخَنُّ بَعِيٍّ وَمَا نَزَّجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلَيَّ فَأَعْطَاهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں لے کر دیا۔
پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا ارادہ ہوا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: **اے**
اے زخید اور اپنے مدد کو واپس نہ لو ناؤ۔

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ کا
نہ ہوتا کہ میرا شرح رسالت کے پروانوں پر شاق گزرے گا
تو میں کسی سرید کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ اور میرے پاس اتنی
سواریاں بھی نہیں کریں سب کو سوار کر کے لے چلوں۔ دوسری
جانب یہ بات مجھ پر شاق گزرتی ہے کہ میں انہیں دیکھ کر چھوڑ
جاؤں اور انہیں تو یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں لڑیں اور قتل کیا
جائیں پھر زندہ کیا جائیں اور حکم شہادت نوش کریں، پھر زندہ کیا جائیں
رسول خدا کا پرچم

تعبیر بن ابی مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت
سعد بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے۔
جب انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو سعد بھی ساتھ
گئے۔

حضرت سلمہ بن اکوعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
کہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ خيبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مجھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں
انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مہلے جب اس بات کی شام آئی جس کی صبح کو خيبر فتح ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ

فرمایا کہ صبح کو جھنڈا انھیں پکڑے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں
یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر
فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آئے اور ہمیں اس بات کی
امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی

میں سے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں اور ان کے ساتھ ہوں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَهُنَا أَمْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَا الزَّايَةَ بِأَتْبِ الْإِجِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يَقُصُّونَ لِلْإِجِيرِ مِنَ السَّغِيرِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَلْبِ كَرَسَاسِي الْقُصْعِ قَبْلَهُمْ سَهْمُ الْعَرَبِ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ هَاتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ.

۲۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَدْتَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَجِئْتُ بِكَرْفَرٍ أَوْ لَقِيتُ أَعْمَالِي فِي لَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ إِجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَقُصَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرُ فَأَنْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَتَزَعَرَتْ يَتِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيْدِيكُمْ يَدَةُ إِلَيْكَ فَقُصَّ هَا كُنَّا يَقْضُمُ الْقُحْلُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْرَتَ بِالرَّغَبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلُهُمَا عَنْ وَحَلَّ سَنَلَقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالرَّغَبُ بِمَا أَشْرَكُوا يَا شَوْ وَقَالَ لَجَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَلِيَصْرَتَ بِالرَّغَبِ قَبِينَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِمَقَائِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَدِي وَأَوْقَدَ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَشِلُونَهَا.

بدولت فتح سے نوازا۔

نافع بن جبر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

ابو جبرت پر جہاد کرنے والا۔ امام حسن بصری اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے کہ ہجرت پر جہاد کرنا وہ کو مال غنیمت میں سے حصہ ہے کہ عطیہ بن قیس نے ایک کھوڑا آندہ بنی رفاع میں آدھا حصہ لے لیا۔ پس کھوڑے کے حصہ میں چار سو دینار آئے تو انہوں نے یہ

یعنی ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے ایک شخص کو جوان اونٹ سواری کے لیے دیا اور میرے نزدیک یہ

عمل اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ قابلِ وثوق تھا۔ پھر میں نے ایک آدمی کو ہجرت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس آدمی سے لڑائی کی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ

کھائے۔ اس آدمی نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکال کر اس کے سامنے لے دیا تو دوسرے نے دوسرا شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اس کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں بچا

فرمان رسالت کہ میری مدد فرمائی گئی ایک ماہ کی مسافت تک کے تعب سے۔ نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ عنقریب ہم کا نزدیک

وہوں میں رہے گا انہیں لے کر آئیں گے اللہ کا شریک نہیں ہے اور ان کے

آیت (۱۵۱) اس سلسلے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم سے روایت کی ہے

سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے

جو امن الکلم سے رعبوت فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک روز جبکہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس زین کے خزانوں کی کھیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تو چلے گئے اور ان

خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

اور میری زندگی میں اللہ عزوجل نے اس کو اس کی جگہ پر لے آیا ہے

۲۲۸. حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو ہجرت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس آدمی سے لڑائی کی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ کھائے۔ اس آدمی نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکال کر اس کے سامنے لے دیا تو دوسرے نے دوسرا شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اس کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں بچا

فہرست رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں فرمایا ہے کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دس دی گئیں۔
کنجیاں سرمت نراخے کا یہی نمکاسی جملہ مکتوبہ ۱۰۲ میں بھی ہے۔ شیخ حالت کے ماہ نامہ مطالعہ اسلامی قریب ہی سرواچ ملک کے
محبان ام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ الامن واسلحہ میں ایک درجن کے قریب ایسی احادیث پیش کی ہیں جن میں اس بات
کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و مرید کوئی مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کن کن پنیرول کی کنجیاں سرمت فرمائی ہیں۔ ایسی جملہ احادیث
پیش کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہے :- کلامی ! انسان کی کنجی سے دیدہ عقل کے کواڑ کھول کر یہ کنجیاں دیکھیے جو مالک الملک شہنشاہِ قدیر
جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خدیفہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملا فرمائی ہیں۔ خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، نصرت کی کنجیاں
نفع کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، ناسکی کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں ادساب اپنا وہ بلائے جان اقرار یا دیکھئے :- جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے
انتیار سوتا ہے جب چلبے ہوئے، جب پا بے نہ ہوئے ۔ دیکھ ! محنت الٹی لوں قائم ہوتی ہے۔ واللہ رب العالمین (الامن واسلحہ ص ۶۵)

عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَرُدُّ دُحُومَ الْأَضَافَةِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.
 ۲۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ يَسَّارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الثُّعَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَحْرَمٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَصْهَبِ وَهُوَ مِنْ خَيْبَرِ وَهُوَ أَذَى خَيْبَرَ قَصَبُوا الْعَصْفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يَأْكُلْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسُورَتِي لَكُنَّا قَائِمِينَ وَشَرِبْنَا لَحْمًا مِمَّا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَضْمُضٌ وَمَضْمُضَانٌ وَصَلَيْنَا.
 ۲۳۴. حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَكْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ أَرْوَاحُ النَّاسِ وَأَمْتَقُوا فِي نَوَافِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبْرَاهِيمَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عَمْرُو بْنُ خَبْرَةَ فَقَالَ مَا بَقِيََا وَكَمْ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ نَدَخَلُ عَمْرُو بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُ مَا بَقِيََا وَهُمْ يُعَذِّبُكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِي الثَّانِي يَأْتُونَ بِفَضْلِ الْأَوَادِ هُمْ قَدْ عَاوَزُوا عَلَيْهِ تَعَوُّدًا هُمْ يَأْوِزُهُمْ فَاحْتِجِ النَّاسُ حَتَّى قَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ.
 بَابُ حَمْلِ الرَّادِ عَلَى الرِّقَابِ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادراہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

حضرت سید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر نکلے جب مقام مہبہ میں پہنچے جو خیبر کے نزدیک اور اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں ستر پیش کیے

گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پئے اس کے بعد آپ نے کھلی فرمائی تو ہم نے بھی کھلیاں کیں اور اس کے بعد بغیر تازہ و منود کئے نماز پڑھی۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کا نادراہ ختم ہو گیا اور وہ خالی لاٹھہ لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ وہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ان کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے فرمایا: اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم نذرہ کس طرح رہو گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو کہ اپنا بچا ہوا نادراہ بارگاہ رسالت میں لے آئیں۔ آپ نے اس پر برکت کی دعا کی۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھرنا شروع کئے یہاں تک کہ ان کے تمام برتن بھر گئے اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا: گردنوں پر زادراہ اٹھانا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زادراہ میں تین سو آدمی تھے۔ ہم نے اپنا اپنا زادراہ گردنوں پر اٹھایا جو اٹھا۔ ہمارا دشمن ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک آدمی روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا: اے ابو عبد اللہ آدمی کو ایک کھجور سے کیا سہارا مل سکتا ہے؟ فرماتے ہیں۔ ایک ایک کھجور کی قیمت کا اس وقت تیرہ جلاب ساری کھجوریں

۲۳۵. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَمِنِّي زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِمَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَمَرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الثَّمَرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا

یہاں تک کہ ان کے تمام برتن بھر گئے اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا: گردنوں پر زادراہ اٹھانا

فَقَدَّهَا حِينَ فَقَدْنَا مَا اسْتَحْيَا أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَبَادَا
خَوْثٌ قَدْ قَدَّ قَدَّ الْبَحْرُ فَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةً
عَشْرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا .

باب ۱۶۱ اِرْدَاةُ الْعَرَاةِ خَلْفَ أُخْيَاهَا .

۲۳۶ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُبِيكَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ يَا بَرِّ بَحْرٍ وَعُصْرَةٍ وَلَمْ أَرِ دَعْلَى
الْحَجَرِ فَقَالَ أَذْهَبِي وَلِيْزِي ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ أَنْ يُعْمِدَ لَهَا مِنْ التَّنْعِيمِ فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَكَّةَ حَتَّى
جَاءَتْ .

۲۳۷ . حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأَعْمِدَ هَاتِيكَ النَّعِيمِ
بِابِ ۱۶۱ اِرْدَاةُ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجَرِ .

۲۳۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي رَيْسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ
لَيَصْرُخُونَ بِهَا جَمِيعًا الْحَجَرِ وَالْعَمْدَةِ .

باب ۱۶۲ الرَّدْفُ عَلَى الْجَمَارِ .

۲۳۹ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَمَارٍ
عَلَى أَكَابٍ عَلَيْهِ قَصِصَةٌ وَأُرْدَتْ أَسَامَةُ وَرَأَتْهَا .

۲۴۰ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ
أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ النَّعِيمِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى

ختم ہو گئیں۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک
بہت بڑی پھلی ہماری طرف پھینک دی۔ پس ہم اپنی مرضی کے
مطابق انھار دین تک اس پھلی کا گوشت کھاتے رہے۔
عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے
ہیں۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ!
آپ کے اصحاب توجہ و عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس
لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی۔ آپ نے فرمایا
جاؤ عبدالرحمن (بن ابوبکر صدیق) تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے
پھر آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا کہ انہیں مقام تنعیم سے
عمرہ کروالائیں۔ پھر رسول اللہ واپس لوٹے تک مکہ منظرہ کی
ایک اونچی جگہ پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے
ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا
تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ
کروالائیں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر
حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور
لوگ حج و عمرہ دونوں کا تبلیغ پکار پکار کر کہہ رہے
تھے۔

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی
ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا
لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے
روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ منظرہ میں بالائی جانب سے واپس
ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا

لِحِلَّتِهِ مُرَدُّهَا أَسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُمَانُ
بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ حَتَّى أَتَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ
أَنْ يَأْتِيَ بِمِقْسَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُمَانُ فَمَكَثَ
فِيهَا يَهْأَنُ رَاطِطِيلاً ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ
اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالاً وَرَأَى الْبَابَ
قَائِمًا فَسَأَلَ ابْنَ صُلَيْيٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ .

بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرَّكَايِ وَنَحْوِهِ ۲۴۱
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنْ
النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ
يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دِينِهِ
فِي حِمْلٍ عَلَيْهِمَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهِمَا مَنَاعَةً صَدَقَةٌ وَ
الْكَلِمَةُ النَّصِيحَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى
الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُعِيطُ الَّذِي عَنِ الظُّلُمِ ثَلَاثُ صَدَقَاتٍ .

بَابُ الشَّمْرِ بِالصَّاحِفِ إِلَى الْأَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذَلِكَ
يُرْوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَابَعَةُ
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا وَكَابَعَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ هُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ .

۲۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَرْكَانٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ .
بَابُ التَّحْيِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ .

۲۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ

ہوا تھا اور حضرت بلال آپ کے ہمراہ تھے نیز کعبہ کے کلید بردار
حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں فروکش ہوئے
اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور
حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر جلوہ افروز
ہوئے۔ پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی جانب بڑھے۔ آپ کی بارگاہ
میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر تھے انہوں نے
حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو بدیانت کیا کہ رسول اللہ
نے نماز کس جگہ پڑھی؟ تو انہوں نے اس مقام کی جانب اشارہ کیا جہاں
رکاب وغیرہ تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ
واجب ہو جاتا ہے، سورج طلوع ہوتے ہی۔ دو آدمیوں کے بیچ
انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد
دینا یا اس کا سامان سوار پر رکھنا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھا بات
کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم
بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی
صدقہ ہے۔

کفار کے ملک میں قرآن کریم لے کر جانا۔ اس بارے
میں حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
انہی سے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ شیعہ نبوت نے اپنے پرانوں کے ساتھ
و دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے (اسی پر
اکتفا کرتے)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کے ملک میں سفر
کرنے سے منع فرمایا ہے۔

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

آپ نے نماز اور قرآن کے بارے میں جو احادیث روایت کی ہیں ان میں سے بہت سی احادیث صحیحہ ہیں جن کی روایت صحیحہ ہے۔

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاجِي
عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَتَمَارَأَوْهُ قَالُوا هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبِيُّ
مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبِيُّ فَلَمَّا بَاوُا إِلَى الْحِصْنِ فَرَقَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبَتْ
خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذِرِينَ وَأَصْبَحْنَا حِمًّا أَفْطَبَخْنَاهَا فَتَنَادَى
مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولُهُ يَنْهَانِكُمْ عَلَى لُحُومِ الْحُمُرِ فَالْكَيْفُ الْقُدُورُ
بِمَافِيهَا تَابِعَهُ عَلَى عَنْ سَفِيَّانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ.

بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

۲۴۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ
إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا إِلَى
أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَوْتَكُمْ وَلَا غَايِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ
سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ تَعَالَى قَالَ كَلَّا إِنْ لَمْ يَكُنْ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ.

تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت خیر بنے جبکہ وہ لوگ اپنے ذرا متی ملنا
لوگوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے، یہ محمد اور ان کی
فوج، محمد اور ان کی فوج، محمد اور ان کی فوج، پس وہ لوگ بلند
بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اشد اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا
خیر، بہاد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بن کافروں
کو ڈرایا گیا ان کے برے دن آ جاتے ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے
پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے
ایک سادہ نسخا ملان کیا کہ اشد اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا
گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا،
وہ اٹھ دیا گیا، اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے
کی کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔

تکبیر میں زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ
اور اشد اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اے لوگو!
اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے
وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور سننے والا، قریب رہنے والا
ہے۔ اس کا اہم گرامی بڑی رکعت والا اور اس کی شانیت
بلند ہے۔

ف: اگلے حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام جب کسی چڑھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہا کرتے تھے۔ اس دفعہ
صحابہ کرام نے جو حسب معمول بلند آواز سے لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں
پر ترس کھاؤ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ آپ نے یہاں بلند آواز سے ذکر کرنے سے نہیں روکا بلکہ یہ سمجھا ہے کہ خدا کو بہو
یا دھرجان کر بلند آواز سے نہ پکارنا افسوس نہ سمجھا کہ خدا اونچا مست ہے یا بہت دور ہے، لہذا بلند آواز سے اسے پکاریں گے تو سنے گا اور آہستہ
پکارنے کو سن نہیں سکے گا اور نہ یہ سمجھ کر بلند آواز سے پکارنا کہ وہ دُور ہے جس کے باعث آہستہ پکارنے کو سن نہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی بھی سن
لیتا ہے جو بغیر آواز کے اسے دل میں پکارے کیونکہ وہ تو دلوں کی حالات تک کو بھی جانتا ہے۔ بعض لوگ اسے مطلقاً ذکر بالجہر کی ممانعت پر
معمول کرتے ہیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اذان، اقامت، نعرے، تلاوت اور دیگر اذکار میں سے کسی میں بھی آواز بلند کرنے
کی اجازت نہ رہتی لیکن یہ اذکار دوسرے مقاصد کے تحت بلند آواز سے کرنے شروع ہیں کیونکہ ممانعت مطلقاً نہیں ہے بلکہ ان دلوں کو اللہ
کے تحت ہے جو حدیث میں مذکور ہوئی ہیں، لہذا بعض ذکر آواز سے ہی کیے جائیں گے جن کا آواز سے کرنا شروع ہے اور وہ ذکر آہستہ ہی کیے جائیں

گئے جن کا آہستہ کرنا مشرووع ہے اور جن اذکار میں بلند یا آہستہ کی قید نہیں ان میں آدمی کو اختیار ہے کہ جہر تو سط کے ساتھ کرے یا آہستہ لیکن جہر کرنے کے لیے بعض قیود میں جس کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہی ارشاد اس مبدیٰ حدیث ۱۲۵۹ میں بھی مذکور ہے اور اسی کے ساتھ آپ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا انکشاف بھی فرمایا ہوا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم پر چٹھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم نشیب کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی طرف چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اور جب نیچے کی جانب اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حج یا عمرہ سے لوٹتے اور میرا سلام بنی ہند کا خیال ہے کہ شاید انہوں نے عزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی طرف جاتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایسا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر تادربستہ۔ ہم تو بکر کے واسطے عبادت گزار و مجدد کرنا لے لو اپنے رب کی حمد کرنیوالے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اس کا وعدہ سچا ہے اور اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور دشمنوں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ سے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے انشاء اللہ مسافر کی عبادت حالت اقامت کی عبادت کے مطابق لکھی جاتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ سے پوچھا کہ میں نے انشاء اللہ مسافر کی عبادت حالت اقامت کی عبادت کے مطابق لکھی جاتی ہے۔

ابراہیم ابو اسحاق السکسی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک دفعہ یزید بن ابی کبشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت

باب التَّكْبِيرِ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ۔

۲۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعَدْنَا كَبَرْنَا وَإِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

باب التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا۔

۲۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعَدْنَا كَبَرْنَا وَإِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

۲۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوْ لَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ الْحَزْدُ يَقُولُ كَلِمَةً أَوْفَى عَلَى تَنْبِيْهِ أَوْ فَوْقَ كَبَرْنَا ثَلَاثَةً قَالُوا لَكَ الْمَلَأَةُ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيْبُونُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ يَرْتَدُونَ حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ لَنْ يَنْفَلُ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا۔

باب يَكْتُبُ لِلْمَسَافِرِ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْأَقَامَةِ۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا مُطَرِّبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ التَّكْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيزيدُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يُصَوِّمُ فِي

السَّيْرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مَرَّارًا يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِكَ الْعَبْدُ أَوْ
سَافِرٌ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَدِيقًا.

بَابُ السَّيْرِ وَحَدَّثَهُ.

۲۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
ابْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَذَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَخَانَتْ دَبَّ الرَّبِيعُ ثُمَّ نَذَّبَهُمْ فَخَانَتْ دَبَّ
الرَّبِيعُ ثُمَّ نَذَّبَهُمْ فَخَانَتْ دَبَّ الرَّبِيعُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ بَنِي حَوَارٍ رِيًّا وَحَوَارٍ الرَّبِيعِ
قَالَ سُلَيْمَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَاحِدَةِ
مَا أَعْلَمُوا مَا سَارَ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحَدَّثَهُ.

۲۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
نَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَاحِدَةِ
مَا أَعْلَمُوا مَا سَارَ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحَدَّثَهُ.

بَابُ السَّيْرِ فِي السَّيْرِ قَالَ أَبُو حَمِيٍّ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَنَّ عَلَيَّ إِلَى اللَّيْلِ
فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ.

۲۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْكُتَيْبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَ بْنَ زَيْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمُ فَسَطَّ
عَنِّي عَنْ مَيْمَرِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ
الْوَدَّاعِ قَالَ لَكَ أَنْ يَسِيرَ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ فُجُوةً
فَقَدْ نَصَّ فَوقَ الْعَنْقِ.

۲۵۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر کرے تو اس
کیلئے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ آتا سفر اور صحت میں کرتا تھا۔

تنہا چلنا پھرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جب خندق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر بارگاہ
ہوئے پھر دوسری مرتبہ پکارا تو حضرت زبیر نے لبیک کہا تیسری
مرتبہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری
زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ
تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ پھر کوئی شخص
رات کو تنہا سفر کرتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ
اگر لوگوں کو تنہائی کی وقت کا علم ہوتا جو مجھے
معلوم ہے، تو کوئی سواری رات کو تنہا سفر نہ
کرتا۔

چلنے میں تیزی، ابو حمید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں جلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے
ساتھ جلدی جانا چاہے اسے پیٹھے کے فوراً تیار ہو جائے۔

ہشام کے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے: نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد
ماجد حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی جود الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہا حضرت
اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ آپ درمیانی چال سے چلتے اور جب کسی
میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرمادیتے جنق درمیانی رفتار
زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ

اور انصاری نے زبیر سے روایت کیا ہے

ابن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن أبيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يطيرني مكة فبذلته عن صبيته بنت أبي عبید شدّة وخيبر فأسرع السير حتى إذا كان بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعتمه يجمع بينهما و قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا اجتبه الشير آخر المغرب وجمع بينهما.

۲۵۵. حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم يومه و طعامه وشرابه فإذا قضى أحدكم نهمته فليعجل إلى أهله.

باب إذا حمل على فرس فراهها نكاحاً ۲۵۶. حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر بن الخطاب حكا على فاس في سبيل الله فوجدته يباع فآراه أن يبتاعه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك.

۲۵۷. حدثنا إسماعيل بن عمار عن أبيه عن ابن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول حدثت على فاس في سبيل الله فأتاه أو قاضاً الذي كان عنده فأردت أن أشتريه و ظننت أنه بآئحة فبرخه فالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن يدرهم فإن العاركة في هبته كالكلب يعود في قيئه.

باب الجهاد بإذن الأميرين ۲۵۸. حدثنا آدم بن محمد عن أبيه عن أبي ثابت قال سمعت أبا العباس الشافعي وكان لا يفرق بين الجهاد قال سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

۵۰ کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابوبکر کے بارے میں خبر پہنچی کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ انہوں نے رخصت کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کر کے نماز عشاء بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کے مغرب و شام کو جمع فرماتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر مذاب کا ایک حصہ ہے جو تیس سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کوئی ضرورت ضرور پر مجبور کرے تو اپنے مال و عیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے بکتا ہوا دیکھنا نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشک راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اسے بکتا ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقے کو

زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا یہ گمان بھی تھا کہ وہ سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم کے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو خواہ ایک درم میں بھی نہ کیونکہ یہ بولی چیز کو واپس لوٹنا یہ بکتے کی طرح ہے جو تھکے خود دکھاتا ہے

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا۔ آدم ابوالباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب

۵۱

يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَاذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَخِي وَالِدُكَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَبِهِمَا فَجَاهِدْ.

باب ۸۲ مَا قِيلَ فِي الْجَرِيرِ وَنَحْوِهِ فِي أَهْلِ الْأَيْلِ
۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ خَارِسٌ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولٌ لَا يُبْقِيَنَّ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ
قَلَادَةً وَلَا مِثْرًا وَلَا ذَلَّةً وَلَا أَقْطَعَتْ.

باب ۸۳ مَنِ اكْتَسَبَ فِي حَيْثُ فَخَرَجَتْ أَمْرًا
حَاجَةً أَوْ كَانَ لَهُ عُدْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ
لَهُ.

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي مَحْبُودٍ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوكَ
رَجُلٌ بِأَمْرٍ آوَلًا وَلَا سَافِرًا أَمْرًا إِلَّا أَدَمَعَهَا مُحَرَّمٌ
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتَسَبْتُ فِي
عُدْرِي كَذَا وَخَرَجْتُ أَمْرًا حَاجَةً فَتَالَ

إِذْ هَبْ فَخَبَرْتُمُ أَمْرًا تَكُ ب

باب ۸۴ الْجَسُوسُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَجِدُوا
عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ النَّجَسُ النَّجَسُ
۲۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ سَمِعَهُ مِنْهُ مَرْثِيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَنَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسَدِ قَالَ انْطَلِقُوا
حَقِّ تَالُوًا وَصَلِّتُمْ خَائِرَ فَإِنَّ بِهَا طَعْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ

کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے
اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ان کی خدمت
کر دے یہی تمہارا جہاد ہے۔

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔
عباد بن تیم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالبشر انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبد اللہ بن یوسف
فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگ
انہی خواب گاہوں میں تھے تو رسول اللہ نے ایک تاحد کے
ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے
لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد غدر پیش آ جانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی
کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر
نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی کھڑا
ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے
والوں میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی بچ کو نے جا رہی ہے فرمایا جا

جاسوس مار شاہد باری تعالیٰ ہے۔ میرے اور اپنے
دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تجسس سے مراد تفتیش ہے۔
نبی اللہ بن ابی اربع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا
کہ رسول اللہ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے
فرمایا کہ چلتے چلتے جہان میں تک کہ تم روزہ فجاج تک پہنچ جاؤ وہاں ہمیں
ایک برسیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے کر جہاد
ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوائے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ
ہم اس روزہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک برسیا موجود تھی۔ ہم

فَخَذَ ذَلِكَ مَذَاقًا فَانْطَلَقْنَا تَعَادِي سَاحِلَيْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا
إِلَى الْوَصِيَةِ فَإِذَا الصَّنُ بِالنَّطِيعَةِ فَقُلْنَا آخِرُ حَرْفٍ أَيْ كِتَابُ
أَوْ كُنْتَيْنَا الْبَابَ فَآخِرُ حَرْفٍ مِنْ بَقَايَا مَذَاقِنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا آخِرُ حَرْفٍ مِنْ حَاطِبِ
بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَكْثَرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
يُخْبِرُهُمْ بِحُضْرِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ
مَا هَذَا أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأَةً
مُلَصَّقًا فِي قَرْيَةٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَغْنِيهَا وَكَانَ
مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يَكُنْ قَرَابَاتُ
بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَهْلَهُمْ فَاجْتَبَتْ
إِذَا فَاتَتْكَ مِنْ التَّيْبِ فِيهِمْ أَنْ
تَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَ
مَا قَعَدْتُ كُفْرًا أَوْ لَا أَرِيدَ إِذَا وَلَا رَضًا بِالْكَفْرِ
بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ

رَسُولُ اللَّهِ دَعَانِي رَاضٍ بِعَثْقِ هَذِهِ السَّنَانِ فَقَالَ
إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بِذَلِكَ مَا يَذَرِيكَ
لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَظْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ
فَقَالَ أَعْمَلُ مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مَا
سُفْيَانُ وَآيُ اسْتَأْذِنَ هَذَا

بَابُ الْكِسْرِ لِلْأَسَارِ

۳۲۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَبِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أَتَى يَا سَاقُوهُ قِي
بِالْعَبَاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَظَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَيْصٌ فَوَجَدَ قَيْصَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ أَبِي
يَعْقُوبَ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثْمًا

نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے
کہا کہ خط نکال کر دے ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے۔ آخر کار اس
نے اپنے جوتے سے خط نکالا، پس ہم اس سے خط لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر
ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے
لکھ کر لائے بعض مشرکین کے نام تھا جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی
انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے،
یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی کے کام نہ لیجئے۔ میں ایک ایسا آدمی
ہوں کہ قریش میں اگر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ حضور کے ساتھ جو
مہاجرین ہیں ان کی اہل مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے باعث ان کے اہل
عیال اور مال و دولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے بھی تعلق
تو ہے نہیں کیوں نہ ان پر کوئی احسان کروں، جس کے باعث میرے
رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث
نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچ کہا
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!
حکم فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، فرمایا: یہ تو غزوہ
بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا
کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا
ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث
کی سند کی ہی عمدہ ہے۔

قید یوں کو لباس پہنانا

عمر و فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو کچھ لوگ قید کر کے
لائے گئے جن میں عباس (ابن عبد المطلب) بھی تھے اور ان کے جسم
پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قمیص تلاش کرنے
لگے۔ لوگوں نے عبد اللہ بن ابی قیس تلاش کر کے پیش کی جو ان کے
جسم پر پوری آئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی قمیص انہیں پہنائی

فَلْيَدْرِكْكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيضَةً
الَّذِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ خَاصَّةٌ أَنْ يُكَافِئَهُ .
بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ
۳۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْنُ
ابْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
حَبَرَةَ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يُعْتَمُّ عَلَى يَدَيْهِ
يُحِبُّ اللَّهُ دَرَسُولَهُ وَيُجِبُّهُ اللَّهُ رَسُولَهُ فَبَاتَ
الْبَنَاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيْهُمْ يُعْطَى عَدَاؤُكُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ
ابْنُ يَحْنُ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصَّقَ فِي عَيْنَيْهِ
وَدَعَا لَهُ خَبَرًا كَانَ لَهُ بَكْرٌ بِهِ وَجْهٌ
فَأَسْطَاهُ فَقَالَ أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى تَكُونُوا
مِثْلَنَا فَقَالَ الْفُتْدُ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ
بِأَخْبَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبَرَهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَ اللَّهِ لَا تَنْ يَهْدِي اللَّهُ
بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمَمٌ
النَّحْوِ

اور یہ اس لیے تھا کہ عبداللہ بن ابی کویا پنی قمیص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہنائی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ کو قول ہے کہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم پر کوئی احسان تھا جس کا یوں بدلہ دیا گیا۔

اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا۔

ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے

خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ

اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسے دوست

رکھتے ہیں۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھتے جھنڈا

کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ لنگے روز ہر ایک اس کا تمنا تھا۔ آپ

نے ارشاد فرمایا، اعلیٰ کہاں ہیں ہوگے عرض گزار ہوئے کہ ان کی آنکھیں

دکھتی ہیں۔ تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے

لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفا یاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی

ہی تھی۔ پھر انہیں حکم عطا فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس وقت

تک ان سے روتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہوجائیں۔

تو آپ نے فرمایا کہ چپکے سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ

جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔

خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے

نوازا تو یہ تمہارے لیے شرح اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

و: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمایا کہ یہ جھنڈا ان میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی۔ یہ بات علم صافی

عند یا ما ذا تکسب غداً۔ میں سے ہے جو محبوبِ خمس میں سے ایک ہے جن کو منافع الغیب بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا

کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوبِ خمس کا علم بھی عطا فرمایا تھا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ۔

اس حدیث کے اندر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے مناقب مذکور ہوئے ہیں۔ جب ایک دفعہ پہلے نام ایسے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا اور بشارت دی تھی تو اکثر صحابہ کرام کی یہی تمنا تھی کہ کس! وہ خوش نصیب میں نکلوں۔ بایں وجہ انہوں نے ساری رات

عبادت اور دعاؤں میں گزار دی کیا یہ مناقب کوئی معمولی بات ہیں کہ کل وہ فاتح خیبر ثابت ہو جائے گا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت

رکھتا ہے۔ جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ! الفاظ کی کئی بیشی کے ساتھ یہ واقعہ ہماری شریف کی اس جلد میں حدیث

نمبر ۲۰۱۲۰، ۲۲۶۸۰، ۸۹۹۰، ۸۹۹۱ اور ۱۳۶۳ میں بھی ہے۔ ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

بَابُ الْأَسَارِ فِي السَّلَاسِلِ .

قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِ
شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحِبُّ اللَّهُ مِنْ
قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَامِ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو حَسَنِ قَالَ رَوَيْتُ
الشَّعْبِيُّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ
مَرَّتَيْنِ الرَّحُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ
تُعَلِّمُهَا وَيُؤْتِيهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا
فَلَهُ أَجْرَانِ وَمَنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا
ثُمَّ آمَنَ بِالْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ
الَّذِي يُؤْتَى حَقُّهُ مِنَ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ
الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ بِرَقْدٍ كَانَ الرَّحُلُ
يَدْخُلُ فِي أَهْوَنِ مَنَاقِبِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ فَيُصَابُّ الْوَلَدَانِ
وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لِيُبَيِّتَهُ لَيْلًا
يُبَيِّتُ لَيْلًا.

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
الصَّعْبِيِّ بْنِ جُثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَرْتُ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُؤَاءِ أَوْ بَوْدَانَ
وَسَمِعْتُ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَيُصَابُّ مِنْ بَنَاتِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ
بَنَاهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمْلَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبِيُّ فِي
الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنْ ابْنِ

محمد بن زید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاملہ
کیسا عجیب بنایا جو زنجیریں پہنے ہوئے جنت میں داخل
ہوتے ہیں۔

اہل کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والوں کی فضیلت۔

حضرت ابو ہریرہ نے اپنے والد محترم سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس آدمی ایسے میں جنہیں دُکھ اجڑے گا۔ ایک وہ
آدمی جس کے پاس لونڈی ہو، پس اسے تسلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔
پھر اسے اچھا ادب سکھائے۔ پھر آزاد کر کے اس سے ازدواجی رشتہ قائم
کرنے تو اس کے لیے دُکھ اجڑے گا۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو
پہلے بھی مومن تھا اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس
کے لیے بھی دوسرا اجر ہے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق
ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔ حضرت جعفی فرماتے ہیں
کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں بتا دی حالانکہ اس سے
کم مضمون کی حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر
کرتے تھے۔

شبِ بخون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل
کرنا کیسا ہے یہاں لَبَيَّتُمْ لَيْلًا کا مطلب یہاں لَبَيَّتْ
لَيْلًا یعنی رات گزارنا ہے

حضرت صعوب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا الواء یا بوقدان کے مقام پر میرے پاس سے
گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے بارے
میں دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور
دوبوقت شبِ بخون قتل کر دیے جاتے ہیں۔ فرمایا وہ بھی تو ان دنیا
سے ہیں۔ نیز آپ کو یہ بھی فرماتے سنایا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہیں اور زہری و عبید اللہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔
مشرکین کے اہل و عیال کے بارے میں عمرو بن شہاب انبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ زہری

بِشَقَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الرَّهْطِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّبِيحِ قَالَ هُوَ
مِنْهُمْ وَلَوْ يَقُولُ كَمَا قَالَ عَنْهُمْ هُوَ مِنْ آبَائِهِمْ.

بَابُ قَتْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ.

۲۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمًّا رَأَتْ وَجَدَتْ
فِي بَيْتٍ مَخَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْتُولَةً فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ.

۲۶۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِرَافِي
أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ مَرْثُودٍ
أَنَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدْتُ أُمًّا مُقْتُولَةً فِي بَعْضِ
مَخَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

بَابُ لَا يُعَذَّبُ بَعْدَ أَبِي اللَّهِ.

۲۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رِجْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ
فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فَلَانًا وَفَلَانًا فَاحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ
إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَحْرِقُوا أَفْلَانًا وَفَلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا تَعْبَدُ
بِهَذَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ هُوَ فَاحْتَنُوا هُمَا.

۲۷۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَمْرِو مَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَّقَ كَرْمًا فَلَبَسَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ كُنْتُ أَفَعَلْ أَحَرَقْتُهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عَلَيْهِ اللَّهُ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جہا، رضی اللہ
عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا
کہ وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

دوران جنگ بچوں کو قتل کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت
کو مقتول کیا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں
اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

دوران جنگ عورتوں کو قتل کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا،
جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما
دی۔

اللہ تعالیٰ کی طرح آگ کا عذاب نہیں دینا چاہیے۔

سلیمان بن بیدار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک
جانب بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا
دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا
دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، میں اگر تم ان
دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

مکرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
بعض لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک
پہنچی تو فرمایا: اگر ان کی جگہ میں موتی تو انہیں بالکل نہ جلاتا کہ کوئی

اس بارے میں حدیث تمام موجود ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک سورۃ الانفال ۱۶
مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مسور بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو

ابو قتادہؓ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اکل کے آٹھ افراد بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ وہ ہینہ متورہ کی آب و ہوا کو ناموافق دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند اونٹ عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ تو مہر سے نہیں ہو سکتا، ان تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پانی کی کتر تدرست اور ہونے لگے۔ انہوں نے پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو بھگے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب لوٹ گئے۔ جب اس کی قمریاد بارگاہ نبوت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند آدمی روانہ کئے گئے جو دن چڑھنے سے پہلے انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیر دو۔ اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیا گیا۔ وہاں وہ پانی کے لیے جلتے رہے لیکن ستر دن تک پانی نہ پانی کے حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا چونکہ ان کی اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی کسی بھی جائیداد کو جلا نا۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک چوٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے چوٹیوں کی پوری رہائش گاہ میں آگ لگا کر سب کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وہی بھیجی کہ تمہیں ایک چوٹی نے کاٹ لیکن تم نے ان کی پوری جماعت ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تبیج بیان کرتی تھیں۔
مکانات اور باغات کو آگ لگانا۔

ثُمَّ أَمَرَ وَفَرَّجَ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى الْآيَةِ.

بَاب ۱۹۳ هَذَا لِأَسِيرٍ أَنْ يَقْتُلَ وَيَجِدَ مِنَ الَّذِينَ أَسْرَوْهُ حَتَّى يَنْجُو مِنَ الذِّمَّةِ فِيهِ الْمَسْئُورُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَاب ۱۹۵ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرِّقُ.

۲۴۱. حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ أَبِي عَسِيدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي ثَيْبٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مَعْلٍ ثَمَانِيَةَ قَدَمَاتٍ مَرَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعِدْ أَيْدِيَهُمْ عَنْ مَا أَحْبَبْنَا أَنْ تَلْحَقُوا بِالْكَافِرِ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَاصْطَبِرُوا شَرُّ بَرٍّ مِنْ أَبِي بَرْزَةَ وَأَلْبَا فِيهَا حَتَّى صَحَرُوا وَسَبَّوْا وَقَتَلُوا الرَّاحِي وَاسْتَأْثَرُوا نَدْوَدَ وَكَفَرُوا وَأَبْعَدُوا إِسْلَامَهُمْ فَأَتَى الصَّرِيحُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الْقَلْبَ فَمَا تَرَجَّحَ الشَّهَادَةُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَخَضَمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمْرًا مِيلًا فَأَجْمَعَتْ فَكَمَلَهُمْ بِهَا وَصَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَتَادُوا.

بَاب ۱۹۲

۲۴۲. حَدَّثَنَا نَسَائِي جَعِي بْنُ بُدَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَيْنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَرَّصْتُ نَمْلَةً نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْنَيْهِ تَهْلُ فَأَخْرَقَتْ فَأَوْحَى: إِنَّهُ إِيَّاهُ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِنْ الْأُمَمِ لَتَسِيرُ اللَّهُ.

بَاب ۱۹۴ حَرَّقَ الدُّورَ وَالتَّجِيلَ.

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَى حَيْضُ مَنْ دَى الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ بَيْتًا فِي تَحْشَمِهِ يَسْتَمِي كَعْبَةً الْيَسَارِيَّةَ قَالَ فَإِنْ تَلَقَّتْ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكَذَلِكَ لَا أَتُبْتُ عَلَى ابْنِ حَيْثُ فَضْرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَنَّ أَحْمَاطِي فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُ فَيَسْتَمِي وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَقَهَا ثُمَّ تَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتَهُمَا كَانَهُمَا جَمَلٌ أَجُوفٌ أَوْ أَجْرَبٌ قَالَ فَبَارَكُ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ .

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْلُ بَنِي النَّضِيرِ .

بَابُ قَتْلِ النَّاصِرِ الْمَشْرِكِ .

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي رَأَيْدَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمَرَّ هَظْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ يَمُوتُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حَصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطٍ دَوَابِّ لَهُمْ قَالَ وَاعْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ . ثُمَّ انْتَهَوْا فَقَدُّوا أَجْمَادَهُمْ وَخَرَجُوا يَطْلُبُونَ . فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنِّي أَطْلُبُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْجِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَاعْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَنَايِطَ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذالخلصہ کے کانٹے کو نکال کر دانت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جسے کعبہ بیانید کہا جاتا تھا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں بنی احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو سے کر روانہ ہو گیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا، بیانید تک کہ آپ کی انگشت اُسے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھا اور دعا کی: اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما نیز ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ فرما دے۔ پس ہم اس کی جانب روانہ ہو گئے اور اسے توڑ پیور کر مچا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنی کارکردگی کی اطلاع دینے کے لیے آدمی بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قصہ عرض گذار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوت فرمایا ہے میں آپ کی جانب اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خاشاک والے اڈے کی طرح ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے قبیلہ احمس کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درخت مچا دیے تھے۔

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا۔

حضرت برّان غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت البورانہ کو قتل کرنے کے لیے بھیجا۔ ان میں سے ایک آدمی جا کر اس کے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اہل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے باہر نکلے۔ پس میں بھان میں شامل ہو گیا اور انہیں ہی تاثر دیا کہ گویا گدھا تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو اندر داخل ہوئے اور میں بھی اندھا گیا۔ انہوں نے رات کی وجہ سے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک سو راغ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے کنجیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی: اے البورانہ! اس نے جواب دیا

تو میں آواز پرچا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چچا تو میں باہر نکل گیا پھر اندھا یا انداس طرح گویا اس کا مددگار نہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا اے ابورافع! تو اس نے کہا تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم کہ اندر کون آگھسا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے کمر سے پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت زدہ تھا۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے اتر جاؤں لیکن میں گر پڑا اور میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا میں اس وقت تک یہاں سے جانے والا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔ چنانچہ وہاں سے روانہ نہیں ہوا مگر اہل حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے کی آواز سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور مجھے درد کا احساس تک نہ ہوا، یہاں تک کہ ہم بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

حضرت برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کی جانب بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔

سالم ابو النضر کا تب تھے عمر بن عبید اللہ کے، ان کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خط آیا، جس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کیا کرو۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو لیکن جب ان سے تمہارا

فِي كَوْنِهِ حَيْثُ رَأَاهَا فَلَمَّا نَامُوا اخَذَتْ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحَتْ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الْقَتَوْتُ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ صَاحَ مُخِيتٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ مَا لَكَ لَا مَلَكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَذْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَاتِلٌ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ نَحَا مَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى حَرَمَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهْشٌ فَأَيْتُتُ سُلَمَاءَ لَمْ لَا تَزَلْ وَهُنَّ فَرَقَتُ خَوَّيْتُ رَجُلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِرَاجٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعْيًا أَيْ رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْجَبَا فَقَالَ فَقُلْتُ وَمَا فِي قَلْبِي حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ.

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ يَلِيَةً لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ.

باب ۱۹۹ لَا تَسْتَوِ الْقَاءَ الْعَدُوِّ.

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يَزِيدَ السَّيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَابِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَوِ الْقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ عَنْ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مستأبد ہو جائے تو نہایت قدم بہو۔

روائی میں دھوکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کبیری ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کبیری نہیں ہو گا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کا نام ہیل بازی رکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی دھوکا ہے۔

جنگ کے دوران جھوٹ بولنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کر مارا ہے اور وہ ہم سے صدقہ لگتا ہے۔ اس کو کعب نے کہا: خلیفہ قسم تم بھی لگے ہو کہ جو اب دیا جو کہ ہم اس کے پیروکار ہیں اس لیے یہ بات اچھی سنو میں ہوتا ہوں کہ اسے چھوڑ دیں تو صرف اس کا انجام کا انتظار کر رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں ایسی ہی باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

بَابُ الْحَرْبِ خَدَعَةٌ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا تَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَتَقْصُرُ لِي هَلِكُنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قِصَصُ بَعْدَهُ وَلَتَقْصَمَنَّ كُتُوزَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاسْمُ الْحَرْبِ خَدَعَةٌ۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْحَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَثْنِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدَعَةٌ۔ ۲۸۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْنَةَ عَنْ سَمِ بْنِ وَسِيْعٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدَعَةٌ۔

بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ مَنِ عَمْرٍ وَبْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَغَيْبٍ مِنَ الْأَشْرَافِ فَإِنَّهُ قَدْ أَذَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا تَأْكُلُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّا تَأْكُلُ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَتْ فَاتَا قَدْ أَتَبَعْنَا وَفَكَدَهُ أَنْ نَدْعُهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصْنَعُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَسْزَلْ يَكِلُنَا حَتَّى اسْتَمَكْنَا مِنْهُ فَقَتَلَهُ۔

بَابُ الْفِتْلِ يَاهِلَ الْحَرْبِ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مِنْ لَكَيْبِ بْنِ الْأَشْرَبِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ
أَبِي الْقَتَادَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَادْنُ مِنِّي فَاقُولْ قَالَ فَتَدْنُ
فَتَقُولُ

بَابُ مَا يُجُوزُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مِنَ
يَخْشَى مَعَرَّةَ

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شَرِيَابٍ عَنْ سَالِمِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
قَالَ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنُ
بْنُ لَكَيْبِ قِيلَ ابْنُ صَبِيحَةَ وَنَدَرْتُ بِهِ فِي تَخْلُفٍ فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّخْلُفَ
خَلَّفَ يَشْتَرِي بِجُذُورِ النَّخْلِ وَابْنُ صَبِيحَةَ فِي قَطِيفَةٍ
لَهُ فِيهَا رُمْصَةٌ قَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَبِيحَةَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافٍ هَذَا
مُحَمَّدٌ لَحَوْثُ ابْنِ صَبِيحَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ

بَابُ الرَّجْزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي
حِفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ وَأَنْتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ

۲۸۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا
أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ
حَتَّى وَارَى التُّرَابَ شَعْرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ
الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجْزِ عَبْدِ اللَّهِ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَكَيْنَا
فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتَ الْأَخْدَامُ أَنْ لَا قِيْنَا
إِنْ الْأَعْدَاءُ كَدُّوا بَنُو أَعْلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا خِفَتَنَا أَكْبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے جو کعب بن اشرف
کی ذمہ داری ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے دریافت کیا کیا میں اسے
قتل کروں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہوئے، پھر مجھے اجازت مرحمت
ہوگا اس سے جو گفتگو چاہوں وہ کروں۔ فرمایا، یہ بھی منظور کیا۔
دشمن کے شر سے بچنے کے لیے
حلیہ کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابن مسعود کی جانب روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہ حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے باغ
میں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ
میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابن مسعود اس وقت چارونمان کر پڑا ہوا کچھ
گنگنارہ تھا۔ اچانک ابن مسعود کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر یوں پکارا، اے صاف! یہ محمد
مصطفیٰ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن مسعود اٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑے
رکتی تو حقیقت ظاہر ہوتی۔

جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودتے وقت باواز بلند ممد و نعت
خوانی حضرت سہل، حضرت انس نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید نے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے
وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
بھی مٹی ڈھور رہے تھے یہاں تک کہ مٹی نے سپید و فیض گنجینہ
کے بال و شک ریئے تھے اور آپ کے جسم اظہر پر بال
کثرت سے تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کے لفظوں میں
یوں رجز خوانی فرما رہے تھے۔

گردہ فرماتا ہدایت ہم کو رب کائنات ہم کہاں پر تھے نمازیں اور کثرتِ زکوٰۃ
کر سکیں ہم پر نازل اسے سب پروردگار پر کافروں کے بالقابل ہے ہم صبر و ثبات
دشمنوں کی چڑخانی ہم پر ظلم و جور سے یہ اہل فسق انہیں ہرگز ہمیں منظور بات
یہ آپ باواز بلند پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ مِّنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبِيرٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أُدْرِيسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْدُ
أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّعَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ تَشَكَّمْتُ
إِنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي
وَقَالَ أَتَلْبَسُكُمْ فَيْتَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا
مُهْدِيًا

بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِأَحْرَاقِ الْخَصِيرِ وَغَسْلِ
السَّرَاةِ عَنْ أَبِيهَا التَّدْمَرُ عَنْ وَجْهِهِ وَخَيْلِ
السَّاءِ فِي التَّدْمَرِ

۲۸۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلْنَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
أَتَا عِدَّتِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بَنِي شَيْءٍ دَوْدِي
جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ
مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مَتَى كَانَ عَلَى يَجْعُ
بِالسَّاءِ فِي ثَرَسِهِ وَكَانَتْ يَغْنِي خَاطِمُهُ تَفْسِيلُ
التَّدْمَرِ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ حِمِيرًا فَخَرَّشَهُ حَتَّى يَبَى
جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنَ التَّنَازُعِ
الْإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعَقُوبَةِ مَنْ
عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا
تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَ
قَتَادَةُ: الزَّيْجُ الْحَرْبُ

۲۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَكِيمٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذَ أَدَا بَأْمُوئِي
إِلَى أَيْمَنِ قَالَ تَيْسِرًا وَلَا تَعْصِرْ أَوْ بَشِيرًا وَلَا تَنْفِرْ
وَلَا تَطَاوَعًا وَلَا تَخْتَلِفَا

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
جب سے میں دائرہ اسلام میں آیا ہوں اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم واکر و سلم نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب بھی
آپ مجھے دیکھتے تو چہرہ انور بسم ربز ہو جاتا اور مجھے یہ شکایت تھی
کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دست
مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی اے اللہ! اسے ہمارے
اور اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہو۔

زخمیوں کے لیے فست ایلہ۔

ٹاٹ کو ہلکا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا۔ عورت کا اپنے والد کے چہرے
سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے دھال میں پانی بھر کر لگانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت
کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟
انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ واقف کوئی موجود
نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اللہ
خانوں جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرہ مبارک سے خون
دھورہ تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لگا کر اس کی راکھ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں سے بھری گئی
تھی۔

جنگ کے دوران تنازعہ و اختلاف ناپسندیدہ ہے اور ہر اک انفرادی
کا وبال۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور آپس میں نہ جھگڑو کہ بھڑ
بزدلی دکھاؤ گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا اکھڑ جائے گی۔
قتل و فرماتے ہیں کہ ریش سے جنگی طاقت مراد
ہے۔

سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن
کے حاکم بنا کر بھیجے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کی آسانی ملحوظ رکھنا اور انہیں سختی
میں نہ ڈالنا۔ انہیں خوش و خرم رکھنا اور متغیر نہ کر دینا۔ ان میں اتفاق رائے
اکتھا و پیدا کرنا اور ان میں بھڑ نہ ڈالنا۔

۲۸۷ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَهْلُ حَضْرَتِ
 أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا يَحْدِثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى الرَّجُلِ الْيَوْمَ أَحَدٌ وَكَانُوا اخْمِيسَ رَجُلًا عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطُبُنَا الظُّبَيْرُ فَلَا
 تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَارْتِ
 رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَذْطَأْنَا لَهُمْ فَلَا
 تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَذَا مَوْهُمُكَ قَالَ
 فَأَنَّا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدُّونَ قَدْ بَدَتْ
 خِلَافُهُنَّ وَأَسْرَقَهُنَّ رَافِعَاتُ ثِيَابُهُنَّ فَكَانَ
 أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ أَيْ حَوْصُ
 الْغَنِيْمَةِ ظَلَمُوا أَصْحَابَكُمْ فَتَلْتَبِطُونَ فَكَانَ
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جُبَيْرٍ أَلَيْسَتْهُمَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتُوا وَاللَّهُ لَنَاتِيَنَّ النَّاسَ
 فَلَنَصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اتَّوَهَّمُوا صِرَافَتِ
 وَجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا
 يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي آخِرِ أَهْوٍ فَلَمْ يَسْقِ
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ
 رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنْ سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ
 السَّيْرِ كَيْفَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَهَاتِئِ سَبْعِينَ
 قِتِيلًا فَقَالَ أَبُو سَعْيَانَ أَرَى الْقَوْمَ مُحْتَمِدًا
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَتَهَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْيِيَهُمْ شَعْرًا قَالَ أَرَى
 الْقَوْمَ أَيْنَ أَرَى دُخَانًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سَحَرًا
 قَالَ أَرَى الْقَوْمَ أَيْنَ الْخَطَابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 شَعْرًا جَعَلَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَلْ لَكُمْ لَا
 فَقَدْ قَاتِلُوا فَمَا مَكَكْكُمْ عَمَّا نَفْسُهُ
 فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ السَّيِّدِينَ

حضرت برائن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے وقت پچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، یہاں تک کہ میں تمہیں یہ بلاؤں اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بیٹھا اور انہیں روند کر رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔ اس کے بعد دشمنوں کو شکست ہو گئی۔ میں حضرت برائن نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں، جس کے باعث ان کی پیدلیاں کھل گئی تھیں، بھانجھیں بچ رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے سے سیٹے ہوئے تھے، پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھی کہنے لگے: ہر نصرت، اے ساتھیو! مال غنیمت، تمہارے ساتھی تو غائب آگئے، اب تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا: کیا تم رسول گئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس مابیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔ جب یہ حضرات آگئے تو ایک ایک جنگ کا پانا سا پلٹ گیا۔ جو بھاگے جا رہے تھے وہ سامنے آ گئے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے پس اس وقت شیخ نبوت کے گرد و حرف بارہ پروانے رہ گئے۔ اس کے باعث ہم میں سے ستر حضرات نے تمام شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر جنگ بدر میں افتاد پڑی تھی، کیونکہ شریعت ہوئے اور مشرک کو قتل کر دیا گیا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ابوسفیان نے تین مرتبہ آواز دی، کیا مسلمانوں میں عہد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرمادیا۔ اس نے تین دفعہ پھر آواز دی، کیا مسلمانوں میں ابوقحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ پھر تین مرتبہ پکارا، کیا تم میں ابن خطاب (حضرت عمر) ہے؟ جواب نہ ملنے پر وہ اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا، یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا، اے خدا کے دشمن! خدا کی قسم تم نے کذب بیانی کی ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ سب زندہ سلامت ہیں اور جو تمہیں کھٹکتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے۔

عَدَدَتْ لَأَحْيَاؤُهُ كُلَّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا
يَسْأَلُكَ قَالَ يَوْمَ يَوْمٍ يَذِي وَالْحَرْبُ
يَسْأَلُ رَأَيْكُمْ سَتَجِدُونِي فِي الْقَوْمِ مُقْتَلَةً
بَعْدَ أَمْرٍ بِهَا وَلَوْ تَسْتَوْنِي ثُمَّ أَخَذَ يَرْجُلُهُ
أَعْلَى هَبْلٍ أَعْلَى هَبْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ
أَعْلَى وَأَجِدُكَ قَالَ إِنْ لَنَا الْعَزَى وَالْعَزَى
لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ هُوَ لَنَا وَلَا
مَوْلَى لَكُمْ

بَابُ إِذَا خِزَعُوا بِاللَّيْلِ

۲۸۸ - حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَ
أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ خَرِعَ
أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرَبٍ يَدِي طَلْحَةَ
عُرْفِي وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَعَنُوا رَاعُوا لَعَنُوا
تُرَاعُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجِدْتُمْ بَحْرًا يَغِيثُ النَّفْسَ

بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ وَفَنَادَى بِأَعْلَى
صَوْتِهِ يَا صَاحِبَاهُ حَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ

۲۸۹ - حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ
مِنَ الْمَدِينَةِ دَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ
بِخَيْبَةِ الْغَابَةِ لَعِنَنِي عَدُوٌّ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا يَكُ قَالَ أَخَذْتُ

وہ (ابوسفیان) کہنے لگا، آج جنگ بد کا بدلہ لیا جا چکا اور لڑائی ختم
ہے۔ عنقریب تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا تشدد کر دیا گیا
ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ مجھے
نا پسند بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ قبل سر بلند ہوا،
قبل سر بلند ہوا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے
جواب کیوں نہیں دیتے، عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا جواب
دیا جائے، فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و
برتر ہے اس (ابوسفیان) نے کہا ابے شک ہمارا عزتی ہے اور تمہارا
کوئی عزتی نہیں۔ وہ حضرت برآ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے، ان (حضرت برآ) کا بیان
ہے کہ اصحاب رسول عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم کی جواب دیں؟ فرمایا
تم یہ کہہ دو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

جب رات کو خطرہ محسوس ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ
ایک دفعہ رات کے وقت اہل مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ خطر
والی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے
کی ننگل پیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر گئے اور اپنی تلواریں گردن کے ساتھ
لٹکائی ہوئی تھیں۔ (واپس لوٹتے ہوئے) لوگوں سے فرمایا، مت
ڈرو، مت ڈرو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم
وسلم نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دنیا کی طرح رواں

پایا ہے۔ دشمن کو دیکھ کر اپنیوں کو خبردار کرنا۔

جیسے انہی آواز سے بیکار ہوا۔ فریاد کو پہنچو یہاں تک کہ لوگ سن لیں۔
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
منورہ سے قاصد کی جانب جا رہا تھا۔ جب قاصد کی پہاڑی پر پہنچا تو
حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔
میں نے کہا، نیری عربی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی درود دینے والی ازنی پڑی تھی

بَعَثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا
كَالْغُطْفَانِ وَفَزَارَهُ فَصَرَخَتْ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ
أَسَعَتْ مَا بَيْنَ كَاتِبَيْهَا يَا صَبَا حَاةُ يَا صَبَا حَاةُ
ثُمَّ انْدَفَعَتْ حَتَّى الْغَاثُ ثُمَّ قَدْ أَخَذَ وَهَا
فَجَعَلَتْ أَرْمِيَهُمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكُوْبِ وَالْيَوْمُ
يَوْمُ التَّوَضُّعِ فَاسْتَنْقَذَ قَوْمًا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا
فَأُجِبْتُ بِمَا أَسْرَفْتُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقَوْمَ عَطِشُوا وَإِنِّي
أَعَجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا يَسْقِيَهُمْ فَأَبْعَثْ فِي إِيَّاهُمْ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكُوْبِ مَكَتُ إِنَّ الْقَوْمَ يُبْقِرُونَ
فِي قَوْمِهِمْ

باب ۲۱۰ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ
وَقَالَ سَكَمَةٌ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكُوْبِ
۲۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا
عُمَارَةَ أَدَلَيْتُمْ يَوْمَ حَنْزَلٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَتَأَسَّيْتُ
أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُولَ يَوْمَئِذٍ
كَانَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخِي أَخِي بَعَثَ قُلُوبًا
عَشِيَّةَ الْمَشْرِكَوْنَ تَزِلُّ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا
كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَوْمٌ مِنْ
النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشْجَعُ مِنْهُ

باب ۲۱۱ إِذَا تَزَلَّ الْعَدُوُّ عَلَى حَكِيمٍ رَجُلٍ
۲۹۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلٍ
ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا تَزَلَّتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حَكِيمٍ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ
فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ہے۔ میں نے پوچھا کس نے کڑی ہے؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور قرظہ
کے آدمی سے گئے ہیں۔ پھر میں میں مرتبہ یا صبا حہاء لفظ کے ساتھ اس
زور سے چوکیا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن میں پھر میں نے
دور نگاہی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جاد بایا۔ پس میں ان کی جانب تیر
چینکتا اور کہتا: میں اکوٹ کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن
ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ
پی سکے میرا سے بے کرد پس لوٹا تو رسول اللہ نظر نواز ہوئے۔ میں عرض گزار
ہوا، یا رسول اللہ وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے اس کا دودھ پیئے
سے پہلا اونٹنی ان سے چھین لی۔ مناسب نظر آئے تو ان کے پیچھے کسی کو
مدینہ منورہ بایا۔ ارشاد فرمایا اے ابن اکوٹ! تو ان پر غاب آیا اب
دنگ کر، ان کی مہمانی اپنی قوم میں جو رہی ہوگی۔

آبا و اجداد پر فخر کرنا۔ اگر کوئی کہے اے بکر میں غلہ کا بیٹا ہوں جیسے
حضرت سمر نے فرمایا کہ اے بکر میں اکوٹ کا بیٹا ہوں۔

ایک آدمی نے حضرت براد بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
دریافت کیا اے ابو عامر! ایک جنگ جن میں آپ حضرت عیسیٰ بن ماریہ تھے حضرت
براد نے فرمایا جیسے میں ابو اسحاق اس رہا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس روز یہ نہیں پھیرا تھی حضرت ابو سفیان بن حارث نے آپ کے چکر بال
تھام رکھی تھی جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں سے لیا تو آپ سوار کی
سے اتر گئے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی
صوبہ نہیں، میں عبد المطلب کا بکر پارہ ہوں۔ وہ فرماتے ہیں اس روز
کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دیر نظر نہیں آیا۔
کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے اتر آنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت
سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ دقت سے نکلنے
اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے آدمی
بھیجا۔ وہ قریب ہی پہنچے تھے۔ پس وہ (حضرت سعد) گدھے پر سوار
ہو کر آئے۔ نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے
فرمایا: اپنے سوار کے لیے عظیمی قیام کرو۔ جب وہ اگر بارگاہ رسالت
میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا
عَلَى حَكِيمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَ
أَنْ تُسَبَّى الدَّرِيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ
بِحُكْمِ الْمَلِكِ .

باب ۲۱۲ قَتْلُ الْأَسِيرِ وَقَتْلُ الصَّبْرِ

۲۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَدَاءُ
الْفَتْحِمْ وَعَلَى رَأْسِهِ الْخُفَّ فَنَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
اقْتُلُوهُ .

اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں ۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں حکم دیتا
ہوں ، جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں تہ تیغ کر دیا جائے اور
باقی اہل و عیال کو قید کر لیا جائے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا : تم نے
ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے ۔
جنگل قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب
آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی اگر عرض گزار ہوا کہ
ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے ۔ آپ نے فرمایا
اسے قتل کر دو ۔

۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن خطل کو خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں پہلی بات
یہ کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے ۔ حکومت وقت اس کے قتل کا حکم دے ۔ دوسری بات یہ کہ خانہ کعبہ میں اگر چہ مکہ اور مدینہ کے مارنے کی
اجازت نہیں لیکن گستاخ رسول کو خانہ کعبہ میں پناہ نہیں دے سکتا اور اسے ابن خطل کی طرح خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دیا جائے گا ۔ بد قسمتی سے انگریزوں
نے اپنے دور اقتدار میں تو اپنی رسالت کا ایسا نشانہ کھڑا کیا کہ آج وہ پردے جو بن پر ہے جس کے باعث سیکڑوں علماء مسلمان رشیدی بیٹے بد بخت کے
روپ میں موجود ہیں ۔ خدا نے نہ دانا من جلد مدعیان اسلام کو تو اپنی رسالت کی ایمان سوز بیماری سے محفوظ و مامون رکھے ، آمین ۔

بَابُ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ وَمَنْ تَوَيْتَ اسِيرًا
وَمَنْ رَكَمَ رَكَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ .

۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ أُسَيْدٍ
ابْنَ جَارِيَةَ الشَّقِيقِيَّ وَهُوَ خَيْفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ أَبِي هُبَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّتَرَةَ
لَهُوَ سَبْرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرَ بَنُ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيِّ جَدَّ عَائِشَةَ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِدَارِ
وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِلْحَيِّ مِنْ هَذِيلٍ يَقَالُ
لَهُمْ بِسُرُوحِيَّانَ فَتَفَرُّوهُمُ قَرِيبًا قَرِيبًا قَرِيبًا رَجُلٌ
كُلُّهُمْ دَارٌ فَاقْتَصَرُوا أَفَادَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا
مَكَاهَهُمْ تَمَامًا تَرَوُودُوا مِنْ الْمَدِينَةِ فَحَقَلُوا

خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا نیز قتل ہونے سے پہلے دو گانہ
پڑھنا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریرہ روانہ فرمایا جو
دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر کے جد امجد
ہیں ۔ وہ چل پڑے ، یہاں تک کہ جب وہ مقام دہانہ پر پہنچے جو
عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو جو نہ ہل کے قبیلہ لحيان کو
ان کا پندہ چل گیا ۔ انہوں نے ان حضرات کی خاطر قریباً دو سو آدمی روانہ
کیے جو سب کے سب تیز انداز تھے ۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات
دیکھ کر چلتے رہے ، یہاں تک کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں ،
جن کو یہ مدینہ منورہ سے زائد راہ کے طور پر لائے تھے ، ان کے
گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے ، یہ تو یزید کی کھجور ہے ۔ وہ نشانات

هَذَا تَرْيُّبٌ فَاقْتَضُوا الْفَكَارَ هَهُ فَتَسَارَ أَهْلُ
عَاصِمٍ وَأَصْحَابُهُ لَجَاءُ إِلَى نَدْوَةٍ
أَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ انْزِلُوا
أَعْمُوْنَا يَا بَنِي نَكْمُ وَنَكْمُ الْعَهْدُ الْيَمِينُ
لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالِ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ
أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَا أَنَا فَوَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي دِفْعَةٍ
كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخَذِ عَنَّا نَيْبَكَ فَرَمَوْهُمْ بِالْقَبْلِ فَتَقْتُلُوا
عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ
وَالْيَمِينِ مِنْهُمْ خَبِيبُ الْأَنْصَارِيِّ وَابْنُ دِثْنَةَ
وَرَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَكُوا مِنْهُمْ أَظْلَمُوا أَوْ كَلَامًا
فَنَيْبِهِمْ وَأَوْثَقَهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ
هَذَا أَوَّلُ الْعَذْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَبَكُمْ إِنْ فِي
هَذِهِ لَا مَوْتَ يُرِيدُ الْقَتْلُ فَجَعَلُوا دُ
عَالِجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبِيَهُمْ حَتَّى يَفْتَلُوهُ
فَانْظَلَقُوا بِخَبِيبٍ وَابْنِ دِثْنَةَ حَتَّى بَاسُوهُمَا
بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَأَبْتَاعَ خَبِيبًا
بَنُو الْحَارِثِ ابْنُ سَامِرٍ بِنَ تَوْحَلٍ بِنِ عَبْدِ
مُنَافٍ وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ
بُنَ سَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ
أَسِيرًا فَخَبَّرَ فِي عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاضٍ أَنَّ
بَنَتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا حِينَ اجْتَمَعُوا
اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ
فَأَخَذَ بِثَأْتِي وَأَنَا عَارِفَةٌ حِينَ آتَاهَا قَالَتْ
فَوَجَدْتُهَا مُجْلِسَةً عَلَى قَعْدَةٍ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ
فَفَزَعْتُ فَرُوعَةً عَرَفْتُهَا خَبِيبٌ فِي وَجْهِهِ
فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لَفَعَلُ
ذَلِكَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا أَقْطَعَ خَيْرًا
مِنْ خَبِيبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهَا يَوْمَ يَأْكُلُ مِنْ
قُطْعٍ عَنِ فِي يَدِهِ وَأَنَّ لِمُوتٍ فِي الْحَدِيدِ

کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عامر اور ان کے
ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں
نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور ہمارے
باقدمین (مقدمہ) ہم تمہارے ساتھ لپکا عہدہ چیان کرتے ہیں کہ تم میں سے
کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیر سریر حضرت عامر بہ ثابت

نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا
اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی
بوجھاڑ شروع کر دی اور سات آدمیوں کو شہید کر دیا، جن میں حضرت
عامر بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے عہدہ چیان پر یقین کر کے نیچے
اتر آئے، جن میں حضرت خبیب انصاری، ابن دثنہ اور ایک آدمی
اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کانوں
کی تانٹ سے باندھ لیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ بد عہدی
کی ابتدا ہے لہذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں
کی پیروی کروں گا جو جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کافرانہیں اپنے
ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر آمادہ نہیں
ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیب اور
حضرت ابن دثنہ کو لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں لے جا کر فروخت کر دیے
یہ واقعہ غزوہ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیب کو عمارت بن ملجم
کے بیٹے نے خرید لیا، کیونکہ انہوں نے عمارت کو جنگ بدر میں قتل کیا
تھا پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے (زہری کو) عبید اللہ بن عیاض
نے خبر دی، کہ زینب بنت عمارت نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو
قتل کرنے کی غرض سے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھے استراہت کا
بتا کر ناپاکی دودھ کریں۔ میں نے انہیں دسے دیا پھر میرے ایک بچے کو کپڑے
لایا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا
کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استراہت میں ہے۔

میرے اوسان خطا ہو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے دلی
کیفیت جان لی فرمایا تم اس بے دردی ہو کہ میں بچے کو قتل کروں گا
میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے اچھا قیدی
نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے انہیں دیکھا کہ کھارہے ہیں اور انگوٹوں

وَمَا بِمَكْتَمٍ مِنْ شَيْءٍ وَكَأَنَّكَ تَقُولُ إِنَّكَ لِرِزْقٍ
 مِنْ اللَّهِ رَزَقٌ خَبِيرٌ فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَدَرِ
 لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خَبِيرٌ ذُرُونِي
 أَرْكُمُ لَكُمَّائِينَ فَتَرَكُوهُ فَحَرَكَهُ رَكْعَتَيْنِ
 ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَقْظُمُوا أَنَّ مَا فِي جَدْعٍ
 لَقُوتُهَا اللَّهُمَّ أَحْصِ هُوَ عَدَدًا

مَا أَبَايَ حِينَ أُقْتَلُ مُسَيِّدًا

عَلَى أَبِي شَيْخٍ كَانَ اللَّهُ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ

يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شَيْءٍ مَزْرَعٍ

فَقَتَلَ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خَبِيرٌ هُوَ سَنَ
 الْبَرَكَتَيْنِ يَكْعِلُ أَمْرِي مُسْلِمًا قَتَلَ صَبِيْرًا
 فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ كَابِتٍ يَوْمَ
 أُصِيبَ فَخَبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ
 نَاسٌ مِنْ كُفَّارٍ قُمَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ حِينَ
 حَدَّثُوا أَنَّهُ قَتَلَ لَبِيًّا تَوَّابِشِي بِرَمْتٍ
 يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عَظْمَاءِ يَهُودِ
 يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظَّلَّةِ مِنَ
 الدَّبْرِ فَحَمَدُ مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى
 أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا

بَابُ ۲۱ كَالِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
 عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُفُّوا الْعَائِيَّ يَغْنَى الْأَسِيرُ
 وَأَطِيعُوا الْجَائِعَ وَخُودُوا الْمَرِيضَ

کا گھمنا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے
 تھے اور کہہ کر کہ میں اس وقت یہ بھیل دستیاب نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی
 کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔
 جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر گئے تو تجیب نے ان
 سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں پھر
 فرمایا تم کہتے کہ موت سے ڈر رہا ہے کہ ہر روز میں نماز کو طویل دیتا ہوں اللہ
 انہیں چن چن کر مانا۔ ہو باؤں قتل شدتی و صفا پر تو کیا الم
 باؤں بچھا راہ خدا میں تو کیا ہو غم
 سے میری جاں پیرو بہ یزدان دی اکرم
 برکت سے بھر دے جو مرا اعضائی کیت و کم

پھر عمارت کے بیٹے نے انہیں قتل کر دیا۔ تجیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں
 نے ہر اس مسلمان مرد کے لیے جو قیدی بنا کر قتل کیا جائے، یہ بہترین سزا
 جاری فرمائی کہ پہلے دو گانہ پڑھ دے۔ اور حضرت عاصم بن ثابت رضی
 اللہ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے
 روز مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سب
 کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفار قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو
 جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند آدمی بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی
 حصہ لے کر آئیں جس سے اس قتل کا اطمینان ہو۔ یہ غار اس لیے ٹھکانہ
 انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک آدمی (مقبہ بن ابی معیط) کو
 جو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس
 پہنچوں کو قتل فرما دیا جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انہیں محفوظ رکھا
 جنگی قیدی کو رہا کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
 قیدی کو رہا کر دیا کرو، سب کے کو کھانا کھلاؤ اور
 مریض کی عیادت کیا کرو۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا قرآن کریم کے سوا اللہ ہی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بزرگوار و ہی ہو؟ انہوں نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اللہ اس نے درخت نکالا، میرے دائرہ معلومات میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس صحیفہ (کتاب) میں ہے میں نے دریافت کیا کہ اس کتاب میں کیا ہے؟ فرمایا، ہر بیت کے متعلق ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

مشرکین کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت رحمت فرمائیے کہ ہم اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب، کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! مجھے کچھ عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہوا اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ بدر کے جنگی قیدیوں میں آیا تھا۔ میں نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۃ الطور تلاوت فرمائی۔

حملی جب بغیر اجازت دارالاسلام میرے داخل ہو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ يَحْتَدُّ كُفْرًا شَيْءٌ مِنْ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ الْقَسْمَةَ مَا أَعْلَمُ إِلَّا هُمَا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَكَلَامُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يَفْتَنَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

باب ۲۱۵۱ حَذَّاءُ الْمُشْرِكِينَ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَدِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مَرْثِي بْنِ عُقْبَةَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْوَأَيُّا رَسُولَ اللَّهِ اسْأَلْنَا كَلِمَةً لَا بَرَّ إِلَّا خَيْرًا عَبَّاسُ فِدَاءٌ هُفَّالَ لَا تَدُسُّونَ وَهَارَ دَرَهْمًا وَقَالَ ابْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي خَاتَمَ قَادِيَّتِ نَفْسِي وَقَادِيَّتِ عَقِيلًا فَقَالَ خُذْ فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبٍ.

۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَنِي أَسْأَلُكَ بِدِرِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْغُرَبِ بِالطُّورِ

باب ۲۱۵۲ الْحَرَبُ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ ۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَّاسِ

عَنْ أَيَّاسَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَالَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ
انْقَلَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَبُوا
وَأَبْلُوا فَنَقَلَهُ فَنَقَلَهُ سَلْبَةً .

باب ۲۱ يَفَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يَسْتَرْقُونَ .
۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَأَدْحِصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَأَنْ يُقَاتِلَ مِنْ دَرَأِهِمْ وَلَا يَكْلَفُوا إِلَّا طَائِفَتَهُمْ .

باب ۲۲ جَوَازُ الزَّوْحَرِ .
باب ۲۱۹ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِمَّا مَلَّتِهِمْ .
۳۰۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
سَلْيَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ
فَتَرَكِي أَيْ حَتَّى خُصِبَ دَمْعُ الْحَضْبَاءِ فَقَالَ أَشَدُّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ يَوْمَ الْخَيْبِ
فَقَالَ أَشَدُّ بِيكَابِ الْكُتُبِ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَقْضُوا بَعْدَهُ
أَبَدًا فَنُتَازَعُوا وَلَا يَذْبِقِي عِنْدِي تَنَازَعٌ فَقَالُوا
هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي
فَالْتَمَسْتُ أُنَافِيَةً خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَى عِنْدَ
مَوْبِهِ بِشَلَاثٍ أَخْرَجَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَأَجِيرُوا لَوْ خَذَلْتُمْ مَا كُنْتُ أَحْيَا هُوَ وَتَسَيَّتِ الثَّلَاثَةُ
وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَلِلَ الْخَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَقَالَ مَلَكَةٌ وَالْمَدِينَةُ وَالْإِمَامَةُ
وَالْإِيمَنُ . وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَرَجُ أَوَّلُ زَهْمَةٍ .

باب ۲۳ التَّجَمُّلُ لِلْمُؤَدِّ .
۳۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس
آگیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا جب
وہ چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسے ڈھونڈو اور
قتل کر ڈالو چنانچہ وہ قتل کر دیا اور اس کا سامان قاتل کو دیا گیا۔

ذمیوں کی خاطر لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے بننے
والے کی وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ
ایمانی عہد کیا جائے اور ضرورت پڑے تو ان کی خاطر لڑنے
کے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے مگر ان کی طاقت کے مطابق۔

قاصد کو انعام دینا
کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

انہوں نے فرمایا کہ جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے پھر
اس قدر دے کہ ان کے اشکوں سے سنگریزے بھی تر ہو گئے پھر
فرمایا کہ جمعرات ہی کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی گھنے کی چیز
لا کر دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات سکھادوں جن کے سبب تم بھی گمراہ
نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس بارے میں تنازعہ ہو گیا حالانکہ بارگاہ
نبوت میں نزاع نہیں ہونا چاہیے تھا پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ
نے یہ ارادہ ترک فرمادیا ہے۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ
میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلا تے ہو
اور اپنے وصال کے نزدیک تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے: ۱۔ مشرکین
کو جزیرہ عرب کا پر نکال دینا۔ ۲۔ قاصدوں کو اسی طرت انعامات دینا کرنا۔
جیسے میں دیکھتا تھا ۳۔ دوسری بات میں بھول گیا۔ حضرت میسر بن عبد الرحمن
سے جزیرہ عرب کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ

و فود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

یہ روایت کاغذی ہے اور اس کی ابتدا ہمارے کتاب

عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شَدَّابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ
عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حَلَّةً اسْتَبْرَقَ
نَبِيَّاهُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ حَلَّةً فَتَجْمُلُ بِهَا
بِالْعِيدِ وَلِلَّهِ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ
مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ دِيْبَاجٍ قَبْلَ بِهَا
عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَبِثَ لِبَاسٌ مِّنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ
أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أُرْسِلَتْ إِيَّاهُ
بِهَذِهِ فَقَالَ تَلْبِسُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضُ حَاجَتِكَ

باب ۲۲۱ كَيْفَ بَعَثَ اللَّهُ رَسُوْلَهُ عَلَى الصِّبْيِ
۳۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ
الظَّلَقَ فِي رَهْطٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى
وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَهْلِ بَنِي مَنَاةَ وَقَدَّارٍ
يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمَّا لَبَسَهُ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلَمَ بَيْدَهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الرَّحْمَنِ
فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا
تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطَ صَاحِبُكَ الْأَمْرَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَرْتُ لَكَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موٹے ریشم کا ایک چوغد بازار میں فروخت
ہوتے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض
کرنے لگے یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور جب عید کے روز لڑکوں
آپ کی بارگاہ میں وندائیں تو اسے استعمال فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ نے
ارشاد فرمایا: ایسا لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ

نہیں ہوتا اور شیک انہیں دینا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہے
دونوں بد مشیت ازوی سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیباچ کا
ایک ٹکڑا ان حضرت عمر کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہ رسالت
میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ
ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور شیک ایسے بھلے
دینتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہے اس کے باوجود آپ نے اسے میرے
لیے ارسل فرمایا ہے پس ارشاد فرمایا: اُسے فروخت کر دو یا اپنی کسی اور
چیز پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر
شمیع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ابن میاد کی جانب روانہ ہوئے،
میان تک کہ اُسے بنو منقر کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلنے
ہونے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ بچہ تھا۔ اس نے کسی کو
نہیں سہانا یہاں تک کہ رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے
اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی۔ پھر رسول اللہ نے اُسے فرمایا: کیا تو اس بات
کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن میاد نے آپ کی
طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ ایسوں کے
رسول ہیں۔ پھر ابن میاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے
ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ
پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے
دریافت فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا: میرے پاس سچی
خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: پھر تو میرا
کام خلط ملط ہو گیا۔ بعد ازاں نبی کریم نے فرمایا: میں تیرے لیے ایک بات
اپنے دل میں چھپاتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ابن میاد نے جواب دیا: وہ اللہ

خَبِطًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَنَنْتَعِدُ وَتَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ اضْرِبْ عَنْقَهُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فَلَكَ لِسِطٌ
عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ - قَالَ
ابْنُ عُمَرَ الطَّلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو ابْنِ
كُثَيْبٍ يَارَبِّانَ التَّخَلُّفَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ
حَتَّى إِذَا دَخَلَ التَّخَلُّفَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبِضُ ذِمَّةَ التَّخَلُّفِ وَهُوَ يَخْتَلُّ
أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ
صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيعَةٍ لَدَيْهِمَا
رَهْزًا فَخَرَّاتُ امْرَأَتُ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَبْتَغِي يَجِدُ ذِمَّةَ التَّخَلُّفِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ
صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ فَخَرَّ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنْتُ رَكْنَةً بَيْنَكَ وَقَالَ سَلَامٌ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ لَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ اشْفَوْا كَرَّ الرَّجَالُ فَقَالَ
إِنِّي أُنْذِرُكُمْ هُؤُلاَءِ وَمَا مِنْ رَجُلٍ إِلَّا قَدْ
أُنْذِرُهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أُنْذِرُهُ نَوْحٌ حَرَمَةٌ
وَلَيْكُنْ سَأْؤُكَ لَكُوفُ فِيهِ هُوَ لَا لَعْنُ يَكْفُرُ نَبِيٌّ
لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ -

ہے۔ نبی کریم نے فرمایا پر سے باؤ تم اپنی حد رکھا بن دلی سے نہیں
بڑھ سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ! اجازت برمت
فرمائیے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر وہ جال
ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے۔ اور اگر وہ جال نہیں ہے تو اس کے قتل
میں تمہارے لیے بہلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم
اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن مسیاد تھا
یہاں تک کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ
لیئے گئے اور آپ ابن مسیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے تاکہ اس کی
کوئی بات سن سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن مسیاد اپنے
بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنی جاتی تھی
تو ابن مسیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا جبکہ آپ مجبوروں کی
آڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ اس کی والدہ نے ابن مسیاد سے کہا اے
صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن مسیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے
فرمایا اے اگر یہ عورت کسے اس کے حال پر چھوڑے رہتی تو صورت
حال سامنے آجاتی۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر
نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پیسے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر
کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا
نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام
نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات
بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجال کا نام ہوگا اور
ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن مسیاد سے فرمایا جو نبوت کا مدعی ہیں تمہارے لیے اپنے دلی میں ایک بات چھپاتا ہوں،

کے بتانا کہ کیا بات چھپائی ہے؟ — معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دلی کی بات جان لیتا ہے اور جو دلی کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔
جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دلی کی بات نہیں جان سکتے وہ گویا وہی کہہ رہے ہیں کہ وہ نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دلی کی بات جاننا ہی سکے یہ ضروری
نہ ہوتا اور نبی کی نظر دلی کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن مسیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور دلی کی بات جانتا نبوت کے لوازمات سے تو نہیں میرا اگر امتحان
یہ لینا ہے تو کوئی مسلم پوچھ لو میں تو مجھے بڑے کاموں کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ باقی رہ دلوں کی چھٹی باتیں جانتا۔ تو ایسا نظریہ رکھنے کو تو خود آپ کے
بعض امتی کس روز شرک بنا دیں گے۔ ان کے اسلام کی رکھ سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی مشرکانہ ضد غیر اسلامی ہے۔ لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں
کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا أَسْلَمُوا قَالَ الْمُتَعَبِّرُونَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

بَابُ ۲۲۳ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ
وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرْضُونَ فَهِيَ لَهُمْ .

۳۰۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَنْيٍ حَصِينٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَدْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ عَذَابِي حَتَّى تَقَالَ
هَذَا تَرَكْنَا عَقِيلًا مَنَزَلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَأْتِيكَ
عَذَابِي خِفَافًا بَنِي كَدَّاتِ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَامَتْ
قُرَيْشٌ عَنِ الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كَدَّاتِ خَالَفَتْ
قَدَّيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايَعُوهُمْ
وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزَّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ
الْوَادِي .

۳۰۴ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلَى كَدَّيْشٍ عَلَى هُنَيَّا عَلَى
النَّحْلِ فَقَالَ يَا هُنَيَّا احْنَمِي جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ
وَأَتَيْتِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ
وَأَدْخَلَ رَبُّ الْقُرَيْشِ رَبَّ الْخَنَازِئَةِ وَآيَايَ دَنَعَمُ
ابْنِ عَدِيٍّ وَلَعَمْرُائِ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا أَنْ تَهْدِيَا
مَا شِئْتُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَحْلِ وَرَرْ قَدَّانَ رَبَّ
الْقُرَيْشِ رَبَّ الْخَنَازِئَةِ إِنَّ تَهْدِيَا مَا شِئْتُمَا
يَأْتِيَنِي بِبَيْنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْتَارَكُمُ
أَنَا لَا أَبَالِكُ فَإِنَّمَا دَاكِلَةُ الْكَلْبِ أَيْسَرُ عَلَى مِنَ
الدَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَأَجْمَرُ اللَّهُ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَقْبَا
قَدْ ظَلَمْتُمْ أَنْهَا لِبِلَادُهُمْ قَاتِلُوا عَلَيْهَا
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ

یہود کو دعوت اسلام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ سبقری نے
حضرت ابو ہریرہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حربی سدان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے
مالک رہیں گے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں
حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا، یا
رسول اللہ آپ قیام کہاں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا نہ ہمارے
یہ عقیل بن ابوطالب نے کوئی مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ پھر فرمایا
ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش
نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس وجہ سے تھا کہ
بنی کنانہ نے قریش سے نبی ہاشم کے خلاف قتل کیا کہ نہ ان کے
ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو
جگہ دیا جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف حلیل میدان کو
کہتے ہیں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنسی کو
ایک سحرگاہ کا منتظم بنانے ہوئے فرمایا۔ اے ہنسی! مسلمانوں سے
برمی عاجزی کے ساتھ برتاؤ کرنا، مظلوم کی مدد سے سچا کیونکہ مظلوم
کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے، حقور سے اونٹوں اور حقوری بکریوں
والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبدالرحمن
بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے
نہ دینا، کیونکہ بالفرض ان دونوں حضرات کے جانور اگر ہلاک بھی
ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر
حقور سے ادب یا حقوری بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں
تو وہ اپنے اہل و عیال کو میرے پاس لا کر کھاریں گے اے امیر المؤمنین
تیرا باپ نہ ہے، کیا اس وقت میں انہیں حقور دے گا؟ پس پانی
اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور نوول کے دینے سے آسان
ہے اور خدا کی قسم! اگر انہیں روکا گیا، تو وہ اس حالت میں ہی تاثر

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَّلَا النَّمَالَ الشَّيْءَ فِي
أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ
مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا.

لیں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ نہ شہر ان کے ہیں۔ نہ مائے جاہلیت
میں وہ ان کی خاطر لڑتے ہیں اور دوسرا اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے
ہیں۔ ہم سے اس ذات کی جس کے تجزیہ میں میری جان ہے، اگر سر سے
پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار
کرتا ہوں تو میں ان کے شہر ان کی ایک ہشت بھر تک کو بھی چاہا نہ بنا دیتا۔

امام کا مردم خناری کروانا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دائرہ اسلام میں آ گئے ہیں۔
ان کے نام لکھ کر سر سے پاس لاؤ۔ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے
نام لکھ لیے۔ پس ہم نے کہا کہ ہم تاحلل خائف ہیں۔ حالانکہ ہم ایک
ہزار پانچ سو ہیں اور ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ تنہا میں مبتلا
ہیں اور یہاں تک کہ جب آدمی ایسا نماز پڑھتا ہے تو خوف
کھاتا ہے۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا۔
ابو معاذ کا قول ہے کہ چھ سو سے سات سو

تک تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ! میرا نام نلال نلال غرقہ میں لکھ دیا گیا ہے اور میری
بیوی بچ کرنے جا رہی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس پلے جاؤ
اور اپنی بیوی کے ساتھ چل کر۔

اللہ تعالیٰ فاجر کے ساتھ بھی دین کی مدد فرماتا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ
رسالت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے
شخص سے بائیس جو اسلام کا دھوی کرتا تھا، فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔
جب میدان کا انداز گرم ہوا تو اس شخص نے قتل و قتال میں رنہ لڑنے
کرکار گزار دی دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہ رسالت پر عرض کی کہ
کہ جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، وہ
کافروں سے بڑی جان توڑ کر لڑا لیکن مرجھا ہے نبی کریم نے فرمایا کہ

بَابُ ۲۲۲ كِتَابَةُ الْأَمَامِ النَّاسِ
۳۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبُ
بِي مَنْ تَلَقَّظَ بِأَلَا سَلَامٍ مِنَ النَّاسِ فَكُتِبْنَا لَهُ أَلْفًا
وَحُمُسٌ وَمِائَةٌ رَجُلٍ فَكُنَّا نَخَافُ وَنَحْزَنُ أَلْفًا
وَحُمُسٌ وَمِائَةً فَلَقَدْ رَأَيْنَا أَنْتِلِينَ حَقَّ الرُّجُلِ
لِيُصْنِيَ رَحْدَكَ وَهُوَ خَائِفٌ

۳۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ قَوْجَدْنَا هُمْ حُمُسٌ وَمِائَةٌ قَالَ أَبُو

مُعْوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتٍّ وَمِائَةٍ إِلَى سَبْعٍ وَمِائَةٍ
۳۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مُعَبَّدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُتِبْتُ
فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَأَمَرَنِي حَاجَةٌ قَالَ ارْجِعْ نَحْنُ مَعَهُ أَمَّا أَنْتَ

بَابُ ۲۲۵ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْدَيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ
۳۰۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَعْمُودُ بْنُ عَزِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمُودُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ

السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَ

لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ كُنَّا
حَصْرَ الْقِيَالِ قَاتِلَ الرَّجُلِ قَتَلَا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جُرْحَةٌ

فَقَنَّتْ شَهْرًا أَتَدْعُو عَلَيَّ رِغْلًا وَذَكَوَانٌ وَبَنِي لَحْيَانٍ
قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَنَسٍ قَرَأُوا بِهِمْ قَرَأْنَا
أَلَّا يُلْعَوُا عَنَّا قَوْمَنَا يَا قَتَادَةُ لَقِينَا رَبَّنَا فَخَرَضِي عَنَّا
وَأَرْضَانَا ثُمَّ رَفِيعٌ ذَلِكَ بَعْدُ.

باب ۲۲۸ مَنُ غَلِبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى
عَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رُوْحُ
ابْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَمَ سَلَى
قَوْمَهُ أَقَامَ بِالْعُرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مَعَادُ خُوَ
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ دعا کی گئی تھادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک
عرصہ تک قرآن میں ہم ان کے تسبیح پڑھتے رہے۔ کاش! ہماری جانب سے
کوئی ہماری قوم کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر
ہو گئے ہیں۔ پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے۔ پھر
دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان
میں ٹھہرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوطالبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں
گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور
عبد الاعلیٰ نے۔ سعید۔ قتادہ، حضرت انس حضرت
ابوطالبہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تقصیر

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
أَبْنِ قَلْبِيقٍ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَرْدَةً
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ قَرَسًا لَبَنَ عُمَرَ عَارَ فَذُجِحَتْ
بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ قَرْدَةٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ .
۳۱۳ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
عَنْ مَرْوَسِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّكَ كَانَ عَلَى قَرَسٍ يَوْمَ مَلَقَى الْمُسْلِمُونَ
وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مَيْدٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَ أَبُو
بَكْرٍ فَآخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُنَّ مَرَّ الْعَدُوُّ وَرَدَّ خَالِدٌ قَرَسَهُ .
بَاب ۳۳ مَن تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرُّطَابِيَّةِ
وَقَوْلُكَ لَكَ الْكَافِي وَاجْتِلَاكَ السِّنِّيَّةُ وَالْوَلَايَةُ
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ .
۳۱۴ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي شُعْبَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ
مِينَاء قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهَيْمَةَ لَنَا وَطَحَنَتْ صَاغًا
مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرُ فَصَاغَ اللَّيْثِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ سُورًا وَحَتَّى لَمَّا يَكْفُرُ .
۳۱۵ . حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوَيْهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ
بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَيْبِصٍ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةٌ سَنَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ
بِالْعَبَسِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبَتْ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ
فَرَجَعَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا
شَرَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَأَخِي
شَرَّ أَبِي وَأَخِي شَرَّ أَبِي وَأَخِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَبَقِيَتْ حَتَّى دُكِرَتْ .

ایک فلاں بھاگ کر دیوبند میں جا ملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان
پر فریغ حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ فلاں حضرت عبداللہ کو دیا پس وہ
دیوبند میں ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو دیوبند کے متھے چڑھ گیا تھا
جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر بلایا تو وہ گھوڑا بھی انہوں سے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے پر
سوار تھے جس روز مسلمانوں کی زمینوں سے ٹکر ہوئی تھی اور جس روز
حضرت خالد بن ولید اس لشکر تھے جن میں حضرت ابو بکر صدیق نے
مقرر فرمایا تھا تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا۔ جب دشمن کو
بزمیت ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لا کر دے دیا۔
فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا۔ چنانچہ اس بار میں ارشاد
باری تعالیٰ ہے نہ اور تمہاری زبانوں اور زمینوں کا اختلاف رسول
الہوم آیت ۲۲ اور ہم نے ہر رسول کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ
رسالت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نے ایک چھوٹا سا بکر لایا
کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا لیسوا یا ہے۔ پس چند افراد کو لے کر
کھانے کے لیے تشریف لے چلیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے باور بلند فرمایا۔ اے خندق کھودنے والو! جابر نے
تمہاری دعوت کا انتظام کیا ہے۔ تمہارے لیے کیسی
خوشی کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر
ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سنہ سنہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا
قول ہے کہ حبشی زبان میں سنہ یعنی اچھی کو سنہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی
ہیں کہ پھر میں ہر نبوت سے کہنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے
ڈانٹا اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے
کہیئے وہ اس کے بعد حبیب پر دود گارنے لگی کہ کہیئے سے فرمایا۔
باس پرانا کر اور چھانڈ پھر پرانا کر اور چھانڈ پھر پرانا کر یعنی میں
مر پائے حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ انہی درازی عمر کو تو میں

۳۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُصَدِّ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ مَسْجِدِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي تَبِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَعْنَةُ سَيِّئَةٍ كَمْ كَيْلٍ أَمَّا تَعْرِفُ أَتَانَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ .

باب ۲۳۲ الخُلُولُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَعْمَلْ نِيَابَتًا بِمَا عَلَّيْهِمُ الْقِيَمَةَ .

۳۱۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَتَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ تَامِرُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْخُلُولَ فَقَطَّعَ وَطَّعَ أَمْرًا قَالَ لَا أَلْبِسُ أَحَدًا كَمُيَوْمَةِ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَأْنًا لَهَا ثَلَاثُ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَمْتُ لَهَا حَمِيمَةً يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَاقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ دُعَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَاقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَاقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْني فَاقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ . وَ قَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَتَّانٍ خَرَسْتُ لَنَا حَمِيمَةً .

باب ۲۳۳ الْقِلِيلُ مِنَ الْخُلُولِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّمَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ .

۳۱۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُكَيْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیر بچپن صدقہ کی گھوڑوں میں سے ایک گھوڑے کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا، گنج، گنج (یعنی تمکو گنج) کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

مال غنیمت میں خیانت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر میاں دیا ہو یا گھوڑا سوار ہو کر پہنچا رہا ہو اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر گناہ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور اس وقت کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں کہ آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جواڑے ہوں اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے، تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار

مال غنیمت سے تمکوڑی سی چیز لینا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلا یا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

اس حدیث میں اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر میاں دیا ہوا یا گھوڑا سوار ہو کر پہنچا رہا ہوا اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں کہ آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جواڑے ہوں اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے، تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار

کر کرہ نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر متین تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔ لوہاس کے سامان میں ایک عبا یا بی جو اس نے مال قیمت سے چسپا کر رکھی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کر کرہ کاف کے زہر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

مال قیمت کے اونٹوں اور بھریوں سے فزع کرنا مکروہ ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا علیہ السلام میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں کو صوبہ مکہ کی طرف اور بحیراں اور ان کے ہاتھ لگ لیں جنہیں فزع کر لیا گیا اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے پکارنے میں جلدی سے کہا یا اور ہانڈیاں چڑھائیں، آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں اور ہمدادی جائیں، لہذا فوراً تعمیل کی گئی

پھر آپ نے مال قیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تھک ہار کر وہ گئے ایک آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہر دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بسن رشتی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ درجاء

بن رافع فرماتے ہیں میرے جد امجد یا بکاہ رسالت میں مرض گزار ہوئے کہ ہم امید رکھتے یا دہشتے میں کہ کل ہمارا دشمن ہے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم یہاں کے ساتھ فزع کر سکتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھڑکن ہمارے اور اس پر لاش کا نام لیا گیا ہو اس کے گناہ ماسوائے دانت و دامن کے۔ میں ان کی وجہ بتا دیتا ہوں تو سنو دانت تو بڑی ہے

فتح کی بشارت دینا۔

جبریل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ عَمْرِو عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَكَانَ عَلَى ثَغْلِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كُرْكُرٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي الثَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عِبَاءً قَدْ غَلَّتْهَا سَالِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كُرْكُرٌ يَعْنِي بِقَتْلِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

باب ۲۳۲ مَا يَكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَخَارِجِ.

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُرُّوقٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ بَزْرَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَأَصْبَحُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرِيَاتِ النَّاسِ وَنَحْنُ أَقْتَصَبُوا الْقُدْرَةَ فَأَمَرَ بِالْإِبِلِ وَرِجَالِ الْغَنَمِ فَفُكِلَتْ شِقْرَتُهُمْ فَفُكِلَ عَشْرَةٌ مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَتَدْمَمَ بِعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يُسَيِّرُ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَا هُمُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْوٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبَهَائِكُ لَعَا وَأَوِيدَا كَا وَأَوِيدَا الْوَحْشِ وَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَأَصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَرِيءٌ أَنَا نَرَجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى أَفَنَذُبُ بِهَذَا الْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَفْهَمَ الدَّمَ وَذُكْرَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَأَحْدِثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَفَمَا السِّنُّ فَعَظُمَ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

باب ۲۳۵ الْبَشَارَةُ فِي الْفُتُوحِ

۳۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

رَأْسًا عَيْلًا قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَبْرِ بْنُ
أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَى نَجَافِي مِنْ ذِي
الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْنَنَا فِيهِ خَشَعٌ لِيَسْتَعِي كَعْبَةُ
الْبَيْمَانِيَّةَ مَا قَانَطَلَعْتُ فِي الْخَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ
أَحْسَرٍ وَكَانُوا أَحْصَاءَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَا أَكْتَبْتُ عَلَى الْخَيْلِ
فَتَقَرَّبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرًا صَاحِبِهِ
فِي صَدْرِي فَقَالَ أَلَمْ تَقِمْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا
مَهْدِيًا قَانَطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَقَهَا
فَارْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقِيَةً فَقَالَ
رَسُولُ جَبْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ تَنَزَّلْتُ فِي بَعْدِكَ بِالْحَقِّ
مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرْكَبَهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ
فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْسَرٍ وَرَجُلَيْهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ
قَالَ مُعَدُّ بَيْتٍ فِي خَشَعٍ

باب ۲۳۶ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ - وَاعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالٍ
تُؤْبِئِينَ حِينَ بَشَرَ بِالْتَّوْبَةِ
باب ۲۳۷ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ
۳۲۲ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيْتٌ
وَإِذَا اسْتَنْفَذْتُمْ فَأَنْفِرُوا

۳۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُجَاهِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ جَاءَ مُجَاهِدٌ بِخَبَرٍ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا
مُجَاهِدٌ يَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ
فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ ابْيَاعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں میرے
دل کو مطمئن نہیں پہنچاؤ گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو خشم بہاد
تھے اور اسے کعبہ بمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا، میں ڈیڑھ سو سواروں
کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہونے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوا کہ
میں گھوڑے پر ہم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست
اندس مارا جس کے قسائات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان
مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے اے اللہ! اسے جوار سے اور بہت
کرت والا تیرہ دیت یا نہ بنا دے۔ پھر اس کی طرف روانہ ہو گیا اور
اسے نور چھوڑ کر چل دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو
بارگاہ رسالت میں بھیج دیا حضرت بریر کا تھامہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
تم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،
میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے عارِ شاہ
اورٹ۔ پس آپ نے بنو امیہ کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ
برکت کی دعا کی۔ مسدود کا آں ہے کہ وہ گھر بنو خشم کا بیٹا
تھا۔

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا۔ حضرت کعب بن مالک
نے قبولیت توہد کی بشارت دینے والے کو دو کپڑے دیئے۔
فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اب ہجرت نہیں
رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا
جائے، پس فوراً حاضر ہو جایا کرو۔

حضرت مجاہد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت
مجاہد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض
کرنے لگے کہ یہ مجاہد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا: مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت
ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے
لیتا ہوں۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ ذُكِرَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَالِشَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مَجَاوِرَةٌ يُثْبِرُ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ مِنْذُ قَتَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

باب ۲۳۸ إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الدِّمَةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ وَتَجَرَّيْدَهُنَّ.

۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عَشَائِرًا فَقَالَ لَا بَنَ عِطِيَّةٍ وَكَانَ عَكْرِيًّا إِنْ لَا عِلْمُ مَا الَّذِي جَرَّ أَصَابِيكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَالزُّبَيْرُ فَقَالَ أَمَّا أَرْضُهُ كَذًا وَتَجِدُونَ بِهَا مَدْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرُّومَةَ فَكُنَّا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِي فَقُلْنَا لَمْ تُخْرِجْهُ أَوْ لَا خَيْرَ دَنَكَ فَاخْرَجْتِ مِنْ حُجْرَتِهَا فَأَسْأَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ارْدَدْتُ إِلَّا سَلَامًا لَا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَنَا بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَاحْبَبْتُ أَنْ اتَّخِذَ عِنْدَهُ هُوَ يَدْفَعُ أَفْصَدَ قَسَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَاقَ فَقَالَ مَا يُدِيرُكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا بَشَرْتُمْ فَهَذَا الَّذِي جَرَّاهُ.

باب ۲۳۹ اسْتِيقْبَالُ الْغَزَاةِ ۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبِ

حضرت عطابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں حبیب بن عفر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جو کوہ نمیر پر رزولہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انہوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اس وقت ختم ہوگئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرمادیا۔

جو زخمی اور زانفران مسلمان عورت کو نہنگا دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

ابو عبد الرحمن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے، ابن عساکر سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل تصور کرتے تھے۔ کہیں جانتا ہوں کسی چیز نے تمہارے صاحب و حضرت علی کو غور زری پر دیر نہ دیا ہے، میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضہ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس باغ میں جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کو صاحب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس خط مانگا، اس نے

انکار کر دیا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہیں تنگ کرنے سے نہیں گریز نہیں کریں گے، اس نے اپنے جوڑے سے وہ خط نکال دیا پھر صاحب کو یہ یا گیا تو وہ عرض گزار ہوئے میرے بارے میں جلدی کے کام نہیں ہیں، میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے، بات حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرم میں کوئی نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کے جان و مال کی حفاظت فرماتا ہے جبکہ سر اوہاں کوئی بھی نہیں ہے اس عرض سے اس نے چاہا کہ ان پر احسان کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی حضرت عمر عرض گزار ہوئے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اتار دوں کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات پر خوب مطلع ہے تو غازیوں کا استقبال کرنا۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے ابن مسفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ

اسی خان سے لایا جو جہاد میں لڑا تھا اور اس کی شہادت ملے سے لڑا تھا

ابن الشہید عن ابن ابي مئیکة قال قال ابن الزبیر
لا بن جعفر رضی اللہ عنہم اشد کسرا و تلکینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و انت و ابن
عباس قال نعم فحصلنا و ترکک .

۳۲۷- حدثنا مالک بن اسحاق عن حماد بن
ابن عیینہ عن التمری قال قال المسائب بن
یزید رضی اللہ عنہ و ہبنا تلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع الصبیان الی مکیۃ
الوداع .

باب ۳۳ ما یقول اذا رجع من الغزو .
۳۲۸- حدثنا موسى بن اسحاق عن حماد بن
عن نافع عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا قتل کثیرا قال ایمنون
ان شاء اللہ تا یؤمن عابدون حامدون لربنا
ساجدون صدق اللہ و وعدہ و لہم عہدہ و
ہذا ما اکثر اب و حدہ .

۳۲۹- حدثنا ابو معین حدثنا عبد الوہاب
قال حدثني ابن ابي اسحاق عن ابن مالک
رضی اللہ عنہ قال کنتا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی راحلہ مقفلما من عسفان و رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلہ و قد اردت
حقیۃ ینت حیث کانت ناکتہ فصری عاصیما
فاقتحم ابو طلحہ فقال یا رسول اللہ جعلنی
اللہ فداک قال علیک السلام فقلبت ثوبی علی
وجہہ و اتاہا فالتقا علیہا و اصدتہم مکرہما
فربکا و اکتفنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما اشرقتا علی السدینۃ قال ایمنون تا یؤمن
عابدون لربنا حامدون فکفر یزل یقول ذلک
حشی و دخل السدینۃ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا اور اسی وقت سے اور تم
اور ابن عباس تھے انہوں نے جواب دیا ہاں! پس
آپ نے میں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تیس چھوڑ دیا
تھا ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر ...
نیتہ الوداع تک گئے تھے ۔

جب جہاد سے لوٹے تو کیا کہے ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس آتے تو تین مرتبہ تک کہتے اور فرماتے
ہم انشاء اللہ اس حالت میں آئے ہیں کہ توبہ کر لیا اے عبادت کر لیا اے احمد
بیان کر لیا اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنا وعدہ پکا کر دکھایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور کافروں کی
انواع کو شکست دے کر تتر بتر کر دیا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے
لوٹتے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ
بنت حنی کو بٹھایا ہوا تھا آپ کی اونٹنی کا پیچ بٹھایا اور سب گر پڑے ۔
حضرت ابو طلحہ اپنی سواری سے کود کر پلکے اور عرض گزار ہوئے یا
رسول اللہ! میں آپ پر فرماؤں ۔ آپ نے فرمایا تم عودت (حضرت صفیہ
کی خبر لو ۔ میں اپنے پیچھے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا کپڑا ان کے
اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا تو آپ دونوں
سوار ہو گئے اور ہم نے پروانوں کی طرح فصیح رسالت کو اپنے جبرٹ میں
لے لیا ۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا
ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے آؤ
اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں ۔ آپ برابر ہی فرماتے رہے یہاں
تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے ۔

۳۳۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مَرْزُوقَةَ عَلَى رَاحِلَتَيْهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَصَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَبُو طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرٍ فَأَذَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي اللَّهِ جَمِّلُوا لِي خِدَائَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا قَالَ لِي نَزَبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الرَّأْيَةُ فَشَدَّ لَهَا عَلَى رَاحِلَتَيْهَا فَرَكِبَا فَتَسَارَوْا وَاحْتَضَى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ الشَّرَفِ الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّبُونَ تَأْيِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّتِنَا حَامِدُونَ فَلَمَّا نَزَلَ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

بَابُ ۲۴۱ الصَّلَاةُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

۳۳۱. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَخَارِبِ بْنِ دَكَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ السُّجْدَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۳۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضَحَّى دَخَلَ السُّجْدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلِسَ بَابُ ۲۴۲ الطَّعَامُ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں انبیاء کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور نبی کریم کے ساتھ آپ کی زوجہ سہیلہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر بچھے بیٹا یا بٹواتھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کو پاؤں پھینکا اور نبی کریم اپنے دم غیر مکیت بچھے گر پڑے۔ مجھے و حضرت انس کی اپنی طرح یاد ہے کہ حضرت ابو طلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ کو کوئی پوٹ تو نہیں ملے؟ فرمایا نہیں لیکن تمہارے لیے رعونت حضرت صفیہ کی خبر یہاں فرمادی ہے پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال دیا اور حضرت صفیہ کی جانب بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر انہوں نے آپ کی سواری کے بعد غیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سواری ہو گئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے، تو نبی کریم نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے تو یہ کہنا والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

جب سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آئے تو مجھ سے ارشاد فرمایا: مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس لوٹتے اور قبل درپر کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے، دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔ سفر سے واپس لوٹنے پر لوگوں کو کعبا بکھلانا اور

يَقْطِرُ لِمَنْ يَفْتَنَاهُ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ذَكْوَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَتَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جُزُورًا أَوَّلَ بَقَرَةٍ زَادَ مَعَاذُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَحَارِبِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِأَذْقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ خَلَّاهُ يَوْمَئِذٍ أَمْرًا بِبَقَرَةٍ فَذُبَحَتْ فَكَوُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ السَّجْدَ فَأَصَلَيْتُ رُكْعَتَيْنِ وَدَوَّرَنِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَحَارِبِ ابْنِ دَتَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رُكْعَتَيْنِ صَوَّارٍ مَوْجِعُ نَاجِيَةٍ بِالْمَدِينَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۲۳ فَرَضُ الْخُفَّيْنِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِبٌ مِنْ نَضِيقٍ مِنَ الْغَنَمِ يَوْمَ مَبْدُورٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِبًا مِنَ الْخُفَّيْنِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْلِيَّ بِهَا طَمَعْتُ بِنَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْدْتُ رَجُلًا صَوَّافًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَارٍ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاقِي يَأْذِخِرُ أَرَدْتُ أَنْ أَبْلِيَهُ الصَّوَّافِينَ وَاسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَرَفِي فَبَيْنَا أَنَا أَتَمَعُ لِشَارِبِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَنَمِ وَالْجِبَالِ وَشَارِفَايَ مَتَاعَتَانِ أَوْ جَنْبِ جُبْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ إِذَا شَارِبِي قَدْ أَجْنَبَ أَيْسَمْتُهُمَا وَبُقِرَتْ خِرَاجُهُمَا دُخَانًا مِنْ أَلْبَانِهِمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما براس مسافر کو کھانا کھاتے جسے ملت پر کھاتے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو آپ نے ارٹ یا گائے ذبح فرمائی معاذ بن شعبہ بن حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ایک ارٹ درادید اور ایک یا دو درہم کو خریدا اور جب ہمارے مقام کو قدم سمیت لازم سے نوازا تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور ارٹ کی قیمت آپ نے مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں ایک سفر سے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ ہر رمضان میں مدینہ منورہ سے ایک گاؤں ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

ماں غنیمت کے پانچویں حصے کی فرضیت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے بھتیجے میں بدر کے مایہ نیت سے ایک اونٹنی آئی تھی اور غنیمت میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ کی تخت بجز حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شپ زفاف کا ارادہ کیا تو میں نے بنو قینقار کے ایک سار کو تیار کر لیا کہ میرے ہمراہ چلے تاکہ اونٹن لے آئیں۔ میرا ارادہ تھا کہ اسے بیچ کر میں اپنی شادی کے لیے لیر کا بندوبست کروں۔ اسی آواز میں جبکہ میں متعلقہ سامان دینی کچاؤ، گھاس باندھنے کا جال اور دھڑی وغیرہ فراہم کرتا رہا تھا تو میری مذکورہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں جب میں جرمی سامان میسر آیا وہ فراہم کر کے واپس لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے گویاں کاٹ لیے گئے ہیں۔ ان کے کولے توڑ دیے گئے ہیں اور ان کی پھجیاں نکال لی گئیں

میں جب میں نے ان دونوں کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکا یعنی بے اختیار ان سے آنسو جاری ہو گئے کسی نے سنبھل دیا کہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ خرابی رہے ہیں۔ وہاں سے چلا گیا اللہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا، اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے پہچان لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوں یا رسول اللہ آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، حضرت حمزہ نے میری آنکھوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لے لے، کو لے توڑے اور وہ ایک گھر میں مجھے شراب نوشی کر رہے ہیں۔ رسول خدا نے اپنی چادر لٹکا کر اوپر لی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے یہاں تک کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے، گھر میں اندر جاتے جااتے مگر کئی تو ان لوگوں نے اجازت سے دی، دیکھا تو خرابی درپہل ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر علامت فرمائی، مگر حضرت حمزہ اس وقت کسی کی حالت میں تھے اللہ ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ کو نظر اٹھا کر کہنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھا کر اوپر چہرہ انور کو دیکھا کہ حضرت حمزہ کہنے لگے، کیا تم میرے باپ کے قتل ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ اُسے پاؤں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس چلے گئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت جگر حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مال سے پھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نئے سے طور پر مرحمت فرمایا تھا حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول خدا کا

قُلْتُ أَمْلِكُ عَلَيْكَ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ السَّطْرَ مِنْهَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَالَ الرَّأْفُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى ادْخُلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ الْبَنِي حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمَزَةً عَلَى فَا قَتَلِي فَأَجَبَ أَسْمَتُهُمَا وَبَقَرَا خَوَاصِرَهُمَا وَهَاهُنَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبْتُ قَدْ عَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَأَرْتَدِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ يَبْسُي وَتَبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمَزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَدْخَلُونِي فَأَذَاهُمْ شَرِبْتُ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقِي حَمَزَةً فِيمَا قَعَلُ فَأَذَا حَمَزَةً قَدْ ثَمِلَ مُحَمَّزَةً عَيْنَاهُ فَتَنَظَّرَ حَمَزَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعِدَ النَّظَرَ فَتَنَظَّرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعِدَ النَّظَرَ فَتَنَظَّرَ إِلَى سَاتِيهِ ثُمَّ صَعِدَ النَّظَرَ فَتَنَظَّرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمَزَةً هَلْ أَتَمَّرَ إِلَّا عَبِيدُ يَرَانِي قَدْ ذَلُّوا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقَبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو هُبَيْرٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَتْ أَنَّ فَا طِمَّةَ عِيَّةَ السَّلَامِ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَحَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْسِمَ لَهَا بِمَا نَهَا مَاتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَقَالَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيحَتَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَاكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ قَالِي أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى مِنْ تَرْكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرٍ أَنْ أَرْيَغَ فَا مَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَآمَنًا خَيْرٌ وَفَدَاكَ فَا مَصَدَقَتَهُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقْوَقِهِ الَّتِي لَعَنُوا وَلَوْ أَيْمَنُوا بِأَمْرِهِمَا إِلَى مَنْ وَلى الْأَمْرَ فَكَانَ لَهَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مُحْتَدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي وَكَرَّاهَا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلْتُ عَلَى مَالِكِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكُ وَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَّعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجَابُ بِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخَلْتُ عَلَى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِجَالٍ سَمِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فَرَّاشٍ مَشْرُوعٍ عَلَى رِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَكَذَا مَرَّتْ نِيْهُرٌ بِرَضِيعٍ فَانْقَضَتْ فَانْقَضَتْ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ

یہ زمان ہے کہ ہم انیسویں کلام میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے حضرت ناظر بنت رسول اللہ کو اس بات پر غصہ آیا اور پھر کلام نہ کیا مادہ اپنی وفات تک خلیفہ کو مل سے ترک کلام رکھا۔ یہ رسول خدا کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں حضرت عائشہ صدیقہ زاتی ہیں کہ حضرت ناظر نے اپنے حضرت ابو بکر سے اس مال کا مستحق نہ لگا تھا جو رسول اللہ نے خیر و فساد کے میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ کا معمول تھا میں اس میں سے کسی بات کو ترک کرنے کا مجاز نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راجح سے بھٹک جائوں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن خیر اور فساد کے دور کے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ کا صدقہ ہیں یہ ان خواجہات کے لیے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور نابینوں کو پیش آتیں گے پس یہ عالم وقت کی تحویل میں رہیں گے۔ مالک ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر فاروقؓ کا صاحبزادہ اکابر المؤمنین بلاستے ہیں۔ میں اس کے ہاتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر اس وقت کعبہ کی بجلی چارپائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھا یا ہوا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیہ سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا فرمایا، اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے کچھ افراد آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم اس مال سے لوادان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں عرض کر رہا ہوں، اے میرے بھائی! میرے سوا کسی اور سے نہ مانیں تو بہتر ہے۔ فرمایا۔ بے خدا لے جا۔ اسی آٹا میں کریں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کرنا و زبان اگر عرض کر رہا ہوں، کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان حضرت عبدالرحمن ابن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملنا

یہاں تک کہ اس کی طرف سے نہ لے سکیں

أَمَرْتُ بِهِ غَيْرِي قَالَ أَفِيضْهُ إِلَيْهَا أَلَمْ تَفِيضْ
أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَنْتَاهُ حَاجِبُهُ يَرَاهُ فَقَالَ هَلْ
لَكَ فِي عَثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالتَّيْمِيِّ
وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَدَخَلُوا فَاسْتَمَوْا وَجَلَسُوا فَخَرَجَ حَبَسَ مِرْقًا
يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ
فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلَا فَكَلِمًا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ إِلَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا
يُخْتَصِمَانِ فِيمَا أَتَى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ
عَثْمَانُ وَأَصْحَابُ بَنِيكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ
بَيْنَهُمَا وَارِخْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ قَالَ عَمْرُ
تَيَّدَ كُمْ أَنْشُدْ كُمْ يَا اللَّهُ التَّيْدُ يَا ذِيهِمْ تَعْمُومُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤَدُّ مَا تَرَكْنَا
صَدَقَاتُ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ حَتَّى تَبَلَ
عَمْرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَدْ أَشْهَدُ كُفَا يَا اللَّهُ
أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قَالَ ذَلِكَ حَتَّى تَبَلَ ذَلِكَ قَالَ
عَمْرُ فَيَا قِي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ يَا
اللَّهُ قَدْ خَصَّ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
الَّذِي بَشَى لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَكَ شَرًّا
وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ
قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا
وَوَكَّلَكُمْ وَلَا اسْتَأْشَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ
أَعْطَاكُمْوهَا وَبَشَا فِيكُمْ حَتَّى
يَبْقَى مِنْهَا هَذَا الْمَالُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں ہے اور دربان نے انہیں بتا دیا، پس وہ اندر
داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ابھی رہنا مقرر ہی ہو رہا تھا
تھا کہ اگر عرض گزار ہوا کہ میری حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی
اجازت ہے؟ فرمایا ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ دونوں آئے
اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین!
میرے والدین اور حضرت علیؑ کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے ان دونوں
حضرات کا حق اس مال کے متعلق متکبر ا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول کو نبی تفسیر کی مدت سے مرحمت فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عثمان
کے ہم نواؤں اور ان کے ساتھیوں نے کہا، اے امیر المؤمنین! ان کا فیصلہ
فرما دیجئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمرؓ
فرمایا، تمہاریس میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و
آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ہمارا دنیاوی کلام (وامت) کوئی نہیں بلکہ جو مال ہم پہنچتے
ہیں وہ مدد ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
متعلق فرمایا ہے۔ حضرت عثمان کے گروہ نے کہا، واقعی ہی فرمایا ہے
حضرت عمرؓ اس کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی جانب
متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر کہتا
ہوں کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یہ بات فرماتی ہے: دونوں حضرات نے جواب دیا، واقعی
انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اب میں آپ کے
ساتھ اس جھگڑے میں نکل کر آپسوں میں شک اللہ تعالیٰ نے نے
کے مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس
میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
پوری ملاوت فرمائی پس یہ وہاں نے
خاص رسول اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم، انہوں نے نہیں مجرم
بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں
فرمایا اور تمہارے درمیان بانٹتے رہتے تھے یہاں تک کہ اس
میں سے بھی مال ذخیرہ و تدبیر کے باغات اور مدینہ منورہ کی کچی اراضی
باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ اس سے اپنے خاں و عیان کا سال بھر کا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفُونَ عَلَى أَهْلِهِمْ نَفَقَةً
سَكَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ يُقَرِّبُ أَخَذُ مَا
يَقِي فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ أَنْشَدَكُمْ
يَا اللَّهُ هَلْ تَسْمَعُونَ ذَلِكَ تَالُوا نَحْمُ شَمْرُ
قَالَ لِيَعْلَى وَرَعَبًا يَسْ وَأَنْشَدَكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُؤَيٍّ اللَّهُ نَبِيَّتُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا دُرَيْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا
أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ فِيهَا لَصَادِقًا
بَارًّا مَا أَشَدُّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَرَفَّى اللَّهُ يَا بَكْرُ فَجَنَّتْ
أَنَا دُرَيْ أَيْ بَكْرٍ فَقَبَضَهَا سَتَيْنِ مِنْ أَمَارَتِي أَعْمَلُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ فِيهَا لَصَادِقًا
بَارًّا مَا أَشَدُّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جَنَّتْ مَا فِي تَكَلُّفٍ وَ
كَلِمَتُكُمْ مَا وَاحِدًا وَآمُرُكُمْ مَا وَاحِدًا
جَنَّتْنِي يَا عَنَّا نَسْأَلُنِي نَعْمَ يَبْنَ مِنْ إِي
أَخِيكَ وَجَاءَ فِي هَذَا يُرِيدُ عَيْنًا يُرِيدُ نَصِيبًا
أَمْرَاتِهِ مِنْ إِيَّهَا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْرَدُ
مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً فَكُنَّا بَدَائِلُ أَنْ أَدْفَعَهُ
إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ أَدْفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ
عَلَى أَنْ سَلِيَكُمْ مَا عَهْدَ اللَّهِ وَبِمِثْلَاقِهِ
لَتَعْمَلُوا فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا
أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَكَلِمَتُهَا
فَقُلْتُ مَا أَدْفَعُهَا إِلَيْكُمْ فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا
إِلَيْكُمْ قَالُوا شَدُّكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ

خروج رکھ لیتے، پھر باقی کو نے رمد تک مالی کی طرح راہ خدا میں
صرف فرما دیتے۔ رسول خدا کا تازیست میں رسول رہا۔ میں آپ کو
اللہ کی قسم دیتا ہوں وجوہ میں نے کہا کیا یہ آپ کے علم میں ہے؟ وہوں
نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا
میں تمہیں اللہ کی قسم دے کہ جو چہتا ہوں کیا آپ دونوں کے علم میں رہتا
ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا پھر رسول خدا کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر
نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا
اور حضرت ابوبکر نے اسے اسی طرح خروج کیا جس طرح رسول خدا خروج
فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اسی معاملے میں یقیناً پہنچے
تھے اور سیکو کنار، راہ ہدایت پر چلنے والے اور حق و انصاف پر کا رہند
تھے۔ پھر حضرت ابوبکر کا قضا نے الہی سے وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر کا
جانشین میں ہوں۔ دو سال سے میں نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے
اور اسے اسی طرح خروج کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ خروج فرمایا کرتے تھے
اور پھر جس طرح حضرت ابوبکر نے خروج فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس

معاذ میں سچا سیکو کارا ہدایت پر اور میں کا تابع ہوں پھر آپ میرے پاس
آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں، حالانکہ آپ دونوں
حضرات کا مقصد ایک الدبات بھی ایک ہے۔ یعنی اے عباس! آپ
اپنے ہمتیو کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور اسی لیے میرے پاس
آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے خسر کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں
تو میں آپ حضرات کے سامنے بیان کر چکا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔
ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم قبول کریں وہ صدقہ ہے۔ پھر جب مجھے
مناسب نظر آیا تو میں نے اسے آپ کی تحویل میں دے دیا لیکن اس
شرط پر کہ اللہ کے عبد پیمان کو تیرے نظر رکھو گے اور اس کی آمدنی کو اسی
طرح خیر کر دے جس طرح رسول اللہ نے خروج فرمائی اور جس طرح حضرت
ابوبکر نے صرف کی اور جس طرح آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے میں خروج
کرتا رہا، آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجئے، ہم ایسا ہی کریں
گے تو میں نے وہ آپ کے سپرد کر دیا۔ پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر
جو چہتا ہوں کر گیا میں نے اسی رند کو وہ شرط پر آپ کی تحویل میں دے دیا
گر وہ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس دونوں

بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعْمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَشُدُّ كُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالََا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَا لِلَّهِ الَّذِي بِأَذِينِهِ تَقْوُمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ كَيَانَ عَجْزًا شَأْنًا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا.

باب ۲۴۳ آداب الخُمس من الدين

۳۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنْدَةَ الْقَتَبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ عَبْدُ الْقَيْسِ فَتَأَلَّوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا النَّحْمُ مِنْ رِبْعَةٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارٌ مُضَرٌّ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَتَدْعُوْنَا إِلَيْهِ مِنْ دَرَأْنَا قَالَ أُمِرْتُ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ بَيْدٍ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَتَزَوَّدُوا لِلَّهِ خُسْرٌ مَا غَنِيْتُمْ وَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاةِ وَالْيَغِيرِ وَالْحَنْظَرِ وَالْمَنْقَرِ.

باب ۲۴۴ نَفَقَةُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

۳۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّهُ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْسِمُ دَرَنِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْوَدَّتِي عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ. ۳۴۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

کی جانب مخالف ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اس کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے آپ دونوں کی تحویل میں اسے اسی شرط پر دیا تھا کہ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس کے سوا فیصلہ کیوں چاہتے ہو یہ اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں اس میں اس بارے میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آگئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجئے میں اس کی نگرانی کے لیے ایک لاکھ ہوں۔

خمس ادا کرنا دین کا حق ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم رومیہ قبیلے میں رہتے ہیں۔ ہمارے ادا آپ کے درمیان کفار لینی سفر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی بارگاہ میں عرض و است وائے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جس کی ہم اپنے قبیلے کے باقی افراد کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے، اللہ کو اسی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مالِ نمیک سے نفس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے توبے، کریدی ہوئی مکڑی کے برتن، عقیلیا اور مرغی برتن و شراب رکھنے اور پینے کے برتنوں سے منع کرتا ہوں۔

رسول خدا کے وصال کے بعد ازواجِ مطہرات

کا خرچہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے، کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواجِ مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

أَبْرَأَ سَامَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَا لَكُمُ دُؤُوبٌ كَبِيرٌ لَا شَطْرَ شِعْبِ بْنِ رَبِيعَةَ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَنِّي فَجَعَلْتُهَا فَغَنَى.

۳۴۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحًا وَبَغْلَةً الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لِيَسَبَّ مِنَ الْبَيُوتِ الْبُيُوتِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَقُرْنٌ فِي بَيْتٍ تَكُنْ وَلَا تَدْخُلُوا بَيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ.

۳۴۲. حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَيُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَعَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِثَاؤَهُنَّ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمَعَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لِي.

۳۴۳. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُيَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرَتِي وَنَحْرَتِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقَتِي قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَالٍ فَضَعَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَمَضَغَتْهُ ثُمَّ سَنَنْتُهَا بِهِ.

۳۴۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعِشَاءِ

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر غور سے سے جو جنہیں میں نے ایک گلیا میں ڈال رکھا تھا۔ ایکس مدت تک اس میں گھماتی رہی تھی لیکن ایک روز انہیں ناپ یا ہودہ ختم ہو۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہتھیاروں اور سفید پتھر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمیں تنہا جو صدقہ کیا ہوا تھا۔

ازواج مطہرات کے مکانات کا مقام اور وہ انکی جانب ہی منسوب ہوتے تھے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:- اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۲)۔ نبی کے گھر میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ مل جائے (سورۃ الاحزاب آیت ۳۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائی ہیں کہ جب رسول اللہ کا انویس مرض بہت بڑھ گیا تو مرض کی حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی، باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگا لیا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور ان کے احباب و دین کو ملا دیا تھا ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمن آپ کے لیے ایک سماک لے کر حاضر ہوئے تھے لیکن آپ اسے چاڑھ کے تویں نے آپ کے لیے اسے چاڑھ تو اس کے ساتھ حضرت علی بن حسین و انکار بن العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ و فضائل البارک کے آخری مشرے میں مسجد کے اندر محکف تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لیے گھر میں ہوئیں تو رسول اللہ بھی ان کے

یہاں تک کہ

الْأَوَّلُ مِنْ رَمَعَانٍ شَرَقًا مَتَّ تَقَلُّبُ قَعَامٍ مَحْصَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قِيَامَتَيْنِ
بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ قَرْسَمَةَ رَوَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّاهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا فَقَالَ لِهَذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا هَذَا رَوَّحِي
قَالَ لَسُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّاءِ وَإِنِّي
خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قَلْبِي كَيْفَ كَيْفًا شَيْئًا

۳۴۵. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ
ابْنُ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِجْوَى ابْنِ حَبَّابٍ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ ارْتَفَعَتْ فُوقَ بَيْتِ حَفْصَةَ قَرَأَتْ آيَةَ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرًا بِالْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلًا الشَّامَ

۳۴۶. حَدَّثَنَا ثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُمَا اللَّهُ
عِيَّازٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ مَجْرَاهَا

۳۴۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُمَا اللَّهُ جَوْرِيَّةُ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطًّا شَارِئًا رَوْحًا مَسْكِينًا لَيْسَتْ
فَقَالَ هَذَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثُونَ حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ
الشَّيْطَانِ

۳۴۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ رَوَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُمَا إِذَا
سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ

ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ دروازہ مسجد کے قریب جا پہنچے
اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا در دولت خانہ تھا۔ پس آپ کے پاس کوڑا آئی
انصار میں سے گزرے انہوں نے رسول اللہ کو سلام کیا اور آگے
جاتے گئے۔ تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: اور اٹھو یہ میری زینہ
مطہرہ میں۔ وہ دونوں عرض گزار ہوئے: سبحان اللہ یا رسول اللہ
اور وہ اس بات پر بڑے ہی خرم ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان
انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے غصہ بڑا کہیں
وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص
ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چیت پر چڑھا
تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفیع حاجت فرماتے
ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیچھ کر اور شام کی طرف رخ فرمایا۔
چڑھا تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اچانک
وہ روپ اٹھ کر ان کے حیرت سے منگی نہیں
تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے
تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ مبارک کی جانب اشارہ کر
کے فرمایا: اے ہر مشرق، فتنہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔
اے ہر نجد وغیرہ سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف فرما تھے تو ام المومنین
حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے در دولت پر کسی آدمی کی آواز سنی
گئی جو اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ
یہ کون ہے جو آپ کے در دولت خانہ میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَنَا لِعِمِّ حَفْصَةَ مِنْ
الرِّمَاءِ الرِّمَاءِ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ الْوَلَدَةَ.

باب ٢٣ مَا ذُكِرَ مِنْ دُرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ
وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ
قَسَمَتُهُ وَمِنْ شِعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَأَيْنِيَّتِهِ مِمَّا يَتَّبَعُ
أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهَا بَعْدَ وَخَاتَمِهِ .

٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شَامَةَ عَنْ الشَّرِّحِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكُتِبَ لَهُ
هَذَا الْكِتَابُ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْحَايَةِ ثَلَاثَةً
أَسْطُرَ مُحَمَّدٍ سَطْرٌ وَرَسُولٍ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ.

٣٥٠ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ طَرِيقٍ
قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا الثَّوَالِيُّ جُودًا وَابْنُ أَهْمًا قَبَالَانِ
فَعَدَّ ثَلَاثَ الْبُرْجَانِيَّ بَعْدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعَا
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا الْيُوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِدَالٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ
قَالَ أَخْرَجَتِ الْبَسَاءُ نِسْتَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأْسًا مُلْتَبَدًا
وَقَالَتْ فِي هَذَا نَزَعُ رُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَأَيْتُ سَيِّمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتِ
الْبَسَاءُ نِسْتَهُ إِذَا رَأَى غُلِيظًا مَتًّا يُصْنَعُ بِالْيَمِينِ وَكَلَاءُ
مِنْ هَذِهِ السَّحَابِ يَدْعُو ذَهَابَ الْمَلَكَةِ -

٣٥٢ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَائِشَةَ
بِنْتِ أَبِي سَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
قَدْحَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَأَتَاهُ خَدَّ
كَانَ الشَّعْبُ بِسُلَيْلَةٍ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَائِشَةُ رَأَيْتُ
لِقَدْحٍ وَشَرِبْتُ فِيهِ .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حصہ کارِ رضا علی چرما ہے۔ رضا علی بھی ان رشتوں کو حرم کر دیتی ہے جن کو دولتِ حرام کرتی ہے۔
رسول اللہ کے تبرکات - یعنی آپ کی زبردہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی، جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا، نیز آپ کے موٹے مبارک انگلیں مبارک اور برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری سنی تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے
بحرین کی طرف بھیجا اور ایک خط لکھ دیا جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
لکھا: "میں سطرین کنندہ ہوں۔ پہلے سطر میں لفظ محمد - دوسری
میں رسول اور تیسری میں اللہ۔"

میں نے یہاں سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دہرائے جو تھے دکھائے جن میں سے ہر ایک میں دو تھے۔ ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تغلین مبارک ہیں۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبہ کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصالی فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کھن کی بنی ہوئی موٹی ازاراد راسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبہ کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراز والی جگہ پر چاندی کا پترا لٹکوا دیا مختار حاکم روایت فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور میں یانی یہاں ہے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ
حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَذَلَةَ أَنَّ دُوَيْ حَدَّثَنَا
أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا
أَنَّهُمَا جِئْنَا قَدِ امْرَأَتِي مَيْمَنَةً مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ ابْنِ مُلَوَّحٍ
مَقْتُلَ حُسَيْنٍ ابْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
مَحْرَمَةً فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْتُرُنِي
بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْتَبِرٌ سَيِّفِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ
الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَأَيُّمُ اللَّهُ لَئِنْ أُعْطِيَ نَبِيَّهُ لَا يَخْلُصَ
إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبَلِّغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ ابْنِ ابْنِ
خَطْبَ ابْنَتِ ابْنِي جَهْلِي عَلَى فَاطِمَةَ عِدَّةَ السَّلَامِ
فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَجْتَمِعٌ
فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَيِّتٌ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ
فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِيَهَا لَهَا مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ
فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرِهِمْ آيَةً قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي
دَوْعَدَنِي خَوْفِي وَإِنِّي لَسْتُ أَحْزَمُ حَلَالًا وَلَا أَحِلُّ
حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا.

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرْقَةَ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ أَبِي الْحَقِيقَةِ قَالَ
لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْبَرَ أَغْشَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ذَكَرَ يَوْمَ جَاءَ مَا نَأْسَى فَشَكُوا أَسْعَادَ سَمَانَ
فَقَالَ لِي عَلِيٌّ إِذَا ذَهَبَ إِلَى عُمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكُونًا سَكَتَكَ
يَعْمَلُونَ فِيهَا فَاتَيْنَاهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنَاهَا عَنَّا
فَاتَيْنَتْ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ صَدَقَتْ حَيْثُ
أَخَذَتْهَا قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (امام زین العابدین کے
مدت سے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت
کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت
مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجلس سے
کوئی حاجت ہو تو حکم فرمائیے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں، پھر
انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تلوار عنایت فرمادیں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں قوم آپ سے بڑھ کر
پھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرمادیں تو جب تک میرے جسم میں
جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے نہیں لے سکتا، بیشک جب
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام
کی موجودگی میں ابو جہل کی دختر سے شگنی کی اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر طرد افروز ہوئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دونوں میں بالغ
تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا دین
کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے نبی عید خمس والے
اپنے زندقہ نسیبی رعاس بن ربیع کا ذکر فرمایا، پھر ان کی رشہ دانی
کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے نبیایا اللہ
جو وعدہ کیا اسے پورا کیا، اگرچہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال
نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابو جہل کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی بیچ نہیں ہو سکیں
گی۔

امام محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو حضرت
عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اطہار کا موقع
اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے
گورنروں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے
فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ مال رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا تھا ایسے اپنے گورنروں کو حکم
فرمائیے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتابچہ کے کمان
کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا، اس کی ضرورت نہیں
بجائے کہ ان کے پاس بھی نقل موجود تھی، میں اسے لے کر حضرت علی

مُعْتَمِدُ بْنُ سُرْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرَ الثَّوْرِيِّ عَنْ
ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرَسَنِي أَبِي خَذَ هَذَا الْكِتَابَ
كَأَذْهَبُ بِهِ إِفِي عُثْمَانَ فَلَانَ فِيهِ أَمْرٌ لِيَوْصِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ .

بَابُ ۲۳۸ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَآيَاتُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الصُّفَةِ وَالْأَرْحَامُ
وَحِينَ سَأَلْتُهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحَنَ
وَالرَّجِي أَنْ يُخْذِمَهَا مِنْ الشَّيْ قَوْلَهُمَا إِلَى اللَّهِ .

۳۵۵ . حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُخَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا
عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَشْتَكَتْ مَا تَلَقَى مِنَ
الرَّحْمَةِ مِمَّا تَطْحَنُ قَبْلَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِسَبِي فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَاقْتَمَ
تَوَافِقُهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا
قَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ
عَلَى مَكَائِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي
فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ قِيمَا سَأَلْتُمَا إِذَا
أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ
وَأَحْمَدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَا .

بَابُ ۲۳۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ
يُعْطَى لِلرَّسُولِ قَسْوُ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَهْلُ قَسْوِ خَارِئُ
وَاللَّهُ يُعْطِي .

وَاللَّهُ تَعَالَى نَعْتِمْ وَيَسَّ وَاللَّهِ أَسْ كَا مَجُوب . سَيَا مَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْ كَا مَجُوب . سَيَا مَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْ كَا مَجُوب .

کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں رازا ماجا سنا دیا آپ نے فرمایا
جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسکا ٹکڑہ رکھ دو دوسری روایت میں امام محمد بن حنفیہ
فرماتے ہیں کہ میرے والد قسم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے
۱۷۷ سے کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ کیونکہ اس میں حدیث کے متعلق نبی کریم

خمس رسول خدا اور مساکین کے لیے ہے ۔ اس کی دلیل یہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور یوئوں پر بشارت
فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوند جے کو روٹی پیسنے
کی تکلیف مرض کرتے ہوئے خادمہ کا سوال کیا تو ان کی ضرورت کو
اللہ کے سپرد کر دیا ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ
عینہا السلام کو کل پیسنے سے تکلیف ہوئی تھی آپس نہیں سلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں
تو یہ خادمہ کا سوال کرنے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں لیکن رسول خدا
موجود نہ تھے تو یہ حضرت عائشہ سے ذکر کرائیں ۔ جب نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ تو حضرت عائشہ سندھ
بات عرض کر دی ۔ آپ ہمارے غریب غازی تشریف لائے اور
خوابگاہ تک آ پیٹھے ۔ ہم آپ کے تعلیمی قیام کو کھڑے ہونے لگے
تو فرمایا اے اپنی اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ میں حضرت علیؓ کے
آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی
پھر فرمایا جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس
سے بہتر چیز فرماتا ہوں ؟ جب تم سونے لگو تو جو خیمیں کمر تیرا اٹھا کر کہو
تینیس کمر تیرا اٹھا کر کہو اور تینیس کمر تیرا اٹھا کر کہو ۔ اللہ یہ تمہارا
یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو ۔

خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول کے لیے ہونا ہے
ارشاد باری تعالیٰ ہے : سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
حصہ ہے (سورۃ الانفال آیت) یعنی رسول کے لیے جو کچھ
تقسیم فرمائیں گے ۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں بانٹنے والا جمع ہوں

وَاللَّهُ تَعَالَى نَعْتِمْ وَيَسَّ وَاللَّهِ أَسْ كَا مَجُوب . سَيَا مَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْ كَا مَجُوب . سَيَا مَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْ كَا مَجُوب .

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ قَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّنَا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ
يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ أَنَّ
الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَقْبَلْتُ بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ سُلَيْمَانَ وَلَدَ
لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمِعُوا بِأُتْمِي
وَلَا تُدْخِرُ ابْنُ كُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ
بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ
قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِأُتْمِي وَلَا تُكْنُوا بِكُنْيَتِي

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّنَا
غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُكْنِيهِ
أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُشْعِمُكَ عَيْنًا فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَ لِي غُلَامٌ
فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُكْنِيكَ
أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُشْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُوا بِأُتْمِي
وَلَا تُكْنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُونُسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
سَمِعَ مَعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَ
اللَّهُ السَّعْطِيُّ وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَمْرَأَلْ هَذِهِ الْأُمَّةُ
ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ ہوا کہ اس کا
نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ
انصاری نے بتایا کہ میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہ
نبوت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر
لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ رحمت مہم
نے فرمایا، میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھنا
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تمہارے درمیان تقسیم کرنے
کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ
مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے
لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ یہ حضرت جابر کی دوسری روایت
روایت میں ہے کہ نہ کہ ان کا ارادہ تھا کہ بچے کا نام قاسم رکھ لیں تو نبی اکرم
نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم میں ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا
گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابو القاسم کنیت نہیں رکھنے
دیں گے اور اس (مبارک کنیت) سے آپ کی آنکھوں کو
مٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر
عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس
نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابو القاسم
کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں مٹھنڈی نہ کر۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا ہے میرے ناپار
نہا رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم صرف میں ہوں۔
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا
ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔
اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن بانی خدا
میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے منافقین پر غلبہ
رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ نابھ

ہی رہیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا کی قسم تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں۔ بلکہ میں تو دنیا کی طرف سے (یا نبی خدا ہوں)۔ جہاں میں چیز کے رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں نا جائز تصرف کرتے ہیں۔ تو قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔

مال غنیمت حلال ہے۔ رسول خدا کا فرمان ہے کہ نہ در غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے نہ ادا شد نہ تم سے وعدہ کیا ہے بہت عساکر کا کہ تم لوگ۔ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی (سورۃ الفتح، آیت ۳۰)

رسول خدا نے بیان فرمادیا کہ یہ سب کے لیے ہیں۔

حضرت عامر بن عروہ باقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک مبلاتی، اجرا اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسری ہلاک ہوگی تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہوگا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

حباب بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسری ہلاک ہوگی تو اس کے بعد کسری کوئی نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے

ظاہر ہوں۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا قَلْبَحٌ عَنْ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَامِيًّا أَوْ مَرْتًا.

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَيْبَةُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ سَيَّاشٍ وَأَسَدُ نَعْمَانَ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا لَا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِخَيْرٍ حَتَّى قَدِمَ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب ۲۵ قول النبي صلى الله عليه وسلم أوجلت لكم الغنائم وقال الله تعالى وعدكم الله مغائم كثيرة فاعذوكم فاعجل لكم هذه الآية في العامة من قبله الرسول صلى الله عليه وسلم.

وسلم.

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ النَّبَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا أَنْ يَرَوْا الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالزُّوْفُ لَقَيْسِي بَيْدَةٍ لَتَنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ حَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

وَاَذْهَبَتْ قِيَصُورٌ فَلَا قِيَصُورَ بَعْدَهَا وَالَّذِي لَفِيسِي بَيْدٍ
لَتَتَفَقَّنَ كَنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرو گے۔

و: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں سیاسی لحاظ سے پیراپور دو تھیں، ایک ایران کی حکومت جس کے سربراہ
کو کسری کہا جاتا تھا اور دوسری روم کی سلطنت جس کے حکمران کو قیصر کا لقب دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوش
خبریاں سنائیں کہ، یہ کسری ہلاک ہوگا (۲۰)، یہ قیصر ہلاک ہوگا (۲۱) اس کے بعد کوئی اور قیصر نہیں ہو
گا۔ (۱) اہم ایران کو فتح کر لو گے یہاں تک کہ کسری کا خزانہ بھی تمہارے ہاتھ آئے گا جسے تم راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔ (۲) تم روم کو بھی فتح کر لو گے
(۳) ان دونوں سلطنتوں کو فتح کر کے ان پیراپوروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر تم دنیا کی پیراپور بن جاؤ گے۔

یہ سب غیب کی خبریں ہیں اور غیب بھی وہ جو مَا ذَا الْكَفَيْبِ غَدَا کے تحت آتا ہے یعنی غیبِ خمسہ سے جس کو منافع انیب
بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا نے خدا من نے غیوبِ خمسہ کی جزئیات کا علم اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو مرحمت فرمادیا تھا اور آپ اُن میں سے بعض باتیں صحابہ کرام کو بتا دیا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا: میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرمادیا
گیا ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا
سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي الْقَيْسٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو
شخص جہاد کرتا ہو۔ جہاد نے اسے راہِ خدا میں نکالا
ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات
کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت
میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس
کی قیام گاہ پر واپس پہنچا دے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْكُمُ اللَّهُ لِمَنْ
جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجَهْدُ فِي سَبِيلِهِ
وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بَأَنَّهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجَعُ
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ
غَنِيمَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی
قوم سے فرمایا: میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے
ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستری نہیں ہوا اور وہ عبادت
کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت
ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اوشیاں اور بکریاں وغیرہ خریدی
اور منظر ہے کہ وہ بچے جنہیں پس وہ جہاد کے لیے روانہ
ہو گئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے نزدیک جا پہنچے۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هُثَيْرِ بْنِ مُثَنٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا
نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ
مَلَكَ بُصْمَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَنَا
بَيْنَ بَهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَعَرِيفُكُمْ سَعَوْهَا
وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَانِ وَهُوَ يَنْتَظِرُ
وَلَا دَهَا فَنَزَا خَدَانًا مِنَ الْعَرَبِيَّةِ صَلَواتُ الْعَصْرِ

أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّيْءِ إِنَّكَ مَا مَوْرَدٌ
وَأَنَا مَا مَوْرَدٌ أَلَمْ أَحِبَّهَا عَلَيَّاهُ فَحَبَسَتْ
حَتَّى فَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْغَنَاءُ فُجَاءَةً
يَعْنِي النَّارَ لَنَا كُلُّهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا فَقَالَ
إِنَّ فِيكُمْ عُنُودًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ
رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ
النُّدُولُ فَلَنْبَايَعْنِي قَبِيلَتَكَ فَلَزِقَتْ يَدُ
رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغَدُلُ
فُجَاءُوا بِرَأْسٍ وَمِثْلِ رَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنْ
الْبَدَنِ فَرَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَكَانَتْهَا
مَعَهُ أَحَدٌ اللَّهُ لَهُمُ الْغَنَاءُ وَرَأَى ضَعْفًا
وَعَجَزًا فَاحْتَدَى لَنَا

تو انہوں نے سدرج کو مخاطب کر کے فرمایا، تو بھی خدا کا
مملوک ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے رک
دے۔ وہ روک دیا گیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح
مرحمت فرمادی۔ پس مال غنیمت جمع کر لیا گیا، تو اسے جلانے
کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلانہ سکی۔ تو اس نے
فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے لہذا ہر قبیلے سے
ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک
آدمی کا ہاتھ اس نے ہی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا:
خائن تمہارا آدمی ہے، پس تمہارے قبیلے کا ہر فرد میرے ہاتھ پر بیعت
کرے۔ تو ان میں سے دو تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پس
ان کے سر کے برابر لٹائے اور ان کے حضور رکھ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ اس
کے بعد اللہ نے ان کی غنیمت حلال فرمادی اور انہیں ضعف و عجز کو دیکھتے ہوئے یہ پہلے
ہی ہمارے لیے حلال فرمادی ہے۔

باب ۲۵۱ التَّغْيِيمُ لِمَنْ شَهِدَ الْوُقُوعَ
۳۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَدْ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْرِجُ الْمُسْلِمِينَ مَا قَاتَلَتْ قَدِيرَةٌ إِلَّا
قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ
باب ۲۵۲ مَنْ قَاتَلَ لِلْمُغْنِمِ هَلْ يَنْقُصُ
مِنْ أَجْرِهِ

غنیمت اس کا حق ہے جو جہاد میں شریک ہو۔
زید بن اسلم اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا
تو جہاد میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں بانٹ دیا کرتا
جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمادیا تھا۔
جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں
کمی آجاتی ہے۔

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ
يُقَاتِلُ لِلْمُغْنِمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذَكَّرَ وَيُقَاتِلَ
لِيُزَيَّرَ مَكَانَهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ
لِيُكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ فِي الْعَالَمِينَ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
باب ۲۵۳ قَسَمَةُ الْأَمَامِ مَا يَفْتَدِرُ عَلَيْهِ وَ
يُجَابِلُ لِمَنْ لَوْ يَحْضَرُهَا أَوْ غَابَ عَنْهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا ناموری کے لیے
تیسرا اپنی جوان مردگی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے
اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ
بند کرنے کی غرض سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے
والا وہی ہے۔
امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب وغیرہ حاضر کے لیے اٹھا
رکھنا۔

۳۶۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَرِيمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْنِ مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ
لَنَا أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَا بِمُرُورِ دَا بِالدَّهَبِ فَقَسَمَهَا
فِي نَافِيسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِلْمَخْرَمَةِ
بَيْنَ نَوَافِلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةٍ
فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُنِي فِي سَمْعِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتٌ مَخْرَمَةٍ فَتَلَقَّا فِيهَا
وَأَسْتَقْبَلَهُمَا يَأْذَرُ أَيُّوبَ فَقَالَ يَا أَبَا الْيَسُورِ خَبَأْتُ
هَذَا لَكَ يَا أَبَا الْيَسُورِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ وَكَانَ فِي
خُلْفِهِ بِشَدَّةٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرِيَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ
حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْيَسُورِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْبِيَّةً تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
بَاب ۲۵۴ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرِيطَةً وَالتَّضْيِيقَ وَمَا أَعْطَى
مِنْ ذَلِكَ فِي تَوَارِثِهِ.

۳۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّابَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
التَّخْلَاطُ حَتَّى اقْتَسَمَ قَرِيطَةً وَالتَّضْيِيقَ فَكَانَ بَعْدَ
ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

بَاب ۲۵۵ بَرَكَةُ الْغَارِ فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَاةِ
الْأَمْرِ.

۳۷۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ قُلْتُ
لِإِبْنِ أَسَامَةَ أَحَدِ ثَمَرِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَتِ الزُّبَيْرِ يَوْمَ
الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بَنِي أُمِّ

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر کچھ
قبائیں پیش کی گئیں جن میں سونے کے ٹن گئے ہوئے تھے۔ آپ
نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرمادیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ
نے مخمر بن نوفل کے لیے بچا کر رکھ لی۔ جب وہ بارگاہ رسالت
میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسود بن مخمرہ (ان کے صاحبزادے)
بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا
کر ان کے پاس گئے اور قبائیں ان کے سامنے رکھ کر فرمایا: اے
ابو المسود! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ اے ابوشمیرہ!
یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ پھر اس لیے فرمائی کہ ان کے
مزاج میں شدت تھی۔ حضرت مسود بن مخمرہ سے روایت ہے کہ
یہ قبائیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیش کی گئی تھیں۔
لیث نے بھی ابن ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔
بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور رسول خدا
کا اپنی ضروریات میں
خرچ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھجوروں کے چندہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے پیش کیے۔ جب
بنو قریظہ اور بنو نضیر فرج ہو گئے تو آپ نے وہ درخت واپس
لوٹا دیے۔

زندگی اور مرنے کے بعد بنوی اور سلطانی
غازیوں کی برکتیں

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جب ان کے والد ماجد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ
جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آکر آپ کے
پہلوں پر کھڑا ہو گیا۔ فرمایا: اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم!

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ الظَّالِمُ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنْ لَا
أَرَأَيْتَ إِلَّا سَاقَتِ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنْ مِنْ
أَكْبَرِ هَنِيءٍ لَدَيْنِي أَفْتَرَى يُبْقِي دِينَنَا مِنْ مَلَائِكَةٍ
شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بَعْدَ مَا لَنَا خَافِقٌ دِينِي
وَأَوْحَى بِالْمَلَكِ وَثَلَّثَ لِيْنِي بِبَعْضِ عِبْدِ
اللَّهِ بْنِ الرَّبِّ يُعْوَلُ ثَلَاثُ ثَلَاثًا فَإِنْ فَضَّلَ
مِنْ مَالِنَا فَضَّلَ بَعْدَ قَضَاءِ الدِّينِ
فَثَلَّثَ لِي لَدَيْكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ
عَبْدِ اللَّهِ قَدْ رَأَى بَعْضَ بَنِي الرَّبِّ خَبِيبٍ
وَعَبْدًا لَهُ يَوْمَئِذٍ لِسَعَةِ بَنِيْنٍ وَتِسْعَ بَنَاتٍ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ يُوَصِّلُنِي بَيْنَهُمْ وَيَقُولُ
يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فَيُشَقِّقْ فَاَسْتَجِبْ عَلَيْهِ
مَوْلَايَ قَالَ خَرَّ اللَّهُ مَا دَرَيْتُ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ
مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللَّهُ قَالَ خَرَّ اللَّهُ مَا وَفَّقْتُ فَيَا
كَرْبَتِ مَنْ دِينِهِمْ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الرَّبِّ إِنْ أَقْبَضَ
عَنْهُ دِينَهُمْ فَيَقْضِيهِ فَقِيلَ الرَّبُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَلَمْ يَدْرُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرْضَيْنِ
مِنْهَا الْغَابِيَةُ وَاحِدَى عَشْرَةَ دَارًا لَمِيْنِيَّةٍ
وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ
قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دِينُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ
يَأْتِيهِ بِالسَّالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ قِيْلَ الرَّبُّ
لَا وَابْكُنَا سَلَفٌ قَائِي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ
وَمَا وَابْكُنَا مَارَةً قَطُّ وَلَا جَبَايَةً بَجْرًا وَلَا شَيْئًا
إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَنٍّ وَفَقْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَثَمَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الرَّبِّ فَحَبَّبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ
فَوَجَدْتُ أَلْفِي أَلْفِي وَمِائَتِي أَلْفِي قَالَ فَلَقِي حَكِيمٌ
ابْنُ جَذْرٍ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الرَّبِّ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي
كُفِّرْ عَلَى أَخِي مِنَ الدِّينِ فَلَكْتُمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ

مظلوم اور مجھے نظر آرہا ہے کہ عنقریب میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا
جاؤں گا مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قتل کرنے کی ہے۔ کیا میرا قرضہ ادا
کر کے میرے مال میں سے بچ سکتا ہے؟ پھر فرمایا: بخیر وار! میرا مال
بچ کر میرا قرضہ ادا کر دو۔ انہوں نے تنائی مال کی میرے لیے وصیت
فرمائی اور اس کے تنائی ادا کیا، حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے
کے لیے وہ فرماتے ہیں تنائی کا تنائی، پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد
ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تنائی تمہاری اولاد کے
لیے۔ ہشام کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت
زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے حبیب اور عبدلہ اور ان کے
اس وقت تو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت بلشہ
فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی وصیت فرماتے رہے
اور فرمایا، اسے سخت عجیب! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آجاسے تو
میرے مولیٰ سے مدد طلب کر لینا۔ میں عرض گزار ہوا، ابا جان! آپ
کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی
قسم جب بھی ان کے قرضے کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف پہنچتی
تو میں کہتا، اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرضہ ادا فرماتے تو ادا ہو
جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی
درہم و دینار نہیں چھوڑا، اسوئے زمین کے بن میں سے ایک غائب
ہے نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرے میں، ایک کوفہ میں
اور ایک مصر میں ان پر اتنا قرضہ اس لیے چڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی
امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر
فرماتے (امانت نہیں بلکہ) اسے قرضہ سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے مانع
ہو جانے کا ڈر ہے۔ انہوں نے قطعاً کہی گوری قبول نہیں فرمائی اور
نہ خراج وصول کرنے پر مامور ہوئے، نہ کسی اور عہدے پر۔ ان پر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے رہے
اور پھر حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ
حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب
کیا تو نو روڑا روڑا لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ پھر مجھے
حضرت حکیم بن حزام ملے اور فرمایا: اے بیٹے! میرے بھائی پر

کتنے قرض سے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ
حضرت حکیم نے فرمایا، مجھے تو تمہارے مال میں اسے ادا کرنے کی دست
نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کریں
وہ کروڑوں لاکھ ہے۔ تو۔ زمین میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو
پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔
حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ (والد مقرر) حضرت زبیر نے
اپنی غائبہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ
نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان
فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرض ہو وہ ہم سے وصول کرنے غائبہ میں آ
جائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر
چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ
جہاں میں تو میں قرضہ چھوڑ دوں یعنی معاف کر دیتا ہوں، انہوں نے
جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے
آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں۔ تو انہوں نے
کہا، مجھے اس زمین کا ایک قطعہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر
نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی
غائبہ کی زمین سے یہ بیچ کر ان کا قرض ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہو گیا
تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے۔ پھر یہ حضرت
معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان،
مندر بن زبیر اور ابن زمرہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا،
غائبہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت
کیا، کہتے تھے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ مندر بن
زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن
عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن
زمرہ ہوئے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہو گیا۔ حضرت معاویہ
نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے
فرمایا، میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے
اپنا حصہ چار لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا عبداللہ بن زبیر جو قرضے
کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے دوسرے صاحبزادے میلث کی تعلیم

فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسْمُ بِهَذِهِ
فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفٌ
أَلْفٌ وَمِائَتَانِ أَلْفٌ قَالَ مَاذَا كُمْ تَطِيقُونَ هَذَا
كَانَ يَحْزَنُ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَحْيَسُوا إِيَّاهُ قَالَ
وَكَانَ الرَّبِيرُ اسْتَرَى الْغَائِبَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةً
أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفٍ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ
فَتَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الرَّبِيرِ قَوْلٌ فَمِنْ أَهْلِ
بِالْغَائِبَةِ خَاتَمًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى
الرَّبِيرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ شَيْئًا
تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتَ تَوَدَّ
جَعَلْتُهَا فِي مَا تَوْحِدُونَ إِنْ أَحَدْتُمْ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوا إِيَّاهُ قَطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ
اللَّهِ لَكُمْ مِنْ هَهْنَا إِلَى هَهْنَا قَالَ فَبَاعَهَا بِهَا
خَمِيسًا وَبِئْسَ خَاتَمًا وَبِئْسَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ
وَبِئْسَ قَطْعٌ مَرَعَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ
عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ ابْنُ الرَّبِيرِ ابْنُ زُرْعَةَ فَقَالَ
لَهُمَا مُعَاوِيَةُ كُمْ قَوْمَتِ الْغَائِبَةَ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةٌ
أَلْفٍ قَالَ كُمْ بَقِيَ خَالَ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَبِئْسَ
قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الرَّبِيرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ
أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا
بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زُرْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ
سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كُمْ بَقِيَ
فَقَالَ سَهْمٌ وَبِئْسَ قَالَ أَخَذْتُ سَهْمًا بِخَمِيسٍ
وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعْدٍ نَصِيبَهُ
مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا خَرَجَ ابْنُ
الرَّبِيرِ مِنْ قِصَاصِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الرَّبِيرِ
أَفْسِرْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ لَا أَفْسِرُ بَيْنَكُمْ
حَتَّى أَتَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعِ سِنِينَ إِلَّا مَنْ
كَانَ لَهُ عَلَى الرَّبِيرِ دَيْنٌ ذَلِيلًا نَبَا فَلَمَّا قَضَى

قَالَ فَجَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ يَمَادِي بِالْمُوسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قُلُوبًا فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ بَنُوَّةٍ وَرُفْعُ الثَّلَاثِ فَاصْطَابَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَلْفَ أَلْفٍ دِمَاسًا أَلْفَ خَبِيبَةٍ مَالِكٍ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَبِمِائَتَا أَلْفٍ.

کا معاملہ کرنے لگے حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اسے اپنا مال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا، یہاں تک کہ متوازی چار سال حج کے موقع پر اعلان کر لوں کہ جس کا (والد محترم) حضرت زبیر پر قرضہ ہو تو وہ چار سالے پاس آئے تاکہ ہم اس کا قرضہ چکاویں پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک برابر بندی کرتے رہے جب چار سال گئے تو انہوں نے حصہ داروں میں مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں، ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ رکھا گیا۔ بموجب وصیت ان کی ہر ایک بیوی کو دو لاکھ دس ہزار تھیں۔ انہوں نے حضرت زبیر کو سالانہ مال دیا چار لاکھ اور دو لاکھ کا ہوا۔

باب ۲۵۶ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسْرَسًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمْرًا بِالنِّقَاطِ هَدَّ يَسْمَعُونَ.

جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ

نہلے تو اس کا حصہ۔

۳۶۱. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَا سَةَ حَدَّثَنَا عِثْمَانُ بْنُ مُوَهَّبٍ عَنِ ابْنِ عَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِشْمَا تَحْيَبَ عِثْمَانُ عَنْ مَبْدُورٍ خَاتَمًا كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مَيِّتٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی شدید بیماری کے باعث جنگ بدر میں شمولیت نہیں کر سکتے تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

باب ۲۵۷ وَمِنْ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلنَّوَاتِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازَنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَقْرِ وَالْانْقَالِ مِنَ الْخُمْسِ وَمَا أُعْطِيَ الْأَنْصَارَ وَمَا أُعْطِيَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرٍ.

خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے جو قبیلہ ہوازن والوں نے آپ کی رخصت وہاں ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کر دیا اور اسی کے دلائل سے تو ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبد اللہ کو خیبر کی کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

۳۶۲. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ

مروان بن حکم اور حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب قبیلہ

وَرَزَعْمَ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكِيمِ وَمِسُورَ
 بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَا أَن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ جَاءَكُمْ وَفَدَّ
 هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ
 أَمْوَالُهُمْ وَسَبِيَّتُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ
 اصَّدَقْتُ فَأَخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا
 السَّبِيُّ وَرَأْمَا الْمَالِ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ
 وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْتَظِرُ آخِرَهُمْ بَعْضُهُمْ عَشْرَةَ لَيْلَةً جِئْتُ
 فَقُلْتُ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيزٌ رَاجِعٌ إِلَيْهِمْ
 إِلَّا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا خَانًا نَخْتَارُ
 سَبِيْنَا فَغَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
 ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنْ إِخْوَانُكُمْ هَهُؤُلَاءِ وَقَدْ
 جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي خَدَرْتُ أَنْ تُرَدَّ
 إِلَيْهِمْ سَبِيَّتُهُمْ مِنْ أَحَبِّ أَنْ يُطِيبَ فَلْيَفْعَلْ
 وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى
 يُطِيبَ آيَاهُ مِنْ أَوْلِيَ مَا يُغْنِي اللَّهُ عَالِيَنَا
 فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طِيبْنَا ذَلِكُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ
 فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ
 إِلَيْنَا عَذَابُكُمْ أَمْ رَجَعْتُمْ فَجَمَعَ النَّاسُ
 فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ
 قَدْ طِيبُوا فَأَذْنُوا فَبُذِلَ الَّذِي بَلَّغْنَا عَنْهُ

ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور
 قیدیوں کا سوال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا اندر سے
 نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دوسری سے ایک
 چیز اختیار کر لو چاہے اپنے قیدی آزاد کروا کر اپنا مال سے رو
 میں سے اسی وجہ سے تقسیم میں دیکھ لی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار
 فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے۔
 جب ان لوگوں پہلے ہی طرح واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ان کی
 جانب دوسری سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے
 اپنے قیدی آزاد کرانا چاہتے ہیں پس شرح رسالت نے اپنے
 پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ ریزی فرمائی پھر اللہ تعالیٰ کی
 شایان شان حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا نہ تمہارے یہ بھائی
 ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ان
 کے قیدی واپس کر دوں تو جو تم میں سے اپنے جتنے کے قیدی
 کو بخوشی آزاد کرنا چاہے تو ضرور کر دے اور جو اپنے جتنے پر قائم
 رہنا چاہے تو اسے آنا مال دے دیں گے جب بھی اللہ تعالیٰ
 ہمیں نئے کامان مرحمت فرمائے پس وہ اس طرح آزاد کر دے۔ تمام
 حضرات عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم بطیب خاطر آزاد
 کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا نہ نہیں معلوم تم میں سے کسی
 نے اجازت دی اور کسی نے نہیں دی۔ تم سارے واپس لو
 جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان برہوں کو بھیجو جو تمہارے کار
 مختاریں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے اپنے کار
 برداروں کو صورت حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ رسالت
 میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بطیب خاطر
 اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں
 آزاد کر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی
 قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں یہ
 بات ہم تک پہنچی ہے۔

سَبِي هُوَ اَزَنٌ

۳۴۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ
قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْحَكِيمِيُّ
وَأَنَا بِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زُهْدِمَ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى خَاتَمِ ذِكْرِ دُجَاجَةٍ وَ
عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ أَحْمَرُ كَانَتْ
مِنْ السَّوَادِ فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
يَا أَكْلُ شَيْئًا فَقَذَرْتُ فَخَلَفْتُ لَا أَكُلُ
فَقَالَ هَلْكَرَ فَلَا أَحَدٌ مَعَكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْرِ مِثْنِ
الْأَشْعَرِ يَتَيْنِ نَسْتَحِيلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ وَمَا يَنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأَيُّ
رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَعَبٍ
إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ آيَةُ النَّفَرِ
الْأَشْعَرِ يَتُونَ فَأَمَرْنَا بِخَمْسِ ذَوْدِ غَيْرِ
الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لِيَبَارِكُ
لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ
تَحْمِلَنَا فَخَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَتَسِينُ
قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتُ التَّدِي
هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

۳۴۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَثَّ سَرِيَّةً
فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قَبِيلَ نَجْدٍ فَعَنَمُوا إِبِلًا كَثِيرًا
فَكَانَتْ سِوَاهُمُ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَوَاحِدٌ عَشَرَ

حضرت زہد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے
کہ آپ کی خدمت میں بٹنا ہوا مرغ، پیش کیا گیا اس وقت ان
کے پاس بھی تھیم کا ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی موجود تھا گویا وہ
ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے
فرمایا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے
دیکھا تو مجھے نفرت ہوئی اس لیے میں نے تم کھالی ہے کہ
نہیں کھاؤں گا، آپ نے فرمایا، او میں اس بارے میں نہیں
حدیث سنا ہوں۔ میں بارگاہ رسالت میں چند اشعریوں
کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ
کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم، میں تمہیں سواری نہیں دوں گا
کیونکہ میرے پاس سواری ہی کوئی نہیں، اسی آتما میں بارگاہ رسالت
میں کئی اونٹ پیش کئے تھے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا، اشعریوں
کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سید
کوہان واسطے نہیں دیئے جائیں، جب ہم چل پڑے تو آپس میں
کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی،
ہم واپس آپ کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوئے نہ ہم نے سواروں
کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے تم کھائی کہ میں سواری نہیں
دوں گا۔ کیا آپ تم کو قبول کئے؟ فرمایا میں نے نہیں سواریاں
نہیں دیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور بے شک خدا کی قسم،
اگر میں کسی بات پر بھی تم کھاؤں اور اس کے خلاف میں بھلائی
دیکھوں تو پھر پھر کو اختیار کر کے تم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریر
روان فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مال غنیمت
میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ
یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور ہر

بَعِيْرًا اَوْ لِقُلُوْا اَبْعِيْرًا بَعِيْرًا

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَللَّبِيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِلُ بَعْضَ مَنْ تَبِعَتْهُ مِنَ الشَّرَآءِ اِلَّا نَفِيْلَهُمْ خَاصَّةً يَسُوْى قِسْمَ عَامَّةِ الْجَبِيْشِ .

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيْدُ بْنُ سَبْدٍ اَنَّهٗ عَنْ ابْنِ بُرْدَةَ عَنْ ابْنِ مُرْوَيْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَتْ مَا خَرَجَ اَلَيْتِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْبَيْتِ فَخَرَجْنَا مَعَهَا جَرِيْنٌ اِلَيْهٖ اَنَا وَ اَخُو ابْنِ رُوْى اَنَا اَصْغَرُ هُمَا اَسَدُ هُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالاَخَرُ ابْنُ رُوْى هُمَا اَمَّا قَالَ فِيْ بَعْضٍ وَاِمَّا قَالَ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَخَمِيْسِيْنِ اَوْ اِثْنَيْنِ وَخَمِيْسِيْنِ رَجُلًا مِنْ قُرُوْى فَرَكِبْنَا سَفِيْنَتًا فَانْقَلَبْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّبَاثِيْ بِالْحَبَشَةِ وَرَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ اَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيْنَا هُمَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا فَاقْتَسَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَاقَفْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاسْتَقْرَفْنَا اَوْ قَالَ فَاعْطَانَا مِنْهَا وَاَمَّا قَسَمُ لَا حَيْدَ غَابَ عَنْ قَتِيْبِ خَيْبَرَ مِنْهَا سَلِيْنًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا اَصْحَابُ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَ اَصْحَابِهِ قَسَمَ رُوْمٌ مِّنْهُمْ .

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ سَفِيْانُ حَدَّثَنَا مَاحِدُ بْنُ الْمُسَكِّدِ رَسِيْمٌ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِيْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَفَقَدْتُ اعْطِيْتُكُمْ

فرمایا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرزمین بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہدین کے حصے کے علاوہ اپنی جانب سے بھی کچھ مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (مکہ مکرمہ سے) نکل جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم مین میں تھے۔ ہم بھی آپ کی جانب ہجرت کر چلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو ہریم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے آدمی تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ تم یمن یا باؤن آدمی تھے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی، تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس ٹھہر جائیں، ہم ان کے پاس ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے علی محل کر اس وقت بارگاہ نبوت میں پہنچے۔ جب آپ خیر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا حالانکہ جو فتح خیر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک آدمی کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہمارے کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ مرحمت فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال قیمت آجائے تو میں تمہیں اتنا دے گا، اتنا دوں گا، اتنا دوں گا، لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب

هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمْ يَجِبْ حَتَّى
تُبْعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
جَاءَ مَالُ الْبُحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مَنَّا دِيًّا
فَنَادَى مَنْ كَانَ لَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَيْنٌ أَوْ عِدَّةٌ
فَنِيَّاتٍ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَ
كَذَا فَحَثَّالِي ثَلَاثًا وَجَعَلَ سَفِيًّا ابْنُ
يَحْثُرٍ أَيْ كُنْتُ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ
الْمُسْكَدِ وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ
يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ
سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ
تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَأَمَّا
أَنْ تُعْطِنِي وَإِنَّمَا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قُلْتُ
تَبْخُلُ سَلَى مَا مَنَعَكَ مِنْ مَرَّةٍ
إِلَّا وَأَنَا أُمِيدٌ أَنْ أُعْطِيكَ قَالَ سَفِيًّا
وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِلِّيٍّ عَنْ
جَابِرٍ فَحَثَّالِي حَتْمَةً وَقَالَ عِدَّةٌ هَا
فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخَذْتُ مِثْلَهَا
مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنُ الْمُسْكَدِ رَوَاهُ
دَاوُدُ وَأُورُومُ الْبُخْلِي.

۳۴۸. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً
بِالْجَمْعِ أَنِّي إِذْ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَعْدِلْ فَقَالَ
لَنَا شَعِيتُ أَنْ لَوْ أَعْدِلْ.

بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منای
کروائی کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرعہ ہو یا
جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس
آجائے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور بتاؤں گا کہ مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے
مجھے یمن میں بھر کر عنایت فرمایا۔ سفیان راوی نے اپنی
تفصیلات کو جوڑ کر بتایا کہ یوں۔ ابن مسعود نے بتایا کہ حضرت
جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کی خدمت
میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ گیا،
لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ گیا اور میں نے کہا کہ

پہلی دفعہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا، دوسری
مرتبہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری دفعہ سوال کیا لیکن
آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمایا کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے
یا میرے بارے میں نحل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے
کہا ہے کہ میرے متعلق نحل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ
میں نے ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال
دینا چاہتا ہوں۔ سفیان، حمزہ، محمد بن علی، حضرت جابر سے
روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اب بھر کر پکٹے دیئے۔
فرمایا، انہیں گنو۔ گئے تو پانچ سو نکے۔ فرمایا اتنے اتنے
دو مرتبہ اور لیجئے۔ ابن مسعود کا قول ہے۔ کہ
بخسل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک
ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے۔ کہ جب معرکہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک
شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے اس
سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو خیر سے محروم ہو
جاؤں گا۔

رسول خدا کا قیدیوں پر احسان اور بخشش نہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسَارَى مِنْ غَيْرِ أَمْتٍ
يُحْيَسَ

لینا۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَسَارَى
بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلُقُ كَلْبِي
فِي هَذِهِ الْأَرْضِ لَتَرَكْتُهُمْ لَكَ

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیرانِ ہند کے متعلق فرمایا
اگر مسلم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان
بدبختوں کی رہائی کے متعلق کہتا تو میں اس کی سفارش
پر انہیں چھوڑ دیتا۔

بَابُ ۲۵۹ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ
الْخُمْسَ لِلْأَمَامِ وَأَنَّ مَا يُعْطَى بَعْضَ قَرَابَتِهِ
دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ
خُمُسِ خَيْبَرٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
لَمْ يُعْطَهُمْ بِذَلِكَ وَلَمْ يَخْصُ قَرِيبًا
دُونَ مَنْ أَحْبَبَ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ
الَّذِي أُعْطِيَ بِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ
الْحَاجَةِ وَلَيْسَ مَسْتَهْمٌ فِي جَنْبِهِ مِنْ
قَوْمِهِمْ وَحَلَفَ بِهِمْ

خمس امام کا حق ہے۔ وہ اپنے جس رشتہ دار کو
چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمہ کے خمس میں
سے سارے بنو مطلب یا سارے بنو ہاشم کو مال عطا نہیں
فرمایا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے اُسے
ہر ایک کے لیے عطا کیا اور نہ احتیاج دیکھ کر بغیر قرابت والوں کے
لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حالت
کی آپ سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے
باعث انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا
پڑا ہوگا۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ
أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ
بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ
بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنُو
هَاشِمٍ شَيْءٌ وَوَاحِدٌ . وَتَالَ اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي يُونُسُ وَمَا ذَكَرَ جُبَيْرٌ وَلَمْ
يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنو مطلب
کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر
میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی
چیز ہیں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جابر
بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنو عبد
شمس اور بنو فہر کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان
ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب تینوں ماں باپ کے
بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عامکہ بنت مرہ تھا

عَبْدُ شَيْسٍ وَلَا يَبْنِي تَوْحُلٍ . وَكَأَلِ ابْنِ
إِسْحَاقَ عَبْدُ شَيْسٍ وَهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ أَخُوهُ
لَا يَمُرُّ أَوْ مَتَّعَهُمَا يَكْمُرُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ
تَوْحُلٌ أَخَاهُمَا لَا يَبْنِيهِمْ .

بَابُ ۳۶ مَنْ لَعَنَ يُخَيْمِ الْأَسْلَابَ
وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ
عَلَمٍ أَنْ يُخَيْمَ وَحُكْمُ الْإِمَامِ
فِيهِ .

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
الْمَاجَشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفَةِ
يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي
فَإِذَا أَنَا بَعْدَ مَيِّمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثٌ
أَسَانُهُمَا تَعْنِيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَهْلِكَ
مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا سَيِّدِي
هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ
إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ
يَسْبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَتَذِي نَفْسِي بِبَيْدِهِ لَيْثٌ أَيْتُهُ لَا
يَعْنِي رِقٌ سَوَادِي سَوَادُهُ حَتَّى يَمُوتَ
أَلَا عَجَلٌ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي
الْأُخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلُهَا فَلَمَّا لَشِبْتُ أَنَّ
نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ
قُلْتُ أَلَا أَنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي
سَأَلْتُمَانِي فَأَمْتَدَّ رَأْيَهُ بِسَيْفِهِمَا
فَضَرَبَاكَ حَتَّى قَتَلَاكَ شَرُّ النَّصْرَةِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأُخْبِرَاهُ فَقَالَ أَتَيْكُمَا قَتَلَاكَ قَالَ

اور نون ان کا باپ کی جانب سے بھائی
(علاقائی) تھا۔

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا

ہے۔ اس میں خمس بھی نہیں سالا اس بدلے میں امام کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جنگ بدر کے دوران میں صف میں درآمد لینے کے
لیے (بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مدغم سن
الفارسی لڑکے نظر آئے۔ دل میں خیال گزرا کہ میں جو انوں
کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے
لگا، چچا جان! آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے
جواب دیا، ہاں لیکن اسے پہچانتا ہوں اس سے کیا کام ہے
(میں نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گایاں دیتا تھا۔ تم ہے اس ذات
کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے دیکھ لوں
تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے جدا نہیں ہوگا جب
تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آدو ہے۔ میں اس
کی گفتگو سن کر حیران رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے
دباتے ہوئے ایسی ہی گفتگو کی۔ دیر نہ گزری کہ ابو جہل لوگوں
میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے ہو،
تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر
اس پر ٹوٹ پڑے، اودھے درپے دار کر کے اسے
پھینا دیا۔ پھر دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اسی
واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں
سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک
نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلود

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ
هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ
فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَا كَمَا قَتَلْتُهُ وَ
سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ
وَكَاْنَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍوَاً وَمُعَاذُ ابْنِ
عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ .

۳۸۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ
أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَّقَيْنَا كَانَتْ
لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ
الشُّرَكَاءِ عَدَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَاسْتَدَارَتْ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ
حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ
عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَنِي ضَمَةً
وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَ
الْمَوْتُ مَا رُسِلْتُ بِهِ لِحَقَّتْ عَمْرُؤُ ابْنِ
الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَمُوتَ وَجَعَلُوا
وَجَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَكْبَةٌ
فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ بَدَأْتُ بِشُرْكَائِهِ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَيْلًا لَهُ
عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَكْبَةٌ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ بَدَأْتُ
ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةُ يَشْهَدُ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَقْصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ
فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَكْبُهُ
عِنْدِي فَأَرْضَاهُ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا هَا اللَّهُ إِذَا
يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ

تلواریں صاف کر لی ہیں و دونوں عرض گزار ہوئے بھی نہیں
آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا :- تم دونوں نے
اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن
عمرو بن جموح کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو
اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ در فضیلت
تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ آپ پر قربانی ہونے کے لیے نکلے۔ جب
ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر گردش سی آگئی، میں نے
ایک شرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا
ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا، اور اس کے
کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے
مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی
اور مجھے اپنی موت نظر آنے لگی لیکن رزمنوں کی تاب
نہ لاکر دو اچانک مر گیا۔ اور میرا بیچھا چھوٹا، حضرت
عمر بن خطاب سے میری ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال
پوچھا۔ فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی
لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو
اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی
کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ
گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری
مرتبہ بھی یہی فرمایا، تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ
آپ نے درست فرمایا ہے۔ اور اس کافر کا سامان میرے
پاس ہے۔ آپ انہیں دابو بردہ کو، مجھ سے راضی کر
دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس آدمی سے فرمایا
نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شہروں میں سے
ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے،

عَنْ اَبِيهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْطِيكَ سَلْبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاهُ فَبَعَثَ
الْبَدْرَ فَاَبْتَدَعْتُ بِهِ مَخْرِفًا فِي بَيْتِي
سَلْبَةً خَاتَمًا لَا قَوْلَ مَالٍ تَأْتِلْتُهُ فِي
الْاِسْلَامِ

باب ۲۶۱. فَاَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِي السُّؤْلَةَ قُلُوبُهُمْ
وَاُخْرَاهُمْ مِنَ الْخَمْسِ وَنَحْوِهَا سَوَاءٌ
عَبْدُ اللهِ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
النَّسَائِ وَعُمَرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ
بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَعْطَانِي شَعْرًا سَأَلْتُهَا فَاَعْطَانِي شَعْرًا
قَالَ لِي يَا حَكِيمُ اِنَّ هَذَا السَّالِ
خَصِيْرٌ حَكْرٌ فَخَنٌ اَخَذَ هُ سَخَاوَةً
نَفْسٍ بُوْرَكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ
يَا شَرَّ اَنْ نَفْسٍ لَّمْ يَبَارَكَ لَهَا فِيْهِ وَ
كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدِ
الْعُلْيَا خَبِرٌ مِنَ الْيَدِ الشَّهْلَى قَالَ
حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اُرْمِيْ اَحَدًا بَعْدَكَ
شَيْئًا حَتَّى اُفَارِقَ الدُّنْيَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
يَدْعُوْا حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي
اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا شَعْرًا اَنْ عَمَّ
دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَبَدَى اَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا

اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا ہے پس
اس آدمی نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس
میں سے ایک زبرہ بیچ کر جو سلمہ کا ایک باغ خرید
لیا۔ یہ اسلام کے اولین دور کا مال ہے جو مجھے سب
سے پہلے حاصل ہوا۔

تالیف قلوب کے لیے رسول خدا کا فضل
وغیرہ سے خروج کرنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو
آپ نے عطا فرمادیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر
مرحمت فرمادیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے حکیم!
یہ دنیا کا مال سرسبز اور منیعاً ہے۔ جو اسے نفس کی سعادت کے
ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش
نفس کے ثروت لے گا تو کبھی قسم کی برکت نہیں ہوگی اور
اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھانا جائے اور سیر
نہو۔ یاد رکھو! اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ
دینے والے سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام عرض کر رہے تھے یا
رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو
مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی نے آگے دست
سوال دراز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ جاؤں
پھر حضرت ابو بکر نے انہیں (اپنے دور خلافت میں) مال عطا
کرنے کی غرض سے بلایا تو انہوں نے مال لینے سے مطلقاً انکار
کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں (اپنے دور خلافت میں)
مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا، تب بھی انہوں نے لینے
سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا۔ اسے مسلمانوں

مَعَشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنْ أَعْرَضَ عَلَيْهِ حَقٌّ
الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الَّذِي
قِيَا بِي أَنْ يَأْخُذَهُ . فَكَمْ يَزِرُ أَحْكِيمُ
أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفَّى .

۳۸۴ . حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَائِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ أَعْيُكَاتُ
يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِي
بِهِ . قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ
سَبْيِ حَنْبَلٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ
مَكَّةَ قَالَ فَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حَنْبَلٍ فَجَعَلُوا
يَسْحَرُونَ فِي لَيْسِكَ لِكَيْ يَفْتَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ
انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ أَذْهَبُ
فَأَرْسِلُ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ
يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْجَعْرَانَةِ وَلَوْ اعْتَمَرَ لَمْ يَخَفْ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ . وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَكِيمٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ مِنَ الْخُمْسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَذَرِ وَلَمْ
يَقُلْ يَوْمَ .

۳۸۵ . حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ
حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے کے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں
جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن (گواہ رہنا) وہ خود اپنے
سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی
شخص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آخری
دم تک کوئی چیز قبول نہیں کی۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ
رمضانہ نجابت کا مجھ پر ایک روز کا اعتکاف ہے۔ پس آپ
نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں
انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ راوی
کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے
قیدی آزاد فرمادیئے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے
حضرت عمر نے فرمایا، اے عبد اللہ دیکھو یہ کیسا شور مچا
ہے :- (معلوم کر کے) عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔
(انہیں آزاد کر دیا ہے)۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو
بھی بھیج دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا۔ اگر آپ عمرہ کرتے
تو عبد اللہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی۔ نافع نے
حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں
لونڈیاں (خمس سے ملی تھیں)۔ نافع نے ابن عمر
سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ
اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

حضرت عمر بن قنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو
مال عطا فرمایا اور بعض حضرات کو نہ دیا۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا
تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا

قَوْمًا وَمَنْعَ آخِرِينَ فَكَأْتَهُمْ عَلَيْهِمْ
عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيَ قَوْمًا أَخَانُ
ظَلَمَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَصْلَهُ قَوْمًا إِلَى
مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ
وَالْإِنْفِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ
عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّ النَّعْمِ
وَرَأَى أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِسَائِلٍ
أَوْ بِسَبْيٍ فَفَقَسَمَ بِهِذَا .

۳۸۶ . حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَ
قَرِيبًا أَتَا لِنَفْسِهِ لَا لَهُمْ حَدِيثٌ عَنْهُ
بِجَاهِلِيَّةٍ .

۳۸۷ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِلرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا
أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَاشٍ الْبَائِثَ
مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَاشًا وَيَدْعُو
وَسَيُؤْتَانَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ
فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَقَالَتِهِمْ فَأَمَّا سَلَّ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَعَلَهُمْ
فِي قَبَائِلِهِمْ مِنْ أَدَمٍ وَلَقَدْ دُعِيَ مَعَهُمْ أَحَدًا

کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے مبری کے
باعث مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں
جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغنا سے
بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب
ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے متعلق ارشاد فرمایا
یہ مجھے سُرخ اور نٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔ عمرو بن
تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔
اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی آئے تھے تو آپ نے
انہیں اس طرت تقسیم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں قریش کو اس لیے مال عطیہ
کرتا ہوں کہ ان کی جہالت کا زمانہ ابھی
ابھی گزرا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے اس طرز عمل پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے
بعض افراد کو سوسو اونٹ تک مرحمت عطا فرما دیئے تو
یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش
کو مال مال کرتے ہیں اور میں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ
کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت
انس فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں کسی نے اس بات کا
ذکر کر دیا تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک
چمڑے کے خیمے میں جمع فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے
کسی ایک آدمی کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ جمع ہو چکے،
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكُمْ قَالَ: لَمْ نَقْبَلْهُ وَهُمْ أَمَّا دُورُ أَرَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَ أَمَّا أَنَا إِنَّمَا حَدِيثُ أَسْنَانُهُمْ فَقَالَ لَوْ لَا يَخْفَى اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قُرَيْشًا وَيَنْتَزِعُ لَآلِئًا وَرَسُولُهُمْ تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِيَ رِجَالًا حَدِيثُهُ عَهْدُهُمْ بِكَفْرِ أَمَّا تَرْضَوْنَ أَن يَدَّهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِجَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا مَا تَقْبَلُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَتَقَبَّلُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَدَرَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا شَدِيدَةً فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَلَسْتُ فَسَلِمَ نَصِيْبُهُ.

۳۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مَسْدَدَ بْنَ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حَتْنِ عِلْقَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوا إِلَى سَمَرَةٍ فَخُذِلَتْ رِدَائُهُ حَتَّى رَفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ

لے گئے اور فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے تک پہنچی ہے؟ ان میں سے سمجھ دار حضرات عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جو ہم میں سے جو لوگوں نے انہوں نے قطعاً ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالا مال کر دیتے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرماتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کے کفر کا زمانہ زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر رضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر حائیں اور تم اپنے گھر و دین میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد تم غنیمت اپنے ساتھ بڑی نا انصافی دیکھو گے لیکن اس پر میرا کیا سناٹا کہ جو نبی اللہ تعالیٰ سے اللہ اس کے رسول سے ملاقات کرے حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ کے

حضرت جیسر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ کہ چند اعرابی آپ کو آ کر پٹ گئے، اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے لیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی اچک لی آپ نے فرمایا: میری چادر دے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخشیں، چھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

الرَّحْمَةُ نَحْمًا لِقِسْمَتِهِ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي
بَغِيلاً وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا

۳۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ خَاذِرُكَ أَعْرَافِي فَجَذَبَهُ
جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ
عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ
بِهِ حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ
ثُمَّ قَالَ مُرُّنِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ
فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ
بِعَطَائِهِ

۳۹۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ
أَثَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي
الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ مِائَةً مِنْ أَرْبَلٍ
وَأَعْطَى عَيْنَةً مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ
أَشْرَافِ الْعَرَبِ خَاثِرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ
قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنْ هَذِهِ الْقِسْمَةُ مَا عُدِلَ فِيهَا
وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجَبَهُ اللَّهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَا خَيْرَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ
فَاخْتَبَرْتُهُ فَقَالَ خَمْسُ يَدَيَّ إِذَا لَوَّعْتُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللَّهُ مُؤْمِنِي قَدْ أَوْفَى
بِأَكْثَرِ مَنْ هَذَا أَفْصَحَ

۳۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ جوڑے حاشیے والا ایک خمرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی راستے میں آیا تو اس نے مجھے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا، یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک گون پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمائیے، آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور تبسم ریزہ حالت میں اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو بعض حضرات کو تقسیم میں ترجیح مرحمت فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سواروں کی عنایت فرمائیے اور اتنے ہی عینہ کو عطا کئے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی گئی، اس پر ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اس میں رفاقت الہی مطلوب نہیں رہی، میں عبد اللہ بن مسعود نے کہا: یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا، آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں دس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی لیکن انہیں صبر کیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قلعہ زمین مرحمت فرمایا تھا، وہاں سے میں کمبوردی کی

قَالَتْ كُنْتُ أَلْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الثَّرْبَةِ
أَتَنِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِثْنَى عَلَى ثَلَاثَةِ فَرَسِيهِمْ وَ
قَالَ أَبُو صَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الثَّرْبَ أَرْضًا
مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

۳۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ
الْفَضِيلِ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ
أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَنَا ظَهَرَ
عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ وَلِلرَّسُولِ قَبْلَ الْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ
الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُشْرِكُوهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ بَضْعُ
الشَّرِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْفَ كُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا يَشْتَانَا فَأَقْرُوا أَحَقَّ أَجَلَهُمْ
عُمَرَ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَدَارِجًا

بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي
أَرْضِ الْحَرْبِ

۳۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ هَدَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَزَوَّيَ
النَّاسُ بِجَرَّابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَتَزَوَّدُوا لِأَخْذِهِ
فَالْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

۳۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

تشیعوں کی گٹھری اپنے سر پہ اٹھالایا کرتی تھی
یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے نامیلے پر تھی۔
دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ
زمین رحمت فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین
تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے
حجاز مقدس کی سرزمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حیر والوں پر فتح پائی تو یہود کو
وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودیوں کی
زمین پر رسول خدا اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود
بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں اس شرط پر
آباد رہنا دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے بدلے میں
بیدار سے آدمی بنائی جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہم تمہیں بھرنے کی اجازت
دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں بھرا لیا گیا
یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور خلافت میں
یتما اور اریحہ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

دارالحرب میں خورد و نوش کی ملنے والی چیزوں کا

حکم

حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ہم نے قلعہ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پس
کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک پکٹی باہر پھینک
دی تو اسے لینے کے لیے میں جھپٹا، لیکن جب پاس
ہی تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت
پر بہت ہی شرمسار ہوا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہید اور انکسور ملتے تو

عَنْهَا قَالَ لَنَا نَصِيبٌ فِي مَعَادِئِنَا الْعَسَلِ
وَالْعَنْبِ فَمَا كُلُّهُ وَلَا تَرْفَعُهُ

۳۹۵. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَحَدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابَتْنَا
مَجَاعَةٌ كَبِيرَةٌ خَيْرٌ فَكَلَّمَا كَانَ يَوْمَ خَبِيرٍ
وَقَعْنَا فِي الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَا هَا
فَكَلَّمَا غَلَبَتِ الْقُدُومُ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْوَا الْفِتْوَا
فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لَحْوٍ هَذَا الْخُمْرِ شَيْئًا
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى الشَّيْءُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهَا لَمْ
تُخْشَرْ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُونَ حَرَّمَهَا
الْبَيْتَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ
حَرَّمَهَا الْبَيْتَةُ

انہیں کھالیا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے اوقات کے لیے
اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی وہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فوج خیبر کے روز بھی سخت
بھوک لگی تو ہمیں پٹے ہوئے گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں
ذبح کر دیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول
خدا کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور
گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھانا۔ عبد اللہ بن ابی اوفی
فرماتے ہیں :- ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے شاید اس وجہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خنس ادا
نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے
میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی
نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا
تو بتایا کہ مطلقاً حرام فرما دیا گیا
ہے۔

بَابُ ۲۶۳ الْجَزْيَةِ وَالْمَوَادَعَةِ مَعَ
أَهْلِ الْحَرْبِ وَتَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
فَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُعْتَمِرُونَ
مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ
عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ذَلِكَ لَعَلَّ
وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ
وَالْمَجِيمِ - وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمَ جَاهِدُوا

جہاد کا نفل سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کرنا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے :- لڑو ان سے جو ایمان
نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں
مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور
اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں
ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے، جب تک
اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذیل ہو کر (سورۃ
التوبہ، آیت ۱۲۹) - وہ ذیل ہیں، اسی لیے یہود
نصرانی اور مجوس اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے
کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں منقول ہے کہ
ابن شام سے چار دینار فی کس،
ابن یمن سے ایک دینار، یہ ان کی

اسلاف کے لیے مالی حالت کے پیش نظر ہے۔

مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ
أَرْبَعَةُ دَنَابِيرٍ وَأَهْلُ الْيَمَنِ
عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذَلِكَ
مِنْ قَبْلِ النَّسَارِ

۳۹۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ أَيْ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ بْنِ أُوسٍ فَخَدَّاهُمَا
بِحَالَةِ سَنَةِ سَبْعِينَ عَامًا حَجَّ مَصْعَبُ
ابْنِ الرَّبِيعِ بِأَهْلِ الْبَصَرَةِ عِنْدَ دَرَجِ
زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِعَجْرَةَ بِنْتِ
مُعَاوِيَةَ عَمْرٍو الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ فَخَرَّوْا
بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِائَةَ الْمَجُوسِ وَلَمْ
يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَّةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى
شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ
مَجُوسٍ هَجَرَ

۳۹۷. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمُودَ بْنَ سُوَيْبٍ الْأَنْصَارِيَّ
وَهُوَ خَلِيفَةُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي
بِحِزْبَيْنِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَقْرَبَهُمْ
الْعِلَاءَ ابْنُ الْحَضَرِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ
بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ
يَقْدُومُ ابْنُ عُبَيْدَةَ فَخَرَّوْا فَتُ صَلَوَةُ الصُّبْحِ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى

عمر بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو
بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجا کرنے چاہ زمزم کی
سرحدوں کے پاس مشہور ہیں کہا، جس سال کہ حضرت
مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ
میں احنف کے چچا جزد بن معاویہ کے پاس بیٹھا تھا تو مجھے
پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرا ہی ان کہے
وفات سے ایک سال پیشتر آیا کہ جس مجوسی نے
ذی محرم عودت سے شادی کی ہوئی ہو
انہیں جدا کرو اور حضرت عمر نے مجوسیوں
سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ حضرت
عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے
جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجوسی مامور
بن لؤئی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے، ان سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف جزیہ لانے کے
لیے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے
صلح کر کے حضرت غلام بن المحرزی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا
تھا۔ جب حضرت ابو عبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس
لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح
کی نماز میں سارے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز
فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے مدبر ہو گئے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم ریزی

يَهُيمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَتْ فَتَعَرَّضُوا لِلدِّقَّةِ فَتَبَسَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُمْ
وَقَالَ أَطْلَعَكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ
قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ فَابْتِشِرُوا وَأَقْبِلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَدَّ اللَّهُ
لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ
أَنْ تَبْسُطَ عَيْنُكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِنُوا لَمَّا تَنَاسَرُوا
وَتَهَلَّكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمُوهَا

۳۹۸. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدْرِ الشَّرْقِيُّ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَبِيدَةَ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بِكْرُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيُّ وَزِيَادُ بْنُ جَبْرِ عَنْ
جَبْرِ بْنِ حَبِيبَةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ
فِي أَقْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُعَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ
فَأَسْلَمَ اللَّهُ مِزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ
فِي مَنَازِلِي هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَ
مَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ
الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ ذَلَّةٌ
جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كَسَرَ
أَحَدَ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتْ الرِّجْلَانِ
وَبِجَانِهِ وَ الرَّأْسُ فَإِنْ كَسَرَ الْجَنَاحَ
الْآخَرَ نَهَضَتْ الرِّجْلَانِ وَ الرَّأْسُ وَإِنْ
شَدَّ الرَّأْسَ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ
وَالْجَنَاحَانِ وَ الرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِيسَرِي
وَالْجَنَاحَانِ قَبْضُ وَ الْجَنَاحَانِ الْآخِرُ
فَارِسُ فَسَرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا
إِلَى كِيسَرِي وَ قَالَ بَكْرٌ وَ زِيَادُ

کی حالت میں فرمایا: میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے
کہ ابو عبیدہ مال سے کر آگئے ہیں؛ عرض گزار ہوئے، ہاں
یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا: تو خوش ہو جاؤ اور
اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے۔ پس خدا
کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں، مجھے تو
اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کثادہ نہ ہو جائے جس طرح
تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے
جتنے لگو جیسے اگلے لوگ جتنے گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے
جیسے انہیں ہلاک کیا۔

حضرت جبر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض حضرات کو مشرکوں سے بچنے کے
لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا۔ جب ہجران
نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں
اس لڑائی کے بارے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔
اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو سماںوں
کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے
جس کا ایک سراؤں پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس
کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر
اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی توڑ
دیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور
اگر اس کا سر کھینچ دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے
ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسری ہے،
ایک پر تعمیر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسری
کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں مگر اور زیادہ دونوں
جبر بن حبیب سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت
عمر نے عثمان بن مقرن کو ہمارا امیر شکر بنا کر ہمیں روانہ
فرما دیا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں جا پہنچے تو کسری
کا گورنر چالین ہزار فوج لے کر ہمارے لیے نکلا۔ اس
نے نہ جان کھرا کیا جس نے کہا کہ حضرت میں سے کوئی میرے

میرے ساتھ گفتگو کرے حضرت مغیرہ نے فرمایا، پوچھیے
 آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا، تم کون جو؟ جواب دیا۔ ہم
 عرب کے باشندے ہیں۔ ہم بڑی بد بختی اور انتہائی
 مصیبت میں مبتلا تھے، ہجوک کے باعث چھٹکے اور
 گھٹلیاں بھی کھا جاتے تھے، چہرے اور بالوں کا لباس
 پہنتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے،
 اس وقت جبکہ ہم اس پستی میں تھے تو اس سہاڑوں
 اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت
 بالا ہے، ہمارے اندر ایک نئی مبعوث فرمایا جو ہم
 میں سے ہے، ہم اس کے والدین کو
 جانتے ہیں، پس ہمارے اس نبی اور اللہ
 کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم
 کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا
 کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا
 کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے اپنے رب کی جانب سے یہی بتایا
 کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا۔ وہ جنت
 میں آرام کے اندر جائے گا، جس کی مثال
 قطعاً کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے
 زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک
 بن کر رہے گا۔ حضرت عثمان بن مظعون نے کہا،
 آپ حضرت مغیرہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
 میں اللہ تعالیٰ نے بارہا جنگ آزمائی کا
 موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی خلافت
 یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے
 ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کی معیت میں جنگیں لڑی ہیں، پس
 جب آپ صبح سویرے جنگ شروع
 فرماتے ہیں تاکہ کہ مناسب

جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبِشَةَ وَتَالِ
 فَدَمَنَا عَمْرٌ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا
 الثُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا
 بِأَرْحَى الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ
 كَسَرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ
 تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمُونِي رَجُلٌ
 مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ
 عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَسْلَمْتُمْ قَالِ
 نَحْنُ أَتَانَا مِنَ الْعَرَبِ كَثَافَةً
 شَقَاءٌ شَدِيدٌ وَبَلَاءٌ شَدِيدٌ نَسُفُ
 الْجَنْدَ وَالْمَتَوَى مِنَ الْجَوْرِ وَ
 نَكْبَسُ الرُّبْرَ وَالشَّعْرَ وَنَعْبُدُ
 الشَّجَرَ وَالْحَبَرَ فَلَبَّيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ
 إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ
 الْأَرْضِينَ عَلَى ذِكْرِكُمْ وَبَعَثَ عَظَمَتُهُ
 إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ
 آبَاءَهُ وَأُمَّهُ فَآمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ
 رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
 نَقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ
 وَحْدَهُ أَوْ تَوَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا
 نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّ مَنْ قُتِلَ مَنَاصَرًا
 إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعْلِهِ لَمْ يُرْمَلْهَا قَطُّ
 وَمَنْ بَقِيَ مَنَاصَرًا رِقَابَكُمْ فَقَالَ
 الثُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدُكَ اللَّهُ مِثْلَهَا
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ
 يُنْذِرُكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلِيَكُنْ تَهْدِيَةٌ
 الْقِتَالِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ

مجاؤں اور اوقات نہاڑ کا انتظار فرماتے رہتے۔

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب باشندوں کی طرف سے ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ایک سفید نچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو آپ نے اس کا ٹک اس کا ٹک اسی کے لیے لکھ دیا۔

رسول خدا کی امان میں آنے والوں سے حسن سلوک و نرمی سے مراد عہد معاہدہ ہے اور ال رشتہ داری کو کہتے ہیں۔

نخیر بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اے امیر المؤمنین! ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل و عیال کی روزی ہے۔

فے اور جزیرہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے۔ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیرہ سے وعدے فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار عرض گزار

التَّهَارِ اسْتَظَرَّ سَتِي نَهَبَ الرِّبَا وَ تَحَضَّرَ الصَّلَوَاتِ

بَاب ۲۶۳ اِذَا وَاذَعَرُ الْاِمَامُ مِلْكَ النِّقَاطِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

۳۹۹. حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّادٍ سَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَتَابِ بْنِ السَّاعِدِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَدَزْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَعْدَى مَلِكَ أَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ بَيْضَاءَ وَكَسَاءَ بَرْدًا وَكُتِبَ لَهُ بِخَرِهِمْ

بَاب ۲۶۵ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَابِ

۴۰۰. حَدَّثَنَا إِدْمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ ابْنَةَ قَدَامَةَ التَّمِيمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةٌ يَنْتَكِفُ وَرِثَةٌ عِيَالِكُمْ

بَاب ۲۶۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجَزِيرَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْ وَالْجَزِيرَةُ

۴۰۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَسْبُدْ لِيْكَتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرِ يَنْ فَتَقَالُوا لَا وَ
 اللَّهُ حَتَّى تُكْتَبَ لِأَخَوَانِنَا مِنْ قَدْ بَشِير
 بِمُتَدَلِّهَا فَتَقَالَ ذَلِكَ لَكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ
 عَلَى ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ قَاتِلَكُمْ
 سَتَرُونَ بَعْدَ أَمْرَةٍ فَاصْبِرُوا وَاصْبِرُوا
 تَلْقَوْنَ فِي عَلَى الْحَوِصِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي رُوَيْدُ
 ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لِي لَوْ تَدَّ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ
 قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
 فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَلَمَّ وَجَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَتَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ
 فَلْيَأْتِنَا فَآتَيْنَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ
 لِي لَوْ تَدَّ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ
 هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَتَقَالَ لِي
 أَحْتِمُ فَحَثَرْتُ حَتَّى تَقَالَ لِي عِدَّةٌ هَا
 فَحَدَّثْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَسْرٌ مَا شِئْتُ فَأَعْطَانِي
 أَلْفًا وَخَسْرٌ مَا شِئْتُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
 ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَمَالُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَتَقَالَ أَشَدُّ وَكَافِي
 السَّجِدِ كَانَ أَكْثَرُ مَالِ أَبِي يَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ الْمَبَاسُ فَقَالَ

ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے
 قریشی بھائیوں کے لیے بھی یہی کچھ نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر
 اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے
 گا، لیکن وہ اسی بات پر ٹٹے رہے۔ فرمایا عنقریب تم
 میرے بعد ضرور ناروا ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملاقات کرنے
 تک میرے کام لینا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔
 اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور بحرین کا مال آیا
 تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس
 کسی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کا وعدہ
 فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے، میں اتنا مال دوں گا۔
 میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 مجھ سے اتنے (تین سو) مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین
 سے آجائے تو مجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا
 سو بھر لو۔ میرا نے سو بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے
 انہیں شمار کیا تو پانچ سو کے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ
 پندرہ سو کے (دینار) مرحمت فرمائے۔ حضرت انس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت میں
 جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد
 میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہ رسالت میں جتنی دفعہ مال پیش
 ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت
 حضرت عباس آپ کی سرکار میں حاضر ہو
 کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!،
 مجھے مال عطا فرمائیے کیونکہ میں نے
 اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔
 فرمایا، بے لہ۔ انہوں نے اپنے کپڑے
 میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنِّي قَادَيْتُ نَفْسِي وَ
قَادَيْتُ عَيْلًا قَالَ خُذْ فَخَّارِي شَوْبَةً
ثُمَّ ذَهَبٌ يُقَالُ فَلَمْ يَسْطِمْ فَقَالَ أَمْسُدْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ إِلَى قَالَ لَا قَالَ فَا رَفَعَهُ
أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا . فَذَنَرَ مِنْهُ

ثُمَّ اسْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ
ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى مَا نَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرُهُ حَتَّى
خَفِيَ عَلَيْهِمَا عَجَبًا قَرِبَ حِزْبِهِمَا حَتَّى
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَشَرَ مِنْهَا ذِرَاهُ

بَابُ ۲۶۸ إِنْ شَرَّ مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا بِخَيْرٍ
جَدُّهِ

۴۴۴. حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا
مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا الْمَرْبُورَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
وَأَنْ رِيحًا لِرَجُلٍ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

بَابُ ۲۶۹ أَخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنْ حَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَقْرَبَكُمْ مَا أَفْتَرَكُمُ
اللَّهُ يَهْ

۴۴۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا

سکے۔ عرض گزار ہوئے، کسی کو اٹھوانے کا
حکم فرمایا۔ فرمایا، نہیں۔ عرض
گزار ہوئے، تو خود اٹھوا دیجئے۔ فرمایا
نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ
باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور
سے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پر تعجب
کرتے ہوئے رسول خدا کی نگاہیں اس
وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں جب تک
وہ ہمارے نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ عرض
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اسی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ ایک
درہم بھی باقی نہ رہا۔

معاہدہ کو مجرم کے بغیر قتل کرنے کا
گناہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے کسی منافق (جن سے معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا
وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی
خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس
ہوتی ہے۔

یہود کو حبرہ عرب سے نکلانے کا حکم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یہود سے) فرمایا، میں اس وقت
تمہیں رکھوں گا جب تک اللہ تعالیٰ رکھنے کی اجازت رحمت فرمائے گا
حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم

مسجد میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے
گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی طرف چلو۔ پس ہم چل
پڑے یہاں تک کہ بیت مدراس پہنچے۔ پس آپ نے (یہود
سے) فرمایا، اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، ورنہ اچھی

بَيْتَ الْيَمْرِاسِ فَقَالَ اسْلُبُوا تَسْلُمُوا وَ
اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَارْتِ
أَيُّدُكُمْ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ
يَتَّخِذْ مِنْكُمْ مِثْلًا شَيْئًا فَلْيَبْعُهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا
أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي السَّمِّ الْأَعْمَلِيِّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ
الْحَمِيمِ وَمَا يَوْمُ الْحَمِيمِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى
بَلَ دَهْنُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ
مَا يَوْمُ الْحَمِيمِ - قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ فَقَالَ ائْتُونِي
يَكُنْ لَكُمْ كِتَابٌ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَ
أَبَدًا فَتَنَّا زُجُورًا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَحْنِ
تَنَّا زُجُورًا فَقَالُوا مَا لَنَا أَهَجَرَ اسْتَغْفِرُوهُ
فَقَالَ ذُرُونِي خَالِدِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ
وَمَا تَدْرُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِخَلَاثِ
قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ
الْعُذْبِ وَأَجِيرُوا التَّوَفُّدَ بِخَيْرٍ
مَا كُنْتُ أَجِيرُهُمْ وَالتَّشَالُفَ
خَيْرٌ أَمَا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَرَأَيْتُ
أَنْ قَالَهَا فَتَسَيَّئْتُهَا. قَالَ سَفِيَانُ
هَذَا مِنْ قَوْلِ سَفِيَانِ

باب ۲۶۹ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ
هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

۴۰۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ
أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور جنگ
میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس
کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے ورنہ معلوم
ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے
رسول کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا
گیا۔ جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر اتوار دن
کہ ستر گز سے بھی تر ہو گئے۔ پوچھا گیا، اے ابوبعبس!
کیسا جمعرات کا دن! فرمایا، اس روز رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا
تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مجھے کوئی چیز لا کر دو تاکہ
میں کچھ لکھ دوں جو میرے بعد تم کو بھی گراہ نہ ہو سکے۔ لوگوں
کی رائے میں اس کے متعلق اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی
کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑنے کا ارادہ ہے؟ فرمایا
مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی جانب
تم بلائے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر
آپ نے عین باتوں کا حکم فرمایا ۱۔ ۱۱، مشرکین کو
جزیرہ عرب سے نکال دینا ۲، وفد جب آئیں تو انہیں
اسی طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔
۳ امیر کی بات میں خوب تھی لیکن معلوم نہیں آپ خاموشی
اختیار فرما گئے تھے یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے
ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا
جائے۔

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ جب غیر فتح ہوا تو بارگاہ نبوت میں پکا ہوا بکری کا گوشت
بطور ہدیہ (بیہود کی جانب سے) پیش کیا گیا، جس میں زہر
ڈالا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شَاةٍ فِيهَا سَعُرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْبِعُوا إِنِّي مَن كَانَ هَاهُنَا
مِنْ يَهُودٍ فَنَجِيعُوا لَمْ يَقَالَ إِنِّي
سَأَيْلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنتُمْ
صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَكُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن
أَبْوَكُكُمْ حَتَّى تَلَوْا خِلَانٌ فَقَالَ
كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْوَكُكُمْ خِلَانٌ تَلَوْا
صَدَقْتُمْ قَالَ فَهَلْ أَنتُمْ صَادِقِي
عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا
نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا
عَرَفْتُمْ كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتُمْ فِي آيَاتِنَا
فَقَالَ لَكُمْ مَن أَهْلُ النَّارِ تَلَوْا
تَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا شَرٌّ تَخْلُفُونَ
فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْسَرُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا
أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنتُمْ صَادِقِي
عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا
نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ
فِي هَذِهِ الشَّاةِ شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ
مَا حَسَبُكُمْ عَلَى ذَلِكَ تَلَوْا أَمَّا دَنَا
إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتُ
بَيِّنًا لَمْ يَضُرَّنِي

بَابُ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ
تَكَلَّفَ عَهْدًا

۴۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ
ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُرْبِيِّ قَالَ
قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ إِنْ خِلَانًا يَزْعُمُ

تھے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلایا
گیا۔ پس آپ نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات دریافت
کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے جہات
میں جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہارا
جہاد اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ
بول رہے ہو، تمہارے جہاد اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے
لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں
تم سے کوئی بات پوچھوں تو صحیح بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں
اے ابوالقاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے
جھوٹ پر اسی طرح مطلع ہو جائیں گے جیسے ہمارے جہاد اعلیٰ کے
بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں؟
جواب دیا، قنوزے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور
پھر ہمارے بعد آپ (مسلمان) اس میں رہیں گے۔ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے
رہو گے اور خدا کی قسم ہم اہل اسلام، تو کبھی بھی اس میں تمہارے
جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات
پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابوالقاسم! ہاں
فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملا یا ہے؟ جواب
دیا، ہاں۔ فرمایا، تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟
جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ چھوٹے
ہیں تو ہمارا آپ سے گلو غلامی ہو جائے گی اور اگر آپ
بڑے ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا
سکتا۔

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی
دعا کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوائے قنوت
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے
پہلے بڑھی جاتی ہے۔ میں دعا تم تاجی، انے عرض کیا کہ فلاں
شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے

أَنْتَ قُلْتَ بَعْدَ الزَّكَاةِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ
حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَتَلَ شَهْرًا بَعْدَ الزَّكَاةِ يَدْعُو
عَلَى أَحْيَاءِ بَنِي مُسْلِمٍ قَتَلَ بَعَثَ
أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشْتَكِي فِيهِ
مِنَ الْغُرَاءِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَعَرَضَ لَهُمْ هَوْلًا فَحَقَّتْ لَهُمْ
كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَامَ آيَتُهُ وَجَدَّكَ
أَحَدٌ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ ۲۱ أَمَانَ النِّسَاءِ وَحَرَائِرِهِنَّ
۴۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى
أُمِّ هَانِئِ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئَ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ
تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاةَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُ
يَحْتَمِلُ وَخَاطِبُهُ ابْنَةُ تَسْتَرْهُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ
فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئِ ابْنَةِ أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ مَرْسَبٌ يَا مَرْهَانِ
فَلَمَّا خَرَعَ مِنْ عَلَيْهِ قَامَ فَصَلَّى ثَلَاثَ
رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاجِرٍ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ ابْنُ أَبِي عَالِيٍّ أَنَّهُ
قَاتِلٌ رَجُلًا حَتَّى أَجْرَسَتْ ذُلَّانَ ابْنُ
هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَجْرَسَتْ مِنْ أَجْرَسَتْ يَا أُمَّ هَانِئِ
قَالَتْ أُمَّ هَانِئِ وَذَلِكَ صَحِيحٌ

فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ مجھ کو بولتا ہے۔ پھر آپ نے
ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے رکوع کے بعد ایک بیٹے تک قنوت پڑھی اور قبائل
بنو مسلم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا، آپ
نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شک ہے
مشرکین کی جانب بھیجا تو انہوں نے بد عہدی کی اور انہیں
قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ
کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا ہیچ ہوا کہ اتنا اور کسی موقع
پر نہیں ہوا تھا۔

غور توں کو امان اور پناہ دینے کا بیان۔

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں
اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے پردہ نظام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ
نے فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوئی، میں ام ہانی بنت
ابوطالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، شاباش ام ہانی! جب
آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر
آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں پٹے ہوئے
ادا فرمائی۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ!
میں بہیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے
ماں جیسے برادر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا
چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا، اے ام ہانی بے تم نے
پناہ دی اے ہم نے پناہ دی۔ حضرت
ام ہانی کا ارشاد ہے کہ وہ چاشت کا
وقت تھا۔

بَابُ ۲۴۲ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجَرَّارُهُمْ
وَاحِدُهُ يَسْتَعِي بِهَا أَدْنَاهُمْ.

۳۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ خُطِبْنَا عَلَى قَقَالٍ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ
نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ
الْبَصِيقَةِ فَقَالَ فِيهَا الْبَرَاحَاتُ
وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ وَالْمِدْيَنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ
عَمْرِ إِلَى كَذَا فَتَنَ أَحَدٌ فِيهَا حَدَّثًا
أَوْ أَوْ فِيهَا مُحَدَّثًا فَعَلَيْكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَأَتِكُمْ وَالتَّائِسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ
مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى
غَيْرَ مَوَالِيهِمْ فَعَلَيْكُمْ مِثْلُ ذَلِكَ وَ
ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدُهُ فَنَنْ أَخْضَرُ
مُسْلِمًا فَعَلَيْكُمْ مِثْلُ ذَلِكَ

بَابُ ۲۴۳ إِذَا حَاتَبُوا صَبَأًا وَلَمْ
يُحِبُّوْا أَسْلَمْنَا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فُجَّعًا
خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ
عُمَرُ إِذَا حَاتَلَ مَكْرَسٌ فَتَنَدَّاهُمْ
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ إِلَّا لِسَنَةً كُلُّهَا وَقَالَ
تَحَكَّمُوا بَأْسَ.

بَابُ ۲۴۴ الْمَوَادَّةُ وَالْمُصَالَحَةُ مَعَ
الشُّرَكِيِّينَ بِالنَّمَالِ وَغَيْرِهِمْ مِنْ لَعْنِ
يَعْنِي بِالْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ
فَاَجْنَحْ لَهَا الْآيَةُ.

۳۱۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ
الْمُقَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بِشْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
سَهْلِ أَبِي حَشَمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ

مسلمان کا ذمہ لینا پناہ دینا گویا ایک ہے، ہر مسلمان
اس کا پاس کرے۔

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی
کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے خدا کی کتاب قرآن کریم
اور اس کتاب کے۔ پھر فرمایا کہ اس کتاب کے امین زخموں کے
احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ
کوہ غیر سے ہے کہ فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نئی
بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ
نفرستوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض
قبول ہوگا اور نہ نقلی عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے
سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے
یہ بھی یہی کچھ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔
پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے
بھی مذکورہ وعید ہے۔

کافروں کا یحییٰ بن اسلمنا کی جگہ صبا ناما کہتے کا بیان۔
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کئے والوں
کو قتل کیا تو رسول خدا نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے
کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے
ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ نہ ذر تو اس نے اسے امان دے
دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا جاننے والا ہے جس
زبان میں چاہے بولے کوئی حرج نہیں ہے۔

کافروں سے مال کے بدلے معاہدہ یا مصالحت کرنا۔
اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اگر وہ صلح پر مائل ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ۔ (سورۃ الانفال،
آیت ۳۱)

سہل بن ابی حشمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور یحییٰ
بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جو خیبر
والوں سے صلح تھی۔ یہ سفر میں غزوہ کی دیر کے لیے جدا ہونے

وَمُحَيِّصَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى خَيْبَرَ
وَهُيَ يَوْمَئِذٍ صُلْبُهُ فَتَقَرَّرَتْهَا سَائِقُ
مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَتَقَرَّرَتْ خَطُّ
فِي دُمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَتْهُ . ثُمَّ حَكِمَ الرَّحْمَةُ
فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ
وَحَوَاصِلُ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ
فَقَالَ كَبُرَ كَبْرُ دَهْرٍ أَحَدُثُ الْقُرُونِ
فَقَالَ فَسَكَّتْ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ أَنْ تَخْلِفُونَ
تُسَجِّقُونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَتَالُوا
كَيْفَ نَخْلِفُ وَلَوْ نَشْهَدُ وَلَوْ نَرَفَعُ
فَتُسَبِّحُكُمْ يَهُودُ يَحْمِيُونَ فَقَالُوا كَيْفَ
تَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كَفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَشِيرَةٍ .

باب ۲۵۰ فِضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ .

۳۱۱ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَ قَدْ أَمَرَ سَلَّ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ
مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا رَجَاءً أَيْاسًا فِي الْمَدِينَةِ
الَّتِي مَا دَفِينَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سَفْيَانَ فِي كُفَّارٍ قُرَيْشٍ .

باب ۲۵۱ هَلْ يُعْفَى عَنِ الْمَدْفُونِ إِذَا سَحَرَ
وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ سَيْلٌ أَعْلَى مِنْ سَحَرٍ مِنْ أَهْلِ
الْعَهْدِ قَتَلَ قَالَ بَلَعْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَنِعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مِنْ
صُنْعِهِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ .

عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ
وہ خون میں گھری ہوئی تھی ، پس انہوں نے انہیں دفن کر
دیا۔ پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمان بن سہل اور مسعود
کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حوایصہ دیہ میں حضرت ابی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمان گفتگو
کرنے لگے تو آپ نے فرمایا ابڑے کو گفتگو کرنے دو۔ چونکہ
وہ سب میں چھوٹے تھے بایں وجہ خاموش ہو گئے۔ پس وہ
دونوں کلام کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم قسم کھا کر قتال پر
اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے، ہم کس طرح قسم
کھائیں جبکہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا، یہودی
تو یہاں قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے
کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کا اعتبار کس طرح کر لیں؟ پس نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت
اڑا کر دی۔

معاہدہ نبھانے کی فضیلت۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہر قتل شام
روم نے انہیں دوسرے چند قریشی حضرات کے ساتھ طلب
کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے،
یہاں زمانے کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم اور کفار قریش سے
ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا
تھا۔

ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب
سے پوچھا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا
جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے علم میں یہ ہے کہ رسول خدا
پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ
وہ اہل کتاب سے تھا۔

۴۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَرَ حَتَّى كَانَ يُجْعَلُ لَيْلَةً
أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

بَابُ مَا يَحْدَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَذَكَرَ لَهُ تَعَالَى
وَلَا تُرِيدُوا أَن يَخَفَعُ غُرَّتُكُمْ خِيَانًا حَبِطَ اللَّهُ
الْأَلِيَّةُ

۴۱۳ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ لُبَّسَ بْنَ عُبَيْدٍ (اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَرَبِيسَ
قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قُبُورِكَ وَهُوَ فِي حَبِيرٍ
مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اغْدُ ذِي سَبَابَيْنِ يَدِي السَّاسَةَ
مَوْقِي ثُمَّ قَتَمْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوَّاتَانِ يَأْخُذُ
فِيكُمْ كَقَفَاصِ الْخَيْلِ ثُمَّ اسْتَيْفَاضَتِ الْمَالُ
حَتَّى يَمْلَأَ الرَّجُلُ مِائَةً دِينَارٍ فَيُظَلُّ سَاحِطًا
ثُمَّ فُتِنَتْ كَأَيِّمِي بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ رَأَى
وَحَلَّتْ ثُمَّ هَدَنَهُ تَكُونُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَنِي
الْأَصْفَرِ فَيَعْدُرُونَ حَيَاةً تَوَكَّلُوا تَحْتَ
ثَمَانِينَ عَاشَةً تَحْتَ كُلِّ عَاشَةٍ اثْنَا عَشَرَ
أَلْفًا

بَابُ نَيْفٍ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلُهُ
وَأَمَّا تَخَافَتْ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَأَنْبَذَ إِلَيْهِمْ
عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةُ

۴۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا مُسَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُوَدُّونَ يَوْمَ
التَّحْرِيرِ لَا يَحْبِرُ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يُطَوِّفُ
بِالْبَيْتِ مَرَّيَانٍ وَتِلْكَ مَرَّ الْحَبِجِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ کی
یہ حالت ہو گئی کہ بعض اوقات یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا
ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے: - اللہ را سے محبوب اگر وہ تمہیں دھوکا دینا
چاہیں گے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے (سورہ الانفال، آیت ۶۶)
حضرت موف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ
تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوا۔ آپ چڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد
فرمایا: - قیامت آنے سے پہلے جو باتوں کو گن لینا (۱) میری دعا
(۲) فتح بیت المقدس (۳) مری کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے
بکریوں میں پھیل جاتی ہے (۴) مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے
جائیں تب بھی وہ خوش نہیں ہوگا۔

(۵) فتنہ و فساد کہ اہل عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا۔
(۶) پھر تمہارے اور نبی اصغر کے درمیان صلح ہوگی لیکن
وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان
ان کی فوج میں اسی جھنڈے ہوں گے اور
ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد
لگوا دیئے گا لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر جرار

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: - اور اگر تم کسی قوم سے دغا بازی کا اندیشہ کرو
تو ان کی طرف باریکی کی سطح پر چھینک دو (سورہ الانفال، آیت ۵۸)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے روز مجھے ان لوگوں کے ساتھ
بھیجا جنہوں نے منیٰ میں حاکم پر اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی شکر
بج نہ کرے اور خانہ کعبہ کو کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر کا
دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض

لَتَخْبِرَنَّ عَنْكُمْ قَوْمًا لَا يَكَابُرُونَ أَجَلِي قَوْلِ النَّاسِ
الْحَاجَّةُ الْأَصْحَى قَتَبَهُ أَبُو مَكْبَرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ
النَّاسِ فَكَرَّ يَحْتَجُّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكًا.

باب ۲۴۹ اشتر من عاهدك ثم عذر وقوله
الذين عاهدت منهم ثم ينقضون عهدهم
في كل مرة وهم الكافرون.

۳۱۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
عَيْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبَعُ مَدْلَلٍ قَدْ
كَانَ فِيهِ كَانَ مُتَافِفًا خَالِصًا إِذَا سَدَّتْ كَذِبًا
وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ عَدَا زَوْدًا إِخَاصَهُ
فَجَرَّوْهُ مَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُمْ كَانَتْ فِيهِ
خَصْلَةٌ مِنَ التَّفَاقُ حَتَّى يَدَّعِيَهَا.

۳۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَيْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَلَبْنَا عَيْنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ
الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعِدَّةُ يَنْتَهِي حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِدٍ إِلَى كَذْبِ أَحَدٍ
أَحَدَاتٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَوْفَى مُحِبٌّ كَأَفْعَلِيهِ لَعَنَهُ اللَّهُ
وَالْمَلِكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ
عَدْلٌ وَلَا صَوْتٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ
يَسْعَى بِهَا أَوْ نَاهِيَهُمْ فَمَنْ أَسْفَهًا مَسْلَمًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالْمَلِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا
يَقْبَلُ مِنْهُ صَوْتٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَا مَرْءٌ وَ إِلَى
قَوْمًا يَغْيِرُ إِذِنْ مَوَالِيهِ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ

لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابو بکر صدیق
نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے
سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک
حج کرنے نہیں آیا۔

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ
ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور دہرتے نہیں (سورۃ الانفال، آیت ۵۶)۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم یاد کیا۔ جس
شخص میں یہ چار عادتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے، ۱) جب
جواب دے کرے تو جھوٹ بولے ۲) جب وعدہ کرے
تو خلاف ورزی کرے ۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے
۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے
ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے
یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا سوائے قرآن
کریم کے اور اس کتابچے کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے گزرو غیر تک حرم ہے۔ جو یہاں
دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر لعنت
فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض
یا نفل بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان
کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے۔ جس کا نبھانا سب کے
لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ
فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی
فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر
کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ فرشتوں
اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا
نہ نفل۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

صَرَفَ وَلَا عَدْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الشَّحْبُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَيْفَ أَمْنَمُ إِذَا تَرْتَجَسُوا دِينًا وَلَا دِرْهَمًا
فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَأَيْشًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
كَأَلِ رَأَى وَالَّذِي نَفْسِي أَيْ هُرَيْرَةَ بَيِّدَ عَنْ
قَدِ الصَّادِقِ الْمُحَدِّثِ قَالَ أَعْمَى ذَلِكَ
قَالَ عَتَّكَ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَشِدُ اللَّهُ سَرَّ وَجِلَ قَدْ بَاطَلَ
الْبَيْتُ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

۲۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ
شَهِدْتَ صَدِّيقَ ذَلِكَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
حَنِيفٍ يَقُولُ إِنِّي مَرَّ رَأَيْتُكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ
أَبِي جَدَّالٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمُرَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَدَ دَنَةً وَمَا وَضَعْتُ
أَسِيًّا فَنَا عَلَى عَمَلِ ابْنِ أَبِي قَتْلَابَةَ يَقْطَعُنَا إِلَّا اسْتَهْلَنَ
بِنَا إِلَى أَمْرِ نَعْمَ تَعْمِيرًا مَرَّاهُذَا

۲۸۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُ عَنْ أَبِيهِ
حَدَّثَنَا حَنِيفُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ
قَالَ كُنَّا بِصَفِيِّينَ فَنَا مَرَّ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ فَقَالَ
أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَهْلُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا لَنَأْمُرُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدِيثِ بَيْتِهِ وَلَوْ
نَرَى قَتْلًا لَا يَقْتُلُنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى
الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ
وَقَتْلَهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَدَلَّ مَا نَفَعُنِي
الْبَيْتُ فِي دِينِنَا أَسْرَجِمُ وَلَسْتُ بِحَكِيمٍ اللَّهُ يَشْنَأُ

فرمایا:۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیہ کا تمہیں ایک
دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آئندہ
کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی! فرمایا، قسم ہے
اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوسریرہ کی جان ہے مجھے
صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔
لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہوگی؟
فرمایا، اس وقت تم اللہ کا رتبہ اور رسول خدا کا
ذمت توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کے
دلوں کو مضبوط کر دے گا۔ لہذا وہ اپنے مال میں سے
تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

کافروں سے صلح کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ جنگ
صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف
کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر اصرار رکھو، میں نے ابو جندل بن
روزدکیہ کو اگرچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹانے کی
طاقت ہوتی تو مال دیتا لیکن ہم نے ایک مشکل کام کے لیے اپنی
تواریں اپنے کندھوں پر رکھیں جس کے سبب وہ بات بالکل
آسان ہوگئی جیسے ہم ان ہونی سمجھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ
صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا:۔
تم اپنی رائے کا تصور سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہ
رسالت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت نظر آتی تو جنگ
کرنے سے ہم کبھی نہ ملتے۔ بلکہ اس دوران حضرت عمر بن خطاب
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا
ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔
عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں
ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے: پھر ہم دین کے
بزرے میں ان کمزوریوں کو کیوں قبول کریں اور کیوں دہیں یہاں
تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے

وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَايَا إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
لَنْ يُصِيبَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَاطْلُقْ عَمَّ إِلَى آخِي بَخْرٍ
فَقَالَ لَهُ رَمْلٌ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُصِيبَهُ اللَّهُ أَبَدًا
فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَدْ أَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَمَّ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عَمُّ يَا
رَسُولُ اللَّهِ أَفَتَحُّهُ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

۴۱۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَاءَ ابْنَةِ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُخْتِي
وَبِئْسَ مُشْرِكَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا مَآهَدُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَّ يَدَهُمْ مَعَ أَبِيهَا
فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي قَدِمَتْ عَلَى وَهْجِي
رَاغِبَةً أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا.

باب ۲۸ المصالحات على ثلاثين يوماً
أَوْ ثَلَاثِينَ مَلُومٍ.

۴۱۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ
ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو آدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَحْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ
مَكَّةَ يَتَأَذِّنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ وَاسْتَخْرُوا عَلَيْهِ أَنْ
يُعْلِمَ بِهِمْ إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلُونَهَا إِلَّا بِجَبَّتِ الْبُحَا
السَّلَاحِ وَلَا يَدْعُوا مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَاخَذَ يَكْتُبُ
الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَكُتِبَ هَذَا مَا
قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا كَرِهْنَا
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعَكَ وَلَكِنَّا يَتَنَاهَا وَلَكِنْ
اَلْكَتُبُ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ

ارشاد فرمایا اے ابنِ خطایا! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی
رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابوبکر کی خدمت میں
پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہِ نبوت میں عرض کر چکے تھے۔
انہوں نے فرمایا: بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی
رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورہ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے ساری صودت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی، حضرت عمر عرض
گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا (صلح حدیبیہ) نفع ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔
حضرت امار بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری
والدہ اپنے والد کو لے کر اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا
تھا اور وہ مشرک تھے، میں اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
حکم پوچھنے کی عرض سے عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میری والدہ
میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب راغب بھی ہیں، وہیں
حالات کیا ہیں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں ان
کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

تین دن یا کسی مقررہ مدت تک مصالحت کرنا۔

حضرت براء بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر کا ارادہ فرمایا تو کہہ کر
میں داخل ہونے کی اہل مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک آدمی
بھیجا۔ انہوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں
ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو خلاف میں ڈال کر نکھنا ہوگا اور
کسی اہل مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط
نامہ حضرت علی بن ابوطالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ
میں وہ شرائط جن پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے
لگے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو رد کرتے کیوں اور آپ سے
بیعت نہ کر لیتے۔ لہذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبد اللہ
نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں محمد بن عبد اللہ
بھی ہوں اور خدا کی قسم، میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے

أَنَادَ اللَّهُ مُسْتَدْرِكًا عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهُ رَسُولُ
اللَّهُ قَالَ وَكَانَ لَا يَكُفُّ قَالَ فَقَالَ لِعَلِّي أَسْمِعُ
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَيْتِي وَاللَّهِ لَا أَمَحَا أَبَدًا قَالَ
فَارْتَبِعَ قَالَ فَارَأَاهُ آتِيًا فَفَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَقَى الْأَيَّامُ الْأَوَّلَ عِلْيَا
فَقَالَ أَمْرٌ صَاحِبُكَ فَلْيُرَاجِعْ خَذَ كَرُوتُ لِلرَّسُولِ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعَمْرٍ أَتَحَدُّ

بَابُ ۲۸۲ الْمَوَادِعِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَكُمْ مَتَى
أَقَرَّكُمْ اللَّهُ بِهِ

بَابُ ۲۸۳ طَرْدُ جَيْفِ الشَّيْرِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْبَيْتِ
وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ شَيْءٌ

۴۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِينَئِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُصَيْبٍ بِالْحِجْرِ
فَقَفَّ فَهُوَ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَدْرِ حَتَّى
رَأَسَهُ حَتَّى جَاءَتْ قَاطِئَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَاضَتْ
مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأُ مِنْ
قُرَيْشٍ أَلْفَمَ عَلَيْهِ صَاحِبًا جَهْلًا ابْنُ هِشَامٍ وَعُقْبَةُ
بْنُ رَيْمَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَيْمَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي
مُعَيْبٍ وَرَأْسُ مَيْمَانَ بْنِ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بَنٍ خَلْفٍ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَالْفُؤُوفِي بِئْرٍ غَيْرِ أُمَيَّةٍ
أَوْ أَبِي قَاسِمَةَ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرَوْهُ لَقَطَعَتْ
أَوْصَالَهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبَيْتِ

بَابُ ۲۸۴ إِثْمُ النَّادِرِ لِلْبَيْتِ وَالْعَاجِدِ
۴۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو التَّوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا: محمد رسول اللہ
کو مشاودہ حضرت علی عرض گزار ہوئے خدا کی قسم میں تو اس کی کبھی نہیں مٹاؤں گا
فرمایا: اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ انہوں نے دکھا دئے تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک سے مشاودہ۔ پھر آپ شہر میں داخل ہو
گئے۔ جب تین دن گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے کہ
اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ہاں چلنا چاہیے اور کوچہ کر آئے۔

غیر معینہ مدت کے لیے معاہدہ۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اہل خیبر سے) فرمایا کہ تم نہیں
اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجازت نہ
لینا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو
گئے جبکہ عقبہ بن ابی معیط نے اذنی کی اور بھری لاکر آپ کی پشت مبارک
پر رکھ دی۔ آپ نے مسجد سے اس پر اٹھایا، یہاں تک کہ حجر
فاطر علیہا السلام انہیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے
ایسا کیا اس کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا مانگی، اے اللہ! سردارانِ قریش کو سنبھال لے۔ اے ائید!
ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ
بن ابی معیط، اسیبہ بن خلف اور ابی بن خلف
کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدانِ بدر
میں پڑے ہوئے دیکھا، تو انہیں ایک کنوئیں میں
ڈال دیا گیا، ماسوائے اسیبہ بن خلف یا ابی بن خلف
کے کہ اس کی لاش بہت پھول گئی تھی اور جب
کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے
جور بند کھل گئے

پہلے اور برے کو دھوکا دینے کا گناہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

پارہ — ۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مخلوق کی پیدائش کا بیان

کِتَابُ بَدَائِ الْخَلْقِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهَوَّ التَّحِيّ
بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَالَ الرَّبِّعُ بْنُ حُصَيْنٍ
وَالْحَسَنُ كُلُّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ
لَيْنٍ وَلَيْنٍ وَهَيِّنٌ وَهَيِّنٌ وَهَيِّنٌ وَهَيِّنٌ
أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ
أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ
أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ
أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ أَوْ هَيِّنٌ

۴۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَعْرُ
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا بَنِي تَمِيمٍ أَلْبِشُوا بَشَرَتَنَا فَأَعْطَيْنَا فَتَغَيَّرَ
وَجْهُهُ فَجَاءَ إِلَيْنَا أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ
اقْبَلُوا الْبَشَرَةَ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا
قِيلَ لَنَا فَخَذَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ
بَدَأَ الْخَلْقَ وَالْعَرَبُ فَجَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا عُمَرُ إِنَّ رَأْسَكَ تَغْلَتُ لَيْسَ بِي
لَمْ أَقْمَرُ

۴۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَعْرُ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسان ہے
عین ہین - اس کی مثال لیں و لیں اور نیت و نیت اور نیت
و نیت جیسی ہے - اُنہیں سے مراد ہے ہم پر دشواری نہیں ،
جب ہمیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا - نیت سے نکل کر مراد ہے
اُنہوں کا مطلب ہے کہی کسی حالت میں اور کہی کسی حالت میں
نہ اُنہوں سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے گر گیا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نبی تسم کے
کچھ افراد حاضر ہوئے - آپ نے فرمایا - اے بنو تسم بشارت
حاصل کرو - عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی
اب کچھ عطا فرمائیے - اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا -
پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا - اے اہل یمن بشارت
کو قبول کرو جبکہ بنو تسم نے اسے قبول نہیں کیا - عرض گزار ہوئے
ہم نے قبول کی - پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخلوق اور عرش
کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا ، تو ایک آدمی نے اگر کہا ، اے
عمران ! آپ کی سوار کی بھاگ گئی ہے - وہ کہتے تھے کاش !
مجھے اٹھانا پڑتا ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
میں دروازے پر اپنی اذنی کو باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو بنو تسم کے کچھ لوگ آپ
کی خدمت میں حاضر ہوئے - آپ نے فرمایا :- اے بنو تسم !

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدْتُ
نَاكِبِي بِالْبَابِ فَاتَّاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ
أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا
فَأَعْطَيْنَا مَمَرَتَيْنِ شَعْرَةً دَخَلَ عَلَيْهِنَّ نَاسٌ مِنْ
أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا
أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْنَهَا بَنُو تَمِيمٍ
قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى لَوْ
جِئْنَاكَ نَسَأَلُكَ عَنْ هَذَا إِلَّا مَرَّ قَالَ كَانَ
اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ نَتَمَّى عَيْرُكَ وَكَانَ عَرِشُهُ عَلَى
النَّمَاءِ وَكُتِبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَخُلِقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ فَنَادَى مُنَادٌ ذَهَبَتْ
نَاقَتَانِ يَا ابْنَ النَّصِيبِ فَمَا نَطَلَقْتَ فَإِذَا
بِهِ يَقْطَعُ دُونَهُمَا الشَّرَابُ فَوَاللَّهِ نَوْدِدْتُ أَنْ
كُنْتُ تَرَكَتُهَا وَرَوَى عَلِيُّ عَنْ رَافِعٍ عَنْ
قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ خَيْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا
عَنْ بَدْرِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
مَنَائِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَائِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ
حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ.

۴۲۶. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي
أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْجَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ يَقُولُ اللَّهُ شَتَمَنِي ابْنُ
آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ وَتَكْذَبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ
أَقَامَا شَتَمَنِي فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذَبُنِي
فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُجِيبُ فِي كَذَا
بَدَأَنِي.

۴۲۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنَةُ بْنُ

بشارت قبول کرو۔ انہوں نے دوسرے کہا کہ آپ نے بشارت
تو دی اب کچھ عطا فرمائیے۔ پھر ابی میں سے کچھ آدمی حاضر
بارگاہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابی میں! بشارت
قبول کرو جبکہ بنو تميم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض
گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کرنے
لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے
میں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک خدا کی ذات تھی اور اس
کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے
لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا تھا اور آسمانوں
اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ایک چمکانے والے
نے آواز دی، اے حصین! آپ کی ناتہ دودھ گئی ہے۔
میں گیا تو وہ سرب سے بھی پرے چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم
میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے
تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے
ذکر فرمایا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے
مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے پر۔ پس اسے یاد دہا
جس کی یاد رکھا اور قبول کیا اسے جو قبول کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے خیال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد
مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے سزا
نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے
حق نہیں پہنچتا۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے
اولاد ٹھہرتے ہیں اور مجھے جھٹلاتا ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ
دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

سات زمیوں کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانے بنائے اور ان کے برابر ہی زمینیں۔ حکم ان کے درمیان آگوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ (سورۃ الطلاق، آیت ۱۲)

الشفق المرفوع سے آسمان مراد ہے منکھما سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الحلیک کا مطلب برابر ہونا اور غوصوت ہونا اذنت سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے۔ اذنت سے یہ مراد ہے کہ زمین میں جتنے مرقعے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان کے خالی موقعات کی جگہ اٹھانے کا مطلب اسے بھجایا۔ الشاہر کا مطلب زمین کی سطح ہے جس میں جاندار سوتے اور جاتے ہیں۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا بعض لوگوں سے زمین کے بارے میں جھگڑا تھا تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو باشت بھر زمین بھی ناجائز دباؤے گا تو قیامت کے روز (اتنی زمین کا) سات زمیوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پٹایا جائے گا۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتوں زمیوں میں دھنسیا جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَصَّلَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِمْ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي.

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضَيْنِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَ الشَّقَقِ السَّمَاوِيَّاتِ سَمَكًا بِنَاءَهَا كَانَ فِيهَا حَيَوَانٌ الْحَبِيبُ اسْتَوَاؤُهَا وَحَنُهَا وَأَذْنَتْ سَبْعَتِ وَأَطَاعَتْ وَأَلْقَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتِ وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ طَحَاها. دَحَاها بِالسَّاهِرَةِ وَجَبِ الْأَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

۴۲۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُهَازِلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُمَا بَابُ خُصُومَةٍ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طَوْقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضَيْنِ

۴۲۹. حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَرَّاحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خَسَفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضَيْنِ.

۴۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قِدَاسُ نَدَى أَرْكَهَيْتُمْ يَوْمَهُ
خُلِقَ السَّمَوَاتُ الْأَرْضُ وَالشَّجَرَةُ اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا
وَمِنْهَا أَرْبَعَةٌ حَرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَةٌ ذُو الْقَدَى ذُو
ذُو الْحِجَّةِ وَالْحَرَمُ وَرَجَبٌ مُضَرُّ النَّبِيُّ بَيْنَ
جَدَاوِلَ وَشُعَبَانَ .

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
بْنِ عَفْرٍ وَبْنِ لُغَيْلٍ أَنََّّهُ خَاصَمْتُهُ أَمْرًا فِي مَنَ
رَحِمَتِ اللَّهِ أَنَّهُ أَنْتَقَصْتُهُ لَهَا إِلَى مَرَدَانٍ فَقَالَ سَعِيدُ
أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا ۖ اللَّهُ هَدَى لِسِيحَتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَاتَهُ يَطْوِفُهُ يَوْمَهُ
الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ ۲۸ فِي التَّجْوِيزِ . وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ . خَلَقَ هَذِهِ الْجُجُومَ
لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا رِيضَةً لِلْسَّمَاءِ وَرَاجُومًا لِلشَّيْءِ الْبَلِيغِ
وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَوَلَّى فِيهَا غَيْرَ
ذَلِكَ أخطأ وأضاع نصيبه وَتَكَلَّفَ مَا لَا
عِلْمَ لَهُ بِهِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمٌ . مُتَغَيَّرًا
وَالْأَبْ . مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنَامُ الْخَلْقُ بَرٌّ
حَاجِبٌ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْفَأَقَا . مُلْتَفَتَةٌ
وَالْغَلْبُ الْمُلْتَفَةُ فِرَاشًا مَهَادًا
كَتَرَبَ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مَسْتَقَرٌّ
نَكِيدًا أَقْنِيلاً .

بَابُ ۲۹ صِفَةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- زمانہ اسی ہشت پر چل
رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت
تھا ۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت
دائے ہیں ۔ تین مہینے ذوالقعدہ ، ذوالحجہ اور محرم
تو منواتر ہیں اور رجب ، حیس کا قبیلہ مضر کے لوگ
بڑا احترام کرتے ہیں ، وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے
درمیان میں ہے ۔

حضرت سعید بن زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے کہ روئی نامی عورت نے مجھ سے مجھڑا
کر کے ایک قطعہ زمین پر اپنا حق جتانے ہوئے مردان کے
پاس و موئی دائرہ کر دیا حضرت سعید نے مردان کے سامنے فرمایا
میں اس کے حق میں کس طرح کہی کر سکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا
ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو ایک بالشت عجز زمین بھی کسی کی
زبردستی دبائے گا تو قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا طوق اس کی
گردن میں ڈالا جائے گا حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ ارشاد
گرایا تو میں خود بخود کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا ۔

ستاروں کے بارے میں حضرت قتادہ کا قول ہے کہ ارشاد
ربانی :- اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا
(سورہ ملک آیت ۵) تو ان ستاروں کو زمین و جہ سے پیدا فرمایا گیا ہے ۔
انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا (۲) شیاطین کو مارنے کے لیے (۳) آراستہ معلوم
کرنے کی نشانیاں جو ان تین کے سوا کوئی اور وجہ بتائے وہ غلطی پر ہے
اپنا حصہ منافع کرتا ہے اور اس چیز میں جبکہ مارتا ہے جس کا اسے علم نہیں
دیا گیا ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حشیشا سے متغیر بدلہ جو امرار
ہے ۔ آلات وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں ۔ الانام سے
مخلوق مراد ہے ۔ بزرج کا مطلب پردہ ہے ۔ مجاہد کا قول ہے کہ
انفاقا سے مراد ہے لپٹے ہوئے اور انقلب کا مطلب پٹا ہوا ہے ۔
فیراشا کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے ۔

شمس و قمر اور ان کی گردش کا بیان

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

مَحَاهِدٌ كَحُسْبَانِ النَّوْصِ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَمَا يَزَالُ لَا يَدْرُؤُهَا مِنْ حُسْبَانِ جَمَاعَةٍ حَسْبِي
مِثْلُ شَهَابٍ وَشَهَابَانِ صُحَا هَا ضَرَّهَا أَنْ
تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتَرْضَوُ أَحَبَّ هَذَا ضَوْوُ
الْآخِرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهَا ذَلِكَ . سَابِقُ النَّهَارِ
يُطَالِبَانِ حَيْثُ كَانَ . نَسَلَهُمْ . نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا
مِنَ الْآخِرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدًا وَهُمَا
وَكَشَفُهَا . أَرْجَا هَا . مَا لَمْ يَنْشَقْ مِنْهَا وَهِيَ
عَلَى حَا وَكَيْفَ كَقَوْلِكَ عَلَى أَنْ جَاءَ الْبُتْرُ اعْطَشَ
وَجَنَ . أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كَوْنَتْ . ذَكَرْتُ
حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْوُهَا وَاللَّيْلُ وَمَا وَ سَقَ
جَمْعٌ مِنْ دَابَّةِ النَّسَقِ . اسْتَوَى بِرُوحًا
مَتَا زِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ . الْحَرُّ دُرًا بِالنَّهَارِ
مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُّ دُرًا بِاللَّيْلِ
وَالشَّمْسُ دُرًا بِالنَّهَارِ يُعَالُ يُولِجُ يَكُونُ دَلِيلُجَةً
كُلُّ شَيْءٍ إِذَا خَلَّتْ فِي شَيْءٍ .

۴۳۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ . حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَسْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ . قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي دَرَجَتِي حَتَّى تَعْدِبَ الشَّمْسُ
تَذَرِنَ أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَمَا سَوَّلَ . أَسَلُّو
قَالِي فَإِنَّمَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ
فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَتُؤْشِكُ أَنْ تَسْجُدَ
فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا
يُعَالُ لَهَا أَرْجِي مِنْ حَيْثُ جِئْتَ فَتَنْطَلِعُ
مِنْ مَغْرِبِهَا ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ
تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ
الْعَلِيمِ

۴۳۴ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مباد کا قول ہے کہ شبان سے ملتی جلتی گردش مراد ہے دوسرے حضرات
فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نکل سکیں شبان
حساب کی جمع ہے جیسے ثمنان شہاب کی جمع ہے . ثمنان خاص کی روشنی
آن نور انفر سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے
اندروں میں نہیں کر سکتی . یہ دونوں میں سے کسی کے بھی نہیں سکتی
الغیا کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر ایک
سے ہیں . ثمنان سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں
ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں . واجبیہ کا مطلب پھٹ
جانا ہے . ازجا نحا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا ہوا اور وہ کنا
پر ہو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں . گنوں کے کنارے پر انقش و
تاریک ہو جاتا ہے . امام حسن بصری نے فرمایا کہ گزرت سے مراد ہے
اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے . رات کے متعلق جو دنا
و شق آیا ہے ، اس سے مراد جانوروں کا اکٹھا کر دینا ہے .
الشک سیدھا یا بار ہوتا ہے . بر و جا چاند اور سورج کی منزل
کو کہتے ہیں . آخر کوزدن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے . ابن عباس
کا قول ہے کہ محمد رات میں اور مومن دن میں ہوتی ہے کہا گیا ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غریب
آفتاب کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا : کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے ؟ میں عرض گزار
ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں . فرمایا : بیشک یہ جگر
عرش الہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے . پھر طلوع ہونے کی اجازت
مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے . غریب ایسا
وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ
ہوگا . پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا
لیکن نہیں ملے گی . اس سے کہا جائے گا کہ جدھر
سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا ، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا .
اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : اور سورج چلتا ہے اپنے ایک منزل
کے لیے . یہ حکم ہے زبردست علم والے کا . (سورہ لیس ، آیت ۱۲۸)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مباد کا قول ہے کہ شبان سے ملتی جلتی گردش مراد ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نکل سکیں شبان حساب کی جمع ہے جیسے ثمنان شہاب کی جمع ہے . ثمنان خاص کی روشنی آن نور انفر سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے اندروں میں نہیں کر سکتی . یہ دونوں میں سے کسی کے بھی نہیں سکتی الغیا کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر ایک سے ہیں . ثمنان سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں . واجبیہ کا مطلب پھٹ جانا ہے . ازجا نحا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا ہوا اور وہ کنا پر ہو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں . گنوں کے کنارے پر انقش و تاریک ہو جاتا ہے . امام حسن بصری نے فرمایا کہ گزرت سے مراد ہے اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے . رات کے متعلق جو دنا و شق آیا ہے ، اس سے مراد جانوروں کا اکٹھا کر دینا ہے . الشک سیدھا یا بار ہوتا ہے . بر و جا چاند اور سورج کی منزل کو کہتے ہیں . آخر کوزدن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے . ابن عباس کا قول ہے کہ محمد رات میں اور مومن دن میں ہوتی ہے کہا گیا ہے

الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُنْذُورَانِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴۳۴ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَاسِمٍ
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا .

۴۳۵ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا
رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْكُرُوا اللَّهَ .

۴۳۶ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاهُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاقِبَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَلَبَّزَ وَقَرَأَ تِلْكَ طَوِيلَةً
كُنْ رَكْعَةً وَكُنْ طَوِيلًا كُنْ رَكْعَةً مَرَّةً فَعَالَ سَبْعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَبَدَّ وَكَامَ كَمَا هُوَ فَتَرَأَى طَوِيلَةً
وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْبَرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكْعَةً وَكُنْ طَوِيلًا
وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرُّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سَجُودًا
طَوِيلًا لَمْ يَلْ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ
وَحَدَّثَ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي
الْكُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا
رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْكُرُوا اللَّهَ إِلَى الصَّلَاةِ .

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز
چاند اور سورج دونوں پھیٹ دے جائیں
گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مطلع
کرتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات
کے باعث گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ
کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو
نماز پڑھا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں
سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت
یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن
دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز
سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے
یہ کھڑے ہو گئے۔ پس تکبیر کی اور قرأت بہت لمبی پڑھی،
پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سُبْحَانَ اللَّهِ
بِسْمِ اللَّهِ کہہ کر بعدہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے
اور کافی طویل قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر
طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا۔ اس
کے بعد طویل سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا
اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ پس
لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گرہن
اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی
کی موت یا زندگی کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان
کو گرہن لگا دیکھو تو نماز کی جانب رجوع کرو۔

۳۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا
آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا دَامَ آيَتُهُمَا
فَصَلُّوا.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات
کے باعث گمن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ
کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گنائے ہوئے دیکھو
تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَنَسَلَ
الْبَاقِيَ بِشَرِّ آيَاتِهِ يَدِي رَحْمَتِهِ مَا جَاءَ
تَقْصِيفُ كُلِّ شَيْءٍ . لَوَاقِحَ . مَا لَاقِحَ مُنْقَضَةٍ
إِعْصَارُ يَدَيْهِ عَاصِفٌ تَهْبُطُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى
السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ مَارٌّ . صِرٌّ . بَرْدٌ . نُشْرًا
مُتَفَرِّقًا.

ہواؤں کا بیان - جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: - اور وہی ہے
جو ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی
(سورۃ الاراف، آیت ۵۷) قاصفا سے مراد سرچیز کو توڑ دینے
والی نوازع یعنی ٹھانچ ہے، جو تھیکہ کی جمع ہے یعنی ملکہ انفطار
نیز ہوا کا بگولہ جو عودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے
اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ مہتر سے مراد ٹنڈک اور شرٹ کا مطلب ہے

۳۳۸. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنِ
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
سَلَامُهُ وَسَلَّمَ قَالَ تَصْرُفُ الْغُبَارِ وَالْهَبْلُ عَادَ بِالنَّجْوَرِ
۳۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةَ فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ
وَأَدْبَرَ وَخَلَّ وَخَدَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهَهُ فَإِذَا امْطَرَتْ
السَّمَاءُ سُبْرَى عَنْهُ فَحَرَفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَخَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرَى لَنَلَهُ كَمَا
قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقِيلًا أَوْ دِيَرِهِمْ
الْأَيَّةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ہر دو ہاں صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے
اور مادہ تو کم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے چین ہو کر کبھی آگے
جالتے، کبھی پیچھے ہٹتے، کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے
چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ جب آسمان سے باران رحمت کا
نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو تسکین ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ
نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم خیر
یہ اسی طرح ہو جیسا تو مادم سے دیکھا کہ: جب انہوں نے مذاب کو دیکھا
بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا، ان کی وارداتوں کی طرف آتا۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ . وَذَالَ النَّسْرِ وَتَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَا مَرَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوٌّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُونَ . الْمَلَائِكَةُ .
۳۴۰. حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ
قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ دُرَيْجٍ حَدَّثَنَا

فرشتوں کا بیان :- حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ
یہودی فرشتوں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ تم لوگوں سے فرشتے مراد ہے۔
حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن سعید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سَعِيدٌ وَهَيْشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا النَّسَبُ
بِرُؤُوسِ الْمَالِكِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنْ يَخْرُجَ
الْبَيْتُ بَيْنَ الشَّامِ وَالْيَمَنِ وَكَرَبَ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مِثْلِي
حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقُّ مِنَ الذَّخِيرِ إِلَى مَرَاتِي
الْبُطْنِ ثُمَّ عَسَلُ الْبُطْنِ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ مِثْلِي
حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ
الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الثِّبَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ
جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُعْتَدِمٌ قِيلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ
وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى أَدْمَةٍ لَسْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ إِبْنِ وَنَبِيِّ خَاتَمَيْنَا
السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ
وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِلْسَيْنِ وَنَبِيِّ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخِرِ وَنَبِيِّ خَاتَمَيْنَا السَّمَاءِ
الثَّالِثَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ
مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ
يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخِرِ
وَنَبِيِّ خَاتَمَيْنَا السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ
جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ سُلَيْمَ
أَذْرِيئِينَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ آخِرِ وَ
نَبِيِّ خَاتَمَيْنَا السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ

فرمایا: میں عنانہ کعبہ کے قریب خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں
تھا، تو دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سوئے کاشت کے کر
آئے اور وہ ایمان و حکمت سے بہرہ تھا، پھر گلے سے لے کر پیٹ
کے نیچے تک پیر دیا گیا، پھر پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا، پھر
ایمان و حکمت سے بہرہ دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا
یعنی براق، جو غجر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبرئیل
کے ساتھ میں بڑا، یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون
ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟
جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا
گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، امر حیا ان کے لیے، کیا بہترین آنے
والے نے قدم رنجہ فرمایا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا
اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے
بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم دوسرے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا
گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مدینہ
کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے
مرحبا کیا بہترین آنے والے کا تشریف آوری ہوئی۔ میں حضرت عیسیٰ اور
حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی
کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب
دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا،
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟
جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا کیا بہترین آنے والے نے
قدم مینت قدم سے نوازا ہے۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام
کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آپ کے لیے مرحبا
اسے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ سوال کیا گیا، کون
ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ سوال کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟
جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں۔ سوال کیا گیا،
کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا
کیا بہترین آنے والے نے تشریف آوری سے مشرف فرمایا ہے۔

میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا یہی بہترین آنے والا ہے جس نے در در مسعود فرمایا۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا اسے بھائی اور نبی۔ پھر ہم پچھلے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، کیا یہی اچھا تشریف لائے والا تشریف لایا ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ بدرجے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے بلایا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے، اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ دریافت کیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں، مگر جان ان کے لیے کیا یہی بہترین آنے والے نے دورہ فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بھائی اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ نثر ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر کبھی بارگاہ نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اس پر میرا آنے بڑے گئے ہوئے ہیں جیسے حجر کے سکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔ اس کی مٹھے چار ضربیں نکلتی ہیں۔ دونوں باطنی ہیں اور

جبریل قیلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مَعَهُ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ تَعْمَرُ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَاتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَمْرِ وَبَنِي فَاتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَاتَيْنَا عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَمْرِ وَبَنِي فَلَمَّا جَاءَتْ بَنِي قِيلَ مَا أَبْكَاكُ حَتَّى يَأْتِي هَذَا الْغَلَامُ الَّذِي بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَاتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَاتَيْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَبَنِي فَرَفِعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَصِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذْ خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ أُخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرَفَعَتْ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِيهَا كَأَنَّهُ جَلالٌ هَجَرٌ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ أَذَانُ الْغَيُولِ فَإِذَا صَلَّيْهَا أُرْبَعُ أَنْهَارٌ تَهْرَأَنُ بَاطِنَانِ وَتَهْرَأَنُ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَبَنِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النَّبِيُّ وَالْفَرَأَاتُ شَعْرُ فُرُشَتِ عَلَى خُسُوفٍ صَلَوَةٍ فَاقْبَلْتُ حَتَّى جَنَّتْ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرُشَتِ عَلَى خُسُوفٍ صَلَوَةٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ مَا لَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ

لَا تَطِيقُ فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ فَرَجَعَتْ
سَأَلَتْهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ شَعْرًا مِثْلَهُ ثُمَّ
ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ
فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ
قُلْتُ جَعَلْتُهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَكَمْتُ
بِخَيْرٍ فَمُنَوِّدِي إِيَّيْ قُلْتُ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي
وَحَقَنْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزَى الْحَسَنَةَ
عَشْرًا وَقَالَ هَتَمًا عَنْ قَنَازَةَ عَنْ الْحَسَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ
الْمَعْمُورِ

۳۳۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّائِفُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنْ
أَحَدُكُمْ يَجْعَلُ خَلْفَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ
يَوْمًا شَعْرًا يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ تُقَرَّبُ
مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ شَعْرًا يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا
فِيَوْمَ مَرِيءٍ بِحَبْلِ كَلِمَاتٍ وَيَقَالَ لَهُ الْكُتُبُ عَمَلُ
وَرِيئَةٍ وَأَجَلُكَ وَمَشَقِّقِي أَوْ سَجِيدُكُمْ يَنْفَعُ فِيهِ
الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسِينُ عَلَيْهِ
كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ
حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ
فَيَسِينُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ

دور نظامی میں نے حضرت جبریل سے پوچھا تو بتایا کہ باطنی نہریں جنت میں جاتی
ہیں اور نظامی نہریں نیل اور فرات ہیں پھر مجھ پر پچاس نمازی فرض فرمائی گئیں
پھر میں واپس لوٹا، یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا
راستہ کے لیے کیا بنایا؟ میں نے جواب دیا، مجھ پر پچاس نمازی فرض فرمائی گئی
ہیں، کہا، میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے بنی اسرائیل کو خوب
غضب آنایا ہے، آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، واپس جا کر اپنے رب
سے کسی کا سوال کیجئے، میں واپس گیا اور کسی کا سوال کیا تو جلالیت مغرور فرمادی گئیں
پھر ایسا ہی کیا تو تیس کر دی گئیں پھر یہی کیا تو تیس کا حکم ہو گیا۔ پھر عرض کیا تو پانچ
کر دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے وہی کہا، عرض کیا کیا تو پانچ
مقرر فرمادیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کیا بنایا ہے؟
میں نے جواب دیا، پانچ نہ گئی ہیں۔ انہوں نے حسب سابق کہا، میں نے جواب
دیا کہ انہیں میں نے بھلائی کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ پھر زندانی کر میں نے اپنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و صدوق ہیں کہ تم
میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش (نطفہ) اپنی والدہ کے بطن میں جمع
رہتا ہے پھر چالیس دن خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں
تک مضغہ گوشت کا ٹھوس ٹکڑا کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے
بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے
یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور شقی ہے
یا سعید، یہ چار باتیں مکھ دے۔ پھر اس میں روح پیوٹی جاتی
ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس
کے اور جنت کے درمیان صرف ایک باشت کا فاصلہ رہ جاتا
ہے تو قسمت کا نگاہ اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم
جیسے کام کرنے شروع کر دیتا ہے اور کوئی دوسری جیسے عمل
کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان
صرف ایک باشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن نورشتہ تقدیر اس
پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

ف: ہجر جب ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہوتا ہے تو اس میں روح پھونکنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ آکر اس کی پیار
باتیں مکھ جاتا ہے (۱) کیے عمل کرے گا (۲) کتنا رزق ملے گا (۳) کب کہیں اور کیسے موت آئے گی۔ (۴) جنت میں جائے گا یا جہنم میں؟

نظارہ ہے کہ یہ چاروں باتیں صَاف اُنْکَسِبُ غَدَا سے ہیں جو معلوم نہیں ہے جن کو مفسرین کہہ جاتا ہے جب ایک عام فرشتے کو جو بعض کارندہ ہے اللہ تعالیٰ غیب کی آخری جزئیات سے مطلع فرمادیتا ہے تو میرا اس بات کے خداوند معلوم کا اندازہ کون کر سکے گا جو اولین و آخرین کے معلوم کی جامع ہے یعنی جنہیں پروردگار عالم نے ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زیادہ علم مرحمت فرمایا اور انھیں اپنا خلیفہ اعظم مقرر کیا ہے۔ ہمنورد کے خداوند معلوم جو کثیر، عظیم، وافر و متکثر ہیں۔ اُن کے انکار کا سبب مقام مطلقوی سے بے خبری کے باعث ہو سکتا ہے یا خارجیت کی بیماری کے سبب۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو عقل سلیم عطا فرمائے آمین یا اللہ المنین بجاہ سید المرسلین ————— یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۵۵۱ اور ۵۶۰ کے تحت بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابو ہریرہؓ نے کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبریل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے جماعت کی شکل میں یوں نازل ہوتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر ایک آواز بات سنی پڑے گئی تو اسے کانوں کو بتانے کے لیے درڑتے ہیں۔ کان میں اس کے ساتھ سحر جھوٹ اپنے پاس سے جوڑ دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعۃ المبارک کا روز ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آجاتے ہیں اور ٹھٹھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأُخْبِرُهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأُخْبِرُهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ.

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأُمُورَ فَخُبِرَ فِي السَّمَاءِ فَتُسَوِّقُ الشَّيَاطِينُ لِسْمَعِ فَتَسْمَعُهُ فَتُوجَّهُ إِلَى الْكَلْبَانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مَائَةً كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْدَرِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ

قَمِ ابْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلِكَةِ يَكْتُبُونَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلُ
فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَارَدُوا
يَسْتَعْمُونَ الذِّكْرَ.

۴۳۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ
بِالْمَسْجِدِ وَحَسَّانٌ يُنَشِّدُ فَقَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ
وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَعَرَّ التَّفَتُّ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
فَقَالَ أَنْشُدْكَ يَا لَلَّهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ ائِدْهُ يَوْمَ
الْقَدْسِ قَالَ نَعَمْ.

۴۳۶. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانٍ أَهْجَاهُمْ أَوْ
هَاجِهِمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ.

۴۳۷. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى عِبَادٍ يَطْلَعُ
فِي سَكَّةٍ بَنِي عَقْمٍ زَادَ مُوسَى مَوْكِبُ جَبْرِيلَ.

۴۳۸. حَدَّثَنَا دُرُودَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ الْعَارِثَ بْنَ هَشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا
فِي مِثْلِ صَلَاحِ الْجَدَرِ فِيْفُصْرٍ وَقَدْ وَعَيْتُ
مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ وَيَتَشَكَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا
رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَتِي مَا يَقُولُ.

۴۳۹. حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ أُنْفِقَ نَوَاجِينِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ

آیا، پھر کون۔ جب امام (مسنبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو یہ
بھی ڈائریاں بند کر کے ذکر الہی سننے اندر آ
جاتے ہیں۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد
گزر ہوا اور حضرت عثمان اشجار پڑھ رہے تھے انہوں
نے جواب دیا، آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کر رہے ہیں
حالانکہ اس کے اندر میں نے ان (رسول خدا) کے سامنے
اشجار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت حسان
حضرت ابومریرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم
کہ پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
حضرت برآین ماذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے
فرمایا کہ تم مجھ کو کہنے والوں (مشترکین) کی جھوٹ اور جبرئیل
تمہارے ساتھ ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس منار کو دیکھ رہا ہوں جو جوہر
کی گلی میں اڑ رہا تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت
جبرئیل کے لشکر کی گروہی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
حضرت عمارت بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ وہی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا: فرشتہ جب وہی نہ کہ
میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی جیسی آواز آنے لگتی ہے جب وہ
مجھ سے جدا ہوتا ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں جو کچھ اس نے کہا
ہے اور یہ وہی گھنٹی بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں
میرے پاس آکر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو راہ خدا میں ڈبل دہر
چیز کا جوڑا (خرچ کرے) اسے جنت کے دربان ہر دروازے
سے بلائیں گے یعنی کہیں گے دوسرے آدمی حضرت

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو راہ خدا میں ڈبل دہر چیز کا جوڑا (خرچ کرے) اسے جنت کے دربان ہر دروازے سے بلائیں گے یعنی کہیں گے دوسرے آدمی حضرت

حَدَّثَنَا الْجَنَّةُ أَيْ قُلْ هَلْكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَلَّى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

ابو بکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

۴۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْتَبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُفْزَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ تَوَلَّى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا وہ علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے نظر نہیں آتے۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات اہلبیت محمدیہ کی دینی اور ایمانی ماہیں ہیں۔ اُن سب کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا ہمارے لیے لازم ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مال اور جان سے آپ کی خدمت کا بے مثال حق ادا کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان کی موجودگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تو حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ان کے سوا آپ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اہل حق انکی بارگاہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سیما پہلی ماں، کہفہ اسن واماں

سنی گزایہ رفاقت پہ لاکھوں سلام

ان کے بعد جن کو بھی آپ نے شرف زوجیت سے نوازا اُن میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو سب سے پیاری تھیں جتنی عورتوں سے آپ نے نکاح کیے اُن میں سے کنہدی صرف یہی تھیں۔ یہ انتہائی مالہ فاضلہ اور عاتقہ تھیں نصف دین ان سے مروی ہے۔ حالانکہ سرورِ مکیوں و مکانات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھ سال تھی۔ ازواج مطہرات میں سے آپ پر کسی کے بستر میں وہی نہیں آئی تھی سوائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ حضرت عائشہ کی گود میں ہی آپ نے وصال فرمایا اور ان کا حجرہ ہی آپ کی آرام گاہ بنا ہوا ہے۔ ان کی بڑی شان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک درود پیتے پیتے سچے سے گواہی دلو کر انہیں پاک دامن ثابت کیا۔ حضرت مریم پر بہتان باندھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گواہی دلوائی حالانکہ وہ ابھی پیدا ہوئے تھے لیکن جب حضرت صدیقہ پر تہمت لگائی گئی تو ان کی صفائی میں خود پروردگارِ عالم نے گواہی دی اور سورہ نور کی ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں۔

نبت صدیقی، آرام حبان نبی

اس مریم برات پہ لاکھوں سلام

۴۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو نَيْمٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ دَرٍّ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا:

حَسَن صَلَوات

۳۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُعْرِضُكَ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ الْمَنَارَ قَالَ وَارِثُ زَنِي وَإِنْ سَدَقَ قَالَ وَارِثٌ

۳۵۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَقَّبُونَ مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَيَجْتَنِبُونَ فِي صَلَوةِ النَّجْدِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْدُرُ إِلَى الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ بِصَلَاتِهِمْ

یا اٰی ۱۹۱ اِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ أَمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ قَوَّاهُتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ

۳۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُعَلَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْنِ سَمُيْلٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَنَا أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةً فِيهَا مَائِيلٌ كَانَتْهَا لَمُرَّةً فَجَاءَ فَغَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهَهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الْيُوسَادَةِ قَالَتْ وَسَادَةٌ جَعَلْتُنَا لَكَ لِنَتَضَطَّجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مِنْ صَنَمِ الصُّورَةِ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

سابقہ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنی انگلیوں پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے کہا کہ جو شخص آپ کی امت سے اس حالت میں وفات پائے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا دوزخ میں نہیں جائے گا بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ہر کسی سے آتے ہیں۔ کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف پڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزار لی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بھڑکاتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت۔

جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین ان سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دئے گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک تمکھ بھرا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ پھالی ہوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور رخ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی؟ فرمایا، یہ تمکھ کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی: یہ تمکھ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر ہر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا، کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ

نبی کریم کے پاس آتے ہیں۔ کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف پڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزار لی ہوئی ہے۔

تمکھ بنایا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطالب سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گناہ یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

بشر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بشر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر تربیت تھے۔ ان دونوں حضرات کو حضرت زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بشر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے تصویروں کے متعلق ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، کیا تھا کہ سوائے کپڑے کے نقوش کے اور غیر جاندار کے ہوں کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں، کہا، کیوں نہیں، یہ بھی کہا تھا۔

حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سیمۃ اللہ یعلن جحدہ کے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہہ کر دو کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مصروف شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسی درجہ سے

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَاشِيلٌ.

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي بَكْرٍ ابْنُ الْأَشْجَحِ حَدَّثَنَا أَنَّ بَشَرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُعْفِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا وَ مَعْلُومٌ بَشَرَ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ الْخَوْلَانِيَّ الْقِزْيَ كَانَ فِي حَجْرٍ مَيْمُونَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بَشَرٌ فَمَنْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَقَدْ نَاهَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِمْ بِسَرِيرَتِهِ لَتَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ أَلَمْ يَحْدِثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ لَا دَفْعَ فِي تَرْبِ الْأَسْبَاطِ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَكَ.

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ.

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ أَمَّ بَيْعَ اللَّهِ لَكُمْ حَمْدًا فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبُجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَدٌ كَثَرَ فِي صَلَواتِهِ مَا
دَامَتِ الصَّلَوةُ تَحِيَّاتُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ
وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقْمَرِ قِنْ صَلَواتِهِ أَوْ يَحْدِثْ .

۴۶۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ عَلَى الْمَنُومِ وَنَادَى أَيَا مَالِكُ قَالَ سَتِيانُ فِي
قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَى أَيَا مَالِكُ .

۴۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَرْهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عُرْدَةُ أَنَّ سَالِسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّهُمَا قَالَتِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ أَيُّ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أَحَدٍ
قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا
لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعُكْبَةِ إِذْ مَرَّصْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ
بَالِيلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ
وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ قَلَمٍ أَسْتَفِيقُ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ
الشَّعَابِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ فَدَا
أَخْطَلَتْنِي فَتَطَلَّتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرَيْلُ فَنَادَانِي
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا دُؤَا
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مُلْكَ الْجِبَالِ لِيَتَأَمَّرُوا
بِمَاشِئَتِ فِيهِمْ فَنَادَانِي مُلْكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ
عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا بَشَّرْتَنِي
بِشَيْءٍ أَنْ أَطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَابَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوا أَنْ تُخْدِمَهُمُ
اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا
يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا .

۴۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَتْ سَأَلْتُ زَيْنَ بْنَ جَبْرِ

کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ
جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا
کرتے رہتے ہیں : اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

حضرت علی بن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دُعا دیا یا مَالِکُ
(سورہ الزمر، آیت ۷۷) پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن
مسعود کی قرأت میں دُعا دیا یا مَالِکُ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ
بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئیں : کیا آپ پر احمد کے روز سے
بھی سخت کوئی دن آیا ہے ؟ فرمایا : مجھے تمہاری قوم سے بڑی
تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم عقبہ آیا
جب میں نے اپنے آپ کو عبد یاسیل بن عبد کلال پر پیش کیا
تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) واپس چلا آیا
اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب
جوش میں آیا تو قرن اشعاب میں تھا۔ سراٹھا کر دیکھا تو بادل کا
ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ ٹکن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ
السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، بیشک اللہ
نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہذا
ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کانفرنس کے
متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال
نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ! آپ
آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ خشبین کو
اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں ؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا : مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے
اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدا کے واحد

کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
ابو اسحاق شیبانی نے زین بن جابر سے کہا کہ قَاتَبُ
قَوْسَیْنِ اَوْ اَذَقْنِیْ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِیْ مَا اَوْحٰی ہ سورہ

النجم، آیت ۱۰، ۹، ۸ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبریل کو دیکھا، ان کے چہرہ سو پرستے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ راٰی میں آیات ربیہ اُنک بڑی ۵ سورہ النجم، آیت ۱۸ کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: شَرَدْنَا فَتَدْنِي ۚ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبریل تھے جو آپ کی بارگاہ میں عبور و ادوی حاضر ہوا کرتے تھے اور اس دفعہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقت میں ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے، دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا انچارج ہے اور میں جبریل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو محاسنت کے لیے بلاتا ہے،

اگر صورت انکار کر دے، پس آدمی نے اس سے ناراض ہو کر رات گزاری تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابوہریرہ، ابن داؤد والیسمادیہ نے

عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی اِلٰی عَبْدِهِ مَا اَرٰی. قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ اَنْهٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ لَهٗ سِتْمِائَةٌ جَنَاحَ.

۳۶۶. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الرَّعْمِثِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّی الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَقْرَقًا اَخْضَرَ سَدًّا حَتّٰی السَّمَاءَ.

۳۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اَلْقَصَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَسْوَانَ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَلِیْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُنَّ نَعْمَ اَنْ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّی فَقَدْ اَعْظَمَ لَکِنْ قَدْ رَاٰی جِبْرِیْلَ فِی صُورَتِهِ وَخَلَقَهُ سَادًّا مَا بَيْنَ الْاَفْقِ.

۳۶۸. حَدَّثَنَا ابْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا ابُو اَسَامَةَ حَدَّثَنَا زُکْرِیَّا بْنُ اَبِی زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ اَلْاَشْوَجِ عَنِ الشَّیْبِیِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاٰیْنَ قَوْلُهُ. شَرَدْنَا فَتَدْنٰی. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی. قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِیْلُ کَانَ یَاۡتِیْنِی فِی صُورَةِ الرَّجُلِ وَرَافَةُ اَتَاۡهُ هَذِیۡهَ السَّوۡرَةُ فِی صُورَتِهِ الَّتِی هِیَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْاَفْقَ.

۳۶۹. حَدَّثَنَا مُؤَمِّنٌ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ حَدَّثَنَا ابُو رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَنْبِیَآیْنِی قَالَا الَّذِیْ یُؤْتِی النَّارَ مَا لَکَ خَاۡبِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَهٰذَا مِکَآئِیْلُ.

۳۷۰. حَدَّثَنَا مَعْمَدٌ حَدَّثَنَا ابُو عَوَافَةَ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا لَوِیْلُ اَمْرَاۡتَ اِلٰی فِرَاشِهِمْ فَاَبَتْ ذَبَاتُ عَفْصَانِ عَلَیْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَاۡئِکَةُ سَتٰی نَضِیۡمِهِمْ تَابِعَ ابُو حَزَنَةَ

وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَسْمَشِينَ .

اشمش سے کی ہے ۔

۴۱۱ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَعَنِي الْوُحْيُ فَتَرَةً قَبِيئًا أَنَا أَهْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَدَفَعْتُ بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِجْرَاءِ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَخِذْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ مَا مَلَوْنِي زَمَةً لَّوْنِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اإِلَى قَاهُجِرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْتَانُ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ عرصے کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا ۔ اسی دوران میں جابر ہاتھ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی ۔ میں نے آسمان کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے ۔ پس میں دوڑ گیا یہاں تک کہ زمین پر گرنے لگا ، پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کب اترے گا مجھے کب اترے گا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا المدثر سے فاجہرہ تک وحی نازل فرمائی ۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ وہ توجہ سے بٹھا رہا تھا ۔

۴۱۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمُ طَوَالًا جَدًّا أَكَاثَ مِنْ رَجُلٍ شَنْوَةً وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْمُوسًا مَرْمُوعًا إِلَى الْخَلْقِ إِلَى الْحَمْرِ وَالْبَيْضِ سَبِطَ الرِّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالَّذِجَالُ فِي آيَاتِ آرَاهُنَّ اللَّهُ آيَاتُهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّمَنَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَالِ .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندی رنگ ، دراز قد اور گھٹنگریا لے بالوں والے ہیں ، گویا کہ قبیلہ شنؤہ کے ایک فرد ہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میاد قد ، میاد جسم ، رنگ کے سرخ و سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں ۔ پھر میں نے مالک طرہ و غنہ جہنم اور دجال کو دیکھا ۔ یہ ان نشانوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائے ہیں ۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شک نہیں ہونا چاہیے ۔ ابو جرحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے ۔

۲۹۲ . مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَطْلَقٌ مِّنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبَرَاقِ كُلَّمَا رَزَقُوا أَتُوا ابْنِي نُوحًا ثُمَّ يَأْخِرُونَ قَالَُوا هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ أَيْتَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے ۔
ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مطلقہ یعنی عورتیں ، حیض ، پیشاب اور بول سے پاک ہیں ۔ شکر اللہ تعالیٰ جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے گی تو کہیں گے اے اللہ تعالیٰ تو تو نے ہمیں پہلے ہی

أَتَوَابِهِ مُنْتَشِبًا بِهَا بِشِبْهِ بَعْضِهِ بَعْضًا وَيَحْتَلِكُ
 فِي الصُّلُوحِ قَطُوفًا يَلْقُطُونَ كَيْفَ شَاءُوا
 دَانِيَةً قَرِيبَةً الْأَمْرَ أَيْكَ الشَّرُّ دُقَالَ
 الْحَسَنُ النَّصْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالشَّرُّ فِي الْقُلُوبِ
 وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسِيلًا حِدِيدَةً الْجَرِيَّةِ
 عَوَّلُ وَجَعُ الْبَطْنِ يُمَزَّقُونَ لَا تَذْهَبُ
 عَقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَافًا
 مُمْتَلِئًا كَوَاعِبُ نَوَاهِدِ الرَّجُلِ الْخَضِرُ
 التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَتَامُهُ
 طِينُهُ مِنْكَ لَصَاحَتَانِ قِيَّ صَتَانِ يُقَالُ
 مَوْصُوتٌ مَسْجُوعٌ مِنْهُ وَصِيْنُ الْمَنَاقِبِ
 وَالتَّكْرُبُ مَا لَا أَدْنَ لَهُ وَلَا عُدْوَةَ وَالْأَبَارِيقُ
 ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعُرَا غُرَبَا مُشْتَقَلَةٌ
 وَاحِدُهَا عُرُوبٌ مِثْلُ صَبُورَةٍ صَبِيرِيَّيْهَا
 أَهْلُ مَكَّةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَهْلُ السَّيْدِيَّةِ
 الْفَنِيْجَةُ وَأَهْلُ الْبُرَاقِ الشَّيْخَلَةُ وَقَالَ
 مُجَاهِدٌ رَوْحُ جَنَّةٍ وَرِخَاءٌ وَالرَّيْحَانُ
 الرَّسْمُ وَالْمَنْصُورُ الْعُورُ وَالْمَحْضُودُ الْمَوْتُ
 حَمَلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْلَ لَهُ وَالْعُرُوبُ
 الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَرْوَاحِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُونٌ
 جَارٌ وَخَرَشٌ مَرْدُوعَةٌ بَعْضُهَا قَوْقُ بَعْضُ
 لَعْوًا بَاطِلًا تَأْتِيْنَا كَذِبًا أَفْنَانُ
 أَعْصَانُ وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا
 يُجْتَنَى قَرِيبٌ مَدَّهَا مَتَانِ سَوْدَاؤُا مِنْ
 الرِّيِّ

۴۴۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ

سَعْدٍ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ
 أَحَدُكُمْ فَاتَهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْغَيْبَةِ

لَمْ ي - وَأَتَوَابِهِ مُنْتَشِبًا بِهَا بِشِبْهِ بَعْضِهِ بَعْضًا
 ذَائِقَةُ مُنْتَشِبٍ مَحْلُوكٌ قَطُوفًا اس کے پھل سب طرح چاہیں توڑیں
 گئے۔ دَانِيَةً سے قریب مراد ہے۔ الْأَمْرَ أَيْكَ الشَّرُّ دُقَالَ
 جمع۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّصْرَةُ چہرے کی نازکی اور
 الشَّرُّ مَدُّوَل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سَلْسِيلًا مِز
 بننے والی نر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ يُمَزَّقُونَ یعنی عقل سے
 محروم نہیں ہوں گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دَهَافًا سے
 مراد عبرا ہوا ہے۔ كَوَاعِبُ سے ابھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔
 الرَّجُلِ شَرَابُ التَّسْنِيمُ سے مراد اہل جنت کی شراب کے پیر
 جو ملائی ہوگی۔ خَتَامُهُ یعنی اس کی مٹی مشک ہوگی۔ يَمْتَلِئَانِ
 یعنی چھلکتے ہوئے چٹنے۔ مَوْصُوتٌ یعنی بونی کو کہتے ہیں اور
 وَصِيْنُ النَّاقِبِ یعنی لامنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔
 التَّكْرُبُ وہ برتن جس میں ٹوٹی اور دستہ نہ ہو الا باریق ایسے
 برتن جن میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ غُرَبَا مجاہد کا کہتے
 ہیں، اس کا واحد عُرُوبٌ ہے جیسے صُبُورٌ کی جمع صَبِيرٌ ہے۔
 الْفَنِيْجَةُ اہل مکہ سے عربیہ، اہل مدینہ الفنیجہ اور اہل عراق الشیخلہ کہتے
 ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْحُ سے مراد جنت اور فراخ روزی
 الریحان رزق۔ الشَّيْخَلَةُ گڑھا۔ الْمَنْصُورُ بوجہ سے بھرا
 ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کائنات ہو۔ الْعُرُوبُ ایسی عورتیں
 جن کو خائفہ پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَسْكُونٌ سے مراد مجاہد ہے۔ فَرَشٌ
 مَرْدُوعَةٌ یعنی اوپر نیچے نیچے ہوئے فرش۔ لَعْوًا باطل، بے کار
 تَأْتِيْنَا مَحْبُوثٌ سے۔ أَفْنَانُ ثنیاں، شاخیں۔ جَنَّا الْجَنَّتَيْنِ اِن
 یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جَوَامَانِ
 سے نور سے ماسکیں گے۔ مَدَّهَا مَتَانِ جو زیادہ سبز ہونے
 کے باعث کالے معلوم ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں
 سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا مہکنا پیش کیا جاتا
 ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دھاتی جاتی ہے

فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِلَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

۴۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ثَنَا مَرْيَمُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ قَرَأْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ قَرَأْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْبُغَاةَ.

۴۴۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ثَنَا الثَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي عَتِيقُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَمُوصُ فِي الْجَنَابِ قَصِيْرٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصِيْرُ فَقَالَ الْيَمْرُؤُ الْغَطَّالُ فَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عَمْرُو قَالَ عَلَيْكَ أَعْمَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں غنیمتیں زیادہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں محو خواب تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھتا ہوں کہ ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کا غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

فہم مسلم ہم کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں ان کے لیے مکان بھی مقرر فرمادیا گیا ہے۔ یہ بشارت بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۴۴۶ اور ۴۴۷ کے تحت بھی موجود ہے۔ مکتب اسلامیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے احسانات میں لہذا ان کا ذکر کرنا غیر کے ساتھ ہی کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۴۶ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَتَامُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو أَنَّ الْجَوْنِيَّ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مِجْوُودَةٌ مَلُوكُهَا فِي السَّمَاءِ فَلَنُفَرِّقَنَّ مِثْلًا مِنْ كُنْزِهَا وَبِئْسَ مَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ أَهْلَهُمْ إِلَّا خَدْرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّامِدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ سِتْوَنَ مِثْلًا.

۴۴۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا تُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ إِلَّا مَنَاسِكُ.

حضرت عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: (جنت میں) خیمہ ہے تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے سرشتہ میں مومن کے لیے ایسی عورتیں ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبد الصمد، حارث بن عبید، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساڑھے میل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا

وَلَا أُدْنُ سَمِعْتُ وَلَا خَطَرُ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ فَأَقْرَأُ
إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَذَلُّمْ نَفْسٌ مَّا أُخِيفَ لَهُمْ مِنْ
قُدْرَةِ أَحْيَيْنَ.

اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنحضرت کی تشنگی ان کے لیے پیدا کی ہے۔ (سورہ السجدہ، آیت ۱۷)

۳۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَتَاتِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْدُ عَنْ هَتَامِ بْنِ مَنِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ رُفْدَةٍ تَلْبِغُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْعَمَلِ
لَيْلَةُ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَسْتَحْطُونَ وَلَا
يَتَخَوَّطُونَ أَيْنَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ وَمَجَامِدُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشَحُهُمُ
الْوَسَلُ وَلَيْلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ رُوحَتَانِ يُولَي مَسْجِدَ
سُوقِهِمَا مِنْ ذُرَاةِ اللَّاحِ مِنْ الْحُسَيْنِ لَا اخْتِلَافَ
بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاعُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يَسْمَعُونَ
اللَّهُ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں
سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے
ان کی طرح تاباں و درخشاں ہوں گے۔ انہیں حق کرنے، ناک صاف کرنے
اور نقصانے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے
برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے چاندی کے۔ ان
کی انگلیٹیوں میں عود سلگے ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح
خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی،
جن کے گوشت کا مغز ان کی بندلیوں کے آریار سے نظر آئے گا،
ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا
اور ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے۔

۳۷۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ رُفْدَةٍ
تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْعَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ
عَلَى أُنْتِهِمْ كَأَشَدِّ الْكَرْبِ إِضَاءَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى
قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا
تَبَاعُضَ بَيْنَ أَمْرِئٍ مِنْهُمْ رُوحَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا يُولَي مَسْجِدًا مِنْ ذُرَاةِ الْجَمْعِ مِنَ الْحُسَيْنِ
يَسْمَعُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقُمُونَ وَلَا
يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ أَيْنَتُهُمْ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ
وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرُفْدُهُمُ الْأَلْوَةُ قَالَ
أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشَحُهُمُ الْوَسَلُ وَكَأَلِ مُجَاهِدٍ
الْإِبْكَارِ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيِّ مِثْلُ الشَّمْسِ أَنْ
تَرَاةً تَقْرُبُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں جو گروہ سب
سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح دکھتے
ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح
چمکتے ہوں گے۔ ان سب کے دل متحد ہوں گے۔ ان کے درمیان
کوئی اختلاف ہوگا۔ بغض، ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں
گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ بندلی کا مغز گوشت کے اندر
سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں
گے۔ نہ وہ اس میں بیمار پڑیں گے۔ نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت
پیش آئے گی اور نہ حق کریں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی
کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگلیٹیوں میں عود
سلگے ہوگا۔ ابویمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مشک
کی طرح خوشبودار ہوگا۔ مجاہد کا قول ہے کہ ابوبکر سے صبح مراد ہے
اور العشی سے سورج کا غروب ہونے کے لیے دھلنا۔

۳۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فَقَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلَنَّ مِنَ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعُمِائَةً أَلْفًا لَا يَدْخُلُ أَوْلَاهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ أَخِي هُمْ وَجُزْءُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

۳۸۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّةً سُنْدُوسٌ وَكَانَ يَهْدِي عَنِ الْحَرِّ يُرْتَجَبُ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَّا دُرِئَ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا.

۳۸۲. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَالَ أُنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَوْبٍ مِنْ حَبِّ يَرْقَعُ جَعْلًا يُدْجِبُونَ مِنْ جَنَّةٍ وَلَيْسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دُرِئَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَكْضَلُ مِنْ هَذَا.

۳۸۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ مَوْضِعٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۳۸۴. حَدَّثَنَا دُرُوسُ بْنُ عَبْدِ الْمَوْجِدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَبِّحُ التَّارِكُ فِي ظِلِّهَا مِائَةً عَامًا لَا يَقْطَعُهَا.

۳۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں سب سے پہلے میری امت کے شتر سوار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے، ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح دکتے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک جُتہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ رشیم سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں تختہ کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے روال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ریشی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں سعد بن معاذ کے روال اس سے بہتر ہوں گے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم دنیا کا فیہا سے بہتر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمُّونَهَا زَكَاةً
فِي ظِلِّهَا صَانَةٌ سَنَةٌ وَأَقْرَبُ فَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلُّهَا مَعْدُودٌ
وَلَقَابُ قَوْمٍ أَحَدٍ كَعُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ .

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فَتِيحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى سُورَةِ الْقَمَرِ
يَكُونُ اللَّبْدِيُّ وَالَّذِي عَلَى الْفَارِ هُمُ الْكَاسِبُ كَوَيْبُ دُرِّي
فِي السَّمَاءِ إِصْنَاءَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبَاقُضُ
بَيْنَهُمْ وَلَا تَحْاسَدُ يَكُلُ أَمْرِي زَوْجَتَانِ مِنَ الْخَوَارِجِ
يُرَى مُمْرُؤَانِ مِنْ ذُرَاةِ الْعَظِيمِ وَاللَّحِي

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْتَهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَأْمَلَتْ إِبْرَاهِيمُ
قَالَ إِنَّ لَهُ مَدْرِعًا فِي الْجَنَّةِ .

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَوَارَوْنَ أَهْلُ
الْمَغْرِبِ مِنَ قَوْمِهِمْ كَمَا يَتَرَوْنَ أَهْلُ الْكَوْكَبِ الدُّرِّيُّ
الْخَامِرُ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِقَاءُ ضِلِّ مَا
بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا
يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجُلٌ
أُمْتُو يَا رَسُوْلَهُ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ .

بِأَنَّ صَفَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَلْفَقَ زَوْجَيْنِ دُرِّيٍّ مِنْ بَابِ
الْجَنَّةِ رَفِعَ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

میں تو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو ظلی تمہارے پڑھ لو
جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا
سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب
ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو
جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند
کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمکدار
تاروں سے زیادہ چمکیں گے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک
خوب گئے۔ آپس میں بغض و حسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی
زوجیت میں دو حور عین ہوں گی۔ ان کی پندلیوں کا سفر ہڈی
اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

حضرت برآن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت
ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک جنت میں اس کی دو
پالنے والی موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ اپنے
ادھر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح اتنی میں مشرق
یا مغرب کی جانب کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق
کے باعث جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگ عرض گزار
ہوئے، یا رسول اللہ! وہ تو انبیاء کے کرام کی ستر ہیں دوسرے
وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ
پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

جنت کے دروازوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے اسے جنت کے
ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت مبارک نے روایت کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس سے صرف مددہ وار ہی داخل ہوں گے۔

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے۔
مُشاقا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبو وار پیپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید مُشاقا اور عُنُق ایک ہیں۔ فہلین جو کسی چیز کو دھونے سے برآمد ہوتا ہے یعنی دھوون۔ بروان فہلین اور عُنُق سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ مکررہ کا قول ہے کہ حُصْب تہتم میں لفظ حُصْب حبشہ کی زبان ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جسے تیز ہوا پھینکے۔ پس حاصِب وہ جس کو تیز ہوا نے پھینکا اور اسی سے حُصْب تہتم ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے، جیسے کانر اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے کو حُصْب فی الارض کہتے ہیں اور حُصْب حُصْباً بالمجارقہ سے مشتق ہے۔ صَدِید سے پیپ اور خون مراد ہے۔ حُبَّت بجر گئی۔ تَوَزَن تم نکال چاہتے ہو۔ اُذْرِث میں نے آگ روشن کی۔ بِلْمَقْوِین یعنی مسافروں کے لیے۔ النبی میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مِرْاط النجیم سے دوزخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ نَشْرُ بآمن نجیم یعنی ان کے کمانے میں گرم پانی ملا یا جائے گا۔ زَفِیر و شَمِیث۔ اونچی آواز اور نیچی آواز۔ دُرْدَا پیاسے غیا نفعان میں مجاہد کا قول ہے کہ تَجْرُورَن سے مراد ہے کہ ان پر آگ جبر کانی ملے گی۔ حُمَّاس سے مراد تانبا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذوقا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ۔ یہ من سے چکھنا نہیں ہے مارج خالص آگ جیسا کہ مَرَج اللہیزر زعلیتہ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر علم کرنے کی مکمل چھٹی دے۔ مَرِجِ مخلوط جیسا کہ کہتے ہیں مَرِج اَمْرُ النَّاسِ یعنی مخلوط ہو گیا، جیسے مَرِج اَنْجُرِین اور مَرِجُت فَاَنْجُرُت تَرَكْتَا بولتے ہیں۔

مُطَرِّفٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِتُونَ .

بَابُ ۲۹۲ صِفَةُ النَّارِ وَانْهَاءُ مَخْلُوقَةٍ عَسَاقًا يُعَالُ حَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَحْسِقُ الْجَذَرُ وَكَانَ النَّسَاقُ وَالْفَسَقُ وَاحِدٌ. يَغْسِلِينَ كُلُّ شَيْءٍ يَغْسَلُهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غَسْلَانٌ فَيُغْسِلُ مِنَ النَّسِيلِ مِنَ الْجَذَرِ وَالدَّبَرِ. وَقَالَ يَكْرَمَةُ حَصَبٌ جَهَنَّمَ حَطْبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ. حَاصِبًا التَّيْبُ حُ حَاصِبٌ جَهَنَّمَ يَزِيهِ بِمَا فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبٌ قَالَ حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ. ذَهَبٌ. وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصَبَاءِ الْجِبَارَةِ. صَدِيدٌ. قَبِيحٌ وَدَمٌ. حَبَّتْ كُفِفَتْ تَوَرُّونَ. تَسَدَّخِرُ حَوْنٌ أَوْ مَاتُ أَوْ قَدَّتْ لِلْمَقْوِينَ. يَلْسَأُ جَرِينٌ وَالتَّقَى الْقَفَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. جَرِاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءُ الْجَحِيمِ. وَوَسَطُ الْجَحِيمِ. لَشَوْبًا مِنْ حَبِيمٍ يَخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطُ بِالْحَبِيمِ زَفِيرٌ وَشَمِثٌ. صَوْتٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَبِيفٌ وَرَدًا عَطَاشًا. غَيًّا. حُسْرَانًا. وَقَالَ مُبَاهِدٌ يَسْتَجْرُونَ تَوَقُّدَهُمْ السَّامُ. دُ نَحَاسُ الصُّفْرِ يُصَبُّ عَلَى دُ وَسِيَهُ يُقَالُ دُ وَخُوا بَاشِرًا وَاجْرَبُوا. وَلَيْسَ هَذَا مِنْ دُوقِ الدَّخْرِ مَا رَجَّ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ. مَرِجُ الْأَمِيرِ رَعِيَّتُهُ إِذَا اخْتَلَاهُمْ يَغْدُو ابْعَضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرِجٌ مُلْتَبِسٌ. مَرِجٌ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرِجُ الْبَحْرَيْنِ مَرَجَتْ دَابَّةٌ كَذَا تَرَكَتَهَا

۳۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَهَّاجٍ
أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَاءَ الْفَيْءُ
يَعْنِي يَتَمَلَّوْا شَعْرًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَابِلَ الصَّلَاةِ فَإِنْ رَشَدَتْ
الْخَيْرُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ.

۳۹۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكَوَانَ عَنْ أَبِي سَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو ذَرٍّ وَابِلَ الصَّلَاةِ
فَإِنْ رَشَدَتْ الْخَيْرُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ.

۳۹۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَيْتَ النَّارَ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ
أَكُلْ بَعْضُهَا بَعْضًا فَإِنَّ لَهَا يَنْفَسَيْنِ نَفْسٍ فِي لَيْلَتَانِ
وَنَفْسٍ فِي الصَّبِيِّ فَأَشَدُّ مَا رَجَدُوا فِي الْحَرِّ وَأَشَدُّ
مَا تَجَدُّونَ مِنَ الزَّمْهِورِ.

۳۹۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الصَّبِيِّ قَالَ كُنْتُ
أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَمْكَةً فَأَخَذَ نِثْيَ الْخُحْيِ فَقَالَ
أَبْرَدُهَا عَنْكَ بِمَا رَزَمْتُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُحْيُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِمَا
أَوْقَالَ بِمَا رَزَمْتُمْ شَكَّ هِشَامُ.

۳۹۴. حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْخُحْيُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا عَنْكُمْ بِمَا رَزَمْتُمْ.

۳۹۵. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نمازِ ظہر
کے لیے آپ نے فرمایا: دوپہر ٹھنڈی کرو، یہاں تک کہ سایہ
ٹیلوں سے اتر جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: نماز کو ٹھنڈی کر کے
پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے
ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے وقت
کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے
ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم نے اپنے
رب کے حضور صوتِ مال بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے
رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہذا اسے
دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی، ایک سانس مردہوں
میں اور ایک گریسوں میں۔ اسی کے سبب تم گرمی اور سردی
کی شدت دیکھتے ہو۔

حضرت ابن جمرہ شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے
بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اسے آبِ زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے
پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ آبِ زمزم سے ٹھنڈا کرو یہ تمام
راوی کا شک ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے
ٹھنڈا کر لیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار

عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّ مِنْ
فَيْحِ جَهَنَّمَ قَابِرٌ وَهِيَ يَأْتِي الْمَاءَ .

۳۹۶ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
قَابِرٌ وَهِيَ يَأْتِي الْمَاءَ .

۳۹۷ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَافَرِيِّ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ عَدْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَارُكُمْ جُذُوعٌ مِنْ سَبْعِينَ جُذُوعًا أَقْنِ نَارِ جَهَنَّمَ يَقِيلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لِكَا فَيَّةٌ قَالَ طُفِئَتْ عَلَيْهِمْ
بِشَعْبَةٍ وَبِثَمَلَيْنِ جُذُوعًا أَكَلَهُنَّ مِثْلُ حَبِيرَةٍ .

۳۹۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ
عَنْ عُمَرَ وَسَيْمٍ عَطَاءُ بْنُ يَحْيَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ
أَبِيهِ سَيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعْلَى النَّبِيِّ
وَنَادَى يَا مَالِكُ .

۳۹۹ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ
أَبِي دَاوُدَ قَالَ قِيلَ لِمَا لَوْ أَتَيْتَ فَلَا نَأْكُلُكُمْ
قَالَ أَنْتُمْ لَتَرُونَنِي لَا أَكَلِمَةً إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي
أَكَلِمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَقْتَمَ بَابًا لَا أَكُونُ أَقْوَلُ
مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَنِّي أَمِيرًا
إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَوْ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَجَاءُ بِالنَّجْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقِي
فِي النَّارِ فَيَقْدِرُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا
يَدُورُ الْجَمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ
فَيَقُولُونَ أَتَقُولُونَ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ كُلِّ كُنْتُ
أَمْرًا كَمُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَمْرًا بِتَيْبَةٍ وَانْتَهَاكُمْ

جہنم کی تیزی سے جوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا
کیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کا سبب
جہنم کی تیزی ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر
لیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری
آگ جہنم کی آگ کے شتر حصوں میں سے ایک حصہ (یعنی بڑا)
ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے
فرمایا: وہ اس سے انتہائی زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں
اس کے برابر گرمی ہے۔

حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر پر پڑھتے ہوئے
سنا: سَدَا دَاوَا مَالِكُ (وہ پکار رہے گئے، اے
مالک!)

حضرت ابو داؤد سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں (حضرت عثمان)
کے پاس جا کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: آپ تو یہی
دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں آپ
کو سناتا ہوں؟ میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تاکہ فتنے کا مزید
دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی پہل نہ ہو جائے۔ نیز
وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے
ایسی بات کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اس کے متعلق سن چکا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ
نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ
کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا،
پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل
پڑیں گی۔ وہ انہیں سے کہ اس طرح گھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرو

بَنَ الْكُفْرَ وَالْبَيْتُ مَوَاقِدُ عِنْدَ رَأْسِ شُعْبَةَ عَيْنٍ
وَأَنْتُمْ

بَابُ صِنَةِ ابْنِيسَ وَحُبُودِهِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ يَقْتَضُونَ بَرْمُونَ دُحُورًا
مَطْرُودِينَ وَاحِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ مَذْخُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا
مَةً مَرِدًا بَدَكَ قَطْعُهُ وَاسْتَفْرَضُوا اسْتَجَفَ
يَتَمِيلُ الْقُرْسَانُ وَالرَّجُلُ الرِّجَالُ
وَاحِدُهُمَا رَجُلٌ مَثَلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَ
تَاجِدٌ وَتَجِدٌ لَا حَتَرَكَ لَا سَتَا صَلَتْ
قَرِينٌ شَيْطَانٌ

۵۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمَةَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَ دَاوُدَ عِيسَى
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَيْتُ
كُتِبَ إِلَيَّ هَاشِمٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَرَعَاكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى كَانَ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا
يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا لَهُ فَتَالَ
أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَنِي فِيمَا فِيهِ شَيْءٌ فَإِنِ اتَّخَذَ
رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا يُعَدُّ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِمْدَتِي
يُحَلِّي فَقَالَ أَسَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَّهَ الرَّجُلُ قَالَ
مُطْبُوعٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهَ قَالَ لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْصَرِ
قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَّةٍ وَجَنَةِ
طَلْعَةٍ ذَكَرَ قَالَ خَايِنٌ هُوَ قَالَ فِي يَثْرَ ذُرْدَانٍ
وَقَدَحٍ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ يَا حَبِيبَتِي رَجَعْتَ نَحْلُهَا
كَأَنَّهَا رُبُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ أَسْتَشْرِجُهَا
فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْتُ شَعْرًا فِي اللَّهِ وَ
خَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا

گفتا ہے۔ دوسرے ہمیں اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے، جناب آپ
اس حالت کو کیسے پہنچے؟ کیا آپ ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور
ابلیس اور اس کی فوج کا بیان۔

مبادیہ کا قول ہے کہ یقیناً فزون سے پھینک کر ہمارا مار رہے۔ دُحُوراً
وَسُكَاةً سے جوئے، وَاحِبٌ دائمی، ابْنُ عَبَّاسٍ کا قول ہے کہ
مَذْخُوراً دُحُوراً سے جوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مَرِيداً سے
سُرُش مراد ہے۔ بَدَكَ اسے کاٹ ڈالا۔ اسْتَفْرَضُوا اسْتَجَفَ
خفیف جاننا، تَخَلُّفَ اپنے سراروں کے ساتھ۔ ان میں بارہ
یا پیدل اس کا واسطہ راجح سے جیتے تھے۔ ان میں جمع تھے
اور اس کی تجویز۔ لَا حَتَرَكَ سے اُتار دینا، تَجِدُ
سے شیطان مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر مبارک دریاں تھا، لیث بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے
میرے لیے خط لکھا کہ انہوں نے اپنے والد سے تہ اللہ و غیب یاد رکھا
اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مبارک
کیا گیا حم کے باعث آپ یہ سمجھتے تھے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے مگر
کیا نہیں ہوتا تھا، چنانچہ ایک روز آپ نے اس کے لیے بار بار دعا
کی، پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے
جس میں میری شفاعت ہے، میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس
آگھڑا ہوا اور دوسرا میری طرف، ان میں سے ایک نے دوسرے سے
پوچھا انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر مبارک دریا گیا
ہے پہلے نے دریافت کیا مبارک کس سے آیا ہے؟ دوسرے نے جواب
دیا، ابلیس بن اقصم نے۔ پہلے نے پوچھا کس طرح آیا ہے؟ دوسرے
نے جواب دیا، انگلیں، رومی کے گائے اور نرگھور کے اوپر والے چھلکے پر
پہننے سے سوال کیا، یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا، زردان
نے کنوئیں میں ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنوئیں پر گئے اور
واپس تشریف لے آئے، واپسی پر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی
کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر، حضرت صدیقہ نے سوال کیا، آپ نے
کیا وہ چیزیں نکلواں؟ فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی ہے۔

نَحْنُ دُفْنَتْ الْبُيُوتُ.

۵۰۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْعُدُ الشَّيْطَانُ
عَلَى قَافِيَةِ رَأْسٍ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ كَلَّتْ عَقْدَتُهُ يَقْبِضُ
لَا عَقْدَةَ مَكَامَتِهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَإِنْ فُتِحَ
اسْتَيْقِظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْعَمَتْ عَقْدَتُهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ
انْعَمَتْ عَقْدَتُهُ فَإِنْ صَلَّى انْحَكَمَتْ عَقْدَتُهُ كَأَنَّهَا
فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَلِبَ النَّفْسِ وَالْأَصْبَحَ خَبِيرًا
النَّفْسِ كَسَلًا.

۵۰۲. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ
نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ بِأَلِ الشَّيْطَانِ
فِي أَدْنَاهُ أَوْ قَالَ فِي أَدْنَاهُ.

۵۰۳. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَى
أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ مَجِّتِنَا الشَّيْطَانَ وَ
جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَرِيضَةً قَادِلًا دَلَاكُمُ
يَعْنِي الشَّيْطَانَ.

۵۰۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ
حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْزُرَ وَ
إِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْزُرَ
وَلَا تَعْبُرُوا بِصَلَاةِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

مجھے اندیشہ تھا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا ہو جائے، اس لیے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی
سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور
ہر گرہ پر یہ چھوٹا مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے،
ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اللہ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے
تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی
ہے۔ اگر نماز پڑھے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ آزاد
بشاش بشاش ہو کر خوش بدلی سے صبح
گزارتا ہے، ورنہ بد دل اور سست
رہتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس شخص
کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا ہے
فرمایا، ایسے آدمی کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان
پیشاب کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم
میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستری کرے کہے: اللہ کے
نام سے شروع کرتا ہوں۔ اسے اللہ! میں شیطان سے
بچا اور جو تو میں عطا فرمائے وہی شیطان سے بچانا۔ تو
انہیں جو بچہ مرحمت فرمایا جانے گا شیطان اسے ہرگز نہیں
پہنچا سکتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب سورج کا کنارہ
طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پوری
طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونا
شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پوری طرح
غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز

فَاتَمَّهَا لَتَطْعَمُ بَيْنَ خَرَفَى شَيْطَانٍ أَوْ الشَّيْطَانِ لَا
أَذْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَ هِشَامٌ.

۵۰۵. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِزَالٍ عَنْ أَقْصَى
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَي أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يَصْبِي فَلْيَمْسُ
فَإِنْ أَجَبَ فَلْيَمْسُهُ فَإِنْ أَجَبَ فَلْيَمْسُهُ فَإِمَّا هُوَ شَيْطَانٌ
وَقَالَ عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سَبْرِ بْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ وَمَضَى
فَاتَمَّ قَاتٍ فَبَعَثَ يَحْتَوِ مِنَ الطَّلَاعِ مَا خَازَنَهُ
فَنُتِلَ لَا زَكَاتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى
فَرَأَيْتَكَ فَاتَمَّ أَيْ أَيْهَ الْكُرْبَى لَنْ يَزَالَ سَلِيلُكَ
مِنْ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى
تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّكَ
وَهُوَ كَذُوبٌ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ.

۵۰۶. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدُوَّةُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مِنْ
خَلْقٍ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ فَإِذَا ابْلَغَهُ
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَو.

۵۰۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ أَبِي الْكَرْمِ قَوْلِي
لَتَيْبِيْنِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَضْجَعُكَ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسَلَسِلَتِ الشَّيَاطِينُ.

اور ان کی کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سیٹوں کے درمیان معلوم کرتا ہے یا
شیاطین کے۔ عہدہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہشام نے ان دونوں میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی نماز
پر چھو رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرتا ہو تو اسے روک
دینا چاہیے۔ اگر وہ بات ماننے سے انکار کرتا تو پھر منع
کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے
کیونکہ وہ شیطان ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھ صدقہ منظر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس کوئی
آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے پ بھر کرے مجھے لگا۔
پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ آگے باقی حدیث
بیان کی۔ آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بسز پر جانے لگو تو آیہ کوئی
پڑھو یا کرو تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا۔
اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ
خود مجھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب شیطان تم میں سے کسی
کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں
چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخر کار دل میں یہ بات
ڈالت ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات بیان
تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت
کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے
دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو
زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

۵۰۸. حَدَّثَنَا الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي
فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ مَوْتِي قَالَ لِفَتَاكَ
أَيُّنَا عَدَاءُ نَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا دُيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَأَيُّ نَسِيئَتِ الْخُوتِ وَمَا أَلْسِنِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ
أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَقَدْ يَعِجِدُ مَوْسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ
الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ .

۵۰۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَجَى اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُتْبِعُنِي إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنْ الْيَتَمَّةَ هَهُنَا إِنْ الْفَتَنَةَ
هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

۵۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ رَجَى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَبَسَّمْتَ أَوْ كَانَتْ
جُنُوحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صَبِيحًا نَكُرُ جَانِ الشَّيَاطِينِ
تَلْتَشِمُ جِبِلِّيذًا إِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْبَشَاءِ
فَحَلَوْهُمْ وَأَعْلَى بِأَبْكَ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفَى
مُصْبَاحَكَ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ وَأَوَّلَ سَفَاكَ وَأَذْكُرُ
اسْمَ اللَّهِ وَخَيْرَ أِنَاءَكَ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ
تَقَرَّضَ عَلَيْكَ شَيْئًا .

۵۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ
عَنْ صَدِيقَةِ ابْنَةِ حَبِيبٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْعِكًا فَاتَيْنَهُ أُمُّ دُرَّةَ لَيْسَ
فِي حَدِّ نَفْسِهِ فَتَقَرَّضَتْ فَانْقَلَبَتْ فَتَقَامُ مَعِيَ
لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
نوجوان ساتھی سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ بیشک ہمیں اپنے
اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس
چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں پھیل گیا اور مجھے شیطان بنی
نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ سورۃ الکہف آیت ۶۲-۶۳ حضرت
موسیٰ کو فتنن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے اُٹھے چلے گئے جس کا
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی جانب
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں
ہے، جہاں سے شیطان کا سینک
نکلے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اندھیرا
چھانے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو
باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت مشیاطین پھیل جاتے
ہیں۔ جب عشاء کی پہلی ساعت گزر جائے تو انہیں مجبور
دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند
کر لو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بڑھا دو۔ اللہ کا
نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام
کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، زمینیں تو کوئی چیز اوپر
رکھ دو۔

حضرت صفیہ بنت حمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتكف تھے، تو میں
رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ
نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس لوٹنے
لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے
ہو گئے۔ اس وقت ان کا قیام حضرت اسامہ بن زید کے مکان

فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّارًا يَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا أَنَّهُمَا صَفِيَّةٌ بِنْتُ حَبِيٍّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِرَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءٌ أَوْ قَالَ شَيْئًا.

۵۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُرَيْقِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ صَدٍّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ فَاخَذَ هَذَا أَحْمَرَ وَجْهًا وَانْتَفَحَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُمْ لَا عَلِمْتُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَخُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ قَالُوا لَا إِنْ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَرَّضَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ هَلْ بِي جُنُونٌ؟

۵۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَقْبَلَ أَهْلَهُ قَالَ جَنَّبَنِي الشَّيْطَانُ وَجَنَّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنِي يَانَ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَصْنَعْهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يَسْطِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ؟

۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْلَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ.

۵۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

برقعا۔ پس انصار میں سے دو آدمی پاس سے گزرے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا تو علیہ کی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو یا یہ صغیر بنت حبی ہیں۔ دونوں نے کہا۔۔۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں ڈر کر کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا نہر مایا کوئی چیز نہ ڈال دے حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی آپس میں بدگلائی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں چھل گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ منہ سے کہہ لیا جائے تو غصہ فرو ہو جائے۔ اگر کوئی اُتُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کے تو غصہ مٹا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم اُتُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا۔ کیا مجھے جنون ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے تو کہے، اے اللہ مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچانا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے ہزر نہیں پہنچا سکتا اور اس پر مستط ہو سکتا ہے۔ اعمش، سالم، کرب، ابن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آگیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قلبہ رحمت فرمادیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کی جاتی ہے تو شیطان بھیال جاتا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا تَوَدَّيْ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ ضَرْأُ ط
فَإِذَا أَقْبَضَ أَقْبَلَ فَإِذَا قُتِبَ بِهَا أَذْبَرَ فَإِذَا أَقْبَضَ
أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ
أَذْكَرُ كَذَا وَكَذَلِكَ حَتَّى لَا يَذْهَبَ أَشْهُدَا صَلَاتِي
أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَذْهَبْ ثَلَاثًا صَلَاتِي أَوْ أَرْبَعًا
سَجَدَ سَجْدَةً فِي السُّجُودِ .

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
رَبِّهِ الزَّكَادِ عَنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانَ فِي جَنْبِيهِ بِأَصْبَعِهِ
حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَمُ
قَطْعَنَ فِي الْجَنَابِ .

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنِ الْمُجَازِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ
النَّجَافَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ
أَفِيئَكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ
نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۱۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ مَعْبُودٍ . وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ
نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا . قَالَ وَ
قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسودِ أَخْبَرَنَا عَنْ وَثَّابٍ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْمَلَائِكَةُ تَتَخَدَّثُ فِي الْعَمَانِ . وَالْعَمَانُ الْخَمَامُ
بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَلْتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ
فَتَقْرَأُ فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تَقْرَأُ الْمُتَارِدَةُ
فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ .

۵۱۹ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي وَهَبٍ

ہے اور اس کی پھونک نکلتی جاتی ہے ۔ جب اذان ختم ہو تو پھر
آموجود ہوتا ہے ۔ پھر جب پھر کی جائے تو دودھ جاتا ہے
جب ختم ہو جائے تو پھر آدھکتا ہے ، یہاں تک کہ آدمیوں
کے دل میں دوسوہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو فلاں
بات یاد کرو یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ میری
رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی ۔ اس صورت میں بھول چوک
کے دو جگہ کرے (سجدہ سو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب بھی کسی آدمی کے
گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پلو میں انگلی
چھوٹاتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چھوٹنے گیا تھا لیکن من
پر دے پر انگلی مار سکا ۔

مفسر سے روایت ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے
دریافت کیا کہ یہاں کوئی صحابی ہیں ؛ لوگوں نے جواب دیا کہ
حضرت ابو دردار ہیں ۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حضرات
میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو ؟

مفسر فرماتے ہیں کہ میں شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-
فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں چپ
کر گفتگو کرتے ہیں تو شیطان پردے خود سے سنتے ہیں
اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو اسے بے دھڑتے ہیں
پھر اسے کامن کے کان میں یوں جا ڈالتے ہیں جیسے شیشی
میں قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے ۔ پھر کامن اس کے
ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے لاتے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّشَاوَرُ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاوَرَبَ أَحَدُكُمْ خَلِيْفُهُ مَا
اسْتَطَاعَ أَحَدُكُمَا إِذَا قَالَ لَهَا ضَحِكُ الشَّيْطَانِ .

۵۲۰ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو السَّامَةِ
قَالَ هِشَامُ أَخْبَدَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ
مِنَ الْمُشْرِكُونَ فَضَاءَ إِبْلِيسُ إِلَى عِبَادِ اللهِ
بُشْرًا لَكُمْ فَرَبَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَمَعَتْ هِيَ وَ
أُخُوهُنَّ فَظَفَرُ حَذِيفَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَمِيرِ الْيَمَانِ فَقَالَ
أَيُّ رَجُلٍ دَانَ اللهُ إِلَيَّ أَيْ قَوْلَ اللهِ مَا لَمْ يَجْزُوا أَشَقَّ تَلَوَهُ
فَقَالَ حَذِيفَةُ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ . قَالَ غُرَّةٌ
فَكَانَ الْمَتُّ فِي حَذِيفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى
لَجِقَ بِاللَّهِ .

۵۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو
الْحَسَنِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَغْيِ الرَّبْلِ فِي تَصَلُّوَةٍ فَقَالَ هُوَ أَحَدٌ لَا تَرَى
يُخَيِّنُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ .

۵۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو السَّامَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى
أَيْ لَيْسَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّرُوءُ
الضَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَأَنْحَلَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِذَا أَحَمَّ
أَحَدُكُمْ حُمَا يَخُونَهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَوَدَّ
بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ .

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جمائی شیطان کی
طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے
دو گنے کی پوری کوشش کرے۔ جب جمائی لینے والا ہاں کہتا
ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
غزوہ اُحمد میں جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو شیطان چلا آیا ،
اورے خدا کے بندو! پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرت آگے
تھے وہ مفاسط میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں
حضرت صدیقہ کے والد محترم حضرت یحییٰ تھے یہ پکارتے ہی
رد گئے کہ خدا کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم ہاتھ
نہڑ گئے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت صدیقہ نے کہا، اللہ تعالیٰ
تمہیں معاف فرمائے۔ غزوہ کہتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو انہی
وقت تک، اس کا افسوس رہا یہاں تک کہ وہ ماکہ حقیقی کی
بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ میں
ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:
یہ آپکے لینے ہے اور شیطان اس طرح تمہاری نساد
آجکتا ہے۔

ابو نعیرہ، اوزاعی، یحییٰ، عبد اللہ بن ابوقتادہ، ان
کے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
اگلی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اچھا خواب
اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف
سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے
تو ہپائے کہ بائیں جانب تھکارت دے اور کہے
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی
نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَيِّمِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكَتَبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتٌ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ جُزْأً مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُنْسَى وَلَعْنَا يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِنَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ .

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَلَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَكْلُمْنَهُ وَيَسْتَكْرِهْنَ عَالِيَةَ أَصْوَاتَهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُنَّ يَكْتُمُونَ الْجَحَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَحْبَبُ مِنْ هَذَا لَا يَرَى إِلَّا قِيْلَ عِنْدِي ضَحْكٌ سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَرَنَ الْجَحَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَتَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ يَهَبَنَ ضَحْكُ قَالَ أَيْ عَدُوَاتِ النَّسِيْبِ أَنْ تَهَبُنِي وَلَا تَهَبَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَحْمَدُكَ أَفْظُ وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْتِيكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا دَجًّا إِلَّا سَدَّكَ دَجًّا غَيْرَ فَيْحِكَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اس روز کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ کی بارگاہ میں قریش کی چند عورتیں مصروف گفتگو تھیں اور اونچی آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اللہ کھڑی ہوئیں اور پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دے دی اور آپ تبسم فرماتے تھے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ تبسم ریز رکھے۔ ارشاد فرمایا، مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں نہیں ڈرتی؟ انہوں نے جواب دیا، آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عمر! قسم! اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر

و لا یسمن اللہ بقران جائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوتِ ایمانی پر کہ ان سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور جس راستے سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرتے دوسرے مارے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا تھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء۔ اس خصوصیت کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۸۸۰ میں بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین دفعہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بائیں ۱۶ رات گزرتا ہے۔

جَنَاتٍ اور ان کے ثواب و عقاب کا بیان۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اے جنوں اور آدمیوں کے گرد بکھارنا پس تم میں سے رسول نہ آئے تھے؟ تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے ہوئے... تَاقَاتُ الْقَوْمِ ۱۰ سورۃ الانعام آیت ۱۲۰ تا ۱۲۲ بحسب اسے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی کفار ترشہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی ماں جنوں کے سردار کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بیشک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یہی حساب کے لیے جَنَاتُ الْمُحْضَرِّونَ سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی صعصعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کبریاں سے کرجنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں جب آپ کبریاں سے کرجنگل میں ہوں اور غار کے لیے اذان کہیں تو خوب اونچی آواز سے اذان کہتا کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن انسان اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد:۔ اور جب ہم نے تمہارے

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ اَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَقِظْتَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَمَرَّضًا فَلْيَسْتَنْزِلْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْزِيْتُ عَلَى خَيْشَرَمِهِ۔

بَابُ ذِكْرِ الْجَنِّ وَذَوَابِهِمْ وَغَيْرِهِمْ
يَقُولُ تَعَالَى يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي إِلَى قَوْلِهِمْ عَمَّا يَعْمَلُونَ بِخُصَا. فَقَصَا. قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارٌ قَوْلِيهِ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ وَآمَهَا تَهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجَنِّ قَالَ اللَّهُ وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةُ أَنََّّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَخَّضَ لِلْجِنَابِ جُنْدًا مُّحْضَرُونَ عِنْدَ الْجِنَابِ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْفَةَ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ أَمَّاكَ لَيْتُ الْغَمْرَ وَالْبَاوِيَةَ فَإِذَا كُنْتُ فِي عَذِيكَ وَبَادِيَتِكَ فَإِذَا نَتَّ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا كُنْتُ صَوْتُكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا رَأْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

إِلَيْكَ نَعْرَاقُ مِنَ الْجِدِّ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ فِي
صَلِيلٍ مُبِينٍ مَصْرُفًا. مَعْدِلًا. صَرَفْنَا إِلَى
وَجْهِنَا.

باب ۲۹۸ قول الله تعالى وَبَشِّرْ فِيهَا آمِنٌ
كُنْ دَابَّةً. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الثُّعْبَانُ
الْحَيَّةُ الذَّكْرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَاتُ أَجْنَاتُ
الْجَانِّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ. أَخَذَ بَنَاهُ يَنْتَهَا
فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ يُقَالُ صَاتَتْ بِسُوطٍ
أَجْنَحَتُهَا. يَقْبِضُ. يَضُدُّ بَرٌّ
بِأَجْنِحَتَيْهِ.

۵۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَيْمَ بْنَ
صَعْتَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَيُتَوَلَّى
أَقْتُلُوا الْحَيَاتِ دَاخِلُوا إِذَا الْفُطَيْتَيْنِ وَالْأَبَا
فَانَّهُمَا يَطْمِسُ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطُ الْجَبَلَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِيهِمَا أَتَا طَائِرٌ وَحْيَةً يَأْتِيهَا
فَنَادَى ابْنُ الْبَابَةِ لَا تَقْتُلُوا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَاتِ
قَالَتْ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَ
بِالْعَوَامِرِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُحَمَّدٍ
فَرَأَى أَبُو بَابَةَ أَوْ نَائِدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَابَعَةُ
وَيُوسُفُ بْنُ أَبِي عَمِيْنَةَ وَاسْلُوحُ الْكَلْبِيِّ وَ
الرُّبَيْدِيُّ وَكَالْصَّالِحِ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ
وَابْنُ مُجَتِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ ابْنَ الْبَابَةِ وَنَائِدُ بْنُ
الْخَطَّابِ.

باب ۲۹۸ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ عِنْدَكَ يَكْتُمُ
بِهَا شَعْفَ الْجَبَالِ.

فَقِيلَ مُبِينٌ: (سورة الاحقاف، آیت ۲۹ تا ۳۲) مَصْرُفًا
نُورِثُكَ كِي جُكْر۔ قَبْرُنَا مُتَوَسِّعَةً كَرْنَا، رَحْمَةً بِحُرْمَتِنَا۔

دیگر مخلوق کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے (سورہ
البقرہ، آیت ۱۶۴)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الثُّعْبَانُ سانپ کو
کہتے ہیں۔ نرسانپ کو حیات کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں
جیسے تیلہ سانپ، اژدہا، کالا ناگ وغیرہ۔ أَخَذَ بَنَاهُ یعنی پ
اس کے ملک اور بادشاہی میں ہیں۔ مَصَافَاتُ اپنے پیروں کو پھیلا
ہونے۔ يَقْبِضُ اپنے پیروں کو مٹانا۔ يَضُدُّ اپنے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران منبر
پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مامدیا کہو۔ خاص طور پر انہیں جن کے
سر پر دو نقشے ہوں اور عیدنی دم والوں کو، کیونکہ ان کے
کاشے سے مینائی جاتی رہتی ہے اور محل ساقط ہو جاتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے
کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی
کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس
کے بعد آپ نے عوامِ نامی سانپوں کو مارنے سے منع فرما
دیا تھا، جو غمزدں میں رہتے ہیں۔ عیدالرزاق نے سترے
اس کی روایت کی اور مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔
اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے
کی۔ صالح، ابن ابی حنصہ، ابن جمیع، زہری، سالم، ابن
عسیر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولبابہ اور
زید بن خطاب نے دیکھا۔

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں بے کروہ
پھاڑوں کی چوٹیوں پر پھیرے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ التَّجْلِ عَكُمْ
يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ النَّطْرِ يَعْرِ
يَدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ .

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَالْخَيْلُ رَأْسُ
فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِذِلُّ وَالْفَتَادِ فِي أَهْلِ الْوَبَرِ
وَالسَّيِّئَةُ فِي أَهْلِ الْكُفْرِ .

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنِي قَتَيْبٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرَ وَآبِي مَسْعُودٍ قَالَ
أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدَيْهِ نَحْوَ الْيَمِينِ
قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانُ هَهُنَا الْإِيمَانُ الْقِسْوَةُ وَغِلَظُ
الْفَقْلُ فِي الْفَتَادِ فِي رَأْسِ الْأَنْبِيَاءِ الْأَرْبَاءِ حَيْثُ
يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي تَرْبِيعَةٍ وَمَضَى .

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ
ابْنِ رَيْحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ
النَّيْكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكَ
وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجَمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا .

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا بَنُو
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَعْدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وقت
قریب ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی کمریاں ہوں گی
جنہیں بے کردہ پساروں کے دروں اور
برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے
دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور مغرب و غروب
مغرب اور اوٹ والوں میں سے۔ کاشتکار گاؤں
والوں میں ہیں اور سکون و اطمینان ان کو حاصل ہوگا جو
بکریوں والے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستہ
مبارک سین کی جانب اشارہ فرمایا: ایمان تو ادا ہے بجز
جو جادو کر سخت دل اور سنگ دل کاشتکاروں میں ہے جو
اونٹوں کی دھم پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان
کے دو سینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے نکلیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ
کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم مانگو
کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو
ریگے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے
شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات
تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر

الشَّيَاطِينُ تَلْشُرُ جَنَدِي فَإِذَا أَذْهَبَ سَاعَةً قَوْمَ
الْذَّلِيلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَسْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مَخْلُوقًا قَالُوا وَخَبَّرَنِي
سَمُرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي
عَطَاءٌ وَوَلَسَّيْتُ دُكْرًا وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فُقِدَتْ أُمَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا
فَعَلَتْ وَإِنِّي لَأَرَاهَا لَا الْفَارُ إِذَا دُضِعَ نَهَا
الْبَانُ الْإِبِلُ لَعَلَّ تَشْرَبَ وَإِذَا دُضِعَ نَهَا الْبُكَانُ
السَّيِّئَةُ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتِ
سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ لِي مَرَارًا فَعَلْتُ أَفْ تَشْرَبُ
التَّوْرَةَ

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهِيَ حَدَّثَتْ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُرِغَ الْفُلُوقُ وَلَوْ أَسْمَعَهُ أَمْرٌ يَقْتُلُهُ وَزَمَّ سَدْرِي
إِنِّي دَقَاصُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَقْتُلُهُ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ أُمَّ ثَمِيرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْثَانِ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَائَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلُوا أَذْطَفِيَّتَيْنِ
فَإِنَّهُ يَلْبَسُ الْبَصَرُ وَيَصِيَّبُ الْحِمْلُ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ

رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں مجھوڑ دو اور نہ اسے
پڑھ کر دروازہ بند کرو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں
کھولتا۔ عمرو بن دینار عی جابر بن عبد اللہ سے ایسا ہی روایت
کرتے ہیں جیسے عطار سے کہ ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں
نہاد کو دوا شدہ اللہ نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بنی اسرائیل کا
ایک گروہ گم ہو گیا تھا، معلوم نہیں ان کا کیا بنا اور میرا تو یہ خیال
ہے کہ یہ جو ہے وہی ہیں، کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ
کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا
جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعبہ اجماع سے
بیان کی تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا
ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا:۔ اور
کیا میں نے توریت میں پڑھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو قوسیق فرمایا
ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔
حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت اہم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم
نہ فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دروہاریوں والے
سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بنائی جاتی رہتی ہے
اور محل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْوَلَدَ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيَذْهَبُ الْبَصَرُ.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکوں سے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور گل گری جاتا ہے۔

۵۳۹. حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِي عَنْ أَبِي يُولُوسَ الْقَشِيرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ هُمْ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَى مَحَايِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهَا سَلَمَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيُّنَ هُوَ نَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَمَكَّتْ أَتَمَلِكُمَا لِذَلِكَ فَلَقِيَتْ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْوَحْشَانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرِذِي طَلِيقَتَيْنِ حَيَاتَهُ لَيْسَ يَسْقُطُ الْوَلَدُ وَيَذْهَبُ الْبَصَرُ فَاقْتُلُوهُ.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمائے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کیسلی نکل تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار ڈالو۔ تو اس وجہ سے میں بھی انہیں مارنے لگا۔ پھر میری حضرت ابولبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرائی مجھے بتایا کہ لڑکوں سے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر ایک سانپ کو نہ مار دیا کرو۔ چونکہ یہ عمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو خست کر دیتا ہے، لہذا اسے مار دیا کرو۔

۵۴۰. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَانِ الْبَيُوتِ فَأَمَّا مَسَكُ عَنْهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں حضرت ابولبابہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوام) کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو وہ اس سے نکلتے پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دئے جاتے ہیں۔

بَابُ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ قَوَاسِقُ يَقْتُلُنَ فِي الْحَرَمِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کائنے والا کتا۔

۵۴۱. حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ قَوَاسِقُ يَقْتُلُنَ فِي الْحَرَمِ الْفَرَسُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحَدْيَا وَالْغَرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی احرام کی حالت میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کائنے والا کتا، کوا اور چیل۔

۵۴۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَلَّمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَسُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغَرَابُ وَالْحَدْيَا.

۵۴۳. حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّيْعٍ عَنْ

كَثِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَيْرٌ وَالْأَكْبَنُ وَأَوْكُو الْأَسْقِيَّةَ وَاجْعِلُوا الْأَبْوَابَ وَالْكَفَتُوا صَبِيًا نَكْرًا عِنْدَ الْغَشَاةِ فَإِنَّ

لِلْبَيْتِ إِنْ تَشَارَا وَخَلْفَهُ وَأَطْفُو الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الدَّرْقَادِ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَتْ الْفَتِيلَةَ فَاحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَايِرٍ فَتَرَكْتُ وَالْمُرْسَلِينَ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَسْتَقَاهَا مِنْ فِيهِ إِذَا أَخْرَجَتْ حَبِيَّةً مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لَنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وَقِيَتْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَافِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَسْتَقَاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعِيْرَةَ وَقَالَ حَنْصَلٌ أَبُو مَعَاوِيَةَ وَسَيِّمَانُ بْنُ قُرَيْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ أَهْرَاقَةَ النَّارِ فِي هَذِهِ رَبَطْتُهَا فَلَمْ تُطْعِمَهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَلُّ بَنُو

روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا درارات کے وقت برتنوں کو دھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کر دو۔ اور گند کر لو اور اپنے بچوں کو مشاء کے وقت باہر جانے سے

روک کر دو۔ جنات کے پھیل جانے اور منہ نکالنے کا وقت ہے۔ اور سوتے وقت چراغ بڑھا دو۔ اور گند کر فوسق کہی جی کو کھینچ لیا ہے اور گھر والے جل جہنم جاتے ہیں۔ ابن جریر، حبیب، عطاء کی روایت میں (فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ كَالْجَمْدِ) فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورۃ المصلات نازل ہوئی ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے۔ تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا۔ ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم پر سبقت سے کر اپنے بل میں داخل ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تو تازگی سیکھ رہے تھے ابو عوانہ، معیرہ، حنصلہ، ابو معاویہ، سیمان بن قریم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک عورت جی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ کپڑے کودے جی کھا لیتی۔ عبد اللہ، سعید المقبری، ابو ہریرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی دوزخ کے نیچے اترے تو انہیں کسی جیوٹی

مَنْ الْأَنْبِيَاءُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ
بِجَهَانِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتَبَايُهَا فَأُخْرِجَ
بِالنَّارِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ فَهَلَّا نَسْلَةً وَاحِدَةً

نملہ کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کی رہائش گاہ تلاش کرنے کا حکم
دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ لگائی۔ پھر انہوں نے
حکم دیا تو ساری جیونیموں کو حبلہ دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف
دسی نرمانی کہ ہر ایک ہی جیونیم کیوں نہ دی۔

بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ
فَلْيَغْسِهْ فَإِنْ فِي أَحَدِي جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي
الْآخَرِي شَعَاءٌ

اگر کبھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے۔
اس سورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک
پریں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۴۷. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ابْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ
فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِهْ ثُمَّ لِيْنِدْهُ فَإِنْ فِي
أَحَدِي جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِي شَعَاءٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں کبھی گر جائے
تو اسے غوطہ دے کر پھینکنا چاہیے کیونکہ اس کے
ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا
ہے۔

۵۴۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
ابْنُ مَنْحُولٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَابْنُ سِيرِينَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَيْرُ لَأَمْرًا لَا مَوْسِمَ مَرَّتْ بِكَ كَلْبٌ
عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ يَذُفُّهُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَتَزَعَّتْ
خُفَّيْهَا فَأَوْقَعَتْهُ بِخِمَارِهَا فَتَزَعَّتْ لَهُ مِنَ الْعَمَاءِ فَغَفَرَ
لَهَا يَذُفُّكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ایک ناسخ
عورت کی صرف اس لیے مغفرت فرمادی گئی کہ اس کا گزر ایک
ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک گندمی کی منڈیر کے پاس
مارے پیاس کے لب بزم پڑا ہوا نہ تھا کہ پیاس سے
مر جاتا۔ اس نے اپنا سوزہ آتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی
نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔

وہ انسان کہ یہ بات انتہائی مفید اور دنیا و آخرت میں فوری کام آنے والی ہے کہ وہ بکریوں اور بھروسہ لوگوں کو آرام و راحت پہنچانے
میں کوشاں رہے جو بھروسہ لوگوں کے دکھ درد میں کام آتا رہے گا۔ جب اس کے عزیز و اقارب اسے قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں ڈال کر چلے آئیں
گے تو اس بکری کے وقت میں غلامی و فدا سن اس پر ترس کھائے گا جیسے وہ مذکورہ بکری کے بندوں پر ترس کھاتا تھا۔ ترس کھانے میں
انسان ہی کی تنفیس نہیں جائز و دل کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ اس حدیث میں فاحشہ عورت کے ترس کھانے کا ذکر ہے اور
یہی عمل اس کی بخشش کا سبب بن گیا تھا۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۶۸۴ میں بھی ہے۔

۵۴۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَبِطَتْهُ مِنَ الدُّهْرِ كَسَا أَتَكَ فَرَمْنَا أَخْبَرَنِي عُثْبَةُ
ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلْ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا:- رحمت کے فرشتے اس گھر میں
داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتا پالا ہوا ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کی ہوتی رہتی ہے ماسوائے کھیتی یا مویشیوں کی حفاظت والے کتے کے۔

حضرت سفیان بن العزیر شہنشاہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کے کام آئے نہ دیوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط ہرگز ہوتی رہے گی۔ سائب نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے؟ جواب دیا: ہاں اس قبلہ کے رب کی قسم۔

حضرات انبیاء کرام کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش۔
مُصَلِّصًا اس میں بھی کو کتے ہیں جس میں ریت کی ملاوٹ ہو، چروہ ایسے بچے جیسے شیکری بھتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بد بوی مٹی ملے ہوئے ہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ مُصَلِّص سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں مُصَرَّابَات یا کسی برتن کو اساتنے وقت جو آواز نکلتی ہے تو مُصَرَّص کہتے ہیں۔ مُصَرَّص یہ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں، اَنْ لَا تُسْجِدَ مُرَاد ہے سجدہ کر دے۔

خلیفہ کی پیدائش کافرشتوں میں اعلان۔

الْمَلَا نِكَهَ بَيْلَتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صَوْرَةٌ

۵۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۵۵۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ.

۵۵۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ سَمِعَ سَفْيَانَ بْنَ أَبِي رَهَافٍ الشَّيْثَوِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يَنْفَعُنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا صَرْفًا نَقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَ رَمِيتَ هَذِهِ الْقَبْلَةَ.

کتاب الانبیاء صلوٰ اللہ علیہم

بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ. مُصَلِّصًا. طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصُلِّصَ كَمَا يَصُلِّصُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ مَنْ مَرَّ بِرَمْلٍ وَنَ بِهِ صَلَا. كَمَا يُقَالُ صَلَا الْبَابُ وَصَرَّصَرَّ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَمَرَّتْ بِرِاسَتِهِ بِهَا الْحُمْلُ فَانْتَمَتْهُ أَنْ لَا تُسْجِدَ أَنْ تُسْجِدَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً
 قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَیْهَا حَافِظٌ اِلَّا عَلَیْهَا
 حَافِظٌ فِی الْکِبَدِ فِی بَشَرَةٍ خَلَقَ وَرِیَاشًا السَّمَاءُ
 وَقَالَ غَيْرُكَ الرِّیَاشُ وَالرِّیْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ
 مَا ظَهَرَ مِنَ الْبَاسِ مَا تَمْتُونُ النُّطْفَةُ فِی اَرْحَامِ
 النِّسَاءِ وَقَالَ مَجَاهِدٌ اِنَّهُ عَلٰی رَجَبٍ
 لِّعَادِیٍّ النُّطْفَةُ فِی الْاِحْلَیْلِ كُلِّ شَیْءٍ
 خَلَقَهُ فَهُوَ شَفَعُ السَّمَاءِ شَفَعُ الْوُتْرِ
 اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنَ تَقْوِیْمٍ

فِیْ اَحْسَنَ خَلْقٍ اَسْذَلُ سَافِلِیْنِ اِلَّا مَنْ اَمَنَ
 خَسِرَ ضَلٰلٍ ثُمَّ اَسْتَمْنٰی اِلَّا مَنْ اَمَنَ لَا یَرْبُ
 لَا یَاْمُرُ نَبِیُّكُمْ فِیْ اَمْرِ خَلْقٍ لِّشَاۤءٍ لِّسُنَنِ
 بِحَمْدِكَ بِعِظَمِكَ وَقَالَ ابُو الْعَالِیَةِ فَتَلَقٰی
 اٰدَمُ مِنْ مَّیْمَةٍ کَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا
 اَنْفُسَنَا فَاَنْزَلْنَاهَا فَاَسْزَلْنَاهَا دِیْتَسَةً
 یَتَغَیَّرُ اَسِیْنٌ مُّتَغَیِّرٌ وَالتَّسْنُوْنُ الْمُتَغَیِّرُ
 حَمَاءٌ جَمْعٌ حَمَآءٌ وَهُوَ الْبَطْنُ الْمُتَغَیِّرُ
 یُخْصِفَانِ اَخَذُ الْخِصَابِ مِنْ دَرَقِ الْجَنَّةِ
 یُرْوَعَانِ الْوَرَقَ وَیُخْصِفَانِ بَعْضَهُ اِلٰی
 بَعْضٍ سَوَّاهُمَا کِتَابَةٌ عَنْ قَرَجِیْهِمَا
 وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ هُنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ
 الْحِیْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی مَا لَا
 یُحْصٰی عَدَدُهَا قَبِیْلُهُ جِیْلُهُ الَّذِیْ
 هُوَ مِنْهُمْ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
 رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطَوَّلَهُ یَسْتَوْنَ ذَرَاۤءًا کَعَرَفَالَ

اور شاوہ باری تعالیٰ ہے۔ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں
 سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (سورۃ البقرہ آیت ۳۰)
 ابن عباس کا قول ہے کہ کُلُّ کَلِمَتِهَا مَافِیْہِ قَوْلُ اللّٰہِ کے معنی میں ہے۔
 بنی گجر سے مراد سخت پیدائش ہے۔ ریاضا سے مال مراد ہے۔
 دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الریاش ذالریش ہم معنی میں۔
 یعنی ظاہری لباس۔ التمتون سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے
 ارحام میں ڈال جاتا ہے۔ مباد کا قول ہے اِنَّهُ عَلٰی رَجَبٍ تقدیر
 سے احمیل میں نطفے کا ٹوٹنا مراد ہے جس سے ہر چیز پیدا
 ہوتی ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت میں۔

الْوُتْرُ وَالتَّعَالٰی ہے۔ فِیْ اَحْسَنَ تَقْوِیْمٍ سے عمدہ پیدائش مراد ہے
 اَسْذَلُ سَافِلِیْنِ میں۔ سوائے اہل ایمان کے غیر سے گمراہی مراد ہے
 لیکن اہل ایمان کا استثناء فرمایا گیا ہے۔ لَارِبٍ چکنے والی۔
 تَنَشُّکُمُ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرمادیں۔ تَلَقٰی تیرا
 عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ تَلَقٰی اَوَّلُ مَرْنِ
 رَبِّہِ کَلِمَاتٍ سے قرآنی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَاَنْزَلْنَاهَا
 یعنی ان دونوں کو ہکا دیا۔ یَتَغَیَّرُ سے غراب جو مابنا مراد ہے۔
 اَسِیْنٌ متغیر ہونا۔ التسنون تغیر پذیر۔ حماء یہ عناقہ کی جمع ہے اور
 وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔ یخسفان یعنی جنت کے پتے لے
 کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوَّاهُمَا یہ فرمایا کہ دونوں سے
 کفایہ ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ یہ اس وقت سے لے کر
 قیامت تک ہے۔ اہل عرب حین اس ساعت کو
 بھی کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو۔ قَبِیْلُ وہ
 گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
 حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع
 (میٹر) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان

مَا يَخْتَلِفُ فِي تَحْيَتِكَ وَتَحْيَتِكَ ذُرِّيَّتِكَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوا وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ قَدْ يَزِلُ الْخَلْقُ
يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَوَّلَ ذُرِّيَّةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْفَقِيرِ لَيْلَةً
أُتِيَتْ رِثَةُ الْيَتِيمِ يَوْمَئِذٍ يُلَوِّهُمُ عَلَى أَشَدِّ كَوَلٍ ذُرِّيَّةُ
فِي السَّمَاءِ إِصْنَاءٌ يَبُولُونَ وَلَا يَنْخَطُونَ وَلَا
يَتَفَلُّونَ وَلَا يَمْنَحُونَ أَهْلَهُمْ الدَّهَبُ وَ
رَشْحُهُمُ الْمُسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْكَوْزَةُ الْأَخْضَرُ
عُودُ الطَّيِّبِ وَآزُ وَاحِبُهُمُ الْخُورُ الْعَيْنُ عَلَى
خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ يَشْتُونَ
ذُرَّاعًا فِي السَّمَاءِ.

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَتْبَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ
لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا
اِحْتَلَسَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَجَّكَتْ أُمَّ
سَلَمَةَ فَقَالَتْ لَحَلَّ لَهَا الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَشِيءُ الْوَكْدُ.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَرَارِيُّ
عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَاتَاكَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا
يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا يَهُوُّ. أَوَّلُ أَشْوَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَقْلُ
طَلَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزِعُ

سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا:- السلام علیکم۔ انہوں نے جواب
دیا:- السلام علیکم ورحمة اللہ یعنی انہوں نے رحمتہ اللہ زاد کہا۔
پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام
کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر
گھٹنا آ رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- سب سے پہلے جو
گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چورہویں رات کے چاند
کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان

چمک دار تاروں کی مانند ہوں گے جو آسمان میں جگمگاتے ہیں۔ انہیں
وہاں پیشاب کرنے، قضاے حاجت کے لیے جانے، غور کرنے
اور ناک صاف کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے
کے اور پینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگلیٹیاں سنگتی ہوں گی جن
سے غور کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بویاں حور عین ہوں گی۔
سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم کی صورت
پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا
رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا پس اگر
عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری
ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں
اور کہنے لگیں: کیا عورتوں کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ ہو تو اولاد میں اس
کی مشابہت کیوں ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب
عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ
منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو
کر عرض گزار ہوئے، میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت
کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ ۱) قیامت
کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ ۲) وہ کھانا کون سا ہے

الْوَلَدُ إِلَى أُمِّهِ مِنْ آيَةِ نَزَّاعٍ إِلَى أَخَوَالِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَنِي بِهَذَا
إِنْعَاجُ بَرِيلُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنْ
الْمَلَكِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا أَقُولُ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنْ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَقُولُ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ فِزْيَادَةٌ كَيْدِ حُوتٍ وَأَمَّا النَّشِيرُ فِي الْوَلَدِ
فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا اشْفَى الْمَرَأَةَ فَسَبَقَهَا مَا وَدَّ كَانَ
النَّشِيرُ لَهُ وَذَلِكَ سَبَقَ مَا وَدَّهَا كَانَتْ الشَّيْبَةُ
لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ مُبْهَتُونَ إِنِّي عَلِمْتُ بِأَسْوَاحِي
قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَنِي بِهَذَا فَنَزَّاعٌ ذِي جَاءَتِ الْيَهُودُ
وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَى رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
قَالُوا أَعَدُّنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَآخِيزُنَا وَابْنُ
آخِيزُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفَرَأَيْتُمْ أَنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ
مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى يَهُودِهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا أَشَرْنَا وَابْنُ قَسِيرْنَا وَ
وَقَعُوا فِيهِ.

میں کو جنی سب سے پہلے کھائیں گے؟ اور کس وجہ سے
بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ
کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ باتیں تو مجھے جبریل ابھی بتا کر گئے ہیں۔ عبد اللہ بن
سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے بھی تو
دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں
کو مشرق سے مغرب میں سے جائے گی اور اہل جنت کا
سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا۔ اور بچے
کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو انکی
کو نچلا ازال ہو جاتا ہے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے ازال ہوگا تو
اس سے مشابہت نکلتا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ
واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض پرواز ہوئے، یا رسول اللہ! یہود
جڑی یتیمان تراش قوم ہے، اگر انہیں میرے اسلام لانے کے متعلق یہ سچا ہے
اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے پس
یہود کا آپ کی بارگاہ میں حاضری ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن سلام گھر میں بیٹھ گئے
رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام تم کیسے آدمی ہیں؟ یہودی کہنے
لگے وہ ہمارے رب کے بڑے عالم اور سب بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں
سب سے بڑا اور سب سے بڑا آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم یہ
دیکھو کہ عبد اللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے۔
اس پر حضرت عبد اللہ کل کل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ ہم میں بڑا آدمی ہے اور نبی ہے آدمی

کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی اسرائیلی نہ ہوئے
تو گوشت کبھی غراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حواء نہ ہوتیں تو کوئی
عورت اپنے منادند کی خیانت نہ کرتی۔

۵۵۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَحْمُودٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَحْيَى
لَوْلَا سَوَادُ إِسْرَئِيلَ لَوَلَّى خَيْرُ النَّاسِ وَلَوْلَا حَوَا وَادُّو
تَحْنُ أُنْثَى زَوْجَهَا.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ
الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ أَوَّلَ خَلْقٍ خُلِقَ مِنْ ضِلَعٍ
وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصُّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ
نَفْسُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَوَلَّاهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ .

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے
پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا
ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے
اور اگر جھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے
رہنا۔

۵۵۹. حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ حَنْظَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ
الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَهُوَ الْقَادِي
الْمُصَدِّقُ إِنَّا أَحَدُكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَوْ بَطْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک
اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح نطفے کی صورت میں
رہتا ہے پھر وہ چالیس دن تک جھے ہوئے خون کی صورت میں

يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ
مُضْغَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَنْبَغُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَكَلًا
يَأْمُرُ بِعِزِّ كُلِّ سَائِلٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ
وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ ثُمَّ يَنْفَعُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتَهُ وَ
يَبْنِيهَا لِأَذْرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتَهُ وَيَبْنِيهَا لِأَذْرَاعٍ
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
فَيَدْخُلُ النَّارَ .

میں رہتا ہے پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے پھر
اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ لے
۱۱ اس کا عمل ۱۲ اس کی موت ۱۳ اس کا رزق ۱۴ شقی ہے یا سعید پھر
اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی دوزخ میں جیسے عمل
کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میڑ کا ٹکڑا
رہ جاتا ہے لیکن اس پر فرشتہ تقدیر قاب آجاتا ہے کہ جہنم میں جیسے عمل
کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہیں بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنت
جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف
ایک میڑ کا ٹکڑا رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور
جہنم میں جیسے عمل کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۶۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْقَعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
اللَّهُ وَكَلَّ فِي الرَّحِمِ مَكَلًا فَيَقُولُ يَا مَرْيَمُ طُفْئَتِ
يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثَى يَا رَبِّ
شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتُبُ
كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک
فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یارب! یہ نطفہ ہے۔
یارب! یہ جھوا خون ہے۔ یارب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس
کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے، یارب! یہ مرد ہے
یا عورت؟ یارب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس
کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ
کے شکم میں ہوتا ہے۔

۵۶۱ حَدَّثَنَا قَلِيسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ الْجَوْنِيَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ يَهْدِيكُمْ إِلَى مَا تَحِبُّونَ أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّنَا كُنَّا فِي الْأَرْضِ مِن شَيْءٍ أَكُنْتُمْ تُفْتَدَوْنَ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَى مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبٍ أَدَمَ أَن تَلْ تُشِيرَ لِي فِي خَائِبَةٍ إِلَّا الشِّرْكَ لَمْ

۵۶۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ لَأَوَّلِ كَيْفَلٍ مِّنْ دَمِهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَن سَنَّ الْقَتْلَ

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُّجْتَدِدَةٌ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجْتَدِدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبَشٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَذَابٌ وَجَلٌّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلِيحِي أُمِّيَكِي وَفَارَ الشُّرُومُ نَبِمَ السَّمَاءِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ وَجِبَةُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَابٌّ مِّثْلُ حَالٍ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَن أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى أَخِي الشُّرُومَةِ وَأَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ لَتَقُوهُنَّ إِن كَانَ كُفْرًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس روزِ قیامت سے فرمائے گا جس کو سب سے کم ذلّ دیا جاوے گا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا ساز و سامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت غوراً استفسار کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی بیٹی میں تھا کہ میرے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی دنیا میں کوئی ناسحق قتل کیا جاتا ہے تو اس خون کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے جس نے رسم قتل ایجاد کی تھی۔

روحیں فوج کی طرح جمع ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ روحیں فوج کی طرح جمع ہیں جن میں وہاں آشنائی ہوگئی ان کے درمیان یہاں ہفت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے نا آشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگناہ رہیں گی۔ یحییٰ بن ابیوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (سورہ ہود، آیت ۲۵) ابن عباس کا قول ہے کہ بادِی الرَّأْيِ سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ قلبی روک لے مارا کہ تو میری پانی کا بھوٹ پڑا۔ مکرر کا قول ہے کہ نور سے سطحِ زمین مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جو دی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ذاتِ حالت۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرانے اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آئے۔ تا آخر سورہ نوح۔ نیز فرمان الہی: اور انہیں نوح کی خبر دینا کہ سننا۔ جب اس نے اپنی قوم سے

عَلَيْكُمْ مَتَاعِي وَتَذَكِيرِي يَا أَيَّتُهَا النَّاسُ إِلَى قَوْلِهِ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ بَيْنَ عُمَرَ وَبَيْنَ اللَّهِ
عَنْهُمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ
إِنِّي لَا أَسْأَلُكُمْ عَنْهُ وَمَا مِنْ بَنِي آدَمَ أَشَدَّ قَوْمًا
لَقَدْ أَتَدَّرَكُوا قَوْمًا وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ
فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ بَنِي آدَمَ قَوْمًا تَعْلَمُونَ أَنَّهُ
أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ .

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا
عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرٌ
إِنَّهُ يَجِيءُ مَعَ بَيْتَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي
يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنَذِرُكُمْ كَمَا
أُنَذِرُ بِهِ نَوْحٌ قَوْمًا .

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَّاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَجِيءُ نَوْحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ
بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ ثُمَّ يَقُولُ لَا مَتَّحِمٍ
هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ
فَيَقُولُ لِمَنْ مِمَّنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ
قَدْ بَلَغَكُمْ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ .

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي ذَرَّةَ عَنْ أَبِي

کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نفل
یاد دلاتا تا مین المسلمین (سورہ یونس، آیت ۲۰۷)
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے
اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر مجال
کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے
اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔
لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی
قوم سے نہیں کہی ہے۔ پس خبردار ہو جاؤ کہ دجال کا نام ہے اور
اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں مجال
کے بارے میں ایسی بات نہ بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں
بتائی۔ بیشک مجال کا نام ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ
کی شبیلے لائے گا لیکن جسے جنت کے گاہ جہنم ہوگی۔ اور بیشک
میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جسے
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت
کو کہنے کے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت
فرمائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچائے تھے؟ جواب دیں گے،
ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے حکم
میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے
پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت حضرت نوح
فرمائے گا کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے،
حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں
گے کہ انہوں نے احکام پہنچائے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشادِ باری
تعالیٰ کا: اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب رسول میں افضل کیا تاکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے قرآن کی خدمت میں بکری کی دھڑی کا گوشت

۱۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ شفیع اور صاحب مقام محمود صرف ایک ہی ہستی ہے اور وہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پروردگار عالم نے خود قرآن مجید میں یہی فرمایا ہے۔

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

مُحَمَّدًا - (۴۹:۱۴)

قرب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود پر فخر کرے گا۔

مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے۔ جب اس جگہ آپ جلوہ افروز ہوں گے تو اولین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں گے۔ مدد ساری بڑی سے بڑی ہستیاں بھی اس وقت لب کشائی کی جرأت نہیں کر سکیں گی۔ اولو العزم پیغمبر تک نفسی نفسی ستائیں گے اور لوگوں سے اذہبوا اراط غیری ہی فرمائیں گے صرف آپ ہی وہ بیکہ تازہ نفیلت ہیں جو لوگوں سے انا لہا فرمائیں گے یعنی شفاعت کرنے کے لیے تو میں ہی منسوب ہوں۔ آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے تو اس کے بعد جو انبیاء و صلحا شفاعت کریں گے وہ آپ کی شفاعت ہی کا ایک حصہ ہوگا اور جلد شفاعت کرنے والے آپ ہی کی نیابت میں کریں گے اس روز جس طرح آپ کی مانی بلانے کی اور اللہ رب العزت میدانِ مشرب میں جس طرح اپنے محبوب کی مرضی کے مطابق فیصلے فرمائے گا۔ اسی کے باعث تو مولانا حسن رضا ناں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں

کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۵۹۲ اور ۱۸۲۳ کے تحت بھی ہے۔ امارتِ شفاعت مختلف صحابہ کرام سے مروی ہیں اور مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔ امام احمد رضا ناں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں بعض اسامی الاربعین میں پیش کی ہیں اور شبلی الیقین کے اندر تو حدیث شفاعت کو خاص ترتیب کے ساتھ ایک ہی لڑی میں پروردگار پیش کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذَا مِنْ مُتَذَكِّرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَاقَةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت ہر تَمُوتُ مِنْ قَدِّكَ کو عام مشہور قسرات کے مطابق تلاوت فرمایا۔

بَابُ ۳ وَرَأَى النَّبِیَّاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْثًا وَتَذْمُونَ أَحْسَنَ الْعَالَمِينَ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوا بِآيَاتِهِمْ لَمُحَضُّوْنَ وَالْأَعْيَادِ اللَّهُ الْمُخْلِصِينَ وَتَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ يَا الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَذْكُرُ بِحَسْبِ سَلَامٍ عَلَى إِلَهِ يَأْسِينِ إِنْكَادُ لِكَ تَجِدِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ

حضرت ابیاس علیہ السلام: ارشاد باری تعالیٰ ہے اور بیشک ابیاس پیغمبروں سے ہے جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم بڑھتے نہیں ہو کہ میں کو پوجتے ہو اور اس کو جھوٹ دیتے ہو جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے یعنی اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا۔ پھر انہوں نے مجھ کو بتا دیا کہ تمہارے پروردگار نے تمہارے سوا کسی اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے اور ہم نے پچھلوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔ (سورۃ القصص آیت ۲۵۹) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ ذکر خیر کا اولین تذکرہ فرمایا گیا۔ سلام ہو اس پر

عِبَادَنَا الْمُؤْمِنِينَ هَذَا كَذُوبٌ عَنِ ابْنِ
مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ إِلْيَاسَ هُوَ
إِذْ رُلِيَ.

بیشک ہم ایسا ہی صلیبیہ ہیں نیکوں کو۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے
کامل الایمان بندوں میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلند مکان پر اٹھایا۔ رسول
معموم، آیت ۱۵۰۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری سے ان کے
متعلق روایت ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھایا۔ رسول
معموم، آیت ۱۵۰۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری سے ان کے
متعلق روایت ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجب ہر مہینہ اسیرے مکان کی صحبت
کھولی گئی اور میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں
نے میرا سینہ چمکایا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا
فلست لائے جو حکمت و ایمان سے ہمراز تھا اور اسے میرے پیچھے میں
اندھیل دیا اور پھر اسے سی دیایا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھنے
لگے۔ جب آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کے خازن
سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا، کون ہے؟ جواب
دیا میں تو جبرئیل ہوں۔ پوچھا، کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب
دیا، میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ روایات
کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔
جب ہم آسمان پر پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے دائیں جانب
آدمیوں کا ایک جم غفیر ہے اور بائیں طرف بھی جب وہ اپنے دائیں
جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو رونا
لگتا ہے۔ پھر اس آدمی نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرہاب۔ میں نے
روایت کیا کہ اسے جبرئیل ایہ آدمی کون ہے؟ جواب دیا، یہ حضرت آدم
علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی رو میں ہیں۔ پس دائیں
طرف واسے جنتی ہیں اور بائیں بائیں غم غمیز روزخوین کا ہے۔ اسی لیے
یہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستے اور بائیں جانب دیکھ کر روتے تھے۔ پھر
جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، حتیٰ کہ دوسرے آسمان تک
چلے۔ اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَا هُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ
عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ ح
۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ
أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَنَايِمٌ كَتَمْتُ
فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَّجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَّاهُ بِمَاءٍ
وَزَمَّ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُتَمَلِيٍّ بِحِكْمَةٍ
وَرَأَيْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ
أَخَذَ بِيَدِي فَخَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِيخَانِيزِ السَّمَاءِ
الْمَتَّحِ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا أَجْنَبِيْلٌ فَفَعَلَ
مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُمِّمِلْ إِلَيْهِ
قَالَ نَحْنُ فَاذْنَبْ فَلَمَّا عَلَيْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ
عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدٌ وَفِي يَدَيْهِ أَسْوَدَةٌ فَإِذَا أَنْظَرَ
قَبْلَ يَمِينِهِ ضَجِجَكَ وَإِذَا أَنْظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ
مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِينَ وَالْإِبْرَاهِيمَ الصَّالِحِ فَكُنْتُ
مِنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْإِسْرَافَةُ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسْرُ بَنِيهِ فَأَهْلُ
الْبَيْتِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ النَّبِيُّ
عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا أَنْظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ
ضَجِجَكَ وَإِذَا أَنْظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ خَرَجَ
بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ

لَعَنَّا فِيهَا قَتْلَهُ فَقَالَ لَهُ خَارِفُهَا مِثْلُ مَا قَالَ
الْأَوَّلُ فَقَتَلَهُ قَالَ أَنَسُ قَدْ كَرَأْتَهُ وَجَدَ فِي
السَّمَوَاتِ إِذْ رَأَى مُوسَى وَعِيسَى وَابْرَاهِيمَ وَلَمْ
يُشَبِّهْهُنَّ كَيْفَ مَنَّا لَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ كَرَأْتَهُ
وَجَدَ أَدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَابْرَاهِيمَ فِي
السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جَبْرِئِيلُ
بِإِبْرَاهِيمَ قَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ الْأَخِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِذْ رَأَى خُفَّ
مَرْثُتَ يَمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى
ثُمَّ مَرَّ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ثُمَّ مَرَّ
بِابْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حُزَيْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبِيبٍ
الْأَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ عِدَّةٌ فِي حَقِّ ظَهَرْتُمْ لَسْتُوِي أَسْمَعُ
صَرِيحُ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حُزَيْمٍ وَأَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَضَ اللَّهُ عَلَى خَبِيرَيْنِ صَلَوةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ
حَتَّى أَتَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا أَلَدَى فَرَضَ عَلَى
أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَبِيرَيْنِ صَلَوةً قَالَ
فَرَا جِعُ رَبِّكَ فَإِنْ أُمَّتَكَ لَا تُطِيعُونَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَا جِعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ رَا جِعْ رَبِّكَ قَدْ كَرَّمْتَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ رَا جِعْ رَبِّكَ
فَإِنْ أُمَّتَكَ لَا تُطِيعُونَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَا جِعْتُ
رَبِّي فَقَالَ رَحِي خَسَنٌ وَهِيَ خَسَنُونَ لَا يَبْدُلُ
الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَا جِعْ

کی طرح جواب و سوال ہوئے یہاں تک کہ وہ دوازدہ کھول دی گیا۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ پھر مجھے سے حضرت ابو ذر نے (ا ذکر کیا کہ باقی آسمانوں میں حضرت
اور اس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور یہ مجھ پر ثابت نہیں
کہ ان کے مقامات کہاں ہیں ماسوائے اس کے جو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت
آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو بچھے آسمان پر۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ جب جبرئیل کاگز حضرت اور اس کے پاس سے ہوا تو انہوں نے
کہا: ہر صالح نبی اور صالح بھائی مر جہا میں نے دریافت کیا، یہ کون ہیں، ہر جواب
۲۔ یہ حضرت موسیٰ ہی ہیں پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا
صلح نبی اور صالح بھائی مر جہا میں نے دریافت کیا، یہ کون ہیں، ہر جواب دیا
یہ حضرت عیسیٰ ہی ہیں پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے
کہا: ہر صالح نبی اور صالح بیٹے مر جہا میں دریافت کیا، یہ کون ہیں، ہر جواب
دیا: یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابو بکر بن حزم نے نبوی
کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حنیفہ انصاری دونوں سے روایت ہے کہ
نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے سے کہ اور مجھے سے یہاں تک کہ مجھے ایک ہزار
جگہ دکھائی دی، جہاں سے میں قسموں کے چٹنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابن
حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نازیں فرض فرمائیں۔ میں
اس حکم کو سنے کہ وہاں لوٹا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا
انہوں نے دریافت کیا: آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے جواب
دیا: ان پر پچاس نازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا: اپنے رب کی جانب
لو گئے کیونکہ آپ کی امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب
کی طرف لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے
گزرا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جا بیٹے۔ پھر پہلے کی طرف
واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی جانب
لوٹا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے: اپنے رب کے حضور ہر جا بیٹے کیونکہ
آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں
جا کر اتویہ پانچ نازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ اللہ
باری تعالیٰ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔
پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا تو کہنے لگے: اپنے رب کے

رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ
حَتَّى آتَى بِهَا ابْنُ رَافٍ الْمَنْتَهَى فَغَضِبَهَا الْوَأَنُّ
لَا أَدْرِى مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ حَتَّى إِذَا
فِيهَا حَتَايِدُ اللَّوْكُورِ إِذَا تَرَابُهَا
الْوَسَنُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى . وَإِلَى عِبَادِ
آخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَقَوْمِ ارْغَبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِذْ أَنْذَرْتُكُمْ هُودًا بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
إِذْ أَنْذَرْتُكُمْ هُودًا بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
تَنْجِزِي الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ . فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَ
سُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَأَمَّا عَادُ
فَأَهْلِكُوا بِوَيْحِ صُرُوصٍ شَدِيدَةٍ عَائِشَةُ
قَالَتْ ابْنُ عِيْنَةَ . حَدَّثَتْ عَنِي الْخُزَّانِ
سَحَرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَشَمَانِيَةَ
أَيَّامٍ لَا حُسْرَمًا مَتَتْ بِحَقِّ قَتَرِي الْقَوْمِ
فِيهَا صُرُوصٌ كَأَنَّهَا أَنْجَلَتْ نَحْلَ خَادِيَةٍ
أَصْوَتْهَا . فَمَنْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ
بَقِيَّةٍ

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصُرْتُ
بِالْقَبَا وَأَهْلَيْتُ عَادَ يَا لَيْلُ بُولٍ قَالَ قَالَتْ بَنِي
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ هَلْبِي
فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَخْصَرِ بْنِ حَابِسَ
الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمَجَاشِعِيِّ وَعِيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ
الْقَذَافِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْفَلَّاحِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي تَبَهَانَ

مضروب پھر ماریے۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے رب کے حضور
جاتے ہوئے خرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے لے کر سدرة المنتہی
پر پہنچے۔ اے ایسے رنگوں نے ڈھاپ رکھا تھا جنہیں میں
نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، تو دیکھا
کہ موتی اس کے سنگریزے اور مشک اس کی مٹی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور عاق قوم۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اور عادی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم
اللہ کی بندگی کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۶۵) نیز: جب اس
نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈھایا۔۔۔ تا تجزئ القوم المجرمین۔
سورۃ الاحقاف، آیت ۲۱ تا ۲۵ اس بارے میں عطاء سلیمان رحمۃ
اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عاق قوم کی تباہی۔ ارشاد باری ہے۔ اور رہے عاد، وہ
ہلاک کیے گئے نہایت سنت گرجتی آندھی سے۔ (سورۃ العنکبوت)
آیت ۵) عثت یعنی اپنے مستطعم کے قبضے سے باہر ہو گئی۔
وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر چلتی رہی۔ سو
سے مراد پلے درپلے چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا
تو کھجور کے ٹھوکے سے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا
توان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے باقیہ کا معنی ہے جو
باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور
قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ سچا اور سچوں میں تقسیم کر
دیا، یعنی اقرب بن مالس، عطلی پھر عباسی، عیسٰ بن بدر الغضائری، زید
عطائی جو نجد میں، بنو تیمان میں شامل ہو گئے، طلحہ بن علائہ عامری
جو یمن بنو کلاب میں شامل ہوئے، کو دیا۔ یہ بات قریش
رہا جری، والنصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا
گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تالیف

وَعَلَقَمَةً يَنْ عَلَانَةً الْعَامِرِي ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كَلَابٍ
فَغَضِبَتْ ثَرْيَاسٌ وَالْأَنْصَارُ كَالْوَالِطِيِّ صَنَاءُ يَدُ
أَهْلٍ تَجِدُ وَيَدْعُكَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ فَنَاقِلُ
رَجُلٌ عَائِدُ الْحَيَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ بَأْتِي الْجَبِينِ
كَتُ اللَّحِيَةِ مَعْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ أَلَيْقَ اللَّهُ بِمَا مَحَمَّدُ
فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَا مَنِي اللَّهُ عَلَى
أَهْلٍ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمُونِي كَسَالَةُ رَجُلٍ قَتَلَهُ الْحَبِيبُ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَتَمَعَهُ فَلَمَّا وَثِقَ قَالَ إِنَّ مِنْ هُنْتَهَى
هَذَا أَوْ فِي عَقِيبِ هَذَا كَذِبٌ يَغْدُرُونَ الْقُرْآنَ لَا
يُجَادُونَ حَتَّى جَرَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ مَدُونٌ
السَّهْوِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَغْتَبِلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ
يَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَيْتَ أَنَا أَدَّ كَذِبُهُمْ لَأَقْتُلَهُمْ
قَتْلَ عَادٍ

قلوب کے لیے دیتا ہوں پھر ایک آدمی آگے بڑھا جس کا انگلیں اندر
دھنسی ہوئی تھیں درخار شکے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی
دارھی گھٹی اور سر منڈا ہوا (مُنْدُ) تھا کہنے لگا:۔ اے محمد اللہ
سے ڈر۔ آپ نے فرمایا: اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی
اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت
میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک
شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی۔ میرا خیال
ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما
دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے
پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ
ان کے حق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں
گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے
اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو دیکھ لوں گا

فتاویٰ ذوالنورینہ سے متعلق یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹ کے تحت بھی ہے۔ اس شخص
کا نام حرقوم بن زبیر تھا۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ رسالت میں اتنی جہارت کرنے والا شخص بھی واجب القتل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رعایت برقی اور اس کو قتل کر دینے کی اجازت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بھڑکے قیامت تک کے حالات و
واقعات بھی کتب دست کی طرح نظر آتے رہتے تھے لہذا انھیں تعداد معجزانہ نگاہوں سے دیکھ کر مسابہ کلام کرتا یا کہ اس شخص کی سنگت یعنی ذریت
قیامت تک مختلف رنگوں میں منظرِ عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں خدائی فوجدار اور سرکاری نمبردار بن کر رہیں گے۔ اور غیر مسلموں کے رنجش
اور دراز دار ہوں گے مختلف احادیث میں ان کی کافی ظاہری نشانیاں بتائی گئی ہیں جبکہ احادیثِ مطہرہ میں ان کے ظاہر و باطن کا مال لیون نگاہ ہوا ہے
۱۔ ان کے اکثر لوگ نمازی نہیں گئے اور نمازی بھی غصب بنا سوار کر پڑھیں گے جس کے باعث اصلی اور قدیمی مسلمان اپنی نمازوں کو ان کی
نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانیں گے۔

۲۔ نمازوں میں یا مال ہی ان کے اور اصلی مسلمانوں کے روزوں کے درمیان ہوگا۔

۳۔ اصلی اور قدیمی مسلمانوں کی نسبت قرآن کریم کی تلاوت یہ لوگ زیادہ کریں گے

۴۔ قرآن مجید ان کی زبانوں پر تو بہت دود ہوگا لیکن اس کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ ملت ذوالنورینہ کے خلق سے بیگناہ
نہیں پائے گا۔

۵۔ آپ نے بتایا کہ یَحْزُجُّ مِنَ الدِّينِ كَمَا شَرَّهُوهُ مِنَ الرَّمِيَةِ یعنی دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکر سے پار نکل جاتا ہے۔
یہ بات ہر کسی کو مبہم معلوم ہوگی کہ نماز روزہ اور تلاوت وغیرہ عبادات میں امتیازی شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے جسے قبول قرار پائے
ان کے دین سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ قرین و تفتیش رسالت کی بیماری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی ایمان کی حدوت سے
محروم ہو جاتا ہے تو دوسری طرف اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں لہذا شائع شدہ اعمال و عبادات کا ظاہری مسکن و جمال اس صورت میں انسان کو

کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۶۔ مگر صادق علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمان سے نکلا ہوا تیر جس طرح واپس نہیں آتا اسی طرح وہ اسلام کے ٹھیکیدار بننے والے دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ جب وہ مسلمان کہلائیں گے مسلمانوں میں ہی شمار کیے جائیں گے بلکہ ظاہری اہمال و عبادات کے لحاظ سے وہ بڑے بڑے مسلمان نظر آئیں گے۔ ان کا دین میں واپس نہ آنا کس وجہ سے ہے؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ وہ بعض غلط عقائد و نظریات اور خصوصاً توہین رسالت کے باعث اپنی ایمانی دولت کو ضائع کر چکے ہوں گے۔ جس کے باعث ان کے بظاہر خوشناما اعمال اُن تھبٹھٹا اَعْمَالُ لُکھڑ کی وعید کے تحت ضائع ہو جاتے ہیں جس کے باعث وہ شمار میں نہیں آئیں گے اور ان پر اس خدوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا جیسے غیر مسلموں کے نیک اعمال پر آخرت میں کوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

۷۔ آپ نے اُن کی برصفت بھی بتائی کہ یَقْتُلُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ۔ یعنی وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ مسلمان کہلانے کے باوجود وہ اپنے ہاتھوں کو اصلی مسلمانوں کے خون سے کیوں رنگیں کریں گے؟ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اصلی اور قدیمی مسلمان ان کی نگاہوں میں سرے سے مسلمان ہی نہیں ہوں گے بلکہ مشرک ہوں گے جس کے باعث انہیں قتل کرنے کو یہ اعلیٰ وجہ کی نیکی شمار کریں گے اور جس بگڑے انہیں تسلسلہ حاصل ہو جائے گا۔ وہ اہل اصلی اور قدیمی مسلمانوں کے لیے یہ جلتے ناگہانی ثابت ہوں گے اور اُن پر قیامت قائم کر دیں گے۔ دنیا میں ان کے فیصلہ و غضب کا نشانہ صرف اہل مسلمان ہی ہوں گے۔

۸۔ قرآن رسالت ہے کہ یَقْتُلُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَذُوْنَ اَهْلِ الْاَدْنٰی یعنی وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر مشرک سے نفرت کے باعث مسلمانوں کو قتل کرتے تو بت پرستوں کو نظر انداز نہ کرتے لیکن درحقیقت اہل اسلام و مسلمین کی دشمنی اُن کے ہر گ در لفیے میں سمائی ہوئی ہوگی جس کے باعث اصلی مسلمانوں سے ہمیشہ ممانعت آرائی رکھیں گے۔ اُنہی برسات دن طرح طرح کے الزامات مانڈ کرتے رہیں گے۔ اور اُن کے راستوں میں کانٹے بچیلنے میں کبھی کسی کو تاہی کے ترچب نہیں ہوں گے لیکن بت پرستوں کے اس طرح یار و غم غلام بن کر۔ میں تمہیں کہ اُن کے گھے کا ہار اور گاندھویت کے طہر دار نظر آئیں گے۔

۹۔ حدیث ۸۱۶ میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں جاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ اُن کے قاتل کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ گستاخ رسول ہوں گے کیونکہ گستاخ رسول کے سوا اور کسی کو قتل کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔

۱۰۔ حدیث ۱۴۸۰ میں آپ نے فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم نمود کی طرح قتل کر ڈالوں؟ آخر آپ نے انہیں قتل کرنے کے لیے کیوں فرمایا جبکہ وہ تو کلمہ گروہوں گے۔ غلام روزے میں اصلی مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہوں گے۔ قرآن کریم زیادہ دہی پر چڑھ رہے ہوں گے۔ دلیہ مائتہ بنو و عراب کی زینت ثابت ہونے والے اُن مسلمانوں کو آپ نے قوم نمود کی طرح قتل کر دینے کے متعلق کیوں فرمایا۔ اسی بات پر غصہ دل سے غم کر لیا جائے تو اس سلسلے کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ آگے دَاللّٰہُ یَهْدِیْ فِیْ صَوْنٍ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

۵۷۰ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ اَبِيْ رَاسْحٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ اَهْلًا مِنْ مَّذْكَرٍ بِاَنَّ قِصَّةَ يٰ اَجُوْبَ وَمَا جُوْبَ وَقَوْلِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قتل میں مَذْکَرِ سورۃ القمر آیت ۱۵، ۱۴، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶ پڑھتے ہوئے سنا۔ یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین۔

تَعَالَى قَالُوا يَا ذَا الْقُرْآنَيْنِ إِنَّا يَا جُورٌ وَمَا جُورٌ مُّفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ لَكَ عَزْ ذِي الْقُرْآنَيْنِ قُلْ مَا تَلُوا عَلَيْكُمْ مَثَلٌ ذِكْرًا إِنْ كُنْتُمْ كَانُوا فِي الْأَرْضِ وَأَتَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبِعْ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ التَّوْحِيدُ زَيْدُ الْحَدِيثِ وَاحِدٌ هَذَا بَرَكَةٌ وَهِيَ الْقِطْعُ حَقٌّ إِذَا سَادَ بَيْنَ الصَّدَقَيْنِ. يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا عَلَى الْجَبَلَيْنِ وَالسَّيِّدَيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَدَجًا أَجْرًا. قَالَ التَّوْحِيدُ حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَادًا قَالُوا تَوْحِيدُ أَكْثَرُ عَلَيْهِ قَطْرًا. أَحَبُّتُ عَلَيْهِ رِصَاصًا. وَيُقَالُ الْحَرِيدُ. وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّمَّاسُ. فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوا. يَحْلُوهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطْعَمَ لَهُ فَبَذَلَ لَكَ فُتْنَهُ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَمَا اسْتَطَاعُوا إِلَهُ تَقَبُّا قَالُوا هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّا. الْوَقْفُ بِالْأَرْضِ وَنَادَى دَكَّا. لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكَّا الْهُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّى صَلَبَ مِنْ الْأَمْعَادِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا. وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ. حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَ أَكْمَهُ. قَالَ رَجُلٌ لَتَلَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السَّيِّدَ مِثْلَ الْبَرْدِ الْمُحْتَبَرِ قَالَ رَأَيْتُهُ.

۵۴۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَكَانَ مِنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْلَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ زَيْلَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا

قرآن کریم میں ہے۔ اسے ذوالقرنین! بیشک یا جوج اور ماجوج میں میں فساد مچاتے ہیں (سورۃ الکہف، آیت ۹۳)

ذوالقرنین کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور تم سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا ذکر پرہ کرستا ہوں۔ بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر جہہ کا ایک سامان عطا فرمایا۔ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا۔ تاہم سورۃ القصص، سورۃ الکہف، آیت ۸۳ تا ۹۲ اس کا واحد ذکر ہے یعنی مکر اور یہاں تک کہ جب وہ قتل پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھا دی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ وہ قنین اور مسکنین سے دو پہاڑ ملا دیے۔ بخاری احبت۔ قرآن کریم میں ہے۔

کما یحیونہو یہاں تک کہ اسے آگ کر دیا گیا۔ الاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا اندلی قوی سورۃ الکہف، آیت ۹۲ قطر کا معنی بعض راہگ تاتے ہیں بعض ہوا اور بعض پتیل ماہن عباس کا قول ہے کہ اس سے تانبا ہوا ہے۔

تو جوج ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے (آیت ۹۴) اسْتَطَاعُوا فَقَتَلُوا کاباب استفعال ہے، اسی سے مفتوح ہے یعنی اسْتَطَاعَ یَسْتَطِيعُ بعض حضرات کا قول ہے کہ اسْتَطَاعَ یَسْتَطِيعُ ہے۔ اور نہ وہ اس میں سوراخ

کر سکے کما یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا۔ (آیت ۹۴، ۹۵) دُکَّازِینَ سے ملنا اور دُکَّازِ اس اٹھنی کو کہتے ہیں جس کا کوہ ان نہ جو۔ اور دُکَّاک سے دو زمین

ملا دیے جو ہوا اور سخت ہو۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس روز ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان تک ایک گروہ کا دوسرے پر ریلا آئے گا (آیت ۹۸، ۹۹)۔ بیان تک کہ جب کھونڈے مائیں گے یا جوج اور ماجوج

اور دوسرے ہندو سے ڈھکتے ہوں گے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت ۹۶) قتادہ کا قول ہے کہ حدیب سے ملا ہندی ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے وہ دیوار (سد سکندری) دیکھی ہے وہ بخاری دار چادر کی طرح ہے فرمایا تم نے رائی دیکھی ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گجراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے

والے شہر سے کہ یا جوج اور ماجوج نے آج دیوار میں آنا شکاف

فَرَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِئْسَ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ
قَدِ افْتَرَبَ فَنَجَّيَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ
مِثْلَ هَذِهِ وَحَقَّقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِبْهَامَ وَالْإِصْبَغَ تَلْبِيهَا
قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَزَيْنَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتَ
كَثْرَ الْخَبَثِ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَ
اللَّهُ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا
وَعَقْدَ بَيْدِهِ تِسْعِينَ.

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ
عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ قِيْلُ لَكَ بِكَ وَسَعْدِيكَ
وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قِيْلُ لَكَ أَخَذْتُمْ بَعَثَ النَّارَ قَالَ
وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ
وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشْيِبُ الصَّغِيرُ وَ
تَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ
سُكَانِي وَمَا هُمْ بِسُكَانِي وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ
شَدِيدٌ خَالِدُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيَتًا ذَلِكُ
الْوَاحِدُ قَالَ أَبَشِرْ وَآفَاتٍ مِنْكُمْ رَجُلًا وَ مِنْ
يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ أَلْعَنَّا شَقْرًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِي إِنْ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا رُبَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّجَرَةِ
الَّتِي تَرَى فِي جَدِيدِ ثَوْبٍ أَبْيَضٍ أَذْكَشَعْرَةٍ بِيضَاءُ
فِي جَدِيدِ ثَوْبٍ أَسْوَدَ.

بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ

کر دیا ہے، پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے
حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش مسرہاتی ہیں
کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا ہم جگہ جو ہمیں
گئے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا،
ہاں۔ (ایسا اس وقت ہوگا، جب نبیات برہ
جائے گی۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار
اتنی کموں دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوٹے
کا ہندسہ بنایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا کے دنیا
فرمائے گا، اسے آدم ابو عرین کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے
کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت
میں ہے۔ حکم ہوگا دوزخ کی فوج کو دوسروں سے الگ نکال دو۔
عرض کریں گے، دوزخ کی فوج کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا، ہر ہزار میں سے
نوسو نوٹے۔ یہ سن کر بچے بوڑھے جو ہائیں گے اور عالمہ کامل
گر جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ وہ
نشہ میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگ
عرض گزار ہوں، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا، تمہیں
بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار
یاجوج و ماجوج سے پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل
جنت کا چوتھا ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کی پھر فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم
اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کی۔ پھر فرمایا، میں امید رکھتا ہوں کہ
تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس دفعہ تکبیر کی۔ پھر فرمایا، تم
لوگوں میں اس طرح جو جیسے سفیدیل کے ہم پر کالے بال یا جیسے کالے
بیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ارفاہ باری تعالیٰ ہے :-

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَحَدَ شُرَكَائِهِ عَنْ كُتَيْبِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مُرَيْمَ فَقَالَ مَا لَهُمَا فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مَصُورٌ فَتَالَهُمَا يَسْتَقْسِمُوا

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمُرِيدٍ خَلَّ حَتَّى آمَدَ بِهَا فَحَبَّيْتُ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتِلْتُمُ اللَّهَ وَاللَّهُ إِنْ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَلْزَمَ النَّاسَ قَالَ أَلْعَاهِلُ فَقَالُوا نَيْسَ عَن هَذَا لَسَّا لَكَ قَالَ فَيُؤَسُّنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنِ بَنِي اللَّهِ ابْنِ خَنِيلٍ اللَّهُ قَالُوا لَيْسَ عَن هَذَا لَسَّا لَكَ قَالَ فَخَنَ مَعَادِنِ الْعَرَبِ لَسَّا لَوْنٌ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُتِحُوا قَالُوا أَوْ أَسَامَةُ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةُ أُنَبِّئُ أَنْتَانِ عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا كَادَ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا وَآثَرَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن دکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پالنے پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ عرض گزار ہوئے: ہم ان کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا: تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے: ہم اس بارے میں بھی آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا: تو تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو۔ دس سو اوزمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ افقہ حاصل کریں، اس کو دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

حضرت سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے۔ پھر ہم ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے جن کا لمبائی کے باعث میں سر نہیں دیکھ سکتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت

إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸۰ - حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّصْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَرُونَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَالَ يَتَنَّ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَأَفْرِ أَوْ كَفَرًا . قَالَ لَهُ أَسَمِعَهُ وَابْنَهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَبَعْدَ أَدَمَ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخَلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَنْتَ حَدَّثَنَا فِي الْوَادِي .

ابراہیم علیہ السلام تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے منہ لوگ وہاں کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافریا کی لکھی ہوئی ہوگا۔ کہا میں نے تو یہ نہیں سنا کہ حضرت سنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور حضرت موسیٰ کو ان کا رنگ گندمی ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کو کھجور کی چھال کی ٹیکل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی کی جانب اتر رہے ہیں۔

۵۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُّومِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بچوں سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقُدُّومِ مِنْ مَحْقَفَةٍ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اسْتَحْقٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ بَجَلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمٍ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ .

ابو الیمان اشعیب، ابوالاناد نے لفظ القُدُّوم کو دلال مشدد کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالاناد سے کی۔ بجلان نے بھی ابو ہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمر نے ابو سلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۸۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ تَلَيْدٍ الرَّعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَزْرَمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا لَنَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے دینی بظاہر ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ نے جھوٹ بولا ہو۔

۵۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ تَنْتَكِنُ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَنْ وَجَلَّ قَوْلُهُ لِي إِنِّي سَتِمْ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا أَوْ قَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاءَ مَا إِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں جبکہ آپ نے فرمایا میں بیان ہوں۔ بلکہ ان کے بچے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سادہ کو لے کر چھوڑ کر بارہ تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گزر ہوا۔ کسی نے اسے بتا دیا کہ ایک ایسا آدمی آیا ہوا ہے جس کے ساتھ

أَتَى عَلَى بَنَاتِهِنَّ لِحَبِّكَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَهُنَا
رَجُلًا مَحْرُومًا كَرِهَ أَحْسَنَ النَّاسِ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ أُخْتِي
فَأَتَى سَارَةَ فَقَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَيَّ وَجِبَ الْأَرْضِ
مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِي وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ
إِنَّكَ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا
فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلَهَا يَمِينٌ
فَأَخَذَ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَصْرُ لِي فَدَعَتْ
اللَّهَ فَأُطْلِقَ شَرَّتْنَا وَكُنَّا الثَّانِيَةَ فَتَأَخَّرَ
مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ وَلَا أَصْرُ لِي
فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضُ حَبَبَتِهِمْ فَقَالَ
إِنكُمْ لَمَّا تَأْتَوْنِي بِالنِّسَاءِ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي
بِشَيْطَانٍ فَأَخَذَ مَهْأَاجَرًا فَكُنْتُ وَهُوَ قَائِمٌ
يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِي بِهِ مَهْبِيًا قَالَتْ مَا دَا اللَّهَ
كَئِدَ الْكَافِرُ أَوْ الْفَاجِرُ فِي نَحْرِهِ وَ
أَخَذَ مَهْأَاجَرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُنْتُ يَدُكَ
أُمْلَكُ يَا بِنْتَ السَّمَاءِ

مَرْثِيَةً بِأَنَّهُ كَانَ يَدُكَ يَدُكَ

۵۸۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى أَوْ ابْنُ
مَلَا مَرْعَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْجَمِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيحَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَرَجِ وَقَالَ كَانَ يَنْدَحُ عَلَى
رُءُوسِ الْمَرْءِ يَوْمَ يَوْمِ السَّلَامِ

۵۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبُو حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَرَىٰ يَكْفُرُونَ مَا تَكْفُرُونَ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا يُظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ
كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَكْفُرُوا إِنَّمَا تَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ

ایسی عورت ہے جو سب سے حسینہ ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا
کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا یہ میری بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس
آکر گئے، اسے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اندر ترے سوا
کوئی مومن نہیں ہے۔ اس بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے
بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہذا تم مجھے جھوٹا نہ کر دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ
کو بلا بھیجا جب یہ اس کے پاس پہنچی تو اس نے دست درازی کرنا
چاہی تو خدا کی پکڑ میں آگیا۔ کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اب میں کوئی
مزر نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا
گیا۔ دوسری بار پھر دست درازی کرنے لگا تو پھر کڑا گیا، جسے پہلے
پکڑا گیا تھا بلکہ اس سے بھی سخت کہنے لگا میرے لیے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی
نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے
ایک دربان کو بلا دیا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ
شیطان کو لائے ہو۔ اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ابوہریرہ
دے دیں۔ پس یہ اس حضرت ابراہیم کے پاس پہنچی تو وہ کھڑے ہو کر
نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ
کی گزری؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس کا زور خارج کا فریب اسی کی جانب
توڑ دیا اور خدمت کے لیے حضرت ابوہریرہ دلوادیں۔ حضرت ابوہریرہ فرمایا

حضرت آتم شریک رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اللہ
فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
آگ میں پھونکلی مارتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی
ناحق کی آمیزش نہ کی (سورہ الانعام: آیت
۱۸۲) یہاں ظلم سے مراد شذک ہے۔ کیا
تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ

نصبت نہیں سنی :- اسے میرے بیٹے! اللہ
کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم
ہے (سورہ لقمن، آیت ۱۳)
تیز چلنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا
گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب انگلوں اور
پیکلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکانے والے
کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان کے
نزدیک کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین میں اللہ کے
نبی اور اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب کے حضور ہمدی شفاعت
فرمائیے۔ وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کر کے فرمائیں گے، مجھے
خود اپنی پڑی ہوئی ہے، مجھے اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس۔ ابوہریرہ حضرت انس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی
تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔ انصاری کا بیان ہے کہ زمزم سے
ابن جریج نے ایسا ہی کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان
بن ابوسفیان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے
فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ہاں یہ
سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل و اسحاق کی
والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دو روہ پلائی تھیں ان
ان کے ساتھ ایک مشکینہ تھا۔ لیکن انہوں نے اسے مرنوفا لایا
نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ
(کہہ کر تمہاری جگہ پر) تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے
سب سے پہلے جن سے کمر بند ڈالنا سیکھا وہ حضرت اسماعیل کی والدہ

أَوَّلَ مَنْ تَسَعُّوا إِلَى قَوْلِ لَتَمَنَّانَ لِي بَيْنَهُمَا يَا بَنِيَّ
لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

بَابُ يَرْقُونَ النَّسْلَانَ فِي النَّشَى .
۵۸۷ . حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَهْرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَا يَلْحَقُونَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَجْتَمِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْمِعُهُمْ
أَلْدَابِي وَيَنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ
مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ فَيَا كُونُ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ أَشْمُ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ لِقَوْمِهِ
فَنَبِيٍّ إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى تَابِعَهُ أَنْسُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۸۸ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَرْحُمُ اللَّهُ أُمَّ اسْمَاعِيلَ كَوَلَّا أَتَهَا بِحَلَّتْ لَكُنْ
زَمْرُوعِيْنَا مَعِيْنَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ قَالَ ابْنُ
عُثْمَانَ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ
ابْنِ جَبْرِ فَقَالَ مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِاسْمَاعِيلَ وَأُمَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَهِيَ تَرْضَعُهُ مَعَهَا شَتَّةٌ لَعَزِيزَةٌ تَرْجُو أَنَّهَا
إِبْرَاهِيمُ وَبَابُهَا اسْمَاعِيلُ

۵۸۹ . حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي ثَوْبٍ السَّخْتِيَانِي وَكَثِيرُ بْنُ

كَثِيرٌ مِنَ الْمُطْلِبِينَ أَيْ دَدَاعَةً يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا أَخَذَ النَّبِيُّ
الْمِنْطَقَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْمَاعِيلُ أَخَذَتْ مِنْطَقًا لَتَعْرِفَ
أَنَّهَا عَلَى سَارَةٍ كَحَرَجَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ دَبَّابْنَهَا إِسْمَاعِيلُ
وَهُي تَرْصُعَةٌ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دُوحَةٍ كَوْنُ
زَهْرٍ فِي أَسْفَلِ الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ
بِهَا مَاءٌ قَوْضَعُهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَ هُنَا جَدًّا أَبَا
فِيضَةَ ثُمَّ دَبَّاقًا فِيهِ مَاءً لَتَعْرِفَنِي إِبْرَاهِيمُ مِنْطَقًا
فَتَبَيَّعَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ
وَتَتْرَكُنَا هَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ رِئْسٌ وَلَا
شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا فَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ
إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ اللَّهُ الْوَادِي أَمَرَ لَكَ هَذَا قَالَ
نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ
إِبْرَاهِيمُ سَتَقَى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّلَاثَةِ حَيْثُ لَا
يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ مَشْرُوعًا
يَهْوِي لَابِ الْكَلِمَاتِ وَنَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ
إِنِّي اسْكَنْتُ مِنْ دُونِ بَيْتِكَ بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَادٍ
حَتَّى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلْتَ أُمًّا سَمْعِيلَ
تَرْصُعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرِبُ مِنْ ذَلِكَ السَّائِ
حَتَّى إِذَا نَفَسَا مَا فِي السَّعَاءِ بِرِغْطِشٍ وَغِطْشٍ
ابْنَاهَا وَجَعَلْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَوَادَى أَوْ قَالَ يَنْتَبِطُ
فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَّةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْ
الصَّبَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْوَادِ حَيْثُ يَلْبَسُهَا فَفَعَلَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ الْوَادِي تَنْظُرُ هَلْ تَرَى
أَحَدًا فَنَمَتْ تَرَى أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّبَا حَتَّى
إِذَا بَلَغَتْ الْوَادِي دَفَعَتْ طَرَفَ دُرِّهَا ثُمَّ
سَعَتْ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمُبْجُوهِ حَتَّى جَاءَتْ بِ
الْوَادِي ثُمَّ أَتَتْ السَّارَةَ فَفَعَلَتْ عَيْهَا وَ
نَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا ففَعَلَتْ

ماجدہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کا فرض
سے کمر بند ڈالا تھا پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت
اسماعیل کو رے آئے اور وہ انہیں درود پلائی تھیں۔ ان دونوں کو
بیت الشریک کے قریب، مسجد کے اوپر والی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے۔
اس وقت کہ مکہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے نزدیک
پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا۔ ان کے پاس ایک
تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنی
لوٹنے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا چھپا لیا اور
کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر جس
کے اندر کوئی انسان یا پھر نہیں، کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی مرتبہ یہ
الفاظ دہرائے، لیکن انہوں نے ان کی جانب مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف
یہ فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو
وہ ہیں مبالغہ نہیں ہوئے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے چلے
میان تک کہ غنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو
بیت الشریک کی جانب منہ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان لفظوں میں دعا
کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نامے میں بسائی ہے
جس میں کبھی نہیں ہوتی (سورۃ ابراہیم، آیت ۳۲) یہاں تک کہ وہ شکرگزاری
کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں درود پلائی تھیں اور اسی پانی سے
پیتی پلاتی رہیں، یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا، جس کے باعث انہیں
اور ان کے تحت جگر کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ پھر پیاس
سے تڑپ رہا ہے یا فرمایا ابراہیم! رگڑ رہا ہے۔ وہ اس نظر کی تاب
نہ لائے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں قریب ہی صفا پہاڑ
تھا اس پر چڑھ کر وادی کی جانب نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر
کوئی نہ آیا۔ پس یہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آکر، دامن سیٹ
کریں ودریں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے،
میان تک کہ وادی کو طے کر لیا اور مردہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر
کھڑی ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی
عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں

ذَلِكَ سَمِعَ مَدَايِتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَيْكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى التَّرْوِجِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَوْتُ نَزِيدٍ نَفْسَهَا بَعَثَ تَسْمَعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَ لَدُنْغَاتٍ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِحَقِّهِ أَذْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ السَّمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّصُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا وَجَعَلَتْ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِتَائِهَا وَهُوَ يَكُونُ بَعْدَ مَا تَعْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ سَامِعَةَ عَمِلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمًا أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَعْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَتَحَرَّيْتُ وَارْضَعْتُ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَهُنَا بَيْتُ اللَّهِ يَنْبِيُّ هَذَا الْخَلَامُ وَابْنُهَا وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مَرْتَفَعًا قَبْلَ ذَلِكَ كَالرَّايَةِ تَأْتِيهِ السَّيُوفُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ دُفْقَةً قَبْلَ جُرْهُمِ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمِ مُقْبِلِينَ مِنْ صِرَاطٍ كَدَّ آدَمُ فَتَنَزَّلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَدَرَأُوا طَائِدًا عَالِيَةً فَقَالُوا إِنْ هَذَا الطَّيْرُ لَيَدُورُ عَلَيَّ مَا يَرِيعُهُ نَأْمُ هَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَدِيًّا أَوْ جَدِيَّتَيْنِ فَإِذَا هُمُ بِالْمَاءِ فَجَعَلُوا فَاحْبِرُوا هُمُ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا فَقَالَ أُمُّ سَامِعَةَ عَمِلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَا ذَيْنَا لَنَا أَنْ نَقُولَ عِنْدَكَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ لَا حَقَّ نَكْمُ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْفَا لَنِي ذَلِكَ

کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ دوسری مرتبہ (مروہ پہاڑی پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا پھر کئے گئیں۔ تو نے آواز تو سنائی لیکن کاش اتیرے پاس کوئی آڑے تھ میں مدد کرتے والا بھی ہوتا۔ اسی دوران انہوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ یہاں یہاں تک کر پانی نکلے گا مدہ عرض کی شکل (ریت مٹی سے) بنا کر اسے لے کے گئیں اور پانی میں سے چلو پھر پھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے اُبھنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر انہوں نے زمزم کو کھلا بھیڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جلدی رہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا ایسے کو دودھ پلا یا تو فرشتے نے کہا: اپنی پاکت کا خیال بھی دل میں نہ آنے دینا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جس کو یہ نوزن مال اور ان کے والد محترم تعمیر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے کچھ بلند تھا جیسے میلہ سیو ب آئے تو کھڑا کر اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ابراہیم اسی اتھالی کی حالت میں وہاں آباد تھیں کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ ان کے پاس سے گزرے یا بنی جرہم کے کچھ افراد کد کے راستے سے آتے ہوئے کہ گھر کے نیچے کی جانب آکر اترے۔ انہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر چڑھ چکا ہے ہوں گے مگر اس راوی سے ہم بار بار گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انہوں نے ایک یاد آدسیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جانتا یا۔ وہ جملہ افراد وہاں آئے اللہ پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے: کیا آپ میں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر نہاد کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے: بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَمَّا إِسْمَاعِيلُ وَبِهِ تَحَبُّبٌ إِلَى اللَّهِ فَكَرَرُوا وَأَوَّسُوا
إِلَى أَهْلِيهِمْ فَكَرَرُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِهِمْ
أَهْلٌ أَبْيَاتٌ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْعُلَامَةُ تَعَلَّمُوا
الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ وَأَعَجَبَهُمْ حِينَ
شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ ذَلِكَ وَجَّوْهُهُمُ أَمْرًا لَا يَمْنَهُمْ وَمَاتَتْ
أُمُّ إِسْمَاعِيلَ. فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ
إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَوَكُّتَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِسْمَاعِيلُ
سَأَلَ أُمًّا عَنْهُ فَقَالَتْ فَخَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا
شَرْسَالَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ
نَحْنُ بِشَيْرِ نَعْدُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَسَكَتَ إِلَيْهِ
قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَوْحُكَ فَادْرُفْ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَقَوْلِي لَهُ يُغَيِّرُ عُنِيَّةَ بَابِهِمْ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ
كَانَ أُنْسٌ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كَعُورٌ مِنْ أَحَدٍ
قَالَتْ لَعَمْرُجَاءَ نَأْتِيهِمْ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلْنَا
عَنْكَ فَخَبَّرْتَهُ. وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشِكَ فَخَبَّرْتَهُ
فَنَأْتِي جَهْدٌ وَشِدَّةٌ قَالَ فَهَلْ أَذْصَالِي شَيْءٌ قَالَتْ
نَحْمُ أَمْرِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيْرُ
عُنِيَّةٍ بِأَبِكَ قَالَ ذَاكَ أَيْ وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَقَارِقَ
الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَضَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ
عِنْدَهُمْ زَمْرًا هَبِيعُ مَا شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ
يَجِدُهُ ذَرَسَلٌ عَلَى مَرَاتٍ. فَسَأَلَتْ عَنْهُ فَقَالَتْ
خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ذَلَّ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ
عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِغَيْرِ وَسْعَةٍ
وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتْ
اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرُّ الْبَكْرِ قَالَتْ السَّمَاءُ قَالَ
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي الدَّخْرِ وَالْمَاءِ قَالَ تَنِيخُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا يَوْمَ مَيْدٍ
حَبٌّ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا دَعَا لَنَا فَيَرِ قَالَ فَهَلْ مَا
لَا يَخْلُو عَلَيْهَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُؤْتِهَا

ہے فرمایا۔ پس حضرت اسمعیل کی والدہ ماجدہ نے اس بات کو نصیحت
سمجھا اور انہیں ذاتی طور پر انہوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ
لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل میل
کو بھی اسی جگہ بلایا۔ جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت
اسمعیل روکین کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سکھی۔
حضرت اسمعیل انہیں عادات و خصائل کے لحاظ سے بڑے نفیس
اور خیران کن نظر آئے تو حیران ہونے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی
کا ان سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد حضرت اسمعیل کی والدہ محترمہ
کا انتقال ہو گیا۔ پس حضرت اسمعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت
ابراہیم اپنے چھوٹے بیٹے ابراہیم کا حال معلوم کرنے کے لئے تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسمعیل
فرمایا ان کی پوری سے پوچھا تو اس نے بتایا وہ جلتے ہوئے درخت کی لاش کے لئے ہوئے
میں پھانسیوں سے اس سے گزراؤں اور معاشی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا تو
اس نے جواب دیا۔ ہم پر بے دن آئے ہیں، ہم بڑی تنگ دستی اور پریشانی میں زندگی بسر
کے ہیں، اس نے ایک اجنبی سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ اپنے فرمایا۔ جب تمہارا غافل
تو ان سے میرا سلام کہنا اور دروازے کی چوکت بند کرنے کے لئے کہہ دینا۔ جب حضرت اسمعیل
آئے تو انہیں بھی خلیل اللہ کی تشریف آوری کی غمازی کر رہی تھیں۔ چوکی سے دریافت کیا۔
کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں ایک بوڑھے آدمی ان کی لاش
کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے متعلق پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری گزرت
اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگی اور پریشانی میں وقت گزر
رہا ہے۔ دریافت فرمایا کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے؟ جواب دیا۔ ہاں، انہوں نے
کی کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور پیغام دوں کہ اپنے دروازے کی چوکت بند دینا۔ فرمایا۔
وہ میرے والد محترم تھے، یہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے سے جدا کر دوں، لہذا
تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور میں دوسری عورت سے شادی
کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد دوبارہ
تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی اپنے گھر کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ حضرت زہرا کے پاس جا کر پوچھا
تو انہوں نے بتا دیا کہ وہ ہمارے لیے درخت کی لاش کے لئے ہوئے ہیں۔ دریافت فرمایا۔ تمہارا
حال کیا ہے؟ اور ان کی معیشت و دیگر حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا۔ ہم ہر روز
آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کر رہے ہیں۔ دریافت فرمایا۔
تمہاری غذا کیا ہے؟ جواب دیا۔ گوشت۔ دریافت فرمایا۔ اور پیسے کیا ہو؟ جواب دیا۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ
أَهْلِهِ مَا كَانَ خَدِجَةُ بِأَسْمَاعِيلَ وَإِسْمَاعِيلُ
وَمَعَهُ شَتَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ
تَشْرِبُ مِنَ الشَّتَّةِ فَيَدْرُبُ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيَّتِهَا
حَتَّى قَدِمَ مَلَكَةٌ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ
رَجَعَتْ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ
أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدُ آءٍ
فَآذَتْهُ مِنْ دَرَأَيْهِمْ يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ
تَذَرُكُنَا قَالَ إِلَى اللَّهِ قَالَتْ رَضِيتُ بِاللَّهِ
قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ مِنَ
الشَّتَّةِ وَكَدُ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيَّتِهَا حَتَّى لَمَّا
فَرَغَتِ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لِعَلِّي أُحْسِنُ
أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّخْرَةَ فَنَظَرَتْ
وَنَظَرَتْ هَلْ تُحْسِنُ أَحَدًا فَلَمْ تُحْسِنُ أَحَدًا
فَلَمَّا بَلَغَتْ الْوَادِعِ سَمِعَتْ وَآتَتْ السَّرْدَةَ
فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْرَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ
فَنَظَرْتُ مَا كُنْتُ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ
فَآذَاهُ عَلَى حَالٍ كَأَنَّهُ يَنْتَشِرُ بِالسَّمُوتِ فَلَمْ
تَبْقَرْهَا نَفْسُهَا فَتَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ
لِعَلِّي أُحْسِنُ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّخْرَةَ
وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحْسِنُ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ
سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلْتُ
فَآذَاهُ بِصُوتٍ فَقَالَتْ أَيْغَثُ لَنْ كَانَ يَغْدُكُ
خَيْرٌ فَآذَاهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هُجْزًا
وَعَنْدَ بَيْتِهِ عَنَى لَا رُضٍ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ
فَذَهَبَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفَرُ قَالَ
فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

یہ حضرت اسمعیل اور ان کی والدہ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے
پاس پانی سے بھر ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسمعیل کی والدہ مشکیزے سے
پانی پیتی رہیں تو ان کے بچے نے دودھ جاری ہوتا رہا جب کہ کھڑکی پر زمین
میں پہنچے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے اتار کر اپنی بیوی و دختر
سارہ کی جانب واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسمعیل کی والدہ مقررہ سہانے ان
کا پیچھا کیا اور مقام کدرا پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی اسے ابراہیم!
آپ ہیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر
کے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر
وہ واپس لوٹ آئیں، مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے
دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چارہ کر
کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی آدمی نظر آئے سادوی کا
بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے بار بار
ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی شخص نظر آجائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا
وہ وادی میں آگئیں اور قدرے گئیں یہاں تک کہ مردہ پہاڑی پر جا پہنچیں۔
وہ آدمی نظر نہ آئے پھر انہوں نے چند مرتبہ اس طرح چکر لگائے۔ پھر انہوں نے
اپنے دل میں کہا کہ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ کچھ حالت کیسی ہے پس وہ
گئیں اور دیکھیں تو پھر اسی حالت میں تھا گو یا کہ وہ موت کے دروازے
پر ہے۔ اس حالت میں ان کے دل کو بھلا قرار کیسے آتا۔ پھر انہوں نے
دل میں کہا کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ وہ جا کر
صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ ادھر ادھر خوب نظر دلائی لیکن کوئی ایک بھی تو
نظر نہ آیا یہاں تک کہ وہ سب ساٹ چکر لگایے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا
میں جا کر کچھ کا حال تو دیکھوں۔ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی۔ گئے گئیں
اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبریل علیہ السلام ان کے سامنے
آگئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر اڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبریل نے
اس طرح زمین پر اڑی ماری تو چشمہ بھوٹ نکلا اُم اسمعیل کو حدشہ لاحق
ہوا کہ پانی زمین میں بہہ جائے گا، لہذا پانی کو روک گئے گئیں۔ راوی کا
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر پانی کو انہوں
نے اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ
وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر

تَرَكْتُهُ كَانَ السَّمَاءُ ظَاهِرًا قَالَتْ فَجَعَلَتْ
تَشْرِبُ مِنَ السَّمَاءِ وَيَدْرِي بَنَاهَا عَلَى صَبِيحَتِهَا
قَالَ فَتَرَمَسُ مِنْ جُرْهُمِ يَبْهِنُ الْوَادِي
فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرٌ ذَلِكَ وَتَالُوا
مَا يَكُونُ الظَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَا فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ
فَنَظَرُوا إِذَا هُمْ بِالسَّمَاءِ فَاتَاهُمْ فَخَبَرَهُمْ
فَاتُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ سَمْعِيلَ أَتَأْذِنِينَ
لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكَ أَوْ نَسُكِنَ مَعَكَ فَبَلَغَ ابْنُهَا
فَتَكَلَّمَ فِيهِمْ امْرَأَةٌ قَالَتْ لَمَّا رَأَتْهُ بَدَأَ إِلَيْهَا هُمْ
فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِمٌ تَرَكْتَنِي قَالَ فَجَاءَ
فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ امْرَأَتُ
فَهَبْ يَصِيدُ قَالَ كَوْنِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيْرَ غَلْبَةٍ
وَأَيْكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَنْتِ ذَاكَ
فَإِذَا هَبِي إِلَى أَهْلِكَ قَالَتْ لَمَّا رَأَتْهُ بَدَأَ إِلَيْهَا هُمْ
فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِمٌ تَرَكْتَنِي قَالَ فَجَاءَ
فَقَالَ أَيْنَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ امْرَأَتُ
يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمُ وَتَشْرِبُ
فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ
طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا السَّمَاءُ قَالَ أَلَلَّهُمْ
بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ
فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَ
بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ رَأَتْهُ بَدَأَ إِلَيْهَا هُمْ
فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِمٌ تَرَكْتَنِي فَجَاءَ فَوَافَقَ
إِسْمَاعِيلُ مِنْ دَمَآءٍ دَمَزَمَ يُصَلِّحُ نَبْلًا
فَقَالَ يَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّ مَاتَكَ أَمْرِي أَنْ أَبْنِيَ
لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطْعَمَ مَاتَكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي
أَنْ تُحِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلْ أَوْ كَمَا
قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي
وَإِسْمَاعِيلُ يُنَازِلُهُ الْحِجَابَةَ وَيَقُولَانِ

قبیلہ جرم کے کچھ لوگوں کا اس وادی سے گزر جواتو انہوں نے پرندے
دیکھے تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس
ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے پانی دیکھ کر انہیں جاتا بلایا وہ
ان کے پاس آئے اور ام اسمعیل سے کہنے لگے کیا آپ ہمیں اجازت
دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس سکونت اختیار کر لیں پھر
جب ان کا بچہ بلوغ کی عمر کو پہنچا تو ان میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح
کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا
تو اپنی بیوی سے کہنے لگے میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال معلوم
کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے سلام کیا اور پوچھا
کہ اسمعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھینے گئے
ہیں، فرمایا، انہیں میری جانب سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ
بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتادی۔ فرمایا،
وہ چوکھٹ تم ہوا لہذا اپنے گھروالوں کے پاس جلی جاؤ۔ راوی کا
بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے
لگے کہ میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کے حال سے خبردار ہونا چاہتا ہوں۔
راوی فرماتے ہیں کہ یہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسمعیل کہاں ہے؟ ان کی
بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا
کہ آپ اترتے کیوں نہیں تاکہ کچھ کھاپی سکو۔ دریافت فرمایا، تم کیا کھاتے
اور کیا پیئے ہو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیئے ہیں۔ وہ فرمایا،
اے اللہ! انہیں اللہ کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں کی برکت حضرت
ابراہیم کی دعا کے سبب ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم
کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ آیا تھا
ان کے حالات پر مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسمعیل کو رحم
کے پیچھے اپنے خیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا اے اسمعیل!
مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔
عرض گزار ہوئے کہ اپنے رب کا حکم مانے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم
سے مدد کروں۔ عرض کیا، ایسا ہی کیجئے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر
دونوں اپنے کام پر مگر بستہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
قَالَ حَتَّىٰ أَرْفَعَهُ الْبَنَاءَ وَضَعَفَ الشَّيْخُ
عَلَى نَقْلِ الْحِجَابَةِ فَقَامَ عَلَى حِجْرِ الْمَقَامِ فَعَلَّ
بِنَاؤُهُ الْحِجَابَةَ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اسمعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے: اے رب ہمارے! اے رب ہمارے! ہماری جانب سے قبول فرما۔ بیشک تو مستجاباتی ہے مدد کی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی اونچی ہو گئیں کہ حضرت ابراہیمؑ بڑھاپے کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے! جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسمعیلؑ لا کر دیتے رہے اور دونوں کہتے: اے رب ہمارے! اے رب ہمارے! ہماری طرف سے قبول فرما، بے شک تو سننے والا، مہمانے والا ہے۔

۵۹۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى مَسْجِدَ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ
أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَتَى قَالَ
الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ
سَنَةً ثُمَّ أَتَى كَمَا أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ فَصِيلَةٍ
فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا: بیت الحرام۔ انہوں نے مزید دریافت کیا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ پھر سوال کیا، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا: چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تم اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

۵۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَرْثَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَمَ
لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجِيبُنَا وَنُجِيبُهُ اللَّهُمَّ إِنَّا
لِبِرَاهِيمَ حَرَمٌ مَكَّةَ وَإِنِّي أَخَذْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَرَوَاهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بنانا ہوں۔ اس کو عبد اللہ بن زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكَ بَنَوْا الْكُفَّةَ
اقْتَصَرُوا عَنْ قَوْمِ عِدِ ابْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا
تَرُدُّ عَلَى قَوْمِ عِدِ ابْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا جِدْتَانِ
قَوْمِي بِالْكَفِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ كَانَتْ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم حضرت عائشہؓ نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں: یا رسول اللہ! آپ اے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کر دیتے؟ فرمایا: ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا: اگر یہ بات حضرت عائشہؓ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

عَالِيَهُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِئْذَانَ الرُّكَّتَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ الْأَنْبِيَّتَ لَمْ يَتَمَّ عَلَى قَوَاعِدِهِمَا إِذَا هَيَّعَ وَكَأَنَّ اسْمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَكْرٍ.

۵۹۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالُكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمْدٍ اشْتَرَعَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

۵۹۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَلِيفٍ وَمُؤَسَّسُ بْنُ سَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّةٍ مَسْلُومٌ

بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي كَيْسٍ قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ جُرْدَةَ فَقَالَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نَسَلُكُمْ فَقَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ مُحَمَّدٌ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

۵۹۶. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَدُّوهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں رکوں کو جو حجر اسود کے نزدیک ہیں اسی وجہ سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہیں بنایا گیا۔ اسمعیل کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر۔

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تو نے درود بھیجا آل ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ طے قومیں نے کہا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہنے لگے، ہر روز مجھے ایسا تحفہ دیجئے مگر مایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ پر اہل بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد

وَسْتَمِعُوا يَحْيَىٰ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا
كَانَ يَحْيَىٰ بِهَا إِسْمَاعِيلُ وَإِسْحَاقُ أَعُوذُ بِكُمَا
اللَّهُ الثَّامَةَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ
عَيْنٍ لَّامَةٍ .

میں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم
کیا کرتے۔
أَعُوذُ بِكُمَا اللَّهُ الثَّامَةَ - مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ

ف شیطان کے شر سے آمد نظر بد سے محفوظ رہنے کی خاطر ان کلمات کو پڑھ کر دم کا خاص افادیت رکھتا ہے کلام الہی کی کسی آیت
یا حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر دم کرنا یا تعویذ بنا کر شفا چاہنا جائز ہے کیونکہ کلمات خیر میں شفا اور دین مسرت کی تشریح
ہے نیز ان کے ذریعے خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ قَوْلِهِ عَنَّا وَجَلَّ وَتَبَّ هُوَ عَنَّا
صَلَّىٰ بِمُرَاهِيمَ وَقَوْلُهُ وَلَكِنْ لِيُطْمِئِنَّ قَلْبِي .
۵۹۷ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَعَنْ أَحَقَّ بِالسَّلَامَةِ مِنْكَ مُرَاهِيمُ رَأَىٰ قَالَ رَبِّي أَرِنِي
كَفَيْتُ لِقَىٰ الْمَوْتِ قَالَ أَوْ لَمْ تَوْنِ قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنْ
لِيُطْمِئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمَ اللَّهُ لَوْ طَالَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي
إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَيْدَتْ فِي التَّحِيْنِ طَوْلُ مَا لَيْدَتْ
يُوسُفُ لَأَحْبَبْتُ النَّاسَ .

ارشاد ربانی ہے: اور انہیں ابراہیم کے مہمان کا حال
بتاؤ نیز فرمایا: تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کی نسبت
تشک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ انہوں نے کہا: اے رب میرے
مجھے دکھا دے تو کوئی کرم تر سے جلائے گا۔ فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں۔
عرض کی: کیوں نہیں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔
(سورہ البقرہ آیت ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے
وہ کسی طاقت ور رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔ اگر جیل میں جھپٹتے
دونوں رہنا پڑتا تبنا عرصہ حضرت یوسف رہے تو میں جلائے جانے کی
بات نہ قبول کرتا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ
إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ .
۵۹۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ رَجُلٍ
عَنْ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ نَحْرٍ مِنْ
أَسْمَ يَتَضَلُّونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرُمُؤِ بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَأِيًّا وَفَاقًا مَعَهُ بَنِي
فُلَانٍ قَالَ فَا مَسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَتَوَّعُونَ فَقَالَ أَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ
نَرُمُؤِ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ أَرُمُؤِ أَنَا مَعَكُمْ كَلِمَةً .
بَابُ قَصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کتاب
میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا پھانقار سورہ مریم، آیت ۵۴)
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنوا سلم کے بعض لوگوں کے پاس سے گزرے
جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے حضرت اسماعیل کی اولاد! تیر انداز کرو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا
اور لو میں بھی تم میں سے فلان گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فریق
نے اپنے ہاتھ نوک لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم کیسے
تیر اندازی کریں جبکہ آپ مخالف فریق کے ساتھ ہیں۔ فرمایا: اچھا تیر اندازی کرو
حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام

السَّلَامُ فَبِإِذْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۱ أَمْرُكُمْ تَهْدِئَةً إِذَا أَحْضَرَ يَعْقُوبُ الْمَوْتَ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ .

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ السَّخْمِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ فَكَأَنَّ أَكْرَمَهُمْ أَنْفَاهُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَالْأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَمَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ نَسَأُكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُ كَعْرِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُ كَعْرِ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُتُّوا .

بَابُ ۳۲ وَلَوْ طَأِ إِذَا قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْعِرُونَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النَّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ . فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنْفُسٌ يَتَطَهَّرُونَ . فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا نَاهَا مِنَ الْغَيْرِينَ . وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ .

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلْوَطِ إِنْ كَانَ بَيَاوَةً إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ .

بَابُ ۳۱۹ فَمَا جَاءَ آلَ لُوطٍ بِالْمُرْسَلُونَ . قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ . يَرْكَنُ بِمَنْ مَعَهُ

اس بارے میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی۔ تاکہ تم شک نہ کرو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۳) حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا، ان میں وہ زیادہ باعزت ہیں جو مستحق زیادہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر معزز حضرت یوسفؑ ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑا دادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ عرض کیا، ہاں۔ فرمایا، تم میں جو قبیلہ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہے جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ دفعتاً حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام۔

قرآن کریم میں ہے، اور لوط کہ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا بے حیائی پر آئے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس بدستی سے جاتے ہو مردوں کو چھو کر، بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا۔ مگر یہ کہوئے، لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ تو مستحار ہیں چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو غیبات دی، مگر اس عورت کو ہم نے شہر اویا تھا کہ وہ رو جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ تو کیا ہی بڑی بارش ہوئی مگر اسے ہوسے لوگوں پر (سورۃ النمل، آیت ۸۰ تا ۸۴) حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط کی مغفرت فرمائی وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس آنا۔

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے، کہا تم تو کچھ بیوقوف لوگ ہو (سورۃ الحجر)

لَا تَهْمُ قُوَّتُهُ تَرَكْنُوا تَيْمِلُوا فَانْكَرْهُمْ وَنَكِرْهُمْ
وَاسْتَنْكَرْهُمْ وَاجِدْ يَهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ دَابِرَ
أَخَذَ صَبِيحَةً هَلَكَةً لِلْمُتَوَسِّمِينَ رَلْنَا خَلِيفَتَيْنِ
لَيْسَبِيلَ لَيْطَرِنِ .

۶۰۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَلْ مِنْ مُدْكَيرٍ .

بَابُ ۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آلِ ثَمُودَ أَخَاهُمْ
صَالِحًا قَوْلَهُ كَذَّبَ أَخْوَاتُ الْيَحْيَى لِلْيَحْيَى الْمَجْرُومِ مَوْضِعُ ثَمُودَ
إِنَّمَا حَرَّمَ جُحْرًا حَرَامًا وَكُلُّ مَنْشُورٍ فَهُوَ جُحْرٌ
مَحْجُورٌ وَالْجُحْرُ كُلُّ بَنَاءٍ بَنِيَتْ وَمَا حَجَرَتْ
عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ جُحْرٌ وَمِنْهُ يَهْيَ خَطِيمُ
الْبَيْتِ جُحْرًا كَأَنَّهُ مَشْتَقٌّ مِنْ مَحْطَرٍ مَقْتُلٍ
قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ جُحْرٌ
وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ جُحْرٌ وَجَحِي . وَإِنَّمَا حَجَرٌ
الْيَمَامَةُ فَهُوَ مَنْزِلٌ .

۶۰۲ . حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
رِشَاءُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَمْعَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِينَ فِي عَقَرِ
النَّاقَةِ قَالَ : انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ثَوْبٌ وَمَنْعَهُ فِي
قُوَّةٍ كَأَنِّي نَرَمْعَةَ .

۶۰۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو تَرَكِيمًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْجُحْرَ
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بَيْرُهَا
وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا أَقَدْ عَجَبْنَا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا
فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعِجَابَ وَيَهْرَبُوا ذَلِكَ

آیت ۶۱ پر لکھیں وہ افراد جو ان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔
تو گنوا تم مائل ہوتے ہوئے انکرہم، بکرہم، استنکرہم کا ایک ہی
معنی ہے بھرے ہوئے نہ دریں۔ دابرا آخری۔ صبحہ ہلاک کرنے والی۔
المتوسمین دیکھنے والوں کے لیے تسبیل راستے میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے قتلے میں مدگیر
فرمایا۔

ثمود قوم اور اصحاب حجر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو رسدہ بود آیت ۶۱ نیز فرمایا۔
اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا اسدہ الحجر آیت ۸۰ حجر ثمود
قوم کی جگہ کا نام ہے۔ حرت حجر کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر منوعہ چیز حجر
محرور ہے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ گد بس کے ذریعے زمین گھیر دو وہ
حجر ہے اسی لیے بیت اللہ کے عظیم نامی حصہ کو حجر اسی کہتے ہیں
گویا وہ محصور ہے مشفق ہے جیسے مقتول سے قاتل اور گھوڑی
کو بھی مجوز اور بھی کہا جاتا ہے اور حجر ایماستہ ایک
منزل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کا ذکر سنا جس نے نہ حرم
صالح کی، اذنی کی ناگلیں کاٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا:۔ اذنی کے لیے
وہ شخص تیار ہوا تھا جو اپنی قوم میں باعزت اور جتھے کے لحاظ سے
طاقت و درختا جیسے ابو زمہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے موقع پر
مقام حجر میں فروکش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں
کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنا۔ لوگ
عرض گزار ہوئے کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوند دیا اور
مشکیں بھر لی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پینک دو اور
وہ پانی بہا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ

الْمَاءِ وَبُرُوزِي عَنْ سُبْرَةَ بْنِ مَتْبَدٍ وَأَبِي الشَّوْبِ
ابْنِ أَبِي صَالَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
هَذَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
أَعْيُنِ بَنِي هَاشِمٍ

۴۰۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا النَّسَّابُ
بْنُ عِيَّانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ كَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ تَزَلُّوا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ نَعْمَانَ أَوْ
فَاسْتَقُوا مِنْ يَدَيْهَا وَاعْتَجَنُوا بِهَا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا
مِنْ يَدَيْهَا وَأَنْ يُعَلِّقُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ
أَنْ يُسْتَمُوا مِنَ الْبُخْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ
تَابِعَهُ أَسَامَةُ عَنْ كَافٍ

۴۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْبُدٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
مَدَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ
ثُمَّ لَقِيتُمْ يَدَ آيَةٍ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ

۴۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي
سَعِيدٌ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا
مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ
أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

بَابُ أَمْرِكُمْ شَهَادَةً إِذَا احْضَرَ
يَعْقُوبُ الْمَوْتُ

۴۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

نے انہیں کھانے پینے کا حکم دیا۔ حضرت ابو ذر
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے
گوندھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ
لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ شہر قوم کی جنگ
یعنی مقام حمرین اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی پیر
لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی جبر ہے وہ بہا دو
اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ
نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بہا دو جس سے حضرت صالح کی
اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی
روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام حمرین کے پاس سے گزرے
تو آپ نے فرمایا: غلاموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا
مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے
جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرہ انور کے
اوپر چادر ڈال لی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غلاموں کی تلاش
گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو
کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ
جائے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بدتم میں کے خود موجود تھے
جب یعقوب کو موت آئی (سورۃ البقرہ، آیت ۱۳۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگریم بن کریم بن

قَالَ الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ
يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ.

بَابُ ۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ
وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّمَن كَانَ يَدُلُّ.

۶۰۸. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ قَالَ أَلْقَاهُمْ فِي الْوُحُوشِ
لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَكَرَّمُ النَّاسِ يُوسُفُ
بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا
لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَكُونُ
النَّاسِ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَحُوا.

۶۰۹. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۶۱۰. حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْحَبَّارِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُحَدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ
سَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا مَرِيءُ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ لَا وَجَلَّ
أَسِيفٌ مَنِّي يُقِيمُ مَقَامَكَ مَنِّي فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ
شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّ لَنَا صَوَابًا
يُوسُفُ مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ.

۶۱۱. حَدَّثَنَا التِّرْمِذِيُّ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا
زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي
مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَّابٌ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ

کرم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت
یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم
علیہم السلام ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک
یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (سورہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے معزز
کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ عزیز ہے۔ عرض گزار ہوئے: ہم
اس کے متعلق آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں
سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں، نبی کے بیٹے
میں، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ عرض کیا کہ
اس سلسلے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ فرمایا تو پھر تم مجھ سے قبائلی عرب کے
متعلق پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی صدائیات کی طرح ہیں۔ ہر زمانہ جاہلیت
میں بہت سے زمانہ اسلام میں بھی بہت سے جبکہ دین کی سمجھ بوجھ افق حاصل کریں۔
عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت
کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابو بکر سے کو لوگوں کو
نماز پڑھائیں۔ یہ عرض گزار ہوئے: بیشک وہ نرم دل آدمی ہیں یہ بلا
آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اور رقت جاری ہو جائے۔ آپ نے پھر
یہی فرمایا اور انہوں نے پھر ہی جواب دیا۔ شعبہ راوی کا بیان ہے
کہ قیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی مصائب
عورتوں کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار پڑے تو فرمایا: ابو بکر سے کہو
کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض گزار ہوئے کہ حضرت
ابو بکر ایسے آدمی ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر ہی گزارش کی
فرمایا: ان سے کہو اور تم حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو۔

مُرُوْكَ فَاَنْتَكُنَّ حِرَاجِبُ يُوْسُفَ فَاَمَّا اَبُو بَكْرٍ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسْبُنَا عَنْ نَّائِدَةٍ رَّجُلٌ رَّحِیْقٌ

۶۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو اَبِيْمَانٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الزَّكَادِیْنِ الْاَعْمَرِیُّ عَنْ اَبِي هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَیَّاشِیْنَ اَنْ یَّیْبَعُوْا اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بِنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلَدَ بَنَ الْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِیْنِیْنِ لِّیْسَیْ یُوْسُفَ

۶۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ اَسْمَاءَ بْنِ اَحْمَرَ جُوْرِیَّةٌ حَدَّثَنَا جُوْرِیَّةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنْ سَعِیْدَ بْنَ السُّیْتِیِّ وَابَا عَلِیْبٍ اَخْبَرَا عَنْ اَبِي هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰهُ لَوْ طَالَ لَقَدْ كَانَ یَاوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ وَكُلَّیْمَتْ فِی السَّجْنِ مَا لَیْسَتْ یُوْسُفَ نَحْمُ اَتَا فِی الدَّاعِی لَا جَبْتُهُ

۶۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ قُسَیْلٍ حَدَّثَنَا حَصِیْبٌ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ سُرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ اُمِّمًا وَهَمًا وَهَمًا عَائِشَةَ لَمَّا قَبِلَ فِیْهَا مَا قَبِلَ قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ اِذْ وَكَبَتْ عَلَیْنَا اُمُّ اَكَّةَ مِنْ اَلْاَنْصَارِ وَهَمَّتْ تَقُوْلُ كَعَلَّ اللّٰهُ یَقْلَانِ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ اِنَّهُ لَمَّا دُكِّرَ الْحَدِیْثُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَیُّ حَدِیْثٍ فَاخْبَرْتُهَا فَاتَتْ فَسَمِعَتْ اَبُو بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَعْرِفُ فَاَخْبَرْتُ مَخْشِیًا عَلَیْهَا فَمَا اَقَامَتْ اِلَّا وَ عَلَیْهَا حَتّٰی یَنَافِضُ فَبَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهِ قُلْتُ حَتّٰی اَخَذْتُهَا مِنْ اَجْلِ حَدِیْثٍ تُحَدِّثُ بِیْهِ فَقَعَدْتُ فَهَقَلْتُ

پس حضرت ابو بکر برابر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ سین بن نائیدہ کی روایت میں زرقی کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ریحہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولیدہ کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کافروں کو ان کے پیچھے سے چھڑا۔ اے اللہ! انبیاء مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر ایسے تنگی کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بٹانے والے کی دلالت کو قبول کر لیتا۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت امّ رومان سے واقعہ انک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آکر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو جبکہ جو بھی چکی۔ امّ رومان نے کہا، تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اسی نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کوئی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بتان کو حضرت ابو بکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سر دیکھ کے ساتھ بخاری طرحا ہوا تھا۔ بخاری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں (امّ رومان) نے جواب دیا کہ اس بات کے مدد سے ہمارا ہو گیا ہے جو ان کے متعلق کہی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وَاللّٰهُ لَيِّنٌ حَلَفْتُ لَا تَصِدَّ قُوْنِيْ وَلَيِّنْ اَعْتَدْتُ
لَا تَعْدِيْ قُوْنِيْ فَمَنْ لِيْ وَ مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَ يٰۤاَيُّهَا
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ . فَاَنْصَرَتْ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا
فَقَالَتْ يٰحُمْدُ اللّٰهُ لَا يَحْمَدُ اَحَدٌ .

تو کہنے لگیں، لوگو! خدا قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے
اور اگر کوئی عہد بیان کروں تو میرا نذر نہیں منو گے۔ میری اور تمہاری مثال
حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس
پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب کر رہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت و شہادت نازل فرمائی۔
پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد و ثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ
کسی دوسرے کا۔

۶۱۵ . حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللّٰثُ عَنْ
عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهَا
عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا اَيَّتْ قَوْلُهُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيَاسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا اَنَّهُمْ
قَدْ كَذَبُوْا وَ كَذِبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَبْتُمْ قَوْمَهُمْ
فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اسْتَبَقْتُمْ اَنْ قَوْمَهُمْ كَذَبُوْهُمْ
وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يٰعُمَرَاءُ لَقَدْ اسْتَبَقْتُمْ اَنْ
يَذَلَّكُمْ قُلْتُ فَلَعَدَّهَا اَوْ كَذَبُوا قَالَتْ مَعَاذَ
اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَقَبَةٍ . وَاَمَّا هٰذِهِ
الْاَيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَ
اسْتَغْرَمَهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيَاسَتْ مِثْلُ
كَذِبْتُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا اَنْ اَتْبَاعَهُمْ كَذَبُوْهُمْ
جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ . قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَيَاسُوا
اَفْعَلُوْا مِنْ يَسْتُ مِنْ اَيٍّ مِنْ يُّوْسُفَ . لَا تَيَاسُوا
مِنْ تَوَسَّرَ اللّٰهُ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ . اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنُ الْكَرِيْمِ
ابْنُ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ
اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیہ مبارکہ: - حَتّٰى يٰۤاَيُّهَا
اسْتَيَاسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا اَنَّهُمْ كَذَبُوْا (سورہ یوسف، آیت ۱۸)
میں کون کون ہے؟ فرمایا اللہ کے ساتھ ہر ایک نبی کو ان کی قوم
نے جھٹلایا۔ عروہ نے کہا، خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ
ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنی نہیں لیکن آیت میں
ظن کے ساتھ مذکور ہے، فرمایا، اے عمر! واقعی انہیں اس بات
کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا: شاید یہاں اَوْ كَذَبُوا ہو؟ فرمایا،
معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے، بلکہ اس
آیت میں مرسلین عظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان
لانے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب مدتوں مصیبت میں رہے
اور مدد آنے میں دیر ہوئی، یہاں تک قوم کے جن افراد نے جھٹلایا
تھا ان کی جانب سے تو مالوسی ہو گئی لیکن پیروکاروں کے متعلق گمان
ہونے لگا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئے تو یہ وعدے کو جھوٹ بتانے لگیں
گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسْتَيَاسُوا يَسْتُ مِنْ يُّوْسُفَ سے باب
افتعال ہے یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے۔ لَآ تَيَاسُوا مِنْ رُّوْحِ
اللّٰهِ کا مطلب ہے کہ امید رکھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم
بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت
یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑا دادا حضرت ابراہیم ہیں۔
علی نبیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حضرت الیوب علیہ السلام: ارشاد باری تعالیٰ ہے: - اور الیوب

بَابُ ۲۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اَيُّوْبَ اِذَا

كَأَذَى مَاتَهُ أَتَى مَسْنَى الضُّرِّ وَأَنْتَ
أَمَحَمُ التَّارَاجِمِينَ. أَرْكَضُ: إِضْرِبُ
يَرْكُضُونَ: يَبْعُدُونَ.

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
أَبِي هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يُدْخِلُ عُذْيَانًا حَرًّا
عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَبَعْدَ يَعْجَى فِي
شَوْبِهِ فَنَادَى رَبَّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيكَ
عَمَّا تَدْرِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَكَيُنْ لَا غِنَى لِي عَنْ
بِرِّكَتِكَ.

بَابُ ۳۲ وَادْخُلْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى
إِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا. وَ
نَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ
نَجِيًّا. كَلَّمَهُ. وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ مَّحْمَدَاتِنَا
أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا يَقُولُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ
لِلْإِنْسَانِ وَالْجَمِيعِ يُجِيبُ. وَيُقَالُ مَخْلَصُوا
نَجِيًّا: انْقُذُوا نَجِيًّا. وَالْجَمِيعُ: أُنْجِيَّةٌ
يَكُنَّا جَوْنًا.

بَابُ ۳۵ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ
مِنَ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسْرِفٌ
كَذَّابٌ.

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ
قَالَتْ قَالَتْ عَالِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ بِرَحْبٍ قَوَادٍ
فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا
تَنْصَرَفُ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ قَالَ وَرَقَةُ مَاذَا
تَرَى فَانْخَبَرَ كَقَوْلِهِ وَقَالَ هَذَا النَّاسُ مَوْسَى الَّذِي

اگر یاد رکھنا جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اللہ تو
سب ہر باری کرنے والوں سے بڑھ کر ہر باری کرنے والا ہے اسودہ انبیاء
آیت ۸۳ (۸۳) اُنہی کھلی مار۔ یُوْرُکُضُوْنَ دور کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ مایا:۔ ایک مرد حضرت
ایوب پرہیزہ غسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ڈیاں گرنے
لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر پیڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے
پکارا، اے ایوب! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں
مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے، اے رب! کیوں نہیں
لیکن میں تیری برکت سے توبے نیاز نہیں
ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کر دو بیشک
وہ چنا ہوا تھا اور رسول مٹا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے
طہر کی دہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا۔
(سورہ صافات آیت ۵۲، ۵۱) یعنی کلام کرنے کے لیے اور فرمایا:۔ اور اپنی
رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون عطا کیا، وغیب کی خبریں بتانے
والا نبی (سورہ صافات آیت ۵۳)۔ واحد کے لیے نبی کہتے ہیں جیسا کہ
کائنات میں اور جمع نبی ہے۔ ممدوہ غلظتوا انبیاء ہے کہ وہ مشورہ کرنے
ایک طرف چلے گئے اور اس کی جمع انجیہ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں
فرعون کا چچا زاد بھائی حضرت شمعان۔

اور بولوا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا
... تا مضرین کذابہ (سورہ المؤمن آیت ۲۸)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضرت خدیجہ کے پاس دھرے گئے ہوئے
دل کے ساتھ گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس سے
گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے
تھے۔ ورقہ نے پوچھا:۔ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے
سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا:۔ یہی تو وہ ناموس ہے جو
حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ ملا

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَارَءَ رُكْنَيْ يَوْمِكَ أَنْصُرَكَ
نَصْرًا مُّوَدَّرًا. الثَّامِسُ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي
يُطْلَعُ بِمَا يَسْتَوْدَأُ عَنْ غَيْرِهِ -

بِالْبَقُولِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَمَّاكَ
حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طَرَى أَنْتَ أَبْصَرْتُ - نَارًا
تَعَلَّى آتِيكُمْ يَقْبِسُ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْمُقَدَّسُ النَّبَاءُ لَطَوَى : اسْمُ الْوَادِي سِيرَتَهَا
حَالَتَهَا . وَاللَّهُ هِيَ . الْمَشْقَى : بِسُلْكِهَا بِأَمْرِنَا
هَوَى شَقَى . فَارْتَأَى الْإِمَامُ وَكُفِرَ مُوسَى . وَدَعَا
كَى يُصَدِّقُنِي وَيُقَالُ مُذِيئًا أَوْ مُجِينًا يَبْطِشُ
وَيَبْطِشُ يَأْتِيهِمْ وَنَ . يَنْشَأُ وَمَوْنُ . وَالْجَذْوَةُ
قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا نَهَبٌ
سَنَدٌ سُنْعِيْنُكَ ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ
جَعَلْتَ لَهُ عَصْدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ
يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْفَيْهِ تَسْمِيَهُ أَوْ خَانَاةً
فَهِيَ عَصْدُهُ أَذْرَى . طَهْرَى . فَيُسَجِّتُكُمْ
فِيهِ لِكُمْ . الْمُسْئَلَى ثَانِيَةُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ
يَدِينُكُمْ . يُعَالُ خِذِ الْمُسْئَلَى خِذِ الْأَمْثَلِ لَوْ
أَمْتُوا أَصْفًا ، يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَقْنِي
الْمُصْطَى الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ . فَادْجَسْ : اضمَمَرُ
خَوْفًا . فَذَهَبَتْ الرَّاوِدُ مِنْ خَيْفَتِهِ لِكَيْسِهِ
الْعَاءِ فِي جُدُوعِ النَّخْلِ . عَلَى جُدُوعِ
خَطْبِكَ : بِالْكَ . مَسَاسٌ مَصْدَرٌ مَسَّ
مَسَاسًا لِنَسْفَتِهِ لَنَذِيرِيَّتِهِ . الضُّحَى
الْحَرُّ قُصِيْدِهِ اتَّبَعِي أَثَرَهُ . وَقَدْ يَكُونُ
أَنْ لَقُصَّ الْكَلَامُ نَحْنُ لَقُصُّ عَلَيْهِ
عَنْ جَنْبٍ عَنْ بَعْدٍ . وَعَنْ جَنْبٍ وَ
عَنْ رَاجِتَابٍ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى

تو پوری پوری مدد کروں گا۔ انشائے حق اس رازدار کو کہتے ہیں جسے آدمی اپنے وہ عبید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے لوگوں پر بھروسہ نہیں کیا کرتا۔

حضرت موسیٰ مقدس وادھی میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس
 نے ایک آگ دیکھی... تا قوتی (سورہ طہ آیت ۹-۱۰) اُنٹ
 میں نے دیکھی ہے ایک آگ۔ شاید میں اس میں سے تمہارے لیے
 کوئی چنگاری لاؤں (آیت ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے
 مبارک مراد ہے۔ طوئی وادی کا نام ہے نیز تھا اس کی حالت۔
 انتہی پریم گاری۔ پہلکنا اپنی مرضی سے۔ طوئی بدرخت۔ فارنا
 حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ رزق تصدیق کرنے والا جو فریادیں
 و مددگار بنے یطیش، یطیش پکڑنا۔ یا قوتون مشورہ کرتے ہیں۔
 اُجْدُوۃ موٹی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا جس سے پیٹ نہ نکل رہی ہو۔
 ششہ معقرب ہم نیڑی مد کریں گے۔ جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ
 تو گویا اس کے بازو جو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب
 کوئی ایک حرف نہ بول سکے، اس کی زبان میں سکنت ہو اور لکھتا ہو
 تو یہ عقیدہ ہے۔ اُزیری میری پیٹھ۔ فیضکم تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔
 اُمثلی اُمثلی کا مؤنث ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ نَزْ اُمثلی
 اور نَزْ اُمثلی بھی کہا جاتا ہے لَحْمُ اُمثُلَا صَفَا موارہ ہے
 جسے هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی
 ہے کیا تم اس جگہ آئے؟ فَاَوْحَسْ دِل میں خوف محسوس کیا کہ
 جاریہ کے باعث واو گر کر شقیۃ بن گیا۔ بَنی جُذُوج
 التَّحِل کو علی کے معنی میں سمجھیں۔ خَطْبَتِ تمہارا حال۔
 مَسَاس کا مصدر نَاسَہ مساس ہے۔ لَقِیْتُمْ ہم اسے ضرور
 پہچلا دیں گے۔ اَلْقَمِی گری، دھوپ۔ تَقْشِیر اس کے
 پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے
 جسے نَحْنُ نَقْضُ عَلَیْکَ عَنْ جَنْبِ دوسرے جَنَابَہ
 اِجْتَنَاب کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰی قَدِّ
 سے دوسرے کی جگہ مراد ہے۔ لَا تَقْنِیَا سَمْتَ نہ مونا۔

قَدْ بِرَ مَوْعِدًا لَا تَنْبِأُكَ تَضَعُ يَدَاكَ يَا أَبَسَا
مِنْ نَبِيٍّ الْقَوْمِ - الْحَسْبِيَ التَّوَكُّلُ
اسْتَعَارَ قَوْمًا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَدْ قَتَلَهَا
الْقَيْتُهَا الَّتِي صَنَعَتْ فَتَنَسَىٰ مُوسَىٰ هُمْ
يَقُولُونَ أَخْطَا الرَّبُّ أَنْ لَا يَرْجِعَ
إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعَجَلِ .

۶۱۸ . حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَنَافُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
صَحْصَحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَىٰ بِهِ حَتَّىٰ أَتَى
السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هُمَا وَنَ قَالَ هَذَا
هَٰؤُلَاءِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ دُفْعًا
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَأَخِي الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ
ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَيْتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهَلْ أَتَاكَ
حَدِيثٌ مُوسَىٰ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا .

۶۱۹ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا
نَسَائُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ السَّيِّدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
أُسْرَىٰ بِهِ رَأَيْتُ مُوسَىٰ وَذَا رَجُلٍ كَرِبَ رَجُلٌ
كَانَتْهُ مِنْ تِلْكَ شُؤْبَةٍ وَرَأَيْتُ عِشْيَ
فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ مَبْعُوثٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ
مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَكْشَبُ وَلِذَا إِسْمَاعِيلُ رَفَعَهُ
أُنَيْتُ بِأَنَاءٍ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخِرِ
خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَآخَذْتُ
اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَوَيْلَ آخَذْتُ الْغِطْرَةَ أَمَا

يَكْسَاخُشَك - مِنْ نَبِيٍّ الْقَوْمِ وَدُ زِيورات جو انہوں
نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے ۔ فَقَدْ
قَتَلَهَا تو میں نے اسے ڈال دیا ۔ اَلْقَىٰ بَنَا ۔ فَتَنَسَىٰ انہوں نے اسے
موسے اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں ۔
أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ یہ بھڑے کے بارے میں کہا
گیا ہے ۔

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ان سے شبِ اسراء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں
آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے ۔ جبریل نے کہا
حضرت ہارون کو سلام کیجئے ۔ پس میں نے انہیں سلام کیا ۔
انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا : صالح بھائی اور
صالح نبی مرعبا ۔ ثابت ، عبّاد بن ابی علی ، حضرت انس
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس
کی روایت کی ہے ۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :
اور تمہیں موسیٰ کی کچھ خبر آئی (سورۃ طہ ، آیت ۹) اور اللہ نے
موسیٰ سے حقیقۃً کلام فرمایا ۔ سورۃ النسا آیت ۱۶۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : شبِ اسراء
میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک ڈبٹے پٹنے اور سیدھے
بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شمو کے ایک فرد ہیں ۔ اور
میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ میانہ قد اور سرخ رنگ کے
ہیں ، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت ابراہیم کی ساری
اولاد میں ان کے مشابہ میں زیادہ ہوں ۔ پھر میرے سامنے
دو پیالے لائے گئے ۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں
شراب ۔ جبریل نے کہا : جو دل چاہے نوش فرمائیے ۔ میں
نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا ۔ کہنے لگے : آپ نے
نظرت کو اختیار فرمایا ہے ، اگر شراب پی لیتے تو آپ کی

امت گمراہ ہوجاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی جانب منسوب کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ دراز قدتے گویا وہ قبیلہ شخوہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریاے بالوں والے اور میانہ قد ہیں۔ آپ نے ملک یعنی دارودہ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ نے عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس روزہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پھایا اور آل فرعون کو مرق کیا تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روزہ کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا: ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کی توجیہ ملنا، کلام کرنا، خواہش دیدار۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پورے کیے، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فساد یوں کی راہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے کلام فرمایا: عرض کی اسے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھو۔ فرمایا تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ تا ازل المؤمنین۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۴، ۱۴۵) اذکے ازل کو کہتے ہیں۔ قدکنا حقیقت میں قدکین ہو تا مگر تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الشَّعْوَبَ

اِنَّكَ لَوِ اتَّخَذْتَ الْحُمْرَ غَوْتًا اَمَّا تَكُ

۶۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّادٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِبَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُنِي لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ اَمَّا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى اَدْمُ طَوَالُ كَاتَةٍ مِنْ رَجَالِ شَعْوَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكُ خَارِجَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَالَ

۶۲۱. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمُ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَاعْتَرَفَ آلُ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى كَمَا رَأَى اللَّهُ فَقَالَ اَنَا اَوَّلِي بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمْرٌ بِصِيَامِهِ

بَاب ۳۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَذَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَمْنَا هَا بَعْضَ قَتَمٍ مِيقَاتِ رَبِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِاخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ . وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ اِنِّي اُنْظُرُ اِلَيْكَ فَتَالَنْ نَرَانِي اِلَى قَوْلِهِ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يُعَالِ دَكَّةً . مَا لَوْلَا . فَذَكَرْنَا فَذَكَرْنَا . جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَا حِدِجٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا مَتَفَتًا وَلَمْ يَفْعَلْ كُنَّ مَتَفَتًا

مُلْتَصِقَتَيْنِ . أَشْرَبُوا . ثَوْبٌ مُشْرَبٌ
مَصْبُوعٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّمَا جَسَتْ الْفَحْرَةُ
وَرَادَتْ نَقْنَا الْجَبَلِ . رَفَعْنَا كَ .

وَالْأَرْضُ كَانَتْ أَرْثَقًا يَدَا آسَمَانٍ كَوَلِيكَ شَارِكِيَا هِيَ
لَكِنْ رَثَقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ نَحْسُ فَرَمَا أَشْرَبُوا بِرِثْمِ بِيَسْ ثَوْبٌ
مُشْرَبٌ كَتَبَ بِنِ . ابْنِ عَبَّاسِ نَعْنُ فَرَمَا كَرِثْمِ بِيَسْ ثَوْبٌ
وَرَادَتْ نَقْنَا الْجَبَلِ اور جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا ۔

۶۲۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ
يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنَاكُونَ أَكْلَ مَنْ
يَبِيتُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَاتِلِهِ مِنْ
قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَذَاقَ قَبْلِي أَمْ
جُورِي بِصَعْقَةِ الطَّوْلِ .

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا امت کے
روز سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے ۔ سب سے پہلے
میں ہوش میں آؤں گا ۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی
کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں ۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے
ہوش میں آئے یا انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں
بلجھوش ہی رکھا گیا ۔

۶۲۳ . حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُكَيْمٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْتَرْ اللَّهُ
وَلَوْلَا كِسْرَاءُ لَمْ تَخْنُ أُمْنِي ذَوُجَهَا الذَّهْدُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر بنی اسرائیل
نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حمزہ
ہوئیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت
نہ کرتی ۔

۶۲۹ . طُوفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ يُقَالُ
لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقَمَلُ الْحُمَانُ
يُسَبِّهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ حَقٌّ سَقَطَ
كُلُّ مَرِيضٍ فَقَدْ سَقَطَ فِي يَدِهِ .

طوفان اور دیگر عذاب ۔

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے
بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا تھا جیسے پانی جو چھوٹی جھون
کی طرح ہوتا ہے ۔ حقیقی سے مراد حق ہے ۔ سقط
شر مشا رہوا جو تھوم ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے ۔

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما
السلام :-

حَدَّثَنَا الْخَضِرُ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
۶۲۴ . حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ زَاهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ
شَاهِبٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَارِي هُوَ الْخَضِرُ بْنُ قَلْبِ
الْعَزَائِي فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
هُوَ خَضِرٌ فَتَرَاهُمَا ابْنُ كَيْفَ خَدَعَا ابْنُ

حضرت ابن عباس اور حضرت حزن قیس غزالی کے مابین حجر
موسیٰ کے ساتھی کے بدلے میں اختلاف ہو گیا ۔ ابن عباس کہتے تھے
کہ وہ حضرت خضر ہیں ۔ تو حضرت ابی بن کعب کا دل سے گور ہوا ۔
ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ ہم دونوں دوستوں میں حضرت
موسیٰ کے اس ساتھی کے بدلے میں اختلاف ہے جن سے نے کو جانے
کیلئے انہوں نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے اس بارے میں رسول

عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي
صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ اِلَى لِقَائِهِ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بَيْنَمَا
مُوسَى فِي مَلَأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا
فَأَدْحَى اللَّهُ اِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَصِرٌ فَسَأَلَ
مُوسَى السَّبِيلَ اِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ اَمِيَّةً
وَقِيلَ لَهُ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ
سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ الْوَحْشَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ
لِمُوسَى فَتَاةٌ اَرَأَيْتَ اِذَا وُيْتَا اِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِنِّي لَنَسِيْتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيَّةٌ اِلَّا الشَّيْطَانُ
اَنْ اَذْكُرَكَ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكُ مَا كُنَّا نَبْعَثُكَ اَرْسَلْنَا
عَلَى اَمْتَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا
خَصِرًا فَكَانَ مِنْ شَايِهِمَا الَّذِي قَصَصَ اللَّهُ

فِي كِتَابِهِ

۶۲۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
قَالَ قَدْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ اِنْ نَوَيْتَا الْبُكَائِي يَزْعُمُونَ
مُوسَى صَاحِبَ الْحَصْرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ
اِنَّمَا مُوسَى اخْرُفَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو
بْنُ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُوسَى
قَامَ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ فَسُئِلَ اَيُّ التَّارِسِ
اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَرُدَّ
الْحِلْمَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ يَمْجُمُ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَيُّ مَتِّبٍ وَمَنْ
يَرْبُو رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اَيُّ رَيْبٍ وَكَيْفَ لِي
بِهِ قَالَ تَاخُذْ حُوتًا فَتَجْعَلْهُ فِي مَكْنَلٍ حَيْثُمَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے، جواب دیا، ہاں۔ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک روز موسیٰ
علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کسی شخص نے اگر ان
سے سوال کیا، آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ
علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی اتری
فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے
ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو پھیلی کہ ان کے لیے نشانی بنادیا
گیا اور کہا گیا کہ جب پھیلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ
آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں پھیلی کا نشان دیکھتے ہیں
آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا، رہ بھلا دیکھئے تو جب
ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں پھیلی کو بھول گیا
اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا، کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے
تو سمندر میں اپنی راہ لی، اچنبھا ہے۔ موسیٰ نے کہا، ابھی تو ہم جاہتے
تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے رسول اکرم
آیت ۶۲ تا ۶۴ پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پایا۔ پھر ان کے
درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میرے
بیان فرمایا ہے۔

سعید بن جبیر راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوح البکائی کا گمان ہے کہ حضرت
خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے
پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں انہوں نے فرمایا: یہ اس خدا کے
دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ
بنی اسرائیل میں دغلا گئے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال
کیا، لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب
دیا، میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو
خدا کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا: کیوں نہیں دیکھ دیاؤں
کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے
وہ عرض گزار ہوئے، اے پروردگار! مجھے اس بندے تک کون

فَقَدَّتْ الْحَوْتَ فَهُوَ كَقَرْدٍ بَمَا قَالَ فَهَوَّ ثَمَّ
وَ اخَذَ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مَكْنَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هَوَّ وَنَّاهُ
يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى آتَى الصَّخْرَةَ وَضَعَهَا وَوَسَّاهَا
فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحَوْتَ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي
الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ مَرِيًّا فَأَمْسَكَ اللَّهُ
بِجَنَاحَيْهِ جَذِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ
هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ
لَيْلَتِهِمَا وَبُيُومَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ
قَالَ لِقَتَاهُ إِنِّي آتَاكَ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هَذَا نَصَبًا. وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى
جَاءَهُ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ قَتَاهُ أَرَأَيْتَ
إِذَا دُيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا
الْأَسَانِيَةَ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَكَ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا. فَكَانَ لِلْحَوْتَ سَوِيًّا وَلَهُمَا عَجَبٌ
قَالَ لَهُ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي. فَارْتَدَّا عَلَى
أَثَارِهِمَا قَصَصًا. رَجَعَا يَنْصَرِفَانِ
أَتَاَهُمَا حَتَّى أَتَتْهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ مُسَبَّحٌ بِثَوْبٍ كَسَمَ مُوسَى فَرَدَّ
عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنْتَ يَا ذَٰنِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا
مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ لَقَمَ
أَنْتَ لِحَبْلِي مَيَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى
إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِي اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ
وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكُمُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ
قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ قَالَ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا
إِلَى قَوْلِهِ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ
الْبَحْرِ فَخَرَّتْ بِهِمَا سَبِيلَتُهُمَا كَلَّمُوهُمَا أَنْ يَحْمِلُوهُمَا
فَقَرَّوْا انْخَضِرْ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ تَوَلٍّ فَلَمَّا رَكِبَ
فِي السَّيْفَيْنِ فَجَاءَ عَصْبُونَهُمْ كَوَقَعَ عَلَى حَرْفٍ

پہنچائے گا۔ کہی سفیان یوں روایت کرتے :- اسے پروردگار
میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا، تم ایک پھلی سے کر زنبیل میں
ڈال لو۔ جہاں وہ پھلی گم ہو جائے میرا بندہ وہیں ہوگا۔ کہی
یہ تم کی جگہ تشریف روایت کرتے :- خیر انہوں نے پھلی سے کر زنبیل
میں ڈال لی اور وہ نوحوان یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چل پڑے،
میں تک کر ایک چتر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔
حضرت موسیٰ کو نیند آگئی اور پھلی تڑپی، باہر نکلی اور (کو کو کر) دیا میں
جاگ ری۔ تو اس نے سڑنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔
پس اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہار کو پھلی کے لیے روک دیا اور
طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا راوی نے اشارے سے
بتایا کہ ایسا طاق بہر حال وہ دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن برابر
چلتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آیا تو نوحوان سے
کھنے لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوئی ہے۔
حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بات
ہوئی جگہ سے اگے نکل گئے تھے۔ نوحوان نے ان سے کہا۔ بھلا
دیکھیے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں
پھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر
کر دوں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنیا ہے (سورۃ الکہف)
آیت ۶۲، ۶۳) پھلی کے لیے سمندر میں سڑنگ بن جانا واقعی ان
کے لیے قیوب کی بات تھی۔ تو حضرت موسیٰ نے اس سے کھنے لگے۔
یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو مجھے پٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے
آیت ۶۴) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس
لوٹے یہاں تک کہ اسی چتر کے پاس آپہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی
کیرموں میں پیشا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلا گیا۔ انہوں نے
سلام کا جواب دیا اور کہا۔ آپ کے حکم پر سلام کہاں سے آیا ہوا
دیا، میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ فرمایا،
ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس عہدہ
ہدایت میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔
کہا اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو

السَّفِيلِينَ فَنَقَرُوا فِي الْبَحْرِ نَقْرًا ۖ وَنَقَرْتَنِي
قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عَلَيَّ
عَمَلُكَ مِنْ عَمَلِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا
الْعَصْفُورُ بِمِثْلِهِ ۖ مِنْ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ
الْعَاسُ فَتَنَزَّعَ كَوْحًا قَالَ فَلَوْ يَفْجَأُ مُوسَى
إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ كَوْحًا بِالْعَدْوِ ۖ وَمَقَالَ لَهُ مُوسَى
صَنَعْتَ قَوْمًا فَحَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدًا إِلَى
سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَهَا لِنَغْرَقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا مُرَّا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْتِنَا إِخْدَانِي بِهِمَا
لَيْسَتْ وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِ عَسْرًا فَكَانَتْ
الرُّؤْيَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ
مَرُّوا بِغُلَامٍ يَتَّبِعُ مَعَ الصَّبِيِّ إِنْ أَخَذَ
الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا ۖ
أَوْ مَا سَفِينَانِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ
يَقْطَعُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتُلْتَ نَفْسًا
زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتَهُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا
تَسْأَلْنِي فَدَّ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا
فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
أَهْلُهَا خَافُوا أَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا
جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ مَائِلًا أَوْ مَا يَشِيرُ
هَكَذَا ۖ وَأَشَاءَ سَفِينَانِ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا
إِلَى قَوْفٍ فَلَمَّا أَسْمَعُ سَفِينَانِ يَذْكُرُ مَا شَاءَ
إِلَّا مَرَّةً فَقَالَ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمَّ يُطِيعُونَا
وَلَمْ يُضَيِّقُونَا عَمَدًا إِلَى حَائِطِهِمْ لَوْ
بَشَتْ لَمْ تَخُذْ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا جِرَافُ
بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِطْ

آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا علم مرحمت فرمایا ہے
جسے آپ کے برابر مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے
دریافت کیا کہ کیا میں آپ کے ساتھ نہ سکتا ہوں؟ کہا۔ آپ
میرے ساتھ میری نہیں کر سکیں گے اور آپ میری کیسے جس بات
کی آپ کو خبر نہیں ہے۔ تاہم اس آیت ۱۶۹، ۱۷۰
وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی
گزری تو سوار ہونے کے لیے گفتگو کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر
کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرائے کے۔ جب وہ کشتی میں سوار
ہوئے تو ایک چڑیا اگر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک
یا دو چوچیں ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا، اے موسیٰ! میرے
اور آپ کے علم نے علم الہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے
سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر اچانک حضرت خضر نے کھارڈی
کر کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے
یہ آپ نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اجازت کے یہی کشتی میں بٹھا
لیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی ناکارہ کر دی تاکہ سوار
عرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا
کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ میری نہیں کر سکیں گے
حضرت موسیٰ نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ کرو اور میرے کام میں
مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب یہ دیا
سے نکلے تو ایک رات کے پاس سے گزرے جو درمیانے درمیان
کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور
اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی انگلیوں
سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے
ان سے کہا: کیا تم نے ایک ستھری جان بغیر کسی تباہی کے بے قتل کر دی؟
بیشک یہ تم نے بہت بڑی بات کی۔ کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ
برگڑ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔ کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں
تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا۔ بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا
پھر دونوں پہلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان دنوں
سے کھانا مانگا، انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے

عَلَيْهِ صَلَاتُكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَوَدُّنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَبْرًا فَقَضَى اللَّهُ عَلَيْنَا
مِنْ خَيْرِهِمْ قَالَ سَفِيَانٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبْرًا
يَقْضَى عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هِمَّا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا لَهُمْ
مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا
وَأَمَّا الْعَلَاءُ مَرَدُّكَ كَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ
مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِيَانٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ
مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ يَسْفِيَانُ
حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَنِّي أَوْ
تَحْفِظْتَهُ مِنْ السَّابِقِ فَقَالَ وَمَنْ أَحْفِظُ
وَمَا وَاهُ أَحْسَدُ عَنْ عَمْرٍو غَابِرٌ
سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ
حَفِظْتُهُ مِنْهُ

۶۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ
أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ مَنِيعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَقَدْ مَسَّنِيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى خُرُوفٍ بَيْضَاءَ
فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضِرًا

گاہ میں ایک دیوار پائی جو گرا چلا ہوتی ہے روایت ۴۷۴ تا ۴۸۰ یعنی جگہ گئی
ہے۔ سفیان نے اہل حق کے ائمہ سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز کے اوپر
بہتر چیر رہے ہیں۔ لیکن جھگڑنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک مرتبہ
سنا ہے۔ کہا یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں
کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار
درست کر دی۔ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری سے بیٹے۔ کہا
یہ میری اور آپ کی جہل ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا پسندیدہ بتاؤں گا جن پر
آپ سے میرے پاس آیت ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰،

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْصِي عَنْ هَتَامِ بْنِ مَنِيبَةَ أَنَّ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ
ادْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَقَبِلُوا
فَدَخَلُوا أَيْدِيَهُمْ عَلَى أَسْتَارِهِمْ وَقَالُوا أَحِبُّهُ
بَنِي شَعْرَةَ .

۴۲۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
رُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُوفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ وَطَائِفَةٍ
وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَوْسَى
كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيرًا لَا يُدْرِي مِنْ جِلْدِهِ
شَيْءٌ اسْتَحْيَا مِنْهُ فَإِذَا كَانَ مِنْ أَذَاهُ مِنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتُرُ هَذِهِ النَّسْرُ
إِلَّا مِنْ عَيْبٍ يَجْلِدُهَا مَا بَدْرُهَا وَمَا أَذْرُهَا
إِلَّا مَا أَقْبَرُ إِنَّ اللَّهَ أَمَّا أَنْ يَبْرُتَهُ وَمَا قَالُوا
يُؤَسِّى فَخَذَّ يَوْمًا وَحَدَّاهُ فَوَضَعَهُ ثِيَابًا عَلَى
الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ
لِيَأْخُذَهَا وَإِنْ الْحَجَرُ عَدَا بِتَوْبِهِ فَأَخَذَ
مَوْسَى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَعَمِلَ يَقُولُ تَوْبِي
حَجَرٌ تَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأَةٍ مِنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَرَأُوا هُجْرِيَانَا أَحْسَنَ مَا
خَلَقَ اللَّهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَفْتَرُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ
فَأَخَذَ تَوْبَهُ فَبَلَّسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا
بِعَصَاهُ قَرَأَ اللَّهُ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَمَدَدًا مِنْ أَمْرِ
ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا وَخَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ
عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا .

۴۲۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل
کو حکم دیا گیا تھا کہ اگر دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے
داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں (سورہ البقرہ
آیت ۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا وہ سرین کے
بل گھسے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے جاتے تھے حجتہ
فجی شَعْرَةَ یعنی بال میں دانہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ بڑے شرمیلے
اور ستر پوش تھے۔ میا کے باعث کوئی ان کے جسم کا ذرا سا حصہ
بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا
شرع کر دیا کہ یہ کسی بیماری کے باعث جسم کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں
برص ہے یا لہن کے نیسے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ
کا ارادہ ہوا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسیٰؑ کو بری فرمائے۔
پس ایک روز حضرت موسیٰؑ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتارے اور
ایک پتھر پر رکھ دئے پھر غسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ
ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی جانب بڑھے تو پتھر ان
کے کپڑے سے کر جھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰؑ نے پتھر کو مارنے
کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے، اے
پتھر میرے کپڑے، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے
پاس جا نکلے۔ ان لوگوں نے عربانی کی حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی
تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگاتے ہیں ان کا یہاں
نشان تک نہیں ہے۔ پس پتھر ٹھہر گیا اور انہوں نے کپڑے سے کر
پھین لیے اور اپنے عصا سے پتھر کی پٹائی کرنے لگے۔ ان کا اپنے
کے باعث خدا کی قسم پتھر میں تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ اسی لیے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں
نے موسیٰؑ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمایا، اس بات
سے جو انہوں نے کی اور موسیٰؑ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

(سورہ الاحزاب، آیت ۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا الْقَسَمَ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ فَقَضَيْتُ حَتَّى دَأَيْتُ الْعَضْبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِالْكَرَمِ مِنْ هَذَا أَفْصَحَ.

باب ۳۲ یَعْلَمُونَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ مَتَبَرًا خُسْرَانًا وَلِيَكْتَبُوا يَدْمُورًا مَا عُلُوًّا مَا عَلَبُوا.

۶۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجْنِي الْكِبَاثَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالُوا أَلَيْتُ تَرْضَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَذَا مِنْ بَنِي إِدَا وَقَدْ رَعَاهَا.

باب ۳۳ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذَرُوهَا بَعْدَ الْآيَةِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النِّصْفُ بَيْنَ الْبَكْرِ وَالْهَرَمَةِ فَارْقَ صَافٍ لَذْلُولٌ لَمْ يَذَلُّوا الْعَمَلُ تَشِيرُ الْأَرْضُ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تَشِيرُ الْأَرْضُ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسْكَمَةٌ مِنَ الْحَبُوبِ لَا شَيْءَ بَيَاضٍ صَفَرًا إِنْ شَكَّتْ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفَرًا لِقَوْلِهِ جَمَلَاتٍ صَفَرًا فَادْرَأَتْهُمُ اخْتَلَفَتْ.

باب ۳۴ وَفَاتِ مُوسَى وَذَكَرَ مَا بَعْدَهُ.

۶۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكٌ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا۔ اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ نصیحت کے آثار میں نے آپ کے چہرہ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

چند قرآنی لفظوں کی تشریح

اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے (سورۃ الاعراف آیت ۳۸) مَتَبَرًا نَفْسَان - بیشتر توڑا ہوا کھڑک کر دئے جائیں گے، یا مَلُوكًا جِبْ فَلْيَأْتِنِي حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلو تھوڑے رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کالے پہلو چھو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے بکریاں چیدائی ہیں؟ فرمایا، کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چیدائی ہوں۔

اللہ کے ولی کی گائے۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (سورۃ البقرہ آیت ۶۷) الْوَالِیَہِ کا قول ہے۔ الْوَالِیَہِ سے بھیا اور بوجھی گائے کے درمیانی مر والی۔ کما قَعُ صَافٌ لَذْلُولٌ مشقت نہیں لی جاتی۔ تَشِيرُ الْأَرْضُ زراعت کی مشقت بل و نیزہ جو تارِ مسکنہ میوب سے۔ لَا شَيْءَ بَيَاضٍ نہیں ہے بَقْرَاءُ اگرچہ سیاہ کو بھی صَفَرًا کہہ سکتے ہیں جیسے بَمَالَاتٍ صَفَرًا کہا جاتا ہے۔ فَادْرَأَتْهُمُ تم نے اختلاف کیا۔

حضرت موسیٰ کی وفات اور حالاتِ مابعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے تسکنا مارا۔ وہ بارگاہ رب العزت کی طرف لوٹے اور

فَقَالَ جَاءَ صَلَّاهُ فَرَجَمَ إِلَى رَجِيمٍ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى
عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ . قَالَ الرَّجِيمُ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضْمُ
يَدَهُ نَتْنِ مَتْنٍ تَوَدُّ فَلَهُ يَدٌ سَطَطَ يَدَهُ بِسُكَّرٍ شَعْرَةٍ
سَنَةٍ . قَالَ أَيْ رَبِّ شَعْرًا مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتَ
قَالَ فَلَانُ قَالَ فَسَلِ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ
الْمُعَدَّةِ . رَمِيَهُ بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوُكَلْتُ لَنَّةٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَبْرُهُ
إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكُتَيْبِ الْأَخْرِ قَالَ وَاخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۲ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَسَيِّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ
فَقَالَ الْمُسْلِمُ . وَالَّذِي أَصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَلَمِينَ فِي قَسَمٍ لَيْسَ بِمَقَالِ
الْيَهُودِيِّ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَلَمِينَ فَرَقَمَ
السُّنَمُ بَعْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَكَطَعَ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ
إِلَى يَهُودِيٍّ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي
كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرَ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تَغَيِّرُوا فِي سُلَى
مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَضْحَكُونَ فَإِذَا كُنْ أَوَّلَ مَنْ
يُفْقِقُ فَإِذَا مُوسَى بِأَيْشٍ جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي
أَكَانَ فِيمَنْ صَبَقَ فَأَخَافُ قَبْلِي أَوْ كَانَ مَعَهُ
اسْتَنْكَى اللَّهُ .

۴۳۳ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْكَمَ أَدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى
أَمَتَ أَدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ

عرض گزار ہوئے تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرا نہیں
چاہتا۔ فرمایا، پھر جادو اور کھوکھو کہ پناہ نہ کسی میں پر پھر یہ تو آپ کے
ہاتھ کے نیچے جتنے ہاں آئیں گے۔ ہاں کے بدلے ایک لال جاگے
گلاب یہ عرض گزار ہوئے اسے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر موت۔
عرض کی، تو ابھی آجائے۔ راوی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ
مجھے ارض مقدس سے اتنا نزدیک کر دیا جائے جہاں تک پھر پھینکا
جاسکے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر مبارک راستے کے
قرب سر نہ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے یہ دوسری
سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہو گئی۔ مسلمان نے کہا،
اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو تمام جہانوں سے چن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی
نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام
جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ رسید
کر دیا۔ یہودی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اپنا اور اس
مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے
حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب سارے انسان
بے ہوش پڑے ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں
آؤں گا، تو موسیٰ عرش کا کنارہ پرکھتے ہوں گے مجھے نہیں
مسلم کہ وہ بے ہوش ہوتے والوں میں تھے اور مجھ سے
پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں ہیں جنہیں مستثنیٰ نہ فرمایا
ہو ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ
کے درمیان بحث چھوڑ گئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا، آپ وہی حضرت
آدم تو ہیں جن کی مغزش نے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم
نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رات

فَقَالَ لَهُ اَدُمَّا اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَلَاكَ اللهُ
بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ بَعَثْنَاكَ عَلَى اَمْرِ قَدَرٍ عَلَيَّ
قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَجَّ اَدُمَّا مُوسَى مَرَّتَيْنِ .

۶۳۴ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُسَيْرٍ
عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
الْأَبْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ
الْأَمْثَرُ مَا أَتَتْ سَوَادُ الْكَثِيرِ أَسَدًا لَأَفْتِي فَقِيلَ
هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ .

بَابُ ۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَضَرَبَ اللهُ
مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةً فَرِيعُونَ إِلَى قَوْلِهِ
وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِئِينَ .

۶۳۵ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ كَيْسٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ
عَنِ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلْ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَكَمُلْ
يَكْمُلُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَّةَ امْرَأَةً فَرِيعُونَ وَ
مَرْثَدَةَ بِنْتَ عَمْرٍاءَ فَإِنَّ فَضْلَ سَائِلَتِنِ عَلَى النِّسَاءِ
كَفَضْلِ التَّيْرِ عَلَى سَائِلِ الطَّعَامِ .

اور کلام کے لیے چنا چھری آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں
جو میری پیدائش سے بھی پہلے منع فرمادی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: اس بحث میں حضرت آدم حقیقت
میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف
لے گئے اور فرمایا کہ مجھ پر آتھیں پیش منبر کی گئیں
تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے
افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم
راست میں ہیں۔

حضرت آسیہ زوجہ فرعون۔

ارشادِ ربانی ہے: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون
کی بیوی تَامِنَ الْفَاقِئَتَيْنِ (سورۃ التحریم، آیت ۱۱۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں
میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے
آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے
سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ عائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس
طرح فضیلت ہے جیسے شیر کو تمام
کھانوں پر۔

۱۱ ام سابقہ میں سے حضرت آسیہ زوجہ فرعون اور حضرت مریم بنت عمران تمام عورتوں سے کامل ہوئی ہیں جبکہ امت محمدیہ میں سب
عورتوں سے افضل حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ان پانچوں میں سے سب سے
افضل کون ہے تو اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور پھر اس کا رسول ان میں سے ہر ایک کے فضائل و کمالات ایسے ہیں کہ ہر ایک کے متعلق
گمان گزرتا ہے کہ شاید یہی سب سے افضل ہیں۔ چونکہ اس بارے میں کوئی واضح فیصلہ احقر کی نظر سے نہیں گذر سکتا لہذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان میں سے
ہر ایک اتنی ہی نالی اور افضل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہی ارشادِ نبوی شریف کی اسی جلد میں حدیث
۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵ اور ۹۶۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قارون۔ حضرت شعیب۔ اہل مدین۔

بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا (سورۃ القصص، آیت ۶، ۷)
لَقَدْ جَاءَكَ سِحْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ . ابن عباس کا قول ہے کہ اُولى القُوَّةِ

بَابُ ۳۴ اِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى
الْاَيَةُ لَقَدْ جَاءَكَ سِحْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلِي
الْقُوَّةِ . لَا يَرْفَعُهَا الْعَصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يَقَالُ

الْمَرْحُومِينَ. وَيَكُنَّ اللَّهُ مَثَلُ الْمُؤْتَرِّ
أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ قَبْلِهِ. وَ
يُؤْتِيهِمْ عَلَيْهِ وَيُصَلِّقُ. وَ إِلَى مَدِينٍ أَوْ خَاهُمْ
شُعَبًا إِلَى أَهْلِ مَدِينٍ لِأَنَّ مَدِينًا بَدَلُ
مَثَلَةٍ. وَ اسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَ اسْأَلِ الْغَيْرَ بَعِي
أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَ أَهْلَ الْغَيْرِ وَ مَا آتَاكُمْ ظَهْرِيًّا.
لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ إِلَيْهِ يَقَالُ. إِذَا الْمَرْيُضُ حَاجَتَهُ
ظَهَرَتْ حَاجَتُهُ وَ جَعَلَتْهُ ظَهْرِيًّا قَالَ الزُّهْرِيُّ
أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ ذَاتَ أَوْ عَاءٍ تُسْتَظْهِرُ بِهِ
مَكَانَتَهُمْ وَ مَكَانَهُمْ وَ أَحَدٌ يَخْتَوِي. يَبْعَثُونَ
بِأَيِّسٍ يَحْزَنُ أَسَى أَحْزَنَ وَقَالَ الْحَسَنُ
إِنَّكَ أَنْتَ الْحَدِيثُ يَسْتَهْزِؤْنَ بِهِ. وَ قَالَ
مُجَاهِدٌ. نَيْكَةٌ الْأَيْكَةُ. يَوْمُ الظَّلَّةِ. إِحْلَالُ
الْعِقَامِ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

باب ۲۲ قول الله تعالى وَمَا يُونُسَ لِمَنْ
الْمُرْسَلِينَ إِلَى قَوْمِهِ وَهُوَ مَلِيحٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ
مَذْيَبُ الشَّحُونِ الْمُؤَقَّرُ قُلُوا لَا آتَاءَ كَانَ
وَمِنَ الْمُسْتَحِينَ الْآيَةُ فَلَبَدْنَا بِالْعَرَاءِ بَوَجْهِ
الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَ أَنْبَأْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً
مَنْ يَقْطِطِينَ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلِ الدُّبَابِ وَ
نَحْوَهُ وَ أَرْسَلْنَا إِلَى مَائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ
فَأَمَرُوا فَمَتَعْنَاهُمْ إِلَى جُبَيْنَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ
الْخُوفِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ وَهُوَ
مَكْظُومٌ.

۶۳۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ. حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْ
عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

جنہیں طاقتور جماعت نہ اٹھا سکے۔ فرجین اترانے والے کیلئے
اللہ اسی طرح ہے جیسے المؤمن ان اللہ یبسٹو الرزق لمن یشاء
یشاء و یصلق ذہبے یعنی روزی فراخ دیتا اور تنگی فرماتا ہے۔
اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو دوسرے ہجرت آیت ۸۴
مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر ہے۔ اس کی مثال و اسأل
القریۃ اور اسأل الغیر ہے۔ مراد میں گاؤں والے اور
نافیہ والے۔ و کذا تکتہم ظہریا اور متوجہ نہ ہوئے جب تم کسی کی
حاجت پوری نہ کرو تو کہے گا۔ میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا لیکن اس
نے مجھے پس پشت ڈال دیا۔ یہی کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سوار
یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ مکا یتیمہ اور مکا یتیمہ
کا مفہوم ایک ہے۔ یغنون ازند رہے۔ یا ئس غمگین ہونا۔
اسی رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ اِنَّكَ الْاَلَمْلَمُ
جس سے مذاق بھی کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِنَّكَ سَاءَ كَالَم
عذاب کے بادلوں کا ان پر سایہ انگن ہو جانا۔

حضرت یونس علیہ السلام۔ ارشاد ربانی ہے۔
اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے۔ تا و صَوِّطُ صُلَیْمٌ دوسرے
الصفات، آیت ۱۳۹ تا ۱۴۲۔ مجاہد نے کہا گنہگار۔ التَّحَوُّنُ
مہربانی ہوئی۔ پس اگر وہ توبہ کرنے والا نہ ہوتا فَبَدَّلْنَا بِالْعَرَاءِ
زمین پر ڈالا جبکہ وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک درخت اگادیا۔
تنے کے بیڑے کی بل یا کوئی اور ایسی اور اسے ایک لاکھیا اس
سے زیادہ لوگوں کی طرف بھاپیں وہ ایمان لے آئے اور ناکہ
حاصل کرنا ہے ایک مدت تک۔ اور بھیلے والے کی طرح نہ
ہونا جب اسے پکارا تو وہ غمزدہ تھا۔ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ
بنائے یعنی مغموم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی
تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔
مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متی
سے۔

۴۳۸. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَلْبِغُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُوشَعَ بْنِ مَتَّى وَلَنَسَبُهُ إِلَى أَبِيهِ.

۴۳۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الذَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَنٍ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الرَّعْوَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْزُضُ بِكَعْبَةٍ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَاتِّدِنِي اصْطَلَفِي مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَصَبَّحَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَلَفَ مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْعَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا خَمَا بِالْأَنْصَارِ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَخَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَقْضُوا بَيْنَ أُمَّتِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْتَقِزُ فِي الصُّوَرِ فَيَصْحَقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَنْتَقِزُ فِيهِ أُخْرَى فَكَوْنُ أَوَّلِ مَنْ يُؤْتَى إِذَا مُوسَى أَخَذَ بِالْعَرْنَيْنِ فَلَا أَذْرَى أَحْوَسِبُ بِصَحْفَتِهِ يَوْمَ الظُّوَرِ أَمْ يُؤْتَى قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُوشَعَ بْنِ مَتَّى.

۴۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبِغُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوشَعَ بْنِ مَتَّى.

باب ۳۳ وَأَسْأَلُكُمْ عَنِ الْقَرْمَةِ الَّتِي كَانَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کی ان کے دلد کی طرف نسبت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں اتنے میں نہیں ہوں گا۔ یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو ساری خوب بشارتیں مل رہی ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں جلوہ افروز ہیں۔ سوہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہدہ ہوں، فلان کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور غصے کے آثار چہرہ پر نمودار ہوئے۔ گئے پھر فرمایا انبیاء نے اکرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار نمودار ہوا جب تک کہ زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب سے بڑے ہوش ہو جائے گی، اگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ نمودار ہوا جب تک کہ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرض الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہ کور کی کی ہوشی کا صلہ ہو گا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں سے حضرت یونس بن مثنیٰ سے افضل ہوں۔

بنی اسرائیل کا ہفتے کی حد توڑنا۔

ارشاد باری ہے، اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا جو دریا کے کنارے تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے پڑھتے۔ (سورہ الاعراف، آیت ۶۳)۔ یعنی حد سے بھگتے اور ہفتے کے بارے میں تجاویز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے روزانہ کے پاس بھلیا آئیں۔ شرمناک تھی۔ کوئی اقتدار نہ تھا۔ ایک۔ نہیں سمجھتے۔ حضرت واقد علیہ السلام۔

حَاضِرَةُ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ
يَعْدُونَ وَيَجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ
تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا
سُورًا عَالِي قَوْلِهِمْ كُونُوا حِرَدَةً
خَاسِرِينَ يَوْمَئِذٍ شَدِيدُ الْعَذَابِ

بَاب ۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَيْنَا دَاوُدَ
زُبُورًا ۱۰ الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زُبُورٌ
زَبْرٌ كَتَبْتُ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنْهَا
فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِیْ مَعَهُ ۱۱ قَالَ مُجَاهِدٌ
سَبَّحَ مَعَهُ وَالطَّيْرُ وَالشَّجَرُ الْحَدِيدُ
إِنْ أَعْمَلَ سَابِغَاتٍ ۱۲ الدُّرُودُ ۱۳ وَقَدْ
فِي الشُّرُوحِ السَّامِيَةِ وَالْحَلِيقِ وَلَا يُدْرِكُ
الْمُسَامَرُ فَيَتَسَلَّلُ وَلَا يَعْظَمُ فَيَقْصُرُ
وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ

۶۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
حَقِيقٌ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ كَمَا كَانَ يَأْمُرُ
بِدَوَائِهِ فَتُسَبِّحُ كَيْفَ تَرَى الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَبِّحَ
دَوَائِهِ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ مُوسَى
بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرَفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ السَّيِّدِ أَخْبَرَهُ
وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عِدًّا أَنَّهُ بَرَأَ
عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا مَوْمِنَ
الْيَهَارَ وَلَا قَوْمَ مِنَ النَّاسِ مَا عَشْتُ فَقَالَ لَمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۵۵) الزبور سے مراد کتابیں ہیں اور زبور اس کا واحد ہے زبور کتاب ہے لکھا۔ نیز فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ اشد کی طرح رجوع کرو اور اسے پرندوں اور ہم نے اس کے لیے ہوا نرم کیا کہ وسیع زریں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (سورہ السبا، آیت ۱۱)۔ سُرور زبوروں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ مصلیٰ رہیں اور نہ موٹی بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا۔ اور تم سب بھی کرو، بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (آیت ۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) آسان فرمادیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کس دی جائے اس سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزے رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي
تَقُولُ وَاللَّهُ لَا صُومَ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قُومَ مِنَ اللَّيْلِ
مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ
ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَتَصُومُ وَتَصُومُ مِنَ
الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ
أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الْبَدْرِ فَقُلْتُ
إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا
وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ رَدُّ الصَّيَّامِ قُلْتُ
إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي تَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَتَبَا أَنْتَ تَقُومُ
اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتُ لَعَنَ فَمَنْ
فَأَنْتَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَسَتِ الْعَيْنُ وَ
لَفِئَتِ النَّفْسُ صَوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ
إِنِّي أَجِدُنِي قَالَ مُسْعَرٌ يَعْنِي قُوَّةً قَالَ
فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ
يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يُفْطِرُ إِلَّا فِي

بَابُ ۲۲ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ
وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ
بَيْنَهُ نِصْفُ اللَّيْلِ وَنِصْفُ ثَلَاثَةِ وَبَيْنَهُ
سُدْسُهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ
عَلَى وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عَنِّي
إِلَّا نَائِمًا

کروں گا کہ میں نے جواب دیا، ہاں ہی کہا ہے۔ فرمایا، تم یہ نہیں
کر سکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔
راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہذا ایسے میں تین دن
کے روزے رکھ لیا کرو، چونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو
یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی، عرض
گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں
فرمایا، تو ایک روز رکھ کر دو روز خالی چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار
ہوا، میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک
دن روزہ رکھو اور دوسرے دن نہ رکھو۔ یہ داؤدی روزہ
ہے اور ہے بھی معتدل روزہ، عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ!
میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، اس سے زیادہ میں
فضیلت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے فرمایا: کیا میں تمہیں
نہ تہاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ
قیام کرنے والے بن جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا۔ ضرور بتائیے۔ فرمایا
اگر واقعہ تم وہی کرو تو آنکھیں کھل کر رہ جاؤ گی اور حوصلہ ڈھابھٹو
گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ
رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جسے ہمیشہ روزہ
رکھے، عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ
طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر داؤدی روزہ رکھ لو کہ وہ ایک دن
روزہ رکھتے اور دو روزہ چھوڑ دیتے۔ پس انہیں دشمن کے مقابلے سے
بھاگنے کی ضرورت چنی نہیں آتی تھی۔

داؤدی روزہ اور داؤدی قیام۔ داؤدی نماز اللہ تعالیٰ کو سب
نمازوں سے پسند ہے اور داؤدی روزہ اللہ تعالیٰ کو سب روزوں
سے پسند ہے۔ وہ آدمی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے
اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور
ایک دن چھوڑ دیا کرتے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے
فرمایا: میرے پاس رسول اللہ کو سوتے ہوئے سحر ہوتی۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَدْرِيسَ
الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَمَّادُ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ
إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ
يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ
يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ
سُدُسَهُ.

باب ۳۱ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ
إِنَّهُ أَزَابُكَ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصَّلِ الْخُطَابِ قَالَ
مُجَاهِدٌ أَلْفَمٌ فِي الْقَضَاءِ . وَلَا تَشْطِطُ
لَا تُشَوِّتُ . وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ
هَذَا أَخِي لَهُ تَسَمُّ وَتَسْعُونَ نَعْجَةً يَعْتَالُ
لِلْعَدَاةِ نَعْجَةً وَاحِدَةً يَكُنُّهَا أَيْضًا سَاءَةً وَ
لِي نَعْجَةً وَاحِدَةً فَفَقَالَ أَكْفَيْتَنِيهَا مِثْلُ
وَكَفَلَهَا زَكْرِيَّا وَصَنَّتْهَا . وَعَزَّنِي عُنْكَبِي
صَارَ أَعْنَى مَعْنَى أَعَزَّنِي تَجَعَّلْتُ عَزْمِي
فِي الْخُطَابِ يَعْتَالُ الدُّخَانُ وَرَكَ قَالَ لَقَدْ
ظَلَمْتُكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نَعْجَائِهِمْ وَإِنْ
كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشَّرِّكَاءِ لِيَسْبَحُنِي
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا فَتَنَّاكَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
اخْتَبَرْنَاكَ . وَقَدْ أَعْمَرَ فَتَنَّاكَ بِتَشْدِيدِ
النَّاسِ وَنَاَسْتَعْفِرُ رَبَّهُ وَخَرَّ رَأْيُكَ وَ
أَنَابَ .

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَزِيدَ
قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ أَسْجَدُ فِي مَنْ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدُ وَ
سُلَيْمَانُ حَتَّى أَتَى فِيهِمَا هُمَا قَتِيلَا فَقَالَ نَبِيُّكُمْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمَرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے
سنا پایا۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی روزہ سب
روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور
دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی
نماز سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف رات
تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا
حصہ سوتے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ دواؤں و نعمتوں والے کو یاد کرو، بیشک
وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے (سورہ ص، آیت ۷۱) فصل
الخطاب تک۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ بوجھ
مرا ہے۔ لا تشطط زیادتی نہ کر۔ و اھدینا الی سوا الصراط
ان هذا اخي له تسعون نعجة يعتال
کو نفع کما ہے اور وہ شاة کے معنی میں آتا ہے۔ ولی نفعہ
واحده فقال الكفنيها كفلها زكريا كفلها
اپنے ساتھ لایا۔ و عزني عنكبي
ثابت ہوا۔ آخر من ان میں نے اسے غالب کر دیا فی الخطاب
یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کہا تو نے دبی کو اپنی دبیوں میں
میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے اور بیشک اکثر
شرکاء زیادتی کرتے ہیں۔۔۔۔۔ انھا فتناہ منک۔ ابن عباس کا
قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت
میں فتناہ معنی تار کی تشدید کے ساتھ ہے۔ پھر اس نے اپنے
رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔
آیت ۲۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجاہد نے
دریافت کیا کہ کیا میں سجدہ کروں آپ نے آیت
پر عرض۔ مَنْ ذَرِّيَّتِهِ دَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ... فِي هَذِهِ الْقِيَمَةِ
فرماتے تھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ حضرت
انبیائے اکرام کی پیروی کریں۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِلْمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ مَنْ
عَزَّيْزُ الشَّجْوَدِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْجُدُ فِيهَا.

باب ۳۳ قول الله تعالى وَهَبْنَا لِدَاوُدَ
سُلَيْمَانَ نِعَمَ الْعَبْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ الْكَرِيمُ السُّبُّ
وَقَوْلُهُ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَتَّبِعُنِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي
وَقَوْلُهُ وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى
مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحُ غَدُوَهَا
شَهْرُ رَوْحٍ وَآخِرُهَا شَهْرُ رِجْلٍ أَسْأَلُكَ

أَذْبَنَالَهُ عَيْنَ الْفَطْرِ الْحَدِيدِ وَمِنْ الْجِنِّ
مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ
مَحَارِبٍ قَالَ مُجَاهِدٌ بُلْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُوفِ
وَتَمَاشِيلٌ وَجَفَانٌ كَالْجَوَابِ كَالْجِيَا مِنْ
الْبَلَدِ وَكَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابَةِ مِنْ
الْأَرْضِ وَقَدْ وَرَدَ اسْمُهَا فِي قَوْلِهِ الشُّكُورُ
فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ
إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ فَهُمْ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ عُصَابًا
فَلَمَّا أَخَذَتْهُ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهْنِينَ حَبَّ الْخَبِيرِ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّي فَطْفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ
يَسْمَعُ أَعْرَافُ الْخَيْلِ وَغَرَاقِبُهُمَا الْأَصْفَادُ
الْوُثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِيَةُ صَفْرُ
الْفَرَسِ رَفَعَ أَحَدُ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى
طَرَفِ الْخَافِرِ الْعِجَادِ السَّرَامِ جَسَدًا
شَيْطَانًا رُخَاءً طَلِبَةً حَيْثُ أَصَابَ
حَيْثُ شَاءَ فَا مَنَنْ أَعْطَى بِغَيْرِ حِسَابٍ
بِغَيْرِ حَدِّجٍ

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
فرماتے ہیں کہ سورہ صٰی کا سجدہ ضروری نہیں ہے
لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام :- ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع
لانے والا ہے (سورہ صٰی، آیت ۳۰) ٹوٹنے والا رجوع کرنے
والا۔ اور اس کا قول کہ مجھے ایسا ملک عطا فرمایا جو میرے بعد
کسی کے لائق نہ ہو۔ نیز اس کا قول کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی
کی جو سلیمان کے ملک میں شیاطین پڑھتے تھے۔ اور ہوا کو
سلیمان کے تابع کر دیا کہ صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو
ایک ماہ کی مسافت طے کروادیتی۔ اور ہم نے اس کے
پے لپے کا چشمہ بہا دیا۔ اور حیات اس کے سامنے
کام کرتے.... میں تمھارا پیغمبر ہوں۔ بُلْیَانٌ مَحَلَّاتٍ سے
صیغہ عمارتیں۔ اور تضادیر اور حوض جیسے لکن۔ ابن عباس
کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قد ڈیر
الْوَسِیَاتِ سے الشُّکُورُ ایک۔ اور جب اس پر موت واقع
ہو گئی تو دیکھنے والے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو
اس کی لاش کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا.... الْمُهْنِينَ یَالِ
کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے تو ان کی کوئی چیز اور
گرد میں کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹ پر ہاتھ پیرتے
رہے تھے۔ الْأَصْفَادُ بندھن۔ مجاہد کا قول ہے کہ
صَافِيَاتٌ مشق ہے صَفْنُ الْفَرَسِ سے۔ دونوں میں سے
ایک پاؤں اٹھا کر شمم کی نوک پر کھڑے ہو جانا۔ الْعِجَادُ
تیز رفتار۔ جَسَدٌ شیطان۔ رُخَاءٌ عمدہ، بہترین۔ حَيْثُ
أَصَابَ جہاں چاہا۔ فَا مَنَنْ عطا کر دے۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ
بغیر تکلیف اور مضائقہ کے۔

حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَفْرِيَّتًا
مِنَ الْجَيْنِ تَقَلَّبَتِ الْبَارِحَةَ لِيَسْتَعْمَ عَلَى حِمْلِهَا
فَأَمَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَتَبَدَّدَتْ أَنْ
أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِثْرَ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ
أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
مِنْ بَعْدِي فَرَدَّدَتْهُ خَاسِمًا عَفْرِيَّتًا مُتَعَرِّدَةً
مِنَ النَّارِ أَوْجَانٍ وَمِثْلَ بَيْنِيَّةٍ جَمَاعَتُهَا
الزَّيْبَانِيَّةُ.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شریر جین
میرے پاس اچانک آیا تاکہ میری ناز ٹروا دے۔ پس اللہ تعالیٰ
نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا
ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ
دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان
کی دعا یاد آگئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے
بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام ٹوٹا
دیا۔ عفریت سے مراد سرکش ہے، خواہ انسان
ہو یا جین۔ جیسے نہایتیہ اس کی جمع الزبانیہ
ہے۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَدِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْلَ لِلَّيْلَةِ عَلَى سَبْعِينَ
أَمْرًا تَحْمِلُ كُلُّ أَمْرَةٍ فَا رِسًا يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ
لَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ شُعْبَةَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْفًا هَذَا
لَجَاهِدٍ وَابْنِ سَبِيلٍ اللَّهُ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي
الزِّنَادِ تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان
بن داؤد علیہما السلام نے کہا: آج رات میں ستر بیویوں کے
پاس جاؤں گا، پس ہر عورت ہمسوار بنے گی جو اللہ کی راہ
میں جہاد کرے گا ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا
انشاء اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی
عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انہوں نے انشاء اللہ
کہا ہوتا تو بچے پیدا ہو کر ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے، شعیب
نے ابو الزناد سے بیویوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا ثَنِيُّ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَفِي مَسْجِدٍ وَضَعْتُ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ
نَهَرًا أَيْ قَالَ فَفَرَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ
بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَاكُمْ كُنْتُمْ
الضَّلُوةُ فَضِلُّوا وَالْأَمْرُ صَدِّ لَكُمْ مَسْجِدًا.

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی
مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد
کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں عرض گزار ہوا، ان
دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا، چالیس سال پھر
فرمایا، جہاں تجھے ناز کا وقت ہو جائے وہیں ناز پڑھ دیا کر
تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اور

هَرَمَرَضَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلِي وَمِثْلُ النَّاسِ كَمِثْلِ سَجَلٍ اسْتَوْفَدْنَا فَوَجَلُ الْفَرَّاشِ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَيُّنِ أَحَدَهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِإِبْنِكَ وَقَالَتْ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِإِبْنِكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَحَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَخَبَّرْتَاهُ فَقَالَ امْتَوْنِي يَا لَيْسَكَيْنِ اشْعُرْ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغِيرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغِيرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ اللَّهُ إِنْ سَمِعْتُ يَا لَيْسَكَيْنِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا لَنَا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ إِنْ قُولِهِ إِنَّ اللَّهَ لَاجِبٌ كُلُّ مَخْلُوقٍ وَخُورٌ وَلَا تُصَوِّرُ الْأَعْرَاضَ بِالْوُجْهِ ۖ ۶۵۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَا يُبْسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَا لَعْمَ يَلْبِسُ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَكَرَلْتُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ -

۶۵۱ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَا لَا يُظْلَمُ نَفْسُهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكَ لَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ رَبِّنَا وَهُوَ يَعْلَمُ يَا بَنِيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ

لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کڑے اس میں آگ کرنے لگے۔ پھر فرمایا کہ دو کورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بیٹریا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر جاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بیٹریا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا پھر لاؤ، میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو حصہ دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابوسریرہ فرماتے ہیں کہ سیکتین کا لفظ میں نے اسی روز سنا ہے ہم چھری کے لیے مذیہ کہا کرتے تھے۔

حضرت لقمان کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرے۔ محتال ٹھوکر یا اسورۃ لقمان، آیت ۱۸۱۶۲، وَلَا تُصَوِّرُ مَنْهَ مِنْهُ بِمِجْرٍ -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۸۱)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» اسورۃ الانعام آیت ۸۳ نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا، اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

بَاب ۲۲۳ وَاحْتَرِبَ لَكُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَوْمِ الْأَثَنَةِ فَحَزَرْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ بَشَرًا دَنَّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَهْ طَائِفَتُكُمْ مَصَابِيحُكُمْ

بَاب ۲۲۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ذَكَرَ رَحْمَةً مَا يَكُ عَبْدٌ ذَكَرِيًّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ يَدَاؤُهُ خَفِيًّا قَالَ مَا يَدَاؤِي وَهَكَذَا تَعَطَّرَ مَنِيَّ وَاشْتَعَلَ الرَّاسُ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَثَلًا يُقَالُ رَضِيْنَا مَرْضِيًّا عَيْتِيًّا عَصِيًّا عَتَايَعُكُمَا قَالَ مَا أَتَى يَكُونُ لِي غَلَامًا إِلَى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا وَيُقَالُ صَحِيحًا فَحَزَرْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْيَحْرَابِ فَأَوْخَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْخَى فَأَسْتَأْمَرُوا يَأْيَعْنِي خَدِنِ الْكِتَابَ بِفَوْقَةٍ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يَبْعَثُ حَتَّىٰ حَفِيًّا لَطِيفًا عَاقِرًا الذِّكْرُ وَالْأُنْثَىٰ سَوَاءٌ

۶۵۲ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَتَامُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْصُوعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْكَةِ الْأَسْرَىٰ بِمَنْعَرٍ صَعِيدٍ حَتَّىٰ أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَنْتَحَمَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَحْمَدُكَ فَخَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَهَمَّا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ فَسَلِّمُ عَلَيْمَا فَسَلَّمَتْ فَزَدَا شَقًّا لَا مَوْحِبًا إِلَّا الْإِخْرَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيَّ الصَّالِحِ

بَاب ۲۲۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّخَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا

شَرِكٌ بَرُّ الْعَلَمِ هِيَ - (سورة لقمان آیت ۱۳) ان کے لئے گاؤں والوں کی مثال بیان کرو۔ مجاہد نے کہا کہ تفسیر کننا سے ہم نے مضبوط کیا مراد ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طائفتو کھڑے تہلکی بیٹھیں مراد ہیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام - ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔ عرض کیے اے میرے رب! میری ہڈی کڑھ گئی اور میرے بڑھاپے کا بھجوا کا پھوٹا.... قیل نسیتا سورة مریم آیت ۲۵ - ابن عباس کا قول ہے کہ یہ رَضِيْنَا مَرْضِيًّا کی طرح ہے۔ قِيًّا نامزدمان عَتَايَعُكُمَا سے۔ عرض کیا اے رب میرے گھر کا کس طرح ہوگا... کیا لے سکتا ہوں۔ اس سے مراد صبح سالم ہے۔ پھر وہ غلاب سے اپنی قوم کے پاس آیا۔ ہم نے وہی فرمائی ان کے لیے کہ صبح و شام غلاب کی پاک بیان کرو۔ فَأَوْخَى اشارہ کیا۔ اے یہی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو... یَبْعَثُ حَتَّىٰ تک۔ حَفِيًّا مہربان۔ فَاقْرَأْ اس بارے میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔

حضرت مالک بن معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب مندرج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا۔ پس اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ جواب دیا جبریل۔ دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا انہیں بلا یا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیکھا، یہ دونوں غلام زاد بھائی ہیں۔ جبریل نے کہا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو سلام کرو۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب کے بعد کہا، بھائی صالح اور نبی صالح مرحبا۔

حضرت مریم کا بیان - ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو، جب اپنے گھر کی طرف

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يَخْتَارُ
بِكَلِمَةٍ اِنْ اللّٰهُ اَصْطَفٰٓى اٰدَمَ مَوْلٰٓوْحًا وَاٰلَ
اِبْرٰهٖمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى قَوْلِهِ
يَزُوْجُ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ قَالِ الْاُنۡبِيَآءُ
وَاٰلَ عِمْرٰنَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرٰهٖمَ وَاٰلِ
عِمْرٰنَ وَاٰلِ يٰسٖنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰٓى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَاٰلِهِمْ اَوْ اٰلِ النَّاسِ بِاِبْرٰهٖمَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
وَهُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيَقَالُ اَلْ يَغْتَرِبُ اَهْلُ يَعْقُوْبَ
فَاِذَا صَعَرُوْا اِلٰى ثُمَّ رَدُّوْهُ اِلَى الْاَصْلِ قَالُوْا اِهْيَلْ
۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ السَّيِّبِ قَالَ قَالَ
اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّوْ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِي اٰدَمَ مَوْلُوْا اِلٰى اٰلِ
الشَّيْطٰنِ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهْلِكُ صَارِحًا مِنْ حَسْبِ الشَّيْطٰنِ
غَيْرِ مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاِذَا اُعِيْذُهَا
بِكَ وَذُوَيْدَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بَابُ ۲ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ
اللّٰهَ اَصْطَفٰٓىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰٓىكِ عَلٰى نِسَاءِ
الْعٰلَمِيْنَ يَا مَرْيَمُ اَقْبِلِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ
مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاِ الْعِیْبِ تَوْحِيْدٍ اِلَيْكَ
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَتَّبِعُوْنَ اَفْلاَمَهُمْ اِلَيْهِمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يَقَالُ
يَكْفُلُ يَصْنَعُ كَعَلَهَا صَدَقَ مَا حَقَّقَ كَيْسَرٌ مِنْ
كَقَالَتِ الدِّيُوْنُ وَشَبَّهَهَا

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْقَضْوِیُّ
عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَاءٍ هَا مَرْيَمُ
وَبَنَاتُ عِمْرٰنَ وَخَيْرُ نِسَاءٍ اَمَّا خَدِيْجَةُ

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے مريمؑ کو آیت ۱۶۔ اور یاد کرو جب فرشتوں
نے مريمؑ سے کہا، اے مريمؑ! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے
پاس سے ایک کلمہ کی سورتہ آل عمران، آیت ۴۵۔ ابشک اللہ
کے چنن میا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے
جہان سے سورہ آل عمران، آیت ۳۳، آل یاسین اور آل محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا ابشک ابراہیم کے
سب سے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ آل یعقوب سے
حضرت یعقوب کے اہل ہا دیں راصل میں یہ لفظ اہل ہے، تصفیر کے
باعث اصل کی جانب سے جاتے ہیں جیسے اصیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا
ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ جیتنا چھوٹا
ہے ماسوائے مريمؑ اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر
حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: اِنِّیْ اُرْعٰیذُهَا بِكَ
وَذُوٰیئُهَا مِنْ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ سورہ آل
عمران، آیت ۳۶

حضرت مريمؑ کا انتخاب۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے
مريمؑ! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب مستقر کیا اور آج
سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مريمؑ! اپنے رب
کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے
والوں کے ساتھ رکوع کر یہ عیب کی خبریں ہیں کہ میں ہم غیظہ طور پر تمہیں بتا
ہوں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے تمہیں لکھتے
تھے کہ مريمؑ کس کی پرورش میں رہے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب
وہ مجھ کو رہے تھے۔ (سورہ آل عمران، آیت ۴۲ تا ۴۴) کہتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:۔
اپنے وقت کی بہترین عورت مريمؑ بنت عمران تھیں اور
اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ
تعالیٰ عنہما۔

بَابُ ۳۴ قَوْلُهُ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ
إِنِّي قَوْلُهُ فَاِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يَبْشُرُكِ وَبَشُرُكِ
وَاحِدٌ وَجِيهًا هَرِيْقًا وَقَالَ اِيْمَرَاهِيْمُ الْمَيْمِ الْيَصْدِيْقُ
وَقَالَ نَجَاهِدْ اَنْكَهْلُ الْحَيْمِ وَالْاَكْمَةُ مَنْ يَنْصُرُ بِالْاَكْمِ
وَلَا يَنْصُرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُوَلِّدُ اَعْنَى

۶۵۵ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ

قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَةَ النَّهْمَنِيَّ يَحْتَدِثُ عَنْ اَبِي مُوسَى الشَّعْبِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ
عَارِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضِلَ التَّحْرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ
كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ لَيْثِيْرٌ وَكَعْرٌ يَكْمَلُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا هَرِيْمٌ
يَكْتُ عَمْرَانُ وَابِيْسَةُ امْرَاةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ
اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ عَيْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ
السَّيِّبِ اَنَّهُ اَبَاهُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَسَاءَ قَوْلُ نِسَاءٍ خَيْرٌ نِسَاءٍ بَرَكَبْنَ
الْزَيْلَ اَحْنَاةً عَلَى جَنْبِلٍ وَارْعَاهُ عَلَى نَافِمْ فِي ذَاتِ
يَدَيْهِ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى اَشْرَافِ ذَلِكَ وَلَوْ تَرَكْتُ مَرْثَدَةَ
بَنْتُ عَمْرَانُ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ اَنْ اُخِي الزُّهْرِيُّ وَاشْحَى
اَلْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَوْلُهُ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي
دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَيْمِ مَيْمِنِي
بْنُ مَرْثَدَةَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ الْفَقَاهَا اِلَى مَرْثَدَةَ وَارْعَاهُ
مَنْهُ فَاَمَرُوْا اِلَى اللهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً اَنْهَكُوا
خَيْرًا اَنْكُمْ اِنَّمَا اللهُ اِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ
وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمُوْتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا
قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ كَلِمَتُهُ كُنْ فَمَا كَانَ وَقَالَ غَيْرُهُ وَمَا وَفَّقَهُ
اَحْيَاةً فَجَعَلَهُ مَرْثَدَةً وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً

۶۵۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ
الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرِو بْنُ هَابِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ
بْنُ اَبِي اُمَيَّةٍ مِنْ عِبَادَةِ نَصِيٍّ اللهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
قَالَ مَنْ شَرِهْدَ اَنْ لَمْ يَلْهُ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ رَدَّ

حضرت عیسیٰ کے میلاد کی بشارت۔ ارشاد ربانی ہے۔

اور یاد رکھیں فرشتوں نے مریم سے کہا۔ اے مریم!۔۔۔ کن فیکون اوسودہ آل
عمران آیت ۴۴، اے مریم! اے مریم! اور اے مریم!۔۔۔ کن فیکون اوسودہ آل
ابراہیم نعمی کا قول ہے کہ مسیح سے صدیق مراد ہے۔ عباد کا قول ہے کہ کن فیکون
سے علم والا مراد ہے۔ انا کہہ دو جو دن میں دیکھے لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں
پر ایسی ہے جیسی قریدہ کی تمام کھانوں پر۔ مردوں میں تو کامل بہت مجھے
میں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زہرا بنت
میں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، قریش کی عورتیں
دوسری عورتوں سے بہتر ہیں۔ بیچوں سے بہت محبت رکھنے والی
اور غاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے
مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ پر سواری نہیں کی۔ ایسا ہی
زہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کیلئے۔
ارشاد ربانی ہے:۔۔۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی
نہ کرو اور اللہ پر نہ کو مگر سچ۔ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا، اللہ کا
رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس
کے یہاں کی ایک روح۔ تو اللہ اللہ اس کے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور تمہیں خدا نہ کو، باز رہو اپنے بھلے کو۔ اللہ تو ایک
ہی خدا ہے۔ پاکی ہے اسے اس سے کہ اس کا کوئی بچہ ہو۔
اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور
اللہ کافی ہے کار ساز (سورۃ النساء آیت ۱۱۱) ابو عبیدہ کا قول
ہے کہ کلمہ سے مراد کن فیکون ہے۔ دوسرے حضرات کا قول
ہے کہ روح نہ کا مطلب انہیں مذکر کے ذی روح بنا دیا۔ لہذا تم غلط

حضرت عبیدہ بن مسامتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جو اس بات کی گواہی دے
کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا
کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ عِنْدِي عِندَ اللَّهِ
رَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أُنْفَاها إِلَى مَرْيَمَ وَوَحَّيْتُ إِلَيْهَا الْحَقَّ
وَالنَّارُ حَقٌّ أَذْكُرُكَ اللَّهُ الْجَنَّةُ تَعْلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ
الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمِيرَةَ عَنْ جُنَادَةَ وَنَادِمٍ
أَبَوَابِ الْجَنَّةِ الشَّامِيَّةِ أَيُّهَا شَاءَ.

بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ بھی اللہ
کے بندے ۱۰ اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ میں جو مریم کی طرف
دلا گیا اسی کی طرف کی مدت ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں تو
اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی
ہوں۔ ابو الولید، ابن جابر، سمیرہ، جنادہ کی روایت میں آسانیانہ ہے
کہ جنت کے آسمانوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔

حضرت عیسیٰ کا میلاد۔

اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھروں سے مشرق کی طرف ایک جگہ تک
گئی اس وقت مریم، آیت ۱۱۲، بندہ نامہ میں نے اسے ڈال دیا۔ وہ ایک طرف ہو گئی۔
مشرق مشرق کی طرف۔ تاہم یہاں جنت کا باب افعال ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے
انجا تھا ہے یہ معنی مجبور و مضطر کر دیا۔ تساقط کر کے کی کیفیت اور۔ بےید۔
قرآن بڑی بات۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی سے کسی چیز کا مدد نہ ہوتا اور
ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ انشی حقیر چیز کو کہتے ہیں ابو داؤد کا قول
ہے کہ حضرت مریم یہ جانتی تھیں کہ منتفی ہی ممکن ہے اسی سے انہوں نے کہا
کہ اگر تو منتفی ہے۔ روکیع، اسراہیل، ابو اسحاق، برائے ماویٰ ہیں کہ سرائی
زبان میں چھوٹی نہ کو نر یا کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گوارے
میں تین بچوں نے کلام کیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ و دوسرا کہ نبی اسرائیل میں
جبریل نامی ایک آدمی تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے آکر اسے
آواز دی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں
لیکن اس کی والدہ نے کہا اے اللہ ایہ اس وقت تک نہ مرے جب تک
کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھوں۔ جبریل اپنے عبارت خانے میں تھا کہ اس کے
پاس ایک عورت آئی اور بدکاری کے لیے گفتگو کرنے لگی۔ اس نے انکار کر
دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس چلی گئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا۔ پھر اس
نے لڑکا جنما لکھنے لگی کہ یہ جبریل کا ہے۔ لوگوں نے اس کے عبارت
خانے کو مسمار کر دیا، اسے نیچے اتار دیا اور گالیاں دیں۔ پس اس نے وضو
کیا اور نماز پڑھی، پھر لوگوں کے پاس آکر کہنے لگا، اے لوگو! تیرا ب کون
ہے؟ جواب دیا۔ چرواہا۔ لوگوں نے کہا، ہم آپ کا عبارت خانہ مسمار کرنے
کا بندہ رہتے ہیں، کہا، انہیں تم صرف مٹی کا بنا دو۔ تیسرا وہ جس کو نبی اسرائیل

بَاب ۳۳۸ وَ اِذْ فَضَّلْنَا ابْنُ الْكَتَابِ مَرْيَمَ اِذْ
اُنْتَبِذَتْ مِنْ اَهْلِهَا نَبِيًّا نَاهُ. اَلْقَيْنَاهُ اِغْتَرَاكَ
شَرْقِيًّا وَمَتَانِي الشَّرْقِ. فَاجَاءَهَا
اَفْعَلْتُ مِنْ جَدَّتْ وَبِتْ اَلْاَجَاهَا اَضْطَرَّهَا
نَسَاقِطُ. تَسْقُطُ. قَصِيًّا قَاصِيًّا. فَرِيًّا. عِظِيًّا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسِيًّا تَمَرُ اَكُنْ شَيْئًا. وَقَالَ
غَيْرُهُ النُّسَى الْحَقِيرُ وَقَالَ ابُو دَاوُدَ عَمَلَتْ
مَرْيَمُ اَنَّ النَّفَى ذُو نَهْيَةٍ جَمِنَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ
تَقِيًّا. قَالَ وَكَيْفَ عَنْ اِسْرَاسِيْلَ عَنْ اِبْنِ اسْحَاقَ
عَنِ النَّبَرِ اِبْر. سَرِيًّا نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالشَّرْقِيَّا نَبِيَّةً.
۶۵۶. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي اَكْهِمَةَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ
حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا رَمَيْتُكَ لِي فِي الْمَهْدِ الْاَثَلَةَ
عِنْدِي وَكَانَ فِي بَيْتِي اِسْرَاسِيْلَ رَجُلٌ يَقَالُ نَهْ جَدَّتْ نَهْ كَانَ
يَصْنَعُ جَاءَتْهُ اُمُّهُ حَدَّثَتْهُ فَقَالَ اَجِبْهَا وَاصْنَعِي
فَقَالَتْ اَللَّهُمَّ لَا تَمِيتْهُ حَتَّى تُرَبِّيهَ دُجُوهُ
الْمُؤْمِنَاتِ دَكَانَ جَرِيْمٍ فِي صَوْمَعَةٍ فَتَعَرَّضَتْ
لَهَا اِمْرَاةٌ وَكَلِمَتُهُ قَالَتْ اَنْتِ رَانِيًّا قَا مَكْنَتُ
وَمِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جَرْمِيحٍ
خَاكُوهُ نَكْسَرُ وَاصْوَ مَعَهُ وَانْزَلُوهُ وَسَبَّوْهُ
فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رُفْرَأَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبِيكَ
يَا غُلَامُ قَالَ النَّزَارِيُّ قَالُوا نَبِيُّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ
ذَهَبٍ قَالَ لَا اِلَآ مِنْ طِينٍ وَكَانَتْ اَمْرًا

تَرْصِعُ لِبَنَاتِهَا مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَمَّا رَجُلٌ
رَاكِبٌ ذُو شَاوِيَةٍ فَقَالَتْ أَلَيْسَ لَكُمْ أَجْعَلُ ابْنِي
مِثْلَهُ فَتَرَكْتَهُ تَدْبِهَا وَأَقْبَلَ عَلَى التَّرَاحِيبِ
فَقَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَجْعَلُنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى
تَدْبِهَا يَمْصُتُ قَالَ الْبُزْهَرِيُّ رَضِيَ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْصُتُ أَصْبَحَهُ
ثُمَّ مَرَّ بِأُمِّهِ فَقَالَتْ أَلَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَجْعَلَ ابْنِي
مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكْتَهُ تَدْبِهَا فَقَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ أَجْعَلُنِي
مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ التَّرَاكِبُ جَبَّارٌ مِنْ
الْجَبَّارِينَ وَهَذِهِ الْأُمَّةُ يَفْقَرُونَ سَرَقَتِ زَيْنَتِ
وَلَمْ تَفْعَلْ.

۶۵۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَتَعَتَهُ فَإِذَا مَجْلُ حَبِيبُهُ
قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَوْوَةَ
قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَتَعَتَهُ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَبِّعَةُ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا أَخْرَجَ مِنْ دِيْمَايَ يَعْرِفُ الْحَمَامُ
وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَآنَا أَشْبَهُ وَلِيَهُ بِهِ قَالَ وَأَيْتَيْتُ
بَارِئًا بَيْنَ أَحَدِهِمَا لَكِنُّ وَالْآخَرُ فَنِي خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ
أَيُّهُمَا شِئْتَ فَخَذْتُ اللَّيْنُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قِيلَ لِي هَذِهِ نِيَّتُ
الْفُطْلَةِ أَوْ أَصْبَحْتَ الْفُطْلَةَ أَمَا لَكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
غَرَبْتَ أَمْتَكَ.

۶۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى
وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَاحْمَرُّ جَعْدٌ بَرِيضٌ الصَّبَرِ
وَأَمَّا مُوسَى فَادَمُّ حَبِيبٌ سَبَطٌ كَأَنَّهُ مِنَ الرِّجَالِ

کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار
گزر رہا وہ کہنے لگی یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنادینا۔ بچے
نے اس کی پستان چھوڑ دی، سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا اے اللہ!
مجھے اس جیسا بنانا۔ اس کے بعد پستان چھوڑنے لگا۔ حضرت ابوہریرہ
فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلی چوستے
دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی گزر رہی تھی۔ کہنے لگی اے
اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ
دیا اور کہنے لگا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے
پوچھا یہ کیوں؟ جواب دیا وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس
عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چوڑی کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے
کوئی کام نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشب سراج میری
حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں
یوں بتایا کہ وہ دیسے پتلے، اور از قد سیدھے بالوں والے ایسے آدمی
میں جیسے قبیلہ شفوہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی
ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان
فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتارہ ہیں گویا
ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد کی مانند
زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں
دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا، ان میں جو
مغروب خاطر ہوئے پیجئے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا
گیا کہ آپ نے فطرت کی راہ پائی ہے یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے۔
اگر آپ شراب پیتے تو امت لگرا ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشب سراج میں
نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو
سرخ رنگ، گھٹنگریاے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں درہے
موسیٰ تو وہ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے تو یا قبیلہ

الترک

نظر کے مزد میں۔

۴۶۰. حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمُسَمِّ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَسِّرُ بَأْسَهُ لَكُمْ أَلَّا تَكُونَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَانَ عَيْنُهُ طَافِيَةً وَآرَأَى الْكَلْبَةَ عِنْدَ الْكُفَّةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَذْمَرَ كَاحْسَنَ مَا تَرَى مِنْ أَدْمَرَ كَالِ تَضَرُّبُ لَبَّتِهِ بَيْنَ مَنِيَّتَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاصْغَا يَدَيْهِ عَلَى مَنِيَّتَيْهِ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَدْ لَوْ هَذَا الْمُسَمِّ بْنُ مَرْيَمَ رَأَيْتُ رَجُلًا وَمَاءً كَجَعْدٍ أَقْطَطَا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبِهِ مَنْ رَأَيْتُ بَابَ قَطْنٍ وَاصْغَا يَدَيْهِ عَلَى مَنِيَّتَيْهِ رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُسَمِّ الدَّجَالَ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

۴۶۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمُسَمِّ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَسِّرُ بَأْسَهُ لَكُمْ أَلَّا تَكُونَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَانَ عَيْنُهُ طَافِيَةً وَآرَأَى الْكَلْبَةَ عِنْدَ الْكُفَّةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَذْمَرَ كَاحْسَنَ مَا تَرَى مِنْ أَدْمَرَ كَالِ تَضَرُّبُ لَبَّتِهِ بَيْنَ مَنِيَّتَيْهِ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَدْ لَوْ هَذَا الْمُسَمِّ بْنُ مَرْيَمَ رَأَيْتُ رَجُلًا وَمَاءً كَجَعْدٍ أَقْطَطَا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبِهِ مَنْ رَأَيْتُ بَابَ قَطْنٍ وَاصْغَا يَدَيْهِ عَلَى مَنِيَّتَيْهِ رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُسَمِّ الدَّجَالَ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

۴۶۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى رُحَى اللَّهِ عِنْدَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِأَبْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عِلَاقٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز لوگوں میں رجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح و عیال کانا ہوگا۔ اس کی دہائی آنکھ ایسی ہوگی جیسے بھولا عیاں انکور۔ میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا جس کا رنگ گندہ ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہنس گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ دوا دمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہے کا طواف کر رہا تھا۔ یہ دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے ہیں اور وہی آنکھ سے کانا ہے۔ میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کہے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ رجال ہے۔ اسے عبد اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ اپنے پیروں پر لکھا کہ ایک ہفتہ میں تمہاری خاک کو کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندہ ہے، سیدھے بال ہیں دوا دمیوں سے ٹیک لگا کر جاب رہا ہے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا وہ سر سے پانی نچوڑ رہا ہے میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نگاہ التفات سے دیکھا تو ایک آدمی اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ، جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ دہائی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی وہ آنکھ چھوٹے ہوئے انکور جیسی ہے۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ رجال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علیہ السلام کو ملے ہیں۔ میرے اہل ان حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا هَذَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّبِيِّينَ مِنْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَكْبَرُ وَأَكْبَرُ يُدَلِّتُ أُمَّهَاتُكُمْ مَتَى وَدِينُهُمْ وَاجِدُوا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَشْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسِيرُ فَقَالَ لَهُ اسْرُقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَمْ يَكُنْ لِي شَيْءٌ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَمَدْتُ بِأَنْفَعِهِ وَتَذَبُّتُ عِيسَى ۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيِّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَطْرُقُوا لِمَا ظَهَرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا كَأَعْبَدَ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ حُرَّاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَكْبَرُ الرُّجُلِ أَمَّةً فَأَحْسَنُ تَأْدِيبِهَا وَعَلَمُهَا فَأَحْسَنُ تَعْلِيمِهَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ فَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِقَوْلِهِ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اسْتَقْبَلَ رَبَّهُ فَأَطَاعَ مَوْلَاهُ فَكَذَلِكَ أَجْرَانِ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ لُحْجَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشَرُونَ حِفَاةَ عَرَاةٍ مُرَرْتُمْ قَرَأْتُمْ بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدَا عَلَيْهِمْ أَنَا لَكُمُ الْبَاقِينَ قَالَ مَنْ عِيسَى أَمْ يَرَاهُمْ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ ذَاتِ الْأَعْيُنِ وَذَاتِ الشِّمَالِ فِي قَوْلِ الصَّحَابَةِ قَبِيلُكُمْ لَكُمْ لَمْ يَرَوْا مَرَدِّتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء عطا کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کی والدہ تو عبادا حُدا میں لیکن دین سب کا ایک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا کہ اس کے مذکورہ تین حدیثیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیا تو نے چوری کی؟ اس نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں خدا پر یقین رکھتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مجھے اتنا بڑھا دینا جتنا انصار ملیں گے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا ہے کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، پس تم یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھا اور بے کھاتے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دوسرا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دوسرا ثواب ملے گا۔ اور جو غلام اپنے پروردگار سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لیے بھی دوسرا ثواب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اکٹھے کیے جاؤ گے تو ننگے پیر ننگے جسم اور خشنہ کے بغیر جو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ ہم نے جیسے اپنے بنایا تھا ایسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ۔ ہم نے اس کو ضرور کرنا ہے (سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷) پھر سب سے پہلے جن کو باس پہنایا جائے گا۔ وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ پھر مائیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا
اَعْتَمَرَ كَسَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَهُ
اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَاطِ بْنِ الْقُرَاطِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَسَوْهُمْ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّمَا
هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ قَاتَلَهُ لَمْ يَكُنْ بَعْدِي وَ
سَيَكُونُ خُلَفَاءُ ذِكْرُهُمْ قَاتِلُوا أَفْئَامًا مَرَّتًا
قَالَ قَوْلَا بَيْعَةَ الْأَوَّلِ قَاتِلُوا لِي أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ هَذَا اسْتَرْعَاهُمْ

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَتَجْعَلَنَّ سَكَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ سِتْرًا
بِشِيرٍ وَذُرَاعًا بِرِأْسِهِ حَتَّى لَوْ سَكَّوْا حُجْرَ حَنْبٍ
لَسَكَّتُمْ وَفَلَنَا يَا سَتُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
قَالَ كَذَن

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عَرَّانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ الْأَسَدِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّبَاَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمْرٌ بِإِلَالٍ أَنْ يَشْفَعُوا إِلَّا ذَانِ
وَأَنْ يُؤْتَمَرَ الْإِقَامَةُ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّدْحِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَالِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَا فِي
خَاصِرَةٍ وَيَقُولَ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ

پر سے ہٹا دیا۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا:-
یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیائے
کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے
بچنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- پیچھے نبی اسرائیل کے انبیاء
لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی
اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔
ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض
گزار ہوئے، آپ ہیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟
فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی
اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا
وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ضرور تم اپنے
سے پہلے لوگوں کے طور اطوار کی اندھی پیروی کرو گے۔ یعنی
بالشت کے برابر بالشت اور میٹر کے برابر میٹر یہاں تک کہ اگر وہ
گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔
لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ ملادیں؟
فرمایا، اور کون ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل
نار کے (یہ) لوگوں نے آگ جلائے اور ناقوس بجانے کا مشغول
دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا (آخر میں) بلال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دہری کہیں اور
انامت لکھری۔

سرواق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کوٹے پر ہاتھ رکھنا
نا پسند تھا اور سرمایہ عقلمیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں
شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت

عَنِّي وَلَوْ أَنِّي رَأَيْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ
كَذَبَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ مَتَّعْتُهُمْ مَتَّعَةً مِّنَ النَّارِ.

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُونَنَ فَخَالِفُوهُمْ.

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَبَّابُ بْنُ حَزْزَانَ
جَرِيدٌ عَنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا
السَّجْدُ وَمَا لَيْسَ بِمُتَّفَقٍ حَدَّثَنَا وَمَا نَحْنُ بِأَن يَكُونَ جُنْدُبٌ
كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذِمَّتُكَ كَأَنَّ قَبْلَكَ
رَجُلٌ فِيهِ جُحُوحٌ فَجَمْعٌ فَأَخَذَ بِكَيْنَا فَحَذَّبَهَا يَدَهُ
فَمَا رَقَاءَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
بَادِرُنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَزَمْتُ عَلَيْهِ
الْجَنَّةَ.

باب ۲۵۱ حَدِيثُ أَبِرْصَ وَأَعْمَى وَأَخْرَجَ فِي
بَنِي إِسْرَءِيلَ.

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُبَّارٍ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ أَبْرَصٌ وَأَخْرَجٌ وَأَعْمَى
بَدَأَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا
فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَعَى شَيْءٌ بِرَأْسِكَ قَالَ لَرَأَى

کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے
وہ اپنا مکان جہنم میں بنائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک
یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم
ان کے خلاف کیا کرو۔

حسن سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت جندب بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان
کی کہ اس وقت سے ہم جیسے نہ ہیں یہ غرض کہ جندب نے
رسول خدا پر جھوٹ بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے
ایک آدمی کو زخم آگیا۔ اس نے بے قرار ہو کر پھری لی اور اپنا زخم
ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون اتنا جاری ہوا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت لے لی لہذا
میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

بنی اسرائیل کے کورمھی، اندھے اور گنگھے
کا واقعہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے
ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے: ۱۔ کورمھی ۲۔ اندھا
۳۔ گنگھا۔ انہیں آزمائے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف
فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ کورمھی کے پاس آکر پوچھنے لگا، تجھے کون سی
چیز سب سے پسند ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت
جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور
اوسے اچھا رنگ اور خوب صورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا، تجھے
کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ فرادی
کو اس میں شک ہے کہ کورمھی اور گنگھے میں سے کس نے اونٹ
مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گائیں اونٹنی دے دی گئی اور

حَسَنٌ وَجِدْتُ حَسَنٌ قَدْ قَدِرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَسَحَّه
 فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ نَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا احْسَنًا فَقَالَ
 أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ
 شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا
 الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَةَ أَفْئَالَ
 يُبَادِلُكَ لَكَ فِيهَا وَأَيُّ الْأَقْرَعِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ بِكَ أَحَبُّ
 إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ مَعِيَ هَذَا قَدْ قَدِرَ فِي
 النَّاسِ قَالَ فَسَحَّه فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا احْسَنًا قَالَ
 فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً
 حَامِلًا قَالَ يُبَادِلُكَ لَكَ فِيهَا وَأَيُّ الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ
 شَيْءٍ بِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأَبْصُرَ
 بِهِ النَّاسُ قَالَ فَسَحَّه فَحَرَدَ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرُهُ قَالَ
 فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً
 وَالدَّافَأُ بَيْنَهُ هَذَانِ وَوَدَّ هَذَا أَفْكَانَ يَهْدِي وَأِدِ
 مِنْ إِبِلٍ وَهَذَا أَوَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَهَذَا أَوَادٍ مِنَ الْغَنَمِ
 ثُمَّ رَأَتْهُ أَيْ الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
 رَجُلٌ مِنْكُمْ تَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ فِي سَفَرِي خَلَا
 بِلَدَمِ الْيَوْمِ إِلَّا بِاللهِ تَشْكُرُكَ أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ
 أَسْأَلُكَ الْوَنَ الْخُسْنَ وَالْيَجْلَدَ الْحَسَنَ وَ
 الْمَالَ بَعِيرًا أَنْتَ لَمْ عَلَيْكَ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ
 إِنَّ الْحَقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَلِّمْ أَعْرَبُ خُذْ أَلَمْ
 تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُ لَكَ النَّاسُ فَغَيَّرَ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ
 فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَارٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
 كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللهُ مَا كُنْتُ وَأَيُّ الْأَقْرَعِ فِي
 صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا تَسْأَلُ
 يَهْدِي فَحَرَدَ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا مَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ
 إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللهُ مَا كُنْتُ وَ
 أَيُّ الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْكُمْ
 وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ فِي

کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گجے کے پاس آیا
 اور کہنے لگا، تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ کہنے لگا، بکری
 بال اور پیچھے جاتی ہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے
 ہاتھ پھیرا تو گنچا میں جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے
 دے پوچھا، تجھے کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ حوات دیا، گائے
 پس اسے گناہن گائے دی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔
 پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا، تجھے کیا چیز پسند
 ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بنائی نوٹا دے۔ تاکہ میں لوگوں
 کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بنائی
 نوٹا دی۔ پھر دریافت کیا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟
 کہنے لگا، بکری۔ فرشتے نے اسے گناہن بکری دے دی۔ مینوں
 کے جانوروں نے خوب پیچھے جتنے یہاں تک کہ اس کے اونٹوں
 سے دادی جڑی، دوسرے کی گالیوں سے اور میرے کی بکریوں سے۔
 مدتوں بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی کی سابقہ شکل و صورت میں گیا اور
 کہنے لگا، میں غریب آدمی ہوں، مسافر میں زار و براہ ختم ہو گیا
 ہے، خدا کے موانع پر مقصور پر کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر میرا
 کوئی نہیں خداوند تمہارے سوال میں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس
 نے تمہیں ایجاد کیا، اچھی جلد اور اونٹ عطا فرما یا کہ اس سفر میں
 میرے پیچھے کا بند و بست کر دو۔ کہنے لگا، میں نے بہت
 سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں۔ فرشتے نے کہا، شاید میں
 تمہیں پہچانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت
 کرتے تھے۔ غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا،
 یہ مال تو مجھے آباؤ اجداد کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا،
 اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ
 گجے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی
 اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح
 سوال رد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں
 پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی صورت
 میں آکر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں، سفر میں زار و براہ ختم ہو گیا،

سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ مَرَّالَا يَا لَلَّهِ ثُمَّ بِكَ
 اَسْتَلْبِكَ يَا لَلَّهِ مَا دَعَا عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً
 اَتَبْلَغُ بِهَا فِي سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْنَى قُوَّةِ
 اَللّٰهُ بَصَرِيْ وَفَهِيْرًا فَقَدْ اَعْنَانِيْ فَخَذُّ مَا
 يَشْتَكِيْ كَرَا لَلّٰهُ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ مَ بِشَىْءٍ
 اَخَذْتَهُ لَلّٰهُ. فَقَالَ اَمْسِيْكَ مَا لَكَ فَيَا اَنَا
 اَبْتَلِيْنَكُمْ فَقَدْ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَيَّ
 صَاحِبِيْكَ .

خدا اور تمہارے سوا منزل مقصود پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔
 میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس
 نے تمہاری بیانی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب
 دیا۔ واقعی میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی،
 میں غریب تھا مجھے غنی کیا۔ پس تم جتنا مال چاہو لے لو۔ خدا کی
 قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو تم اللہ کے لیے لوگے۔
 فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے
 تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

باب حدیث الغار

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ خُوَيْلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْتَهُمَا ثَلَاثَةً نَفَرٍ وَمَتْنٌ كَانَ قَبْلَكُمْ يَنْشُونَ إِذَا أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَادُّوا إِلَى غَارٍ فَأَنْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ أَصْدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرْقٍ مِنْ أَمْرٍ فَزَهَبَ وَتَرَكَهُ وَآتَى عَمْدَتِي رَأً لِي ذَلِكِ الْفَرْقِ فَزَسَعَتْهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ أَشْتَرَبْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى يَدِكَ الْبَقَرِ فَسَمَقَهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرْقٌ مِنْ أَمْرٍ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى يَدِكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرْقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَقَرِّبْ عَنَّا فَإِنَّا نَسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَيْبَرَيْنِ فَكُنْتُ أُتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَلْبَسَنِ غَنَاقِي فَإِنْ طَلَبَتْ عَلَيْهِمَا لَيْلَةٌ فَجِئْتُ وَقَدْ رَأَى حَذَا

غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش آگئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ سود اتفاق کر غار کا سنا ایک پتھر سے بند ہو گیا وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تمہیں اب بچانی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ تم میں سے ہر آدمی اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو بچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بوندے۔ ان سے اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے کئی گائے خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا یہ گائیں تیری ہیں انہیں بے جا۔ وہ کہنے لگا، میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اسی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ہانگ کرے گیا۔ اگر تو جانتا کہ یہ کام میں نے محض تیرے خوف سے کیا تھا تو ہمارا غم دور فرما۔ دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا بٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے یہی روزِ آخرت کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پیلانے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگایا مناسب سمجھا اور یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ پلانے بغیر انہیں چھوڑ کر

وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاعُونَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ
لَدَا سِقَمِيهِمْ حَتَّى لَيْشَرَبَ آبُوايَ فَكَرِهْتُ أَنْ
أَوْقِفَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا فَيَسْتَبَكِنَا
لَيْشَرَبَتِيهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَتَطَرُّ حَتَّى طَلَمَ الْفَجْرُ فَإِنْ
كُنْتُ تَعْلَمُ آتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ
عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الْمَخْخُورَةُ حَتَّى تَطَرُّوْا إِلَيَّ
السَّمَاءَ . فَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ
كَانَ لِي ابْنَةٌ عَمِرٌ مِّنْ أَحِبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنِّي
لَعَدْتُهَا عَنْ نَفْسِيهَا فَأَبَتْ أَنْ أَمْلِكَهَا بِمَا خِبْتُ دِينَارٍ
فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ قَاتِلَتِهَا بِهَا قَدْ فَتَمَهَا
إِلَيْهَا فَأَمْلَكْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا
فَقَالَتِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَقْصُ الْعَاقِبَةَ إِلَّا بِحَقِّهَا
فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ بِمَا خِبْتُ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
آتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ عَنَّا فَفَرَجَ
اللَّهُ مِنْهَا فَخَرَجُوا .

باب ۲۵۳

۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا امْرَأَةٌ تَرْضِي
ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا مَا أَيْبُ وَهِيَ تَرْضَعُهُ فَقَالَتْ
اللَّهُمَّ لَا تَيْتُ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ مِثْلَهُ مِثْلَهُ فِي
النَّارِ وَمِثْلَ امْرَأَةٍ تَجَرُّ وَيُلْعَبُ بِهَا
فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الزَّارِكُ
فَإِنَّهُ كَا فَرُّ وَأَمَّا الْمَرْءُ فَإِنَّهُ يَفْقَهُونَ
بِمَا تَرَوْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَتَقُولُونَ تَرَوْنِي
وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ .

چلو ساری پس سب تک ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ اگر تو جانتا ہے کہ
یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا تھا تو تمہاری مشکل آسان نہ رہے۔
پس یہ تمہارے غور و فکر سے آسان نہ رہا، یہاں تک کہ انہیں آسان نظر آنے لگا۔
نہیں اس شخص کے لئے لگا، اسے اندھا تو جانتا ہے کہ میرے بچے کی ایک
روٹی تھی جو مجھے سب سے پیاری تھی اور میں دل و جان سے اسے چاہتا
تھا۔ میری تمنا تھی کہ اس سے اپنی فنانی خواہش پوری کروں لیکن وہ
ستورینا رہے بغیر رہنا نہ نہیں ہوتی تھی۔ میں نے تک و دو کی تو معلوم
دینا حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے سپرد کر دیئے۔ اس نے خود
کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے
درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی، خدا سے ڈر اور شرعی حق کے بغیر
بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور تنہا دینا۔ مجھے
چھوڑ دئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا مرد
تیرے خوف سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ
مطافرا دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا
اور وہ باہر نکل آئے۔

بعض متفرق حالات و واقعات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر آتی ہے کہ ایک عورت اپنے بچے
کو درودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔
کہنے لگی، اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو
اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے اس
جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری
جسے لوگ دھکیلتے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت
کہنے لگی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔
بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ
وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا
الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر
اس کے متعلق کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے: میرے
لیے اللہ کافی ہے۔

۶۸۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرُكْبَتِي كَادَ يَقْتُلُهُ انْعَظْشُ إِذَا رَأَيْتَهُ يُغِيُّ مِنْ بَحَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَزَعَّتْ مَوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَفُورَ لَهَا.

۶۸۵. حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَّ حَجَرٍ عَلَى الْيَنْبَرِ فَتَنَّاوَلْ قُصَّةً مِنْ شَجَرٍ وَكَانَتْ بِي يَدِي حَرَبِي فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عَلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ إِنَّمَا هَذَلِكَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءً ذُهُفًا.

۶۸۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِمَا مَعْنَى تَبْلُغُكُمْ مِنَ الْأَمْرِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذَا مِنْهُمْ ضَلَاةٌ جَسَدُ ابْنِ الْخَطَّابِ.

۶۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ تَرَحُّنَى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک گت کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مر جائے گا۔ اسی اثنا میں نبی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر گتے کو پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسبان کے ہاتھوں سے بانوں کا ایک پٹھائے کر فرمایا۔ اسے اہل مدینہ تمہارے عمار کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ منبر پر کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ ماضی کی تم سے پہلی امتوں میں محدث حضرات (صاحب کشف والہام) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت کے اندر تم میرے سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے نازوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

بَنِي إِسْرَٰئِيلَ سَاجِدٌ قَتَلَ يَسْعَةَ
 ذَٰلِ السِّعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ
 فَأَتَى سَاطِئًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ
 هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ . قَالَ لَا فَقَتَلَهُ
 فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ
 أُمِّي قَدِيمَةٌ كَذَّابَةٌ فَكَذَّابَةٌ فَكَذَّابَةٌ
 الْمَوْتُ فَتَأَوَّاهُ بِصَدْرِهِ ثُمَّ نَحَرَهَا
 فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
 وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ
 إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَأِي وَأَوْحَى اللَّهُ
 إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَقَالَ
 قِيُومُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجِدَا إِلَى
 هَذِهِ أَشْرَبَ يَسِيرًا فَخَفِرَا
 لَهُ .

اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے رابب
 کو بھی ملک عدم پہنچا دیا وہ اسی طرح مسند
 پوچھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی
 نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قتالنے الہی
 سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا
 سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور
 عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی
 کی طرف وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے
 نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے
 وہ آیا تھا اسے پرے سے مٹ جانے کا حکم فرمایا۔
 پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات
 سے دونوں بستیوں کا فاصلہ مابین
 تو اس بستی سے ایک باشت نزدیک نکلا۔ پس
 اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے ایک روز صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی
 جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ایک آدمی اپنے بیل کو
 ہانک کرے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے
 لگا۔ بیل نے کہا میں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ میں
 کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ حیران
 رہ گئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا میں
 اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر
 بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک
 آدمی ریلوڑ چڑھا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے بھاگا
 اس نے کوشش کر کے بکری پھڑالی۔ بھیڑیے
 نے کہا، اس روز بکری کون بھیڑائے گا جب
 میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بھیڑیا
 کلام کر رہا ہے۔ فرمایا، میں اس واقعے کی صداقت پر یقین رکھتا

۶۸۸ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
 فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا
 فَصَمَّ بِهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَعَرُخْلَقٌ لِهَذَا إِنَّمَا
 خُلِقْنَا لِالْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَنَ اللَّهُ
 بَقَرَةً تُكَلِّمُ فَقَالَ فَإِنَّ أَوْمِنُ يَهْدِيْنَا أَنَا
 وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا نَعَرُ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ
 فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا
 بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَانَتْهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ
 فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي
 فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي
 فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ

قَالَ فَإِنِّي أَدِينُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَمَا هُمْ شَرٌّ
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

۶۸۹ . حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَرَجَدَ الرَّجُلُ
الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ
لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِثْلِي
إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَوْ أَبْتِغِ بِمِثْلِكَ
الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بَيْعْتُكَ
الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي
تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَيْسَ لَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا بَلَى غُلَامٌ
وَقَالَ الْآخَرُ بَلَى جَارِيَةٌ قَالَ أَمَّا الْغُلَامُ الْجَارِيَةُ
وَلْيُفْقَرَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا .

۶۹۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي
النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أَسَامَةَ
بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رَجُلٌ أَرْسَلَ عَلَى
طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ
فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْذَنُ فَلَا تَقْتُلُوا عَصِيْرَهُ
مَرَادًا وَقَتْلُ يَأْذَنُ وَآخِرُهُمْ يَهْلِكُ فَتَخْرُجُوا
فَرَارَةً قَالُوا أَبَوَانِصْرُ لَا يُخْرِجُكُمْ رَأَا
فَرَارًا مِنْهُ .

ہوں اور ابوجہر و عسمر بھی اور وہ وہاں
موجود نہ تھے اس کو حضرت ابوہریرہ
سے دوسری سند کے ساتھ بھی
روایت کیا گیا ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی نے
دوسرے سے ایک زمین خریدی ۔ پھر اس میں سونے
سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا ۔ بشری نے بائع سے کہا کہ اپنا
سونا لے لیجئے کیونکہ میں نے آپ زمین خریدی ہے نہ کہ
سونا ۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب
کو فروخت کیا ہے ۔ آخر کار انہوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے
لیے منصف مقرر کیا ۔ منصف نے دونوں سے دریافت کیا
آپ کی اولاد ہے ؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے ۔
دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے ۔ منصف نے کہا
ان کا آپس میں نکاح کرو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ
کر کے باقی کو خیرات کر دو ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ
آپ نے طاعون شے بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہو ، بیان فرمائیے ۔ حضرت
اسامہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے ۔ طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل
کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں
میں ۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو
وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھیلنے لگے
جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار
کر کے نکلو ۔ ابوانصیر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو فرار کرنے
کی غرض سے ہی نکلے گا ۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ
ابْنُ أَبِي النَّعَاتِ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ
يَعْقُبَ بْنِ يَعْقِبٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَاخْبَرَنِي أَنَّ
عَذَابَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ
رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ
فِيهِمْ كُنْتُ فِي بَيْتِي صَائِرًا مُحْتَسِبًا يُحْلِمُ أَمْرَهُ
لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ وَشَلُّ
أَجْرٍ شَدِيدٍ.

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ لَيْثٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمُّوا بِشَأْنِ الْمَرْأَةِ الْمَخْذُومِ
الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْعَلُ
عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ أَسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدِّ قَيْنِ
حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاحْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ
إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَتَهْمُرُكَ أَتَا
لَا ذَا فِيلِهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ
فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَتَأْمُرُوا عَلَيْهِمُ الْحَدَّ
وَأَيُّكُمْ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَرَبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَيْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَيْمَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَزَّازَ بْنَ سَبْرَةَ الْهَلَلِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً
وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
خِلَاءَ قَوْمٍ فَجِئَتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
طااعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھے
بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا
ہے بھیج دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے
اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن
ایسا نہیں جو طااعون میں پھنس جائے لیکن اپنے
شہر ہی میں صبر سے ٹھہر رہے اور یہ سمجھے کہ جو اللہ
تعالیٰ نے لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے
ہیچ نہیں سکتی۔ پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
قریش ایک مخرومی عورت کے بارے میں بہت ہی ریشاں
تھے جس نے چوری کی تھی لوگ کہنے لگے کہ اس بارے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کسے؟ بعض آدمیوں نے کہا
حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی حرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ
وہ رسول خدا کے چہیتے ہیں۔ پس اس بارے میں حضرت اسامہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کیا
تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ
نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک تم سے پہلے اسی
لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے
مجبور دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد
قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی
تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے کسی آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی کہ آپ نے
اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر
ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرہ انور پر
نا پسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم دونوں صحیح ہو لیکن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ نَحَرْتُ فِي وَجْهِهِ
الْكِرَاهِيَّةَ وَقَالَ كَلَّا مَا مُحْسِنٌ وَلَا تَحْتَلِفُوا فَإِنَّ
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلْ كُنْتُمْ؟

۶۹۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ وَبْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
قَالَ حَدَّثَنِي شَيْقِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبُهُ قَوْمُهُ قَادِمُهُ دَهْوٌ يَسْتَح
الدَّمْعَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي
فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۶۹۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَازِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ سَأَلَهُ اللَّهُ مَا لَا
فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا أُحْضِرَ أَتَى أَبَ كُنْتُ لَكُمْ
فَالْوَأخِرَ أَبَ قَالَ فَإِنِّي لَمُ أَعْمَلُ خَيْرًا أَقْطَا
فَإِذَا مِتُّ فَأَخِرُ قَوْمِي ثُمَّ اسْتَحَقُّوْنِي ثُمَّ قُذِرُونِي
فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا أَنْجَحَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَخَافَتِكَ فَتَلَقَّا بِرَحْمَةٍ
وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ
عُقْبَةَ ابْنَ عَبْدِ الْعَازِ سَمِعْتُ أَبَا سَجِيَّةٍ الْخُدْرِيَّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ قَالَ
عُقْبَةُ لِي حَدِّثْنَا إِلَّا تَحَدَّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ
رَجُلًا حَضَرَ الْمَوْتَ لَمَّا أَلِيسَ مِنَ الْحَيَاةِ
أَوْحَى أَهْلَهُ إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا إِلَيَّ خُطْبًا كَخَيْرَاتِهِمْ
أَوْ سُرَادًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْيِي وَخَلَصْتُ إِلَى
عَظْمِي فَخَذُّوا فَمَا طَحَسُوها فَذَرُونِي فِي السَّيْرِ

آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے
پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے
تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی حالت میں دیکھ
رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما
رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مارتے مارتے لہو لہان کر
دیا تھا اور وہ اپنے پرند چہرے سے خون صاف کرتے
ہوئے کہتے جاتے تھے:- اے اللہ! میری قوم کو بخش

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی
تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت
کا وقت آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیا باپ
ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا
کہ میں نے نیکی کا کبھی کلمہ انہیں کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے
جلا دینا، پھر مجھے بیٹیاں ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری
راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے
اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا:- تجھے اس پر کس
چیز نے آمادہ کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف نے۔ تو اللہ
تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت
ابوسعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت مدنی رضی اللہ عنہ سے
کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپنے سنی ہے؟ حضرت مدنی نے کہا، میں نے آپ سے سنا ہے کہ ایک آدمی
کی جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے
اہل و عیال کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا
ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلاتا، جب وہ میرے گوشت کو جھا کر ڈال دے
تو میں پھینک دیا جائے گا۔ تو میرے جسم کو لے کر میں ڈالنا اور کسی گرم ترین
دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا پس اللہ

فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَدْرَأَهُ نَجْمُهُ اللَّهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ
قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ نَجَمَ لِي قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا
مَسْفُتُهُ يَقُولُ.

۶۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ
سَاحِلٍ.

۶۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّسُولُ يَأْتِي
النَّاسَ فَيَقُولُ لِقَاتِهِ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ هَذَا
فَلْيَقْبَلِ اللَّهُ تَتَجَاوَزَ عَنْكَ.

۶۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْتَبٍ حَدَّثَنَا
هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا
أَنَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ
فَوَاللَّهِ لَيَكُنَّ قَدْرًا عَلَى رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا
مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فَقُلِي بِهِ ذَلِكَ
فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَتْ أَجْمَعِي مَا فِيكَ
مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا
حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ
فَعَمَلْتُ . وَقَالَ غَيْرُكَ مُخَافَتُكَ
يَا رَبِّ.

۷۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَسْمَاءَ
حَدَّثَنَا حُرَيْرَةُ بِنْتُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ سَجَنَتَهَا

نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے جواب دیا
میں نے تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی حضرت عقبہ
کہتے ہیں کہ جب وہ بیان کر رہے تھے تو میں سن رہا تھا۔

موسى، ابو عوانه، عبد الملك کی روایت میں مذکورہ
حدیث کے اندر اسے کہ اس نے کہا: جس روز تیر
ہوا چلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض
دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب
تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگے جائے تو درگزر سے کام
لینا، شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے
جب وہ (مر کر) بارگاہ الہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے
اس سے درگزر فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنی جان پر
گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب
آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے
جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے
رب نے مجھ پر قابو پا لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی
کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔
اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کر دے
زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا
گیا، جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ جواب
دیا، اسے رب بترے خوف نے۔ پس اسے بخش دیا۔ دوسری
روایت میں تھا فَتَكَ يَا رَبِّ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت
کو بیٹی کے باعث عذاب دیا گیا۔ اس نے بیٹی کو میا باندھ
کر رکھا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَ فِي النَّارِ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا
وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ
بُخْشَائِشِ الْأَرْضِ.

۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ
مَنْصُورٍ عَنْ تَرْبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا الْعَرِيسَتَانِ
قَاعِلَتَا مَا شِئْتَا.

۴۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمُورٍ
كَانَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا الْعَرِيسَتَانِ
كُسْتَجِي قَاعِلَتَا مَا شِئْتَا.

۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ
عَمْرِو حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَبْنِي رَجُلٌ يَجْعَلُ أَمَامَهُ مِنَ الْخَيْلِ خَيْفَ
يَوْمَ يَكُونُ الْجَدَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ تَابِعَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ
كَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَنْ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْدُ كُلِّ
أُمَّةٍ أُولُو الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا وَأُولُو الْأَرْحَامِ مِنْ بَعْدِنَا
فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَقَبِلَ إِلَيْهِمْ وَوَجَدَ
بَعْدَ شِدَّةِ لَنْصَارَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ
أَيَّامٍ يَوْمٌ يُخْلَدُ رَأْسُهُ وَجَسَدُهُ.

۴۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
مُرَّةٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ قَدِيمٌ مَعَاوِيَةَ

کہونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے
رکھتی تھی، چھوٹی بچہ تھی تاکہ کم از کم وہ کپڑے کھڑے
ہی کھا لیتی۔

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلمات
نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے
کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے
کر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا:۔ لوگوں نے کلمات نبوت میں سے یہ
کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو
چاہے کیے جا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک شخص نے تکبر
کی وجہ سے اپنی ازار (چادر اتہ بند) لٹکائی ہوئی تھی وہ
زمین میں دھسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھسا ہی
چلا جائے گا۔ عبد الرحمن بن خالد نے بھی زہری سے
یہ روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہم ہی پھیلے ہیں
اور قیامت کے روز سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف
اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں
ان کے بعد۔ آج کا دن (جمعہ) جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو
اگلے دن (یا یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلے (اتوار)
روز ملا۔ اس روز (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات روز
بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

سعد بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی
رضی اللہ عنہما آخری مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں

دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی اور بناتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غدر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مناقب کا بیان

انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کر آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۱۳)۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔ بیشک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (سورۃ النساء، آیت پہلی) اور درجائیت کے دعوای سے کیا چیز منع ہے۔ شتوب سے دور کا نسب اور قبائل سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شتوب سے (جَعَلْنَا كُفَّةً شُغُوبًا وَقَبَائِلَ مِنْ) بڑے قبیلے اور قبائل سے ان کی شاخیں سرد ہوتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا: ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی اور سب سے معزز ہے۔

کلیب بن وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریختہ، یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مضر کی

بُنِ اَبْنِ سُلَيْمَانَ السُّدَيْمَةِ اَخْرَجَهُ مَتَّى قَدْ مَعَا خَطْبَتَا قَاخَرِمَ كَبَّةً مِنْ شُعْبٍ فَعَالَ مَا كُنْتُ اَرَى اَنْ اَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَاِنْ اَلَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَمَّ سَمَاءَهُ الرَّؤُوفَ يَعْنِي الْوَصَالَ فِي الشُّعْبِ تَابِعَهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ

باب المناقب

بَابُ ۲۵۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ وَذَكَرِيهِ وَآتَقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ الشُّعُوبِ النَّسَبِ الْبَعِيدِ وَالْقَبَائِلِ ذَوْنِ ذَلِكَ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْمُطَوَّنُ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالَ الرَّائِسُ عَنْ هَذَا النَّسَبُ قَالَ فَيُرْسَفُ لَيْتَى اللَّهُ

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِبْعَةُ الشَّيْبَانِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّيْتُ ابْنَةً أَبِي مَكْلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَمَّا أَرَانِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ

مَضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مَضَرَ مِنْ بَنِي
النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ .

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
كَلْبٌ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي صَالِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْلَفَهَا نَائِبُ قَالَتْ فَالْحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبَاءِ وَالْحَنَنَةِ وَالْقِيَرِ وَالْمَذْنَةِ
وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّنْ كَانَ مِنْ مَضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ
مَضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ .

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ
عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ
النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ
فِي الْإِسْلَامِ مِلَادًا أَفْقَهُمْ أَوْ تَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ
فِي هَذَا الشَّانِ أَسَدٌ هُمْ لَكَ إِيَّاهُ وَتَجِدُونَ
شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ الَّذِي يَأْتِيَهُ هُوَ لَا يَأْتِي
بِرَجْمٍ وَيَأْتِي هُوَ لَا يَرْجُمُ .

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَيْزِيُّ
عَنْ أَبِي الزُّبَايْدِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ لِعَمَلِهِمْ فِي هَذَا الشَّانِ
مُسْلِمُهُمْ تَبِعُوا تَمْسِلُهُمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعُوا
يَكْفِرُهُمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي
الْبُجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ مِلَادًا أَفْقَهُمْ
تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَسَدٌ الشَّانِ حَتَّى يَقْرَأَ
بِهَا .

بَابُ ۲۵

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد
ہے ۔

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ میرہ
خیال میں جن کا نام زینب ہے، انہوں نے حدیث بیان کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے، سبز لاکھی برتن، روغنی
برتن اور کڑائی کے کھدائی والے برتنوں سے منع فرمایا ہے۔ پھر
میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھر سے تعبہ
جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی
اولاد سے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو
کانوں کی طرح پاؤ گے، جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہا
خاندان دور اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ)
حاصل کریں۔ اور تم اپنے آدمی کو دیکھو گے کہ عام آدمیوں کو
اس سے سخت نفرت ہوگی اور برے آدمی کو دیکھو گے کہ
اس کے دوسرے ہوں گے۔ ایک منہ سے کران کے پاس جائے
گا اور دوسرے منہ سے کران کے پاس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس شان
کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں
کے تابع اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں اور لوگ
کانوں کی طرح ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو قبیلہ بہتر تھے وہی
زمانہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ)
حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان
دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت
تھی لیکن کیسی شان سے دائرہ اسلام میں آ
کر گرا ۔

قرابت اور بعض اچھی بری چیزوں کا بیان ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اَلَا الْمَوَدَّةُ بَيْنِي

شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَّا النُّمُودَةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى مُحْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَتَبَرَّلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةَ بَيْتِي وَبَيْتِكُمْ.

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَاهُنَا جَاءَتِ الْفَتْرَةُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَقَاءِ وَطَلَفَ الْقُلُوبُ فِي الْعَدَاوَةِ أَهْلُ الْبُرْءِ عِنْدَ أَهْلِ الْأَذْنَابِ وَالْبَقِيَّةُ فِي مَرْبِيعَةٍ وَمُضَرٍّ.

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخَيْلُ فِي الْعَدَاوَةِ أَهْلُ الْبُرْءِ وَالشَّيْخَانَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْأَيْمَانُ يَمَانُ وَالْحِكْمَةُ يَسْلُوتُهَا سَمِيَّتُ الْيَمَنِ لَا تَهْجَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ شَامَ لَدُنْهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ الْمَشَامَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّوْقُ وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشَامُ.

باب مناقب قریش

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحْتَدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ وَبَيْنَ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَيْكُونَ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانٍ فَخَضِبَ مُعَاوِيَةَ فَتَمَرَّكَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هَذَا أَهْلُهُ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ وَمَعَهُ ثَوْنٌ أَحَادِيثُ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا

انقریبی کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قریش سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت مل رہی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کی کوئی شاخ (قبیلہ) ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو مگر اس لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو قائم رکھو۔

حضرت ابوسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: فتنے اس جانب سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور ظلم و ستم اور سنگ دلی اور آدمی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلا تا رہیہ اور مضر میں ہے۔

حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا سنا کہ فخر و غرور اور آدمی خیمے والوں میں ہے سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمن میں اور حکمت یمنی ہے۔ یمن کا نام اسی لیے یمن الکعبہ رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ الشامة بائیں جانب۔ بائیں ہاتھ۔ الشؤمی بائیں جانب ہے۔ الشام بھی کہتے ہیں۔

قریش کے مناقب

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب قریشی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا: بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَدَّعْتُكُمْ
جَمَلًا لَكُمْ قَاتَا كُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تَحْصِلُ أَهْلَكُمْ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِي مُرِيْمَ أَحَدٍ إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ
عَلَى وَجْهِهِ مَا أَكَامُوا الدِّينَ.

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ
فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ.

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ
ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا
نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو
الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ
مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَا بِسَ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَ
كَانَتْ أَسَاقِ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لَقِيَ أَبَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ
قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسَدُكُمْ وَأَشْجَمُ
وَعِفَارُ مَرَّ إِلَى لَيْسَ لَهُمْ قَوْلِي دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ النَّبِيِّ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ

میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم
میں جاہلی ہیں۔ میں من گھڑت باتوں سے جو کہہ تھیں مگر وہ لوگ کیونکہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت
قریش میں رہے گی، جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان
عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک
قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی
باقی ہیں۔

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں اور حضرت عثمان بن عفان بارگاہ رسالت میں حاضر
ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب
کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ
کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز
میں۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر
اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند آدمیوں کو لے کر
محضر عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کے سبب وہ ان کے
ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ،
مزینہ، اسد، اشجم اور عفار کے آزاد
کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا
اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے محبوب

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَكُنْتُمْ وَابِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو النَّاسِ
يُفَا وَكَانَتْ لَا تَمْلِكُ شَيْئًا مَعَ جَاءَهَا مِنْ
رَدِّقِ اللَّهِ لَا تَصَدَّقَتْ. فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي
أَنْ يُوْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَفَعَلَتْ أَلَوْ خَذَ عَلَى يَدَيَّ
عَلَى نَذْرٍ إِنْ كَلَّمْتُهُ. فَاِسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرَجَالٍ
مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَأَمْتَنَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهَيْرِيُّ
أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَهُوثَ وَالْيَسُورِيُّ بْنُ مَخْرَمَةَ
إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ. فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تَعْتَقُهُمْ
حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَوَدَّتْ أَنْ يَجْعَلَ
جَنِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَقْرَعُ.

باب ۳۵ بَرَزَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ.
۲۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
عُثْمَانَ وَحَارِثَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ
وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ
هَشَامٍ فَتَسَخَّرُوا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ
لِلرَّهْطِ الْقُرَيْشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَ
ذَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالْكُتُبُوهُ بِلِسَانِ
قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ.

باب ۳۶ نِسْبَةُ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مَدَامُ
أَسْمُ بْنُ أَقْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَدِيٍّ وَبَنِي
عَامِرٍ مِنْ خِزَاعَةٍ.

۲۱. حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
تَحَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ
أَسْمٍ يَكْنَى صِلُونُ بِالْشُّوْقِ فَقَالَ أَرُمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ

حضرت عبداللہ بن زبیر تھے اور وہ بھی ان کے بڑے خدمت
گزار تھے۔ حضرت صدیقہ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اللہ تعالیٰ جو بھی انہیں
روزی مرحمت فرماتا تو راہِ خدا میں لٹا دیتیں اور اپنے پاس جمع نہیں
کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ
کو روکنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ روکنا ہے؟ پس نذران
کی کہ اس سے کبھی کلام نہیں کریں گی۔ انہوں نے قریش کے متعدد افراد سے
سفارش کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنہا لوگوں
سے، لیکن انہوں نے صوب کو نظر انداز کر دیا۔ پس زہریون یعنی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے تنہا والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمان بن اسود بن
عبد یثوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ ہم جب
حضرت صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں۔ تو تم
چھپ جانا۔ پس یہی کیا گیا۔ پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام
بھی گئے تو انہوں نے آزاد کر دیے۔ اس بعد وہ برابر بھیجتے رہے۔
قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان
نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور
حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا، پس انہوں نے
قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا حضرت عثمان نے قریش کے تینوں
آدمیوں کی جلالت سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارے اور زید
بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا
کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس انہوں نے
ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرت اسمعیل کی طرف ہے
بنی اسلم بن اقصی بن حارث بن عمرو بن عامر بھی ان کے خزانہ
خاندان سے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف
لے گئے تو ان کے کچھ افراد کو بلزار میں تیرا نماز کا کرتے دیکھا، فرمایا، اے
بنی اسماعیل! تیرا نماز کی کو کیونکہ تمہارے جدِ اعلیٰ بھی تیرا نماز تھے اور

ذَاتِ آبَاكُمْ كَانَ زَائِعِيًّا وَ اَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِاحِدٍ
الْفِي يَقِينٍ فَاَمْسِكُوا يَا بَنِي يَرْيَمُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا
وَكَيْفَ نُرِي وَ اَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالُوا اَرْمُوا وَاَنَا
مَعَكُمْ كُلَّكُمْ.

باب ۳۵۹

۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ يَعْمَرٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ أَذْغَى لِحْيَتَهُ
أَوْ بَنِيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرًا وَ مِنْ أَذْغَى قَوْمًا
لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنْ
النَّارِ.

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَتْيَاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصَبِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ الْأَسْعَمِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى
أَنْ يُدْرِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ بَنِيهِ عَيْنَهُ مَا لَمْ
تَدْرُ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَمْ يَقُلْ.

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
قَدْ مَرَّ وَحْدَهُ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اأَنَا مِنْ هَذَا النَّحْيِ مِنْ رِبْعَةٍ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ كَفَرًا مُضَرًّا فَلَمَّا تَخَلَّصَ إِلَيْكَ إِلَّا
فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَنَّ مَرَّتَنَا بِأَمْرِ نَاخِدَةً
عَنْكَ وَتُيْلَخَةً مِنْ دَرَاهِمًا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ
وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْأَوَّلَى أَنْ يَأْتِيَ شَهْرًا

اور میں بنی فلان کے ساتھ ہوں یعنی ان میں سے ایک فریق کے ساتھ
پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک دیے۔ آپ نے فرمایا،
تمہیں کیا ہوا؟ تیرا انداز کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے ہم کس
طرح تیرے چلا میں جبکہ آپ بنی فلان کے ساتھ ہیں۔ فرمایا، اچھا تیرا انداز کیوں
نہیں کرتا؟

تسبیب بدلنا سخت گناہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی
دوسرے کی جانب منسوب کرے تو اس نے کفر کیا
اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے
جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم
میں بنالے۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی آدمی اپنے باپ کے
علاوہ کسی دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی
چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اسی نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ
نے فرمائی نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا
لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:- یا
رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ سحر
کے کفار حائل ہیں جن کے باعث ہم حرمت دے دینوں کے سوا آپ کی بارگاہ
میں حاضر ہونے سے مجبور ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم
فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔
جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا
ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (۱) اگر پر ایمان رکھنے میں اس بات
کی کوئی دیکھ کر خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے (۲) فلا

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَأَاهُ الصَّلَوةَ وَرَأَيْتَ آيَةَ الزُّكُوفِ
وَأَنَّ تَوَدُّ دَارَ إِلَى اللَّهِ خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنَّهَا كَرَّمَ
عَنِ النَّبَاءِ وَالْحَنْتَمُ وَالنَّقِيرُ وَالْمَرْفَتِ .

(۳۱) زکوٰۃ دینے اور (۳۲) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے غس ادا
کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۳۳) گدے کے توہنوں (۳۴) سبز لاکھی برتنوں
(۳۵) کڑی کے کویدے جوئے برتنوں اور (۳۶) روغنی برتنوں
ازخود شراب اسے منع کرتا ہوں۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبْرِ الْأَخْضَرِ
إِنَّ الْغَنِمَةَ هُمْنًا يُبَشِّرُ إِلَى اللَّهِ شَرِيقٍ مِنْ
حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خیر دار ہو
جاءت قتند ادرہ ہے ، مشرق کی جانب اشارہ
فرماتے ہوئے ، یہیں سے شیطان کا سیگ
ظاہر ہوگا۔

بَابُ ۳ ذِكْرُ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمَزِينَةَ وَ
جَهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ .

اسلم ، غفار ، مزینہ اور جہینہ کے قبائل
کا ذکر

۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجَهَيْنَةُ وَمَزِينَةُ وَأَسْلَمُ
وَغِفَارٌ وَأَشْجَعٌ مَرَأَتِي لَيْسَ لَهُمْ قَوْمِي دُونَ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: قریش ، انصار ، جہینہ ، مزینہ ،
اسلم ، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے
دوست ہیں ، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور
کوئی نہیں ہے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمَنَبْرِ غِفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهُمَا وَأَسْلَمُ
سَالِمُهُمَا اللَّهُ وَعَصِيَّةٌ عَصَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پرہیز فرمایا
کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی ، قبیلہ اسلم کو
اللہ تعالیٰ نے سلامتی مرحمت فرمادی قبیلہ عصبہ نے اللہ اور
اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ الْوَلَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ
سَالِمُهُمَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهُمَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرمادی اور
قبیلہ غفار کی مغفرت فرمادی۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے
تسیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن
صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ
یہ تو ذیل و خوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے
فرمایا: وہ بنی تسیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن
غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے
بہتر ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اقربا
بن عباس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت
کی ہے جو حجابوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم
غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب
راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی دیا تھا۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اسلم
غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان
سے بہتر دیکھتا ہے جو عذاب و عمار ہو گئے؟ اس نے جواب دیا،
ہاں آپ نے فرمایا: تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے
بے شک وہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ (جب وہ جمع ہو گئے)
پھر ان سے فرمایا: کیا تمہارے اندر کوئی غیر تو نہیں ہے؟
کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا بھانجا
بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

آب زمزم کا واقعہ اور حضرت ابوذر کا مسلمان ہونا
ابو محبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے
فرمایا: کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں؟

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ كَانَ جَاهِلِيَّةً وَمُزَيْنَةً وَأَسْلَمَ غِفَارٌ وَخَيْرٌ أَوْ
بَنِي تَيْمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطْفَانَ
وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بَنٍ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابِرًا
خَيْرٌ أَوْ فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ
بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطْفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بَنٍ صَعْصَعَةَ
۴۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَدْرَعِيَّ بْنَ حَالِسٍ
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثْمًا بَايَعَكَ سَرَّاقُ
الْحَبَشَةِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَ
أَحْسِبَةَ وَجَاهِلِيَّةَ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَغِفَارَ
وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبَةَ وَجَاهِلِيَّةَ خَيْرٌ أَوْ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَ
أَسَدٍ وَغُطْفَانَ خَابِرًا وَقَالَ تَحْمَرُ قَالَ وَالَّذِي
فَقُلْتُ بَيِّنْ ۚ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

بَابُ ۳۱ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۴۳۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ
أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ
الْقَوْمِ مِنْهُمْ

بَابُ ۳۲ قِتْمَةُ نَا مَزْمَر

۴۳۱ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ وَهُوَ ابْنُ أَخْرَمَ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ
سَمِعْتُ بَنِي قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ سَعِيدٍ

النَّصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ
عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى
قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ عِفْطَارٍ فَبَلَغَنِي
أَنْ رَجُلًا قَدْ خَدَمَ مَلَكَ يُزْعِمُ أَنَّهُ يَنْبِيُّ فَقُلْتُ
لَا نَحْنُ الْغُلَقُ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِمَةً وَنَحْنُ بِخَيْرٍ مِنْهُ فَانْطَلَقَ فَنَبِيَّ
شَوْرَجَمَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ اللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْتِي
بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَسْتَعِينِي مِنَ الْخَيْرِ
فَأَخَذْتُ رَجُلًا بِأَدْعَاةٍ أَقْبَلْتُ إِلَى مَلِكَةٍ فَجَعَلْتُ
لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْثَرُ وَأَنَا أَسْأَلُ عَنْهُ وَمَا شَرِبَ مِنْ
مَاءٍ مِنْ مَرْمَرٍ أَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَيْنِي
فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ غَيْرِي قَالَ قُلْتُ كَمَنْ قَالَ
فَانْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يُسْأَلُنِي
عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ عَدَدْتُ
إِلَى الْمَسْجِدِ لَا سَأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ
بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَّا نَالُ لِلرَّجُلِ
يَعْرِفُهُ مَنِيرُهُ بَعْدَ مَا قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ
مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذَا
الْبَلَدَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كُتِمْتُ عَلَى أَخْبَرْتُكَ قَالَ
فَاتَّقِ أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَّغْنَا أَنَّ قَدْ خَدِمَ
هَهُنَا رَجُلٌ يُزْعِمُ أَنَّهُ يَنْبِيُّ فَارْسَلْتُ أَرْحَى
لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يُشْفِقْنِي مِنَ الْخَيْرِ فَأَمَرْتُ
أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِنَّكَ قَدْ رَشِدْتَ هَذَا
وَجِئْتَنِي إِلَيَّ فَاتَّبِعْنِي أَدْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِ
رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُنَا عَلَيْهِ قُمْتُ إِلَى الْحَايِطِ
كَأَنِّي أَصِيدُهُ نَحْبِي وَأَمِضْ أَنْتَ فَنَمَعْنِي
وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ
مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهُ أَعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَنِي
فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ

اے کہہ! حضور بیان فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو ذرؓ نے بتایا کہ میں
قید و غدار کا مزد ہوں۔ یہ خبر پہنچی کہ اگر کٹر میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ
کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جاکر اس سے گفتگو کریں اور مجھے
بھی اس کے متعلق بتائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور طائفہ کے جب وہاں پہنچے
تو میں نے حالت پرچھے۔ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم، میں نے ایسے آدمی
کو دیکھا جو جہنم کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے
آپ کی اس خبر سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا۔ میں توشتہ اور عفا
سے گزر رہا ہوں پڑا جب کو معتبر میں داخل ہوا تو وہاں کے کسی فرد سے
شنا سالی نہ تھی اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا، اس لیے زہم کا پانی پیتا
اور مسجد حرام میں پڑ رہتا۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرا
اور فرمانے لگے:۔ یہ شخص مسافر معلوم ہوتا ہے۔ میں نے انہوں میں جواب دیا۔
فرمایا اب یہ ساتھ گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا لیکن نہ میں نے ان سے کچھ
پوچھا اور نہ انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا
تاکہ ان کے متعلق کسی سے کچھ دریافت کر سکوں۔ لیکن کوئی ایسا شخص نہ آیا
جو آپ کے متعلق کچھ بتاتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے دوبارہ حضرت علیؓ کا میرے پاس
سے گزر ہوا اور انہوں نے فرمایا، کیا اپنی منزل مقصود کا آپ کو ابھی تک پتہ
نہیں آتا؟ میں نے تقی میں جواب دیا۔ نہ فرمایا میرے ساتھ چلیے۔ پھر فرمایا، آپ اس
شہر میں کس غرض سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، جو کچھ میں بتاؤں کیا اسے
آپ صیغہ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے کہا،
میں یہ خبر پہنچی ہے کہ کیا ان کے کسی نوٹے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں
میں نے خود ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو
آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں خوران کے پاس جا رہا ہوں لہذا
آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں
کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس
کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں اور آپ آگے نکل
جائیں۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا۔ یہاں تک کہ وہ
ایک مکان میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہ نبوت میں
حاضر ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا، مجھے اسلام سے روشناس کیجئے۔ میں نے
بیان کیا یہ تو میں اسی پیر مسلمان ہو گیا۔ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا۔

اُكْتُمِرَ هَذَا الْاَمْرُ دَارِجًا اِلَى بَلَدِكَ خَاِذَا ابْلَغَكَ
ظَهْرُ رَمَا خَا قِيلَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ عَا بِعَنَّا يَا لَنَحْيِ
لَا مَسَ حَتَّ بِهَا بَيْنَ اُظْهَرِيَهُمْ فَجَاَ اِلَى الْمَسْجِدِ
وَقَرِئَتْ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّي اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ فَقَالَ اَقْدُمُوا اِلَى هَذَا الصَّارِي فَقَامُوا
فَضَمُّ بَتَّ لَا مَوْتَ خَا دُرَكِي النَّبَا سَ خَا كَتَبَ عَلَيَّ
شَدَّ اُتْبَلُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيَدُكُمْ تَتَكَلَّمُونَ رَجُلًا
مِنْ غِفَارٍ وَ مَتَجَرُّكُمْ وَ مَمْرُكُمْ تَتَكَلَّمُونَ عَلَى غِفَارٍ
خَا قُلُّوا اَعَفَى فَلَمَّا اِنْ اَصْبَحَتْ الْقَدَرُ جَعَتْ فَقُلْتُ
مِثْلُ مَا قُلْتُ يَا لَا مَسَ فَقَالَ اَقْدُمُوا اِلَى
هَذَا الصَّارِي فَضَمُّ بَتَّ مِثْلُ مَا صَنِعَ يَا لَا مَسَ
اَدُرَكِي النَّبَا سَ خَا كَتَبَ عَلَيَّ وَكَانَ يَشُنْ مَقَالَتِهِ
بِالْاَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا اَوَّلُ اِسْلَامِ رَاِئِي ذُو
رَحْمَةٍ اللهُ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ اَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَ شَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَ جُهَيْنَةَ
اَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ
اللهِ اَوْ قَالَ يَوْمَ الْيَقِيْمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَ تَمِيمٍ
وَهَازِنٍ وَ غِطَفَانَ

باب ۳ ذکر قحطان

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ
حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ السَّامِيَّةَ
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ اسْتِاسَ
بَعْضَاهُ

اسے ابوذر اس بات کو چھپا دیا اور اپنے شہر کو نوٹ جاؤ جب تم ہمارے غلبہ کی
خبر سناؤ تو آجانا میں عرض گزار ہوا، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ
مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو دھکے کی چوٹ کھوں گا۔
پس وہ مسجد حرام کی طرف گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ پس کہنے
لگے، اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت
کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے بندے اور
اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ پس وہ کھٹ
ہوئے اور مجھے مارنے لگے یہاں تک کہ نیم جان کر دیا۔ حضرت عباس
میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم
غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری بخاری مندی اور گڑگاہ
قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلے صبح ہوئی تو میں پھر بیت اللہ
میں گیا اور حسب سابق کہا۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو قریشی
کی تمہاری آج بھی کیا۔ حضرت عباس میری مدد کے لیے آگئے اور میری
دھمکیوں کے اور جو کچھ لکھا تھا وہی پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں
اللہ تعالیٰ فریق رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کی منزل اول ہے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا نے فرمایا: اَسْلَمَ، غِفَارٌ اور
مُزَيْنَةُ وَ جُهَيْنَةُ یا فرمایا جہینہ و مزینہ
اللہ کے نزدیک بہتر ہیں یا فرمایا کہ قیامت
کے روز اسد، تميم، ہوازن اور غطفان
سے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

قبیلہ قحطان کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب
تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ندیے
لوگوں پر حکومت نہ کرے یعنی لوگوں کو اپنی لاشی سے
ہائے گا۔

بَاب ۳۴۳ مَا يَنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ .

۳۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَامَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ خَلُّوا كَثْرًا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَلَّكَ فَكَمَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضِبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأَخْبَرَ بِكُفْرِهِ الْمُهَاجِرِينَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَاهَا فَاقْتُلُوا حَتَّى تَقْتُلُوا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْدَرُ دَعْوَاهَا عَلَيْكُمْ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعْدَى مِنْهَا الْأَذَى فَقَالَ عُمَرُ لَا تَقْتُلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثُ لِيُعْبِدَ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ .

۳۴۴- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلَيْنِ الْخُدُودُ وَشَقُّ الْجُزْبِ وَدَعَا يَدْعُو الْجَاهِلِيَّةِ .

بَاب ۳۴۵ قَضِيَّةٌ خُزَاعَةٌ .

۳۴۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ أَخْبَرَنَا شَرِيفُ بْنُ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ قَمَحَةَ بْنَ عَنَيْدٍ الْبُخَارِيَّ .

نَادَى جَاهِلِيَّةً كَيْلَ طَرَحَ بِلَانِي كَيْ مَانَعَتِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی انصار آچکے تھے۔ ایک مہاجر بڑے غرض طبع تھے، انہوں نے مان کر تے ہوئے ایک انصار کی کمر میں مٹکا مارا، اس پر انصار کا کوبت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنیوں کو جلانے لگے۔ انصار نے آواز دی، اسے گروہ انصار! مہاجر بھڑکا۔ اسے جانتے مہاجرین! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: یہ کیا کر رہے جاہلیت کی طرح ہمارے ہونے والا۔ بتاؤ بات کیا چوٹی ہے؟ پس مہاجر کا انصار کو کھڑک مارنا آپ کے گوش گزار کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں لڑنا بھڑکنا، یہ تو ناپاک بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول (میں منافقین) کہنے لگا، یہ ہم پر زیادتی ہوئی ہے۔ اگر ہم مدینہ پھر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے اسے نکال دے گا جو نہایت ذلت والا ہے (سورۃ منافقون آیت ۸) اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرا کر پڑے، یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل کریں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو رخساروں کو پیٹے، اگر بیان بھاڑے اور دوسرے جاہلیت کی طرح لوگوں کو لڑنے کے لیے ڈالے۔ ان سے یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مسندوں

قبیلہ خزاعہ کا ذکر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا جبرامی عمرو بن لُحی بن قعب بن خیلان ہے۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ السَّيِّدِ قَالَ الْبَجْدِيُّ
الَّتِي يُنْمَدُ دَرُّهَا لِلطَّوْأَغِيثِ وَلَا يَجْلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ
النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَ نَهْلًا لِطَيْفَتِهِمْ
فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتُ عَمَّا وَجِنَ عَاهِي
ابْنِ لُحْيٍ الْغَزَالِيُّ يَجُرُّ قَصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَقَلَّ
مَنْ سَيَّبَ التَّوَائِبَ .

باب ۳۷۵ قِصَصُ مَنْزَمٍ وَجَعَلَ الْعَرَبُ .

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ أَبِي لُثَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا أَسْرَكَ أَنْ تَعْلَمَ جَعَلَ
الْعَرَبُ قَاصِدًا مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ دِمَاسَةً فِي
سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ
سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ صَنَعُوا وَمَا كَانُوا
مُعْتَدِينَ .

باب ۳۷۹ مِنَ النَّسَبِ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ .

۳۷۹۔ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ
ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ
ابْنُ اسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَبِيلٍ اللَّهُ وَقَالَ الْبَرَاءُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ .

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَسْنَا
نَذَلْتُ وَأَنْدَرُ عَشِيرَتِكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَادِعُ يَا مَعْشَرَ

سعد بن السیب فرماتے ہیں کہ یہ وہ جانور ہے جو بچوں کے
بے مضمون کر دیتا ہو اور اس کا دورہ استعمال کرنے کی لوگوں کو ممانعت
کردی جائے اور کوئی اس کا دورہ نہ دے ہے اور سائبہ وہ جانور ہے جس
کو کفار اپنے فریخی خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہ
لاوتے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر
بن لُحی غزالی کو جنم میں دیکھا کہ اپنی آنت گھسیٹ رہا ہے۔ یہی
وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

منزوم کا واقعہ اور اہل عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
اگرچہ اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو سورۃ
الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر
لے یعنی :- بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل
کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہرانے میں وہ
جواہر نے روزی دی، اللہ پر جھوٹ باندھنے کو۔ بیشک وہ بھگے
اور راہ نہ پائی (سورۃ الانعام، آیت ۱۴۰)

دور اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی جانب
منسوب ہونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- بے شک کریم بن کریم
بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن اسحاق
بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت
براد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
فرماتے ہیں کہ جب آیت :- اور اے محبوب !
اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (سورۃ الشعراء،
آیت ۲۱۳) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندان

يَا بَنِي إِدْرِيسَ يَا بَنِي عَدِيٍّ مِطْرُونِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَنَا قِسْمَةٌ ثَلَاثَةٌ سَفِيَانُ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ تَزَلَّتْ قَائِدُ رُعَيْنِكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ الْيَهُودُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ يَدُ عَوْهَدُ قَبَائِلَ قَبَائِلَ.

۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاظٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا أُمَّةَ الزَّبِيرِ بَيْنَ الْعَدَاوَةِ عَمَّا رَسُولِ اللَّهِ يَا فَاظِمَةَ بِلْتِ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَا فِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا.

باب ۳۶۱ قِصَّةُ الْحَبَشِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِدْرِيسَ.

۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شِمَاكِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي آيَاتِهِمَا مِثْلُ قَفَايْنِ وَتَضَرَّيَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبٍ فَأَنْتَهَى هُمَا الْبُرْجُ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ ادْعُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَنْتَهُمَا آيَا مُعَيَّدٍ ذَلِكَ الْآيَاتُ مِثْلُ قَفَايْنِ وَقَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَنْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ أَمَّا بَنِي إِدْرِيسَ فَأَرْفِدَا يَعْنِي مِنَ الْأَمْرِ.

باب ۳۶۲ هُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ لَا يَسِبُ نُسَبَهُ

۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ قُدُسٍ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْأَلُ عَنْ حَسَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجْلٍ الْمَشْرِكَ

قریش کی شاخیں۔ حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائل کو ان کا نام کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدہ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ کی بیوی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

جیشیوں کا ذکر اور رسول خدا کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ نازح کے باعث میرے پاس دو لڑکیاں گاری تھیں اور وہ بھاری تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھڑا کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابو بکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ اللہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، اے ابو بکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا اور میں جیشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابو بکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم قتل سے اپنا کام کرتے رہو۔

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو بڑا بھلا نہ کہا جائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی جو کہنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: میرے نسب

قَالَ كَيْفَ يَنْبَغِي فَقَالَ حَسَنٌ لَا سَلَمَ لَكَ مِنْهُمْ
كَمَا سَلَ الشَّعْرَاءُ مِنَ الْعَجَيزِينَ. وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ
ذَهَبَتْ أَسْبُتُ حَسَنًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا
تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَمُوتُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ
عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِ أَسْمَاءَ
أَحْمَدُ.

۴۳۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ السُّنْدَرِ قَالَ
حَدَّثَنِي مُعَذُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةٌ
أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي
الَّذِي يَسْعُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ
النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يُصْرَفُ اللَّهُ عَنِّي شَرُّ
فَرِيشٍ وَلَعَنَهُمْ يَسْتَمُونَ مَذْمُومًا وَيَلْدَنُونَ
مَذْمُومًا وَأَنَا مُحْتَدٌ.

باب ۳۴ خَائِفَةُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ
حَدَّثَنَا اسْعِيدُ بْنُ مَيْمَنَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَشِيٌّ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى

کا کیا بنے گا؟ حسان عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کے نسب کو لوں ان سے
بہر نکال لوں گا جیسے آئے سے بال بھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد
عبداللہ سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے ساتھ حضرت حسان
کو بڑا بھلا کھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو بڑا بڑا کو کو کر یہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔
رسول خدا کے اسمائے گرامی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ
وہ اسے کافروں پر سخت ہیں (سورۃ الفتح، آیت ۲۹) اور ارشاد
ربانی: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔
(سورۃ الصف، آیت ۲)

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور
میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو
مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا شر میرے قدموں
میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی
ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس
طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذموم کو گالیاں دیتے اور مذموم پر
لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محسن ہوں۔ (صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم)۔

رسول خدا کا آخری نبی ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی
آدمی نے مکان بنایا۔ اسے بالکل مکمل کر دیا اور بڑا۔

فَاكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لِبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ
يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ
الْبِنَةِ -

خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی -
لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے کہ کاش اس
جگہ بھی اینٹ لگادی جاتی -

۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اسْبَعِيدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَعْلَى وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَكْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لِبْنَةٍ مِنْ
زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطْوَخُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ وَ
يَقُولُونَ هَذَا دُضِعَتْ هَذِهِ اللَّيْنَةُ قَالَ فَإِنَّا اللَّيْنَةُ
وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی
آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی
نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ
دی - لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ
کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں۔ میں سارے
انبیاء سے آخری ہوں -

ف و غام الغیب کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث انداس جیسی کتنی ہی امانتوں میں بیان
فرمایا ہوا ہے کہ آپ قبر نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ یہ ختم نبوت کی بترین مثال ہے جو آپ نے سجانے کے لیے غام بیان فرمادی اور ذہن نشین
کر دیا کہ آپ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی لڑی میں سب سے آخری نبی ہیں، نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد
قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔

پیرۃ سوال تک مسلمان کسی عقیدے پر قائم رہے لیکن متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو انہوں نے اس کے خلاف
سید احمد بریلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۹ھ) سے اس کے خلاف فتنہ کھڑا کر دیا جس کو صرف بعض اہل علم ہی محسوس کر سکے اور مندرجہ
پر پہنچنے سے پہلے جلد ہی یہ فتنہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ پھر اسی فتنہ کو زندہ کھانے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے دارالعلوم
دیر بند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ) نے کھڑا کیا۔ جنہوں نے حصول مقصد کے لیے ۱۲۹۷ھ میں
تغذیر اناس نامی کتاب لکھی اور کہا کہ ختم نبوت کا جو مفہوم مسلمان اسے سمجھتے ہیں یہ تو جاہل انصاف و قوت و گور کا خیال ہے جبکہ اہل فہم کے نزدیک
بلحاظ زمانہ آخری نبی ہونے میں تفصیل ہی کوئی نہیں۔ بتایا کہ اہل فہم یعنی برٹش گورنمنٹ کے پجاریوں کے نزدیک صورت حال یہ ہے کہ حضور بالذات
نبی ہیں اور دیگر انبیاء کے کلام بالعرض ہی ہیں۔ اس سب کی نبوت آپ کا فیض ہے جیسے سونچ سے چاندیوں میں روشنی پہنچتی ہے۔ لہذا آپ کے
زمانے میں بھی اور انبیاء کا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں اور آپ کے بعد بھی خواہ ہزاروں نبی پیدا ہوجائیں ان سے ختم نبوت کے عقیدے کی صحت
پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

نانوتوی صاحب کا یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے لیکن اس کے باوجود علمائے دیر بند غافل اور کم تفکرات سے مسلمانوں کو یہی باور کر دینے
میں کوشاں ہیں کہ یہ عقیدہ نہ کفر ہے اور نہ لڑی کتاب کا کوئی بھی جملہ عقیدہ ختم نبوت کے ذرا بھی خلاف ہے بلکہ تغذیر اناس تو ایسی کتاب ہے
کہ ختم نبوت کی تائید میں ایسی پورے کتاب اور کوئی کم از کم آراء و نظریات نہیں۔ پاک و ہند کے اندر بسنے والے اور سنی حنفی کہلانے
والے قریباً سو سو سال سے آپس میں کھڑا رہے ہیں لیکن فتنہ کوٹھانے اور حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے علمائے دیر بند اسے دھونس دے مارے

اور طاقت کے ذریعے اسے درست منوانے میں کوشاں ہیں۔

نانوتوی صاحب کی تحذیر اناس پر پورے ملک میں شور برپا تھا جس نے سنا وہی حیران تھا کہ یہ کیا قیامت آرہی ہے۔ اکثر علماء اس کی مخالفت کر رہے تھے جبکہ اس کی کھل کر گئی تا سید کرنے والا پورے ملک میں ایک عالم نہیں تھا۔ نانوتوی صاحب انتظار میں تھے کہ موافقین کی کچھ تعداد ہو جائے تو نبوت کا دعویٰ کر دیں جس کے لیے یہ چور دروازہ بنایا تھا لیکن مسیت کا انتظار کرتے ہوئے ۲۹ سالہ عمر میں ملک مدیم کی طرف سدا جگئے اور گرنٹ برطانیہ کا مقصد پیرا نہ ہو سکا۔ اور اس کام کے لیے تیسرے صاحب ہمت کی تلاش شروع کر دی۔

جوندہ یا بندہ، جلد ہی مرزا غلام احمد قادیانی اور تین مزید مولوی بل گئے۔ حالات نے بتایا کہ ان قینوں مولویوں کی نسبت جہنم میں چھلانگ لگاتے وقت مرزا صاحب بوقت سے گئے انہوں نے بھی دعویٰ نبوت کے لیے وہی چور دروازہ استعمال کیا جو نانوتوی صاحب نے تحذیر اناس کے ذریعے بنایا تھا لیکن دروازے کے نام اور کام میں لفظی تبدیلی کر دی۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دوسرے انبیاء بالعرض جن کی آمد کے باعث عقیدہ خاتمیت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ حضور تشریف لے گئے ہیں اور دیگر آنے والے غیر تشریف ہوں گے لہذا ان کی آمد کے باعث عقیدہ خاتمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ نانوتوی صاحب نے کہا کہ نہ آنے والے نبی چرکھ حضور سے اکتساب فیض کر کے نبی بنیں گے لہذا ان کے سبب حضور کی خاتمیت پر کوئی ضعف نہیں پہنچے گا۔ مرزا صاحب نے بتایا کہ آنے والے نبی چرکھ حضور کی تہرے نبی بنیں گے۔ لہذا ان کے آنے سے حضور کی خاتمیت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کی مہر کے باعث آپ کے بعد آنے والے جلد ہی فانی اور بد مذہبی ہوں گے۔ یہ تین عقیدہ خاتمیت کے خلاف برٹش گورنمنٹ کی شراعت جو سید احمد بریلوی، مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے پروان چڑھائی۔ خاتمیت کے بارے میں سید صاحبان اسلامی عقیدہ یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمر نبوت کی آخری مینٹ ہیں۔ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوئی اور نبی پیدا نہیں کیا اور نہ قیامت تک کسی اور نبی کو پیدا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسول خدا کی عمر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

رسول خدا کی کنیت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا، اے ابوالقاسم! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا: میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُرَّةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِشْرَيْنَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

بَابُ ۳۹ كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّرْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا وَلَا تَكُنْتُمْ يَا كُنْيَتِي.

۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُثَنَّى عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِهِمْ.

۵۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِهِمْ.

باب ۳۴

۵۲. حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جُلُودًا مَعْتَبِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مَتَّعْتُ بِهِ سَبْعِي وَبَصُرْتُ إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخَوَتِي شَالِيهَ قَادِمٌ إِلَيْنَا لَمْ يَدْعُ خَالَتِي.

باب ۳۵ خاتمة النبوة

۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَاضِرٌ عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخَوَتِي وَقَعَ مَسَمٌ رَأَيْتُ وَدَعَانِي بِالْبُرْكَاتِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضْؤِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتَمِ يَدَيْهِ لَتَقْيِيرٍ قَالَ عَبِيدَةُ اللَّهِ الْحَمَلَةُ مِنْ حُجَلِ النَّبِيِّ الَّذِي يَكُونُ عَيْنِيهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَنْظَلَةَ مَثَلُ ذِي الْحَبَلَةِ.

باب ۳۶ صفة النبي صلى الله عليه وسلم

۵۴. حَدَّثَنَا أَبُو سَائِمٍ عَنْ هَمَّانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَسْتَشْفِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيِّانِ فَحَمَلَهُمَا عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام تو رکھ یا عمر و حنین میری کنیت نہ رکھا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

رسول خدا کی دعا کا اثر

جعید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چودہ انیس سال کی عمر میں تندرست دیکھا تو انا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یاب ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

مہر نبوت کا ذکر

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ ابن عبید اللہ کا قول ہے کہ العبد سے سزا گھوڑے کی وہ دو سفیند جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ مجملہ کے اندر کی طرح۔

رسول خدا کے اوصاف عالیہ کا ذکر

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز عصر پڑھ کر نکلتے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ دیکھتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا اور فرمایا:

عَارِقِهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّ شَيْبَةٍ يَا لَيْتَنِي لَا شَيْبَةً بَعَثَنِي
وَعَلَيْكَ يَضْحَكُ.

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
أَسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَجَّيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشَبِّهُهُ.

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا
أَسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْيفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشَبِّهُهُ قُلْتُ
يَا أَبَا جَحْيفَةَ صِنْدُ لِي قَالَ كَانَ أَمِيزَ قَدْ شِطَّ
وَأَمَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَدَاةٍ
عَشْرَةَ قُلُوصًا قَالَ فَقُصَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهَبِ بْنِ جَحْيفَةَ السَّوَّائِي قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ
تَحْتِ شَفَتَيْهِ الشُّفْلَى الْعَفْفَقَةَ.

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ
عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ بُشَيْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ لَيْسَ كَانَ فِي عَفْفَتِهِ شَعْرٌ خَضِرٌ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَزَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ
بِالْقَوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَمْ هَؤُلَاءِ لَيْسَ بِأَمِيزَ
أَمْ هَؤُلَاءِ لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا أَدَمَ لَيْسَ بِجَدِيدٍ قَطَطٍ
وَلَا سَبِطٍ رَجُلٌ أُتْرِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ
فَنَيْتَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَ

تم رسول خدا سے مشابہت رکھتے ہو مکی سے مشابہت
نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن کی
شکل و صورت آپ جیسی ہے۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی علیہما السلام
آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے
ادھان بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید
تھا، بعض بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن
ہمیں ملا فرمانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا تھا۔

حضرت جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ کے
نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں کچھ بال
سفید تھے۔

شیخ نبوت کے پر وانی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ
عنہ سے حضور کے متعلق پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب
آپ نے دیکھا تو بوڑھے ہو گئے تھے؟ فرمایا آپ کی ٹھوڑی
مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ادھان بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ
لوگوں میں میانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست
قد۔ پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ
گندمی۔ سر کے موئے مبارک نہ گندمیائے تھے اور نہ بالکل
سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع
ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال مبارک انفرادہ رہے۔
آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں میں بال بھی سفید نہ

بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَ
يَحْيِيَّتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ قَالَ مَا بَيْعَةٌ
قَرَأْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرٌ فَسَأَلْتُ
فَقِيلَ أَحْمَرٌ مِنَ الطَّيِّبِ .

۴۶۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَا لِكُ
بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَرِيْعَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
الْبُرَيْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَطْرِ بِلِ الْبَائِنِ
وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ وَلَا مَقْهُقٍ وَلَا مَيْسٍ وَلَا دَمْرٍ وَ
لَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْسَبِطِ بَحْتُهُ اللَّهُ عَلَى
رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ
بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَخَّاهُ اللَّهُ لَيْسَ فِي رَأْسِهِ
وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ .

۴۶۱ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَ
خَلْقًا لَيْسَ بِالْقَطْرِ بِلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ .

۴۶۲ . حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ سَأَلْتُ النَّسَائِيَّ خُصْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا كَانَ شَيْءٌ فِي صَدْرِهِ .

۴۶۳ . حَدَّثَنَا حُلَيْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ
مَا بَيْنَ الشَّكَبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةً بِأُذُنِهِ
رَأَيْتُهُ فِي حُلِيِّ حَمْدٍ أَوْ لَمْ أَرَهُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ
مِنْهُ قَالَ فَيُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى
مَنْكِبَتِهِ .

۴۶۴ . حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي

نہ تھے . ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں
میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ
سرخ تھا . میں نے اس بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو
سے سرخ ہو گیا تھا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنایا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے
تھے اور نہ پست قد . آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ
گندمی . بال مبارک نہ گھٹریا لے تھے اور نہ بالکل سیدھے .
اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا . پھر
مکہ مکرمہ میں دس سال جلوہ فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ
میں رونق افروز رہے . جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات
دی تو سر اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید
نہ تھے .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بمعاظ صورت سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے
معاظ سے سب میں خلیق تھے . نہ آپ بہت لمبے تھے
اور نہ پست قد .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب لگایا ؟ جواب دیا انہیں کیونکہ
صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں ذرا سی سفیدی تھی .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے . دونوں کندھوں کے
درمیان کافی فاصلہ تھا . گیسوئے مبارک کا نوٹھی نوٹک
پہنچتے تھے . میں نے آپ کو سرخ محضے میں لمبوس دیکھا ہے
اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا .
یوسف بن ابواسحاق کا قول ہے کہ (گیسوئے مبارک)
کندھوں تک تھے .

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم

إِسْمَعِيلُ قَالَ سُبُّكَ الْبِرَّاءُ كَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّيْبِ قَالَ لَا بُلْ مِثْلُ
الْغَيْرِ .

۴۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَتَّصٍ رَابِعِي حَدَّثَنَا
حُجَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْزَلِيُّ الْقَصْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ قَالَ خَرَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْجِ إِلَى الْبَيْتِ فَتَرَّصَا
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رُكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ
يَمَانِيهِ عَنَزَةٌ دَنَا فِيهِ مَوْتُ عَنْ أَبِيهِ عَدْتُ إِلَى
جَحِيفَةَ قَالَ كَانَ يَمُوتُ مِنْ وَرَاطِهَا السَّمَاءُ دَقَامَ
النَّاسِ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ قِيَمَ سَحُونُ بَيْتِهَا
وَجَوَّهَرُهَا فَخَذَتْ يَدَهُ فَوَضَعَتْهَا عَلَى وَجْهِهِ فَذَا
هِيَ أَبْرَدُ مِنَ التَّلْهِجِ وَاطْيَبُ رَائِحَةٍ مِنَ الْيَسْتِ .

۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ
يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا كَانَ فِي
مَعْصَاتِ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ
فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَبِيرِ
مِنَ الْوَرِيحِ الْمَسْلُوقِ .

۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْجُودًا تَبَرَّقَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ
قَالَ أَلَمْ تَسْمِعِي مَا قَالَ الْمَدْلُوحِيُّ لِيَزْمِي بِهِ
أَسَافَةً وَرَأَى أَحَدًا مِنْهُمَا أَنْ يَعْصَ هِدْيَةَ الْأَقْدِيمِ
مِنْ بَعْضِ .

۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کیا تموار کی طرح چمک دار تھا ؛
مسرمایا ، نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا ۔

.....
حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بطنی کی جانب تشریف
لے گئے ۔ پس آپ نے دسو فرمایا ، پھر ظہر کی دو رکعتیں
ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں ۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ
گاڑ دیا گیا تھا ۔ خون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جحیفہ نے
یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزریں اور مرد کھڑے رہے
پھر وہ اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار کے مبارک ہاتھوں سے
لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے ہیں بھی آپ کے دست مبارک
کو کپڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ
نمنا ہے اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور
رمضان المبارک میں جب حضرت جبریل بارگاہِ نبوت میں
حاضر ہوتے آپ کے بحر سخاوت میں طغیانی آجاتی ۔
حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں
حاضر بارگاہِ معشوقی ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن
کریم کا دور کرتے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایسی مسرت ریز
حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرہ انور کی ہر شکن جگمگاتی
تھی ۔ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے
زید اور اسامہ کے متعلق کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں
کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ
کا اور دوسرا بیٹے کا ہے ۔

حضرت عبداللہ ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم حضرت

عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ جِبْنَ تَخْلَفَ عَنْ تَبْرُكٍ
قَالَ قُلْنَا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرِّ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ اسْتَنَادَ
وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ قِطْعَةُ قَمِيٍّ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ
مِنْهُ .

۴۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمِّي وَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ كُرُوفٍ بَنِي أَدْمَ قَوْمًا
فَقَرَأْتُ حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرَّاءِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ .

۴۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الشَّيْءُ كَوْنُ
يَغْرِ قَوْمٌ رَوْسُهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ
رَوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَمَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ شَيْءٌ فَرَّقَ
فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ .

۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسَنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَاجِسًا وَلَا مُتَفَجِّسًا وَكَانَ يَقُولُ إِنْ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا .

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَانَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرُ رَسُولٍ اللَّهُ

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب
وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا، پھر انہوں نے قبول
ہونے کے بعد جب میں نے حاضر بارگاہِ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ کا چہرہ نور پر خوشی سے جگمگا رہا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سرور ہوتے تو آپ کا
مبارک چہرہ نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔
ہم آپ کے چہرہ نور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا
کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے
نوعِ انسانی کے بہترین زمانہ میں نبوت فرمایا گیا۔
زمانے پر زمانے گزرتے رہے، یہاں تک کہ
مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں سے موجود
ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر
چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے
بندھے کرتے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی موافقت پسند رہی جب تک اس
بارے میں حکم نازل نہ ہوا۔ حکم آنے پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گیسوئے مشک بار کے دو حصے کرنے لگے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غش گو اور بدکلامی کرنے
والے نہ تھے۔ آپ منہ فرمایا کرتے کہ تم
میں بہترین افراد وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین
ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو
کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ
أَيُّسَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ لِمَشَايَا كَانَتْ أَيْسًا كَانَ
أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا لَمْ تَقْمَرِ مَسْئُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ
تُنْهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ
بِهَا.

آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ
ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں
کی نسبت زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب
کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے بوجہ اللہ
انتقام لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے
ریشم یا ریشم کو مس نہیں کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
مبارک پھٹی کے مانند ظالم ہو اور نے خوشبو یا عطر ایسا
نہیں سونچا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر
ایسینہ کی طرح خوشبو دار ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پردہ نشین
شکواری لڑکیوں سے بھی حیا میں بڑے
ہوئے تھے۔

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی
ہے: جب آپ کسی بات کو ناپسند فرماتے تو چہرہ انور
سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

حضرت ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مکان میں کبھی میب
نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ
چھوڑ دیتے۔

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ
کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو
دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کے
سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسَيْتُ
حَدِيرًا وَلَا دِيْبًا جَاءَ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا شَيْءٌ رِيحًا قَطُّ أَوْ سُرًّا قَطُّ أَطِيبَ مِنْ
رِيحِ أَوْعَرٍ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْدُ
حَبَاءٍ مِنَ الْعَدُوِّ رَأَى فِي حَدِيرِهَا.

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ
ابْنُ مَكْهُولٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ وَإِذَا كَرِهَ
شَيْئًا عَرَفْتَنِي وَجْهِهِ.

۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ
إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ مَعْبُودٍ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَالِكٍ ابْنِ بَحِينَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَرَجَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى تَرَى الْبَطْنِ
قَالَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ مَعْبُودٍ ابْنُ بَطْنِ.

۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ إِبْطِئِهِ.

علیہ وآلہ وسلم اتنے اونچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں، کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرنے کہ بغلوں کے سفیدی نظر آنے لگتی۔

۷۷۹ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْرُوفٍ كَالسَّيِّدَةِ عَوْنُ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَكَرْنَعْنُ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْنِ فِي ثُبَّةٍ كَانَ بِالْهَجْرَةِ فَخَرَجَ يَدُلُّ كَنَّا دِي بِالْفَصْلَةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاخْرَجَ فَضَلَّ وَصَوَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَّمَ النَّاسَ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاخْرَجَ الْعَتَرَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْعِ سَاقِيَةِ فَوَكَزَ الْعَتَرَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ يَمُنُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْجِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ بطح میں ایک خیمے کے اندر جلوہ افروز تھے پھر حضرت مالک بن سباق انہوں نے نماز کے لیے اذان کی اور اندر چلے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھنوسے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے پھر رسول اللہ باہر تشریف لائے، گویا میں آپ کی مبارک پٹیلیوں کی سفیدی سے بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں، اس وقت آپ کے سامنے سے گوسے بھی گزرتے رہے اور مور میں بھی۔

۷۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّ الْعَادُّ لَا حَصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُحِبُّكَ أَبُو قُلَيْبٍ جَاءَ فجلسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِحَقِّ ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْتَبِيعُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَ سُبْحَتِي دَلَّوْا دَرَكَتَهُ لَمْ دَرَسْتُ عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكُنْ لَيْسَ دُ الْحَبِيبُ كَسَرْدُ كَفَرٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کہ تمہیں ابو قلیب (ابو ہریرہ) پر تعجب نہیں آتا۔ وہ اگر میرے عجب کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں غار میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اللہ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات فرم فرماتے ہیں۔

بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَيِّدُ ابْنُ مَيْنَا عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔ اس سلسلے میں سعید بن میناد نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَيِّدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا

سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيهِ أَوَّلَهُمْ لَيْلَاتٍ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَوِيلٍ ثُمَّ يُصَلِّيُ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَوِيلٍ ثُمَّ يُصَلِّيُ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِيَ قَالَ تَسَامُ عَيْنِي وَلَا يَتَامُ قَلْبِي

۷۸۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْكَةِ أَسِيرِي بِالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُؤْتِيَ الْبَيْتَ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيْقُمْ هَذَا فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذْهُ أَحْيِهِمْ فَكَانَتْ تِلْكَ قِسْمَ بَيْنَهُمْ حَتَّى جَاءَ ذَا اللَّيْلَةِ الْآخِرَى فَيَنَامِي قَلْبُهُ ذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةً عَيْنَاهُ وَلَا يَتَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَسَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَسَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَسْرُكُ أَجْبَرِيْلُ ثُمَّ عَزَّجَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ

بَابُ عِلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

۷۸۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبَا جَرَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَذْجَرُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ دُجَّةُ الصُّبْحِ عَرَسُوا فَقَلْبَتَهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى أَوْفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يَلُوكُ رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقَظَ فَاسْتَيْقَظَ ثُمَّ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِندَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيُرْحَمُ مَرَّةً حَتَّى اسْتَيْقَظَ

کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ جب چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کا درستی و درازی کی کیا ہی بات ہے (تہجد کی آٹھ رکعت)۔ اس کے بعد میں رکعت (وتر) پڑھتے۔ میں عرض کر رہا ہوں، یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے تو آپ سو گئے تھے؟ فرمایا: میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجد حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبریل کے آنے سے پہلے میں انفرادی فرشتے آئے اللہ آپ مسجد حرام کے اندر محو خواب تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا وہ من ہیں؟ دوسرے شخص نے کہا، وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، ان کے بہتر کوئے۔ پھر وہ غائب ہوئے اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ یہاں تک کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوری تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور عبد انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبریل آپ کوئے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

اسلام میں نبوت کی نشانیاں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس رات بھر چلے رہے اور صبح کے نزدیک جا کر قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہو کر بند ہو گیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانے کی کوئی جرأت نہیں کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوئے۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابوبکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بندہ اور رزق سے تکبر کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص سینہ بیٹھا رہا اور

اس نے ہمارے ساتھ ناز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ ناز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا: جبیت نے مجھے روک رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے تم کے ناز پر جو لو مجھے رسول اللہ نے چند سواریوں کے ہمراہ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے۔ ہم نے ایک عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی: ایک رات دن کا۔ ہم نے کہا: تو رسول اللہ کے پاس چل۔ کہنے لگی: کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ان اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ وہ قیمتی بچوں کا ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا۔ ان کے دہانوں پر درست مبارک بغیر دیا۔ پس ہم چالیس پیاس سے ترپتے ہوئے آدھوں نے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر دیے، ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلا یا۔ ہر حال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے آؤ۔ چنانچہ درٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے (گاہی جاکر) اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جارگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی جیسا کہ اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ پس اس کاڑی والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دیدی کہ یہ مسلمان ہو گئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراً کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا، آپ کہتے تھے؟ جواب دیا: میں سو یا میں سوس کے ٹک بھگ۔

الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنْزَلٌ وَصَلَّى بَيْنَ الْغَدَاةِ فَأَعْتَدَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَعَرِيصَ مَعْنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا خَلْدٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَصِلِي مَعْنَا فَكَأَلْ أَصَابَتِي جَنَابَةً فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيْمَمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا خُنْ لَيْسَ إِذَا خُنْ بِأَمْرَةٍ سَادَةٍ رَجُلِيهَا بَيْنَ مَرَاتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ لَنَا لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَهَيْئَةِ هَذِهِ وَبَيْنَ أَمْرَةٍ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نَجِدْهَا مِنْ أَمْرٍ هَاتِي اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنا غَيْرُهَا فَحَدَّثَتْهُ أَنَّهَا بِمِثْلِ الَّذِي مَوَّجَعَتْ وَأَمْرٌ بِهَا أَدَّتِيهَا فَسَمِعَ وَالْعَوْدَةَ فَشَرِبْنَا عَطِشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَمَدَّ نَا كُلَّ قَرْبَةٍ مَعْنَا دَاوِدَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِغَيْرِ دَهِي تَكَادُ تَنْعَضُ مِنَ الْعِلْمِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجَعَلْنَا مِنْ الْكَيْسِ وَالْحَمِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلُهَا قَالَتْ لَقِيتُ اسْحَرَالَنَا مِنْ أَوْ هَوْرِي كَمَا زَعَمُوا فَهَذَا اللَّهُ ذَاكَ الصُّمْرُ يَتَلَكَّ السَّهْرَةَ فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا.

۸۳۔۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةُ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَةٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَبَعَلَ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى قَتَادَةُ قَالَتْ لَا لَيْسَ كَمَا كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ زَهَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَاسَتْ صَلَواتُهُ النَّصْرُ
فَالْيَتَمَسُّ الرُّسُوءُ فَكُلُّهُ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَوْجِدٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَّا النَّاسُ
إِنَّا يَتَوَضَّأُونَ أَفَرَأَيْتَ الْمَاءَ يَنْبِعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ
فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَطَّأُوا مِنْ عِنْدِ
أَخِرِهِمْ.

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ
قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ أَبِي نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَخَارِجُهُ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأُظْلِفُوا
يَسِيرُونَ وَخَضَعَتِ الصَّلَوةُ كُلُّهَا يَجِدُ وَأَوَاقِيَتُهُمْ
فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ التَّوَمِيمِ يَدُوحٌ مِنْ مَاءٍ يَسِيرُ
فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ
أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعِ عَلَى الْقَدَمِ ثُمَّ قَالَ قَوْمُ الْمُؤْتَمِرِينَ
فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا أَرْبَعِينَ يَدُوحًا مِنْ الرُّسُوءِ
وَكَانُوا سَبِّعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ.

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَتِّعٍ سَمِعَ يَزِيدَ
أَشْبَرَ بْنَ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَضَعَتِ
الصَّلَوةُ فَدَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ اللَّهِ جِدًا
يَتَوَضَّأُ وَيَقِي قَوْمًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَخْضَبٍ مِنْ جِدَارِهِ فَيَسِيرُ مَاءٌ فَوَضَعَهُ كَفَّهُ فَضَعَا
الْيَمْنُفَ فَتَوَضَّأَ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَغَنَمَ أَصَابِعُهُ
فَوَضَعَهَا فِي الْيَمْنُفِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا
قُلْتُ كَمْ كَانَ قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ نمازِ عصر کا
وقت ہو گیا ہے، لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے لیکن
انہیں پانی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے،
لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ
پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔
لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے
وضو کر چکے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر کے لیے
نکلے اور قسح نبوت کے ساتھ اس کے کچھ پروانے بھی
تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو
گیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص
گیا اور پیلے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیلے
کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: رکھو جو جاؤ اور وضو کرو۔
لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کر چکے
اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت
ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو
کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا
گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں
ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھداتا تھا تو انگلیوں کو
بلا کر برتن میں ڈال دیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے
پوچھا وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا: اسی آدمی تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے

أَتَيْنَا بَنِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: غَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْخُدَيْبِيَّةِ وَالْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ يَدَيْهِ رُكُوفًا فَتَوَضَّأَ
فَجَبَّشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا
مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعِيهِ
فِي الرُّكُوفِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَشُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهَا
الْعُيُونُ فَشَبَّ بِنَا وَتَوَضَّأْنَا قَدْ كَفَّرْنَا عَنْهُمْ قَالَ
لَوْ كُنَّا حَامَةً الْغُبِ لَكَفَّانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ
حَامَةً.

۷۸۸. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَنَا يَوْمَ الْخُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعُ عَشْرَةَ حَامَةً وَالْخُدَيْبِيَّةُ
بَيْتٌ فَتَرَحُّنَا حَاتِي لَمْ نَعْلَمْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبَيْتِ فَذَعَا
بِنَا فَمَضْمَضَ وَمَتَّعَ فِي الْبَيْتِ فَمَكَّنَنَا عِيْدَ
بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَاتِي رَوْيْنَا وَرَوَيْتُ أَوْصَرْتُ
رُكَايَتَنَا.

۷۸۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّسَبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَعِيفًا أَعْرَفَ الْجَوْشَمِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ بِقَالَتْ
نَحْمَدُكَ أَخْرَجَتْ أَقْرَأَ صَا مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ
خَمَارًا لَهَا فَلَقِيَتْ أَخْبَرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ
يَدَيْهِ وَلَا تَلْتَمِشُ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبَتْ بِهِ
فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَعَهُ النَّاسُ فَقَمَّتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے در لوگوں کو پاس لگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور
ایک چھال رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ
آپ کے گرد آکر جمع ہو گئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا
ہے؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی
نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا
ہوایا ہے پس آپ نے اپنا دست مبارک چھال میں ڈالا تو
پانی آپ کی انگشت لمبے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔
پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے دریافت
کیا، آپ اس وقت کتے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب
بھی پانی صاب کے لیے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کی کوئی
سے پانی نکالے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی
باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنوئیں کی مندرجہ
پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کئی کی اور وہ پانی
کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی
پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے
موتی بھی سیراب ہو گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ
نے حضرت ام سلمہ (علاؤہ حضرت انس) سے فرمایا: میں نے رسول اللہ کی آواز سنی
ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے، میرا خیال ہے کہ آپ مجھ کے ہیں، کیا تمہارے
پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند عجر کی لٹیاں
نکال لائیں۔ پھر آپ ایک درپر نکالا اور اس کے ایک پتے میں روٹیاں پیسٹ میں
پھر روٹیاں میرے سر پر رکھ کے باقی درپر مجھے اڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ کی
جانب روانہ کر دیا، میں روٹیاں لیکر گیا تو رسول اللہ کو مسجد میں پایا شمع رسالت
کے گرد چند پرانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ
نے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں، فرمایا کھانا
دیکر عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس رسول اللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا،
کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ چل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت

وَسَمِعَ أَرْسَلَكَ الْبُوطْلُحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَطْلُبُكُمْ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَمَنْ
مَعَهُ قَوْمُوا خَالِطُوا وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى
جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَخَاخِرْتُ فَقَالَ الْبُوطْلُحَةُ يَا أُمَّ
سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ
وَلَيْسَ بَعْدَ مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ دَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَأَنْطَلَقَ الْبُوطْلُحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُوطْلُحَةَ
مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِي يَا أُمَّ
سُلَيْمٍ مَا يَسْأَلُكَ خَالَاتُ بِذَلِكَ الْخَبْرُ فَأَمَرَ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّتْ دَعَصَاتُ أُمِّ سُلَيْمٍ
عَلَيْهَا فَادْمَتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ شَقْرَ قَالَ اشْدُدْ
لِعَشْرَةِ فَإِنْ لَمْ يُمْ فَخَالُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
فَقَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةِ فَإِنْ لَمْ يُمْ فَخَالُوا حَتَّى
شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةِ فَإِنْ لَمْ يُمْ
وَلَكُمُ احْتِ شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةِ
فَاكُلُوا كُلُّكُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ

ابو طلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا اے امّ سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لائے ہیں اور رہا ہے پس انہیں کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے مگر غنیمت گزاری ہو!۔ اشد اور اس کا رسول ہی ہنر جانتے ہیں پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر بطورہ فرما ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے امّ سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے آؤ، انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر سے گزرنے کا حکم فرمایا اور حضرت امّ سلیم نے سالن کی جگہ گئی۔ سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر وہی کچھ چڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلا لو۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمی کھانے کے لیے اور بلاؤ۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلاؤ۔ پس انہیں بلا لیا۔ وہ بھی شکم سیر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ جملہ همان شتر یا اتنی افراد تھے۔

ف حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوک کا احساس کر کے چند روٹیاں خدمتِ مالی میں ارسال کر دائیں۔ قرآنِ باریں اس آقا کی سیرتِ طیبہ پر جس نے اپنی اختیاری بھوک پر شیع رسالت کے پروانوں کی بھوک کو ترجیح دے کر رہنا ازل کو درس دیا کہ وہ اپنی بھوک پر اپنوں کی بھوک کو ترجیح دے کر اس آقا کے نائب ہونے کا ثبوت پیش کیا کریں۔

روٹیاں تو چند تھیں جو صرف ایک یا دو حضرات کو شکم سیر کر سکتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والی سہ کار نے ان چند روٹیوں سے اپنے شتر، اتنی اصحاب کو شکم سیر کر دیا۔ جو ان حضرات نے کھانا کھا یا وہ کہاں سے آ رہا تھا؟ کس رات سے آ رہا تھا؟ یہ کسی کو نظر نہیں آیا لیکن اتنے حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا ضرور کھا لیا تھا۔ آپ کے اصحاب بھوکے تھے۔ فذاتی قلت! انہیں مصیبت میں مبتلا کھتی تھیں۔ یہ مشکل رفع ہوا انہیں اس بات کی جبری حاجت تھی۔ آپ جب اور جس موقع پر چاہتے بھوک، پیاس، بیماری اور دیگر مصائب میں ان کی مشکل کشائی اور حاجتِ مدائی فرما دیا کرتے تھے۔ پروردگارِ عالم نے آپ کو یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی۔ آپ خود بھی ان مصائب سے دوچار ہوتے۔ بھوک اور فاقوں کی نوبت آتی لیکن یہ تمام باتیں اضطراری نہیں بلکہ اختیاری تھیں۔ فرمانِ رسالت ہے۔ يَا سَائِسَةُ كُنْ شَيْئًا

رِسَارَتْ قَعِي رَجَبَالُ الدَّاءِ هَبْ - یعنی اسے مائتہ اگر میں پاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کر یہ سبحان اللہ اُس عظیم الشان آقا کے اس ارشاد میں جو تُو شِئْتُ اُدرود ہوا ہے۔ اگر ممکن ہو شان رسالت اس پر غور کریں تو تینا غور کریں گے کہتے ہیں اُن کے خانہ ساز نظریات کے بال یکے بعد دیگرے ٹوٹتے چلے جاتے گئے۔ پھر انہیں راسخ العقیدہ سنی مسلمان سمجھی ہیں مشرک نظر نہیں آئیں گے لارودہ بھی سنی مسلمانوں کی طرح شان رسالت کے تقبیضے پڑتے ہوئے مجہوم مجہوم کہنے لگ جاتے گئے۔

محل جہاں یک اور بحر کی رودی غذا
اُس شکم کی قناعت یہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلقم سے، فرمایا: ہم برکت والے معجزات کو گننے ترہے ہیں جیکہ تم خون دلہنے والے معجزوں کو شمار کرنے میں گئے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ لارودہ برس ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر بار قرض تھا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے چھپے قرض ہی پھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد گھومے اور دعا کی۔ پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر بیٹھے گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو باپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا اور اتنی کھجوریں ہی بچ گئیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب جنتہ غریب آ رہے تھے، ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُنُقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً ذَاتَ تَعْدٍ وَهَلَّا تَعْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الْمَاءُ قَدْ أَطْلَبُوا فَضَلَّةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا دَائِبًا زَيْدٌ مَاءً قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَمَانَهُ فِي الْفَاءِ وَنَحَرَ قَالَ نَحَى عَلَى الظُّهُورِ الْمَبَارِكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمُ تَسْبِيحِ الطَّاهِرَةِ هُوَ يَوْمَ كُلِّ

۴۹۱. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ أَبِي جَابِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ ثَوْبِي وَعَنْهُ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ لِي مَرَكَةً عَلَيْكَ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَحْلُكَ وَلَا يَنْبَعُ مَا يُخْرِجُ مِثْلَيْنِ مَا عَلَيْكَ فَتَطْلِقْ مَعِيَ يَكُنِّي لَا يَفْجَشْ عَلَى الْفَاءِ فَتَكُنِّي حَوْلَ بَيْتِي مِنْ بَيْتِ دِرْهَمٍ قَدْ مَاتَ أَخِي فَجَعَلَ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ أُنِزِعُوهُ فَأَوْفَاهُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

۴۹۲. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّغَرَى
كَانُوا أَنَا سَافِرًا وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَرَّةً. مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيُذْهِبْ
بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيُذْهِبْ
بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهَوَّ أَنَا
وَأَبِي وَارْتَحَى وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَ
خَادِمِي بَيْنَ بَيْنِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا
بَكْرٍ تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا
مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ
مَا جِئْتَ عَنْ أَصْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ فَتَالَ أَوْ
غَشِيَتِي ثُمَّ قَالَتْ أَبُو حَتَّى تَرَجَى قَدْ عَرَضُوا
عَلَيْهِمْ فَغَلِبُواهُمْ قَدْ هَبْتُ فَاخْتَبَيْتُ فَقَالَ
يَا عَبْدُ اللَّهِ نَجِّعْ وَ سَبَّ وَ قَالَ كَلُّنَا وَ قَالَ لَا
أُطْعِمُهُ أَبَدًا قَالَ وَ أَيْعُرُ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ
مِنَ التُّغْمَةِ إِلَّا رُبَاً مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا
حَتَّى شَبِعُوا وَ صَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كُنْتَ قَبْلَ فَتَنَظَّرَ
أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَوْءٌ أَوْ أَكْثَرُ فَسَالَ
لَا تَمُرْتِي يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَ خَدَّةٌ
عَيْنِي لِي الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثٍ
مَرَاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ
يُعْنِي يَمِينَهُ فَتَرَ أَكَلَ مِنْهَا لَتَمَّةً فَفَرَحَ حَتَّىهَا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَ
كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ مِنْهُمْ فَصَنَى الْأَجَلَ فَتَقَرَّرْنَا
اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا نَسَّ اللَّهُ
أَعْلَمُ كَقَوْمٍ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ

نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے
جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں چھٹاے جائے۔
یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے تین افراد تھے یعنی
میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابوشمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے زیاد
نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور پہلا خادم جو میرے
اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے شام کا
کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس کھایا۔ پھر پھر سے رہے
یہاں تک کہ نماز عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے، یہاں تک کہ کافی
رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں
کے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا، کیا تم نے انہیں
کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر موقوف رکھا،
حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔
حضرت عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک طرف چھپ گیا۔
لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا، تم لوگ کھاؤ، میں
کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، ہم جو
بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہوتا، یہاں
تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پیلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔
حضرت ابوبکرؓ نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر
لیا۔ اپنی بیوی سے فرماتے تھے، اے نبیؐ فرمائش کی بہن! (سیر کیا؟)
عرض گزار ہو میں قسم میری ٹھنڈی آنکھ کی، پہلے کھانے سے یہ تین
گھنٹا ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا،
وہ قسم شیطاں کی طرف سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے

ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہ نبوت میں رہا۔ مسلمانوں اور
کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی آج مدت
ختم ہو گئی۔ بارہ آدمیوں کی سرکردگی میں شکر تیار کیا گیا۔ ہر ایک
کے ساتھ کافی آدمی تھے، جن کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا
ہے، ہاں ان کے ساتھ آدمی۔ صحیح لگے۔ راوی، ہا

مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا
قَالَ

بیان ہے کہ اس کسانے میں سے ساری فوج نے کھلیا
یا جو کچھ فرمایا۔

۶۹۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ
جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكَتِ
أَنْكَرًا هَكَكَتِ السَّمَاءُ فَادْعُ اللَّهَ لِيَسْقِيَنَا فَمَدَّ
يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ النَّاسُ وَآتِ السَّمَاءَ لَنَمُثِلُ الرَّجُلَ
فَهَا جَاءَتْ رِيحٌ أَسْهَمَتْ سَحَابًا طَوَّافًا اجْتَمَعَ رِجْلُ
أَرْضِكَ السَّمَاءُ عَنْ الْيَمِينِ فَخَرَجْنَا نَخْرُصُ الْمَاءَ
حَتَّى أَتَيْنَا مَنَاءً لَنَا فَلَمْ نَزَلْ نَنْظُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ
الرَّاحِلَةِ فَقَامَ إِلَيْنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ ذِيْرُهُ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّتْ مَتَّ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ
يَجْبُسُ فَنَبْسُرَ شَقَرًا قَالَ حَوَالَيْنَا فَتَخَطَّرَتْ
إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّ
إِلْخِيلًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک دفعہ اہل مدینہ قحط سے
دوچار ہو گئے۔ اسی دوران آپ جیسے کا خطبہ دے رہے تھے
کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! گھوڑے
ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے
کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ
اٹھا دیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان
شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چیلنے لگی، بادل گھر آئے
اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برقی
ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک
بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض
گزار ہوا:- یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں، لہذا اللہ سے دعا کرو
کہ اسے ٹوک دے۔ آپ نے قسم دینا کے دوران فرمایا: ہمیں چھوڑ کر
ہمارے گھر اگر دیر ہو۔ آدمی نے دیکھ کر بادل مدینہ منورہ کے اوپر
سے ہٹ کر لوہی چاروں طرف رہے گویا وہ تاج میں۔

وہ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے بادلوں سے حوالینا فرمایا کہ اتریں اور جہاں اس دربار کوں دربار مل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جس کے حکم کو بادل بھی محسوس کر لیتے ہوتے ہیں ارشاد کرتے تھے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے صَنْ تَطْفِرُ الرِّسْوَلُ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ یعنی جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا۔ لہذا آیت سب مل جیل کر کہیں:-

عرش تا فرش ہے جس کے زیرہ جنگیں
اُس کی قاسم ریاست پہ لاکھوں سلام

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ
دیا کرتے تھے۔ جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر چلے اور روز
ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس
آپ نے اس کے پاس آکر دستِ شفقت پھیرا۔
اس حدیث کو عبد الحمید بن عثمان بن عمر، معاذ بن الصلاح

۶۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ
بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرٍو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا
عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَلَمَّا اخْتَدَا الْيَمِينُ تَحَوَّلَ
إِلَيْهِ فَحَقَّ الْجَدُّ فَاتَّاهُ فَسَمِعَ يَدَهُ عَلَيْهِ

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْنَى
بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا أَوْ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
رَوَاحٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۴۹۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ
أَبِي مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ فُخْلَةٍ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ نَجْعَلُ لَكَ
مَنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَنَجْعَلُكَ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ فَصَاحَتِ الشَّجَرَةُ
صِيَاحَ الصَّيْبِ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَاهُ إِلَيْهِ تِلْكَ أَيْنِ الصَّيْبِ الَّذِي يُسْكِنُ
قَالَ كَأَنِّي تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

۴۹۶. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْسٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْسٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ فُخْلَةٍ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ نَجْعَلُ لَكَ
مَنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَنَجْعَلُكَ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ فَصَاحَتِ الشَّجَرَةُ
صِيَاحَ الصَّيْبِ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَاهُ إِلَيْهِ تِلْكَ أَيْنِ الصَّيْبِ الَّذِي يُسْكِنُ
قَالَ كَأَنِّي تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

۴۹۷. حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ جَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ

نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت
کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمر، نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھجور کے ایک تنے سے
ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت
یا مرد نے عرض کی یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار
کر دیں، فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو پس انہوں نے آپ کے لیے
منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے روز آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو
کھجور کی وہ کڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگایا جیسے روتے
ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے، راوی فرماتے ہیں کہ
وہ اس وجہ سے روایا کہ اپنے پاس ذکر سنا
کرنا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے
سنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی
تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک
ستون سے ٹیک لگایا کرتے تھے جب آپ کے لیے منبر
بنادیا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو میں نے سنا کہ اس
ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آرہی تھی جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جاکر اس پر اپنا دست شافقت رکھا
تو وہ خاموش ہوا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اصحاب رسول
سے دریافت کیا کہ تم میں سے فقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد بگڑی کس کو یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔
فرمایا، بیان کرو واقعی تم حرات مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ (آزمائش) اس کے اہل و عیال
اس کے مال اور اس کے ہمسایوں میں ہے، جو اسے نماز، خیرات اچھی

أَنْتَ لَجَبْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَتَنَّمُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكْفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هَذَا وَلَكِنْ أَلَدِي تَمْرُوحُ لَمْ يَجِبِ الْبَصِيرُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا أَنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مَعْلُوقٌ قَالَ يَفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يَكْسُرُ قَالَ لَا بَأْسَ يَكْسُرُ قَالَ ذَلِكَ آخَرِي أَنْ لَا يَخْلُقَ فُلَانًا عِلْمَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنْ دُونَ عِدِّ النَّيْكَتِ أَفِي حَدَّثْتُمْ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى فِيهِ بِنَا أَنْ تَسْأَلَ وَآمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَفَعَالَ مِنَ الْبَابِ قَالَ عَمْرُو

۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرُؤُ السَّاعَةَ حَتَّى تَقْرَأَ تِلْكَ اقْرَأُوا عَالَمُ الشَّعْرِ وَحَتَّى تَقْرَأَ تِلْكَ صَعَارَ الْأَعْيُنِ حَمَّ الْوُجُوهِ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَمْتَهُمْ دُلْفَ الْأَنْوَابِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَمْتَهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنٌ خِيَارُهُمْ فِي الْبَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَبَيَاتَيْنِ عَنِ أَحَدٍ كَرَّمَ مَانَ لَا تَبْ تَرَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِيهِ ۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَنْبَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرُؤُ السَّاعَةَ حَتَّى تَقْرَأَ تِلْكَ اقْرَأُوا حَمَّ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ

بات کہنے اور بری بات سے روکنے میں مائل ہوتے ہیں سزا میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دیا کی طرح لہراتے گا۔ عرض گزار ہوئے، اے امیر المؤمنین! آپ کو اس فتنے کا کیا خوف ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا، بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا، بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا، پھر تو وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے دوبارہ بند لیا جائے۔ ہم نے پوچھا، کیا انہیں دروازے کا علم تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا، ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، لیکن اس کے متعلق میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن دُر کے بارے میں اس کے متعلق ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے سرورق سے اس دروازے کے متعلق پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمرؓ تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری رطائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے نہ ہو، جن کی آنکھیں پھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چھوٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم جس کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں بیس جابے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو درجہ جاہلیت میں اپنے تھے وہی عہد اسلام میں اپنے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام غزوہ و کرمان سے جنگ نہ کرو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چھوٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا بیجی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے

يَقَالُ لَهُمُ الشَّعْرُ تَابَعَهُ وَدَعِيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
۸۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي بَيْتِي أَحْرَصَ عَلَى
أَنْ أُرَى الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِمْ سَعَةِ يَقُولُ وَقَالَ هَكَذَا
يَبْدَأُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَقُولُ وَتَأْتِي هَكَذَا
تَقَاتِلُونَ قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هَذَا الْبَارِئُ
قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِئِ

۸۰۱ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ خَرِبِ بْنِ سَدَّانَ أَخْبَرَنِي
حَازِمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
تَغْلِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَقَاتِلُونَ قَوْمًا يَتَّبِعُونَ
الشَّعْرَ وَتَقَاتِلُونَ قَوْمًا كَانَتْ تَقَاتِلُونَ قَوْمًا كَانَتْ
وَحَوْلَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْلَقَةُ

۸۰۲ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ
الْزُهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْطَرُونَ
عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مَسْلُومٌ هَذَا يَهُودِيٌّ
وَدَأَى فَا قَتَلَهُ

۸۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عَمْرِو عَنْ جَابِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
زَمَانٌ يَأْتِي فِيهِ قَاتِلُكُمْ مِنْ صَحْبِ الرَّسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَحْمُ فَيَقْتُلُهُمْ عَلَيْهِ
سَلَامٌ فَيَقَالُ لَكُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ
مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ
نَحْمُ فَيَقْتُلُهُمْ

ہوں گے۔ ان کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین
سال متواتر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
صحبت میں رہا۔ مجھے اپنی سابقہ عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا
اس درجہ شوق نہیں تھا۔ جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں
نے آپ کو دست مبارک کا اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا
ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے
جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بازریں۔ سفیان نے ایک
مرتبہ کہا کہ وہ بازار کے رہنے والے ہیں۔

حضرت عمر بن قنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم
سے لڑو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور
ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چڑھے کی طرح
کے اندھ ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کرو
گے تو ان پر غالب آ جاؤ گے ایسا ملک کہ پتھر بھی کے گا
کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے پیروی چھپا ہوا ہے لے
قتل کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا
کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی
ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیں گے، ہاں۔ پس وہ دشمن پر
فتح پائیں گے پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ
تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ وہ

۸۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضَرُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي أَخْبَرَنَا مُجَلُّ بْنُ خَبِيبَةَ عَنْ
عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْغَائِقَةَ ثُمَّ
أَتَاهُ أُخْرَى فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَبْدُ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتَ
الْجَبْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُشْبِدْتُ عَنْهَا قَالَ
فَإِنَّ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنِ الطَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ
الْجَبْرِ حَتَّى تَطُوفَ بِالنَّكْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ
قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَإِنَّ دُعَاءَ طَيْفَتِي الَّذِينَ
قَدْ سَعَوْا إِلَيَّ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَفْتَحَنَّ
كَوْزُ كَسْرَى فَقُلْتُ كَسْرَى بَنُو هُرْمُزٍ قَالَ كَسْرَى بَنُو
هُرْمُزٍ لَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنِ الرَّجُلَ
يُخْرِجُ مِنْ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِصَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ
يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ لِيَلْقَيْنِ
اللَّهُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ مِنْهُ وَيَكُنُّهُ
فَرَجْمًا يُرْجَمُ لَهُ فَيَقُولُ لَهُ الْفَرَجُ أَتَيْتَ إِلَيْكَ
وَسُؤْلًا فَيَسْأَلُكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ الْفَرَجُ أَطْعَمَكَ
مَالًا وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ فَيَسْأَلُ بَلَى فَيَسْأَلُكَ عَنْ
يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالُ فَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ
فَلَا يَرَى قَالُ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ
لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَيَكَلِمَةً طَيِّبَةً قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ قَدْ رَأَيْتُ الطَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ
الْجَبْرِ حَتَّى تَطُوفَ بِالنَّكْبَةِ لَا تَخَافُ
إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ أَفْتَتَسَمُ
كَوْزُ كَسْرَى بَنُو هُرْمُزٍ لَئِنْ طَالَتْ
بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرُونَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِنْ كَفِّهِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے اگر غائقہ کی شکایت
کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکر زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے فرمایا
اے عدی! کیا تم نے پھر دیکھا ہے؟ میں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن
سنا ضرور ہے۔ فرمایا، اگر تمہاری عمر نے دنیا کی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ
ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خزانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے
خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ
اس وقت قید طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے آج
شہر میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے دنیا کی تو
ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ
کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر فرمایا،
اگر تمہاری عمر نے دنیا کی تو ضرور دیکھو گے کہ آدمی تمہیل کے برابر سونا
نے کر نکلے گا یا چاندی نے لڑ لاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے
لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک تنہا
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس روز تمہارے اور اس نے
درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ
تعالیٰ فرما۔ اے گاہ۔ کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے
میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا، کیوں نہیں۔ نہ کہ
گا۔ کیا میں نے تجھے دائر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا۔
وہ اپنے دائرے جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب
دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگر چہ
کھجور کا ایک چھٹا خیرات دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھٹا
بھانڈا دیا جائے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے
ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خزانہ کعبہ کا طواف
کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں
خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور یہ کہ
عمر نے اگر دفا کی تو نبی کریم انعام صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی
تمہیل ہو کر فرمایا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔ اس

بَشِيرًا حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُجَلَّدُ بْنُ خَالِيفَةَ
سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۸۰۵. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شَرَحْبِيلٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحُدٍ صَلَواتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنِيِّ فَقَالَ
إِنِّي قَدْ طَلَعْتُ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا نَظَرَ إِلَيَّ
حَرِيضُ الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَقَاتِلَهُمْ خَرَجْتُ
الْأَرْضَ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَيْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ
ف: اِسْ مَدِثْ مِی چار باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حدیث کی دوسری سند میں مخمل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہدی
سے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم بدر شریف سے گئے اور خندق احمد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی
میں طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر آپ منبر پر جلوہ ہوئے
اور فرمایا: بیشک میں تمہارا اسمہارا اور تم پر گواہ ہوں، بیشک خدا کی قسم
میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے
خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خطہ نہیں کہ
میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈراس بات کا ہے کہ تم دنیا کے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ احمد کے شہیدوں پر نماز پڑھی۔ — بزرگوں نے فرمایا کہ اس حدیث کے لفظ ملاقا کا
دعا کے معنی ہیں ہونے پر اجتماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملائے کر اسم نے اسے آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے اور ایسا آپ نے ان حضرت پر کمال
شفقت فرماتے ہوئے کیا۔

۲۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: "خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔" سبھان اللہ! زمین پر ہوتے ہوئے جو آقا حوض
کو ترک کر دیکھ لیا کرتے تھے ان سے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک کی کوئی چیز کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے کیونکہ یہ چاندول اطراف تو حوض کوثر
کی نسبت بہت نزدیک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور آپ سے کوئی پوشیدہ ہو بھی
کیوں جبکہ سب کچھ بنایا ہی آپ کی خاطر گیا ہے۔ یہ ساری دنیا تو چھوٹی سی امدانچی جملہ متاع سمیت قلیل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب پر تو
فعل عظیم ہے یعنی وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا جو میں کوثر کو ملاحظہ فرمانے کی بات آپ نے خدا کی قسم کے ساتھ سرگد کر کے فرمائی ہے تاکہ
مکمل شانی رسالت پر حجت تمام ہو جائے جو اتنی کہلاتے ہوئے آپ کو دیوار کے پر سے داسے حالات امدان شیاہ سے بھی بے خبر بتایا کریں گے
۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: — مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں۔ — سبھان اللہ! اور صرف زمین ہی کی نہیں دیگر
امادیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز اور ہر خیر و برکت کی کنجیاں مطلق فرمادی ہیں۔ آپ کو شہنشاہ مدجہاں امد سرور و کون و مکان
بنادیا تھا۔ خلافت مطلقہ کا تاج آپ کے میرا قدس پر سجا دیا تھا۔ اسی لیے تو کہا جاتا ہے:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں میں آپ کے قبضہ و اختیار میں

۴۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: — بے شک خدا کی قسم! مجھے یہ خطہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ تمہارے
مستحق مجھے دنیا کے جال میں پھنسنے کا قدر ہے۔ — جانے خود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اپنے بعد امت کے شرک کرنے کا کوئی
قدر نہیں تھا جبکہ قیامت تک کے جملہ حالات آپ کو کف دست کی طرح نظر آتے تھے لیکن اب تیرہویں صدی سے ایسے مسلمان ہیں انھو غریب
ہوئے ہیں جنہیں قدیم عقائد و نظریات والے مسلمان اپنی ماورن غار بیت کے باعث مشرک نظر آتے ہیں کیونکہ ان ایسے مسلمانوں نے توین رسالت

کو تو حید کے دودھ کی ملائی بھی ہوا ہے۔ مسلمانوں کو شرک گردانے والے یہ مہربان اس درجہ اپنی قوت امتیاز گنوا بیٹھے ہیں کہ نبوت پرستی یعنی ٹھیکٹ مشرکوں سے انہیں کوئی غارت نہیں بلکہ دلی پیار ہے۔ وہ ان کے اباؤ ادریہ ان کے بندہ بے دام ہیں۔ خدائے ذوالنن جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ یہ ارشادات نفلی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۱۳ اور ۱۲۵۴ میں بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَكْظَمِ مِنَ الْأَطْمَاقِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَىٰ إِيَّاهِ أَرَىٰ الْفِتْنَ تَقُمُ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے؟ بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سَفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَيَرَا يَعْقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلْعَبُ مِنْ شَيْءٍ قَدِ اقْتَرَبَ فَبَيَّحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوزُ وَمَا جُوزَ مِثْلُ هَذَا وَحَقٌّ بِأَصْبَحِمْ وَيَا لَيْتِي بِيَدِيهَا فَكَلْتُ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْئَلِكُ وَفَيْتَا الْقَدَّ الْيَحْزُونَ قَالَ تَعَمَّ إِذَا كُنْتَ الْخَبِيثُ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَتَزَلُّ مِنْ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أَتَزَلُّ مِنَ اللَّيْلِ.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوں و سر اس کی حالت میں تشریف لائے کہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آگیا۔ دیوار میں یا جوح عاجز نے اتنا سوراخ کر دیا ہے، پھر آپ نے در انگلیوں سے سطر بنا کر دکھایا۔ پس میں گزار ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی بھی موجود ہیں؟ فرمایا: ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی بڑھ جائے گی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزا۔ نے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔ ..

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ الْمَاجِشُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ إِيَّاهِ أَرَأَيْتَ لَوْ جِئْتُ الْفُتَنَ وَتَمْتَحِدُهَا فَأَصْلَحْتُهَا وَأَصْلَحْتُ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ يَكُونُ الْفُتَنُ فِيهِ خَيْرٌ مَالِ الْمُسْلِمِ لِيَتَّقِيَهُمْ يَهْأُ شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجَبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِيءُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد الرحمن بن ابو سعصہ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں بے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بادش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین

بِذُنُوبِهِم مِّنَ الْفِتَنِ .

کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بچائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف بھاگے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے۔ اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابو بکر بن عبد الرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو گئی گویا اس کے الہے و عیالہ اور مال و منالے سب چھن گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر فتنے تمہارے اوپر دو دروں کو ترجیح دی جائے گی اور بعض ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کر رہے ہو۔ یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: تمہارے اوپر چار حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے، پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔ محمود، ابو داؤد، شعبہ، ابوالتیاح نے بھی ابو ہریرہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

۸۰۱ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَوْثَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَائِمَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمَةِ وَالْقَائِمَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِيَّةِ وَالْمَائِيَّةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّائِيَّةِ وَمَنْ يُشْرِكْ لَهَا تَسْتَشِيرُ فَهَذَا وَجَدَ فَلَمَّا أَوْفَعَا ذَلِيلُ عَدُوِّهِ — وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِّنْ قَائِمَةٍ فَكَانَ قَائِمًا وَتَرَاهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

۸۰۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْثَرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَّةٌ وَأُمُورٌ تُشْكِرُونَهَا قُلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ تَسْأَلُونَ اللَّهَ أَنِّي لَكُمْ

۸۰۱ . حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَائِمَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمَةِ وَالْقَائِمَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِيَّةِ وَالْمَائِيَّةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّائِيَّةِ وَمَنْ يُشْرِكْ لَهَا تَسْتَشِيرُ فَهَذَا وَجَدَ فَلَمَّا أَوْفَعَا ذَلِيلُ عَدُوِّهِ — وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِّنْ قَائِمَةٍ فَكَانَ قَائِمًا وَتَرَاهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

۸۰۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْثَرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَّةٌ وَأُمُورٌ تُشْكِرُونَهَا قُلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ تَسْأَلُونَ اللَّهَ أَنِّي لَكُمْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ
الْمُصَدِّقَ يَقُولُ هَذَا أَصْبَحَ عَلَى يَدَيْ غُلَامَةٍ مِنْ
قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانَ غُلَامَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتُ
أَنْ أُسَيِّرَهُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ فُلَانٍ.

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ تَعَالَى
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَرْدَاءٍ النَّخْلِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيثَهُ
أَبْنُ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكَانَتْ
أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يُذَكِّرَنِي فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ
فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدُ
هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ نَحَرْتُكَ وَهَذَا
بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَرٌ
قُلْتُ وَمَا دَخَرُهُ؟ قَالَ كَوْمٌ وَهَذَا وَنَاقِصٌ

هَبْنِي تَعْرِفَ مِنْهُمْ وَتَسْكُرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدُ
ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاءٌ إِلَى
أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوا
فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَتَالَ
هُمْ مِنْ جِلْدَتَيْنِ وَيَحْكُمُونَنَا يَا لَيْسَتْنَا قُلْتُ
فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ مَجْلَعَةَ
الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِصْقَ
وَلَوْ أَنَّ نَعْفَرَ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَقٌّ يُوَدَّكَ
الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ فِي الْخَيْرِ وَتَعَلَّقَ النَّاسُ

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ
الْأَحْمَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے
ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم جاہلو تو میں ان میں سے ہر ایک کا
نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خبر کے متعلق پوچھتے
رہتے لیکن میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا، اس خوف
سے کہ کہیں وہ مجھ سے وابستہ نہ ہو جائے۔ پس میں عرض گزار
ہوا۔ یا رسول اللہ! عہدِ جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو
اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ غیر بھیج دی۔ کیا اس غیر کے بعد بھی
شر ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں عرض گزار ہوا، کیا اس شر کے بعد بھی
فرمایا جے تو بھی لیکن اس میں عادت ہوگی میں نے دریافت کیا۔ بلکہ
کی چیز بتائے گی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی لیکن میرے راستے
کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا مجموعہ دیکھو گے۔ میں عرض
پرواز ہوا۔ کیا اس غیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا: ہاں کچھ متبع ہوں
گے جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے۔ جو ان کے پاس
آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ!
میں ان کا کچھ حال بتائیے۔ فرمایا: وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں
گے، ہماری ہی بولی میں گفتگو کریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں
انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں
کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض کیا، اگر مسلمانوں
کی اس قدرت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام فرقوں
سے پیوند نہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی بڑ سے چپٹ
جاؤ، یہاں تک کہ موت آئے اور تمہیں درخت
سے وابستہ پائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت
تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں جنگ

وَسَمَّ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِتْنَتَانِ
۸۱۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِتْنَتَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ
عَظِيمَةٌ دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ
كَلِمًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.

۸۱۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخَوْنِصِيرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدِلْ فَفَعَّلَ
وَبَلَكَ وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا كُفِرَ أَعْدِلْ قَدْ حَبَبْتَ وَ
حَسِبْتَ إِنَّ كُفْرًا كُنَّ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَ
رَسُولِ اللَّهِ أَتَدْنِي فِيهِ أَصْرَابٌ عَنُقُهَا فَقَالَ دَعْنِ
فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِيقُ أَحَدُكُمْ صَلَواتَهُ
مَنْ صَلَواتِهِمْ وَصِيَامُهُ مَعْرُصِيًا مِمَّهِمْ يَقْدَرُونَ
الْقُدْرَانُ لَا يُجَارُونَ تَوَارِقِيهِمْ يَمُرُّ قُرْبَ مِنْ
الْيَدَيْنِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ
إِلَى تَصْلِيهِ فَلَا يُوجَدُ فَيَبْشُرُ كَقَرْنِ نَظَرُ إِلَى
رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فَيَبْشُرُ مَثَلُ شَعْرِ يَنْظَرُ إِلَى
نَضِيئِهِ وَهُوَ قَدَحُهُ فَلَا يُوجَدُ فَيَبْشُرُ شَوْءٌ نَظَرُ
يُنْظَرُ إِلَى قُدْرِهِ فَلَا يُوجَدُ فَيَبْشُرُ شَيْءٌ وَقَدْ سَبَقَ
الْقُدْرَةُ وَالْدَّمَ أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ أَحْدَى
عُضْدَيْهِ مِثْلُ قُدْرَةِ الْمَاءِ أَوْ مِثْلُ الْبَصْنَةِ
تَدْرُدُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى جَبِينٍ قُرْقِيَةٍ مِنَ النَّاسِ
قَالَ

نذكر ليس حالاً کہ دونوں کا موقف ایک ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں
ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے۔
پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دھوکہ
و موقف، سب ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب
تک دو قبائل اور کذاب منظر نامہ پر نہ آجائیں، جن کی تعداد تیس کے ٹک بیگ
ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مالِ قصیم
فرما رہے تھے۔ پس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخونصیرہ نامی آیا اور
کہنے لگا، یا رسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا،
تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟
اگر میں انصاف نہ کروں تو کام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ ہوئے، یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس
کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اللہ بھی ساتھی ہی
تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں مغیر جانو گے اور اپنے
روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل یہ قرآن بہت پڑھیں گے
لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں آوے گا۔ یہ دین سے ایسے
نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پورنے
کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر ان کے پر کو دیکھا جائے
تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو
دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان
سے گزر رہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا،
جس کا ایک بازو عدت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا
جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔
حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ
یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن

أَبْرَسِيْدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ
وَأَنَا مَعَهُ فَأَمْرِيذَكَ الرَّجُلُ فَالْتِمِسْ فَأُتِيَ بِهِ
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ.

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْثَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْبِ بْنِ غَفَلَةَ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَخْرُجُوا
الْتِمَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا
حَدَّثْتُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ
خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَّ شَأْنُ
الْأَسْنَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ
قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمُوتُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُوتُ
الشَّمُّ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَادِرُ إِيَّاهُمْ
حَتَّى جَرَّهُمْ فَأَيُّنَا لَقِيَتْهُمْ هُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ
فَإِنْ قَاتَلْتُمْ أَجْرُ لَيْسَ قَتَلْتُمْ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ.

۸۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَدِ
قَالَ شَكُوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ
أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ
الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُخْفِئُ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ
فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمُنْشَرِّ فَيُؤْصَرُ عَلَى رَأْسِهِ
فَيُسْقَى بِالشَّيْبِ وَمَا يُصَدُّ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ
وَيُسْطَبُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لِيْخْمِهِ مِنْ
عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يُصَدُّ ذَلِكَ عَنْ

الوطالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور
میں بھی شکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی
نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا
گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ
نے بیان فرمائی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں
تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان
کرنا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت
زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت
کروں اور جب کوئی ایسی بات کرو جس کا تعلق میرے
اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو بڑائی دھوکا ہے۔ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عسکر
کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر
کھوٹے ہوں گے۔ وہ سرورِ کائنات کی
حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح
نکل جائیں گے جیسے کان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلقے سے
نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہل بھی انہیں پاؤں میں مقل رُو ہو کیونکہ
کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کائنات
کے طور پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے جب کہ
آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیر سایہ جلوہ افروز
تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے
یہ دعا کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے
یہ دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا، تم سے پہلے اگر کسی آدمی
کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھرا کر کے اس کے سر پر آ رہے
رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دھڑکڑے کرتے جاتے
تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی
لنگیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں،

وَبَيْنَهُمُ وَاللَّهُ لَيَبْتَلَنَ هَذَا الْاَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ
الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ
اِلَّا اللَّهَ اَوْ الذِّئْبُ عَلَى غَنَمِهِ ۚ وَالِكُنْ كُفْرًا
لَسْتَ تَعْلَمُونَ .

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاؤُ مُوسَى ابْنِ
النَّبَّاسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَتَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنَا اَعْلَمُكَ عَنْهُ خَاتَاهُ فَوَجَدَهُ
جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُتَكِسِّرًا سَاءَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ
فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ جَبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَاتَى الرَّجُلُ فَاخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ كَذَا وَ
كَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ النَّبَّاسِ فَرَجَعَهُ الْمَدَنَةَ الْاُخْرَى
بِبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ اِنَّكَ لَسْتَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِي اسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَتَرَأَى رَجُلًا الْكُفْرَ فِي
النَّارِ الْمَذَابِثِ فَجَعَلَتْ تَنْفِيزُ فَتَسْمَعُ اَذَانًا
اَوْ سَحَابَةً غَرِيبَةً فَذَكَرَ لِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرَأْ فَلَانُ فَاِنَّهَا الشَّيْئَةُ نَزَلَتْ
بِلِقَاءِ ابْنِ ۚ وَ تَنْزَلَتْ بِلِقَاءِ ابْنِ .

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ
يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ اَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّاقِيُّ حَدَّثَنَا رُحْبَرُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ الْوَبُكْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِلَى ابْنِ
فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبِ ابْنِ
ابْنِكَ يَجْمَلُهُ مَعِيَ قَالَا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ اِلَى

لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا سکتی۔ خدا کی قسم یہ دین
مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سوار صغاریہ سے حضور موت تک
جائے گا۔ تو اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور نہ اپنی
لجروں پر چھڑے کے کا خوف ہوگا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا ہے جو ثنابت
بن نبیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ
میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے
گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟
جواب دیا کہ بڑا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز
سے اپنی آواز ادنیٰ کر بیٹھا تھا لہذا میرے تمام عمل ضائع ہو
چکے ہوں گے اور جہنمیوں میں سیرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی
نے اگر آپ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت
موسیٰ بن النبیاس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے
کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے پاس جہاد اور کھوکھ
آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے
گھر گھوڑا تھا، نورہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا
تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ ٹگن ہے۔ پس انہوں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔
اے خداں! یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا
یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے
اور ان سے کجاوہ خریدی پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو
تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر
ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے
نکلے۔ اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا۔ اے ابو بکر! مجھے وہ

يَذَرُهُمْ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَيُّ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي
 كَيْفَ صَنَعْتُمَا جِزْرَ سَرِيَّتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اُسْرَيْنَا لِبَلَّتَةٍ وَمِنْ الْغَدِ
 حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ وَخَلَا الْقَلْبِيُّ لَا
 يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَذُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا
 ظِلٌّ لَمُرَاتٍ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَتَرَكْنَا عِنْدَهُ وَ
 سَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي
 يَنَا مَرَّ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ خِرْوَةً وَقُلْتُ نَعْرِيَا
 رَسُولَ اللَّهِ وَآثَا انْقَضَ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ
 انْقَضَ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِ مَقِيلٍ بِخَنِيْبَةٍ
 إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلُ الَّذِي آمَدْنَا
 فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
 الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي عَذَابِكَ لَبَنٌ قَالَ
 نَعَمْ قُلْتُ اتَّحَلَّبُ قَالَ نَعَمْ فَآخَذَ شَاةً
 فَقُلْتُ انْقَضَ الصُّرْعُ مِنَ الثَّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْعَذَى
 قَالَ خَرَّابِيَتِ الْبَرَاءُ لِيَصْرِبُ أَحَدِي يَدِيهِ عَلَى الْأُخْرَى
 يَنْفَعُ فَحَلَبَ فِي قَعَبٍ كَثْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ وَ مَجِي
 إِذَا دَخَلْتُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَرَّعُ
 مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَقَّفُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِرْتُ هَتَانًا وَقِظْتُ فَوَاقَفْتُ حِينَ
 اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الدُّبْنِ حَتَّى
 بَرَدَ اسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ الْوَيْلُ لِلرَّجُلِ
 قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنْ تَحَلَّلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَ
 اتَّبَعْنَا سُرَاقَتَ بَنٍ مَا لِبَنٍ فَقُلْتُ أَتَيْنَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْقَطَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى
 بَطْنِهَا أَرَى فِي جَنْبِكَ مِنَ الْأَرْضِ شَلَكٌ زُهَيْرٌ فَقَالَ
 إِنِّي أَرَاكَ مَا قَدْ دَعَوْتُ مَعَكَ فَادْعُوا إِلَى قَاتِلِهِ

واقف تو رہے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
 ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ہم ساری رات
 صبح تک چلتے رہے۔ پھر دوپہر ہو گئی تو راستہ سونا پڑا اٹھیا اور کوئی
 ایک آدمی بھی چلتا میرا نظر نہیں آتا تھا۔ پس میں ایک بڑا سچتر
 نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس
 کے نزدیک اتر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
 ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ آپ وہاں سو جائیں پس
 میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
 سو جائیے اور میں آپ کے ارد گرد کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے اور میں بہرہ دینا رہا، اسی
 طرح میں ایک چرواہا۔ ہے کو اسی بچتر کی جانب آتے دیکھا، چرواہا بکریوں
 کو لے کر اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر
 رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اسے لاکے، اس بکری کا مالک کون ہے؟
 اس نے کہہ کر کہ یہ یا مدینہ منورہ کے کسی شخص کا نام لیا۔ میں نے نہایت
 کیا، کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا، کیا تم
 ہمیں دودھ دودھ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک
 بکری کو کپڑا دیا، جس کے تھن سٹی، باہوں اور مناسبت سے لٹھرے
 ہوئے تھے۔ ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت برابن
 غازی کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر تپا
 کہ اس طرح اس نے تھن بھاڑے اور پھر اپنے پیالے میں دودھ
 دودھ لیا۔ میرے پاس ایک بچھا گل تھی جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پینے اور دھونے کرنے کی غرض سے ہمراہ رکھتا تھا۔ پس
 میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے آپ کو جگہ پسنائی کہ یہاں میں نے آپ
 کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال دیا تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور
 عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! نوش فرمائیے، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پی لیا اور
 بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا، کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے اثبات
 میں جواب دیا تو ہم چل پڑے کہ تو کہ دن ڈھل چکا تھا۔ اسی اثناء میں ہمارا بچھا
 کرنا جو اس وقت تک آگیا۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کوئی چارے

لَكُمْ أَنْ أَرَدْتُ عَنْكُمْ الْطَّلَبَ فَدَعَا لِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا
قَالَ كَيْفَ بَكْرُ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ
قَالَ وَوَقَى لَنَا.

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعْزُودُ وَقَالَ لَكَ الْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعْزُودُ
قَالَ لَوْ بَأْسَ ظُهُورِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا
بَأْسَ ظُهُورِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ ظُهُورِي كَلَّا
بَلْ هِيَ حَتَّى تَقُومَ أَوْ تَشْرُوعَ شَيْخٌ كَبِيرٌ تَزِيدُ
الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَقُومُوا ذَا.

۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ
نَصْرَانِيًّا فَاسْتَلَمَ وَقَرَأَ الْبَيْعَةَ وَالْيَمَانَ
فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ
نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يُدْرِي مُحَمَّدٌ أَلَا
مَا كُتِبَتْ لَهُ فَا مَاتَ اللَّهُ قَدْ فَتَرَكَا فَاصْبِرْ
وَقَدْ لَقِطْتُمُ الْأَرْضَ فَقَالُوا هَذَا فَعَلَّ مُحَمَّدٌ
وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَدَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَلَاحِنَا
فَالْقَوَّةُ فَحَقَّقُوا لَهُ فَا عَمَقُوا فَاصْبِرْ
وَقَدْ لَقِطْتُمُ الْأَرْضَ فَقَالُوا هَذَا فَعَلَّ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابِهِ
نَبَشُوا عَنْ صَلَاحِنَا لَمَّا هَدَبَ مِنْهُمْ فَا الْقَوَّةُ فَحَقَّقُوا
لَهُ وَأَعَمَّقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَاصْبِرْ
قَدْ لَقِطْتُمُ الْأَرْضَ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ
النَّاسِ فَالْقَوَّةُ.

۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

پہچے لگیا ہے۔ فرمایا، درودِ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک اس بیت
زمین میں دھنسا گیا۔ سطح زمین کے بارے میں زہیر راوی کو شک ہے۔ میرے خیال
میں یہ آپ دونوں حضرات نے میری ہاکت کے پے دھاکی ہے اب میری نجات
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک اطرابلسی کی عیادت کے لیے تشریف
لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب
کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ
تعالیٰ یہ گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سے بھی یہ فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں انشاء
اللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے
کہ اس نے کہا: یہ جی نہیں بلکہ مجھ پر ہے آدمی میں بخاری ایسی تیزی
اور زور رکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا: بیت
اچھا ایسا ہی ہو جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور
اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں وحی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا۔
اور کہا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ
تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس
کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں
نے کیا ہوگا کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے
ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری
قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا کہنے لگے: یہ محمد
اور ان کے ساتھیوں کا فعل ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا، انہا جیسے
ساتھی کی قبر کھود ڈالی تیسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے بساط بھر خوب گہری
قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھے کہ
ان کے ساتھ یہ لوگ لوگوں کی جانب سے نہیں ہے، پس اسے پڑا ہوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يُؤْتِيهِ عَيْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى
بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَنْفِقَنَّ كَنْوزَهُمَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ.

۸۲۴. حَدَّثَنَا قُيَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى
بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَحَالَ لَتَنْفِقَنَّ كَنْوزَهُمَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ.

۸۲۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ
مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ
بَعْدِهِ يَبْعَثُهُ وَقَدْ مَهَّأَ لِي بَشَرٌ كَثِيرٌ مِنْ قَوْمِهِ
فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ
ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَهَابٍ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ
فِي صَحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعُدَّ وَأَمْرًا لَكَ بِخِيَالِكَ وَلَنْ أَدْبَرْتُ
لِيَقِفَنَّكَ اللَّهُ وَرَأَيْتُ لَكَ رَأْيَ السَّيِّئِ أُرِيْتُ
أُرِيْتُ فَبِكَ مَا رَأَيْتُ خَاخَبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا
أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ
خَاخَبَنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ
أَنْفُخَهُمَا فَفُتِحَتْهُمَا فَطُكَرَا فَأَوَّلَتْهُمَا
كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسری ہلاک ہو جائے
گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر
ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو
گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں
محمد کی جان ہے اتم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو
اللہ کی راہ میں خرچ کر دے گا۔

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
سے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب کسری ہلاک ہو گیا تو اس کے
بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کر کے
فرمایا: ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ
کر دے گا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت میں مسیلہ کذاب اگر کئے گا۔
اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دے تو میں ان کی پیروی کرنے
کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی نے گرایا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اللہ آپ کے ساتھ
حضرت ثابت بن قیس بن شہاس بھی تھے اور رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ یہاں
تک کہ آپ مسیلہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا
اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں
دوں گا۔ میں تمہارے برے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے
تجاور نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھری تو اللہ
تمہیں تباہ و برباد کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال

مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم جو ہمدادی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ
نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے
اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے
فکرا حق ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وہی فرمائی گئی کہ ان پر چوکید
مارو پس جب میں نے ان پر چوکید مار دی تو وہ اڑ گئے۔ پس میں
نے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔

الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَتَهُ الْكَذَّابُ صَاحِبُ
الْقِيَامَةِ

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَدَّادِ حَدَّثَنَا حَسَدُ
بْنُ أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَوْسَى أَرَادَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ إِنِّي أَهَاجِرُ
مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ إِلَى
أَنْهَا لِي مَآمَةٌ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَتَرَبَّصُ
رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ إِنِّي هَزَنَتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ
صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
أُحُدٍ ثُمَّ هَزَنَتُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا
هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ
وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْعًا إِذَا اللَّهُ خَيْرُ فَإِذَا هُمْ لِمُؤْمِنُونَ يَوْمَ
أُحُدٍ إِذَا دَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ
الْصَّدَقِ الَّذِي تَأَنَّا اللَّهُ بَعْدَ يَقْرَبُ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلْتُ فَإِطْمَأَنَّتُ فَمَضَيْتُ كُلَّ مَضِيٍّ
مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّحِبًا يَا بَنِيَّ
تَعَرَّجَ لَهَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ كَمَا أَسَرَ
إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ
ثُمَّ أَسَرَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَجَّكَتْ فَقُلْتُ مَا
رَأَيْتُ كَأَنِّي سَمِعْتُ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ

فَسَأَلْتُهَا عَمَّا ذَكَرْتُ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ
جَبْرِئِيلَ وَكَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً
وَرَأَيْتُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَكَأَنِّي أَرَاهُ إِلَّا
حَصْنًا أَسْبَلِي وَإِنَّكَ أَدْلُ أَهْلَ بَيْتِي بِحَافِي

ان میں سے ایک غنسی (امور) اور دوسرا میامہ کا رہنے والا
مسئلہ کذاب ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب
میں دیکھا کہ کھڑے ہو کر ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں
جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس طرف تھا کہ وہ جگہ
یہاں یا ہجہ ہے۔ جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا
تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو
وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہل
ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ
پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے
جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہل ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے
خدا کی قسم گئے اور بھلائی دیکھی۔ گناہے مراد غزوہ احد میں
شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے
نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہیں ملاحظہ فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ
اُمیہ اور ان کا چھوٹا بیٹا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تقاریر اپنے
اپنی محبت جگر کو غرش آمدید کا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا
لیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ در رنے لگیں۔ پس میں
نے ان سے در رنے کا سبب پوچھا لیکن آپ نے ان سے پھر کوئی
بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی
طرح میں نے خوشی کو تم کے آتن نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں
نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا۔ تو جواب دیا کہ آپ نے
مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک
بار درور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ پس خیال ہے
کہ میرا آخری وقت آپ پہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے
تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آٹھو گی۔ تو اس بات نے مجھے تھلایا۔

فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً
يُنَادِي أَهْلَ الْجَنَّةِ وَيَسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ
لِذَلِكَ.

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شُكْرَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا
فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ فَشَرَّ دَعَاَهَا فَسَأَلَهَا
فَضَحِكْتُ. قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَعَتَا لَتِ
سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاطِمَةَ فِي أَنَّ
يَقْبِضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِّفِي فِيهِ فَبَكَيْتُ فَشَرَّ
سَأَلَنِي خَاطِمَةُ ابْنِي أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِهِ ابْنَةَ
فَضَحِكْتُ.

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ
إِنَّا لَأَبْنَاءُ مِثْلِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَدِيثِ
تَعْلَمُ فَسَأَلَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ آيَاهُ فَقَالَ
مَا أَعْلَمُهُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ سَيِّدَانَ بَنِي حَنْظَلَةَ بَنِي النَّضِيرِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَجِهِ الَّذِي مَاتَ
فِيهِ بِبِلْحَفَةٍ فَتَعَصَّبَ بِعَصَابَةٍ دَسَّاءَ حَتَّى جَلَسَ
عَلَى الْإِثْنِ فَخَبَدَ اللَّهُ دَأَشِي عَيْنِهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ
فَإِنَّ النَّاسَ يَكْتُمُونَ وَيَعْلَمُونَ الْأَنْصَاءَ حَتَّى يَكُونُوا

پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں
کی سردار تم ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ پس اس
بات پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے
اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے انداز
میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر نزدیک بلا کر سرگوشی
کی تو وہ ہنس پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان
سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے
سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات
ہو جائے گی تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے
مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں
جوان کے پیچھے جاؤں گا، تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت
عمر بن خطاب انہیں اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت
عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا۔ ہمارے لڑکے بھی تو
ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ دولت ظلم سے مالا مال ہیں۔ پھر
حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ
الْفَتْحُ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آخری وقت سے مطلع فرمایا
گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا
ہوں وہی تم جانتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی تھی،
باہر نکلے اور ایک چمکی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ
منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے
بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار گھٹ
رہے ہیں یہاں تک کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے
میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان

ثُمَّ فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ النَّبِيِّ فِي الْقَلَامِ فَمَنْ وَفَى بِكُمْ
ثُمَّ يَنْصُرُ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْقُضُ فِيهِ أُخْرَى فَلْيَقْبَلُ
مَنْ مُحْسِنُهُمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مَسِيئَتِهِمْ فَكَانَ
أَخْرَجَ مَجْلِسَ جُلَسَاءِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے
اور جو ان میں سے غلط کاروں ان سے درگزر کرے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آخری
مجلس تھی جس میں آپ بیٹھے۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ
الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ
بِهِ عَلَى الْمَنبَرِ فَقَالَ إِنِّي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ
يُصْلِحَ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہمراہ
امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا
میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ
تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں
میں صلح کروا دے گا۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ النَّبِيِّ
أَبْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَعِيَ جَعْفَرًا وَنَافِدًا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ خَبَرُهُمْ
وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
جعفر اور حضرت زید کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت
کے بارے میں بتا دیا اور آپ کی آنکھوں سے
آنسو جاری تھے۔

ف: یہ بات تفصیل طور پر اسی جگہ کی حدیث ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰ کے تحت گزر چکی ہے اور ان میں سے کسی حدیث کے تحت
اس کا تفصیل حاشیہ بھی ہے۔ لہذا آپ کے اس خبر سے اور جنگ موتہ کے ان حالات کے بارے میں وہ حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

۸۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ۱ بَنُ
مُهْدِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَكْمُرُونَ الْأَسَاطِ قَدْتُ وَأَنِّي
يَكُونُ لَنَا الْأَسَاطُ قَالَ أَمَّا لَتَهُ سَيَكُونُ لَكُمْ
الْأَسَاطُ فَإِنَّا أَقُولُ لَهَا بَعْضُ امْرَأَةٍ أُخْرَى عَنِ
الْأَسَاطِ فَيَقُولُ الْوَيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنفَاسَتُكُمْ لَكُمْ الْأَسَاطُ فَادْعُهَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے
پاس قالین ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس قالین کہاں
سے آئے؟ ارشاد فرمایا: یاد رکھو منقریب تمہارے پاس
قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں
کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا پرے بٹھا لو تو وہ جواب دیتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس
قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
سعد بن معاذؓ کی میت سے نکلے اور امیر بن خلف ابو صفوان کے ہاں
ٹھہرے اور امیر شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گئے تا تو

قَالَ انْطَلِقْ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ مُعْتَمِرًا فَقَالَ خَتَنُكَ عَلَى
أُمِّيَّةَ ابْنِ خَلْفٍ ابْنِ صَعْرَانَ وَكَانَ أُمِّيَّةً إِذَا انْطَلَقَ
لِي الشَّارِقَ قَمَرًا يَأْتِيهِ نِيَّةٌ تَزُولُ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ
أُمِّيَّةٌ لِسَعْدٍ أَنْتَ طَرَحْتَ إِذَا انْطَلَقْتَ النَّهَارَ وَغَضَلَ
النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطَلَعْتَ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطْوِي إِذَا
أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطْوِي بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ
سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطْوِي بِالْكَعْبَةِ
أَمَّا فَقَدْ أَدْبَعْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ
فَتَلَا حَيًّا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمِّيَّةٌ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعِ
صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيَدُّ أَحَدَ الْوَادِي
فَقَالَ سَعْدٌ وَانْتِهِ لَيْتَ مَنْعَتِي أَنْ أَطْوِيَ
بِالْبَيْتِ لَا قَطْعَ مَتَجَرِّكَ يَا لَشَارِقٍ قَالَ فَعَمَلُ
أُمِّيَّةٌ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعِ صَوْتَكَ وَجَعَلَ
يُمَسِّكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَلْيَ
سَيِّئُ مُحَمَّدٌ أَصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ أَتَى
قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ
مُحَمَّدٌ إِذَا أَحَدٌ مَثَّ فَرَحِمٌ إِلَى أُمْدَائِهِ فَقَالَ أَمَّا
تَعْلِيمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَتِيمُ قَالَتْ وَمَقَالُ
قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ سَيِّئٌ مُحَمَّدٌ إِنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ
فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى
بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيحُ قَالَتْ لَهُ أُمْرَأَتُهُ أَمَا
ذَكَرْتِ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَتِيمُ قَالَ فَارَادَ
أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ
الْوَادِي فَيَسِّرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ
فَقَتَلَهُ اللَّهُ.

۸۳۵ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْمُخَيَّرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ

حضرت سعد کے پاس شہر تاقہ۔ پس امیہ نے کہا کہ اچھا ہنکار کیجئے تاکہ پوچھ
جو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو ہم چل کر کعبہ کا طواف کریں گے۔ پس
جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابو جہل آکر کھنکھانے لگا۔ یہ کون ہے
جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا، میں سعد ہوں۔
ابو جہل نے کہا۔ تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم
لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو سراسر آنکھوں پر بٹایا ہے۔ جواب
دیا، ہاں، پس دونوں کے درمیان کھڑا ہونے لگا۔ امیہ نے حضرت سعد
سے کہا ابو الحکم سے اونچی بات نہ کرو کیونکہ وہ اس وادی
میں بستے والوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد
نے فرمایا۔ اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیرا کشتار
کی تجارت بالکل منقطع کر دوں گا۔ امیہ نے حضرت سعد سے پھر کہا
کہ آؤ اور اونچی نہ کرو اور انہیں ہی روکنا رہا تو حضرت سعد کو غصہ آ
گیا اور فرمایا۔ تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کر کیونکہ میں نے حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔
پوچھا: مجھے؟ فرمایا، ہاں تجھے۔ کہنے لگا، خدا کی قسم، محمد جب بات
کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے
لگا کہ تجھے معلوم ہے ہمارے بیٹری عجائی نے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا
تو کیا ہے؟ کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ محمد
سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگا، خدا کی قسم، محمد
جھوٹ نہیں بولتے۔ روای کا بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے
آئے تھے اور اس کا اعلان ہوا تو اس کی بیوی نے کہا۔ کیا آپ کو اپنے بیٹری
عجائی کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکر قریش میں شامل نہ ہونے
کا ارادہ کر لیا لیکن ابو جہل نے اس سے کہا کہ آپ تو
اس وادی کے سرداروں میں سے ہیں ایک دو روز کے لیے تو ہمارے ساتھ
چلے چلے پس وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے (غراب میں)
لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابو بکر اٹھے اور
انہوں نے (گھوڑوں سے) ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے ڈول

النَّاسُ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَتَنَزَّهْ
ذُلُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ تَرْجُمَةٍ صَنَعَتْ
وَاللَّهُ يُخَيِّرُ لَهُ شَعْرًا أَحَدَهُمَا عَمَّا فَاسْتَجَالَتْ
بَيْدَهُ غَرَبًا فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَا فِي النَّاسِ يَفْعُلُ
كَرْبِيَّةً حَتَّى صَارَ النَّاسُ يَعْطُونَ وَقَالَ هَتَامٌ
عَنْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَنَزَّهْ أَبُو بَكْرٍ وَذُنُوبَيْنِ.

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْلَى السَّعْدِيُّ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ
قَالَ أُنْهِمْتُ أَنَّ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ أُمْرٌ سَلَمَةٌ لَجَعَلَ يُحَدِّثُ
كُنْ فَتَنَزَّهْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا مَرْسَلَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ
هَذَا رَحِيَّةٌ قَالَتْ أُمْرٌ سَلَمَةٌ أَيُّهَا اللَّهُ مَا حَبِيبُ
إِلَّا إِنَّا هَ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَبِّرُ جَبْرِئِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ فِي
عُثْمَانَ وَمَنْ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَسْمَاءَ
ابْنِ زَيْدٍ.

بِأَمْرٍ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَخْرُجُ كَمَا يَخْرُجُ
أَبْنَاؤُهُمْ وَإِنْ كَرِهَتْ أَيْمَانُهُمْ لِيَكْتُمُونَ الْحَقَّ
وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا
لَهُ أَنَّ جَلَالَ مِنْهُمْ وَأَمْرًا نَبِيًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ
الرَّجْبِ فَقَالُوا لَوْ لَقَدْ جَاءَهُمْ وَيَجْلِدُونَ فَكَتَبَ اللَّهُ بِهِ
سَلَامًا كَذَلِكَ أَنْ يَنْبَغِي الرَّجْبُ فَاتُوا بِالتَّوْرَةِ فَتَنَزَّهُوا
فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْبِ فَقَالَ مَا قَبْلُهَا وَمَا

کھینچنے میں کزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر
اسے کمرے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن
گیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا کوئی سوال برد نہیں دیکھا جو ان کی طرح
چرس کھینچ سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ تمام لوگ
سیراب ہو گئے۔ وہاں سے حضرت ابو ہریرہؓ نے
ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ
دو ڈول نکالے۔

ابو عثمانؓ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ
السلام ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے
تو حضرت ام سلمہؓ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے
گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ام سلمہؓ سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ
بھی فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ دھیمہ تھے۔ حضرت ام سلمہؓ
فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں دھیمہ لکھی ہی سمجھا
تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ
خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبریلؑ تھے۔ یا جو کچھ فرمایا معتمر
کے والد نے ابو عثمانؓ سے دریافت کیا کہ یہ حدیث
اپنے کس نسخہ ہے؟ جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

آیت یَعْرِضُونَ کا مفہوم ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہر جنہیں ہم نے
کتاب مطہرانہ دی اس نبی کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو سمجھاتا
ہے اور بیشک ان میں ایک گدہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (سورہ البقرہ آیت ۱۳۶)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وہم کی بارگاہ میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے
زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم رحم کے
بارے میں توبہ کے اندر کی حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے انہوں کو

ذلیل کرتے اور قید لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبد اللہ بن سلام
نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رحم کا حکم موجود ہے۔
پس توبہ نہ لاکر اسے چھوڑ دیا تو ایک آدمی نے رحم کی آیت
پر ہاتھ رکھ لیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت

بَعَثَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَهَا
يَدَهُ خَازِئَةً فِيهَا آيَةُ الرَّجِيمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ
فِيهَا آيَةُ الرَّجِيمِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَجَحَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا الرَّجُلَ يَحْتَسِبُ
عَلَى الْمَاءِ يَقْبِضُهَا الْحِجَارَةَ .

باب ۳۸ سَوَالُ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يَرْمِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ .

۸۳۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَبِيَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَشَقَّ الْقَمَرُ
عَلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتَتَيْنِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُكُمْ .

۸۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُحَنَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ
بِخُلَيْفَةِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ لَعْلَ
مَكَّنًا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ
آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ .

۸۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
مُضَرٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْحَةَ عَنْ عَوَالِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۳۹

۸۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَنَّدٍ بِنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مَعَاذُ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدُوٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَجُلَيْنِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَلْبَةٍ مُظْلِمَةٍ
وَمَعَهُمَا مِثْلُ انْبِصَابِ حَيْنٍ يُضِيئُ بَيْنَ يَدَيْهِمَا
فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ

عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ بٹھاؤ۔ جب ہاتھ بٹھایا گیا
تو اس کے نیچے آیتِ رحیم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے کہ اے محمد آپ
درست فرمایا، واقعی تو رایت میں میں رحیم کی آیت موجود ہے۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ حضرت
عبد اللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی پتھر سے بچانے کی غرض سے غریب
شق القمر کا معجزہ۔ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ
کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا، یعنی دو ٹکڑے ہو گئے
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منسرایا کہ اس
پر گواہ رہنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ
دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے
کر کے دکھا دیے تھے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ
مردی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں
ہوئے تھے۔

دیگر معجزات رسولِ عربی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھروں کو گئے اور ان دونوں
کے ہاتھوں میں چراغ کی طرح کوئی چیز روشن تھی۔ جب راستے میں
ان دونوں جدا ہوئے تو وہ چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ
ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ

حَتَّى آتَى أَهْلَهُ.

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسماعيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُخَيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذِيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يَحْيَى قَالَ مُعَاذٌ هُمْ بِالْشَّامِ فَقَالَ مُعَاذِيَّةُ هَذَا مَا لَكَ يَذَعُكَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالْشَّامِ.

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَخْدُلُونُ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِشَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهَ شَاتَيْنِ فَبَاعَ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ دِينَارٌ وَشَاةٌ فَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَاتِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى الثَّرَابَ لَمْ يَرْضَ بِهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَدًّا نَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ عُرْوَةَ فَأَيْتَهُ فَقَالَ شُعَيْبُ إِنِّي لَمَّا سَمِعْتُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يُخْبِرُ وَنَدَّ لَهُمْ وَلَكِنْ سَمِعْتُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

وَسَمِعْتُ يَقُولُ الْخَبِيرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاحِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِ سَبْجَيْنَ قَرِيبًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَانَتْهَا أَصْحَابُهُ.

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

گئے۔

حضرت صفیہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

حضرت معاذ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیرہ مالک بن یحییٰ، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاذ یہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ دیا اور بکری دو دینار سے کہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی منافع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان حسن بن عمارہ، شعبہ، عروہ کا قبیلہ اور وہ حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن شعبہ نے براہ راست حضرت عروہ سے یہ سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعد از قیامت تک گھوڑوں کی پٹیاں ان سے وابستہ رہیں۔

شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے در و دولت پر شتر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ ترائی کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۸۳۶. حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْغَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْيَتِيَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ مَقْبُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ.

۸۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّتَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ رِخْلَتَانِ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ بَسْتَرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَرَرٌ فَإِنَّمَا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ كَرَجُلٍ يَبْطِئُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي يَدِهَا مِنْ أَمْرٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَمَا أَصَابَتْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةً وَتَوَانَهَا قَطَعَتْ طِيْلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرًّا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاقَهَا حَسَنَةً لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بَيْنَهُمَا فَضَرَبَتْ وَلَعَنَ مِيرَدٌ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَةً وَرَجُلٌ يَبْطِئُ فِي تَغْيِيَادِ بَسْتَرٍ أَوْ تَغْفِيَادٍ وَلَعَنَ يَنْسُ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ بَسْتَرٌ وَرَجُلٌ يَبْطِئُ أَخْرًا وَرِيَاءً وَلَوْ أَنَّ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيهِ وَرَرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَيْلِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْعَادَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ بِشَقْلِ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ بِشَقْلِ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۸۳۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا الْوَيْهَقِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْأَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَكَأَنَّهُ إِلَى الْحَصَنِ لِيَعْرَبَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ بھلائی قیامت تک وابستہ رہے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے میں مفاد کے لیے جو کچھ کسی کے لیے بات قراب، کشتی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اگر کسی کے لیے گناہ کا موجب نہ شخص میں کے لیے گھوڑا رکھنا یا بستر قراب جو ہمارے لیے گھوڑا رکھنا ہے، پھر کسی پر گناہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے ایک لمبی سی رسی سے باندھ کرے تو جس قدر زمین اس پر گناہ یا باغ کی اس رسی کے نیچے آئے گی اسی کے مطابق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ پھر وہ رسی توڑ کر ایک لا پیرہ رشتہ بنا ہوئے کر جائے تو اس کی لپیٹ تک ایک کے لیے قراب ہوگی۔ اگر وہ کسی نہر سے پانی پئے خواہ ٹانگ کا ارادہ اسے پانی پانے کا نہ ہو تب بھی اس پر اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی غربت کو چھپانے پر پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اللہ کے حق کا جو بوجھ اس کی گردن اور پیٹ پر رکھا ہے اسے نہ بھلائے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہوگا۔ اگر کبیر یا کاری کے باعث گھوڑا رکھا یا مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے اور بوجھ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اپنے فرمایا کہ اس کے متعلق میرے اور تمام کچھ نازل نہیں ہوا، اسوائے اس آیت کے جو بڑی جامع ہے کہ جو ذرہ براہِ حق کو اسے دیکھنے اور جو ذرہ براہِ بائیں کو اسے دیکھنے (سورہ زلزال)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کشتیاں وغیرہ سے گر نکل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو "محمّد اور ان کی فوج" کہتے ہوئے واپس قلعے کی جانب دوڑے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ

فَرَقَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَحَالَ
اللَّهُ الْأَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا تَرَلْنَا يَسَاحَةَ قَوْمٍ
فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَذَرِّينَ .

٨٣٩. حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّى بِرَحَدَّثِ ابْنِ
أَبِي الْقُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَبْرِ عَنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ رُحَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنَا هُ قَالَ أَبْطَأ
رِدَاكَ فَبَسَطْتُ فَعَرَفَ بِمِدَّةٍ فِيهِ فَعَرَفَ قَالَ ضَمُّهُ
صَمَمَهُ فَمَا لَسْتُ حَدِيثًا بَعْدَهُ .

بَابُ ٣٨٢ فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
رَأَاهُ مِنَ السُّلَيبِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ .

بلند کر کے اشد اکبر کہا اور مہرایا۔۔۔ خیر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کاموں کی صبح خواب ہو کر رہتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا کہ اسے اپنے جسم سے لگا لو۔ پس میں نے لگائی، تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

مسماہد کرام کے فضائل .

جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یا مسلمان کی حالت میں آہ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

ف: قربان جا میں اس نوازنے کے حضرت البرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چادر بھیلوائی پھر اس میں اپنے ہاتھ سے ایک لپ ڈالی لپ میں کیا ڈالا وہ کسی کو نظر نہ آیا کسی نے کچھ بھی نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہاتھ سے لانے کیا عطا فرمادیا اور حضرت البرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا پایا! مولیٰ حضرت البرہہ کو بغیر طلب کے یہ دولت بے نہایت بارگاہِ مسطفوی سے مل گئی کہ اس کے بعد وہ کسی حدیث کو نہ سمجھ سکے یہی تو امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے شانِ مسطفوی کے بارے میں فرمایا ہے۔

وہ خلا ہے جس نے تجھ کو پہر تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو برا آستان بتایا

تجھے حمد ہے خدا ما

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بکثرت جمع ہو جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

فَإِنَّكُمْ مِنْ صَاحِبِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ تَعْمَرُ فَيَقْتَحِرُ لَهُمْ

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ مُصَنِّبٍ مِمَّنْ يَمُتُ بِلَمَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قُرْبَى شَرِّ الدِّينِ يَلُونَهُمْ شَرِّ الدِّينِ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَفَرِّجِي أَذْكَرَ بَعْدَ قُرَيْشٍ قُرَيْشٍ أَوْ فُلَانًا لَعَنَهُمُ اللَّهُ بَعْدَ كُفْرِهِمْ قَرَمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهِدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتُونَ وَيَسْؤِرُونَ وَلَا يَقُونَ وَيُظْهِرُونَ فِيهِمْ

التَّيْمَنُ ۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قُرْبَى نَفَرِ الدِّينِ يَلُونَهُمْ نَفَرِ الدِّينِ يَلُونَهُمْ نَفَرُ بَيْحِي قَوْمُ نَسَبٍ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمْلِكُهَا وَيَمْنَعُهَا شَهَادَةُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يُضَرُّونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صَغَارُ

باب ۳۸۲ مناقب المهاجرين وقضيتهم منهم أبو بكر عبيد الله بن أبي جحافة التيمي رضى الله عنه قول الله تعالى للفقهاء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورياضا ويصدقون الله ورسوله اولئك هم الصادقون وقال لا تنصروا قعد نصرة الله الى قوله ان الله معنا قالت عائشة وابو سعيد وابن عباس رضى الله عنهم وكان ابو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم في الغار

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

کے اصحاب کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو، لوگ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا نانہ بہتر ہے۔ پھر حوران کے بعد ہوں گے، پھر حوران کے بعد ہوں گے، پھر حوران کے بعد ہوں گے حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین۔ پھر تمہارے بعد یہ لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اللہ نذر انہیں لے لے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے سوئے تارے ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر حوران کے بعد ہوں گے۔ پھر حوران کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں پیشا کرتے تھے۔

مہاجرین کے فضائل و مناقب: ان میں سے حضرت ابو بکر صدیق بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان فیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جواب دہ گھوڑی اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی سچے ہیں (سورہ المائدہ آیت ۸) اور ارشاد باری: اگر تم متدرب کی مدد نہ کرو تو بے شک اس نے ان کی مدد فرمائی تا ممتنا (سورہ المائدہ آیت ۱۰)۔ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابو بکر تھے۔

حضرت برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرَى
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَشْرَ دَرَاهِمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَائِشَةَ: هِيَ الْبَرَاءُ
فَلِي حَيْلٌ لِي رَحِمِي فَقَالَ عَائِشَةُ: لَا حَتَّى تَعِدَنِي كَيْفَ
صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَرٌ
تَحْرُجُتُنَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمَشْرُكُونَ يَطْلُبُونَكَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ
مِنْ مَكَّةَ فَالْحَبِيبِينَ أَوْ سَائِمَنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى
أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّيْبَةِ قَرَمِيَّتُ بِبَصِيرَةٍ هَلْ
أَرَى مِنْ ظِلِّ قَالِوِي إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا
فَنَظَرْتُ بِعَيْنِي ظِلَّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهَا:
إِصْطَبِحِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِصْطَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى
مِنْ الظَّلِيلِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِي غَنَمٍ يُسَوِّقُ غَنَمَهُ
إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَمَدَنَا فَسَأَلْتُهَا:
فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتِ يَا غَلَامُ قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ
قُرَيْشٍ سَمَاءُ فَعَرَفْتُهَا فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ
لَبَنٍ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتِ حَالِبٌ لَبَنًا قَالَ: نَعَمْ
فَأَمَرْتُهَا فَاعْتَمَلَتْ سَمَاءُ مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهَا أَنْ
يَقْضَى ضَرْعُهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهَا أَنْ يَنْفَعَنَّ كَنَفُهَا
فَقَالَ: هَكَذَا أَضْرِبُ إِحْدَى كَتِفَيْهَا بِالْأُخْرَى فَحَبَبَ
فَقَالَ لِي كَتِفُهَا مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ
عَلَى الْبَلْبَنِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَفْتُمَا قَدْ اسْتَبَقَطَ فَقُلْتُ:
إِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ:
قَدْ أَنْ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: بَلَى فَإِنْ تَحَلَّلْنَا
وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَلَوْ يُدْرِكُنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ
سَرَّاقَةٍ بَيْنَ مَا لَكَ جَمْعُكَ عَلَى قُرَيْشٍ لَهْ فَقُلْتُ:

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) حضرت عائشہ سے تیرہ درہم میں ایک کبادہ خریدا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حضرت عائشہ سے کہا کہ برائے سے کہیے کہ کبادہ کو افسوس میرے ساتھ ہے وہ کہنے لگے کہ یہ اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک آپ ہیں یہ نہیں بتائی گئے کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بندوبست کیا جبکہ آپ فکر کر رہے تھے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہم مکہ معظمہ سے کوچ کیا تو ایک رات اور ایک دن چلتے رہے یہاں تک کہ تھک دودھ کا وقت ہو گیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آئے تو اس کے نیچے ٹھہری۔ پس ایک چتر کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ دیکھا۔ پس میں نے اس بگڑ ہووار کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! آرام فرم لیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے گئے۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لیے ادھر ادھر میں دیکھ کر کوئی آدمی نظر آئے۔ اسی اٹنیس ایک چرواہا اپنی بکریوں کو بانگ کر اسی چٹکی جانب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ میں اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے لڑکے! تم کس کے چوبہ؟ اس نے جواب دیا: فلاں قرشی کا جب اس نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے دریافت کیا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے کہا: کیا تیرے دودھ دوسرے گا؟ اس نے جواب دیا: ہاں میں نے اس سے دودھ کے لیے کہا تو اس نے اپنے زبوں سے ایک بکری پکڑ کر اس کی انگلیں باندھ دیں۔ میں نے کہا کہ اس کے حق تو صاف کر رہا ہوں پھر بتیلیوں کو۔ اس نے اسی طرح کیا۔ راوی نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔ پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھال رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بیدار پایا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! دودھ نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں عرض پرواز ہوا: یا رسول اللہ! چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا: بہت اچھا۔ پس ہم دونوں چلے گئے اور قوم ہماری تلاش میں سرگردان تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا کھوج نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک

هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا.

۸۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ

ثَابِتٍ عَنْ النَّسِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كُنْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ

أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَ نَافِقًا قَالَا مَا

ظَنَنْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا ثَنَيْنِ اللَّهُ تَالِثُهُمَا.

بَابُ ۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا

الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۵۵. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ

حَدَّثَنَا هُدَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ بُسَيْرِ

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ لَنْ

اللَّهُ خَيْرٌ عَمْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا جَدَّهَا فَاحْتَارَ

وَالِكُ الْفَعْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَدَجَّحْنَا

يُكَارِئُهُ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَجَبِ

خَيْرٍ فَمَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَيْرُ

وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مُحَبَّتِهِ وَمِلَّةِ أَبِي بَكْرٍ

وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَخَيَّرْتُ لِي لَمْ تَخْذُ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ

أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمُودَتُهُ لَا يَبْقَيْنَ فِي السَّجْدِ بَابُ

الْأَسَدِ الْإِبَابِ إِلَى بَيْتِهِ.

بَابُ ۳ فَصْلُ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ.

جیشم کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہے تھے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ بھڑکے لڑائی میں آپ کی کیا ہے۔ غزوہ بدر کی فہم نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ جبکہ میں غار میں تھا کہ

اگر کسی کا ہونے اپنے قدموں کی طرف نظر کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔

پس آپ نے فرمایا۔ ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے

ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت۔

فرمان رسالت ہے کہ تمام دروازے بند کرو سوائے در ابو بکر کے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ

نے اپنے ایک بندے کو اختیار کیا جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے

پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ پس اس بندے نے اسے

پسند کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابو بکر

روئے گئے۔ یہی ان کے رد نے پر توجہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم تو کسی شخص کے متعلق خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا۔ جب

ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیہ تو غور اپنے اختیار کے

متعلق فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہو گیا۔ کہ حضرت ابو بکر ہم میں سب سے زیادہ

علم والا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک

اپنی محبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابو بکر

نے کیا ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بنانا تو بیشک وہ ابو بکر ہوتے

لیکن اسلامی امت اور امتی کا رستہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی

حضرت ابو بکر تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے

تو سب پر حضرت ابو بکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب

کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو۔ رضی اللہ تعالیٰ

كُنَّا عُمَٰنَ بْنَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

بَابُ ثَوَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
كُنْتُ مُتَّخِذًا خَيْلًا ذَا لَهٍ أَبُو سَعِيدٍ
۸۵۷ . حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
مِنْ أُمَّتِي خَيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي
حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَيُّوبَ وَقَالَ
لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَيْلًا لَاتَّخَذْتُ خَيْلًا وَلَكِنْ
أَخَوَةَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ .

۸۵۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَيُّوبَ وَثَلَّةَ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ
الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ
هَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْلًا لَاتَّخَذْتُهَا أَبَا بَكْرٍ .

باب ۳۸

۸۵۹ . حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ
إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّمَا تَقُولُ الْمَوْتُ قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَإِنِّي أَبَا بَكْرٍ .

۸۶۰ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْكَرْبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عَجَالِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يَشْرِ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ هُثَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبِدَ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ .

۸۶۱ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ
خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاجِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

عنهم
اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابو بکر کو بناتے ۔
یہ حدیث حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر میں اپنی امت میں سے
کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور
ساقی ہیں ۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ۔
اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں (ابو بکر کو) خلیل بناتا لیکن اسلامی
اخوت افضل ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن ابوطیكہ فرماتے ہیں کہ اہل کوثر نے
حضرت عبد اللہ بن زبیر کے لیے کہا کہ دادا کی میراث کا حکم بنایا
جائے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس ہستی کے بارے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا
انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے میں
حضرت ابو بکر نے ۔

حضرت ابو بکر کے دیگر فضائل ۔

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس
سے فرمایا کہ پھر کھانا روئے آنا ۔ عرض گزار ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور
آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں ؟ اس کی مراد وفات سے تھی ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کی
خدمت میں حاضر ہو جانا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلاموں ، دو عورتوں اور حضرت ابو بکر
کے سوا اور کوئی نہ تھا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر بھی اپنی چادر نہانے لگے مگر وہ مجھے جانم جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بَطْنِي فَنَوَيْتُ أَنْ أَقْبِضَ رُكْبَتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاخِصُّ بِكُمْ فَقَدْ غَامَرْتُمْ وَقَالَ رَافِي كَأَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَوْبٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ فَمَرَرْتُ مَتَّ فَمَالَتْ أَنْ تَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عَمْرًا مَرَّ فَأَنَّى مَنَزِلِي إِلَيَّ بَكْرٍ فَسَأَلَ أَشْعَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَاتَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ فَجَعَلَ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّدُ حَتَّى اسْتَفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَحَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لِيَكُفُّمُ فَقُلْتُ كَذَبْتُ وَكَأَلِ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَأَسْلَفِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَعَلْتُ أَنْتُمْ تَأْتُونَ صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أَوْزَى بِحَدِّهَا.

۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَدَّادُ عَنْ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌ وَبْنُ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَبِشٍ ذَاتَ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَمَّا النَّبِيُّ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَالِيَةً فَقُلْتُ وَمَنِ الْبَرِّجَالِ فَقَالَ أَبُو هَاقِدَةُ ثُمَّ مَنْ قَالَ سَوْدَةُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَخَدَّ رَجُلًا.

۸۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَرْوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَأَيْتُ فِي غَنِيمٍ عَدَا عَلَيْهِ الذُّنُوبُ فَتَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا

بیان تک کر ان کا کھنکھانے لگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسے یہاں لڑا جھگڑا رہا ہے میں یہی انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور محبوب خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو بعد میں میں سب سے ایک بات نکل گئی میں پر مجھے بعد میں مذمت ہوئی اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا لہذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا جوں بپ نے فرمایا اسے ابو بکر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا اس کے بعد حضرت عمر فاروق جو کہ حضرت ابو بکر کے در و درت پر حاضر ہوئے اللہ ان کے بارے میں پوچھا جواب دیا کہ وہ گھر میں ہیں یہی یہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اللہ سلام عرض کیا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چہرے کا رنگ بدل گیا اور یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابو بکر ڈر گئے اور ٹھٹھکیں کھینچ کر عرض کر رہے ہوئے یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھے بڑی زیادتی ہوئی ہے یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ مبعوث ہوتا ہے لیکن اکیسے ابو بکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور میری جان اللہ اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا پھر وہ مرتبہ فرمایا کہ تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابو بکر نے کسی نے ان کو بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کا امیر مقرر کیا کر رہا تھا فرمایا جب واپس آیا تو آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ آدمیوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا عائشہ کے ساتھ میں پھر عرض پر دانا ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد ماجد کے ساتھ میں نے عرض کی پھر ان کے بعد؟ فرمایا عمر بن خطاب اللہ ان کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے دیوڑھی میں تھا کہ بھڑیخے نے حملہ کیا اللہ ایک بکری کو کڑا کرے گیا چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا پس بھڑیا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا

الرَّاحِیُ فَالْتَفَتَ إِلَیْهِ الْمَلِیْکُ مُجِبًا فَقَالَ مِنْ ذَہَبٍ
یَوْمَ السَّبْعِ یَوْمَ لَیْسَ لَدَا رَاحِیٍ غَیْرِی وَبَیْنَا
رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرًا قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا
فَالْتَفَتَ إِلَیْهِ فَكَلَمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّی لَمَّا خُلِقْتُ
یَهْدَا وَلَیْکَی خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَكَالَ النَّاسُ
سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَافَی أَوْ مِنْ یَذَلِّکَ وَأَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
یُوْنُسَ بْنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ
أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بَیْنَا أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
عَلَى قَبِیْبٍ عَلَیْهَا ذَلُوفٌ فَرَعَتْ مِنْهَا مَا
شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَحَاقَتْ فَتَرَعَتْ بِهَا
ذَلُوفًا أَوْ ذَلُوبَیْنِ وَفِی تَرَعِهِمْ ضَعْفٌ وَاللَّهُ یَنْفَعُ
لَهُ ضَعْفُهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَآخَذَهَا ابْنُ
الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَوْا عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ تَرَعَهُ
حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِطَیْنِ .

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِلَافَهُ
لَمْ یَنْظُرِ اللَّهُ إِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ إِنْ
أَحَدُنَا یُثَوِّبُ یَسْتَرْخِیْ إِلَّا أَنْتَ أَتَعَاهِدُ ذَٰلِكَ مِنْهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ لَسْتَ
حَسَمٌ ذَٰلِكَ خِلَافٌ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لَسَالِمٌ أَذْکَرُ عَبْدَ اللَّهِ
مَنْ جَرَّ زَاوَرَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ ذَکْرًا لِأَثَرِهِ .

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی حُسَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

اس چہر چاڑ کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا
ان کا میرا ہوا اور کوئی نہیں ہوگا!۔ اسی طرح ایک شخص بیل کو
بانگ کر کے جابجا ہاتھ کر پھر اس پر سوار ہو گیا۔ بیل نے اسے
مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس سے تو پیدا نہیں فرمایا گی، بلکہ میں تو کبھی
بازن کے یہ پیدا کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سبھاں اٹھ کر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان واقعات کی صحت
پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہما بھی۔

حضرت ابوبکر پر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سننا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس
پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے
اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابن ابی قحافہ (ابوبکر) نے ایک
یادو ڈول نکالے۔ ان کی آب کشی میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ
انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول جس بن گیا اور ابن خطاب
نے سنبھال لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو علم کی طرح چرس کھینچنے سے
نہیں دیکھا، یہاں تک کہ سب کو سیراب
کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ازراہ کبر کمر لگائے
گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے
گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عمر و عائشہ
ماتما سے، لہذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہ کبر نہیں کرتے۔ مومن بن
عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر
نے مَن حَبْرَہ اَزَاوَرہ کہا ہے؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں
نے تو ثَوْبَہ سنا ہے۔

حضرت ابوبکر پر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو تہجد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرنا ہے اسے خیرات کے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الزیاد سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو غنیمت ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں اے ابو بکر مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر مقام منیٰ میں تھے۔ اسخیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات سائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔

اور ضرور.....

آپ کا فرد کے ہاتھ پر کامیں گے پس حضرت ابو بکر آگئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، ایکو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و اموات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَى زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَأْتِيهِ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابَ الزَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ بَابِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضُرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَارْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمِيْعٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سُرُّوَةَ عَنْ مَرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالشَّيْخِ قَالَ يُسْتَعِينُ بِعَيْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَ لِيُبْعَثَنَّهُ اللَّهُ فَلْيَقْطَعَنَّ أَيْدِي رَجُلٍ وَارْجُلُكُمْ فَبَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ يَا بَنِي أُمَّتٍ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُدْعَى بِكَ اللَّهُ الْزَوَّاجِينَ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْخَالِفُ عَلَى رَسُولِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَتْنِي عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى
أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَذَرْهُمَا اللَّهُ مَآبًا
وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَتَشَجَّرَ
النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ
ابْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا إِنَّا
أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ وَالْوَعْبِيُّ بْنُ الْجَزَّازِ فَذَهَبَ عُمَرُ
يَتَكَلَّمُ حَاسِكُنَةً أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ
مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّيْتُ كَلَامًا فَتَدَّ
أَحَبُّ بَنِي خَثِيبَةَ أَنْ لَا يَبْلُغَنَا أَبُو بَكْرٍ مَشَرًا
تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْنَاءُ النَّاسِ فَقَالَ
فِي كَلَامِهِمْ نَحْنُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَ أَعُوذُ
فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَاللَّهِ لَا نَفْعُ لِي
مِنْكُمْ أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا
وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَ أَعُوذُ مِنْهُمْ أَوْسَطُ
الْعَرَبِ حَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَبُ أَبَا قُبَيْعٍ عُمَرُ
أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَانْتِ
سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَخَّدَ عُمَرُ بِبَيْدَةِ
قُبَيْعَةٍ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ وَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الرَّبِيعِيِّ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخْصٌ
بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَرًا قَالَ
فِي الشَّغِيرِ الْأَعْيَى ثَلَاثًا وَفَقَصَ الْحَدِيثَ
قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ

اور فرمایا۔ اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب
حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔ پس حضرت
ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا پس لو
جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا
تھا تو یقیناً وہ وفات پانچے میں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا
تھا، تو اس کا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اس
نے فرمایا ہے۔ بیشک اے محبوب! تم نے
انتقال فرمایا ہے اور انہوں نے بھی مرنے سے (سورۃ الزمر،
آیت ۳۰) اور فرمایا ہے۔ اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان
سے پہلے اور رسول ہو چکے۔ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید
ہوں تو تم اسلئے پاؤں پھر جاؤ گے، اور جو اسلئے پاؤں پھرے
گیا۔ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے
والوں کو صید دے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان
ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ
انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ نبی ساعدہ میں
جمع ہو کر کھنے لگے کہ ایک امیرم میں سے ہو اور ایک آپ
(مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت
ابو عبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے
لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا حضرت عمر کہہ رہے تھے۔ یہ
کبھی نہ کہتا لیکن میرے دل میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے حیران کر دیا میں
حضرت ابوبکر کے وہ بات نہ پہچانتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی اور
بیغ نظر میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وفات آپ کا۔
اس پر حضرت حباب بن منذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیرم
میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ ایسا نہ سمجھو بلکہ
امیرم میں سے ہوں اور وزیر آپ کی ہو گا مگر رہائش کے لحاظ سے قریش کی
مرکز کی حیثیت ہے اور حسب و نسب کی دوسری ہی بہترین شمار ہوتے ہیں۔
پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابو عبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے
پس حضرت عمر نے کہا کہ تم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں
میں سب سے بہتر اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ منظور نظر ہیں پس حضرت عمر نے انکا

إِنَّا نَعَمُ اللَّهُ بِمَا لَقَدْ خَوَّفَ عَمُّ النَّاسِ وَإِنَّا
فِيهِمْ لَنَبَاتٌ خَرَدَةٌ هُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ
بَصَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَفَهُمْ

الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتَتَبَعُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ .

٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا جَاوِدُ بْنُ أَبِي الرَّاشِدِ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيفَةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيْ النَّبَا
خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثَمْرَةُ وَخَشِيتُ
أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

٨٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ حَتَّى إِذَا
إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ مِثْلَ الْجَبِيشِ انْقَطَعَ
عَقْدِي فَخَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى النَّاسِ مِنْهُ وَأَمَرَ النَّاسَ مَعَهُ أَنْ لَا يَسْأَلُوا عَلَى
مَا يَدْرُونَ وَلَا يَسْأَلُوا عَلَيْهِمْ مَاءً فَإِنَّ النَّاسَ أَبَا بَكْرٍ
فَقَالُوا أَلَا تَبْرَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ أَفَآمَنَتْ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ
وَلَيْسُوا عَلَى مَا يَدْرُونَ وَلَا يَسْأَلُونَ مَعَهُمْ مَاءً فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْمَرَ رَأْسَهُ
عَلَى فَخْذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبِطَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ لَيْسُوا عَلَى مَا يَدْرُونَ
وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَانَبَنِي وَقَالَ مَا
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي

باتھ کر اور بیعت کر لی پھر دوسرے تمام حضرات نے بھی بیعت کر لی۔ اس وقت کئی
نے کہہ دیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا
اگر یہ قتل ہے تو میرا اللہ نے کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری ۲

فخاق سے دلیا تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔ یہ وجہ حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو روم دہشت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو یہ کریمہ۔
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ كَذَّبَ إِلَى الشَّائِكِرِينَ مَكَّةَ ۖ هَاتِ كَرْنِي جَوْنُ بَاهِرُ نَكَلُ۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم (حضرت علیؑ) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکرؓ ہیں میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا: پھر حضرت عمرؓ ہیں اور میں حضرت عثمانؓ کا نام لینے سے ڈرتا۔ میں نے پوچھا، پھر آپؐ ہیں؟ فرمایا: میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک ان شخص سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب بیدائیا ذات الحلیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو تلاش کرانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کسی صورت حال سے دو چار کر دیا کہ رسول اللہ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تو نے رسول خدا کو لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا، جو نے چاہا وہ ان سے کہنوا یا اور انہوں نے میرے لمبوں میں گھونٹے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ

دوست ہر یک نے آسمان کی طرقت اٹھا کر تین ترے فرمایا۔ رفیع العلیٰ تہ مجھ باکی حدیث بیان کی گئی۔ مستخرج حدیث رفیع العلیٰ تہ مجھ باکی حدیث بیان کی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر (سر مبارک رکھ کر) آؤں
فرمائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک آرام فرماتے رہے اور
پانی بھی نہ پیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تسمیٰ کی آیت نازل فرمائی اور سب نے
تسمیٰ کیا۔ حضرت اسید بن مضیر کہنے لگے، اے آل ابوبکر! یہ
تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب
ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہمارے بھی اونٹ
کے پیچھے سے بل گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-
میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم اسد بھاڑ کے برابر بھی
سونا خرچ کرو تو وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر
بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبد اللہ بن داؤد
ابو معاویہ، حاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت
کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے
دھوکہ کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں ضرور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا اور ضرور
آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے
بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے
اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ بڑا ریس پر
جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں
کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت
سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمایا تو میں اٹھ
کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بڑا ریس پر بیٹھ گئے مندر
کے درمیان اینٹیاں کھول لیں اور انہیں گونٹوں میں دکھایا
میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آکر بیٹھ گیا۔
اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں

خاصرتی فلا یمنعننی من التحریک الا مکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذنی فقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احببہ علی غیر
ما ہ فأنزل اللہ آیۃ التیسر فکان اسیب
ابن الحضر ما ہی یا ذل بركتکم یا ال ای بکر
فقال عائشہ فبعثنا البعیر الیدی کنت علیہ
فوجدنا البعیر تحتہ۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ أَيْبُوسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذُكْرَانَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ
أَتَقَّقَ مِثْلَ أُحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا
نَصِيفَهُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دَاوُدَ وَابُو مُعَاوِيَةَ
وَمُعَاوِيَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَيْبَانُ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي
نَجْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَا لَوْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُورَنَ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا
قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ
فَقَالُوا أَخْرَجَ وَوَجَّهَ هَهُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ سَأَلْتُ
عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَرِيَسَ فَجَلَسْتُ عَنْدَ الْبَابِ فَأَبْهَأَ
مَنْ جَرِي يَدِي حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بَيْتِ
أَرِيَسَ وَكَوَسَطَ قُدْبًا وَكَشَفَ عَنْ مَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا
فِي الْبَيْتِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عَنْدَ
الْبَابِ فَقُلْتُ لَا كُورَنَ بَرَأَبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ
هَذَا أَهْتَكَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتَذُنُّ
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَمَا قُبِلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِرَبِّي بَكْرٍ
وَدُخِلَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشِرُهُ
بِالْجَنَّةِ فَوَدَّ خَلَّ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ قِيَمَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ فِي الْقَفِّ وَدَنَى رَجُلِي فِي
الْبَيْتِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُشِفَ عَنْ
سَاقِيهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي
يَتَوَضَّأُ وَيَدْحَقُّ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ
خَيْرًا أَيْرِدُهُ أَحَدًا يَأْتِي بِهِ فَإِذَا الْإِنْسَانُ
يَحْرُكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقُلْتُ سَلَى رَسُولُكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ
أَتَذُنُّ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ
ادْخُلْ وَبَشِّرْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَنَى رَجُلِي
فِي الْبَيْتِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ
يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ فَجَاءَ
إِنْسَانٌ يَحْرُكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ سَلَى رَسُولُكَ
فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ
أَتَذُنُّ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلَدِي لِحَبِيبَةٍ
تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ فَدَنَى
فَجَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ قَالَ شَرِيكَ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا دَلَّتْهُمَا
فَبُورَهُمَا

نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا،
ابوبکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریے۔ پھر میں جا کر عرض گزار ہوا،
یا رسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔
فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائیں، ان کے بڑے
رحمت ابوبکر سے کہا کہ اندھا جائے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے
ہیں پس حضرت ابوبکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب چوتھے
پر بیٹھ گئے، اپنی ٹانگیں کونوں میں شکالیں اور پندہاں کھول دیں، جب کہ رسول
نے کیا تھا، میں دائیں اگر لڑی اسی جگہ بیٹھ گیا، میں اپنے بھائی کو دوسو گزے چوتھے
چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا، اگر اب اللہ
تعالیٰ کسی پر یہاں بیٹھنے کا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔
اسی اثنا میں کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن
خطاب ہے، میں نے کہا، ذرا ٹھہریے۔ پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا
سلام عرض کیا اور کہا، حضرت عمر اجازت طلب کد ہے؟ فرمایا انہیں اجازت
دے دو اور جنت کی اینٹ رت دو۔ میں گیا اور کہا کہ اندھا جائے اور رسول
آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں پس یہ اندر آئے اور چوتھے پر رسول
کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں کونوں میں شکالیں۔ پھر میں واپس
آکر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں (ان کے بھائی)
کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا میں
نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔
میں نے کہا، ذرا ٹھہریے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فرمایا، انہیں
اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنائو اور ایک مصیبت
انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے
لیہ کہا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت
کی خوشخبری سنارہے ہیں اور ایک مصیبت آپ
کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چوتھے کو بھرا
ہوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سعید
بن مسیب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں ملاد
لیتا ہوں۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَجِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّسَّابَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَعَتْ بِهِمْ فَقَالَ اشْبَبْتُ أَحَدًا خَاتَمًا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز احمد ہسٹڈ پر پڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آگیا۔ آپ نے فرمایا، احمد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

وہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق شہید فرمایا معلوم ہوا کہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ان دونوں حضرات کو شہید کیا جائے گا یہی بات اسی جگہ کی حدیث ۸۸۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بَيْتِ الْأَنْدَلُسِ جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدُّنُو فَنَزَعَهُ ذُرْبًا أَوْ ذُرْبَيْنِ وَفِي تَرْجِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ شَرَّ آخِذِهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَمَّا بَا فَنَزَعَهُ أَرْعَبَقِيًّا مِنَ النَّاسِ يَقِي فِي قَرِيَةٍ فَتَزَعَهُ حَتَّى صَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنٍ. قَالَ وَهْبٌ: الْعَطْنُ مَبْرُكٌ الْإِبِلُ يَقُولُ حَتَّى رَوَيْتِ الْإِبِلُ فَأَنَا خَتٌّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ دورانِ خواب میں ایک کنوئیں سے پانی پیچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اودان کے ٹکانے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے حتیٰ کہ لوگ میرا بھو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ اَلْعَطْنُ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ میرا بھو گئے تو انہیں ان کے ٹکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَرْوَنُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ الْكِنَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ قَدْ عَزَّ اللَّهُ لِعَمْرٍ بَيْنَ الْخَطَّابِ قَدْ وَضِعَ عَلَى سَيْرٍ إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضِعَ مِرْفَقُهُ عَلَى مَنْبِكِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَا رَجُؤَ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبِيكَ لَا إِنِّي كَثِيرٌ مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُوبَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا۔ پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مژدہ آپ کے دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار ہانپتے ہوئے سنا کہ میں ابوبکر اور عمر سے تھے۔ میں ابوبکر اور عمر

نے کیا۔ میں ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

حضرت عروہ بن دبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے بڑا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ ناز پر چڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹا شروع کیا۔ پس حضرت ابوبکر آگئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اللہ تحقیق تمہارے پاس اپنے رب سے مجھ سے بڑے کر آیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب کے مناقب۔

حضرت عمر ابوجحش قرشی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (شب سراج) خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابوطحہ کی بیوی ریمہ کو دیکھا اور میں نے پچھل سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب دیا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب دیا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے یاد رکھا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں مگر تمہاری غیرت یاد آگئی۔ اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے دل آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے

وَعَمَّا وَقَعَتْ وَأَبُو بَكْرٍ تَرَعَمَ وَالطَّلَقَتْ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمَّا كَانَ كُنْتُ لَا رَجُؤَ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا فَانْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ.

۸۴۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشْيَا مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ ابْنَ أَبِي مَعِيْطٍ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَصْرِي قَوْضَعٍ رَدَّاهُ فِي مَقْبَعَةٍ فَنَحْنَتُهُمَا بِمِخْنَفَةٍ شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ الْفَتَنُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَحْدَهُ جَلَّ كُفْرًا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ تَابِكُمْ.

بَابُ مَنْ رَأَى عَمَّا بَيْنَ الْخَطَابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّابُ بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

الْمَاجَشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

فَإِذَا أَنَا بِالرَّمِيصَاءِ امْرَأَةٍ ابْنِ طَلْحَةَ وَ

سَمِعْتُ خَبَشَةَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا

بِلَالٌ وَسَأَلْتُ قَصًّا ابْنًا بِجَارِيَةٍ فَقُلْتُ

لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لَعَمْرُكَ رَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ

فَانْظُرْ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَكَ فَقَالَ عَمْرُؤُا لِي

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ.

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَاظِرٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَمْرًا أَهْلًا مَتَوَصِّلًا إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَتَلُكْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِلْعَمْرِ فَذَكَرْتُ غَيْرَهُ قَوْلِيَتْ مُدِيرًا فَبَيَّنِي عَنْهُ وَقَالَ أَعْيَيْكَ أَعْنَاءُ يَارَسُولَ اللَّهِ -

۸۴۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْدَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَاظِرٌ شَرِيفٌ يَعْنِي النَّبِيَّ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّحَى يَجْرِي فِي ظِلِّهَا أَوْ فِي أَظْفَارِهَا فَتَرَانَا وَلَتْ عَنْهَا فَتَالُوا فَمَا أَذَلَّتْ قَالَ الْعِلْمُ -

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُبِيرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْمَعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتَ فِي الْعَنَامِ إِلَى أَنْزِعَ يَدُوكُمَا عَلَى قَلْبِي لِحَاءِ أَبُو بَكْرٍ فَتَوَعَّرَ ذَوْبًا أَوْ ذَوْبَيْنِ نَزَعًا ضَعِيفًا وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَهُ لَوْ جَاءَهُمُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ عَنْهُ بَا قَلَمُ أَرْعَمِي يَا يَفِي قَرِيَةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَصَرَّ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ابْنُ جَبْرِ الْعَبْقَرِيُّ عَنَّا الرِّبَازِيُّ وَقَالَ عَيْبُ الرِّبَازِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمَلٌ نَقِيٌّ مَبْنُوشٌ كَثِيرٌ -

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَرَاهِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ أَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ

کہ آپ نے فرمایا۔ میں سو یا ہوا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی عزت یاد آگئی، اس لیے اسے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر بولنے لگے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ دورانِ خواب میں اتنا دودھ پیاس کی تازگی میرے نازنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عصر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس (دودھ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، علم مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے لکھا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرچائی گئی ہوئی ہے۔ پھر ابو بکر آئے اندھنوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن گمزدری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ جلازوں کو سیراب کر کے ان کے ٹوکھنے پر لگے۔ ابن جریر کا قول ہے کہ بقری سے مراد زراعی ہے یعنی کافول ہے کہ زراعی مراد ہے ماشے اور بھار دے قالین۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کا کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور گفتگو بھی خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت

ابن عبید الرحمن بن رید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال استاذن عمر ابن خطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ یسوءکم ویردکم لیس یبکمتمہ ویستکثر منہ عالیہ اصواتہن علی صواتہ فلما استاذن عمر بن الخطاب قمن فہا درن الرحباب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضعک فقال عمر اضحک اللہ یسک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من هؤلاء الذین کون عندی فلما اسیعن صواتک ابتدون الحجاب فقال عمر فانت احق ان یتکبن یا رسول اللہ شعر قال عمر یا عدو ات انفسی من الکلمتین ولا تعبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا یا ابن الخطاب والذین نفسی یمید ما لقیك الشیطان سألک فجأ قظ إلا سلك فجأ غیر فیک.

۸۸۱۔ حدثننا محمد بن السثنی حدثننا یحیی عن اسماعیل حدثننا قیس قال قال عبد اللہ ما رانا اعدا منذ اسلم عمر.

۸۸۲۔ حدثننا عبد ان اخبرنا عبد اللہ حدثننا عمر بن سعید عن ابن ابی ملیکہ ابیہ سیم ابن عباس یقول وضع عمر علی سیرہ فتکفہ الناس یدعون ویصنون قبل ان یرقم واکفہم فلم یرونی الا رجلا اجد منی قیاد علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان النبی اللہ یشل علیہ منک وایم اللہ ان کنت لا ظن ان تجعلک اللہ مع صاحبیک وحسبت انا

طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ہر ان مبارک کو بسم رب رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس مقبل کر جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اسے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا: ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گہر اور سخت دلی ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

.....

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہو گئے اس وقت سے ہم برابر کامیاب ہوتے آ رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا جھکنا ہو گیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں ہو گا جسے آپ کے برابر محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی گمان کرتا تھا

كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَهَبْتُ أَنَا وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ ابْنُ خَيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ وَكَهْمُسُ بْنُ الْفُتَيْحِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ وَمَعَهُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَصَدَّ بِهِمْ رَجُلٌ وَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصَدِيقٌ أَوْ شَرِيْقٌ.

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هُرَايْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنٍ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى أَتَاهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسَاعَةِ فَقَالَ مَتَى الْمَسَاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ قَالَ النَّاسُ فَمَا فَرَحْنَا بِفِيهِ بِفَرَحِنَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ قَالَ النَّاسُ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا جُؤَانُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَيْثُ أَرَادُوا هُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر میں اور ابوبکر و عمر میں اور ابوبکر و عمر و عثمان میں اور ابوبکر و عمر و عثمان میں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو دھند آیا تو آپ نے غور کرتے ہوئے فرمایا:- احد ٹھہر جا! میرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر کے بعض حالات پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پانچ دنوں کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا نیک آدمی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا، جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے، لہذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگر میرے اعمال ان جیسے نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام نہ فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چرواہا اپنے رگیڑ میں خاک بھر بیٹھے حد کے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے پچھا کہ اس سے بکری پکڑالی۔ بھر بیٹھے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا: بتاؤ میرے بھائی کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے بھائی ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ حالانکہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر ٹک رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيكُمْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مَحْدَثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ خَلَّاهُ عَمْرًا زَادَ نَكَرِيَاءُ بَنِي إِدْرِيسَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيكُمْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يَكْفُرُونَ بِغَيْرِكُمْ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعَمْرًا.

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَأَيْتُ فِي غَنَمِي عَدَا الْبُذْبُ فَآخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَمَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَانْتَدَتِ إِلَيَّ الذَّبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهُ يَوْمَ السَّيْرِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أُوذِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِغَيْرِكُمْ وَمَا شَعَرَ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرًا.

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا فَارِعٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عَرَهُنَا عَلَى وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ فَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعَرِي ضَعْفٌ عَمْرًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَجْتَرَهُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ النَّبِيُّ

فَسَدَّ بَابُ دِينٍ -

۸۸۹ - حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي
 مُيَيْمَنَةَ عَنِ السُّوْدِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ
 عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ عَبَّاسٌ وَكَانَتْ
 يَجُوزُ عُمَرُ بِأَصْبَرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ كَانَ ذَلِكَ لَقَدْ
 صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْسَنْتُ
 صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاجِعٌ ثُمَّ
 صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَاحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ
 وَهُوَ عِنْدَكَ رَاجِعٌ ثُمَّ صَحِبْتُ صُحْبَتَهُمْ فَاحْسَنْتُ
 صُحْبَتَهُمْ وَلَكِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتَغَارِقَتَهُمْ
 وَهُوَ عِنْدَكَ رَاجِعُونَ قَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ
 صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَا
 فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنْ مَنِ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ يَمِمْ عَلَى
 وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَا
 فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنْ مَنِ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ يَمِمْ
 عَلَى وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزْئِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ
 وَأَجَلِ أَصْحَابِكَ . وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ بِي جِلْدًا زَارِعِينَ
 ذَهَبًا لَأَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَذَابًا وَجَلَّ
 قَبْلُ أَنْ أَرَاهُ . قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ
 عَنِ ابْنِ أَبِي مُيَيْمَنَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى
 عُمَرَ بِهَذَا .

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف
 کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس نے کہا، گویا وہ کسی دیتے
 ہوئے گدے رہے تھے کہ اے امیر المؤمنین! اگر یہ وہی وقت ہے
 تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب رہے ہیں
 اور ان کی صحبت سے اچھی طرح فیض یاب ہوئے ہیں پھر
 جب وہ پھر گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت
 ابوبکر کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب
 اچھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی
 تھے۔ پھر آپ کی صحابہ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت
 بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور
 اس حالت میں جدا ہو جائیں گے کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔
 حضرت عمر نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ
 تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر جو آپ نے
 حضرت ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر
 کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر
 فرمایا۔ جزع و فزع کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ
 آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم
 اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الہی
 کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرت پر نثار کر دیتا۔ حضرت
 ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ
 کے ایک باغ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر تھا۔ پس ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے
 لیے کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور
 انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر
 تھے۔ پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَرْسِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
 قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ
 التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ
 مِنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ

فرمایا تھا۔ پس انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلواتا پایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ ستر تھے۔ پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتلایا۔ پس انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ ستر عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتلایا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

حضرت عثمان کے مناقب

اسم گرامی عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وہ کنوئیں کو کھدوائے اس کے لیے جنت ہے۔ پس اسے حضرت عثمان نے کھدوایا اور نہایت بڑی مالکی لکھ کا سامان مہیا کر دے اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا پس ایک آدمی نے اگر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے اگر اجازت مانگی تو فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک آدمی نے اگر اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر غاموڑی پھر فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ يَا جُنَيْبُ فَفَتَحَتْ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَمَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ خَبْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّ سَيِّمَ بْنَ جَدَّةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتِذَ يَدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرِو وَالْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفَظُ يَتَرُكُ وَمَا فَدَهُ الْجَنَّةَ فَحَفَرَ هَاؤُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَنَّمَ جَيْشُ الْعُسَرَةِ فَدَهُ الْجَنَّةَ كَجَهَنَّمَ عُثْمَانُ۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتُذِّنُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ لِيَسْتَأْذِنَ فَقَالَ أَتُذِّنُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ لِيَسْتَأْذِنَ فَقَالَ أَتُذِّنُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكِيمِ
سَيِّعًا أَبَا عُمَيْرٍ يَحْتَدِثُ عَنْ أَبِي مُوسَى يَنْخَوِرُ
وَنَادِيَهُ عَاصِمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْ انْكَشَفَ عَوْرَتُهُ
أَوْ رُكْبَتُهُ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ عَظَاهَا.

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شَرَبَاءٍ أَخْبَرَنِي عَنْ
أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ بْنِ الْخَيْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ
بَيْنَ مَخْرَمَةٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْأَسْوَدِ ابْنَ عَبْدِ
يَعْقُوبَ قَالَ مَا يَسْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لَا خَيْرَ
الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ يُعْثِمَانُ
حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ رَأَيْتُ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً
وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ أَيُّهَا الْمَاءُ مِنْكَ قَالَ
مَعْمُورًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ
إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَكَانَتْهُ فَقَالَ مَا
نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَتَرَلْ عَلَيْهِ الْكِتَابَ
وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرَتِ الْهَجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ
هَذِهِ حَتَّى أَكْثَرَ النَّاسِ فِي مَشَانِ الْوَلِيدِ
قَالَ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ لَا دَلِيلَ لِي خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِ مَا يُخْلَصُ
إِلَى الْعَذَرِ آخِرُ فِي سَمْعِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ
فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
وَأَمَنْتُ بِمَا بَيَّعْتُ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ
كَمَا قُلْتُ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ

عثمان تھے۔ حضرت ابو موسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے مگر
عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں
گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان
آئے تو آپ نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبداللہ بن علی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن
مخزوم اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت
عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں
نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایت ہیں۔ پس میں نے
حضرت عثمان سے منہ کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔
میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا
ہے۔ فرمایا: بھلے آدمی آپ کا؟ سو کہ قبول ہے کہ آپ نے فرمایا: آپ
سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ پہنچا کہ حضرت عثمان
کا کام نہ لانے آگیا تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا: آپ کیا
نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل
فرمائی آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی، ہجرت کا رد و دفع نہ کیا، رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرت ہوئے اور آپ کے اسوہ حسنہ کو پیغمبر خود
دیکھا، تو ان کو لوگ ولید کے طرز عمل سے شاک ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا: آپ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے
بعض علوم مجھے تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے گواہی لڑکی کو پرے میں۔ اس
کے بعد انہوں نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور
انکے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث
فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے
کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے
بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا،
یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابو بکر کے ساتھ

حَتَّى تَرَكَاهُ اللَّهُ ثُمَّ أَوْدَكَكُمْ مِثْلَهُ ثُمَّ عَمَّ
مِثْلَهُ ثُمَّ اسْتَحْيَيْتُ أَفْلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ
وَمِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالِ فَمَا هَذَا
الْحَادِثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتِ
مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَاخِذُ فَيْسٍ بِالْحَقِّ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَا مَرَّةً أَنْ يَجْلِدَهُ
فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ.

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَرْيَعٍ حَدَّثَنَا
شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَلَّاحِيُّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي مَرَاثِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَيِّ بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عَمَّ ثُمَّ
عُثْمَانُ ثُمَّ تَزَلُّكَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نَقْضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتِ فَدَرَأَى
قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هُوَ لَا يَرَى الْقَوْمَ فَتَكَلَّ
قُرَيْشٌ قَالِ فَمَنْ الشَّيْخُ فِيمَنْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ لَيْسَ بِكَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ نَعْمُ
أَنَّ عُثْمَانَ قَرِيبٌ مِنْ أَحِبِّ قَالِ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّ
تَغْيَبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالِ رَضْوَانُ فَكَمْ
يَشْهَدُهَا قَالِ نَعَمْ قَالِ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ كَعَالِ أَبَيْتِكَ أَمَّا قِرَاءَةُ يَوْمَ أَحَدٍ
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَعَفَا لَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ
عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَكَ

میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی ایسی کچھ کیا پھر مجھے غلطی
بنادیا گیا تو جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں
ہے! میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا۔ لوگوں کی جوباتیں آپؐ نے مجھ پر پھینکی
ہیں جیسا کہ وکیہ کے بارے میں آپؐ نے شکایات کا ذکر کیا
تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں
گے۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر دسے مارنے کا حکم دیا اور اسے
اولید کو اتنی دسے مارے گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے عہدِ امتِ ہمد میں کسی کو حضرت ابوبکرؓ کے برابر نہیں
سمجھتے تھے، پھر حضرت مسعرؓ کے اور پھر حضرت عثمانؓ
کے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
اصحاب کو ایک دوسرے پر تفضیلت دے
بغیر جھوٹ دیا کرتے تھے۔ عبد اللہ نے عبد العزیز
سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

عثمان بن مَوْهَبؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا،
اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا:
یہ کون لوگ ہیں، کسی نے کہا: یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون
ہے، لوگوں نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ہیں۔ وہ کہنے لگا،
اسے ابن عمرؓ میں آپؐ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت
فرمائیے۔ کیا آپؐ کو معلوم ہے کہ عثمانؓ غزوہٴ اُحُد سے فرار کر
گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں۔ پھر پوچھا: کیا آپؐ کو معلوم ہے کہ
عثمانؓ غزوہٴ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا: ہاں۔
پھر دریافت کیا کہ آپؐ کو معلوم ہوگا کہ عثمانؓ بیعت رضوان کے
وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا: ہاں۔
اس نے استدلال کیا: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: پھر میرے لیے
ان واقعات کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جب اُحُد
راہ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف
فرمایا اور انہیں بخش دیا گیا۔ وہ وہ غزوہٴ بدر سے غائب رہے تو

أَجَرَ رَجُلٍ يَمُنُّ شَهِدَ بِيَدِهِ ۱۰ وَ
سَهْمَهُ . وَأَمَّا تَغْيِيْبُهُ عَنْ
الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدًا أَعْتَبَ بِبَطْنِ
مَكَّةَ مِنْ عَشْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَحَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ
عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسْتُمْ بِبَيْدِهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ
بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَمْرٍو أَذْهَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ .

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ رَجْوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ
صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَجَعَلَ قَالَ لِمَنْ أَحَدُ
أَطْلَمَ ضَرْبَهُ بِرَجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَ
صِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ .

بِأَمْرِكَ قَضَيْتُ الْبَيْعَةَ وَالْإِتِّفَاقَ عَلَى عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ
أَنْ يُصَابَ بِأَيِّامٍ يَا لِمَدِيْنَةٍ وَقَفَّ عَلَى
حَدِيْقَةِ بَيْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ
كَيْفَ فَعَلْتُمَا اتَّخَذَا بِنِ أَنْ تَكُونَا حُدُ
حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا لَطِيقُ قَالَ حَمَلْنَاهَا
أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرٌ فَضِلَّ
قَالَ انْظُرْ أَنْ تَكُونَ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا
لَطِيقُ قَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ سَلَمَنِي اللَّهُ
لَا دَعَنْ أَسَإِيلَ أَهْلِ الْبَيْتِ إِيَّيْ لَا يَحْتَجُّنَ

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک
صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو
خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ
تمہارے لیے بھی شہدائین بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ یہی
بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو کہ مکررہ کی سرزمین میں
حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا مسنون ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی
جگہ اسے ایک کے پاس بھیجتے اور بیعت رضوان کا فائدہ تو ان کے گھر میں
نشر لیتے جاتے کہ بعد ہی پیش آیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے
دو ایسے الفاظ کے لیے فرمایا کہ عثمان کا حصہ ہے، اس کے بعد سے دوسرے دست
مبارک پر اور کفر کیا عثمان کی بیعت ہے پھر حضرت ابن عمر نے شخص سے فرمایا اب جا اور ان ۲
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر
حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد
آگیا۔ پس آپ نے فرمایا:۔ ٹھہر جا احد! میرا خیال
ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرا دل پر ایک نبی ایک
صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق۔

عمر بن ميمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے
سے چند روز پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حدیث بن یاق اور عثمان
بن حنیف کے پاس گھرے ان سے فرما رہے تھے: آپ
دو دنوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت جو اس کے
لیے ناقابل برداشت ہے، آپ کیوں نہ ڈرے؟ دو دنوں حضرت نے
جواب دیا کہ میں نے جو لگان مقرر کیا وہ قابل برداشت ہے اور اس میں قطعاً
زیادتی نہیں کی پھر فرمایا: غور کرو کہ میں اتنا بوجہ تو نہیں دکھ دیا جو برداشت
نہ کیا جاسکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دو دنوں نے جواب دیا: جی نہیں۔
پھر حضرت عمر نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی
بوروہ عورتوں کو اتنا مال دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج نہ بنیں
دیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے ہی روز آپ کو یہ حد سلا حق ہو

إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْكَ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ . قَالَ إِنِّي لَعَنْتُ رَجُلًا مَّا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَدَاةً أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِسَيِّئِ الصَّقِيَيْنِ قَالَ اسْكُرُوا حَقِّي إِذْ الْعَرَبُ فَنِهْنٌ خَلَلًا لَقَدْ مَرَّ كَبْرُورٌ بِمَا قَرَأَ سُورَةُ يُوسُفَ أَوِ الدَّجْلَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي التَّرْكَعِ الْأَوَّلِي حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبُرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلَجُ بِسَيْفَيْنِ ذَاتَ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَرَّجِدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَلَحَ عَلَيْهِمْ بَرْنَسًا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ أَبَتْ مَا خُوذُ نَحَرَ نَفْسِهِ وَتَنَاولَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ مَرَّ فَمِنْ لِي عَمْرٌ فَقَدْ مَرَّ أَيُّ الذِّئْبِ أَرَى . وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ هَدُّوا فَقَدْ وَاصَرَتْ عُمَرُ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غَلَامٌ الْمَغْبِرَةُ قَالَ الصَّنَمُ قَالَ لَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ لَعَنَ أَمْرٌ بِهِ مَعْرُوفٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَيْتَنِي بَيْدَ رَجُلٍ يَدْعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتُ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تُكْتَفَرَ الْعُلُوفُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ رَقِيعًا فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ نَعَدْتُ أَيْ إِنْ شِئْتُمْ قَتَلْنَا فَقَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِإِسْمَانِكُمْ

گیا۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جس لڑکے کو یہ حدس پہنچا تو میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو صفیں سیدھی کھینچنے کے لیے فرماتے اور جب آپ کو کوئی مظل نظر نہ آتا تو اخیر تحریر کرتے۔ اکثر اوقات آپ پہلی رکعت میں سورہ یوسف، سورہ نمل یا ان جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تحریر ہی کی تھی کہ اذان آئی اسے مجھے کھینچنے سے روک دیا یا کھینچا ہے جبکہ اس نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری پھیر کر لیے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا اور وہیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے سات حضرات تو اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک بزرگ نے اسے دیکھ دیا تو اپنا بڑا سا کوٹ اس کے اوپر ڈال دیا اور کپڑا لیا، غلام نے دیکھا کہ اب وہ گرفتار ہو گیا ہے تو اسی چھپرے سے خود کشی کر لی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے نزدیک تھے، پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو نزدیک تھے لیکن جو مسجد کے کناروں پر تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا ماسوائے اس کے کہ وہ حضرت عمرؓ کی زبان سے سبھان اللہ، سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت عبدالرحمنؓ نے اختصار کے ساتھ نازل پڑھا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ ابن عباس! ذرا دیکھو تو سمجھ جائے کہ میں نے قتل کیا ہے؟ یہ تعویذی یہ دیکھتے رہے، پھر عمرؓ گزار ہوئے کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا اگر میں نے جواب دیا، ہاں، فرمایا: خدا اسے عارت کرے، میں نے تو ان سے اچھی بات ہی کہی تھی۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی مذہبی اسلام کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والد محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کر دیں اور اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا۔ جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے چلبے کی طرف منہ کر کے نازل پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے پھر آپ اپنے دردت خانے پر تشریف لے گئے اللہ ہم علیٰ

إِلَى وَصَلُوا قَبْلَكَ وَحَاجُّوا
حَاجَّكُمْ فَاحْتَمَلْ إِلَى بَيْتِهِمْ فَانْطَلَقَتْ
مَعَهُ وَكَانَ النَّاسُ لَمْ يَصْبِهِمْ
مُصِيبَةً قَبْلَ يَوْمَيْهِ فَعَاثِلُ يَقُولُ لَا
بَأْسَ. وَقَاثِلُ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْكَ
فَأَبَى بَنِيَّ نَشَرِيَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ
أَبَى يَدِينِ نَشَرِيَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُذْرِهِ فَعَلِمُوا
أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ
يُشْتَمُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ الْبَشَرُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَبْكُ شَرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَرَّ فِي
الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتُ ثُمَّ وَرَلَيْتُ فَعَدَلْتُ
ثُمَّ شَهَادَةً قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي ذَاكَ
كَفَاتُ لَاعَلَى وَلَا لِي فَلَئِمَا أَدْبَرَ إِذَا
إِذَا رَأَى يَسُرُّ الْأَرْضَ فَقَالَ رُدُّوهُ عَلَيَّ
الْعَلَامَ قَالَ ابْنُ أَبِي رَافِعٍ فَرُبَّكَ خَاتَمُ
أَبْنَى لِشَرِيكَ وَأَتَقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ أَنْ تَطْلُبَ مَا عَلَى مِنَ الدِّينِ فَحَسْبُكَ
فَرَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ
قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالٌ إِلَى عَمِّكَ فَإِنَّ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلِّ فِي بَيْتِي عِدْوِي ابْنِ
كَيْفَ فَإِنْ لَمْ تَعْبَأْ بِأَمْوَالِهِمْ فَسَلِّ فِي قُرْبِيِّ
وَلَا تَعُدُّهُمْ إِلَى غَيْرِ هَذَا فَإِنَّ عَنِّي هَذَا
الْعَمَلُ الطَّلِقُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
فَقُلْ يَحْيَى أَعْلَيْكَ عَمُّ السَّلَامِ وَلَا تَعْلَلْ
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ بِالْمُؤْمِنِينَ
أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عَمُّ بْنُ الْخَطَّابِ
أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ صَاحِبِيهِ فَسَلِّمْ وَسَلِّمْ
ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا فَتَابَعَهَا

کے ساتھ گئے اور لوگوں پر یہ اتنی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی
تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ
صالحات خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیذ دیا گیا تو وہ شکم
کے راستے ہی خارج ہو گیا۔ اس کے بعد دورہ دیا گیا تو وہ بھی نرم
کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت صاف نظر آنے لگا پھر
ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعظیم
کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین!
اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو بشارت ہے کہ چونکہ آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار فرمائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی
کی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب غلیظ بنائے گئے تو عدل فرمایا
اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا: میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں
سے کچھ بھی نہ ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ رہے۔ جب وہ شخص جانے
لگا تو اس کی چاند زین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس رُک کے
کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا: اے بھتیجے! بکرا اور بکرا کھا کر
کہ ایسا کرنے سے تمہارا کبیرا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند
ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنی قرض ہے؛ جب
حساب کیا تو جیسا ہی ہزار ہر ہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا: اس کی ادائیگی
کے لیے اگر عمر کی اولاد کامل کالی نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ
ہو تو بنی عدلی بن کعب میں کسی سے قرض لے لیتا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو تیرے
میں سے کسی سے مانگ لینا لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے
میرا قرض ادا نہ کرنا اب ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور
ان سے قرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المؤمنین نہ کہیں کہ چونکہ
آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عمر بن خطاب
اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔
پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے
تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عمر بن خطاب نے کہ حضرت عمر بن خطاب
آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے
کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ
رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ

يُمَكِّي فَتَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
السَّلَامُ وَدَيْسَتْ اِذْنُ أَنْ يَدْ فَنَ مَصْرًا حَبِيْبُهُ
فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُكَ لِنَفْسِي وَلَا وَفَرَنْ بِه
الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ
اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَتَدَجَّأَ قَالَ ارْفَعُوْنِي
فَاسْتَدَّ رَجُلٌ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ اَللَّيْلُ
تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ نَمْتُ قَالَ اَلْحَمْدُ
لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ بِرَأْسِي اِلَى مَنْ ذَا اِيَكِ
فَاِذَا اَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُوْنِي نَشْرَ سَلِمَ فَقُلْ
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنْ اُذِنْتُ لِي
فَاَدْخُلُوْنِي وَاِنْ رَدَدْتَنِي رَدَدْتَنِي اِلَى مَتَابِرِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَبَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَ
النِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا اَيَّاهَا قَتَلَتْ فَوَجَّهَتْ
عَلَيْهِ فَبَكَتْ عَنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ
فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَمْ يَمُومُ فَبَسَمْنَا بَكَاءً هَا حَمْنَا
مِنَ الدَّخِلِ فَقَالُوا اَوْصِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَسْتَخْلِفْتَ قَالَ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ
هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوْ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاجِعٌ فَسَنَى
عَلِيًّا وَعُمَامَانَ وَالتَّبِيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ يَشْهَدُ كُوْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَلَيْشَةَ
الْمَعْنِيَّةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتْ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ
ذَلِكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِيْنْ بِهَ أَتَيْكُمْ مَا أَمَرَ خَاتِي
لَمْ أَعِزْ لَهُ عَنْ بَعْضٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ اَوْصِي
الْحَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي مُعَا جِرَيْنِ اَلْأَوَّلَيْنِ
أَنْ يَبْعِيَنَّكُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَكُمْ حَرَمَتَهُمْ
وَأَوْصِيَهُمْ بِالْأَنْصَارِ خَيْرُ الَّذِينَ تَبَوُّوا الدَّارَ
وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ

واپس پہنچے تو کہ گیا کہ عبداللہ بن عمر یہ آگئے۔ فرمایا: مجھے اٹھاؤ
پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا: کیا جواب دے
جو؟ عرض گزار ہوئے: اے امیر المؤمنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی
اجازت دے دی۔ فرمایا: خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو
اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا
جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب
اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرمادی تو مجھے اندر داخل کر
دینا اور اگر رد فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المؤمنین۔
حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم
نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں
اور حضورؐ کی دیروقتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی
تو ہم نے ان کے سونے کی آواز سنی۔ ہم اندر داخل ہو کر عرض گزار ہوئے۔
اے امیر المؤمنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا: میں ان
چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے پھر آپ نے
نام لگائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ،
حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ آپ جو حضرات کے پاس
عبداللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں،
یہ ان کی تسلی کے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو ملی جائے تو وہ اس کے اہل ہیں
اور جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مروی ہے اور میں نے انہیں کسی نااہل یا غیاث
کے باعث موزوں نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے
کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اور ان کے پیچھے چلنے والے اور ان کی عزت
و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں
کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے
نے آباد تھے۔ پس ان کے ٹھکانوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی ان سے ہو جائے
کرنا میں وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک
کرنا کیونکہ وہ اسلام کے محافظ ہیں کہ آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو تباہ کرنے
والے ہیں۔ ان سے سال دیا جائے مگر ان کی رضا مندی سے اور جو زائد از
مزدت ہو۔ اگر آپ کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عرب

وَأَنْ يُجَنَّبَ عَنْ مُسِيئَتِهِمْ. وَأُذْهِبَ بِأَهْلِ
الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَانْتَهَمَ رَدُّهُ الْإِسْلَامَ وَجَبَاةُ
الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا
فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُذْهِبَ بِالْأَنْفِ
خَيْرًا فَانْتَهَمَ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ
أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ الْيَسْمِ وَتُرَدَّ عَلَى
فَقَرِ آلِهِمْ وَأُذْهِبَ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْخَذَ لَهُمْ بِهَيْدِهِمْ
أَنْ يُقَاتَلَ مِنْ قَوْمٍ آفِيهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا
طَاعَتُهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِمْ فَانْطَلَقْنَا
نَمِشِي قَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلِيهَا فَاَدْخِلِي
فَوَضَعَهُ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَكُنَّا
قَرَنًا مِنْ ذَمِّهِ اجْتَمَعَ هُوَ لَا يَرَى الرَّهْطَ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ
يَوْمٍ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
إِيَّاكُمْ صَبَرْتُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَجَعَلْتُهُ إِلَيْهِ
وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لِيَنْتَظَرَ أَفْضَلُهُمْ
فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِيَتِ الشَّيْخَانِ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَفْتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ
أَنْ لَا أُلَاقَهُنَّ أَفْضَلِيكُمْ قَالَ نَعَمْ فَتَاخَذَ
بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدَمُ فِي
الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتُ فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَكِنْ
أَمْرُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَكِنْ أَمَرْتُ عَشَمَاتَ
لَتَسْمَعَنَّ وَلَتَطِيعَنَّ شَرَّ خَلَايَا الْأَخْرِ فَقَالَ
لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَكُنَّا أَخَذَ الْيَمِينَتَيْنِ قَالَ أَرْفَعُ

کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ جمال ان کے اسیروں سے لیا جائے وہ ان کے
غریبوں کو ٹوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذمہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے دلوں کی طرح پودا کیا
جائے، اگرچہ ان کی خاطر جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے
کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے
تو حضرت عبداللہ بن عمر بارگاہِ صدیقہ میں سلام عرض کرنے کے بعد
عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے
ہیں۔ فرمایا یہ انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان
کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دامن سے
فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ بل بیٹھے۔ پس حضرت
عبدالرحمن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے
آئیے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست
بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق
میں بیٹھتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت
عبدالرحمن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے
کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارا کش ہونے کے
لیے کہے گا ہم بارِ خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ
اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت
سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی)
خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے کہا، کیا آپ دونوں
حضرات انتہاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟
خدا کی قسم میں کبھی انھیں سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات
نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک
کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں،
جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا
فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا،
اور اگر میں حضرت عثمان کے متعلق فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا
اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے ضروری ہوگا۔ پھر انہوں

نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا۔ اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور ہجران سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ ٹوٹ پڑے اور نب نے ان کی بیعت کر لی۔

حضرت علی کے فضائل و مناقب۔

حضرت علی بن ابوطالب قرشی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابی طالب ہے۔ ان کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول خدا نے جب دصال فرمایا تو ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح و مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ بتائیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا: انہیں ہلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفا یاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جاؤ تو پیچھے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور حیران پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی بدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ جبر

يَا عَشْمَانُ فَمَا يَعْهَدُ فَبَايَعُ لَكَ
عَلِيٌّ وَقَدْ لَجَّ أَهْلُ الدِّارِ
أَيُّوهُ.

باب ۳۹۱ مناقبِ علی بن ابی طالب القشیری
الہاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہ و قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلیٰ أنت ربی
و أنا منک و قال عمر لروئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و هو عند راجز.

۸۹۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْحَكِيمِ بْنُ عَزِيْزٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يَفْتَنُ اللَّهَ عَلَى يَدَيْهِ
قَالَ قَبَاتِ النَّاسُ يَدُ وَ كَوْنُ لَيْسَتْهُمْ أَيْدِيَهُمْ
يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَا رَجُلًا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنَّ
يُعْطَاهَا فَقَالَ آيُنَ عَلِيٍّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا
يَشْتَكِي بِعَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَارْجِعُوا
إِلَيَّ فَأَتَرُونِي بِهِ فَكُنَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَ
دَمًا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ
الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْتِلُهُمْ
حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رَأْسِكَ
حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ
وَ أَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ
فَيَجِبُوا لِلَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا
وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حَرُّ
النَّعَمِ.

۸۹۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَكَمَةَ قَالَتْ كَانَ عَلِيٌّ
قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ مَمْدُ فَقَالَ: إِنَّا اتَّخَلَفْتُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ
فَلَحِزْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
كَانَ مَسَاءً الْبَيْلَةُ أَلْقَى فَقَعَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَظِيمَيْنِ
الرَّايَةَ أَوْ لِيَا خُذْنِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَفْتَحَ
اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ مَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا
عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ
إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لَا مِيرَ
الْمَدِينَةِ مَدْعُوًّا عَلِيًّا عِنْدَ الْخَبَرِ قَالَ
فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَرَابٍ فَضَحِكَ
قَالَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ
فَاسْتَطَعْتُ الْحَبِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا
عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى خَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ
فَاصْطَبَحَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمَلٍ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ
إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِذَاءً وَكَانَ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ
الثَّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمَسُّمُ الثَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ
فَيَقُولُ أَحَبُّنِي يَا أَبَا ثَرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ
قَالَ مَسَّ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَمْرٍ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ

کے لیے حضرت علیؑ آتھیں دیکھنے کے باعث نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی فرج میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر رہ گیا ہوں۔ پس
حضرت علیؑ کل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔
جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ فتح مرحمت
فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح یہ جھنڈا میں فرود
ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کو اللہ اور اس کا
رسول دوست رکھنے میں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح سے نوازے گا۔ اپنا ہمارا ملاقات
حضرت علیؑ سے ہوئی حالانکہ میں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا
اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح مرحمت فرمائی۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی
نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص حضرت علیؑ کو میرے
بیٹھ کر بڑا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آخر وہ کہتا کیا
ہے؟ جواب دیا: وہ ان کو ابو ثراب کہتا ہے۔ یہ منہس پڑے
اور فرمایا: خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکھا ہے اور خود حضرت علیؑ کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا
ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی طبع ہوئی
اور کہنے لگے: اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا: حضرت علیؑ ایک
روز حضرت خاتمہ کے پاس گئے اور میرے مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں
دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ منہ سے
آلودہ ہو گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھلٹنے لگے اور
دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابو ثراب! اٹھو۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی
حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے شان عثمان کے بارے میں
استفسار کیا۔ انہوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا:

یہ باتیں تجھے بڑی مگی ہوں گی! اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے شان علی کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بڑی مگی ہوں گی؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جادافع ہو اور مجھے نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چلی بیٹے سے تکلیف ہوئی تھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے کی غرض سے گئیں لیکن دولت خانے پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ موجود تھیں انہیں وجہ بتادی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ ہو، پس آپ ہمارے درمیان رونق افروز ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز بتا دوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹے گے تو جو چیزیں مرتبہ اللہ اکبر آیتیں ہیں مرتبہ سبحان اللہ اور تھیں مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)۔

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا: پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ

قَدْ كَرِهَ عَنْ مَخَارِبٍ عَلَيْهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ لَعَلَّ قَالَ أَجَلُ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ثَمَّةً سَأَلَهُ عَنْ عَيْتٍ قَدْ كَرِهَ مَخَارِبٍ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتٌ نَاوُ سَطَ بِيَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَرَ فَسَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلُ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ الطَّلِيحُ فَأَجْهَدَ عَلَى جَهْدِكَ .

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي يَنْبُلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَتٍ فَأُطِمَةُ عَيْتُ السَّلَامِ تَشَكَّتْ مَا تَقَعُ مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمَّ تَجِدُهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَنَجَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسَلَّمَ خَبِيرَةٌ عَائِشَةَ سَبْعِيٍّ فَأُطِمَةُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذَ مَضَاجِعَنَا قَدْ هَبَّتْ لِرَأْقَوْمٍ فَقَالَ عَلِيُّ مَكَائِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِيَّاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تَكْبِيرًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتَسْبِيحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمِيدًا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ .

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى .

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَدْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْضُوا أَلَمًا كُنْتُمْ تَقْضُونَ

میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو متحد رہنا چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے متعلق ان روایات میں بھڑکی ہیں۔

حضرت جعفر بن ابیطالب کے

مناقب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں مگر میں بھوک کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی طمع نہ تھی۔ میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ، حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوئی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابیطالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس گپتی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے اے دو پروں یا نابازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ذکر۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط سے دو چار ہوتے تو حضرت

لِلنَّاسِ فَإِنِّي أَكْثَرُهُ إِخْتِلَافًا حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أُمُوتُ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يَرَوْنَ عَلَى عَنِّي الْكَذِبُ.

باب ۳۹۲ مناقب جعفر بن ابی طالب و قَالَ الثَّيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي ۹۰۵ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ الْبُخَيْرِيُّ اللَّهُ الْجَهْدِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَرَأَيْتُ كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَبَابِي بَطْنِي حَتَّى لَا أَكُلَ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فَلَانٌ وَقِلَانَةٌ وَكُنْتُ الْحَصَقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ فَإِنْ كُنْتُ لَا سَقِيَّةَ الرَّجُلِ الْأَيَّامَ مَعِيَ كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمُنِي وَكَانَ أَخِيرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ لَنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَنْشَقُّهَا فَتَلْعَقُ مَا فِيهَا.

۹۰۶ . حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَخِيرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا اسْتَكْمَرَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَّةِ حَيِّنْ.

باب ۳۹۳ ذِكْرُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۰۷ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ

الْمُنْتَقَى عَنْ ثَمَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي نَسْرٍ عَنْ أَبِي
رَضْوَانَ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ عَمَّ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا
تَحَطَّأَ اسْتَسْقَى بِالنَّعَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ بِبَيْنَيْنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَجْرَتَيْنَا فَأَسْقِنَا
قَالَ فَيَسْتَوْنَ .

باب ۳۹ مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِذِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۹۰۸ . حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ
الزَّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَدُوَّةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ
مِيرَاقَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ
اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَعِينَةِ وَقَدْ كَلَّ
وَمَا لِي مِنْ شَيْءٍ خَيْرَ فَتَكَلَّ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْمَرُ مَا تُرْكُنَا
فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ الْوَلَدُ مِنْ هَذَا الْمَالِ
يَعْنِي مَالِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَالِ
وَأَبِي وَأَبْنَاهُ لَا أُغْنِيهِمْ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلَتْ فِيهَا بِلَا عَمَلٍ فِيهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشْهَدُ عَنِّي كَذَبًا قَالَ أَنَا كَذَبٌ
عَنْ دُنَايَا أَبِي بَكْرٍ فَضِيلَتُكَ وَذَكَرَ قَدِ ابْتَدَأَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّقَهُمْ فَتَكَلَّهُ أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَأْتُ آيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَوْلَى مِنْ قَدِ ابْتَدَأَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْوَقَّابُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبد المطلب
کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے ۔ وہ کہا
کرتے :- اے اللہ! ہم تیرے ہی کے وسیلے
سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے
نبی کے مہترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں ، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی
کابیان ہے کہ بارش ہو جاتی ۔

حضرت فاطمہ کی فضیلت ۔

رسول خدا کی قربت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
لحنت جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب اور آپ نے
فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت
فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا ، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
کو فتنے کے طور پر مرحمت فرمایا اور وہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین ، باغ و نخل
اور خیر کے خمس سے جو باقی بچا تھا ۔ حضرت ابوبکر نے جواب
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے ۔
آل محمد اسی مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے
لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے ۔ خدا کی قسم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک ہند
میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں کروں گا
اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا ۔ پھر حضرت علی بھی آگئے اور انہوں نے فرمایا :-
اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قربت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت
ابوبکر نے فرمایا :- قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے ، مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربت
اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قربت سے اچھا سلوک

شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَجُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ
سَعْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ ابْنِ سُرَيْجٍ
مَخْرُومَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَالِهَةٌ بَضْعَةٌ مِثِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

۹۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
سَعْدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي
شُكْرًا لِذِي قَبْضٍ فَمَا فَسَّاتُهَا لَشَيْءٍ فَبَكَتْ
ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَّارَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ سَأَلْتَهَا عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقَبِّضُنِي وَجَعِيهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ
فَبَكَتْ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ
أَتَبَعَهُ فَضَحِكَتْ.

بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِيَ الْخَوَارِثُونَ لِبَيَانِ نَبِيَّائِهِمْ.

۹۱۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلُودٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ
بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَعَاةٌ مُبِيدَةٌ
سَنَةِ الرَّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَبَرِ وَأَوْصَى فَنَدَّ خَلَّ
سَلْبِي رَجُلٌ مِّنْ قَبَائِشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْتَ قَالَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَّتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ
أَخْرَأَ حَسْبَهُ الْعَارِثُ فَقَالَ اسْتَخْلِفْتَ فَقَالَ عُثْمَانُ
وَقَالَ لَوْ أَفْعَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَّتْ قَالَ فَلَقَاهُمْ
قَالُوا الزُّبَيْرُ قَالَ كَعْبٌ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لِأَحَبِّهِمْ

کروں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمانندی آپ کے اہل بیت
کی محبت میں ہے۔

حضرت مسعود بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ فاطمہ
میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے غصہ دلایا
اس نے مجھے غصہ دلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت
فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں پھر
انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے
بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا کہ اپنے
اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔
پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل
بیت میں سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گے اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت زبیر بن عوام کے مناقب۔
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ رسول خدا کے حواری تھے اللہ
اور حواری جگر یا ر کو کہتے ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا
کہ تکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت تکسیر پھولی کہ وہ حج بھی نہ کر
سکے اور وصیت بھی کر دی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا۔
اور کہنے لگا کہ کسی کو غلیفہ مقرر کر دیجئے فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب
دیا، ہاں۔ پوچھا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا آدمی آیا،
میرا خیال ہے کہ وہ حلوٹ تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو غلیفہ مقرر کر دیجئے
حضرت عثمان نے پوچھا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت
کیا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت
زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ خَبَرٍ فِي أَبِي سَمِيعَةَ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَنَا وَرَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ رَقِيقٌ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ أَتَكُونُ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرٌ كَرُّ لَنَا.

۹۱۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ مَنِىٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بَنِي حَوَارِثَ وَبَنِي حَوَارِثَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. ۹۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَمَّا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النَّيَّاسِ فَتَقَلُّتُ فَيَاذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتَكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوْ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَيْرٍ هِمٌّ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فَيَاكَ أَبِي وَابْنِي.

۹۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَقِيقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَوْمِ لَا تَلْغُتْ فَتَنْشُدَ مَعَكَ فَحَصَلَ عَلَيْهِمْ فَضْرٌ بَعْرُهُ صَرَبَتَيْنِ عَلَى عَائِقَتَيْنِ مَضْرَبَةً ضَرْبَهَا يَوْمَ يَدْرٍ قَالَ عَمْرٍو هَكَكْتُ أَدْخِلْ أَصَابِعِي فِي ذَلِكَ الضَّرْبَاتِ الْعَبَّ وَأَنَا صَعِيدٌ.

بَابُ ۲۹ ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ

میں بہترین آدمی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بڑی محبت تھی۔
عسروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ کسی کو غلطہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔
حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں! یہ میں مرتبہ فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں حضرت عمر بن ابوسلمہ اور میرے عمودوں کی حفاظت پر تھے۔ میں نے اپنے والد محترم، حضرت زبیر کو دو تین مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میرا پس منظر منظر گزار ہوا، آبا جان! میں نے آپ کو اتنے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا: میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا میں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے ہاتھ پکڑ کر فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھا تھا۔

مروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے ادھر ادھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھینچتا تھا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے مناقب۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وصال بھی

أَصْحَابَتْ بَنُو آسَدٍ تَعَزَّزُوا عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا دُ
صَلَّ عَلَيَّ وَكَانُوا دُشُونًا إِلَى عَمَّا قَالُوا الْأَحْسَنُ بِصَلِّي
بَابُ ۳۸۹ ذِكْرُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ

۳۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو النِّعَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهَيْثِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ
لَا تَخْضِبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا صِلَى نَاكِسٌ يَنْتُ أَيْ جَاهِلٌ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَّهَ جِنَّ
تَشْهَدُ يَقُولُ مَا بَعْدُ أَنْ كَحَّتْ أَبَا الْعَاصِ بْنِ
الرَّبِيعِ وَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَإِنْ فَاطِمَةُ مُضْغَةً
مِثِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوَّهَا وَاللَّهُ لَا تَجْتَمِعُ
يَنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَّتْ سَعْدُ
اللَّهُ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلَى الْخُطْبَةِ وَمَا دُ
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُلْحُلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ رَسُولِ رَسُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدُ كَرَصَهَا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَشْنَى عَلَيْهِ
فِي مُصَاهَرَتِهِمْ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي
وَوَعَدَنِي قَوْمِي لِي.

بَابُ ۳۹۰ مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا.

۳۹۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَحْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ اسْمَاءَ ابْنَتَ زَيْدٍ فَطَعْنَ بَعْضُ
النَّاسِ فِي أَمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تَطْعُمُوا فِي أَمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُمُونَ فِي أَمَارَةِ
أَبِيهِمْ مِنْ حَيْلٍ وَأَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَعَلِّفًا لَأَمَارَةً وَإِنْ كَانَ لَعَلِّفًا
أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَعَلِّفًا أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ.

اگر ایسا ہو تو میں بڑا بد نصیب ہوتا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو جاتے چنانچہ
انہوں نے حضرت عمرؓ سے یہ شکایت کی ہے کہ یہ نازا بھی طرح میں پڑھا سکتے
رسول خدا کے نسبتی فرزندوں کا ذکر۔
ابو العاص بن ربیع بھی ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی
نے ابوجہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ
نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار
ہوئیں: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے
میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت علی بھی ابوجہل کی بیٹی
سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے
راوی کا بیان ہے: میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد آپ نے
فرمایا: میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا تو اس
نے جو بات مجھ سے کہی پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔
مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم اگر رسول اللہ
کی اور دختر اللہ کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔
پس حضرت علی نے وہ منگنی چھوڑ دی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ
میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس کی رشتہ داری کا
ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب رشتہ
داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

حضرت زید بن حارثہ کے مناقب۔ براہِ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
نے ان سے فرمایا: تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوج تیار کی اور اس کا امیر آپ کو حضرت
اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند
نہ آئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی سرداری
ہی ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کے والد ماجد کی سرداری
ہی نہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے۔
دوسرے لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان (حضرت زید)
کے بعد مجھے ان (حضرت اسامہ) سے دوسروں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِلٌ وَالْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُسْتَطَبِعَانِ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ كُفِّرَ بِذَلِكَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْجَبَهُ فَأَخْبَرَهُ بِهِ عَائِشَةُ .

باب ۲۱ ذکرِ اسامہ بن زید .

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا اسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ فَقَالَ ذَهَبَتْ أَسْأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِّ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَمَنْ يَكْتُمُ فِي كَلَّتْ لِسْفِيَّانَ فَلَمْ يَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ الْيُؤُوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِ عَلَى أَحَدٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَنَكَلَمَهُ اسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَيْتِي أَسْرَأُ أَشِلَّ كَانَ إِذَا سَرَقَ فَبَيْنَمَا الْمَشْرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ قَاطِمَةٌ لَقَطَعَتْ يَدَهَا .

باب ۲۲

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَايَةَ يَحْيَى بْنُ عُبَايَةَ حَدَّثَنَا السَّاجِسُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَثَّابٍ قَالَ لَقِيَ أَبُؤُ مَاءَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ لِي رَجُلٌ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَقِيَ مَنْ هَذَا لَيْتَ هَذَا عِنْدِي قَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنْسَانٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیاز شناس آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں ایسے ہوئے تھے۔ قیاز شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بہت مسرور ہوئے یہ بات آپ کو اتنی بھی معلوم ہوئی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

حضرت اسامہ بن زید کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت عورت نے (چوری کر کے) قریش کو پریشانی میں پھنسا دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی حرمت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جاکر ان سے خبر لی عورت کی واردات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہتے تھے کہ اس کے باپ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے کسی کو عرض کرنے کی حرمت نہ ہوتی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ آپ نے فرمایا: بیشک نبی اسراہیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے، حالانکہ اگر غلام بھی ایسا کرتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

حضرت محمد بن اسامہ کا ذکر۔

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد نبوی کے گوشے میں کپڑے پھیلا رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کاش! یہ میرے نزدیک ہوتا۔ ایک شخص نے کہا: ہاں اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ یہ تو

محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ہنرور اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے تھے: اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو میں ان سے محبت فرماؤ۔ حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن امین بن ابی امین ان کے اخیانی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ درست نہیں کرتے تو فرمایا: اپنی نماز کا مادہ کر۔ دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرکہ سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن امین آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدہ سے صحیح نہیں کیے، تو آپ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حجاج بن امین بن ابی امین ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ہنرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت ائمہ امین کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے سلیان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ائمہ امین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گود کھوایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے مناقب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہیات مقدسہ میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی اتنا سنی کہ میں بھی کئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں چنانچہ رسول خدا کے مبارک زمانے کے اندر میں مجھ کو لڑکا تھا اور مسجد میں صویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں

أَمَّا تَعْلَمُ فِي هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَسَامَةَ قَالَ فَطَاطَا ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَتَقَرَّبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْتُ جَنَّتًا.

۹۲۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِالْحَسَنِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مُوَلَّى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنَ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أَسَامَةَ لَا يُقْبَلُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولَهُ فَقَالَ لَا تُجْزِئُكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَبِيٍّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ كَلَّمَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ وَلَا يُجْزِئُكَ فَقَالَ أَيْدُفَلَمَّا وَثَقِيَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ هَذَا أَقَلَّتِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابْنُ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَجَبَهُ فَنَزَلَتْ حَبَّةٌ وَمَا وَلَعَهُمْ أَمَّا أَيْمَنُ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سَلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِرَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْكَخَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۲۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا فَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّتْ أَنْ رَأَى رُؤْيَا أَقْصَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَسَمِعْتُ كُنْتُ غُلَامًا مَّا أَغْرَبَ فَكُنْتُ أَنَا فِي السَّيِّدِ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُ فِي الْمَنَامِ
كَأَنِّي مَلَائِكَةٌ أَخَذُوا بِي فَذَهَبُوا بِأَيِّ النَّارِ فَإِذَا هِيَ
مَطْوِيَّةٌ لِي أَيْتُورِدُ إِذَا دَقَّقْتُ نَأْنِ كَعَقَائِي أَيْتُورِدُ إِذَا
فِيهَا نَاسٌ قَدَّرَ عَنْهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَخَلِقَهَا مَلَكٌ أَخَذَ
فَقَالَ لِي لَنْ تَرَاهُ فَكَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا
حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعَمْ
الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّيْلِ قَالَ سَلِمَ لَكَ كَانَ
عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ النَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَدْنَانَ عَنْ
حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ
عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحَدَّثَنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ
عَنِ الْمُخَذَّجِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ
فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَعَرَفْتُ أَنَّ لَدُنَّكُمْ لَيْسَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا
فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ جَاءَ حَتَّى
جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ
فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُنَيِّبَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا
فَنَيَّبَ لِي خَالٌ مِمَّنْ أَنْتَ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ
أَوَلَيْسَ عِنْدَ كَعْبٍ أَوْ عِنْدَ صَاحِبِ الثَّعْلَيْنِ وَ
أَبُو سَازٍ وَابْنُ مَطْرٍ وَفِيكُمْ الَّذِينَ أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ
الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْبَهُ فَخَرَّ قَالَ كَيْفَ يَعْتَدُ
عَبْدُ اللَّهِ وَالْبَيْلُ إِذَا لَغَشِيَ فَقَرَأْتُ عَنِّي وَالْبَيْلُ

وہ فرشتوں کو دیکھا جو مجھ پر کر ایسی دوزخ کے قریب سے گئے جو
پہنچ کر کوئی طرح غنی اور کمزور کی طرح اس کے دوا کرے تھے اور
اس کے اندر کہتے ہی لوگ تھے۔ انہیں پہچان کر میں کہنے لگا: میں دوزخ
سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ ان میں
سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ درر مست۔
پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب بیان
کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا۔ آپ نے
فرمایا:۔ عبد اللہ بہت اچھا آدمی ہے۔ کاشی! وہ رات
کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت
عبد اللہ رات کو نہ سوتے مگر غور و تدبیر۔

امام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبد اللہ (ابن عمر) نیک
آدمی ہے۔

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ کے مناقب۔

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام کے
ملک میں گیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ
مجھے کوئی اچھا ہم نشین عطا فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب
گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی اثنا میں ایک بوڑھا میرے پیلوں میں بیٹھا۔
میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا: ابو الدرداء۔ میں نے کہا، بیشک
میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا سا ہم نشین عطا فرمائے۔ پس میری اس
آپ کو بھیج دیا ہے انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں
کونے کار ہوں والا ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں کے پاس ابن اہم عبد الرحمن
عبد اللہ بن مسعود انہیں میں جو رسول خدا کی نعین مبارک بنیاد چھپا گل
اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں ہیں جن کو اللہ
تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے؟ یعنی
حضرت عمار بن یاسر! کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ انہیں میں جو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے امرا کو بھی جانتے تھے جن کی کوئی

إِذَا يَغْشَى وَالْقَهَارُ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْأُنثَى قَالَ وَاللَّهِ لَعَدَا أَقْدَامُهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَيْءٍ إِلَى فَيْءٍ.

دوسرا نہیں جانتا تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا: بتاؤ عبداللہ بن مسعود
مورہ الصیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں نے یہ ذکر سنائی وَاللَّهِ لَعَدَا أَقْدَامُهُمَا
وَالْقَهَارُ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى۔ فرماتے گئے کہ خدا کی قسم مجھے
بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے، فرمایا
اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُعِيذَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلَّقَهُ إِلَى الشَّامِ
فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَنَّتَ صَالِحًا
فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
مَتَى أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ
فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ الْيَتِيمِ الَّذِي لَا يَكْلُمُهُ غَيْرُهُ
يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ
أَوْ مِنْكُمْ الَّذِي أَحْبَبَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ
يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ
أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السَّوَادِ أَوْ الْمَسَاكِينِ قَالَ بَلَى
قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَالْبَيْلُ إِذَا
يَغْشَى وَالْقَهَارُ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالسَّكْرَ
وَالْأُنثَى قَالَ مَا ذَالَ بِي هُوَلًا حَتَّى كَادُوا
يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ شام کی طرف گئے اور
جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی نیک شخص
مطافرا۔ پھر یہ حضرت ابودرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے
پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفہ کے رہنے والا
ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ صاحبِ یتیم ہیں کہ جن بھیدوں
کو دوسرا نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب
دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جس کو اللہ
تعالیٰ نے اپنے نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا۔ یعنی
عمار بن یاسر۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں
میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں (یعنی عبداللہ بن مسعود)۔ میں
نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: عبداللہ بن مسعود
وَالْبَيْلُ إِذَا تَجَلَّى، وَالْقَهَارُ إِذَا تَجَلَّى، کو کس طرح پڑھتے ہیں؟
میں نے جواب دیا: وَاللَّهِ لَعَدَا أَقْدَامُهُمَا۔ فرمایا: ہمیشہ یہ لوگ میرے
پیچھے پڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اس سے ہش
دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے پڑھا ہے۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عِيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّسَّابُ
بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَإِنْ أَمِيْنَتَنَا أَيْتُهَا
الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.
۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اللہ بخاری
اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح
امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَتهُ عَنْ حَدِيعَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا هَيْلَ نَجْرَانَ لَا بَعْثَنَ يَعْنِي عَلَيْكَ كَعْرُ
يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاشْرَفَ أَهْلُهَا فَبَعَثَ
أَبَا عَبِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اہل نجران سے منسوب کیا کہ میں تمہارے
اور پر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی
امین ہوگا۔ آپ کے اصحاب منتظر رہے۔ پس
آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
رواۃ منسوب کیا۔

حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر۔

امام حسن اور امام حسین کے مناقب

نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول خدا
نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور
امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب
دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ پتہ پتہ میں نے آپ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے
اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی رہائیوں
میں صلح کرادے گا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اور
امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے یہ ایک اللہ!
میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔
یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر
مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے
سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور
آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کی حضرت انس نے
فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر
سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے دسر کا

باب ۴۵۲ ذِکْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

باب ۴۵۲ مناقب الحسن والحسين رضي الله
عنهما قال نافع بن جبیر عن أبي هريرة قال قال
النبي صلى الله عليه وسلم وسلكم الحسن.

۴۳۲ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَابِرِ
وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَرَأَيْتُ
مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ
أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَحَيْنَ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ.

۴۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ
ابْنِ عَمِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِالْحَسَنِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

۴۳۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ إِسْرَافِيلَ
قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِّي سَمِعْتُ
اللَّهَ بْنَ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ
فِي طَاسٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حَسَنٍ شَيْئًا
فَقَالَ أَشَرُّ قَالَ أَشَبَّهُهُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَحْضُوبًا بِالرُّسْمَةِ.

خطاب کیا ہوا تھا۔

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسول خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اللہ حضرت علی جنس رہے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

ابن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ فقہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کھنسی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہل عراق کھنسی ماننے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے درجہ پھول ہیں۔

۹۳۷ حَدَّثَنَا حَجَّابُ بْنُ الِیَمَنِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى مَا يَقُولُ الْقَوْمُ إِنْ أَجِبْتُهُ فَأَجَبَنِي

۹۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حَصِينٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا لِنَبِيِّ لَيْسَ شَيْبَةً بَعَلِي وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

۹۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِلِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَرَأَيْتُمْ مُحَمَّدًا أَصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

۹۴۰ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَوْ لَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ

۹۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَمِعَةَ ابْنِ أَبِي كَعْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَالَكُهُ عَنِ الْمُخَرَّمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رِيحَانَا مِنَ الدُّنْيَا

باب ۴۲ مناقب بلال بن رباح مولى أبی بکر رضی
الله عنہما وقال النبی صلی الله علیہ وسلم سمعت
دفعاً لعلیک بین یدئ فی الجنة.

۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَلیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبی سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَمْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَمْرٌ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا
وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالَ.

۴۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصِ بْنِ
بِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبِي لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ
كُنْتُ رَاغِبًا أَشْتَرِيكَ لِنَفْسِكَ
فَأَمْسِكْنِي وَإِنَّمَا أَشْتَرِيكَ لِلَّهِ فَقَدْ عَنِي
وَعَمِلَ لِلَّهِ.

باب ۴۳ ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ عِلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَذْرٍ وَقَالَ
اللَّهُمَّ عَلِّمْنَا الْحِكْمَةَ.

باب ۴۴ مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه

۴۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاقِدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ هِلَالٍ
عَنْ أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعَفًا وَأَبِي
رَوَّاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبْرُهُمْ فَقَالَ
أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ جَعَفٌ
فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَّاحَةَ فَأَصِيبُ وَ

حضرت بلال بن رباح مولى ابو بکر کے مناقب
رسول خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے
آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے
حضرت ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں
نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد
کیا تھا۔

حضرت قیس بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضرت بلال نے حضرت ابو بکر سے کہا:۔
اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا
ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے
الہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجئے تاکہ
میں وہ کام کروں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔

حضرت ابن عباس کا ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا
کر دعا کی: اے اللہ! اسے حکمت سکھا
دے۔

حضرت خالد بن ولید کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ حضرت جعفرؓ اور حضرت ابن رواحہؓ
کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔
چنانچہ فرمایا: اب مجھ سے کوئی نہ سنبھالا، پس شہید ہو
گئے۔ پھر جعفرؓ نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہؓ نے
پکڑا اور وہ بھی مجاہد شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں
اشک بار تھیں۔ یہاں تک کہ مجھ سے کوئی نہ سنبھالے اور ان کی تمناؤں میں سے

ایک تلوار نے پکڑا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
فتح مرحمت فرمایا۔

حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے مناقب

سروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے
حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے منہ مایا کہ
وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں،
جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
سنائے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو، عبداللہ بن
مسعود سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور
ساذن بن جبیل۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب
کا نام پہلے لیا یا ساذن بن جبیل کا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضول بات کہنے
والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا
کہ مجھے تم میں سے وہ آدمی زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق
زیادہ اچھے اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو،
عبداللہ بن مسعود، سالم، مولیٰ ابو حذیفہ ابی بن کعب اور
ساذن بن جبیل سے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام گیا، پھر در رکعت
نماز پڑھ کر دعا کی، اے اللہ! مجھے کوئی جہنشین عطا فرما۔ پس میں نے ایک
بڑے کو آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ میرے نزدیک آیا تو میں نے کہا امید
ہے کہ میری دعا مستجاب ہوئی۔ بزرگ نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے
میں! میں نے کہا، کوفہ سے۔ انہوں نے فرمایا: کیا آپ میں وہ حضرت
عبداللہ بن مسعود انہیں جو غلین مبارک، بیکہ اور حجاج لکھنے ساتھ
لکھا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت عمار بن یاسر انہیں یہاں
جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت

عَبْدُ اللَّهِ تَذَرُ فَإِنْ حَقَّ أَخَذَ هَاسِيْفٌ مِنْ سَيْفِهِ
اللَّهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ.

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۴۶ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ
ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَسْأَلُ أَحَبَّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْتَقْبِلُ الْقُرْآنَ مِنْ
أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَبْدَ أَبِيهِمْ وَسَالِمٍ
مَوْلَى ابْنِ حُذَيْفَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأَيِّ أَوْ بِمُعَاذٍ.

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۴۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنْ مِنْ
أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُ خُلَافًا وَقَالَ أَسْتَقْبِلُ الْقُرْآنَ
مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ
حُذَيْفَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۹۴۸ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مِغْبَرَةَ
عَنْ عَلْقَمَةَ وَخَلَّتِ الشَّامُ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ لَيْسَ لِي جُلَيْسٌ فَأَرَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَخَلَّاهُ
قُلْتُ أَرَجُوا أَنْ يَكُونُوا اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ
قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُرَيْشِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ
الَّذِي صَاحَبَ الثَّعْلَبِينَ وَالْمُوسَاةَ وَالْمُطَّلِبَةَ أَوْ
لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ لَمْ
يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي لَا يَجْنُ عُيُوبُهُ

كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَ النَّبِيلُ فَقَرَأَتْ وَ النَّبِيلُ
إِذَا يَنْشَأُ وَ النَّهَارُ إِذَا تَجَافَى وَ الدَّكْرُ وَ الْأُنْثَى
قَالَ أَفَرَأَيْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ
إِلَى فَيْتَ مَا نَأَى أَلْهُوَ لَا حَقَّ كَادُ أَيْدِي وَنِي.

۹۴۹

عذیفہ انہیں، جو ان اسرار کے بھی جاننے والے ہیں جنہیں دوسرے
نہیں جانتے؛ اچھا بتائیے کہ عبداللہ بن مسعود بھلا سورہ واصل کو کس
طرح پڑھتے ہیں؛ پس میں پڑھنے لگا: وَالْقِيلُ إِذَا يَنْشَأُ، وَفَافَا إِذَا
تَجَافَى، وَالدَّكْرُ إِذَا تَجَافَى، پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن

عبدالرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عذیفہ

سے دریافت کیا کہ میں ایسے شخص کا نام بتائیے جو سورت اور سیرت
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر ہو، تاکہ ہم ایسے
بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے
شخص سے واقف نہیں جو سورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ
بن مسعود کی نسبت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
جب میں اور میرا بھائی ام دوہوں میں سے (مدینہ منورہ) آئے
تو ہم یہاں کافی مدت رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت
عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں
اور ان کی والدہ محترمہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں آتے ہوئے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

حضرت معاویہ کا ذکر۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
معاویہ نے نماز مشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے
پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا اس نے واپس آکر
حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المؤمنین معاویہ کے بارے
میں کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

۹۴۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ إِدْرِاسَ عَنْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ
سَأَلْنَا حَاضِرَةً عَنْ رَجُلٍ قَرِيبٍ النَّسَبِ وَ الْهَدْيِ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ
فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْنًا وَ هَدَبًا وَ دَلًّا
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

۹۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدِمْتُ
أَنَا وَ أَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَسَكَنَّا حَيْثُ مَا تَرَى إِلَّا أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَرَى بَيْنَ دُخُولِهِ وَ دُخُولِ
أَقْرَبِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۳۱۱ ذِكْرُ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
۹۵۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ
عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ
مَعَاوِيَةَ بَعْدَ الْوُضْءِ بِرُكْعَتَيْنِ وَ رَعْنَدَهُ مُؤَدِّي الْبُيُوتِ
عَبَّاسُ فَاتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ادْعُهُ فَإِنَّهُ صَحَابِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ
عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ مَنَّهُ
لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ
إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ.

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھنے کو نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریلؑ نہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ لیکن آپ ایسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں سے کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے شریک کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے شریک کی فضیلت

۹۵۳ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُرَّانَ ابْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَصَلُّوْا صَلَوةً لَقَدْ مَجَّبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَ لَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

بَابُ ۱۲ مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۹۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ لَيْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي .

بَابُ ۱۳ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ۹۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَلْبَسْتُمَا أَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَاغَاثِ هَذَا جِبْرِيلُ يُبْعَثُ بِكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَارَى تُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَذَكَرُوكُمْ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوعَاتِ عَمَّا أَنْ وَاسِيَةُ أُمِّرَاءَ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّرِيفِ عَلَى سَائِرِ الطُّعَامِ .

۹۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ كَسِيمَ السُّدِّيَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

تمام کھانوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ بیار پڑیں تو حضرت ابن عباس عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے: اے اُمّ المؤمنین! آپ ایسی مبارک جگہ پر جہاں سچے پیش خیمے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ موجود ہیں ایوان فرماتے ہیں کہ جب جنگ جمل سے پہلے حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تاکہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر مائل کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ حضرت عائشہ، دنیا اور آخرت میں رسول خدا کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو انطا لیا ہے کہ ان (حضرت علی) کی پیروی کریں گے یا ان (حضرت عائشہ) کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمیشہ حضرت اسامہ سے ہار مار لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہو گئی حضرت انسید بن حنفیر نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے غیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہو گئی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ازواج مطہرات میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہ کے گھر کی طبع کے باعث تھا۔ جب ان کی باری آئی تو آپ کو کون ہوا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول خدا کی خدمت میں ہادیہ حضرت عائشہ کی ہانک کے روز بیچ کر لے کر آتے تھے اس پر تمام ازواج مطہرات حضرت اُمّ سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے اُمّ سلمہ! خدا کی قسم لوگ اپنے ہادیے بارگاہ رسالت میں اس روز پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ مال کی جہیں بھی اسی طرح ضرورت ہے جس

النِّسَاءُ لِفَضْلِ الشَّرِيفِ عَلَى الطَّعَامِ
۴۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَیْرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَشْكَتْ نَجَاءَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِرِينَ عَلَى قَرْطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ؟
۴۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَیْرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَشْكَتْ نَجَاءَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِرِينَ عَلَى قَرْطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ؟
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَفِیْهُمُ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَتَيْنَاهُ وَجْهَتُنِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لَتَتَّبِعُوهُ أَوْ يَأْتِيَا هَا.

۴۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي طَلَبِهَا فَأَذْرَكَهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا انْشَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَتَرَلَّتْ آيَةُ التَّيْمِمِ فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ حَنْفِيرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا أَوْ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ فَقَطِرَ الْأَجْعَلُ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

۴۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ آيَتُنَا غَدًا أَحْرَصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ.

۴۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ يَهْدِيَا لَهُمْ يَوْمَ مَرَضِهِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا جِئْتُمْ صَوَاحِبِي إِلَى أَوْ سَمِعْتُمْ فَقُلْنَ يَا أُمُّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ يَهْدِيَا لَهُمْ يَوْمَ مَرَضِهِ لَوَقَّعْنَا نُرِيدُ الْخَيْرَ لَكُمَا تَرِيدُونَ عَائِشَةَ تَرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

طرح عائشہ کو ہے۔ لہذا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول خدا لوگوں کو یہ حکم فرمادیں کہ میری خدمت میں دریہ پیش کر دیا کرو خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت اہم سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کر دیا تو آپ نے منہ پھر لیا۔ جب انہوں نے دوسری مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: اے اہم سلمہ! مجھے عائشہ کے

يَا مَرْءَ النَّاسِ يَتَخَرَّوْا إِلَيَّ حَيْثُ مَا ذَرَقَالَتْ كَذَكَّرْتُ ذَلِكَ
أَمْرَسَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ
إِلَيَّ ذَكَّرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَّرْتُ
لَهُ فَقَالَ يَا أَمْرَسَلَمَةَ لَمْ تَكُونِي فِي عَائِشَةَ مَرَّةً وَاللَّهِ مَا تَرَى
عَنِّي الْوُجْهَ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ وَمِنْكُمْ عَدُوٌّ هَذَا.

ہر سے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا انم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بارہ — ۱۵

انصار کے مناقب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا، دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ دے گئے (سورۃ الحشر، آیت ۹)"

فیضان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے بارے میں پوچھا کہ یہ نام آپ حضرات نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس نام سے موسوم فرمایا ہے؟ جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی فرد کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے: آپ کی قوم نے فلاں روز فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اپنے رسول کی کامیابی کے لیے مقرر فرما رکھا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان کی جماعتیں منتشر ہو گئیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر فرمایا (یعنی انصار کے لیے)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز بعض انصار کہنے لگے کہ مال قریش (صحابہ کرام) کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش (کفار مکہ) کا خون ہماری گولیاں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے سپرد کیا جا رہا ہے جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے متعلق مجھے تک یہ بات پہنچی ہے اور تم مہوٹ نہیں لو لاکرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بات

باب مناقب الأنصار، والَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تَسْمَعُونَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ قَالَ بَلْ سَمَّانا اللَّهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمُشَاهِدَهُمْ وَيَقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَيَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا أَوْ كَذَا۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ بَعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَأُوهُ هَمًّا وَ قُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجَرَحُوا فَقَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاعْطَى قُرَيْشًا وَاللَّهُ إِنَّ هَذَا لَكُنَّ الْعَجَبُ إِنَّ سَيُوفَنَا نَقَطًا مِنْ دِيَارِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُدْرِكُ عَيْنِيهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا الْأَنْصَارَ فَقَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَأَنُّوْا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ

پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مالِ فیتہ نے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے بارے میں ارشادِ رسولِ عربی۔

حضرت عبداللہ بن زید نے رسولِ خدا سے روایت کی ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا یہ فرمایا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلافتِ حقیقت نہیں سہمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات تھی۔

مہاجرین و انصار کی مواخات قائم فرماتا۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے امداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمن سے کہا کہ مجھے مالِ میری حالت انصار میں سب سے اچھی ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتائیے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقار کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹے تو کچھ نہیں یاد رکھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی

قَالَ اَوْلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَاءِ حِمْرَ اِلَى يَوْمِهِمْ وَتَرْجِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِكُمْ لَوْ سَدَّكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَدَّكَتْ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ بَابًا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْأَنْصَارُ لَسَدَّكَتْ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَدَّكَتْ وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بَأْسِي وَارْتَحَى أَوْدَةٌ دَنَصَرُودَةٌ أَوْ كَلِمَةٌ أُخْرَى.

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

۹۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَدٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ أَكْثَرَ الْأَنْصَارُ مَا لَا فَاقِسِمٌ مَا لِي يَنْصَفِينِ وَ لِي إِمْرَأَتَانِ فَإِنْ نَظَرْتُ أَحَبَّتُهُمَا إِلَيْكَ فَسَتِهُمَا لِي أَكَلْتُهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُمَا فَتَزَوَّجْهُمَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سَوْقُكُمْ قَدْ تَوَّجَّهْتُمْ عَلَى سَوْقِ بَنِي قَيْنِقَارٍ فَمَا أَقْلَبَ إِلَّا وَمَعًا فَضَلُّوا مِنْ أَوَّلِ سَنَةٍ ثُمَّ تَابَعُوا الْعَدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ مَأْوِيهِمْ أَكْثَرُ صَفْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ

كَمْ سَقَّتْ إِلَيْهِمَا فَتَالَ نَوَاقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ
أَوْ نَوَاقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ مَشْكُ
أَبْرَاهِيمَ

۹۶۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ
عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ
وَكَانَ كَثِيرُ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمْتُ
الْأَنْصَارُ أَتَى مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَعْدُ فَسَمِعَ
مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي إِمْرَأَتَانِ
فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا
حَلَّتْ تَزَوَّجَتْهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ
اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يُرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى
أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقْطِطَ فَلَمْ يَبْنِ
إِلَّا لِيَمِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ وَضُرَّ مِنْ صَفَاةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغِيرَمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ
إِمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سَقَّتْ فِيهَا فَتَالَ
وَمِنْ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ
أَوَّلُوهَا بِشَاةٍ

۹۶۹. حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو هَتَامٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْمَغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ
عَنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنْ سَمِعْنَا وَبَيْنَهُمُ الْخُلُقُ قَالَ
لَا قَالَ تَكْفُرُونَا أَلَمْؤُمَةً وَتَشْرِكُونَا فِي الشَّرِّ قَالُوا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

۹۷۰. حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عِدِّي بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

طرح اگلے روز گئے۔ پہلے ایک مدد جیب وہ آئے تو ان کے اوپر زبرد نشان تھا
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سوچا تو یہ عرض گزار ہوئے کہ
میں نے شادی کر لی ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے کتنا ہر دیا ہے؟ جواب دیا
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس
حضرت عبدالرحمن بن عوف تشریف لائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم
فرمادی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار
اس بات سے واقف ہیں کہ ان میں سے سب سے زیادہ مال میرے
پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اہل آپ کے درمیان آدھا
تقسیم کر لیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو
پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہذا جب وہ سلال
ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیتا۔ حضرت عبدالرحمن نے
جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے۔
اس مدد جیب وہ بازار سے لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پیسے کر آئے۔
تو اسے ہی دونوں کے بعد جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زبرد دیکھتے تھے۔ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو یہ
عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے
پوچھا، کتنا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گھٹلی کے برابر ہوتا یا سونے
کی گھٹلی یعنی ٹولی۔ فرمایا، وسمیہ بھی کرو دو خواہ ایک ہی بکری سے میرے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار
بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ان (ہاجرین)
کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمایا مجھے۔ آپ نے فرمایا
ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے
انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے :-

بِسْمِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِ حُبِّ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لِلْحَبَشَةِ
إِلَّا مَوْءِنٌ وَلَا يَعْصِيهِمْ إِلَّا مَنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ
اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ.

۹۴۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِم حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْةُ
الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَأَيْةُ النِّفَاقِ بَغْضُ الْأَنْصَارِ
بِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ
أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۹۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرِثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْغَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتِسَاءَ وَالْضَّبْيَانِ مُتَبَلِّلِينَ
قَالَ حَبِيبَتُ اللَّهِ قَالَ مِنْ عَرَبِيٍّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ
النَّاسِ إِلَيَّ قَالُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۹۴۳ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
يُحْيَى بْنُ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ
زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ
أَمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَالَّذِي لَقِيتُ رَجُلًا أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ.

بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ
۹۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ
الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ أَتْبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ
أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِثْلَ أَتْبَاعِكَ إِلَهَ الْإِيمَانِ
إِلَهِي لَيْسَ قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ.

۹۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

سليمان کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت نہیں
رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے
محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت
رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے
عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

رسول خدا نے فرمایا مجھے انصار سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے
دیکھا، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی
سے آرہے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرود
کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ آپ نے فرمایا: خدا گواہ
ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے پیارے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا
اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے
سب لوگوں سے پیارے ہو۔

انصار کی پیروی کا بیان۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
انصار بارگاہ رسالت میں عمر بن غزافہ ہوئے نہ ہر نبی کے پیروکار
ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے لہذا
دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو ہم میں شمار
فرمائے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمر و راوی) نے یہ
ابوجہرہ کو انصار میں سے ایک آدمی نے فرماتے ہوئے۔

مَرَّةً قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمزةَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ
لِلْأَنْصَارِ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا فَإِن قَدِ اتَّبَعْنَاكَ
فَادْعُ اللَّهَ أَن يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ
مِّنْهُمْ قَالَ عُمَرُ وَفَدَّ كُرْبَتُهُ لِبَنِ أَبِي لُبَيْلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظَنُّهُ
زَيْدُ بْنُ أَسْقَمٍ

بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

۹۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَدَّاسٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي
فَقَالَ سَعْدُ مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ وَقَالَ
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ
النَّسَائِيَّ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

۹۷۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ
أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُو عَبْدِ
الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ

۹۷۸- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ
أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ
دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدُ الْأَشْهَلِ
ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ قَوْمٍ

سنا کر انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے :- ہر نبی کے
پیرو کار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔
پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیرو کاروں کو بھی ہم میں شمار
فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی :- اے اللہ! ان
کے پیرو کاروں کو ان میں شمار فرما! عمرو بن لوی کہتے ہیں کہ میں نے
ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا :- زید نے ایسا
ہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ زید بن اسقم ہیں۔
انصار کے گھرانوں کی فضیلت۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- انصار کے گھرانوں
میں سے بنو نجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر
بنو حارث بن خزرج اور پھر بنو ساعدہ۔ غرضیکہ انصار کا ہر گھرانہ
ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت
دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کہتے ہیں گھرانوں
پر فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت ابو سعید نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی
اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ
ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں
سے بہترین بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ
ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- بے شک انصار کے گھرانوں میں سے
بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث کا
اور پھر بنو ساعدہ کا۔ اگرچہ انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی
حالات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت انسید نے کہا :- کیا

الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَجَعَلْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو
أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا خَيْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ سَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُرٍّ
الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَدْلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَتِ
تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ .

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ
أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْصِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَرِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِنَا
شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
بَيْنَ خُصَيْبٍ وَرَجُلَيْنِ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِلَ
تَسْعَمِلُونِي كَمَا اسْتَعْمَلْتُمْ فَلَمَّا قَالَ سَتَلْقَوْنِي بَعْدِي
أَثَرُهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْصِ .

۹۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِنَا
شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ
إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنِي بَعْدِي أَثَرُهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَ
مَوْجِدُكُمْ الْخَوْصِ .

۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
جِئْتُ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِي أَنْ يَقْرَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ
فَقَالُوا لَا إِنْ أَنْ تَقْطِعَ لِأَخَوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
مِثْلَهَا قَالَ لَا مَالًا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَتَأْتِ
مِصْبِي بِكُمْ بَعْدِي أَثَرُهُ .

بَابُ ۱۲۳ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرِ
الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرَةُ .

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

آپ نے انہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین
گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں لکھا۔ تو حضرت سعد بن کربی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ
آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں لکھا
ہے۔ فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے
بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسول خدا کی انصار کو تلقین۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
اے گروہ انصار! صبر کرو، یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے
ایک آدمی بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا اور یا رسول اللہ! کیا آپ
مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے، ہذا
فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی
جائے گی، لہذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: تم
میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہذا
صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہمارے
کے جگہ حوض کوثر ہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی
علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے عمر بن ابی جابر بن مکہ دیکھا
وہ عرض گزار ہوئے کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہم
مہاجرین کو بھی اسی طرح جاگریں نہ مل جائیں، فرمایا اگر یہ پسند نہیں
تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو، میرے بعد تم دیکھو
گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

انصار اور مہاجرین کے لیے رسول خدا نے دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

فَاطْفَاةٌ فَيَحْلَلُ يُرِيَانَهُ أَذْهَمًا يَا كَلَانَ كِبَاثًا
طَاوِيَيْنَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَجِئَكَ اللَّهُ اللَّيْلَةُ أَوْجِبَ مِنْ
فَعَايِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى الْقُسِيِّمْ دُ
لُوكَانَ بِهِمْ خَمَصًا صَدًّا وَمَنْ يُؤَقِّ شَمَّ نَفْسِهِمْ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُغْلَبُونَ.

یہی ممان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے
میں حالانکہ دونوں ساری رات جھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت
وہ مجاہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے
فرمایا: تمہاری رات کی کاگریر کا سے خدا بہت خوش ہے اور اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔
اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا یا گیا تو
دی کا سیاب ہیں۔ (سورہ الحشر، آیت ۹)

انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ أَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَادَرُوا
عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَنِي حَدَّثَنَا
شَاذَانُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَابُنا شُعْبَةُ بْنُ
الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ نُسَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
بِجُلُوسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَبْكُوتُ
فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ خَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَبَّرَ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بَرْدٍ قَالَ فَصَبَّ
لِيَمْنَبِرٍ وَلَمْ يَصْعَدْكَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَمِدَ اللَّهُ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ
كَرِهُوا دَعَايِي وَقَدْ فَضَّلُوا الدُّعَا عَلَيْهِمْ
وَدَعَايِي الدُّعَا لَهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ
تَجَادَرُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس
سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات
پر روتے ہیں؟ جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ پس یہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے
اور صورت حال عرض کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر
تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سر اس مبارک پرچی کی طرح
باندھ دیا۔ لاوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور
منبر پر یہ آیت کا آخری میٹھا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک
کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ محدہ کی تھیلی کے مانند میرے خرم زاد
ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق
باقی ہے لہذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں
قصور وار ہیں ان سے درگزر کرنا۔

۹۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى يَقُولُ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْعَسِيلِ سَمِعْتُ عَمْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحَقَهُ مَتَّعِظًا بِهَا عَلَى مُنْكَبِيهِ وَ
دَعَا لَهُ عَصَابَةٌ دَسَمًا وَحَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ
اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آخری آیہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے
دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے پلٹتی
پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: دوسرے
لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ

يَكْتُرُونَ وَكَفَلُ الْأَنْصَارِ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمَدْحِ فِي
النَّطَاءِ وَفَتَنَ دَلِي مِنْكُمْ أَمْرًا يَصْنَعُ فِيهِ أَحَدًا
أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَتَجَاوَزْ عَنْ
مُسِيئَتِهِمْ -

۹۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ
كَرِهُوا دُعَايِي وَالنَّاسُ سَيِّئُ الثَّرْوَةِ وَيَقْتُلُونَ فَأَقْبَلُوا
مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ -

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ -
۹۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّةً حَبَشِيَّةً
فَجَعَلَ أَصْحَابَهُ يَمْسُرُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ
أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَّا دِيلُ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ خِيَرَهُمْ مِنْهَا أَوْ أَلَيْنَ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ
سَيِّعًا النَّسَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۹۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَفْضَلُ
بْنُ مَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ
الْعَرِشِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو
صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
فَقَالَ رَجُلٌ لَجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَهْلُ الْعَرِشِ
فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَيْنِ ضِعَاثٌ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ الْعَرِشِ
الرَّحْمَنُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ -

۹۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُورَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ

ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس ہر کوئی
تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا
نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو نظر
استحسان سے دیکھے اور ان کے قصور و ارا افراد سے درگزر کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار متعدد کی تحصیل کے امتیاز سے
محرم اسلام ہیں۔ دوسرے لوگ غنیمت بڑھتے جاویں گے لیکن انصار
کم ہونے جاویں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا
اور قصور و ارا افراد سے درگزر کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ کے مناقب۔

حضرت جابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عہدہ تحفے کے طور
پر پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پیر پیر کر اس کی نیکی پر
تعجب کرنے لگے۔ فرمایا: تم اس کے ملامت ہونے پر تعجب کرتے
ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے روال اس
سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی نرم ہوں گے۔
حضرت انس نے بھی حضور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی
وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔ نیز امش، ابوصالح،
حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح
روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت
برا تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں
قبیلوں کے درمیان جو عہدہ قدرے شکر رنجی تھی، اور نہ میں نے خود
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن
معاذ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا تھا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
سعد بن معاذ کے حکم پر (نبی کریم کے یہودی) قلعہ سے باہر نکل

حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 أَنَسًا تَزَكَّى عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَسْأَلَ
 النَّبِيَّ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قِيَّيْبًا مِنَ الْمَجْدِ
 قَالَ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا إِلَى خَيْرٍ كَفَرُوا
 سَيِّدُكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ تَزَكَّوْا عَلَى
 حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تَقْتُلَ مَقَاتِلَتَهُمْ
 وَتُسَبِّحَ فَرَارِيَهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ
 بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

بَابُ مَنْقِبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حَضِرٍ وَعَبَا دَانَ بِشِيرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۹۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِمٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ
 هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَذَا لُؤْلُؤَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى
 تَلَّكَمَا فَتَفَرَّقَا فِي التَّوَرِّ مَحْضًا. وَقَالَ مَحْمَدُ عَنْ
 ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حَضِرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
 وَقَالَ سَادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِرٍ
 وَعَبَا دَانُ بْنُ بِشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنْاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۹۹۳- حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ دُرٍّ
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْبِلُوا الْقُرْآنَ مِنْ
 أَرْبَعَةِ مَوَاقِعَ مَسْعُودٍ وَمَالِكٍ وَمُؤَلَّى أَبِي حَذِيفَةَ وَ
 أَبِي مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ.

بَابُ مَنْقِبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ
 قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.
 ۹۹۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد
 کے قریب پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے
 بہترین آدمی کے لیے نفعی قیام کرو یا اپنے سردار کے لیے۔ پھر
 آپ نے فرمایا: اسے سدا یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آگئے ہیں۔
 حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جو ان میں رونے کے قابل
 ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی مورتوں اور بچوں کو قید کر
 لیا جائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے حکم الہی کے مطابق فیصلہ
 کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھیری رات
 میں دو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو ان دونوں
 منزلت کے آگے آگے ایک نور تھا جب وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے
 لیے جدا ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے سامنے ہو گیا۔ معنی ثابت
 اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اسید بن حضیر اور دوسرے
 ایک انصاری۔ حماد ثنابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آنے والے حضرت اسید بن حضیر اور حضرت
 عباد بن بشر تھے۔

حضرت معاذ بن جبل کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
 قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو: ابن مسعود
 سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابی اور معاذ بن جبل سے (رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما)

حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ واقعہ انک سے پہلے وہ نیک آدمی تھے
 حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو سَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْجَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْأَخْزَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ مِرْفَى الْأَسْلَافِ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا قَبْلَ أَنْ نَكُونَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَائِبِ كَثِيرٍ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبد الاشجل کا، پھر بنو حارث بن عزر ج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

حضرت ابی بن کعب کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبد اللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو، چنانچہ سب سے پہلے عبد اللہ بن مسعود کا نام آیا، پھر سالم مولیٰ ابی ہریرہ، سہل بن عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہم کا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا:۔
تھے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورہ تم یٰن الذین لغزو ا پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا: ہاں۔ پس یہ روئے گئے۔

حضرت زید بن ثابت کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی ابی، سہل بن عبد اللہ، ابو زید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ ابو زید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ایک چچا ہیں

حضرت ابی طلحہ کے مناقب

باب مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ وَقَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ لَا زَالَ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَابْدَأُوا بِهِمْ وَمِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُدَيْبَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَابْنُ كَعْبٍ.

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ مِنَ الَّذِينَ لَا يَكُنْ أَمْرِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كُنْ وَأَقْرَأَ وَسَلَّامِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى.

باب مناقب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحْمَمَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةً كُلُّهُمْ مِنْ الْأَنْصَارِ ابْنُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَابْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لَا يَسْ مِنْ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عَمْرٍو مَيِّ.

باب مناقب ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي النَّسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمَ أُحُدٍ إِذْ هَمَّ النَّاسُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَمَ
بِهِ عَلَيْهِ بِحُجْفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا
شَدِيدَ يَدٍ الْقَبْدَ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ
الرَّجُلُ يَمُومًا مَعَهُ الْبُحْبُوحَةُ مِنَ الثَّقِيلِ فَيَقُولُ اللَّهُ هَا
لِيَابَا طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ
وَأَنْتَ لَا تَشْرَفُ بِصِيبِكَ سَهْمٌ مِنْ سَهَامِ الْقَوْمِ
تَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بَدَتْ أُنْثَى
بِكُرٍّ وَأُمِّ سَلِيمٍ وَإِنَّهُمَا لَكُنَّ شَيْئَانِ أَرَى خَدَمَ سَوِيحَاتٍ
تَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى مُتَوَلِّهِمَا تَقْرَأُ غَانِمًا فِي أَخْوَاهِ
الْقَوْمِ ثُمَّ تَدْعُوَانِ فَيَتَمَلَّأُنِيَا ثُمَّ يَجِيئَانِ تَقْرَأُ غَانِمًا
فِي أَخْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ الشَّيْءُ مِنْ يَدَيَّ ابْنِي
طَلْحَةَ أَمَّا مَرَّتَيْنِ وَرَأَمَّا ثَلَاثًا

بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي النَّسْرِ قَالَ سَمِعْتُ
مَا لَكَ إِحْدَثَ عَنْ أَبِي النَّسْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِي سَبِيحٍ قَالَ مَا
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا حَذِيثًا يَنْشُرُ
عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَلَا يَعْبُدُ اللَّهُ نَبِيَّ
سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ تَرَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَا لَكَ
الْآيَةُ أَوْ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عُبَادٍ
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں جب
لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر دگر نکل گئے تھے تو حضرت
ابو طلحہ آپ کے لیے دُعال کی طرح بن کر رہے۔ حضرت ابو طلحہ
بڑے تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس
دوران کی دُریاتین کمانیں ٹوٹی تھیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر
ادھر سے گزرتا تو رسول خدا فرماتے: یہ نیول کو ابو طلحہ کے آگے
ڈال دو۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر اوٹھا کر کے معانہ
فرمانے لگے تو حضرت ابو طلحہ من گڑا ہوئے: اے اللہ کے
نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اوٹھا کر کے نہ دیکھئے،
مبادا مائوس کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ حضور آپ پر قربان
ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلمہ کو دیکھا کہ دونوں
نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زویر نظر آتے
تھے اور دونوں اپنی پیچھے پر مشکیں لاد کر لارہی تھیں اور پیاسے
مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جانا اور پانی
لانا یہی ان کا معمول رہا۔ اس دور حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دُریاتین مرتبہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے مناقب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے زمین
پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے
ہے ماسوائے حضرت عبداللہ بن سلام کے۔ راوی کا بیان ہے
کہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ نَبِيَّ اسْرَءِیْلَ مِنْ
شَخْصٍ نَّوْا بِیْ وَیْ۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں
کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے
یا حدیث میں موجود ہے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا
جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔

لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصری ذکر کرتے ہوئے
 پر عین اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور میں نے اس سے کہا:-
 ”جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے“
 جواب دیا: ”خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے بلے
 میں ایسی بات کہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں
 نے ایسا کیوں کہا میں نے عہد نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ
 کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و عریض اور
 سرسبز و شاداب باغ کے اندر ہوں، اس باغ میں لوبے کا ایک
 ستون ہے، جس کا پچھلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے اور پٹے
 حصے میں ایک کندھی ہے۔ مجھے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھیں۔ میں نے کہا:-
 اس پر میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں پس ایک غلام میرے نزدیک آیا اور اس نے
 پیچھے سے میرے کپڑے سیٹے تو میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ ستون کے اوپر پٹے
 حصے تک جا پہنچا اور میں نے کندھے کو کھڑکیا۔ مجھے کہا گیا کہ اسے مضبوطی
 سے پکڑنا۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا:- وہ باغ تو اسلام
 ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ کندھا اسلام کی مضبوطی
 رکھی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ
 بن سلام تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ
 بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وریفہ ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ
 آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ میرے
 ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستواؤں کھجوریں کھلاؤں۔ ہم گھر میں
 داخل ہوئے تو انہوں نے کہا:- آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا
 عام رواج ہے۔ جب آپ لاکسی آدمی پر قرض ہو اور وہ آپ کو
 گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیر سی چیز بھی تحفے کے طور پر دے
 تو اسے نہ لین کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے مندرجہ
 شعبہ والی روایت میں بینت کا لفظ نہیں ہے۔

رسول خدا کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اللہ عزوجل کی فضیلت

عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعَتْهُ
 فَقُلْتُ إِنَّكَ جَاهِلٌ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ
 مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ
 مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَلِكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَ
 رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ نَّعِيمِهَا وَخُضْرَتِهَا
 وَسَطَهَا عُمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ
 فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُمُودَةٌ فَقِيلَ لَهُ ارْقُ قُلْتُ لَا
 أَسْتَطِيعُ فَاتَانِي مَنُصَفٌ فَرَفَعَ رِثَاءِي مِّنْ خَلْفِي
 فَرَفَعْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَاخَذْتُ بِالْعُمُودَةِ
 فَقِيلَ لَهُ اسْتَبْسِمْ فَاسْتَبَسَّكُمْ وَرَأَتْهَا لَيْلَى بِنْتُ
 قُصَيٍّ فَخَصَّصَتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْلُكَ
 الرُّوُضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ
 وَتِلْكَ الْعُمُودَةُ عُمُودَةُ الْوُضْئِ فَأَمْتُ عَلَى الْإِسْلَامِ
 حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَ
 قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعَاذُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبٍ عَنْ
 مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ
 وَصِيفٌ مَّكَانٌ مَّنُصَفٌ.

۱۰۰۱. حَدَّثَنَا سَيْسَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ
 فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ
 لَا تَجِئْ فَاطْمَعُكَ سَوِيْقًا وَتَمَرًا وَتَدْخُلْ فِي
 بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ بِأَرْضِ الرَّبِّ بِأَمْرٍ فَإِنْ إِذَا كَانَ
 لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِي إِلَيْكَ جَمْلَ بَيْنِ أَهْلِكَ
 شَعِيرٍ أَوْ جَمْلَ قَبْ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّ رِبًّا وَلَهُ يَدُوكِ
 النَّصْرُ وَالْأُودُودُ وَذَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ.

بَابُ تَرْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ
 وَفَضْلَهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مُعَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مُعَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَىٰ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزَمْتُ عَلَىٰ امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَمْتُ عَلَىٰ خَدِيجَةَ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ تَتَزَوَّجَ بِمَا كُنْتُ أَسْمَعُ يَذْكُرُهَا وَامْرَأَةُ اللَّهِ أَنْ يَبْشَرَ هَابِشِيَّتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحَ الشَّاةَ فَيَهْدِي فِي خَلْوَتِهَا مِنْهَا مَا يَسُحُّهُنَّ.

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزَمْتُ عَلَىٰ امْرَأَةٍ مَا عَزَمْتُ عَلَىٰ خَدِيجَةَ مِنْ كَفَرَةٍ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَ بِهَا بَعْدَ هَاشِلَاتِ سِنَيْنِ وَامْرَأَةُ رَبِّهِ عَنَّا وَجَلَّ أَوْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَبْشَرَ هَابِشِيَّتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مُعَمَّدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزَمْتُ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَمْتُ عَلَىٰ خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ ذِكْرُهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَصْصَاءً

محمد، عیدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبد اللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے زلف کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کا پتہ دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے براہ راست یا جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر فرماتے سہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے امعاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنی والی عورتوں کے

فَرَبَّعْتُهَا فِي صَدَأٍ رُوحٍ خَدِيجَةَ فَرَبَّعْتُهَا لَمْ
كَانَتْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا أَمْرًا إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ
إِنَّمَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَرًا نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ
قَالَ نَحْمُ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا
نَصَبَ.

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

بْنُ قُصَيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا خَدِيجَةُ
وَأَنْتَ مَعَهَا إِنَّا نَفِيضُهَا دَامَ أَذْكَامُ أَوْ

شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَنْتَ كَإِذَا هِيَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّْي وَبَشَرُهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ

قَصَبٍ لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ

بْنُ جَبْرِيلَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِسْتَأْذَنْتُ

هَالِكَةَ بِذَاتِ خَوْلِيجٍ أَخَذَتْ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَفَ اسْتِئْذَانُ

خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالِكَةُ قَالَتْ

فَقِمْتُ فَقُلْتُ مَا تَذَكُّرُ مِنْ عَجُوزٍ وَنَحْوِهَا شَرُّ

قَوْلٍ شَرُّ آيَةِ الشُّدَّاقِينَ هَكَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ

أَبَدَكَ اللَّهُ خَيْرَ أَمْتِهَا.

یہ جیسے کہیں میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ
کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی
ہی لگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی ارضی اشقائے انہما سے پوچھا

گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو

بشارت دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی بشارت

دی تھی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ رنج و مشقت اور وہ

موتی کا محل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل اگر عرض گزار ہوئے

یا رسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن سے کر رہی ہیں جس

میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں جب یہ آپ کے پاس

آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کیجیے اور انہیں

جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں

کوئی شور یا تکلیف نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہارثہ بنت خویلد نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت

مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر

کاپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدا یا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ

فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ

قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے

رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا

کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نعم البدل عطا نہیں فرما

دیا ہے؟

ف: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی حضرت خدیجہ حضرت

عائشہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ ان پانچوں میں سب سے

افضل کون ہے۔ کیونکہ ہر ایک کے فضائل و کمالات حیران کن ہیں لہذا یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ائمہ محمدیہ کی پہلی مدینہ و ایمانی ماں ہیں۔ انہوں نے حضور کا حق رفاقت اس وقت ادا کیا جب ایک جہان

آپ کا دشمن تھا یہ جہان آدمیوں کے مجرب پروردگار پر نشانہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اولاد میں ان سے ہے۔ سوائے حضرت ابراہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادہ رسول کے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اور حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ ان کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں کیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد بھی آپ اپنی ازواج مطہرات سے اکثر ان کا ذکر فرمایا کرتے اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا ان کے لیے سلام پیش کرنا، جنت میں ایک ہی موتی کے مثل کی بشارت دینا اور خود پروردگار عالم کا ان کے لیے سلام بھیجنا ان کی عظمت کے روشن دلائل ہیں۔ یہ سب ثمرات ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان سال سے پروانہ وار بشارتوں اور شکل ترین حالات میں ہر خطبے سے بے نیاز ہو کر نبی اکرم الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق رفاقت ادا کرنے کے۔ اسی لیے اہل ایمان اپنی سب سے پہلی دینی و ایمانی ماں کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوتا کرتے ہیں۔

سیا، پہلی ماں، کہتے ہیں۔ امان و امان
حق گزار رفاقت پر لاکھوں سلام

حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی کا ذکر۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے نہیں روکا اور جب بھی آپ نے

مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ نیز حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ نہادہ جاہلیت میں ایک گھر تھا جیسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے کعبہ یربانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ امس کے ڈیرہ سو سوارے اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑا اور جتنے آدمی اس کے قریب تھے ان سب کو تیرتھ کر دیایں ہم نے آ کر

حضرت حذیفہ بن یمان علیہ السلام کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ احد کے روز (ابتداء میں) احباب کافروں کو واضح شکست ہو گئی تو انہیں نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو پس اگلے ٹوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑا حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے

باب ۳۴ ذکر جریر بن عبد اللہ البکلی رضی اللہ عنہ

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اسحق بن اسحق بن عمار بن عبد اللہ بن عمار بن قیس قال سمعته يقول قال جرير بن عبد الله رضي الله عنه ما حجبني رسول الله صلى الله

عليه وسلم منذ أسلمت ولا رأيتني إلا ضحكاً و عن قيس بن جرير بن عبد الله قال كان في الجاهلية بيت يقال له ذوالخلصة وكان يقال له الكعبة اليمانية والكعبة الشامية فقال لم رسول الله صلى الله عليه وسلم هل أنت مريجي من ذي الخلصة قال فنظرت إلي في خنسين و يائسة فأرسل من أحسن قال فكسرنا وقتلنا من وجدنا عنده فأتينا فآخبرناه فذالنا والإحسن

باب ۳۵ ذکر حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن عمار بن عبد الله بن عمار بن قيس بن جرير بن عبد الله بن عمار بن قيس قال سمعته يقول قال جرير بن عبد الله رضي الله عنه ما حجبني رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا رأيتني إلا ضحكاً و عن قيس بن جرير بن عبد الله قال كان في الجاهلية بيت يقال له ذوالخلصة وكان يقال له الكعبة اليمانية والكعبة الشامية فقال لم رسول الله صلى الله عليه وسلم هل أنت مريجي من ذي الخلصة قال فنظرت إلي في خنسين و يائسة فأرسل من أحسن قال فكسرنا وقتلنا من وجدنا عنده فأتينا فآخبرناه فذالنا والإحسن

عَلَىٰ آخِرَاهُمْ فَاجْتَدَدَتْ آخِرَاهُمْ فَتَنَزَّلَ
حَدِيثُهُ فَإِذَا هُوَ بِأَيْدِيهِ فَنَادَىٰ أُمِّي عِتَابُ
اللَّهُ إِلَهِي إِنِّي فَقَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا احْتَجُّوْا حَتَّى
تَقْتُلُوْهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ عَنَّا اللَّهُ لَكُمْ قَالَ إِلَهِي
قَوْلَ اللَّهِ مَا نَأْتِي فِي حَدِيثِهِ مِنْهَا بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى
لَقِيَ اللَّهَ عَنَّا وَجَلَّ.

بَابُ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بِنْتِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، وَقَالَ عَبْدُ أَنْ خَيْرَ نَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مَرْوَةُ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ
بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ
الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ
خَبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ
خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يُعَذِّبُوا مِنْ أَهْلِ خَبَائِكَ قَالَ
وَأَيْضًا الَّذِي نَفْسِي بَيْنِي ۖ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَبَا سُلَيْمَانَ بَجَلٌ مَسِيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَطْعِمَهُ
مِنَ الَّذِي لَكَ عَيَالُنَا قَالَ لَا أَرَأَاكَ إِلَّا بِالْمَعْدُونِ.

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ
بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَوْسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
يَأْتِيهِمْ بَلَدًا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَجَّهَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُفْرًا فَكَانَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
أَكْلُ مَتَا تَذَبُّحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا
ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو كَانَ يَعْذِيبُ
عَلَى قُرَيْشٍ ذُبَابٌ مَحْرُومٌ وَيَقُولُ الْبَشَاءُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَ
أَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ

نہ نے میں تھے یہ پکارے اسے خدا کے بندو یا تو میرے والد
میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی پیچ پکار گئی تھی
نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حدیقہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا
بیان ہے کہ خدا کی قسم اس سانحہ کا حضرت صدیقہ کو ہمیشہ صدمہ
رہا یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے۔

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! روئے زمین
پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے
زیادہ عزیز تھی لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت
مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ
یا رسول اللہ! مجھ پانی جان کی قسم، بیشک ابوسفیانؓ نبیوں آدمی ہیں تو اگر
میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں
تو کیا حرج ہے؟ فرمایا: میرے خیال میں ضرورت کے مطابق
تو جائز ہے۔

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نزول وحی سے پہلے زید بن عمرو
بن نفیل سے بلدح کے محلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دسترخوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے
کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے
نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بچوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔
میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا
ہو زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور
کہا کرتے تھے کہ کبھی کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے
اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا، پھر
تم اسے خدا کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات

ثُمَّ قَدْ بَخَّرَهَا عَلَىٰ غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ انْكَارًا لِّذَلِكَ وَ
 اَعْظَمًا مَّا لَكَ قَالَ مُوسَىٰ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا لِحَدِيثِ بْنِ عَيْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ
 بْنَ عُمَرَ وَبَنِي نَفِيلٍ عَرَجَ إِلَى الثَّامِ يُسْأَلُ عَنِ
 النَّبِيِّ وَرَبِّهِ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ مَا مِنْ إِلَهٍ قَسَاكَ عَنْ
 دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَمَعْنَى أَنْ أَدِينُ دِينَكُمْ فَأَخْبَرَنِي
 فَقَالَ لَا تَكُونَنَّ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيئِكَ
 مِنْ غَضَبِ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفْتَرَا إِلَّا مِنْ غَضَبِ
 اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَإِنِّي
 اسْتَطِيعُ فَعَلْتُ لَنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا
 أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ
 قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
 وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَقَالَ عَلِيٌّ مِنَ
 النَّصَارَى قَدْ كَرِهْتُمُوهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ
 عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيئِكَ مِنْ لَعْنَةِ
 اللَّهِ قَالَ مَا أَفْتَرَا إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ
 مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَإِنِّي
 لَا اسْتَطِيعُ فَعَلْتُ لَنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا
 أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ
 قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
 وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ مَا فَعَلَ يَدِيرُ
 فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ
 وَقَالَ أَلَيْسَتْ كُتُبُ الْمَتِّ هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَسْمَاءَ بَدَتْ أُنِي بِكَرْخِ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَتْ
 رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عُمَرَ وَبَنِي نَفِيلٍ قَائِمًا مَسْنِدًا لَمْ يَرَوْهُ
 إِلَى الْكُتْبَةِ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ
 عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُسَبِّحُ
 الْمُرُودَةَ يَقُولُ لِلرَّحِيلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ

کو بُرا کہتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے۔ یہ دوسری روایت
 بھی غالب حضرت ابن عمر سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام
 کی طرف گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین کی اتباع کریں۔ پس
 انہیں ایک یہودی عالم ملا۔ انہوں نے اس کے دین کے بارے
 میں پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اختیار کروں۔ وہ کہنے لگا
 کہ تم ہمارے دین میں اس وقت نہیں آ سکتے جب تک غضب
 الہی سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے
 غضب سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا تہر بھی
 برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے
 کسی دوسرے دین کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے
 لگا کہ مجھے حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید
 نے پوچھا کہ حنیف دین کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت و نصرا نیت کے علاوہ
 ہے اور اس میں خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔
 پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ اس سے
 بھی ایسا ہی پوچھا تو اس نے کہا۔ تم ہمارے دین پر اس وقت تک
 نہیں آ سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔
 انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا
 ہوں نیز خدا کی لعنت اور اس کے غضب کو ذرا بھی برداشت
 کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور
 دین کے بارے میں بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دین حنیف
 کے سوا اور کسی دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ حنیف
 کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ
 یہودیت ہے نہ نصرا نیت اور نہ اس میں خدا کے سوا کسی کو
 عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے بارے میں ان کذبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے
 چلے گئے۔ باہر آئے تو باغداد کا گراں۔ اسے اللہ میں تو ہی دیتا ہوں کہ
 میں ابراہیمی دین پر ہوں۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا ملتی
 ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگا کر

يَقْتُلُ ابْنَتَهُ مَا تَقْتُلُهَا اَنَا الْفَيْتُكَ
مَوْتَهَا فَيَاخُذُهَا قَائِدًا تَرَعْرَعْتُ ثَانِي
لِي بِهَا اِنْ شِئْتُ دَفَعْتُهَا لِيْكَ وَاِنْ شِئْتُ
لَفَيْتُكَ مَوْتَهَا.

بَابُ بَنِيَانِ الْكُحْبَةِ

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ
أَخْبَرَنِي بَنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا
بُنِيَتِ الْكُحْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِذَا رَأَيْتَ عَلَيَّ رَقَبَتَكَ
يَعْنِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَتَخْرُجِي الْأَرْضَ وَطَمَحَتْ
عَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ نَرَاهَا قَائِدًا اِذَا رَأَيْتَ اِذَا رَأَيْتَ
فَشَدَّ عَلَيْنَا اِذَا رَأَيْتَ.

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ قَالَ
لَمَّا بُنِيَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلُ
الْبَيْتِ حَائِطٌ كَأَنَّهُ يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى
كَانَ عَمْرُو بْنُ حُوَلَةَ حَائِطًا قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ جَدُّهُ
قَصِيرٌ قَبِيحًا ابْنُ الذُّبَيْرِ.

بَابُ أَكْبَارِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَقَالَ
هَشَامُ بْنُ جَدْتَيْ أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُ قُرَيْشٌ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَآمَرَ
بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ مَخَضَانُ كَانَ مِنْ شَأْنِ صَامِهِ
وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُ.

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا دُحَيْبٌ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ تَحْتَهُ اَوَّلُ كَهْرَبَةٍ تَحْتَهُ كِهْرَبَةٌ قُرَيْشٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا الْفَيْتُكَ
مَوْتَهَا فَيَاخُذُهَا قَائِدًا تَرَعْرَعْتُ ثَانِي
لِي بِهَا اِنْ شِئْتُ دَفَعْتُهَا لِيْكَ وَاِنْ شِئْتُ
لَفَيْتُكَ مَوْتَهَا.

تفسير کعبہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب
خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
عباس دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہمد کندھے پر رکھو تو تاکہ
پتھروں کی رگڑ نہ لگے دقیل نہ کرنے پر انہوں نے زبردستی
ایسا کر دیا تو آپ زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان
سے لگ گئیں۔ جب افاتہ ہوا تو یہی کہہ رہے
تھے میرا تہمد، میرا تہمد۔ پس آپ کا تہمد ٹانھوں
پر لگ گیا۔

عمر بن دینار اور عبید اللہ بن ابی رزید دونوں حضرات
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں
کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے
رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں
اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نبی تھی۔
میں پر مزید تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

جاہلیت کا زمانہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ
جاہلیت کے اندر قریشی عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔
جیسے آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے
اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب
ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو جو چاہتا یہ روزہ
رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ

ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالُوا يُرَوْنَ أَنَّ الْعُمَةَ تَفِي أَشْهُلَ الْحَبِيرِ مِنْ
الْفَجْوَ رِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسْتَمُونَ الْمُحَرَّمِ
صَفَةً وَ يَقُولُونَ رَاذِ أَبْرَأَ الذَّبَرِ وَ عَفَا الْأَمْرَ
حَتَّى الْعُمَةُ لِمَنْ اعْتَمَى قَالَ فَكَأَمْرَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مَا أَبْعَدَ
مُهِلَيْنِ بِالْحَبِيرِ أَمْرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَجْعَلُوا هَا عُمَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ
الْحَبِيرِ قَالَ الْحَبِيرُ كُلُّهُ.

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ كَانَ عُمَةُ يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ
هَذَا الْحَدِيثُ لَهُ مَثَانٌ.

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
بَيَّانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ مَخَلَّ
أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا ذَيْنَبُ
فَرَأَاهَا لَا تَكَلِّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلِّمُ قَالُوا وَاحِجَتِ
مُصِمَّةٌ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ
عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ
أَمْرٌ وَ آتَيْنَا هَاجِرِينَ قَالَتْ أَيْ الْمُهَاجِرِينَ
قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيْ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكَ
لَسَوْوَلُ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُكَ عَلَيَّ هَذَا
الَّذِي نَصَلَّحَ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ
قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيَّ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَيْسَرْتُكُمْ
قَالَتْ وَمَا إِلَايْتُمْ قَالَ أَمَا كَانَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ رُدُّكَ
وَأَشْرَافُ يَا مُرْدَنَّهُمْ فَيُطِيعُونَكَ قَالَتْ مَبْلَى
قَالَ فَمَنْ أَوْلَيْكَ عَلَى النَّاسِ.

۱۱۸۔ حَدَّثَنِي فَرْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ النَّخَعِيَّةُ أَنَّهَا أَخْبَرَنَا

جاہلیت میں) لوگ کہتے:۔ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ
کرنا ہے اور وہ محرم کے بیٹے کو بھی صفحہ کیا کرتے تھے اور کہتے
تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے
اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھے
ہوئے چوغنی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لو۔ وہ عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا: سب
کچھ حلال ہو جائے گا۔

سید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل
فرماتے ہیں کہ نازہ جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو دونوں پہاڑوں
کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے
کہ وہ لوگ اس کو بہت ہی عظیم واقعہ شمار
کرتے تھے۔

قیس بن ابوعازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنه قبیلہ اس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔
آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا جو بولتی
نہیں لوگوں نے بتایا کہ اس نے غاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے
اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ یہاں کرنا جائز نہیں بلکہ یہ نازہ جاہلیت کا عمل
ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں ہاجرین
میں سے ایک آدمی ہوں۔ کہنے لگی: کون سے ہاجرین؟ فرمایا: قریش سے۔
پوچھا: آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا: اری سواد کی گھڑی!
میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے نازہ جاہلیت
کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا،
جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی: ہمارے پیشوا
کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور معزز لوگ تو ہوں
گئے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیں ان پر خود بھی عمل کریں؟ جواب دیا،
کیوں نہیں۔ فرمایا: پس وہی لوگ تمہارے پیشوا ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک

عَنْ بَرْ مَسِيرَةٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمْتُ أَمْرًا هُوَ سَوْدٌ أَوْ بَعْضُ
 الْعَبَابِ وَكَانَ لَهَا حِفْظٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ
 تَأْتِينَا فَتَحَدِّثُ عِنْدَنَا حِينَذَا قَرَعَتْ مِنْ حَيْثُ فَكَانَتْ ه
 وَيَوْمَ الْوُشَّاحِ مِنْ تَعَا جَبِيبَ نَيْتَا
 الْأَمَةِ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَا فِي
 قَدَمًا أَكْثَرًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمَ الْوُشَّاحِ
 قَالَتْ خَرَجَتْ جَوِيرِيَةً لِبَعْضِ أَهْلِهَا وَعَلَيْهَا فَرَاغٌ
 مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَتْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ وَ
 رَحَى تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ فَتَهْمُرُ فِي يَدِهَا فَتَقْدُحُ
 حَتَّى يَكْفَى مِنْ أَمْرِى أَنْتُمْ طَلَبُوا إِلَى قُبُلِي فَبَيْتَ أَهْلِي
 حَوْلِي وَآمَنَ فِي كُرْبِي إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَدِيثُ حَتَّى وَارَاتِ
 بِرُؤُسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَحَقَلْتُ لَهُمْ هَذَا
 الَّذِي أَنْتُمْ مُؤَلِّي يَدِهِ إِنَّا مِنْكُمْ
 بِرِئِيَّةٍ

جس عورت اسلام لے آئی جو کسی عربی کی لونڈی تھی۔ اس کی جھوٹی
 چونکہ مسجد کے پاس تھی لہذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔
 جب وہ اپنے دل کی کھنکھ سے فارغ ہو جاتی تو یہ
 شعر پڑھا کرتی۔

بار کی چوری ہوئی از وادرات نادرات
 فارقی اکبر نے شہر کفر سے بخشی نجات

جب اس نے متعدد مرتبہ ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے پوچھا
 کہ ہر کارن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میری ایک آقا زادگی بہرنگی جس نے
 میرے کاہر پہن رکھا تھا۔ ہمارا اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل
 اسے لڑی۔ لوگوں نے تہمت میرے اوپر لگائی اور مجھے خوب مارا پیش کیا۔
 انہوں نے حد کرتے ہوئے میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ
 ستم ڈھایا سبارم تھا اور لوگ میرے ارد گرد جمع تھے تو پہل لڑتی ہوئی آئی
 اور وہی ہمارا اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ ہمارا انہوں نے لے لیا میں نے
 ان سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس جرم سے لاتعلقی
 ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھائی ہو تو خدا
 کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں
 کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آبا و اجداد کی قسمیں نہ کھاؤ۔

عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت قاسم
 بن زید کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے
 نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں لوگ جنازے
 کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کر کے دُعا کرتے
 ہیں کہتے: تو اب بھی اپنے اہل و عیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا؟
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین بکفر و کفر
 سے اس دقت لوٹتے جب بخیر پسار پر دھوپ
 آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فعل

۱۰۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ خَائِفًا
 فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ يَا بَأْسَآ
 فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا يَا بَأْسَآ
 ۱۰۲۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
 وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ
 الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَسْتَحْيِي بَيْنَ يَدَيِ
 الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُولُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا
 كُنْتَ فِي أَهْلِكَ مَا أَنْتَ مَرْتَبِينَ
 ۱۰۲۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْيَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
 قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْمَشْرِكِينَ كَانُوا لَا يَفْضَحُونَ

میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے لوٹ آئے۔

حصین نے حضرت عمرؓ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ گاشا دھاتا کا مطلب باب بھر ہوا یا لب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جاہلیت میں ہم کہا کرتے تھے باب بھر ہوا یا لب ہوا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ سب سے سچی بات وہ جو لہجہ شاعر نے کہی ہے کہ:۔۔۔ خبر دار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔۔۔ اور قریب تھا کہ امیر بن ابی القلیت مسلمان ہو جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابوبکرؓ نے اسے کھایا۔ غلام مرنے لگا مگر آپ کو معلوم ہے یہ چیز کبھی تھی؟ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت فرمایا:۔۔۔ کیسی تھی؟ جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو میں آئندہ کی باتیں (کمانت) بتایا کرتا تھا جبکہ میں کمانت سے نااہل ہوں صرف اسے دھوکا دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھے بتا کہ کمانت کی وجہ سے میں نے پھر چیز دی جو آپ نے بھی کھا ہے پس حضرت ابوبکرؓ نے میں اس کی مال کیلئے بیٹ سے مارا لھو یا ہا ہر نکال پھینکا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جبل الجحدہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ جبل الجحدہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہوا، پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک روز انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کھانے کی اور تمہاری قوم نے ظلم و ستم کیا۔

بْنِ جَمْعٍ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى تَبِيرٍ فَعَا لَعْنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ أَسَامَةَ حَدَّثَكَ كُفْرُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ يَكْرِ مَلَّةَ وَكَاشَا دُهَاتَا قَالَ مَلَّى مُتَنَابَعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْتِيقَافًا كَاشَا دُهَاتَا.

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا اسْقِيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَيْبِدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ مَرِيضٌ لَمْ يَخْرُجْ لَهُ الْخَرَامُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ: الْغُلَامُ مَرِيضٌ رِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَلَّمْتُ لِلنَّاسِ فِي مُجَابَاةٍ وَلَيْتَنِي وَمَا أَحْسَنُ أَنْكَلَمْتُ إِيَّاهُ إِنْ خَدَعْتَنِي فَلَقِيَتْنِي نَارُ عَطَايَ بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فِيَّ فَقَالَ كُلْ مِمَّا فِي بَطْنِي.

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَّبِعُونَ لِحْوَمَ الْغَزْوِ وَلِي حَبْلِ الْحَبْلَةِ قَالَ وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ أَنْ تُلْجِجَ النَّاقَةَ مَائًا بِطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلَ الْوَلَدَ تَحْتَهَا فَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ.

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْلُوفٌ قَالَ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْكُلُ أَوْسَ بَيْنَ مَا لَيْلٍ فَعَدَّ شَا عَيْنَ الْأَصْبَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا.

بَابُ الْقِسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قُطَيْبٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنْ أَوَّلَ قِسَامَةٍ نَتَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَحِجَةٍ أُخْرَى فَأَنْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِيلِيهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقَدْ انْقَطَعَتْ عُرْوَةٌ جَوْ الْيَتِيمِ فَقَالَ أَغْثِي بِعِقَالٍ أَسْتَدُّ بِهَا عُرْوَةَ جَوَالِقِي لَا تَنْتَرِ الْإِيلَ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِيهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عَقَلَتِ الْإِيلُ الْإِبْعِيْرَاءُ وَاجِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَكَ مَا شَأْنُ هَذَا النَّبِيِّ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَنِي الْإِيلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَتَأَيَّنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَدَّثَهُ بِعَصَاكَانَ فِيهَا أَحَدُهُ قَمَرٌ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرَبِّكَ أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُتِبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِيَا أَلْ قُرَيْشِ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِيَا أَلْ بَنِي هَاشِمِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَكُلُّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَخَبِرَهُ أَنْ فَلَانَا قَتَلَكُنِي فِي عِقَالِي وَمَاتَ اسْتَأْجَرَ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضٌ فَاحْسَنْتُ الْيَقِيَامَ عَلَيْهِمْ فَوَلَّيْتُ دَفْنَهُ فَسَأَلَ قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَلِكَ مِنْكَ فَمَكَتَ حِينَنَا. مَشَرُ أَنْ التَّرَجَدَ النَّوِيُّ أَوْ حَتَّى إِلَيْنَا أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَأَمَّا الْمَوْسِمُ فَقَالَ يَا أَلْ قُرَيْشِ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا أَلْ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ

زمانہ جاہلیت کی قسامت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ بنی ہاشم کے کسی فرد کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دروسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جابر ہاتھ تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا فرد گزرا جس کے غلہ کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک بندھن دے کر میری مدد کر ورتا کہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے بندھن دے دیا اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انہوں نے راؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دئے۔ قریش نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا تو غصے میں اس نے ایسی لاشی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمن کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں ہاں کبھی کبھی مزدور جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: مزدور۔ کہا کہ جب تمہیں موسم حج میں بیت اللہ کی سامری نصیب ہو تو پکارنا: اے قریشی! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیغام دے کر وہ مزدور مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابو طالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج معلوم کیا میں کوئی کمر بچھڑا دیکھ کر مر گیا پس اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا، تم سے اس کے متعلق بھی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو مدت گزر گئی اور ایک دفعہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکہ کمرہ آیا

قَالَ أَمَرَنِي فَلَانُ أَنْ أَتْلُغَكَ بِسَالَةٍ
أَنْ فَلَانًا قَتَلَهُ فِي عَقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ
فَقَالَ لَهُ اخْتَرِ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ . إِنْ شِئْتَ
أَنْ تُؤَدِّيَ وَاسْئَلْهُ مِنَ الْإِذِلِّ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ
صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خُمْسُونَ مِنْ
قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ . فَإِنْ أَبَيْتَ
قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ
أُمُّ رَافَةَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ
قَدْ وَكَلَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ احْبَبْ أَنْ
تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تَقْصِرْ
يَمِينَهُ حَيْثُ تَقْصِرُ الْإِيْمَانَ ففَعَلَ فَأَتَاهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتُ خَمْسِينَ
رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ وَاسْئَلْهُ مِنَ الْإِذِلِّ
يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بِعِيْرٍ مِنْ هَذَيْنِ يَجِيزُ إِنْ
فَاقِلَهُمَا عَيْتِي وَلَا تَقْصِرْ يَمِينِي حَيْثُ تَقْصِرُ
الْإِيْمَانَ فَقِيلَ لَهَا وَجَاءَ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعُونَ
وَحَلَفُوا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلُ الدِّنِيِّ لِقَيْسٍ
بِذِيهِ مَا حَالَ الْخَوْلُ وَمِنْ الثَّمَانِيَّةِ وَ
أَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرُقُ .

۱۰۲۸- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ بَعَاثَ يَوْمًا قَدِمَ
اللهُ بِرَسُولِهِ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مِنْهُمْ هَمٌّ
وَقِيلَتْ سَرَاوَاتُهُمْ وَجَرَحُوا قَدَمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ
وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ جُبَيْرِ بْنِ
الْأَشْجَعِ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ

جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی، اے آل قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا۔ اے آل بنی ہاشم! لوگوں نے کہا، بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابو طالب کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ابو طالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا، جس کو ایک رات کے بدلے قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابو طالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ میں اس سے کوئی ایک بات اختیار کروں کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے متوا دلو۔ ادا کرو۔ بصورت دیگر تمہاری قوم کے بچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا، اگر نہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے ہم تمہیں قتل کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابو طالب کے پاس ایک ہاشمی عورت امّ قیسؓ کو لے آیا جو قاتل کی قوم میں بیابھی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا:

اے ابو طالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو بچاس آدمیوں کی قسمیں لی ہیں تو میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہہ کر کے قسم لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر قاتل کی قوم سے ایک آدمی آکر کھنے لگا، اے ابو طالب! اپنے سوا دلوں کے بدلے چاہاں آدمیوں کی قسم چاہی ہے، تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو دلوں کے بدلے میری قسم کے بدلے یہ دو دلوں وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی آمد سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں ٹھوٹ پڑی جو نبی تھے، ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کہتے ہی تجھی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس روز کو پہلے مقرر فرما کر ان کے سلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔ نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفاء اور مرقہ کی درمیانی وادی کے اندر درڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے

السَّعْيُ بِيَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سِتَّةً أَفْئَةً
كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَ نَهْدًا وَيَقُولُونَ لَا يُجْزِيهِ الْبَطْحَاءُ إِلَّا

۱۰۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا
السَّعْيِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ نَكُمُ
وَأَسْمَعُ فِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَدَّ هُبُوا فَتَقُولُوا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ
فَلَيْطَفَ مِنْ وَمَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيطُ
فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْعَنُ
سَوْطًا أَوْ نَعْلًا أَوْ قَوْسًا

۱۰۳۰ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ
حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
قِرْدَةً رَاجِعَةً عَلَيْهَا قِرْدَةٌ هَذِهِ نَزَتْ فَرَجَعَهَا
فَرَجَعَهَا مَعَهَا

۱۰۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمْعٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ خَلَّالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطُّغْنُ فِي الْأَسْكَابِ
وَالنِّيَاحَةُ وَالنَّشِيءُ الْفَالِشَةُ قَالَهُ سُفْيَانٌ وَيَقُولُونَ
إِنَّمَا إِذَا سَيْسَقَاءُ يَأْتُوا

بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ
عَمْدٍ مَنَا فِي ابْنِ قُصَيٍّ بْنِ كِلَابٍ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ
بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ بْنِ فَهْرٍ بْنِ مَالِكٍ بْنِ النَّضْرِ بْنِ
كَنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ الْيَاسِ بْنِ مَعْمَرٍ
بْنِ نَزَارٍ بْنِ مَعَدٍ بْنِ عَدْنَانَ

۱۰۳۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم
کو تیرے دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے
سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور
بغیر کہے سننے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا
کہ جب تم میں سے کوئی بیت اللہ کا طواف کرے
تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اللہ حکیم
کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ زمانہ
جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتہ
یا کان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

حضرت عمرو بن مسمون رضی اللہ تعالیٰ
عنه فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں
نے دیکھا کہ بندروں نے لکھے ہو کر ایک زانی بندر
کو سنسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھالے پتھر مارے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر توہم
کرنا یہ زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ہیں۔ تیسری
بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی کہہ
فرماتے ہیں کہ تیسری بات ہشام کو تارک کے ذریعے سمجھا ہے۔

رسول خدا کی بعثت کا بیان۔

آپ کا نسب یوں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک
بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدکرہ بن الیاس بن مضر بن
نزار بن معد بن عدنان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی
عمر چالیس سال تھی اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔

وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَتْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ
أَمَرَ بِالْحَجِّ فَمَجَّأَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَتْ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ
ثُمَّ تَوَفَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا بَقِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَصْحَابُهُ مِنَ الْمَشْرِكِ مَكَتَ

پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت
فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے
(صلی اللہ علیہ وسلم)
مشترکین مکہ نے رسول خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو
سلوک کیا۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ عازۃ کعبہ کے سامنے میں چاند کی ٹیک لگے
بیٹھے تھے۔ ان دنوں شرکین کی جانب سے ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا
رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اٹھ بیٹھے
اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور چٹوں
سے پار ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر رکھی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی
انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آہ ان کے سر پر اور میان میں رکھ کر چلایا
جاتا اور ڈھکڑکڑاتے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں
نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا یہاں تک کہ سوار
منہار سے حرم موت تک جائے گا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف
نہ ہو گا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کھڑکڑانے والوں کے تسلی خوف نہ ہو گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی،
پھر سجدہ کیا، تو کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو یا سوائے
ایک شخص کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور
ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد
میں اسے دیکھا کہ حالت کھڑ میں قتل کر دیا گیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے
کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی ادھیری سے کرا آیا اور اسے آپ
کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ برابر سجدے کی حالت میں رہے یہاں
تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک
سے ہٹا لیا پھر اس شرارت کے مرتکب کے خلاف دعا کی۔ پھر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! یہ لوگ ان قریش کی گزرت

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ حَدَّثَنَا
بَيَّانٌ وَاسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَابًا
يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوسِمٌ
بُرْدَةٌ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمَشْرِكِ لَيْثًا
رَشَدًا فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَتَقْعُدَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
وَجِهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيْثٌ بِشَاطِطِ
الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا
يَعْرِفُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِمْ وَيُوضَعُ الْمَشَارُ عَلَى تَرْقِيهِ
رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَيْنِ مَا يَصِيبُ مِنْ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِمْ
وَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الزَّكِيُّ مِنَ
مَنْعَةِ إِلَى حَضْرَةِ مَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ لِأَنَّ بَيَّانَ وَالزَّكِيَّ مَوْلَاهُمَا

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَجُّ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلًا
رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَا فَفَعَلَ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَ
قَالَ هَذَا يَكْفِيكَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قِتْلِ كَافِرٍ بِاللَّهِ

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجْوٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَخَوَّلَ نَاسًا مِنْ قُرَاشٍ جَاءُوا
مُعْبِقَةُ بْنُ رَبِيعٍ مُعْبِطٌ بِسَلَا جَزْوَ بِمَا فَقَدْ ضَمَّ عَلَى ظَهْرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِ رُءُوسِهِ

عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاعِدُ مَنْ قَسَيْشَ أَبَا جَهْلٍ ابْنَ هِشَامٍ وَوَعْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَ رَبِيعَةَ وَامْمِيَّةَ ابْنَ خَلْفٍ أَوْ ابْنِي ابْنَ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّاذِلِ قَرَأَتْهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَالْقَوْمُ فِي غَيْرِ امِّيَّةٍ أَوْ ابْنِي تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يَلِكْ فِي الْبَيْتِ

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذَا قَتَلُوا الْأَيْتِينَ مَا أَمَرَهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا أَفْسَأْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشِيرٌ كَوْنُوا أَهْلَ مَكَّةَ فَغَدَا قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْأَمْنَ تَابَ وَآمَنَ الْأَيَّةَ فَهَذِهِ لِأَوْلِيكَ وَأَمَّا النَّبِيُّ فِي الْبَيْتِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ إِلَّا سَلَامَ وَشَرَّ آيَعَرَ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَّ آذَنَهُ جَهَنَّمَ فَذَكَرْتُمْ لِمَجَاهِدٍ فَغَسَّالَ الْأَمْنَ نِدْمًا

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي عَالِيَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مَجْهَدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الْعَامِرِ أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذَا قَبَلَ عَقْبَةً ابْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عَقْبَةٍ فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِسَيْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ

خُرُجِهِ۔ یعنی ابوجہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگ بدر میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جاسکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن ابن ابی زبیر نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان نذر آیتوں کا مطلب دریافت کروں :- ۱۱، اگر کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ۱۲، اور جو کسے مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ پس میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۃ الفرقان والی مشرکین کے متعلق ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبود کی پوجا بھی کی اور بے حیائی کے کام بھی کئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یہ سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے پس یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے اور دوسری سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو پہچان کر بھی قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں (سعید بن جبیر) نے اس کا جواب دے کر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو تادم تائب ہو جائے۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر ابن العاص سے دریافت کیا کہ مشرکین نے جو سب سے سخت سلوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، مجھے اس کے بارے میں بتائیے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابو بکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرے کیا اور فرمایا :- کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْقَتْ لَوْنُ رَجُلًا أَنْ
 ١٠٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو
 يَعْبُدُ اللَّهَ بِنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو
 يَكُونُ رَفِيَّ اللَّهِ الْأَيْدِي تَابِعًا بِنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو
 مَعْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو

بَابُ إِسْلَامِ رُفَى بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
 ١٠٣٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأُمِّيُّ قَالَ
 حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 عَنْ بَيَّانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ
 عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَعَهُ الْإِخْمَسَةُ . أَعْبُدُوا امْرَأَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ

باب ٢٣١ إسلام سعد
١٠٣٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا
هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا إِسْحَقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ
سَعْدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ
سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَأَنِّي لَأُثَلِّثُ الْإِسْلَامَ

بِأَنَّهُ ذَكَرَ الْجَنَّةَ وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَذٌ مِنَ الْجَنَّةِ.

١٠٢١. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ مَعْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجِينَ لَيْلَتِي اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ
فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُوكَ يَقِينُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَذِنَتْ لَهُمْ شَجَرَةٌ

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا هُوَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يُحِيلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّ لَوْحُؤَيْهِمْ وَحَاجَتِهِمْ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُمْ بِمَا فَتَكَلَّ مِنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَتَيْتُ أَحْبَادًا أَسْتَنْفِضُ بِهِمْ وَلَا تَأْتِي بِعَظْمٍ

ابن اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔
 ۱۷۔ یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمر۔
 ۱۸۔ عبیدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو بن العاص۔
 ۱۹۔ محمد بن عمرو بن ابوسلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم)

حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا۔
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ (ایک روز وقت تھا جبکہ) میں نے پانچ غلاموں سے
خود قول اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا (رضی اللہ
تعالیٰ عنہم)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا مسلمان ہونا۔
 سعید بن مسیبؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو
 اسحاق سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر مہینے
 جوئے سنا کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز
 اور کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ سات روز تک میں اسلام میں
 قسیر اٹھتا رہا۔

جنات کا ذکر - ارشاد ربانی ہے - فرماؤ کہ میری طرف وہی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے خود سے قرآن سنا۔
عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مصروق سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے متعلق ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور صحت
کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے
پچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ عرض گزار
ہوا کہ میں ابوہریرہ ہوں، فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو
تاکہ میں استنجہ کروں لیکن بڑی اور لمبی نہ لانا۔ پس میں نے

وَلَا يَرْوُفُهُ فَمَا تَصِفُ يَا حَبَّارُ أَحْمَدُكَ فِي طَرَفِ
تَوْبِي حَتَّى وَصَفْتَهَا إِلَى جَنِّبِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَدَعَا
حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظِيمِ
وَالرَّؤُوفِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِجْنِ وَ إِنَّمَا
أَتَانِي وَفِي جِجْنِ نَمِيبَيْنِ وَ تَحْتَهُ الْجِجْنُ
فَسَأَلُونِي انْزَادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا
يَمُوتُوا بِعَظْمِهِ وَلَا يَمُوتُوا مِثْلَهُ إِلَّا وَجَدُوا وَلَظِيكًا
طَعَامًا.

باب ۳۳ اسلام اُنی ذرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۴۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَثْنِ عُبَّائِينَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ عَيْنِ ابْنِ
عُبَّائِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ
أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَإِنَّ عِلْمَ
بِيْعَتِهِمْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ
يَا نَبِيَّ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْتَمِعْ مِنْ قَوْلِهِ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا تَطْلُقُ إِلَّا حَتَّى قَدِمَ وَاسْمِعْ
مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجِعْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتَ
يَا مَرْءَ بَنِي كَلْبٍ مِنَ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا هُوَ بِالشَّعْرِ
فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي مِمَّا ارْدَتْ فَتَزَوَّدَ وَجَدَّ
شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ
فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُهُ
وَكِرَةً أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَذْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ
فَأَصْطَحَجَهُ قَرَاهُ عَلَيْهِ فَقَرَفَ أَنْتَ غَيْرُ بَيْتٍ فَلَمَّا
رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمَّ يَسْأَلُ وَاجْتَرَّ مِنْهُ مَا صَاحِبُهُ عَنْ
شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قَبَابَةً وَزَادَهُ
إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى قَعَادَ إِلَى
مَضْجَعِهِ فَسَمِعَ بِهِ عَيْنٌ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ
أَنْ يَعْلَمَ مَثَرَهُ فَمَا قَامَ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ

آپ کی خدمت میں پتھر پیش کر دئے جو میں نے پتے باندھے
ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دئے اور واپس لوٹ آیا۔
جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔
ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا یہ دونوں جنت
کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور
وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں
مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا
کی کہ یہ جس ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔
حضرت ابو ذر کا اسلام لانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
ابو ذر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی
تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف
جاؤ اور اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرو جو اپنے
نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا
ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی
ردانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابو ذر
کی طرف واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق
کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔
ابو ذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے میری نفسی نہیں ہوئی۔ پس
یہ نادرادہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے۔
پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو رہی لیکن
آپ سے متعارف نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔
اسی جستجو میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے
انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر
پیچھے ہو گئے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی
نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا نادرادہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد میں آ
گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر
آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے
لگے کہ اس آدمی کو اپنی منزل مقصود نہیں ملے تاکہ وہاں قیام کرے۔

لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى
إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذَلِكَ
فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَتُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي
أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَغْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِثْلَ مَا
لَمْ يَشِدَّ نَبِيٌّ فَعَلْتُ فَفَعَلْتُ فَخَاخِرَهُ قَالَ فَإِنَّ
حَقَّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
أَصْبَحْتُ فَاتَّبَعْتَنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا خَافْتُ
عَلَيْكَ فَمَنْتُ كَأَنِّي أَرِيقُ النِّمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبَعْتَنِي
حَتَّى تَدْخُلَ مَدِيْنَتِي فَفَعَلْتُ فَانْطَلَقَ يَتَقَوَّهَ حَتَّى
دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ
مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ دَأَسْتُمْ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ
فَاخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَا صُرُخْتُ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَيْنِ أَنِي هُمْ فَخَرَجَ
حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَتَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ
الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَصْجَعُوهُ وَأَتَى النَّبِيَّ
فَاكْتُبَ عَلَيْهِ قَالَ وَيَلْكُمُ اللَّهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ
مِنْ غُلَامِي وَأَنَّ طَلِيقَ تَجَارِكُمُ إِلَى النَّهَامِ فَانْقَذَهُ
مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْعَدْلِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَ
تَنَادَوْا إِلَيْهِ فَاكْتُبَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ
بْنَ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُ
وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عَمْرًا لِعَوْدَتِي
عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسَيِّرَ عَمْرًا وَلَوْ أَنَّ
أَحَدًا ارْفَضَ لِي لَدُنِّي صَفَحَتُهُ بَعَثْتَانِ
لَكِنْ

پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے
سے کچھ بھی نہ پوچھا جب تیسرا روز ہوا تو حضرت علیؑ نے اس روز بھی انہیں اپنے
پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کو نہیں بتاتے، جواب دیا
اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا پکا عہد و پیمان کریں تو میں اپنے مقصد کا اظہار
کر سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ کر لیا تو انہوں نے مقصد ظاہر کر دیا مگر
علیؑ نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی، واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب غیر
سے بیس ہو جائے تو میرے پیچھے چلا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے بے
خطرہ نظر آیا تو میں ٹھہر جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں
پھر جب چوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
و مسلم کی خدمت میں پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ
کی باتیں سنیں تو میں بولا کہ قبول کر لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ تم اس
ذات کی جس کے پیچھے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ
حق کا بیج پکڑ کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند
آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے
کھڑے ہو کر انہیں مدنا پیشا شروع کر دیا، یہاں تک کہ زمین پر پڑ گیا۔ اتنے میں
عباسؓ اگر ان پر جھک گئے اور کہا، تمہارا شمار خراب ہو گیا تم یہ نہیں جانتے کہ
یہ قبیلہ غفار کا ایک فرد ہے اور شام کی عبادت کے لیے ہی تمہاری گزرگاہ
ہے اور یہ کہ کران کے بچے سے چھڑا یا۔ دوسرے روز بھی انہوں نے اسی
طرح اعلان کیا کانفرنس نے اسی طرح انہیں مار پیٹا اور حضرت عباسؓ نے انہیں بچایا۔
حضرت سعید بن زید کا اسلام قبول کرنا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زیدؓ
عمر بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے
ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عسر مجھے مسلمان ہونے
کے باعث بازو کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی
تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عثمان کے
ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احمد بھی ہوتا تو اپنی
جگہ سے ہٹ جاتا۔

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
۱۰۴۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَلْبَرِ بْنِ أَبِي حَزِيمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا لَنَا
أَعِزَّةٌ مِنْهُ اسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عمر بن خطاب کا مسلمان ہونا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام
قبول کیا ہے اس روز سے ہم برابر غلبہ حاصل کرتے جا
رہے ہیں۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَا حَدَّثَنِي جَدِّي
نَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَبْنَاهُو
فِي الدَّارِ كَمَا يَفْعَلُ إِذَا جَاءَهُ الْعَامُ مِنْ وَائِلِ السَّخِي
أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةٌ جَبَرَةٌ وَفِيهِ مَشْفُوفٌ بِحَرِيرٍ
وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَنَاءُ وَنَا فِي الْبَاهِلِيَّةِ
فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ
سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ
بَعْدَ أَنْ قَالُوا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَامُ فَلَقِيَ النَّاسَ
فَدَسَّالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ آيُنُ تُرِيدُونَ
فَقَالَ تُرِيدُ هَذَا ابْنُ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا
قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَلَّمَ النَّاسَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان
ہونے کے بعد میرے والد محترم خوف کے مارے اپنے
گھر میں رہنے لگے۔ اسی دوران ان کے پاس عاص بن وائل سہمی البصرہ
آیا جس نے ریشی حلقہ اور ریشی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی
سہم سے تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے
آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے تمہاری قوم
سے خطرہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث مجھے قتل کر دیں گے۔
اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کے سبب وہ ایسا نہیں کر سکتے۔
جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو
اتنے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا: تمہارا
ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا: ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو
اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا: اسے قتل کرنا اب تمہارے لیے

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا اسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ
عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَآتَا عَلَامٌ فَوْقَ
ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيَّانٍ
فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَالَ جَارٌ قَالَ
فَرَأَيْتَ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
قَالُوا الْعَامُ بْنُ وَائِلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کھنے لگے کہ
عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں راکبین کی عمر میں تھا اور
مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک آدمی آیا جس نے ریشی قبا پہنی
ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی
بات نہیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے
ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا: یہ
آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَارِسًا حَدَّثَهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ
رِشِيٍّ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَا ظَنُّكَ كَذَا إِلَّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے حضرت عمر سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق
آپ نے فرمایا جو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ
کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے۔

كَانَ كَمَا يُظَنُّ بَيْنَنَا عُمَرُ جَالِسًا إِذْ مَدَّ
بِهِ رَجُلٌ جَبِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَا ظَرْفِي
أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ
لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَى الرَّجُلِ فَدُعِيَ
لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَأَيْتُ كَالْيَوْمِ
اسْتَقْبَلُ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَّقِي الْخِزْمَ
عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتُكَ قَاتِلَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَذَلِمَا أَعْجَبَ مَا جَاءَتْكُمْ
بِهِ جَنِيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي
السُّوقِ جَاءَتْهُ شَيْءٌ أُغْرِفُ فِيهَا الْخَزْعَ
فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجَنَّةَ وَإِبْلَاسَهَا
وَيَا سَهْرًا مِنْ بَحْدٍ إِنَّكَ سِهَا وَلُحُوقَهَا
بِالْقِلَاصِ وَأَحْدَاسَهَا قَالَ عُبْدُ صَدَقَ
بَيْنَنَا أَنَا عِنْدَ الْبَلَدِ هُمْ إِذْ بَاءَ رَجُلٌ
بِبَجْلِ فَذَلِمَا فَصَدَّرَهُ بِهِ صَارِخٌ لَمْ
أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ
يَا جَبِيلُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَوْتِي الْقَوْمُ
قُلْتُ لَا أَبْرُحُ حَتَّى أَهْلِكَ مَا وَرَاءَ
هَذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَبِيلُ أَمْرٌ نَجِيحٌ
رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ فَقُمْتُ مَا نَشِبْنَا أَنْ يَقِيلَ
هَذَا بَنِي

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسُ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي
مُرْتَضِيًّا عَمَّا عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأَخْتُهُ وَمَا
اسْتَمَرَّ لَوْ أَنَّ أَحَدًا الْقَصَى لِمَا صَنَعْتُمْ بَعْدَنَا
لَكَانَ مُحْتَرَقًا أَنْ يَنْقُصَ

کہ ایک خوبصورت آدمی کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا
گمان غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر ہے درہم کاہن ہے
پہلے سے بلا کر یہ بات پوچھی تھی۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں
دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو فرمایا۔ میں تجھے اس وقت تک
جائے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اصل بات نہیں بتائے گا۔ وہ
کہنے لگا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں کاہن تھا۔ فرمایا، نیز کی من عورت
نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی؟ اس نے بتایا
کہ ایک دفعہ میں بازار میں تھا کہ وہ میرے پاس خوف زدہ حالت
میں آئی اور کہنی لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اوندھے
کر کے بھگائے گئے ہیں، جس کے باعث وہ خوف زدہ اور ناامید
ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں
بھی توہوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک آدمی مجھ پر اے کر آیا۔ پھر اے
فریخ کیا تو اس کے اندر سے اس زور کی آواز نکلی کہ ایسی سخت آواز
میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ اسے دشمن ایک
کام کی بات بتانا ہوں جس سے گوہر مراد حاصل ہو جائے کہ ایک
نصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک
نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے چنانچہ
پھر یہی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتانا ہوں جس سے
مراد برائے کہ ایک نصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے
سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ میں اللہ کو چلا آیا۔ ابھی
تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ
نبی ہے۔

تیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے
قوم سے فرماتے ہوئے سنا۔ کاش! تم دیکھتے کہ اسلام
قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا
جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان
کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہِ احد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ
میں پھٹ جاتا۔

باب الشقاق القم

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُعْتَصِلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا إِعْدَاءَ بَيْنَهُمَا

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمزة عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّقُّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الشَّقُّ بِمَكَّةَ وَتَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مِصْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَيْحَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْقَمَرَ الشَّقُّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّقُّ الْقَمَرُ.

باب هجرة الحبشة وقالت عائشة قالت النبي صلى الله عليه وسلم أُرِيْتُ دَارَ هَجْرٍ تَكُونُ ذَاتُ نَخِيلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَائِدَةً مَنْ كَانَ هَاجِرًا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ

شق القمر کا معجزہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے، یہاں تک کہ کوہِ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آگیا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پسار کی دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ابوالضحیٰ ہرقلی عبد اللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا پھٹنا مکہ گرمہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابی نعیم، مجاہد نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ کرامت ہمد میں واقع ہوا تھا۔

مقرر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر (چاند پھٹنے) کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

حبشہ کی جانب ہجرت۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجور والی اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ پس کچھ لوگ براہِ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور بعض نے سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت

فَبِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُمَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْيُسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا يَدْنُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ فِيمَا فَعَلَ بِهِ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَإِنْ تَصَيَّيْتُ يَعْنِي عُمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ لِي بِكَ حَاجَةٌ وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ فَجَلَسْتُ إِلَى الْيُسُورِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِأَلْفَيْ قُلْتُ لِعُمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا حَدِّثْنِي الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَ فِي رَسُولٍ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتُ إِنْ قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنْ أَنَا بَعَثْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مَعَهُ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَدْتُ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهَاجِرَتَيْنِ إِلَّا وَلِيَيْنِ وَصَحْبَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَدِيرًا وَحَدَّثَ أَكْثَرَ النَّاسِ فِي نِشَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقَّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكَتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِ مَا خَلَصَ إِلَيَّ الْعَذْرَاءُ فِي بَيْتِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ

کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابو موسیٰ، اسماء نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن عبدی یغوث کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخزوم اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے بارے میں لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابی عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا، وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی اثنا میں کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان کا قاصد آگیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، یہاں تک کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا۔ یہ قرطیہ میں کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کی پاکیزہ روش کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں لہذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا، اسے جیتے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں، لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ إِلَيْهِ جَوْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ فَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَى قَالِ بْنِ قَالٍ فَمَا هَذِهِ إِلَّا حَدِيثُ الرَّبِّ يَبْذُرُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقَيْبَةَ فَسَمِعْتُ خُنْدُفِيَةَ ابْنَةَ لُقَاءَ اللَّهِ بِالْحَقِّ قَالَتْ فَجَلَدَ الْوَلِيدُ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَعَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ مُرَجَّبِيْدُهُ فَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الْمَذْهَبِيُّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَيْفَ يُسَبِّحُ رَأْسَهُمَا بِالْحَبِيشَةِ فِيهَا نَضَاوَةٌ فَذَكَرَتْمَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنُو أَعْلَى قَبْرَهُ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ بِرَبِّكَ الصُّوَرِ أَوْلَئِكَ شَرُّ أَرْوَاحِ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَتْ حَدَّثْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جَوِيْرِيَّةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دروند ہجرت میں گئی، جیسا کہ تم نے کہا ہے اللہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، زمیں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا، یہاں تک کہ اللہ نے جہنم اپنے پاس بلایا اور پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا کی قسم زمیں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا نے اسے ان کی نافرمانی کا اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر مجھے خلافت عطا فرمائی جو ان دونوں حضرات کا تقابہ انہوں نے جواب دیا یہ کیوں نہیں۔ فرمایا تو یہ کیا باتیں ہیں جو تمہاری جانب سے میری پاس پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں بھی ذکر کیا۔ تو انا اللہ ہم اس بارے میں حق کا دامن پکڑے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیں کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔ یونس، زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اُمّ حبیبہ اور حضرت اُمّ سلمہ نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کر دیتے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بند ترین مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور مہنے کے لیے دو بیڑہ مرحمت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے رہے اور فرماتے جاتے سنا، سنا، حمید کی فرماتے ہیں یعنی اچھی ہے، اچھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا: نمازیں (خدا کے ساتھ) مصروفیت ہے میں (سلمان) نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب لے لیتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابوطالب مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے لگے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیر کوفج فرما چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجر تو لو کا ثواب ہے۔

نجاشی کی وفات۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک آدمی وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اللہ علیہ وسلم خیمۃ لہا اعلام فجعّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسخر الأعلام بییدہ ویقول سنا، سنا، قال الحمیدی یعنی حسن، حسن۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَصِلُ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يُرَدْ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَسْلِمُ عَلَيْكَ فَكُرِدَ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ يُو كَيْفَ لَصْنَمُ أَنْتَ قَالَ أَمَّا قَدْ فِي لَقِيْنِي.

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغْنَا مَجْرِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَوَكَّبْنَا سَفِينَتَهُ فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هَجْرَتَانِ.

باب مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَتَوَمَّوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ.

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَرِيدُ

بْنُ زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ أَنَّ عَطَاءَ
حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى
النَّبَاثِيِّ فَعَفَفْنَا وَرَأَيْنَا أَنَّهُ فُكِّنَتْ فِي الصَّغِيرَةِ الثَّانِيَةِ
أَوِ الثَّلَاثَةِ.

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَابَةِ النَّبَاثِيِّ فَكَفَّرَ
عَلَيْهِمْ أَرْبَعًا بِحَدِّ عَبْدِ الصَّمَدِ.

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
بُرَّاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُمَا يَرَوْنَ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى لَهُمُ
النَّبَاثِيَّ صَاحِبَ الْبَحْشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ
فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ
أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَاهُمَا يَرَوْنَ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي النَّصْلَةِ فَصَلَّى
عَلَيْهِمْ وَكَثَّرَ أَرْبَعًا.

نہایتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
نہاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ
کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں (حضرت جابر
دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصمہ
نہاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی
اور نماز میں چار تکبیریں رزائد کیں۔ اسی کے مثل بعد
نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
نہاشی شاو حبش کے وفات پانے کی خبر اپنے امی
کو اسی روز دے دی تھی، جس روز وفات ہوئی۔
اور فرمایا تھا کہ اپنے بیٹائی کے لیے دعائے مغفرت
کرد۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں
بنایں اور آپ نے چار تکبیریں رزائد
کیں۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثیں حبشہ کے بادشاہ حضرت نہاشی اصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہیں۔ ان سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے
آتی ہیں۔

- ۱- حبشہ کے نصرانی بادشاہ نہاشی اصمہ نے اسلام قبول کر دیا تھا۔
- ۲- نہاشی اصمہ نے اگرچہ اپنے مسلمان ہونے کی تشہیر نہیں کی تھی لیکن اللہ اور رسول کی بارگاہ میں اس کا مسلمان ہونا مقبول ہو گیا تھا۔
- ۳- اگر کوئی مسلمان دار الکفر میں سر ملے اور وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو دارالاسلام میں اس کی نماز جنازہ ہونی چاہیے۔
- ۴- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہاشی کے وفات پانے کی خبر سنا کر کلام کو اسی روز دے دی تھی۔ خواہ آپ انہیں خود دیکھتے
تھے اور خواہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہو۔

۵۔ نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ جیسا کہ اس باب کی تیسری اور چوتھی حدیث میں ہے۔

نخاشی کی نماز جنازہ کے باعث بعض لوگ غائبانہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔ پر وہیں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ راتہ فی سترۃ عظمیٰ نے اس مسئلے پر ایک انتہائی تحقیقی فتویٰ امدادی الحجاب کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔ ادارہ فتویٰ رضویہ مصری شاہ لاہور والہ نے اسے کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ دلائل کاٹھا نہیں مانتا ہوا سند تراصل و کتاب دیکھا بلئے یہاں اس مسئلے کی چند عبارتیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ مذہب سنی میں جنازہ غائب پر بھی مقف نہاڑیے۔ آئمہ صغیرہ اس کے دم جواز پر بھی جہاد ہے۔ خاص اس کا جزئیہ بھی مصرح ہونے کے علاوہ تمام مبارات مسئلہ اولیٰ میں اس سے مستقل کہ غالباً نماز غائب کو کھار مسئلہ جنازہ لازم۔ بلاوہ اسلام میں جہاں مسلمان اسکا لکے نماز ضرور ہوگی اور دوسری جگہ خبر کے بعد ہی پیچھے گی و لہذا امام اجل نسفی نے کافی میں اس مسئلہ کو اس کی فروع ٹھہرایا، اگرچہ دونوں مسئلے مستقل ہیں

(ص ۵۰)

۲۔ زمانہ اقدس میں صدیق مہاجر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواقع میں وفات پائی۔ کبھی کسی حدیث صحیحہ میں سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ نماز کی جنازہ کی نماز پڑھی کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے؟ کیا مسلمان اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طہ پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز نا ممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بحال و فور موجود اور مانع مفقود، لاجرم نہ پڑھنا قصد ابانہ نہ تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے قدر مانع بالقدما حراز فرمائیں وہ ضرور امر شرعی و مشروع نہیں ہو سکتا۔

(۵۲، ۵۳)

۳۔ دوسرے شہر کی میت پر صلوة کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعہ نخاشی، واقعہ معادیہ پیشی واقعہ امراء موتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان میں اول دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلے حاضر تھا، تو غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر اور دوم و سوم کی سند صحیح نہیں اور لفظ صلوة بمعنی نماز میں سرسری نہیں ان کی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے (ص ۵۳)

۴۔ اگر فرض ہی کر لیں کہ ان تینوں واقعوں میں نماز پڑھی تو باوجود حضور کے اس اہتمام عظیم و موفراور تمام اموات کے اس حاجت شدیدہ رحمت و توفیر کے مدلیہ برکیوں نہ پڑھی؟ وہ بھی محتاج حضور و حاجت شدیدہ رحمت و توفیر اور حضور ان پر بھی وقت و رحیم تھے۔ نماز سب پر فرض میں نہ ہونا اس اہتمام عظیم کا جواب نہ ہوگا، نہ تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ کا علاج۔ حالانکہ یہی تعلیم ان کی شان ہے۔ وگد ایک کی دیکھو

فرمانا اور صدر کو چھوڑنا کتب ان کے کرم کے شایاں ہے، ان حالات و اشارات کے ملاحظہ سے عام طور پر یہ کہ اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتا دے گا کہ وہ کون کون کی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہو سکتا۔ حکم عام وہی دم جواز ہے، جس کی بنا پر عام احراز ہے (ص ۵۴)

۵۔ اب واقعہ بیر معونہ ہی کو دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے شہر جگہ پامول، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص بیاروں، اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم و الم ٹھہرا۔ ایک مہینہ کامل

غام نماز کے اندر کھانا نہ ہوا رے لعنت فرماتے سب گھر گھر منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو (ص ۵۴)

۶۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام قرآنی قدر سے تمام بڑا مگر ہم ان وقائع ثلاثہ کا بھی باذہن تعالیٰ تصفیہ کریں۔ — واقعہ اولیٰ —

جب محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ جنتہ نے جنتہ میں انتقال کیا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی۔ مصلیٰ میں جا

کہ منین باندہ کر چار کجیریں کہیں۔ دواۃ الستۃ عن ابی ہریرۃ والشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی والثالث رضی اللہ عنہما اتقا مع ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ من العصابة حیثا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تنہا را بجائی بنجاشی گر گیا۔ انھوں اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے پیچھے باندھیں حضور نے چار کجیریں کہیں۔ صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جانہ حضور کے سامنے ہے! صحیح ابوداؤد میں انھیں سے ہے۔ ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی وہ ہم ہیں اعتقاد کرتے تھے کہ جانہ ہمارے آگے موجود ہے (ص ۵۵)

۷۔ ثلثا۔۔۔ بنجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا۔ ولول ان پر نماز نہ ہوئی تھی، لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پر بھی۔ اسی بنا پر امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لیے یہ باب وضع کیا الصلوۃ علی المسلم ینہ اهل الشرک فی بلاد اخری (ص ۸)۔ اب بھی خصوصیت بنجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز فائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔۔۔۔۔ اس نماز سے مقصود ان کی اشاعت اسلام تھی۔۔۔۔۔ یعنی بیان یا فعل اقویٰ ہے ولہذا مسل میں تشریف لے گئے کہ جماعت کثیر ہو (ص ۵۸)

۹۔ غیر مقلدوں کے جو پالی امام نے عون الباری میں حدیث بنجاشی کی نسبت کہا:۔۔۔ اس سے ثابت ہوا کہ فائب پر نماز جائز ہے اگرچہ جانہ غیر جنت قبلہ میں ہو اور نماز پڑھو۔۔۔۔۔ قول۔۔۔ یہ اس معنی اجتہاد کی کو رائے تقلید اور اس کے ادعا پر مثبت جہل شدید ہے۔ بنجاشی کا جانہ جہنم میں تھا اور مشر مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے اور مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب ہی کو ہے۔ تو جانہ غیر جنت قبلہ میں کپ تھا؟۔۔۔۔۔ تو ان مجتہد صاحب کا جہل قابل تماشہ ہے جن کو سمت قبلہ تک معلوم نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے جانہ پر نماز ان کی غیر سمت پر پڑھنے کا ارتداد سراجہل ہے۔ حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب مشرق نماز پڑھی رفاہ الطبرانی عن مدلیہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص ۵۸، ۵۹)

۱۰۔ ولہم بیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشہ کیا ہے۔ اولاً استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ لیشی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے سنن میں ابوامامہ سے روایت کیا۔ پھر کہا نیز اس کا مثل انس سے ترجمہ معاویہ بن معاویہ مزی میں مسایات کیا۔ اس میں یہ وہم دلاتا ہے کہ گویا یہ تین صحابی مجتہد ہیں، جن پر نماز فائب مروی ہے۔

حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں معاویہ نام، جن کے نسب و نسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا کسی نے لیشی کسی نے معاویہ کسی نے معاویہ بن مقرن۔ ابو عمر نے معاویہ بن مقرن مزی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں اور حافظ نے اسباب میں معاویہ بن معاویہ مزی کو ترجیح دی اور لیشی کہنے کو ملا تفسیر کی خطابتا یا معاویہ بن مقرن کو ایک اور صحابی مانا، جن کے لیے یہ روایت نہیں۔ بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام ثلثت محض باطلہ ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا۔۔۔ معاویہ بن معاویہ المزنی و یقال لیشی و یقال معاویہ بن مقرن المزنی۔ قال ابو عمرو بالصواب الخ یعنی معاویہ بن معاویہ مزی اور کوئی گستاخ ہے۔ معاویہ بن مقرن المزنی۔ ابو عمر نے کہا۔ میں صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طبرانی نام ذکر کیا اور طریق دوم سے دوسرے طور پر اور حدیث ابوامامہ سے تیسرے طور پر دعاشیہ میں (ص ۶۲)

۱۱۔ سب سے ذمہ دہ شہداء کے معرکہ میں درجگ موند کے سپہ سالار نماز فائب بانہانے والے شہید معرکہ پر نماز نہیں مانتے تو باجماع قرطین یہاں صلوۃ بمعنی دعا ہونا لازم جس طرح عہد امام لودی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلوۃ علی

مقبور شہدائے اُحد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلوٰۃ یعنی دعا ہونے پر جانا ہے کما اشرناہ فی النہم الحاجز، حالانکہ دلائل تو صلی علی اہل اُحد صلوٰۃ علی المیتین ہے یہاں اس قدر بھی نہیں۔ ولہذا یہ کہ بعض باطلان بے خود مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اسول دانی یوں کہتے ہیں کہ صلوٰۃ یعنی نماز حقیقت شریعہ ہے اور جادو کی حقیقت سے مدول ناجائز۔

اقل۔ اتلاً:- ان مجتہد بنے والی کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شریعہ صلوٰۃ یعنی ارکان مخصوصہ ہے اور یہ معنی خود نماز جنازہ میں کہاں کہ جس میں نہ رکعت ہے نہ سجود نہ قرأت، نہ قعود، اثنائت و مذا و اسرائی مائما ولقد اعلماہ تفسیر فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلوٰۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دلائل مطلق اور صلوٰۃ مطلقہ میں برزخ ہے کما اشار الیہ بخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔ لاجرم امام محمد رحمہ اللہ نے تفسیر فرمائی کہ نماز جنازہ پر الطوق صلوٰۃ عجایبہ۔ صحیح بخاری میں ہے:- سمعناھا صلوٰۃ لیس فیہا رکوع ولا سجود مدۃ القاری میں ہے۔ لکن التسمیۃ لیست بطریق الحقیقۃ ولا بطریق الاشتراک و لکن بطریق المجاز (ص ۶۶)

صلوٰۃ کے ساتھ جب مل نلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شریعہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:- یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔ اللہ وصل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ کما تحب وترضی وقال تعالیٰ:- وصل علیہم وعلیہم صلوٰۃ سکون ترہم وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ وصل علی آل ابی اوقی۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اسے الہی آل ابی اوقی پر نماز پڑھو یا ان کا جنازہ پڑھو؟ کیا صلوٰۃ علیہ شرح میں یعنی درود نہیں؟

۱۳۔ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب دیکھو نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کو تباہ نہیں تو امام کا شافعی الذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ اسی لیے تو اس دور میں کہنا پڑتا ہے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

مشرکین کا رسول خدا کی مخالفت پر نہیں کھانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا ارادہ کر لیا تھا کہ انشاء اللہ تھائے کل ہم حنیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفار کو نہ کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھانی تھیں۔ ابو طالب کا ذکر۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے چچا ابو طالب کو آپ نے کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے؟

بَابُ تَقَاتُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حَنِينًَا مَتَرًا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَخِيضُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاتَمُوا عَلَيَّ الْكُفْرَ.

بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ

عَتِكَ فَاِنَّهُ كَانَ يَحْطُطُكَ وَيَقْضُبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي مَحْضٍ مِّنْ نَّارٍ وَلَوْ لَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ طَابِلٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمْرٍ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا ابْنَ طَابِلٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَكَلِّمْ خِدَالَ يَكْتُمَانِ حَتَّى تَأْلَ أَخْرَ شَيْءٍ مِّمَّنْهُمْ بِمِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَا لَعَنَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَرَلْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْضِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَمْحَا بَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَرَلْتُ أَنَّكَ لَا تَهْتَدِي مِنْ أَحَبِّتَ

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَيِّدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُجْعَلَ فِي مَحْضٍ مِّنْ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيَّةٍ يَغْلِي مِنْهُ وَمَا عُدَّ

فرمایا، اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں (درمیان میں) نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے چلے طبقے میں ہوتے۔

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابو جہل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ کے باعث میں آپ کے لیے بارگاہِ خلوتِ بندگی میں کچھ عرض کر سکوں۔ تو ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی اُمیہ کہنے لگے: اے ابوطالب! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ برابر ہی بات دہراتے رہے تو ابوطالب نے ان کے آنوی کلام یہ کیا کہ میں عبد المطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں برابر ان کے لیے استغفار کرتا ہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش پائیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ انہیں کھن چکا کہ وہ روزِ نبی ہیں اسورۃ التوبہ آیت ۱۱۲ اور آیات نازل ہوئی: اے بے شک یہ نہیں کہ تم جیسے اپنی طرف بے شک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید قیامت کے روز میری شفاعت انہیں کچھ فائدہ پہنچائے کہ انہیں روزِ رب کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے، جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے باعث ان کا دماغ ٹھونکنے لگے گا۔

ف: اس حدیث میں ابوطالب کے خاندان کا بیان ہے۔ اسی بلسک حدیث ۱۰۶۵ اور ۱۰۶۶ میں یہ بیان زیرِ تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی تفریق کرتے، شفقت فرماتے اور انتہائی نازک حالات میں اپنے پیچھے کی حمایت اور طرف داری کرتے رہے، جس کے باعث شیخ آپ کے خلاف انتہائی اقدام سے مجبور رہ جاتے تھے۔ یہ سب کچھ تھا کہ ان کے سلام قبول کرنے کے منبرِ طاہر و متقابلِ اطمینان دلائل نہیں تھے۔ بعض حضرات کچھ کڑور دلائل کے سوا کچھ نہیں صاحبِ ایمان منوانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ خیر صورتِ مالی کچھ بھی ہو لیکن ابولہب کی طرح

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ طَابِلٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمْرٍ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا ابْنَ طَابِلٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَكَلِّمْ خِدَالَ يَكْتُمَانِ حَتَّى تَأْلَ أَخْرَ شَيْءٍ مِّمَّنْهُمْ بِمِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَا لَعَنَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَرَلْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْضِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَمْحَا بَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَرَلْتُ أَنَّكَ لَا تَهْتَدِي مِنْ أَحَبِّتَ

ان کا کفر قطع بھی نہیں ہے۔ ہر مسلمان کا دل بھی کہے گا کہ کاش! یہ شرعی طریقے پر ایمان لے آئے۔

چند اصول صمدی کے مقتدر برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر شرح المطالب فی مہمات ابی طالب کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں تین آیات، چند روایات اور انہی صحابہ کرام کا بعضین مقام و محلہ کے ایک سو پچاس اقوال سے ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کا آخری وقت تک دولت اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم دروردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں وہ غلطی کی جگہ اُمّ وکرم (بھینسا) کا لفظ ہے۔

آیت مُحِیَّانَ الَّذِیْ اَسْرٰی... کا بیان۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پاک ہے اُسے جو اپنے بندے کو رات رات مسجد حرام نے مسجد اقصیٰ تک لے گیا (سورہ بنی اسرائیل، آیت پہلی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے (واقعہ معراج کے سلسلے میں) مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جزئیات وہ پوچھتے ہیں اس کی طرف دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

معراج شریف۔

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج شریف کا واقعہ یوں سنایا کہ میں عظیم میں بیٹھا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے، تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے کچھ کہا جو میں سن رہا تھا۔ پھر اس نے یہاں تک میرا جسم چیرا میں نے جلد سے اس کا مطلب پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھ کر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ملاق سے نان کے نیچے تک اور میں نے حضرت انس سے، زبیر بن عوف سے سنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا۔ اس کے بعد سونے کا ایک ٹکٹ لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَزِيمٍ وَالدُّرَّوْدِيُّ عَنْ يَزِيْدٍ بِهَذَا وَقَالَ تَفِيْلُ مِنْهُ اُمُّ وُكْرَمٍ۔

بَابُ حَدِيثِ الْاَسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِحَبِيْبٍ ۚ لَّیْلًا قَبْلَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى مَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَكِيْمٍ حَدَّثَنَا اَللِّیْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا كُنَّا بِبَنِي قَدِیْشَ قُمْتُ فِی الْخِجْرِ فَجَسَدَ اللّٰهُ لِیْ بَلِیَّتٍ الْمُقَدَّسَ فَطَفِقْتُ اُخِيْمُهُمْ عَنْ اَیَّامِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔

بَابُ الْمَعْرَاجِ

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مَنِيًّا اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَہُمْ عَنْ لَبِیْکَ اَسْرٰی بِہِ یَیْنَمَا اَنَا فِی الْخِطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْخِجْرِ مُصْطَجِعًا اِذَا اَتَانِیْ اُمِّیْ فَقَدْ قَالَ دَسِیْحَتُہُ یَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَیْنَ ہَذِہِ اِلَیْ ہَذِہِ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَہُوَ اِلَیْ جَنَبِیْ مَا یَقِیْ بِہِ قَالَ مِنْ ثَغْرَةٍ تَحْرِہُ اِلَیْ شِعْرَتِہِ وَ سَمِعْتُہُ یَقُوْلُ مِنْ قَصْبِہَا اِلَیْ شِعْرَتِہِ فَاَسْتَوْرَجَ

قُلْتُ ثُمَّ أُتِيتُ بِطُغْيَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوءَةٍ
 اِيْمَانًا فَقِيلَ قُلْتُ ثُمَّ حُشِنِي ثُمَّ أُتِيتُ بِدَايَةِ
 دُمُونِ الْبَعْلِ دَفُوقِ الْحِجَارِ اَبْيَضُ فَقَالَ لَسَ
 الْجَارُ دُوْدٌ هُوَ الْبَرَّاقُ يَا اَبَا حَمْدَةَ قَالَ اَلنَّسْ
 نَعْمَ يَنْعَمُ بِخَطْوِهِ عِنْدَ اَقْصَى طَرَفٍ فَنَحْمِلُ
 عَلَيْهِمَا فَانْطَلَقَ بِي جَبْرِئِلُ حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ
 الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِلُ
 قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَكَدُّ اُرْسِلَ
 اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِمِ فَنَعْمَ الْعِجْبُ جَاءَ
 فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيهَا اَدَمُ فَقَالَ
 هَذَا اَبُوْلَهْ اَدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
 السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
 الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ
 فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ
 مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَكَدُّ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
 قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِمِ فَنَعْمَ الْعِجْبُ جَاءَ
 فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا
 ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ
 عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اِبْنِ
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي اِلَى
 السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
 قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
 قِيلَ وَكَدُّ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
 بِمِ فَنَعْمَ الْعِجْبُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
 اِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
 فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اِبْنِ
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى اَتَى
 السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
 قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

ملاؤد لایا گیا جو چم سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ تو جاہل ورنے
 ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے جواب
 دیا: ہاں۔ وہ (جاہل) اپنا ایک قدم حد نظر کے برابر دُور رکھتا
 تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے لے کر چل
 پڑے، یہاں تک کہ پہلا آسمان آگیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا
 تو کہا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے
 ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا: انہیں بلایا
 گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید! کیسا اچھا آنے
 والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اور پر گیا تو دیکھا
 کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں، یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں
 سلام کر لیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب
 دیا۔ پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مر جا۔ پھر اوپر چڑھنے لگے یہاں
 تک کہ دوسرا آسمان آگیا اور اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا: کون ہے؟
 جواب دیا: جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ
 حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا: انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔
 کہا گیا: خوش آمدید! کیا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھولا
 گیا اور میں اور پر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں غارِ نثار
 بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں،
 انہیں سلام کر لیے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات
 نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی! اور صالح نبی مر جا۔
 پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا
 گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل۔ دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ
 کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا: انہیں
 بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید! کسی مبارک مہستی نے
 قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل
 ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح بھائی! اور صالح نبی
 مر جا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا
 چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا:۔
 آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔

قِيلَ اَوْ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَتَنَبَّأَهُمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ اِلَيْهِ
اَذْرَبَتْ قَالَ هَذَا اِذْ رِئِيسٌ قَسَمَ لَكُمْ عَلَيْنَا فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اِلَاحُ الصَّالِحِ وَ
النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَبَدَ بِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ
الْاُخْرَى فَاسْتَفْتَتْهُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالِ نَعَمْ
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصَتْ فَاِذَا هَارُونَ قَالِ هَذَا هَارُونَ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا يَا اِلَاحُ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
صَبَدَ بِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَتْهُ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالِ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصَتْ
فَاِذَا مُوسَى قَالِ هَذَا مُوسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اِلَاحُ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزَتْ
بَنِي قِيلَ لَهُ مَا يَبْكِيكَ قَالِ اَبْكِي لَا تَ
يُؤَلِّمًا مَا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهِ
اَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِي ثُمَّ صَبَدَ
بِي اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَتْهُ جِبْرِيلُ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالِ نَعَمْ
قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمُبَشِّرُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصَتْ فَاِذَا اِبْرَاهِيمُ قَالِ هَذَا اِبْرَاهِيمُ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ
قَالَ مَرْحَبًا يَا اِلَاحُ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش
آمدید کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا
گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما
تھے۔ کہا: یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور
صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور
دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہوں
پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب
دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ
فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف
فرماتے تھے۔ کہا: یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی
اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ ہم چھٹے
آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟
جواب دیا: جبریل ہوں۔ دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟
جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟
جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید، کیا بہترین تشریف لانے والے
نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت
موسیٰ جلوہ افروز تھے۔ کہا: یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام
کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا:
پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے
لگا تو وہ دو پرے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟
جواب دیا: میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث
فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت اس کے امتی زیادہ
تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان
تک پہنچے اور حضرت جبریل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا:
آپ کون ہیں؟ جواب دیا: جبریل ہوں۔ دریافت کیا: آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں

ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَلَاذًا تَبْقُهَا
مِثْلَ قِلَالٍ هَجَرَةٍ إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ أَذَانِ
الْفَيْلِ كَيْفَ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا
أَرْبَعَةُ أَشْهُارٍ تَهْرَاجُ بَاطِنَانِ وَظَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ
قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَتَهْرَاجَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ
أَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْنَيْلُ وَالْفَرَاتُ ثُمَّ رَجَعُ
لِيَ النَّبِيُّ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ
خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْغِطْرَةُ أَنْتَ
عَلَيْهَا وَأَمَّتْكَ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَوَاتِ
خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ
فَمَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ يَا أُمِّرْتُ
قَالَ أُمِّرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ
قَالَ إِنَّ أَمَّتْكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوةً
كُلَّ يَوْمٍ فَإِنِّي دَانَهُ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَغَالَجْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَشَدَّ
الْمُغَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ خَاسِئًا
الْتَّخَفِيفَ لَا أَمَّتْكَ فَجَعَلْتُ فَوَضَعُ عَنِّي
عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعُ عَنِّي عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى
مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ فَوَضَعُ عَنِّي
عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَأُمِّرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ
يَوْمٍ فَجَعَلْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ
فَأُمِّرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ
إِلَى مُوسَى فَقَالَ يَا أُمِّرْتُ قُلْتُ أُمِّرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتْكَ
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَإِنِّي قَدْ

مدعو کیا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں، کہا، خوش آمدید، کسی مبارک
ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا
تو وہاں حضرت ابراہیمؑ تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ آپ کے
چہرہ امجد میں انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور
انہوں نے جواب دیا، پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبیؑ، پھر
محب پر سداۃ المنشیٰ ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل (سیر) مقام جبر
کے شکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا
گیا، یہی سداۃ المنشیٰ ہے۔ اس کی چادر ہری تھیں، اوڈو غامہری اور قد
باطنی۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ نہیں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ
باطنی نہری تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہری نیل اور فرات ہیں۔ پھر
محب پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن
میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا
میں نے دودھ لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہذا آپ اور آپ
کی امت فطرت پر قائم رہیں گے۔ پھر محب پر رات دن میں پچاس نمازی
فرض فرمائی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس
سے ہوا تو پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب
دیا کہ روزانہ پچاس نمازی پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کی امت
روزانہ پچاس نمازی نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز
کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی
بڑی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی میں واپس
جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں واپس
گیا تو دس نمازی کم کر دی گئیں پھر حضرت موسیٰ کی طوت لوٹا اور
اسی طرح گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا، تو دس اور کم کر دی گئیں۔
پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح کی گفتگو ہوئی تو میں
واپس لوٹا اور دس نمازی مزید کم فرمادی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ
کے پاس لوٹ کر آیا تو حسب سابق گفتگو ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ
دس نمازی پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس
آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازی
پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ

جَزَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَاجَتُ بَيْنَ إِسْرَآئِيلَ
أَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ فَأَرْجِعْهُ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
التَّخْفِيفَ لَا مَتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى
اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَنِي وَأَسْلِمُ قَالَ
فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي
وَحَقَّقْتُ عَنْ عِبَادِي.

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا
عَمْرُو عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الزُّوْيَا الَّتِي
أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ زَوْجَا عَيْنِ
أَبِي هَارِبٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكَةَ
أُسَيَّةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيَّةِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ
فِي الْقُبُورِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ.

بَابُ وَفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ.

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالٍ
حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ
بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِمًا كَعْبٍ
جِبْنِ عَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَحْدِثُ
جِبْنُ تَعْلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِمْ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكَةَ
الْعَقَبَةِ جِبْنُ تَوَاقُّتُنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ
أَنْ لِي بِهَا شَهِدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرُ
فِي النَّاسِ مِنْهَا.

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ لُحَيْثٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ
کر چکا ہوں اور نبی کریم پر توڑ گوشی کر کے دیکھ لی ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ
میں پھر جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال پیش کیجئے۔ فرمایا،
میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے غم محسوس
ہونے لگی ہے لہذا بڑا درجہ تشریف تم کرتا ہوں، فرمایا، جب میں آگے
بڑھا تو آواز آئی۔ میں نے اپنا فرض جاری فرمایا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ
اور ہم نے نہ کیا وہ دکھا و اجرو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش
کو (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۰) کے متعلق فرمایا ہے کہ
اس دیکھنے سے آجھ کا دیکھنا مزاد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گی جس رات آپ کو بیت المقدس
تک میر کر دانی گئی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ الملعونۃ
آیا ہے اس سے مراد عقوبہ کا درخت ہے۔

انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت
عبد اللہ بن کعب وہ ہیں جو اپنے والد حضرت کعب بن
مالک کو مینائی سے محروم جو جانے پر راستہ بتانے کی خدمت
کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا
واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ
آپ غزوہ تبوک کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن کعب کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں
یہ بات بھی ہے کہ بیعت عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے
کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوہ بدر کے
حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوہ بدر کی حاضری کا چرچا
بہت زیادہ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ کے وقت اپنے

نَعَى اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَيْدٌ فِي خَلَايَ الْعَقَبَةِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ أَحَدُ هُمَا الْبَرَاءُ
بْنُ مَعْرُوفٍ.

۱۰۴۳. حَدَّثَنَا أَبُو هَيْثَمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
أَبْنُ جَرِيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ
أَنَا وَابْنِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ.

۱۰۴۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْهَابٍ
عَنْ هَيْثَمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرِيْسٍ عَائِدًا لِلَّهِ أَنَّ
عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَلِدُوا بَدْرًا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ
لَيْكَةِ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا
بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا
تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا
بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيِّدَيْكُمْ وَارْجُلَيْكُمْ
وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ
عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَحُوقِبَ
بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ
ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمَرَ إِلَى اللَّهِ
إِنْ شَاءَ عَاقِبَتُهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ
عَلَى ذَلِكَ.

۱۰۴۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنِ الصَّنَائِعِيِّ عَنْ
عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْتُهُ عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكَ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقَ وَلَا تَزْنِيَ وَلَا تَقْتُلَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تَنْتَهَبِ وَلَا تَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ

ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کے
قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام برآ بن معرور تھا۔
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں میرے
والد محترم اور میرے دونوں ماسوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بیعت
عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات
میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ
بدر میں شریک ہوئے اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ
میں بھی شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابہ
کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس
بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو
گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو
قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ جوڑو گے اور اچھی بات
میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا
اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی واقع
ہو جائے اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ
ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو جائے
اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتے تو اس کا معاف اللہ
رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے
توسعات فرمادے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں ان (بارہ) نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ
کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چھوٹا نہ کریں گے،
زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں جو اللہ نے
حرام قرار دیا ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسول خدا
کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے

إِنْ قَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ عَسَيْتَنَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ
قَضَاءً بِذَلِكَ إِلَى اللَّهِ.

بَابُ تَزْوِجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ
وَقَدْ دُومَهَا الْمَدِينَةَ وَيَسَاجِمَ بِهَا

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

ابْنُ مَسْهُمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا

بِئْتِ سِتٍّ بَيْنَيْنِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ
الْعَارِثُ بْنُ حَذْرَجٍ قَوَّعَكَتُ قَتَرَةً شَعْرِي قَوَّيَ

جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُخْتِي أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّي لَأُرْجُو حُجَّةً
وَمَعِيَ صَوَاجِبُ فِي فَصْرَحَتِي فَأَتَيْتُهَا لَأَذْهَبَ

مَا تُرِيدُنِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَقْدَمَتْنِي عَلَى
بَابِ الدَّارِ وَفِي لَأَنْهَبُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ

أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَسَحَّتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأَيْتُ
ثَعْرًا أَدْخَلْتَنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي

فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِفَةٍ
فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ فَاصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمَّا يَزُورُنِي

إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحِي فَأَسْلَمْتَنِي
إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِلْتُ يَسِيمَ بَيْنَيْنِ.

۱۰۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيْتُكَ فِي
الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَتُكِّ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ

وَيُعَالُ هَذِهِ أَمْرًا تَكُّ فَكَيْفَ عَنْهَا فَإِذَا
هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

يُمُضِ.

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَقَّعْتُ خَدِيجَةَ

تو جنت ملے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ
کی مرضی پر ہے۔

حضرت عائشہ کا رسول خدا سے نکاح کرنا اور مدینہ میں
رخصتی کا ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے شرفِ زوجیت بخشا تو اس وقت

میری عمر چھ سال تھی پھر ہم مدینہ منورہ آگئے اور بنی حارث بن خزیمہ
کے مکان میں نزد کش ہوئے۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے باعث

میرے سر کے بال بھی اڑ گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے۔ پھر ایک
روز میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ تھوڑے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ماجدہ

امّ رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے
قطعاً علم نہ تھا کہ بلایا کیوں گیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک

گھر کے دروازے پر کھڑی کر دی۔ میرا سانس پھول رہا تھا جب
کہ کافی دیر بعد دم میں دم آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ

اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا، جہاں
چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت

اور نیک فال کے ساتھ آنا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے سپرد
کر دیا گیا۔ انہوں نے میرا بازو سگایا اور میں اس وقت ڈری

جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے خواب
میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں پیٹی

ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ جب کپڑا اٹھا کر دیکھا
گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال پہلے ہو گیا تھا۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش توقف فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوسہرہ نے رسول خدا سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ پیامہ یا ہجر ہے بلکہ ہے وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس بعض تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے پرت ایک کبلی چھوڑا تھا جب ہم اس کے ساتھ کھڑے تھے تو پھر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانچتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر ازخروا اس ڈال دی جائے۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس

قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَيْتَ سَكَتِيْنِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَلِكَ وَتَكُنَّ عَائِشَةُ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ تَحْرُبُنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا تَخْلُ قَدْ هَبَّ وَهَبَتْ إِلَى أَهْلِ الْيَمَامَةِ أَوْ هَجْرُ قَدْ أَهَى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ.

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعَشَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَارِئٍ يَقُولُ عَدْنَا خَبَابًا فَقَالَ هَاجِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَتَّعَنِي لَعْنًا خَذَرْنَا مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَحْمَةً فَكُنَّا إِذَا نَعَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رَجُلًا وَإِذَا غَطَّيْنَا رَجُلِيَهُ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْطِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رَجُلِيهِ شَيْئًا مِمَّنْ إِذْ حُرِّقَ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ شِمْرَةً فَهُوَ يَهْدِي بِهَا.

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَ يَهْجُرُهُ إِلَى دُنْيَا يَحِبُّهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَهَاجَرَتْهُ

کے رسول کی طرف اشارہ کی جلتے گئے۔

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حسنہ، ابو عمرو اور اعلیٰ، عبید بن ابی رباح، معاویہ بن جبر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نفع کم کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ کی زیارت کے لیے گیا، تو ان سے ہجرت کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا نبی ازیں الی ایمان کو اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگنا پڑنا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے مبارک کر سکتا ہے۔ ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے باریک کوئی چیز نہیں کہ تیرا راہ میں اس قوم سے لڑنا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی کذیب کی اور انہیں دس سے نکالا۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر رکھی ہے۔ ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو بھٹکایا اور انہیں دس سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وہی نازل ہوئی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریس سالہ

الی ما ہاجر الیہ ومن کانت ہجرۃ الی اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فہجرۃ الی اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو الْأَدْرَاوِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْعَمَكِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنِي الْأَدْرَاوِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمِ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَعْبُدُونَ أَحَدَهُمْ يُرِيدُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَمَا مَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يُعْبَدُ رَبُّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَ بَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ أَلَلَّكُمْ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ لَبِيسٌ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَجَاهِدَهُمْ فَيَكُونَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوا أَلَلَّكُمْ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ أَتَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَ بَنِي عَائِشَةَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا بَيْنِيكَ وَأَخْرَجُوا مِنْ قُرَيْشٍ.

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ

عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ
سِتِّينَ .

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَوْجُهُ
عُبَادَةُ حَدَّثَنَا زَكِرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو
بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

وَنُفًى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ .

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ عَبْدِ يَحْيَى ابْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنْ
عَبَدْتُ أَخِيْرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ تَوُتِّيَهُ مِنْ زَهْرَةٍ
الْأُتْمَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَكَ فَاخْتَارَ مَا
عِنْدَكَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجَبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ أَنْظِرُوا
أَوْ هَذَا الشَّيْخُ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ أَنَّ اللَّهَ بَيْنَ أَنْ تَوُتِّيَهُ
مِنْ زَهْرَةٍ أَوْ بَيْنَ مَا عِنْدَكَ وَهُوَ يَقُولُ
فَدَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخْتَارُ وَكَانَ
أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ . وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أُمَّتٍ
النَّاسِ عَلَى فِي حُجَّتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ
كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَمْ تَخْدُثْ
أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خَلَّتْ الْإِسْلَامُ لَا يُبْقِيَنَّ فِي
السَّجْدِ خَوْخَةً إِلَّا خَوْخَةً أَبِي بَكْرٍ .

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجب
کے بعد تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور
وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک تیسرے سال
تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہینہ گزرا دیا۔
بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا
کی جتنی دولتیں وہ چاہے اسے ملے دی جائے اور دوسری چیز
آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے
پاس ہے۔ پس حضرت ابو بکر رونے لگے اور کہا اے ہمارے ماں باپ
آپ پر قربان ہو جائیں۔ میں یہ دنیا تعجب خیز نظر آیا اور بعض
لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ
اسے اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی خوشحالی
عطا فرما دی جائے یا جو خدا کے پاس ہے اور یہ صاحب کرم ہے
میں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ رجب چند
روز بعد آپ کا وصال ہوا تو ہم سمجھ گئے کہ جس کو اختیار دیا گیا
تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابو بکر میں
سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی
صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابو بکر
ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بنانا تو
ابو بکر کو بنانا، ماں اسلامی خلت تو موجود ہے۔
اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابو بکر
کی کھڑکی کے۔

حضرت مالک صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما زید بن کرمی

الَّتِي عَنْ عَقِيلٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
عَبَادَةُ بْنُ التَّمِيمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ
أَعْقِلْ أَبَوَيْ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ
الْيَدِينَ وَلَعَرِمَتَا عَلَيْنَا يَوْمًا إِلَّا يَا تَيْمَنًا
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَرَفِي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتَدَأَ
الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَدْرَ الْعِمَادِ لَيْقِيَهُ ابْنُ
الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَادَةِ فَقَالَ ابْنُ تَرِيمٍ
يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَرِيدُ
أَنْ أَسْتَبِخَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ
الدَّغْنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا
يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ
تَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ
الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ رَاجِعٌ وَأَعْبُدُ نَبِيَّكَ يَبْدُكَ
وَأُرْتَحِلُ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ
عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا يَخْرُجُ أَخْرَجُونِ
وَجَلَّا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ
عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تَكْذِبْ قُرَيْشٌ بِجَوَارِ ابْنِ
الدَّغْنَةِ وَكَانُوا لَا يَبْنِي الدَّغْنَةَ مَرَّ أَبَا بَكْرٍ
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا
شَاءَ وَلَا يُؤْذِيَنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ فَيَأْتِيَ
نَحْنُ أَنْ يُفَتِّنَ يَسَاءُ مَا وَأَبْنَا مَا فَقَالَ ذَلِكَ
ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا
يَغْنَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ حَاجَتِي

اشہد علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس
وقت سے اپنے والدین کو دین کی درست سے مالا مال ہی پایا
اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صبح و شام ہر مرتبہ ہمارے پاس تشریف نہ لائے ہوں۔
جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کی جانب ہجرت کر کے جانے لگے۔ جب برک النہاد کے مقام
پر پہنچے تو ابن الدغنے ملا جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا، کہنے لگا اے
ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا، میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے
پس میں زمین میں سیاست کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا
ہوں۔ ابن الدغنے نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی نہ نکل
سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے،
مصدقی فرماتے، بیسوں کا بوجھ برداشت کرتے، مہمانوں کے
ضیافت کرتے اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اللہ
مدد کرتے ہیں۔ لیجئے میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹے
اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ
ابن الدغنے کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنے تمام کے
وقت تمام سرداران قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا
آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو
نکال دینا چاہتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے مدد لے
کرتا، بیسوں کی کفالت کرتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہ حق
میں پیش آنے والے مصائب کے اللہ مدد کرتا ہے۔ قریش نے
ابن الدغنے کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنے سے
مفت یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب
کی عبادت کر لیا کریں۔ وہ گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں
پڑھیں اللہ آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز
سے پڑھیں گے تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں۔ ہماری عورتیں اور
بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنے نے حضرت
ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر
میں عبادت الہی کرتے رہے نہ نماز میں ادنیٰ آواز سے تشرأت

مَسْجِدًا يَفْنَاءَ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْدَأُ
الْقُرْآنَ فَيَسْقِذُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَ
أَيْتَاءَهُمْ وَهُمْ يَعْبُجُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنُهُ إِذَا
قَامَ الْقُرْآنُ وَأَخْذَهُ ذَلِكَ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَارْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّيْنَةِ فَقَدِمَ
عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا لَنَأْتِيَنَّ أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكٍ عَلَى
أَنْ يُعْبَدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَهِدْنَا ذَلِكَ خَابَتْنِي
مَسْجِدًا يَفْنَاءَ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالنِّصْلَةِ وَالْقِامَةِ
فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءً وَأَبْنَاءً نَا
فَانَّهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ رَبَّهُ
فِي دَارِهِ فَقُلْ وَإِنْ أَجَى إِلَّا أَنْ يُعْلَنَ بِدَلِكِ
فَسُدَّهُ أَنْ يُدْزِلِيكَ وَفَتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا
أَنْ نُخْفِيَكَ وَلَسْنَا مُقَرَّبِينَ لِزَيْفِي بَكْرِ الْإِسْتِعْلَانِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّيْنَةِ إِلَى أَبِي
بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي قَا قَدْتُ لَكَ
عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ
تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ
تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَفِي أَخِيذَاتِي فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ
لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَرُدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ وَ
أَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارًا
هَجَرَ بَكْرٌ ذَاتَ تَعْلِي بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا
الْحَرَّتَانِ ذَاهَا جَرَمَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ
وَرَجَعَ عَائِشَةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّرَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَيْلِكَ
فَإِنِّي أَرَجُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ

پڑھتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے۔ پھر حضرت ابو بکر
کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی، اسی
میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں
اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑے تعجب کے
ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابو بکر بڑے نرم دل
تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر
درا بھی اختیار نہ رہتا تھا۔ سردارانِ قریش اس بات سے بہت شگفتہ
اور انہوں نے ابن الدینہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم نے
تمہارے امان دینے کے باعث ابو بکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر
کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے
تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنائی ہے جس میں وہ اذان
نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں جس کے باعث ہمیں درد ہے کہ
ہماری عورتیں اور ہمارے بچے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ پس ہمیں
ایسا کرنے سے منع کر دیجئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت
کرنے پر اکتفا کر سکیں تو فیہا ورز وہ اگر اس سے انکار کریں اور غلبہ
یہ کام کرنے چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کریں
کیونکہ ہمیں نہ تمہاری تدبیر مقصود ہے اور نہ ہم یہ برداشت کر
سکتے ہیں کہ ابو بکر یہ کام علانیہ کرتے رہیں۔ پس ابن الدینہ اسی وقت
حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کو بخوبی معلوم
ہے کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا۔ پس اگر ہو سکے تو
آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کر دیجئے کیونکہ میں
یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک آدمی کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا
ہوں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا: میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں
اور صرف اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر
زیادہ راضی ہوں ان دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقہ
ہے میں جلوہ افروز ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا
مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے اور ان کھجوروں
کے درخت ہیں اور وہ دو سنگتوں کے درمیان واقع ہے۔
پھر میں نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے

تَرَجُّوا ذَلِكَ يَا بَنِي أُمِّتٍ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ
نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَتْ رَأِحَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ
السَّمْرِ وَهُوَ الْخَبِيطُ أَرَبَعَةً أَشْهُبًا قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَبِينَمَا
نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي تَحْوِ
الظُّلُمَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَبِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ
تَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءُ لِي أَبِي وَ
أُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ يَمُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ
قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَأْذَنَ فَأِذْنًا لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكُمْ تَهْلِكُ يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي قَدَا
أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْقَضَابَةُ يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ
رَمَوْا اللَّهَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ يَا بَنِي أُمِّتٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ يَا بَنِي أُمِّتٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْدُمْ
رَأِحَتَيْنِ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمَّ بِالْقَيْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَنَّا مَا
أَحْتِ الْجَهَنَّا وَصَنَعْنَا لَهَا سَفْدَةً فِي جِرَابٍ
فَقَطَعْتُ أَسْمَاءُ يَنْتِ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
بَطْنِهَا فَكَرَبْتُ بِهَا عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبَذَلْتُ
سِتِيَّتِ ذَاتِ الْبَطْنِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَعَارٍ فِي
جَبَلٍ ثَوْبٍ فَكَمْنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ
عِنْدَ مَا عَبَدُ اللَّهُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ عِلَامٌ
شَابٌّ ثَوْبٌ لَقِنٌ فَبَدَّلَ مِنْ عِنْدِهَا بِحَرٍ

جسٹری کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے
حضرت ابو بکرؓ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم فضا طھر جاؤ کیونکہ مجھے بھی
اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابو بکرؓ عرض گزار ہوئے: میرے
ماں باپ قربان کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا: ہاں۔
پس حضرت ابو بکرؓ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمر
خاطر رکے رہے اور ان کے پاس موجود اونیسیاں تنگیاں انہیں چار بیٹے
تک لیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ
صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز درپہر کے وقت ہم حضرت
ابو بکرؓ کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت
ابو بکرؓ سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہہ مبارک پر کھڑا
ڈالے ہوئے تشریف لارہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت
ابو بکرؓ کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت
تشریف لارہے ہیں تو ضرور کوئی خاص بات ہے۔ یہ فرمائی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو
اجازت دے دیا گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل
ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا
دو۔ حضرت ابو بکرؓ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ
قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا: مجھے ہجرت کی
اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ!
میرے ماں باپ قربان کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابو بکرؓ عرض گزار ہوئے:۔
یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک ان کو
آپ سے بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیامت
میں گے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ علیؓ کی خبر کچھ ہو سکا ہم نے
دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے حجرے کی ایک تھیلی میں
غھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ نے اپنے کمر بند
کا ایک کڑا لٹا کر اس کے ساتھ تھیلی کا سنہ باز دھا۔ اسی لیے

ان کا نام کر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ثور بہار کی ایک فار میں پیسے گئے اور تین رات تک اسی میں چپے رہے۔ عبد اللہ بن ابوبکر ان دونوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزرتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات میں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی مکہ فریب

کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو اندھیرا ہونے پر بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن نفیرہ بھی ان کے قریب ہی کبریاں چراتا رہتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو کبریاں ان کے پاس سے آتا اور یہ دونوں حضرات کبریوں کا دورہ پکڑ کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن نفیرہ منہ اندھیرے کبریوں کو ہانگ کر لے جاتا اور سینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی دہل کے ایک شخص کو جو بنی عبد بن مدکی سے تھا راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا۔ وہ بنی عامر بن داکل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پرست انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو ناز ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن نفیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔ سراقہ بن جشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے متعلق یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے سوا دسٹ انعام میں ملیں گے۔

ابھی میں اپنی قوم بنی مدیح کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آگے بڑھا ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے

فِيصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَمَا يَتَّبِعُ فَلَا يَسْمَعُ
أَمْرًا يُكْفَرُ بِهِ إِلَّا دَعَاكَ حَتَّى تَأْتِيَهُمَا بِخَبْرِكَ
حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ وَيَدْعِي عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْمَنْةَ بْنِ غَنَمٍ فَيَرْجِعُهُمَا
عِيْلَهُمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ
فَيَبْسُتَانِ فِي رَسْلِ وَهَوْلَ بْنِ مَنَحْتٍ هُمَا
وَرَضِيْفُهُمَا حَتَّى يَنْقُضَ رَهْقَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
بَنَاسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي
الْقَلِيلَةِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ
بْنِ عَدِي هَادِيًا خَرِيْثًا وَالْخَرِيْثُ الْمَاهِرُ
بِالْهَدَايَةِ قَدْ غَمَسَ جُلُودًا فِي الْإِلْفَاكِسِ ابْنِ وَائِلِ
السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمْسَا
فَدَفَعَا إِلَيْهِمَا رَاجِلَيْهِمَا صَبِيحَ ثَلَاثَةٍ وَ
انْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّيْلُ فَاخَذَ
بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاكِحِلِ قَالَ ابْنُ نِسْعَابٍ وَخَبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ الْمُدَلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي
سَرَاةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُحَشٍ وَأَنَّ أَبَاةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
سَمِيحَ سَرَاةَ ابْنَ جُحَشٍ يَقُولُ: جَاءَنَا
رَسُولُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ فَبَيْنَمَا أُنَاجِلِسْتُ فِي مَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَيْنِي مُدَلِجٌ أَقْبَلَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَتَعَالَ
يَا سَرَاةَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْفُتَا أَسْوَدَةً بِالسَّاجِلِ
أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سَرَاةُ فَعَرَفْتُ
أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتُمْ لِيَسْوَائِهِمْ وَلِكُنْكَ
رَأَيْتَ فَلَانًا وَفَلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا شَرًّا
لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ

فَأَمَرْتُ جَارِيَّتِي أَنْ تَخْرِجَ يَمَنِي وَهِيَ مِنْ
وَرَاءِ أَكْمَةِ فَتَجِسَّهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمَحِي
فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ قَلْبِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِرُحْمِي
الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَتَيْتُ قَرِيْبِي
فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُمَا ثَقْرَبُ يَتٍ حَتَّى دَنَوْتُ
مِنْهُمْ فَخَرَرْتُ بِنِ قَرِيْبِي فَخَرَرَتْ عَنْهَا فَقُمْتُ
فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا
الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضْرَهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ
الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ قَرِيْبِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ
تَقَرَّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَبَعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُوبَكْرٍ
يَكْثُرُ الْإِلْتِقَاتِ سَاحَتْ يَدَا قَرِيْبِي فِي الْأَرْضِ
حَتَّى بَلَغَتْ الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ رَجَعْتُهَا
فَنَهَضْتُ فَلَمْ تَكُدْ تَخْرِجُ يَدِيهَا فَلَمَّا
اسْتَوْتُ قَائِمَةً إِذَا لَا تُرِيدُ يَدِيهَا عَثَارٌ
سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ
بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَ يَتَهُمْ
بِالْأَصَابِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ قَرِيْبِي حَتَّى جَنَّتُمْ
وَوَقَمَ فِي ثَقِيْبِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنْ
الْحَبِيسِ عَنْهُمْ أَنَّ سَيِّظَهُمْ أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنْ قَوْمُكُمْ
قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَّةَ وَأَخْبَرْتَهُمْ أَخْبَارَ
مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ
وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يُدْرِنِي وَلَمْ يُسَالِنِي إِلَّا أَنْ
قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ
أَمِنْ فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ قَهْزَرَةَ فَكَتَبَ فِي رُفْعَةٍ
مِنْ أَدِيمِهِ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ
فلاں اور فلاں ابھی ابھی ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے
بعد میں غزوہ بدر میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا، اپنے گھر
میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں
ٹیلے کے پر سے لے کر کھڑی کر دے۔ پھر میں اپنا نیزہ اسے کر گھر
کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کے پھل کے ساتھ زمین پر گر
کھینچا ہوا چھلکا اور پرلے سرے کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے
پاس آکر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزل مقصود تک جلد پہنچنے کی
مضامین سے اسے سرپٹ درڑایا، یہاں تک کہ میں ان کے نزدیک جا
پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے غور کر کھائی اور میں اس سے گر
پڑا۔ میں نے گھر سے جو کرکشی میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے
فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس فال
میری مرضی کے خلاف نکل سکیں میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال
کی بھی پردہ نہ کی۔ جب گھوڑا مجھے ان کے نزدیک لے گیا
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرمانے
کی آواز سنی اور آپ کسی جانب مطلقاً نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ
حضرت ابوبکر کی نظریں اکثر ادھر ادھر کی ہوتی تھیں۔ اچانک
میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں
اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا
تاکہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔
جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے باوجود سیدھا کھڑا
ہوا تو اسی گرواڑی کہ آسمان تک پہنچی گویا کہ دعوائے ہے
میں نے تیروں سے فال لی اور اس دفعہ بھی فال میری مرضی کے
خلاف نکلی۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ
مٹھ گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں
حاضر ہو گیا۔ جب میرے ساتھ یہ گزری تو دل میں یہ خیال جم گیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین منقریب غائب ہو کر رہے گا۔
پس میں مرضی گزار ہوا کہ آپ کی قوم نے تواضع انعام منفر کیا
ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے متعلق جتنے بھی منسوب بنائے

لَقِيَ الزُّبَيْرُ فِي لَيْلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا اتَّجَارًا
قَائِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ بَيَاضَ
وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ يَا لَمُدَّيْنِيَّةَ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا
يَعْدُونَ كُلَّ عِدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَ
حَتَّى يَرَوْهُمْ حَزَّ الْقُرَيْشُ فَإِنْ قَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا
أَطَالُوا أَنْتَظَرَهُمْ فَلَمَّا أَوْذَى إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْ فِي
رَجُلٍ مَن يَهُودٍ عَلَى أَطْمَرٍ مِّنْ أَطْمَرِهِمْ لَا فِرَّ يُنْظَرُ
إِلَيْهِ فَيَصْرُبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابِهِ مُبِيعِينَ يَزُولُ بِهِمُ الشَّرَابُ فَلَمَّا
يَمْلِكُ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ يَا عَلِيُّ صَوِّتِي يَا مَعْكَ وَهُوَ
الْعَرَبُ هَذَا جَدُّكُمْ أَلَدِي تَنْتَظِرُونَ فَتَنَامَ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلاَحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظِلِّ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِينِ حَتَّى تَرُلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ
ذَلِكَ يَوْمَ الرَّاشَتَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ فَتَنَامَ
أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ
مَنْ لَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحَتَّى أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَلَ
عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَاكَ النَّاسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَيْثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً وَأُسْتَسَ السَّجْدُ الَّذِي أُسْتَسَ عَلَى التَّقْوَى
وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
رَكِبَ بِرَحْلَتِهِ فَسَارَ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ حَتَّى بَرَكَتْ
عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

تھے وہ سارے عمری کر رہے۔ اس کے کھانے پینے کا جو سامان
میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا اور نہ دونوں
حضرات نے کچھ کھا ماسوائے اس کے کہ ہمارے متعلق کسی
کو کچھ نہ بتا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔
تو آپ نے عامر بن قیسہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چوڑے
کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
چلے گئے۔ ابن شہاب نے حضرت زید بن زبانی بیان کیا ہے کہ لڑتے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زبیرؓ جو مسلمانوں کے ایک قافلے
کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دے دیے۔
مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکر منظر سے
نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے
کے لیے مقام حرہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور درہم گرم ہونے پر
واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس
لوٹے اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک بیوی کسی ٹیلے پر
چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے باقی
آ رہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آ رہے تھے۔ پس بیوی
بے اختیار بلند آواز سے چلایا اے گروہِ عرب! میں کا تم انتظار کر رہے تھے وہ
تویر آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آگے بڑھ کر حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ واہنی
جانب کا راستہ اختیار فرمایا، یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا کر رہے۔
یہ در شب زبیر اکا روز اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چپ چاپ بیٹھ گئے اور لوگوں نے مخاطب ہونے کے لیے حتم
ابوبکرؓ کو کہہ رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکرؓ کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آگئی تو حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے اوپر
اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے لکھا تو لوگوں نے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تویر میں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں رہے
راہوں سے کچھ زیادہ سہا آنا مست پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی

أَصْرُكَ قَدْ عَالَه قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاءٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَتْ قَدْ خَالَجَتْ
فِيهِ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَضِيتُ

۱۰۹۰ - حَدَّثَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ يَعْقُوبَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجَتْ
وَأَنَا مُجَمَّرَةٌ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَتَمَلَّتُ بِقُبَاٍّ فَوَلَدْتُ
بِقُبَاٍّ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بَشْرَةَ فَمَضَّغَهَا
ثُمَّ تَقَلَّ فِي رَفِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَرْفُهُ
رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَ
بِشَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ
مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَتَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ
مَخْلَدٍ عَنْ عِلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ
مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَتَوَاهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا
فِي فَمِيهِ فَأَقْلَمَ مَا دَخَلَ بَطْنُهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا
أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُهَيَّبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُزْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَ
أَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يَعْرِفُ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَابٌّ لَا يَعْرِفُ قَالَ فَمَلَأَ الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ

وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے
پاس سے ہوا۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بڑے کر اس میں
دودھ نہ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا
حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن
زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے
دو دن تھی۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قبائیں ٹھہری تو قبائے کے
اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا
آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں
ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا لعاب دہن عبداللہ کے پیٹ میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے
چنبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعا کی برکت
کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جو دارالاسلام میں پیدا ہوا۔ اسی طرح خالد
بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسما رضی اللہ
عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف ہجرت کی تو یہ حاملہ تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے
پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے
بارگاہ نبوت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک
کھجور لے کر چنبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس
جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جایا
سے تھے تو آپ حضرت ابو بکر سے آگے تھے۔ پس حضرت
ابو بکر کی مثال اس بوڑھے جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہوا اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ
ہو۔ پس جو آدمی بھی راستے میں ملتا وہ حضرت ابو بکر سے پوچھتا کہ

يَا أَبَا بَكْرٍ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هَذَا الرَّجُلُ يُقَدِّمُنِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ
أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الْقَلِيلَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ
فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَجَعَهُمْ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَجَعَ بِنَا فَالْتَفَتَ بَنُو
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اضْرَعْهُ قَصْرَةَ
الْعَرَسِ ثُمَّ قَامَتْ تَحْمِلُهُ فَقَالَ يَا بَنِي اللَّهِ
مُرِّي بِعَرِشَتِ قَالَ فَعِثْ مَكَانَكَ لَا تَمُوتَنَّ
أَحَدًا يَدْحَقُ بِنَا فَكَانَ أَوَّلَ الشَّهَارِ
جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ آخِرَ الشَّهَارِ مَسْلُوحَةً لَهُ فَتَنَزَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَايِبَ
الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا
عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا اِمْنَيْنِ مُطَاعَيْنِ
فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ
فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْرَفُوا
يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللَّهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ
جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَاتَتْهُ لَيْحَةٌ
أَهْلُهُ إِذْ سَمِعَ بِمَعْبُدِ اللَّهِ بِنِ سَلَامٍ
وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرُ لَهُمْ
فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الذِّفْعَ يَخْتَرُ لَهُمْ فِيهَا
فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ
بُيُوتِ أَهْلِنَا قَرُبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا

کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ
بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا اس سے یہی سمجھتا کہ ارضی راستہ
بتانے والا مکیں ان کی مراد یہی موقی تھی کہ یہ مجھے بھلائی کا راستہ
بتانے والے ہیں۔ جب حضرت ابو بکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک
سوار نظر آیا جو نزدیک آچکا تھا۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!
یہ سوار ہمارے نزدیک آ پہنچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے
تو گھوڑے نے اسے گرا دیا اور گھڑا ہو کر پہنچا۔ پھر وہ عرض
گزار ہوا۔ اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمایا۔
تم اپنے گھر ہی رہو اور ہماری جانب کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت
انس فرماتے ہیں کہ صبح کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا
شام کو آپ کا دل خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرہ کے
مقام پر اترے اور اپنے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض
کرتے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر
سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر
دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے
مدینہ منورہ کے اندر ہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے
آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اپنے مقامات
پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا۔ نبی اللہ
تشریف لے آئے۔ آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو
ایوب کے مکان پر آکر اتر گئے۔ جب آپ اس مکان میں اترے
وہاں سے مصروف گفتگو تھے تو عبد اللہ بن سلام نے بھی
اس تشریف آوری کی خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ
میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ
لیتے آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر
اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟ حضرت
ابو ایوب عرض گزار ہوئے کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ

يَا بَنِيَّ اللَّهُ هَذِهِ دَارِيٌّ وَهَذَا بَابِي قَالَ
فَانْطَلِقْ فَهَيَّ لَنَا مَقِيلًا قَالَ قَوْمًا عَلَى
بَرَكَتِ اللَّهِ فَلَمَّا جَاءَ بَنِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَتَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقِّ وَفَدٍ
عَسَيْتَ يَهُودُ أَنْتَ سَيِّدُهُمْ وَأَبْنُ سَيِّدِهِمْ وَأَعْلَمُهُمْ

وَأَبْنُ أَعْلَمِهِمْ فَأَدْعُهُمْ فَاسْأَلْتُمُ عَنِّي قَبْلَ أَنْ
يَعْلَمُوا أَنِّي حَدَّثْتُ فَإِنَّهُمْ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ
أَسَلْتُ قَالُوا فِي مَالِيئِشَ فِي قَارِ سَلَّ بَنِيَّ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا قَبَلُوا قَدْ خَلُّوا عَلَيْهِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيَكْفُرُوا اتَّقُوا اللَّهَ فَوَاللَّهِ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقِّ فَاسْلَمُوا قَالُوا أَمَا نَعْلَمُ
قَالُوا لِلْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا ثَلَاثَ
مِرَارٍ قَالَ قَا فِي رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
قَالُوا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَأَبْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَأَبْنُ
أَعْلَمِنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسَلْتُكُمْ قَالُوا أَحَاشَ
لَهُ مَا كَانَ لِيُسَلِّمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسَلْتُكُمْ
قَالُوا أَحَاشَ لَهُ مَا كَانَ لِيُسَلِّمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ
أَسَلْتُكُمْ قَالُوا أَحَاشَ لَهُ مَا كَانَ لِيُسَلِّمَ قَالَ يَا بَنِيَّ
سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا
اللَّهَ فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقِّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَخَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هُشَاةُ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي عَيْنَ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اس کا دروازہ ہے۔ فرمایا، جا کر ہمارے آرام کرنے کا بندوبست
کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ کی برکت کے ساتھ تشریف
لے چکے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں رونق افروز ہوئے
تو عبد اللہ بن سلام بھی حاضر خدمت ہو گئے اور کہا کہ میں
گو اسی دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور پیادین
کے کرتے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے

سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ
علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے متعلق دریافت فرمائیے
اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں
میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی
بتائیں گے جو فی الواقع میرے اندر نہ بھی ہوں۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا جب وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے گروہ یہود! اس حالت میں تمہاری
غزالی ہے لہذا اللہ سے ڈرو۔ اس غزالی قسم ہے جس کے سوا کوئی
معبود نہیں اور اس بات کو تم بھی بخوبی جانتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں
تمہارے پاس پیادین کے کیا ہوں لہذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم اس بار
میں اتنی معلومات نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ پوچھا
وہ تو اپنے فرمایا اچھا بتاؤ تمہارے اندر عبد اللہ بن سلام کیسی آدمی ہے؟ کہنے
لگے وہ تو ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے زیادہ علم والا
اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر کہنے لگے
خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ وہ مسلمان ہو گیا تو
پھر کہہنا خدا نہ کرے کہ اسلام لائے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ واقعی وہ مسلمان
ہو گیا ہے تو پھر کہنے لگے خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ نے فرمایا
اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے اے گروہ یہود! اللہ
سے ڈرو قسم ہے اس غزالی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم بخوبی جانتے
ہو کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے
والوں کا چارہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا
اور ان کے عدا کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ آسے

یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے متعلق دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی بتائیں گے جو فی الواقع میرے اندر نہ بھی ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا جب وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے گروہ یہود! اس حالت میں تمہاری غزالی ہے لہذا اللہ سے ڈرو۔ اس غزالی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کو تم بھی بخوبی جانتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں تمہارے پاس پیادین کے کیا ہوں لہذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم اس بار میں اتنی معلومات نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ پوچھا وہ تو اپنے فرمایا اچھا بتاؤ تمہارے اندر عبد اللہ بن سلام کیسی آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ تو ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر کہنے لگے خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ وہ مسلمان ہو گیا تو پھر کہنے لگے خدا نہ کرے کہ اسلام لائے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ واقعی وہ مسلمان ہو گیا ہے تو پھر کہنے لگے خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ نے فرمایا اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو قسم ہے اس غزالی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم بخوبی جانتے ہو کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چارہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور ان کے عدا کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ آسے

أَوَّلَيْنِ أَرْبَعَةَ أَلَافٍ فِي أَرْبَعَةِ وَفَرَخَ ابْنُ
عَمَّ ثَلَاثَةَ أَلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمْ تَقْصُصْهُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلَافٍ
فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرُوا آبَاؤُهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ
كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمْ نَبْتَنِي وَجَهَ اللَّهُ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى

اللَّهِ فَمِمَّا مَنَ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ

فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا لِكَيْفَتِهِ فَنَدَّ إِلَّا نَمِيًّا كُنَّا إِذَا

غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَيْنَا

رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَإِذَا مَرَرْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهُ يَهْدَأُ وَيَجْعَلُ

عَلَى رِجْلَيْهِ بِنِ إِذْ خَرَجَ وَمِمَّا مَنَ أَيْبَحَتْ لَنَا

ثَمَرُهُ فَهُوَ يَهْدِي بَيْنَنَا

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ

حَدَّثَنَا عَوْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمٍّ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي

لَكَ بَيْنَكَ قَالَ قَدْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبَا قَتَالَةَ

لَا بَيْنَكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسْتَلِكُ إِسْلَامُنَا مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْنَا

مَعَهُ وَجَهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ

بَرَدَ لَنَا وَإِنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمَلُنَا هُوَ بَعْدَهُ

کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ
چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس
نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی
لہذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے
تنہا ہجرت کی تھی۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعش، ابو داؤد، حضرت

خُبَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

حضرت خُبَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ہم نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور

ہمارا مقصد صرف رمانے الی تھا لہذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس

جمع ہو گیا پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور

اپنے مہاجرین سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے

حضرت مصعب بن عمیر ہیں جنہوں نے غزوہ اُحُد میں شہید ہوئے

فوت کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں ماسوائے ایک کسب کے

اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کسب سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ہر محل

مہاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور

پیروں پر ازخ گھاس ڈال دی۔ جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن

کے دنیا میں بھی چھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے

ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو

معلوم ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا

تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے اباجان نے آپ

کے اباجان سے کہا تھا کہ اے ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات سرور

نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان

ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا

اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے

عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہمارے

نَجُونَا مِنْهُ كَفَاً رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ
أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلِينَا وَصَمَمْنَا وَغَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا
وَأَسْلَمْنَا عَلَى أَيْدِي نَا بَشَرًا كَثِيرًا
وَأَمَّا لَنَرْجُوا ذَلِكَ فَقَالَ أَيْبَى لِكَيْتَى أَنَا وَالَّذِي
لَفْسُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدْنَا
وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَ نَجُونَا مِنْهُ كَفَاً
رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَدْ دُرْتُ أَنَّ أَبَاكَ وَاللَّهُ خَيْرٌ
مِنْ أَيْبَى.

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَاحٍ أَوْ بَلَّغَنِي عَنْهُ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ
يُغَضِبُ . قَالَ وَقَدْ مِتُّ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا
قَائِلًا فَدَجَعْنَا إِلَى الْمَتَرِ فَإِذَا دَسَلْنِي
عُمَرُ وَقَالَ أَذْهَبُ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ
فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ
الْطَلَعْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدْ
اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نَهْرًا
هَذَا وَكَتَبْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ
بَايَعْتُهُ.

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو رَهِيمٍ
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانِي
أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَارِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ
مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَنِي عَارِبٌ عَنْ قَسِيرٍ

نجات ہو جائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والد
محترم نے میرے والد محترم سے کہا: خدا کی قسم ایسا نہ ہو کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں
روزے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کہتے ہی افراد
ہمارے ہاتھوں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے، لہذا ہمیں
اس کے اجر کی امید ہے۔ پس میرے والد محترم نے کہا:-
اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہ پسند
کرتا ہوں کہ ہمارے وہ عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے
بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے
جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا
جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو
وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک
روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہذا ہم وہاں
اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا
کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟
پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت
کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں
بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ
کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے
بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ حضرت ابو بکر نے حضرت عازب سے ایک پالان خرید لیا۔
پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ بے چلا۔ پس حضرت
عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر
ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ
ہماری تلاش میں تھے۔ لہذا ہم غار سے رات کے وقت

نکلے اور ایک رات دن برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ
دوسرے کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم
اس کے پاس آئے اور اس کا حضورؐ اسامیہ تھا۔ پس
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے
پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں اور دوسرے بچھنے کیے نکلا
تو ایک چرواہا نظر آیا۔ جو سلسلے سے آرہا تھا اور ہمارے
طرح اسے بھی اس پتھر کے سایے کی ضرورت تھی میں
نے اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ
غلام کا۔ میں نے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟
اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تو
دودھ دودھ سکتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں۔ پھر اس نے ریڑھ
میں سے ایک بکری نکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے
تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔
میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگ
تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا
تھا۔ پس میں نے دودھ میں حضورؐ اسامیہ پانی ڈالا جس سے وہ
بچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
خدمت میں پیش کر کے میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ!
نوش فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور
تلاش کرنے والے سرگردان پھر رہے تھے۔ حضرت برا
فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر کے ساتھ ان کے دولت خانے
میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ لٹی ہوئی تھیں۔
انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد محترم
نے ان کا منہ چوما اور دریافت فرمایا کہ اسے میری ننھی ننھی بیٹی
تیرا کیا حال ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أُخِذَ عَلَيْنَا بِالزَّصَدِ فَخَرَجْنَا لِيَسْأَلَنَا
فَأَخَذْتَنَا لِيَلْتَنَا وَيَوْمَئِذٍ قَامَ
قَائِمُ الظُّهَيْرِ ثُمَّ رَفَعَتْ لَنَا صَخْرَةً
فَأَمَيْنَاَهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلِّهِ قَالَ
فَقَرَأْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْآنًا مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ
فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِ قَدٍّ أَكْبَلُ فِي عُلْيَمَةٍ يُرِيدُ
مِنَ الصَّخْرَةِ وَمِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُ
بِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِعُكْلَانِ
فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنِيكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ
نَعَمْ فَأَخَذَ شَاءَةً مِنْ غَنِيمِهِ فَقُلْتُ لَهُ الْفَضِيلُ
السَّعَاءُ قَالَ فَحَكَبْتُ كَثْبَةً مِنْ لَبَنٍ
وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ قَدْ
رَوَّاهَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَقًّا بَرْدًا
أَسْفَلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالظَّلِيلُ
فِي أَثَرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ قَدْ خَلْتُ مَعَ أَبِي
بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ
مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ
أَبَاهَا فَقَبِلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ
يَا بَيْتِيَّةُ

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

أَبْنَى عُبَيْلَةَ أَنَّ عُبَيْبَةَ بَنَ وَتَسَاجُ حَدَّثَنَا
عَنْ النَّسِ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ
بِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَخَلَفْنَا بِالْحَنَاءِ
وَالْكَيْمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو ذَرٍّ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْبَةَ
بَنَ وَتَسَاجُ حَدَّثَنَا النَّسْرُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ
فَخَلَفْنَا بِالْحَنَاءِ وَالْكَيْمِ حَتَّى
قَتَلْنَا لَوْنَهَا.

۱۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ أُمًّا قَيْنَ كَلْبٍ
يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ
طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ
الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةُ رَفِي كُفَّارٍ
قُدْرَتِش بِهِ

وَمَا ذَا بِالْقَلْبِيبِ بَدِي
مِنَ الشَّيْزِيِّ تَزَيْنُ بِالسَّكَامِ
وَمَا ذَا بِالْقَلْبِيبِ قَلْبِيبِ بَدِي
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرِبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي يَا سَلَامَةَ أُمِّ بَكْرٍ
وَقُلِّي بَعْدَ قُرْبِي مِنْ سَلَامِ
يُحَيِّتُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَمَحًا
وَلَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَادِهِ هَامِ

۱۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ النَّسْرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جلوہ فرمایا تو آپ کے ماقبیل
میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور
کوئی نہ تھا اور انہوں نے دسمہ کا غضاب لگایا ہوا تھا۔
دوسری ہدایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں
تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر

سب سے سن رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنے
ریش مبارک پر ہندی لگا کر دسمہ کا
غضاب لگایا ہوا تھا جس کے باعث اس کا
رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی
ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام اُمّ بکر تھا۔
ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسے
طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچا زاد
بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ
شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرثیے
میں یہ شعر کہے تھے:

وہ کیسے بدر کے ہنگام تھے نادریاے
سجے ضیائی سے تھے کوہان اونٹوں کے زلے
گروے میں دفن ہو کر رہ گئی ان کی امارت
شراب اور رقص پر تھے لوگ جو مرٹھے ولے
ہوایہ قول اُمّ بکر کے کام و دہن سے
ہے کیا اب ناک جینا ملے گئے جب سب جیلے
یہ کہتا ہے نجی ہم سے کہ ہم مکر جیس گئے
عجب ہے کون سے جو بدویوں میں جان ڈالے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَإِذَا أَنَا بِأَفْئِدَةٍ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ كَوْنَتْ بَعْضُهُمْ طَائِفًا بِبَصَرَةٍ رَأَى
قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُهُمَا.

وہم کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا
تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں عرض
گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے مجھے
جھانک کر دیکھا تو وہیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا
اے ابو بکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے
ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ
يَزِيدَ النَّبَخِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنِ
الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ
شَأْنٌ شَدِيدٌ فَقَدْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى مِنْهَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَهَلْ تَسْخَرُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَتُخْلَبُهَا يَوْمَ دُرُدُودِهَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ دُونِهَا فِي الْبَحَارِ
فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ
شَيْئًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے
ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر
افسوس، یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا اچھا
بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔
دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض
گزار ہوا، ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات
کرتا ہے؟ جواب اثبات میں دیا۔ پھر فرمایا کہ پانی
پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟
جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:-
تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری
نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ خدا بھی کمی
نہیں فرمائے گا۔

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصْحَابِهِ الْمَدِينَةِ.

رسول خدا کی اصحابِ مدینہ منورہ میں جلوہ گری

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَمْبَاؤُنَا أَبُو إِسْحَقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْحَبُ بْنُ
عَمِيرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْنُونٍ ثُمَّ قَدِمَ عَيْنَانُ بْنُ
يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت
مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم آئے
پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال رضی
اللہ تعالیٰ عنہم

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
أَقُولُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَنَّبٌ بَنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ
أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ يُشْرِي ثَابِتَ النَّاسِ فَقَدِمَ
بِلَالٌ وَسَعْدُ وَعَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ شَرُّ قَدِمَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشِيرَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ
فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يُقْلَنُ قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ
حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُبْحٍ
مِنَ الْمُقْصَلِ.

۱۱۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ
فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ
تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى
يَقُولُ ۝

كُلُّ أَمْرٍ مُصِيبَةٍ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شَرِّهِ تَعْلِيهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَمَ عَنْهُ الْحُمَى يَوْمَهُ
عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ۝

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي هَلْ آيَتَن لَيْلَةٍ
يُؤَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرُّ وَجَلِيلٍ

ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس
جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم
ہیں اور یہ دونوں حضرت لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے
تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور
حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن
خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے
اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں
دیکھا جتنی خوشی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
آوردی سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔
جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طویل مفضل کی سورتوں
میں سے سب سے آگے الامی سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت مالک صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ
میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت
بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے
پاس جاتی اور پوچھتی، آبا جان! آپ کا کیا حال
ہے! اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے
ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر
کو بخار پڑھتا تو یہ شعر پڑھتے:۔

ہوتا ہے شاد آدمی اہل دخیال سے
حالانکہ موت ہے قرب اُس کے نعال سے
اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ
شعر پڑھنے لگتے:۔

کاش کہ میں اپنی داری میں گزروں ایک شب
ہو بنات بہ جلیل اذ فر کا نفا رہ عجیب

وَهَلْ أَرَدْتُ يَوْمًا غِنَاءَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُونِي شَامَةً وَكَفِيلًا
قَالَتْ عَائِشَةُ فِجَنَّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمِدَّةِهَا وَافْتُلْ حَتَامَهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

۱۱۰۶ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ يَشْرُبُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بَعَدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ رَمِيمًا اسْتَحْبَبْتُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَمَنْ بِمَا يُعِثُّ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعْتُ إِسْحَاقَ الْكَلْبِيَّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ

۱۱۰۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِثْنَى فِي الْخَيْزِ حَجَّاهَا عَمَّا كَوَّجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

کیا گزر ہوگا میرا آبِ مجتہ پر کبھی !
کیا نہیں وشامہ کی ہوگی زیارت بھر بھی اب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکہ کی محبت بخشی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا، اس کے صانع اور رکھ دہانوں میں برکت دے اور عبد اللہ بن عمر کی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد تشرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دوسرے ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ کی بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹے جیکہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے ان (حضرت عمر) سے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین! یہ ہم کا موسم ہے، اس موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں، لہذا میری کدائے

اس نے ہمارے گھر کی جانب متقل نہ کر

إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِجَالَهُ النَّاسِ وَرَأَى أَرَى
أَنْ تَهْلِكَ حَتَّى تَقْدَرُ السَّيِّئَةُ فَانْهَكَ
دَارَ الْهَجْرَةِ وَالتُّنْبُوتِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ
الْفَقْرِ وَاشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْسِهِمْ
قَالَ عَمَّا لَا قُوَّةَ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقْوَمًا
بِالسَّيِّئَةِ -

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ
أُمًّا قَدْ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ
طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ
عَلَى سَكْنَى الْمُهَاجِرِينَ. قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ
فَاشْتَكَى عُثْمَانُ بَعْدَنَا فَمَاتَ حَتَّى تُوُفِّيَ
وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثَرِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا النَّاسِ شَهِادَةً عَلَيْكَ
لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ
قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ أَنْتَ وَأُفٍّ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ
وَاللَّهُ الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِنِّي لَا رَجُؤَ لَهُ الْخَيْرُ
وَمَا أَدْرِي وَاللَّهُ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا
يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أَدْرِي أَحَدًا بَعْدَهُ
قَالَتْ فَاحْزَنَنِي ذَلِكَ فَمِثْتُ فَبَارَيْتُ
بِعُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَبَجِئْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ ذَلِكَ عَمْدُهُ. كِ الْبَرْكَاهُ فِي حَاضِرٍ مُوَكَّرٍ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

یہ ہے کہ یہاں کے بھائے آپ مدینہ منورہ میں لوگوں سے
خطاب فرماتا، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں
آپ کو اہل فقہ و دین کی سمجھ رکھنے والے قوم کے
معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت
عمرؓ نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب میں مدینہ منورہ ہی مبارک
لوگوں سے خطاب کرنے کا گھر ہوں گا۔

حضرت خاریج بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت

ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھیں، روایت کرتے ہیں کہ جب
انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت
عثمان بن مظعون میرے حصے میں آئے۔ حضرت ام العلاء فرماتی
ہیں کہ حضرت عثمان میرے پاس آکر بیٹھ ہو گئے۔ اگرچہ میں نے
ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں
کفن پہنا دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے
آئے۔ میں نے کہا، اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت
ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا
کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں
عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، میں تو نہیں جانتی
لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اللہ کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو
وقت آگیا اور پھر وہ اللہ ہی ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے متعلق
بھلائی کی اسیر رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود
بخود یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا
کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی حتمی پاکیزگی بیان نہیں کروں
گی وہ فرماتی ہیں کہ مجھے ان کائنات کا بڑا انوس ہوا۔ جب
میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک
نہ نظر آئی جو جلدی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمٌ بَعَثَ
يَوْمًا قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ افْتَرَقَ
مَكْرَهُهُ وَقَتَلَتْ سَرَاتِمُهُ فِي دُخُولِهِمْ
فِي الْإِسْلَامِ .

میں کہ جنگ بُعَاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی
مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو
اہل مدینہ کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور
ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے
اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنی۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْدَرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالتَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فَطِي أَوْ أَصْحَى وَ
عِنْدَ مَا قَبِلَتَانِ تَغَيَّيَانِ بِمَا قَعَا ذَفَتِ الْأَنْصَادُ
يَوْمَ بَعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ مَا رُ الشَّيْطَانُ
مَرَّتَيْنِ فَقَالَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَهْمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لَكَ قَوْمَ عَيْدٍ أَوْ
إِنَّ عَيْدَكَ هَذَا الْيَوْمَ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز حضرت ابوبکر میرے
گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو رکھیاں ایسے
اشارہ گاری تھیں جو انصار نے جنگ بُعَاث میں پڑھے تھے۔
حضرت ابوبکر نے دو مرتبہ فرمایا۔ یہ شیطانی گانا؟ پس
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر!
انہیں کہتے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور
ان کی عید کا دن آج ہے۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ
وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ
يَزِيدُ بْنُ حَمِيدٍ الضُّبَيْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بُنٍ مَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَزَلَّ فِي عُلُوِّ
الْمَدِينَةِ فِي حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ بَنُو عَمْرِاءَ بْنِ عَوْفٍ
قَالَ فَكَانَ فِيهِمْ أَرْبَعُ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أُرْسِلَ
إِلَى مَلَائِكَةِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا وَهُمْ مُتَقَلِّدِي
سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ أَجَلِيَّةٌ وَأَبُو بَكْرٍ
رِدْفُهُ وَمَلَائِكَةُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى
أَلْتَقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يَصْرُخُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
میں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو
مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو
جو عمر بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان کے پاس
چودہ روز اقامت پذیر رہے۔ پھر آپ نے بنو نضیر کے گردہ
کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں، آپ
کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں
طرف بنی نجار کے افراد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ حضرت
ابوایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان
ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز
پڑھ لیتے، یہاں تک کہ کبرویں کے بارے میں بھی نماز

حَيْثُ أَذْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ وَصَيَّرَنِي فِي مَرَايِضٍ
أُنْعِمَ قَالَ ثُمَّ رَأَتْهُ أُمُّ رَيْثَانٍ الْمَسْجِدِ
فَارْسَلَتْ إِلَى مَلَأَ بَنِي الشَّجَارِ نَحَاءً وَافْتَالَ
يَا بَنِي الشَّجَارِ ثَمَانُونَ حَائِطُكُمْ هَذَا
فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ
قَالَ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَأَنَّهُ فِيهِ
قُبُورُ الْمَشْرِكِينَ وَكَأَنَّهُ فِيهِ خَرْبٌ وَكَأَنَّهُ
فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقُبُورِ الْمَشْرِكِينَ فَنُفِثَتْ وَبِالْخَرْبِ فَسَوِّتَ وَبِالنَّخْلِ
فَقَطَّعَ قَالَ فَصَفَّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوا
عِصَادَ تَيْبٍ حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَلِكَ
الضَّخْرَ وَهُمْ يَذْجِرُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَآخِرُ الْأَخِيرِ الْأَخِيرَةُ فَانْقَرِ
الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

بِالْبِإِقَامَةِ الْمُحَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ .

١١١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ وَحَدَّثَنَا حَاتِمٌ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّهْطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُحْتَبِ النَّبِيِّ
مَا سَمِعْتُ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلَاءَ بْنَ
الْحَضَرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِينَ بَعْدَ الصَّدَقَةِ -

٢٤٣

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَهْلَبٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ مَاعِدُ وَ
مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ
مَاعِدُ وَ إِلَّا مَقْدِمُهُ الْمَدِينَةُ .

۱۱۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْيَمَ

ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور
بنی نجرار کی جماعت کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا۔
اے بنی نجرار! تم یہ اپنا باغ مجھے بیچ دو۔ وہ عرض گزار
ہوئے :- خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں دیں گے مگر
اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نہیں
بناتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں :- وہاں مشرکین کی قبریں تھیں،
دیران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ دیرانے کو
ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دئے گئے۔ پھر
مسجد سے قبلہ کی جانب ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ
دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دئے گئے۔ پس لوگ
پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جانتے تھے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے شریک کا رہتے آپ کی زبان مبارک پر
ایک لفظ نہ تھا اللہ جل جلالہ انہیں شرافت کی بھلائی پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

فریضہ حج ادا کرنے کے بعد وہاں حرمین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا۔

عبدالرحمان بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بنے
عبدالعزیز کو سائب بن اخنت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا
کہ مکہ مکرمہ میں حج کے بعد (عشر) نے کے بارے میں آپ نے
کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن
حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
معاہر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد (مکہ مکرمہ میں) صرف تین روز ٹھہرنا چاہیے۔

اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَرِضَتِ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرِضَتْ أَرْبَعًا وَتَرَكْتُ صَلَاةَ الشَّعْرِ عَلَى الْأُذُنِ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَرِيقٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ آمِنْ لِمَنْ آمَنَ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ هَجَرَ نَفْسَهُ وَدَرَيْتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَتٍ.

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَ نِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ فِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَلْثِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِي قَالَ الْثُلُثُ يَا سَعْدُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذَرِيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ ذَرِيَّتَكَ وَتُسْتَبْنَفِي لَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَكَ اللَّهُ حَتَّى الْقَعْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي مَرَاتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ دَرَجَةً وَرَفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَصْنَعُ بِكَ أَخْوَدُونَ اللَّهُمَّ آمِنْ لِمَنْ آمَنَ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ هَجَرَ نَفْسَهُ وَلَا

پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوتی تھیں۔ جب آنحضرت کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرمادی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی سمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

شیعہ رسالت کی اپنے پروانوں کے لیے دعائے مغفرت۔۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں (مکہ مکرمہ میں) ایسا بیمار پڑا کہ موت کا سایہ میرے اوپر منڈھلنے لگا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری تکلیف کس حد کو پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے کافی مال عطا فرمایا ہے اور ایک لاکھ کے سوا میرا وارث کوئی نہیں کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دیتا فرمایا، نہیں۔ عرض گزار ہوئے، کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا، نہیں۔ فرمایا، اسے سعد! تہائی کی وصیت کر دو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر عباد اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کیلئے چھوڑو عباد تو جو کچھ تم رضائے الہی کے لیے خرچ کر دو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، یہاں تک کہ جو نعمت اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے بھی طباؤں لگاؤں؟ فرمایا، تم پھر مکر یہاں نہیں ہو گے اور جو کوئی تمہارے ساتھی کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے اور رفعت ملتی ہے اور شاید تم مرقوم زندہ رہو کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو اور کتنے ہی افراد کو نقصان پہنچے ابے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت

کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قتال
انہوں نے حضرت سعد بن حوکر رہے، جن کی وفات مکہ مکرمہ
میں واقع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے
انتقال کا حال ہی رہا۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے
چھوڑنے کا حال رہا۔

رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے میرے
اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ حضرت
ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول خدا حضرت سلمان اللہ
حضرت ابو درداء کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع
انصاری کے درمیان مواخات قائم
فرمائی تو انہوں نے ان سے اپنا نصف مال اور
جو یاں بانٹ لینے کے لیے
کہا تو حضرت عبدالرحمن

لگے :- اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و منال میں
برکت دے مجھے تو آپ بازار کے متعلق بتادیں۔ چنانچہ انہوں
نے کوئی چیز بیچ کر نفع میں کچھ پیر اور گھی کھایا۔ کچھ دھن کے بعد
انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر
نزدیکی کا کچھ اثر نظر آ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کہ اے عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار
ہوئے :- یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت
کے برابر سنا۔ فرمایا اب دیر ہی کہ وہ خواہ ایک ہی بکری میسر آئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جا کر مدینہ منورہ میں پہلے انور
ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

تَرُدُّهُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ وَلَكِنَّ الْبَنَاتِ
سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَوَفِّيَ يَمَكَّتْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ
بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ قَدَرًا
وَرَّثَتْكَ.

بَابُ كَيْفَ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْفٍ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ كَمَا قَدْ مَنَّا
الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جَحِيفَةَ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ.

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَدْ مَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ
الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْنَا أَنْ يَتَنَا صِفَةً
أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ
اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ذَلَنِي عَلَى الشُّقَى
فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمِينٍ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ مَرَّةً عَلَيْهِ
وَصَرَّ مِنْ صَفَاةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَهْيَمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ تَرَوْجَتْ أَمْرًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
فَمَا سَمِعْتَ فِيهَا فَقَالَ وَمَنْ تَوَاتَمَّ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْمَ ذَكَرْتُ شَاةً.

بَابُ ۲۶۵۔ در یافت فرمایا کہ کتنا دیر ہے! عرض کی ایک

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَامِدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ
الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ
أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ
لَا يَكُنُّ مِنْهُنَّ إِلَّا نَجَى مَا أَقُولُ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ
وَمَا أَقُولُ طَعَامُ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا
يَكُلُ الْوَلَدُ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ
قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ الْفَقَاءُ قَالَ
ابْنُ سَلَامٍ ذَلِكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
قَالَ أَمَّا أَقُولُ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ فَنَسَاءُ
تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا
أَقُولُ طَعَامُ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَا دَاةُ
كَيْدِ الْخَوَافِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ
مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ
وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ
نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَدِئْتُ قَسَا لَنَهُمْ عَنِّي
قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِرَسُولِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَى
رَجُلٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا
خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَافْضَلُنَا وَابْنُ
افْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْأَلَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَأَعَادَ
عَلَيْهِمْ فَقَالُوا امْثُلْ ذَلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ
عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا اشْرُنَا وَ
ابْنُ شَرِّنَا وَتَقْصُصُوا قَالَ هَذَا كُنْتُ أَخَانُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ

ابن سلا م نے فرمایا کہ اگر عبد اللہ بن سلام جو کہ ہے تو میرے
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔
پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہود بڑی فتنہ
آئینہ قوم ہے، پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت
فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے
کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے
اندر عبد اللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ
ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے
افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو میرے
کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا
اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن سلام نے اسے اور کہا میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بہترین آدمی اور بہترین

کہ کچھ پوچھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں
کے بارے میں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔
(۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی، (۲) اہل جنت کا سب سے
پہلا کھانا، (۳) بچہ کیسی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی
صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ
مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبد اللہ بن سلام
کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن
ہیں۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی
وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے
گی۔ اور وہ کھانا جس کو جتنی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے
پھیل کی کیسی کا نام دھتہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب
مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کے
شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب
رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔
پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہود بڑی فتنہ
آئینہ قوم ہے، پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت
فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے
کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے
اندر عبد اللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ
ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے
افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو میرے
کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا
اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن سلام نے اسے اور کہا میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بہترین آدمی اور بہترین

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ أَبَا الْيَمَانِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَطْعَمٍ قَالَ بَاغَ شَرِيكَ لِي
دِرَاهِمًا فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ
اللَّهِ أَيْضًا هَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَاللَّهُ لَقَدْ يَغْتَهَا فِي السُّوقِ حَمًا
عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ نَتَّبَاعُ هَذَا الْبَيْعِ فَقَالَ مَا
كَانَ يَدًا يَبِيدُ فَيَسَّرَ بِهِ بَائِسٌ وَمَا
كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَضُدُّمُ وَالنَّبِيُّ زَيْدٌ
ابْنُ أَرْقَمٍ فَسَأَلْنَا فَمَنْ كَانَ اعْظَمْنَا
تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ
مِثْلُهُ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ
عَبْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى التَّوَسُّلِ
أَوْ الْحَجِّ.

عبدالرحمن بن مسلم فرماتے ہیں کہ میرے ایک مایہی نے
بازار میں چند خرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے تعجب سے
پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تعجب کی کیا بات
ہے جبکہ خدا کی قسم ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے لیکن کوئی
مسخر من نہ ہوا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے دریافت
کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے
تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس
میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ایسی خرید و فروخت
ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن
ارقم سے بھی دریافت کر لیں کیونکہ وہ ہمارے
درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی
یہی جواب دیا۔ سفیان نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو تشریف
آوردی سے مشرف فرمایا تو ہم یہ تمہارت
کی کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج
کی ادھار پر۔

رسول خدا کی خدمت میں یہود کا آنا۔

یعنی جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔ عائد
سے یہودی ہونا مراد ہے۔ حدنا یعنی ہم نے توبہ کی
حادثہ سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اگر تم پر بیس یہودی بھی ایمان
لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان
ہو جاتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ

بِأَقْبَابِ يَثِيبِ الْيَهُودِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِئْنَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ هَذَا وَ
صَارُوا يَهُودَ وَأَمَّا قَوْلُهُ هَذَا تَبْنَا
هَآئِهِ نَبَايِكُ.

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ أَنَّ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَنَ
يَأْتِي الْيَهُودَ.

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْحَدَّادِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ

تعالے علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس روزے کے زیادہ حق دار ہیں لہذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس روز حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر قاب کیا تھا۔ لہذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مانگ نکالتے گئے تھے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْلَمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ إِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِمْ

فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ ۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ وَنَسُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِصَوْمِهِ مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُولُنْسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمَشْرُكُونَ يَفْرُقُونَ رَعْوًا وَسَهْمًا وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رَعْوًا وَسَهْمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَوَاقِفَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُكَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلْ هُمُ
أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَاءُ أَجْزَاءِ فَنَّا مَوْتُوا
بِغَضَبِهِ وَكُفَرُوا بِبَعْضِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے
توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔ ایک حصے
پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا
معمول تھا۔

بَابُ ۲۶ رَسَدَمَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَفِيٍّ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَيْبَى وَحَدَّثَنَا أَبُو
عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ
تَدَامَ وَلَمْ يَضَعْ عَشْرَ مِنْ رَأْيٍ إِلَى

حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا

حسن بن شفیق، معتمر، ان کے والد ابو عثمان
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے
میں یکے بعد دیگرے بدلتے رہے تھے۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ
سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا مِنْ
رَأَمِ هَذَا مَذ.

محمد بن یوسف، سفیان، عوف
ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان
فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ میں رَام پرمز کارہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مَرْزُوقٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَتَرْتُ بَيْنَ
عِيسَى وَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتْمَاشَةً سَنَةً.

حسن بن مرزوق، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، عاصم
الاکھول، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ فترت
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے اس کی
 مدت چھ سو سال ہے۔

بِفَضْلِهِ تَعَالَى يَنْدُرْ هَوَاتٍ بِأَرْكَاخْتَمُ هَوَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
پارہ ۱۶

کتاب المغازی

غزوات کا بیان

باب ۳۶۸ غزوة العسيرة أو العسيرة قال ابن
إسحاق أول ما غزا النبي صلى الله عليه وسلم
الأبواء ثم بواط ثم العسيرة.

۱۱۲۷۰ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا وهب
حدثنا شعبة عن أبي إسحاق كنت إلى جنب زيد بن
أرقم فقبل له كغزاة النبي صلى الله عليه وسلم
من غزوة قال يسع عشرة قلت كغزوات أنت
معه قال سبع عشرة قلت فأيهم كانت أول قال
العسيرة أو العسيرة فذكرت لقنادة فقال
العسيرة.

باب ۳۶۹ ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من يقتل ببدر
۱۱۲۸۰ حدثني أحمد بن محمد حدثنا شريك
بن مسلمة حدثنا إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن
أبي إسحاق قال حدثني عمر بن ميمون أنه سمع
عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حدث عن
سعد بن معاذ أنه قال كان صديقاً لأمية بن
خلف وكان أمية إذا مر بالمدينة نزل على سعد
وكان سعد إذا مر بمكة نزل على أمية فلما
قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة
انطلق سعد معتمراً فلما نزل على أمية بمكة فقال
لأمية انظري ساعة خلوة بعلي أن أطوف بالبيت
فخرج به قريباً من نصف النهار فلقينهما أبو جهم
فقال يا أبا صفوان من هذا معك فقال هذا سعد.

غزوة عسيرة یا عسیرہ
ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ابواء
پھر بواط اور پھر عسیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے دریافت
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے غزوے فرمائے؟
انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کے ہمراہ آپ
نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں نے دریافت
کیا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عسیرہ یا عسیرہ۔ جب میں نے
تبادلہ سے ذکر کیا تو جواب بلا عسیرہ۔

مقتولین بدر کا ذکر زبان رسالت سے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد
بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد
کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے
جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے آئے تو حضرت سعد
غمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے
نہایت بے رحمانی کا اظہار کیا کہ بتانا کہ بیت اللہ کا طواف کر سکیں۔ تو یہ اس
کے ساتھ دوپہر کے وقت نکلے۔ نوان دونوں کو ابو جہل لے گیا اور کہنے لگا
اے ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعدی
پس ابو جہل نے حضرت سعد سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان
کے ساتھ مکہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھر نے
والوں کو پناہ دلا ہے جبکہ تمہارا خیال ہے کہ تم ان کا مدد اور اعانت کر
رہے ہو۔ خدا کا قسم اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان امیہ آئے ہوتے تو تم

فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَأَيْكَ تَطْلُوتُ بِمَكَّةَ أَمِنَّا وَ
 قَدْ أَدَيْتُمْ الضَّيْمَةَ وَنَا عَمَلَكُمْ أَنْتُمْ تَنْصُرُونَ وَتَهْتَدُونَ
 يُعِينُونَ هُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْتَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا
 رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعُ
 صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا الْأَمْنَةَ
 مَا هُوَ أَشَدَّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَلَيْتُكَ عَلَى الْعَمِيدِ يَمِينَةً فَقَالَ
 لَهُ أُمَيَّةٌ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكِيمِ
 سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ
 قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنِّي لَأَنْظُرُ قَاتِلُكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَخَرَجَ
 لِذَلِكَ أُمَيَّةٌ فَذَعَا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةٌ إِلَى
 أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَ صَفْوَانَ أَلَمْ تَكُنْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ
 قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمْتُ أَنَّهُ مُحْتَمِلٌ أَخْبَرَهُمْ
 أَنَّهُ قَاتِلِي فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ
 أُمَيَّةٌ وَاللَّهِ لَا أَشْرِبُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ
 وَاسْتَفَرَّ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكِدَرَةُ
 أُمَيَّةٌ أَنْ يُخْرِجَ فَاثَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ
 إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ
 أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى
 قَالَ أَمَا إِذَا غَلَبْتَنِي قَوْلَ اللَّهِ لَا تَشْتَرِينَ أَجْرَ دَبْعٍ بِعِمَّةٍ
 ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةٌ يَا أُمَ صَفْوَانَ جَاهِلِي بَيْنِي فَقَالَتْ لَهُ
 يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ لَسَيْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَتْرَفِيُّ
 قَالَ لَا مَا أُرِيدُ إِلَّا أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ الْآفِيَّةَ فَلَكَ
 خَرَجَ أُمَيَّةٌ أَحَدٌ لَا يَنْزِلُ مِنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ
 فَلَمْ يَزَلْ يَذِيكُ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے ابو جہل کی جانب صبح سالم لوٹ کر نہیں جاسکتے تھے۔ حضرت سعد
 نے اسے باقاعدہ جواب دیا: خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں
 تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں تر رہے گی یعنی موت
 مدینہ تجارت شام امتیہ نے ان سے کہا: اے سعد ابو الحکم کے سامنے آؤ
 جہنم نہ کرو یہ وادی کے سردار ہیں حضرت سعد نے فرمایا: اے امتیہ زیادہ حمایت
 کرو، خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ
 تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا کیا کہہ کر میں؟ جواب دیا: میں اور کچھ نہیں جانتا۔
 اس خبر سے بڑا خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا: اے ام صفوان!
 تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ دریافت کیا: بتاؤ تو میں کہہ
 انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ سعد نے مسلمانوں
 کو فریاد ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کہہ کر میں؟ تو یہی
 جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں۔ پس امتیہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں کہہ متغیر سے
 نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ اڑاؤ
 کے لیے نکلو ان اپنے قتل کو چاہتے ہیں لیکن امتیہ نے نکلنا پسند نہ کیا۔ پس ابو جہل اس کے
 پاس آکر کہنے لگا: اے ام صفوان! جب تک لوگ تمہیں پیچھے رکھا ہوا ہے تب
 گئے تو وہ بھی رکے دیں گے کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابو جہل برا بھلا کرتا رہا
 تو میں نے کہا: جب تم نے مجھے مجھ کر دیا تو خدا کی قسم، میں یہاں سے رستہ راہ فریاد
 کا (مباغیہ کے لیے) میں کا کہہ کر میں جواب نہ دوں۔ پھر امتیہ نے کہا: اے ام صفوان
 میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی: اے ام صفوان! معلوم
 ہوتا ہے کہ آپ اپنے بھتی (مدنی) صحابی کی بات قبول کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں
 قبول نہیں ہوں بلکہ صرف تمہاری دوزخ کا ساہو دینے والا ہوں
 جب اسے نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا
 اور برابر اسی طرح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میدان
 بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل
 کروا دیا۔

غزوہ بدر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَللّٰهُ يَشْكُ اللّٰهُ نَعْمَ بَدْرٍ تَسْمٰرِي
 مَدَنِي جَبْتَم بِاللَّيْلَةِ سَرَسَامَان تَحْتِ نَوَاشِدِ دَرَقَاكُم تَم تَم تَم تَم

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ
 لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ إِذْ يَقُولُ الْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكُنِيَ لَكُمْ

أَنْ تُبَيِّنَ كُفْرَ رَبِّكُمْ بِثَلَاثَةِ آيَاتٍ مِنَ الْمَلَكِكَةِ مُنْزِلَةٍ
بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا أَوْ تَتَّقُوا أَوْ يَأْتِكُمْ قَوْلٌ مِنْ رَبِّهِمْ
هَذَا يُمَدِّدُكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَكِكَةِ
مُسَوِّمِينَ، وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ، لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ
يَكْتُمُهُمْ فَيَنْقَلِبُوا أَحَادِيثَ، وَقَالَ وَحِشِي قَتَلَ
حَمْرَةَ طُعَيْمَةَ بَنِ عَدِيٍّ مِنَ الْخِثْيَاءِ يَوْمَ مَسَدٍ بِهَا
قَوْلُ تَعَالَىٰ وَإِذْ يُعَذِّبُكُمْ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
أَنَّهُمَا لَكُمْ الْآيَةُ.

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا
إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّلَ طَيْرٌ أَتَى تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةٍ بَدِيَّةٍ
وَلَمْ يُجَازِئْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِثْمًا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

۱۱۳۰ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ تَسْتَفِيشُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِآلِافٍ مِنَ الْمَلَكِكَةِ
مُزَيَّنِينَ، وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ
قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ، إِذْ يُدَشِّقُكُمْ لِلْقَعَسِ أَمْنَةً مِنْهُ وَيَنْزِلُ عَلَيْكُمْ
وَمِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ لِيُطَهِّرَ كُفْرَ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ
رِجْسَ الشَّيْطَانِ وَلِيُزَيِّنَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُخَيِّتَ بِهِ
الْأَقْدَامَ، إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَكِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ
فَثَبَّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَالِقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
كَفَرُوا الرَّعْبَ فَأَخْرَجُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاهْتَرَبُوا

موجواؤ۔ جب اسے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی
نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے میں ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں کیوں نہیں
اگر تم میری نفی کرو اور کافر بنو پراسی دم آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد
کو پانچ ہزار فرشتے نشان دے بھیجے گا۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری
خوشی کے لیے اور اس لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد
نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس ہے۔ اس لیے کہ کافروں
کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نام ادھر چلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آیت ۱۲۳ تا ۱۲۴ وحشی کا قول ہے کہ حضرت حمزہؓ نے غزوہ بدر میں طعیمہ بن
عدی بن حیار کو قتل کیا تھا۔ نیز ارشاد خداوندی ہے اور یاد کرو جب اللہ
نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک تمہارے لیے مصورہ
عبداللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن لک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوہ تبوک کے۔
رہا یہ کہ میں غزوہ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا تو اس میں شامل نہ
ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلہ قریش کے ارادے
سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں
کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کر دیا۔

آیت ۱۲۵ اِذْ تَسْتَفِيشُونَ رَبَّكُمْ کا بیان
ارشاد باری ہے کہ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے
تو اس نے تمہاری سن ل کر میں مدد دیے والا ہوں ہزار فرشتوں کی
قطار سے اور یہ تو اللہ نے نہ کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے
دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے جیشک اللہ غالب حکمت
والا ہے۔ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین
مٹتی اور آسمان سے تم پر پانی اتار کر تمہیں اس سے مستحضر کرے اور
شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کی ڈھال بنے۔
بندھائے اور اس سے تمہارے دل جمائے۔ جب اسے محبوب!
تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم سناؤ

مِنْهُمْ كُلُّ بَنَانٍ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاكُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَمَنْ يَشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ۝

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَعْيِيزٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ
شَهِدْتُ مِنَ الْمَعْدَةِ ابْنَ الْأَسْوَدِ مَشْهُدًا لَّأَنَّ الْوَلَدَ
صَاحِبِيَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْمَا أُعْدِلَ بِهِمْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى الشِّرْكِ فَقَالَ
لَا تَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ مُّؤْمِنِي إِذْ هَبَّ أَمْتُ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَا وَلَكِنَّ نَفَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ
وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ قَدْ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَدَا
يَعْنِي قَوْلُهُ ۝

کو ثابت قدم رکھو مغرب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو
کافروں کی گدھوں سے اوپر بارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔
یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا
تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں
سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو یہ عرض گزار
ہوئے: ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے
کئی تھی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں،
آگے اور پیچھے پروانہ وار لڑیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن
کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھ اٹھا۔

۱۱۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے فتنوں جہاد کرنے کے لیے کہا تو ان کی قوم نے اپنے نبی کو بڑا ایسا کئی
اور بھیاںک جواب دیا تھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے

فَاذْهَبْ أَمْتُ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا
هَٰؤُلَاءِ قَاعِدُونَ ۝ (۲۴: ۵)

تو آپ جائے اور آپ کا رب اتم دونوں لڑو۔
ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

اس کے برعکس جب نبی آخر الزمان، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کافروں سے جہاد کرنے کے لیے کہا تو
شیعہ رسالت کے پیروانوں میں سے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: — یا رسول اللہ! ہم وہ
بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہی تھی کہ جائیں آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں گے
حنود! ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ان سے لڑیں گے اور پوری دنیا کو دکا دیں گے کہ شیعہ پر پرمانے یوں شمار ہو کر تھے ہیں۔
ان کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ فرط مسرت سے دمک اٹھ اٹھا۔ اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے امام اعظم ابو نعیم
رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ اس وقت میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے
دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہوتی۔ اس بات کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۲۲۱ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِصْمَةَ
عَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے: — اے اللہ! تجھ
سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے
کہ تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابو بکر نے آپ کا دست مبارک

إِنْ يَشَاءُ لَوُ تَعْبَدُنَا خَذَ أَبُو بَكْرٍ بِمِثْلِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ
فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّبُرُ.

بَابُ ۳۵۱

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أَرْثَمَةَ عَنْ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَنَسَ سَمِعَ مَقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْحَارِثِيُّونَ إِلَى بَدْرٍ.

بَابُ ۳۵۲ عِدَّةُ أَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَضَعَفْتُ أَنَا وَابْنُ
عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَئِذٍ يَنْفَعُ عَلَى
مِثْلَيْنِ وَالْأَنْصَارُ يَنْفَعُونَ أَرْبَعِينَ وَمِائَتِينَ.

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَضُونَ شَهْدَةً بِأَنَّ
كَأَنَّهُ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَلُوتَ الَّذِينَ جَاؤُوا مَعَ
النَّهْرِ بِضْعَةَ عَشَرَ وَتِلْكَ يَأْتِي قَالَ الْبَرَاءُ لَا
وَاللَّهِ مَا جَاؤُوا مَعَ النَّهْرِ إِلَّا مِائَتِينَ.

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَدَّثُوا أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ
بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَلُوتَ الَّذِينَ جَاؤُوا
مَعَ النَّهْرِ وَلَمْ يَجَاؤُوا مَعَ إِلَّا مِائَتِينَ بِضْعَةَ
عَشَرَ وَتِلْكَ يَأْتِي.

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

تمام کر عرض کی، پس اتنا ہی کافی ہے۔ پس آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف
لائے اب بھلائی جاتی ہے یہ ہجرت الیہ پیشیں پھر دیں گے۔ اسودہ القریہ
بدر کی اور غیر بدر کی اصحاب برابر نہیں۔

میدان بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لَا یَسْتَوِی
الْقَائِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر
میں شامل نہ تھے وہ شامیین بدر کے برابر نہیں ہو سکتے۔

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر کو
کم سن شمار کیا گیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے
اور حضرت ابن عمر کو جنگ بدر کے لیے کم عمر شمار کیا گیا۔ غزوہ بدر
میں شامل ہونے والے ہاجرین کی تعداد تیس سے کچھ اوپر اور انصار
دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شمولیت
فرمانے والے حضرات کی تعداد ان اصحاب طالوت کے برابر تھی
جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس
سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے
ساتھ نہر کو موٹن کے سوا دوسرا پار گر ہی نہیں سکا تھا۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں کہا کرتے
تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے
جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور موٹن کے سوا
کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے
کچھ زیادہ تھی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

اصحاب بدر کی تعداد

(در حدیث)

يَحْيَى عَنْ سُقْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُبَيَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثُ
مِائَةٍ وَبِضْعَةِ عَشَرَ بَعْدَ إِحْدَى أَصْحَابِ طَاوُتَ
الَّذِينَ جَادُوا مَعَ النَّهْزِ وَمَا جَادُوا مَعَهُ إِلَّا
مُؤْمِنِينَ

۳۴۸ باب دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدَ وَأَبِي
جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَهَذَا كَيْفُهُ

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا ثِقْلُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْدُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفَّةَ فَقَدَّعَا عَلَى نَفَرَيْنِ قُرَيْشِيَيْنِ
شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ
وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ فَأَشْهَدُوا بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ صَرِيحًا
قَدْ غَيَّرَ قُحُورُ الشَّمْسِ دَكَانَ يَوْمًا حَادًا

۳۴۹ باب قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَفَى أَبَا
جَهْلٍ دَبَّ مَرَّ مَرَّةً يَدْرِمُ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ
مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟

۱۱۴۰ - حَدَّثَنَا ثِقْلُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ نَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ
أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلِقْ ابْنَ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ صَرَبَهُ
أَبْنَاءُ عَمْرِاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ
فَأَخَذَ بِحَبِيئَتِهِ قَالَ وَهَلْ تَوَقَّ رَجُلٌ قَتَلْتُمُوهُ
أَوْ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ
أَبُو جَهْلٍ

ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحاب
بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی
اصحاب طحاوت کے برابر جنہوں نے ان کے ساتھ
نہر عبود کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے برابر دوسرا
نہر کو عبود نہیں کر سکا تھا۔

رسول خدا کا سرداران قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔
اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن
ہشام وغیرہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قید رہو کہ قریش کے
کچھ افراد (سرداروں) کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ
بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے
پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدان بدر کے اندر
پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں
اور وہ گرم ترین دن تھا۔

ابو جہل کا قتل ہونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
جنگ بدر کے روز میں ابو جہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی
کا کچھ رقی ابھی باقی تھی پس ابو جہل کہنے لگا: جن لوگوں کو تم نے قتل کیا
ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا
بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عمر اکے دونوں بیٹوں
نے آواز دی کہ کیا ہے کہ وہ سسکیاں بے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا:
تو ابو جہل ہے، راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ لی،
تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے
بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم
قتل کیا ہو؟ احمد بن یونس کی روایت میں بھی اُنٹ اَبُو جَهْل کا لفظ ہے۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنِّي أَطْلُقُ بَيْنَ مَسْعُودٍ وَفَوْجِدٍ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنُ عَمْرٍاءَ حَتَّى بَرَدَ قَدْ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ.

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْأَعْلَمِ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عَمْرٍاءَ.

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجُوزُ أَبْيَنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أَتَرَلْتُ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ قَالَ هُمَا الْيَدَيْنِ تَبَارَكَ ذَا يَوْمٍ بَدْرٍ حَمْرَةٌ وَعَبِيدَةُ وَغَبِيَّةٌ وَابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَيْبَعَةَ وَغَبِيَّةٌ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ نَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ فِي سِتْرَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٌّ وَحَمْرَةٌ وَغَبِيَّةٌ وَابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَيْبَعَةَ وَغَبِيَّةٌ بْنُ رَيْبَعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّقَوِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي هَاشِمٍ وَهُوَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا: کون ہے جو ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ پس حضرت ابن مسعودؓ نے ادا سے اس حالت میں پایا کہ حضرت عمرؓ کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر سکیاں سے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو دارمسی سے پکڑ کر فرمایا: تو ہی ابوجہل ہے جس نے لگا جسے آدمیوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا حسن کو تم نے قتل کیا ہے؟

ابن المثنی، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

علی بن عبد اللہ یوسف بن ماجہ، صالح بن ابراہیم، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعات بدر میں حضرت عمرؓ کے لڑنے کا صبر اولوں کے کارنامے کی اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور مجھ کو دے چکانے کے لیے میں سب سے پہلے روزانہ بیٹھوں گا، قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فرقہ ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" (سورہ حج، آیت ۱۱۹) اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی ادھر سے حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ یا ابی العبیدہؓ ابن الحارثؓ اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہؓ، عتبہ بن ربیعہؓ اور ولید بن عتبہؓ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فرقہ ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی، جن میں ادھر سے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ بن حارثؓ میں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہؓ، عتبہ بن ربیعہؓ اور ولید بن عتبہؓ ہیں۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: "یہ دو

فسرق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں مجھوتے
ہم بارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بدر میں
بالمقابل ہونے والے مذکورہ چھ افراد کے بارے میں
نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق
روایت کی۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر
کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت :- ”یہ ذکر فرمائی
جو اپنے رب کے بارے میں مجھوتے ان چھ افراد کے بارے
میں نازل ہوئی جو میدان بدر میں بالمقابل ہوئے تھے۔ یعنی

ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث
اور ادھر سے قتیبہ و مشیرہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عقبہ۔

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ
بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ
نہ صریح شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب
رہے تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے (زمین کے بارے
میں) ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا روز آیا تو
انہوں نے امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا
واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس روز کہہ رہے
تھے کہ اگر آج امیہ بچ کر نکل گیا تو تم سے میری نجات نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ
کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا ماسوائے ایک
بڑھے (امیہ بن خلف) کے کہ اس نے نہ اسی سجدہ کی مشائی

مَوٰی لَمْ يَنْبِئْ سَدُوهُمْ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي
مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمَا
۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ لَنَا أَنَّهُ هُوَ لَا
الْآيَاتُ فِي هُوَ لَا وَالرَّهْطُ السَّيِّئَةُ يَوْمَ بَدْرٍ
نَحْوَهُ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ
سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ
خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرُّوا
يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةً وَعَلِيٌّ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُقَيْبَةُ
وَشَيْبَةُ ابْنِ رُبَيْعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُثَيْمَةَ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّكَلَوِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
دِ الْبَرَاءَةِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى بَدْرٍ قَالَ
بَارِعًا وَظَاهِرًا۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَكْبُولٍ عَنْ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بَنِي خَلْفٍ
فَقَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَذَكَرْتُ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ
يَلَالُ لَا تَجُودُ إِنَّ نَجَا أُمِّيَّةَ۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ وَالنَّجَّارُ
فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْخًا أَخَذَ لُغًا

مِنْ تَرَابٍ قَدْ قَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا
 ۱۱۵۲ - أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ
 بْنُ يُوسُفَ عَنْ قُسَيمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ
 كَانَ فِي الزَّبِيرِ ثَلَاثُ ضَرْبَاتٍ بِالشَّيْبِ إِحْدَاهُنَّ
 فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَا دُخِيلٌ أَصَابَ بَعْضُهَا قَالَ ضَرْبٌ
 يَمُوتُ بِوَمَرٍ بَدْرٍ وَاحِدَةٍ لَا يَوْمَ الْيَوْمِ قَالَ عُرْوَةُ
 وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ الزَّبِيرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزَّبِيرِ قُلْتُ نَعَمْ
 قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ قَلَمٌ فَلَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ مَدَدْتُ
 يَدِي فَنُزِلُ مِنْ قَدِيمِ الْكِتَابِ ثُمَّ مَدَدْتُ عَلَى عُرْوَةَ
 قَالَ هِشَامُ فَاقْتَمْنَا بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَآخَذَ
 بَعْضُنَا لَوْدِيَّةً أَيْ كُنْتُ آخِذُهُ
 ۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا كُرَّةٌ عَنْ عِيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
 أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزَّبِيرِ مُحْتَمِلًا بِفَضِيَّةٍ قَالَ
 هِشَامُ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحْتَمِلًا بِفَضِيَّةٍ
 ۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزَّبِيرِ يَوْمَ مَلِكٍ مَوْلَاهُ
 أَلَا لَشَدُّ فَنَشَدُّ مَعَكَ فَقَالَ إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ
 فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَعَمَلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صِفْرُ فَهُوَ
 فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَهُ مُقِيلًا فَآخَذُوا
 بِحِيَامِهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِمَ بَيْنَهُمَا
 ضَرْبَةٌ ضَرْبَةً يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ
 أَصَابِي فِي تِلْكَ الضَّرْبَاتِ الْعَبْدُ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ
 عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزَّبِيرِ يَوْمَ بَدْرٍ وَ
 هُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى قَدَمَيْهِ وَوَضَعَهُ
 يَمَ رَجُلًا
 ۱۱۵۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَسُولَ

سے نکالی اور کہا کہ میرے سینے ہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں
 کہ میں نے (میدان بدر) کے اندر اسے حالت کفر میں مغمول دیکھا۔
 عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے گم
 تھے۔ ان میں سے ایک ان کے کندھے پر تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر آپس کے اندر میں اس
 میں بھی انگلی داخل کر دیتا مٹا۔ ان کا بیان ہے کہ ڈر فم جنگ بدر میں آئے تھے اور
 ایک جنگ یرموک میں۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا
 تو عبداللہ بن مروان نے مجھ سے کہا اے عروہ کیا تم حضرت زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو؟
 میں جواب دیا ہاں۔ پوچھا اس کی نشانی کیا ہے؟ میں نے کہا جنگ بدر میں اس
 کی دھار ایک ٹکڑے ٹوٹ گئی تھی۔ کئے لگاتے ہو۔ پھر اس نے یہ قسم دے
 پڑھا کہ اے اللہ! ان کی تلواریں ٹوٹ گئی ہیں۔ پھر اس نے وہ تلوار حضرت عروہ
 کو دے دی۔ ہم نے آپس میں اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا کہ
 تین ہزار درہم ہوگی۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے اسے خرید لیا
 اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ وہ تلوار میں لیتا۔

صحیح بخاری

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار
 پر چاندی کا کام تھا۔ اور حضرت عروہ کی تلوار بھی چاندی
 ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے
 ہیں کہ جنگ یرموک کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم بھی
 آپ کے ساتھ حملہ آوار ہو جائیں۔ فرمایا: میں نے حملہ کیا تو میرا ساتھ نہیں
 دے سکو گے۔ کہنے لگے کہ نہیں جناب! ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس
 یہ حملہ آور ہو گئے اور کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری طرف
 جانے لگے جبکہ ان کے ساتھ ایک شخص بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹ
 رہے تھے تو دشمنوں نے ان کی گھوڑے کی گام پکڑ لی اور ان کے
 کندھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان کے درمیان جنگ بدر والی ضرب
 تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کی گہرائی میں انگلیاں ڈال کر دیکھ
 سکتا تھا میں اپنے دل میں میں حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اس روز آپ اپنے صاحبزادے
 حضرت عبداللہ بن زبیر کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر دس سال تھی۔
 حضرت انس بن مالک نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بُنْ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ
قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ
يَا رُبْعَةَ وَعَشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ
فَقَذَلُوهُ فِي طُوقِي مِنْ أَطْوَأِ جَدِّهَا حَبِيبٌ مُعْبِثٌ
وَكَانَ إِذَا طَلَعَتْ عَلَى قَوْمٍ أَوَامًا بِالْعَرَضَةِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمِ الثَّالِثِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ
فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَ
قَالُوا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ
عَلَى شَفَةِ الذِّكْرِ فَجَعَلَ يُسَاقِدُهُمْ بِأَسْمَاءَ هِمْ
وَأَسْمَاءَ أَبَا هِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ
بْنَ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَإِنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ
مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَتَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ وَلَا أَرْوَاحٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَاءَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ
قَتَادَةُ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ
تَوْحِيدًا وَتَصْنِيئًا وَتَقِيْمَةً وَحَسِيرَةً وَ
لَهُ مَا

۱۱۵۶. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عُمَرُ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْبُزْجَانِ
بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمُ وَاللَّهُ كُفَّارٌ قُرَيْشٍ
قَالَ عُمَرُ وَهُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَاحْتَلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ
قَالَ التَّائِي يَوْمَ بَدْرٍ

۱۱۵۷. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ
عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز کفار قریش
کے جو پیش سرदारوں کی لاشوں کو ایک ایک سے کنوئیں میں پھینکے گا حکم
فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گن سے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا
آپ کی یہ عادت مبارک تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں
قیام فرمایا کرتے تھے۔ جب میدان بدر میں میسر اوردیا تو اپنی سواری کا حکم
فرمایا۔ چنانچہ آپ کی لاش پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ
کرام بھی آپ کے پیچھے چل رہے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ تم تو یہ
سمجھتے تھے کہ آپ کسی حاجت کے تحت جا رہے ہیں، یہاں تک کہ آپ
اسی کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولایت لے کر
مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں، کیا یہ بات
تمہیں پتہ چلی تھی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے
رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہیں حاصل ہو گئی۔ بتاؤ جس چیز کا
اس نے تمہارے لیے وعدہ کیا تھا وہیں تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرا ہوئے، یا رسول اللہ! آپ ایسے جس طرح کلام فرما
رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں
اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے، قتاوہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان
میں ایک گوشتہ زندگی ڈالی، تاکہ وہ سنیں اور آپ کے ارشادِ عالی سے ان
کی بیخ کنی، زلفت، سزا اور حسرت و ندامت کا
اظہار ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت:-
”جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ہے“ سورہ
ابراہیم، آیت ۲۸ میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔
عمر بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت میں اور انہیں تباہی کے گھر اکارتے سے مراد یہ ہے
کہ بدر کے میدان میں انہیں واصل جہنم کیا۔

بشام نے اپنے والد مخرم حضرت عمرو بن زبیر سے روایت کی ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر کی اس فرما
روایت کا ذکر ہوا کہ: اہل وہیل کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں

وَسَلَّمَ إِنَّ النَّمِيَّتَ يُعَذِّبُ فِي قَبْرِهِ بِكَأَيِّ أَهْلِهِ
تَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ لَيُعَذِّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنْ أَهْلَكَ
لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلَ قَوْلِهِ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى
الْقَلْبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُسْرِكِينَ فَقَالَ
لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ
إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ
حَقٌّ بَلَّغْتُ قَرَأَتْ إِنَّكُمْ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ
بِتَسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوُّوْا مَقَاعِدَهُمْ
بَيْنَ النَّجَارِ.

۱۱۵۸. حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَيْدٌ عَنْ
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ
هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ أَتَمُّ
الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ
إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ
الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ
الْحَقُّ بَلَّغْتُ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى
قَرَأْتَ الْآيَةَ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا.

۱۱۵۹. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَعْمُورُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أُصِيبُ
حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْهُ أُمِّي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ
فِي الْجَنَّةِ أَصِيبُ وَأَحْتَسِبُ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى
تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكَ أَوْ هَمِلْتَ أَوْ جَنَنْتَ

عذاب ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ
فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پر عذاب دیا جاتا ہے
الذہل وعیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق
ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے
پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بد پرے ہوئے تھے
تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن
رہے ہیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ انہیں اب معلوم ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ ان
سے کہتا تھا وہ حق ہے پھر حضرت صدیق نے یہ آیت پر بھی بیشک فرمادی
تہا بخندنے سے نہیں سنتے سورہ کل، آیت ۸۰ نیز سورہ اور تم قبروں میں
پرے ہوئے لوگوں کو سنانے والے نہیں (سورہ فاطر، آیت ۲۲) اور وہ کا
بیان ہے کہ حضرت صدیق کی ملاویر تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جو گئے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے گنہگاروں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا
تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پالیا؟ پھر فرمایا کہ یہ اب
میری بات کو سن رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ
سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ جو
کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انہوں نے کہ بے شک
میرے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے۔ آخر
آیت تک پڑھی۔

اصحاب بدر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
حارثہ بن مرثد نے غزوہ بدر میں جاہل شہادت کو شہید کیا اور وہ نو عمر
تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ مجھے
عذر سے کتنا پیار تھا۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں مبرا کروں اور ثواب
کی امید رکھوں اور معاملہ اگر خدا نخواستہ برعکس ہے تو لا حظہ فرمائیے
کہ میرا کیا حال ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ پر انورس ہے کیا تو پہلی
جو گئی ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت

وَاحِدَةً هِيَ إِتْهَا جَنَّاتٌ كَثِيرَةٌ وَفَتْحٌ فِي جَنَّةٍ
الْفَتْحُ دَوْنِ

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حَصِينَ ابْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِي عَنْ عِيٍّ قَالَ بَقِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَدَشِدٌ وَ
الزَّبِيرُ وَكُنَّا فَارِسٌ قَالَ أَنْطَلِقُوا حَتَّى
تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ فَإِنَّ بِهَا أَمْرًا قَسْرَ
الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي
بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَذْكُمُهَا نَبِيًّا عَلَى
نَبِيِّهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا أَلَيْكَ كِتَابٌ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَعْتَنَّاهَا
فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرِ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجَنَّ أَلَيْكَ كِتَابٌ أَوْ
لَتُجْعَلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَأَيْتُ الْجَمْعَ أَهْوَتْ إِلَى الْحِجْرِ
وَهُيَ مُحْتَجِجَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَذَعْنِي فَلَاخُ
عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ
عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ
مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ بَيْدٌ فَعَمَّ اللَّهُ بِهَا
عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هَذَا
مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا
لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ فَذَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عَنْقَةٍ فَقَالَ أَلَيْسَ
بَيْنَ أَهْلِي بَيْدٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهُ أَظْلَمَ إِلَى أَهْلِي مَدَارٍ

ساری ایسے اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابو مرثد اور حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ سوار ہو کر جاؤ
یہاں تک کہ جب روضہ خاج کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت
پائے گی جس کے پاس حاطب بن ابی سفیان کا خط ہے جو مشرکین کے لیے
لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار
ہو کر جا رہی تھی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس
ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی
خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلافی لی۔ پھر بھی کوئی خط
نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیکار نہ
نہیں ہو سکتا۔ لہذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم تجھے نکلی کر دیں گے۔
جب اس نے داری سنی تو دیکھی تو اپنے پیٹے کے اندر سے ایک خط
نکالا جو جیب میں پٹھا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اس
نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے۔ پس مجھے اجازت
مرحت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت حاطب سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب عرض گزار
ہوئے کہ خدا کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوا کہ
ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں تاکہ میری جانوں اور مال کو وہ لوگ تباہ
نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس
کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و مال کی حالت
کو رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ
سچ کہتے ہیں لہذا کوئی انہیں مجاز نہ کہے۔ حضرت عمر پھر عرض گزار ہوئے
کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے،
لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ نے
فرمایا: کیا اس نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا نہیں معلوم نہیں
کہ اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے

فَقَالَ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ
لَكُمْ فَقَدْ مَحُتْ عَيْنَا عَنْكُمْ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْمَلُوا

ف: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جملہ انبیائے کرام کے اصحاب سے افضل اور امت محمدیہ کے افضل ترین افراد ہیں۔ بعد میں پیدا ہونے والا کوئی فرد ان کے کسی بھی فرد سے افضل نہیں ہے صحابہ کرام میں سے اصحاب بدر سب سے افضل ہیں جن کی تعداد تین سو تیرے جبکہ یہی تعداد صحابہ طائفت کی تھی اور گنت میں اتنے ہی مرسلین و مقام ایہیں جو گروہ ذیلانے کرام میں فضیلت کے لحاظ سے سرفہرست ہیں۔ سوائے ملت کے مدیم الشال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ والہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۱۲۲۲ھ میں مکتوبات امام ربانی، دفتر اقل کے سبب کی تعداد بھی حصول برکت کی خاطر ۲۱۳ ہی رکھی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدری صحابہ کے شعلق پر درود گار عالم نے وعدہ فرمایا ہے کہ اَفْعَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ
لَكُمْ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی اب تم جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ بدری صحابہ میں سے حضرات مشرہ مشرہ سب سے افضل ہیں اور اصحاب بدر کے بعد جملہ صحابہ کرام سے اصحاب بیت رضوان افضل ہیں۔

ہر صحابی امت محمدیہ کے افضل ترین افراد میں سے ہے۔ ان بزرگوں میں سے کسی کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنا اپنی عاقبت برادر کرنا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنا ہے۔ وہ جملہ حضرات امت محمدیہ اور نبی ذریعہ انسان کے مخدوم و محسن ہیں۔ صحابہ کرام کے امین جو بعض ناخوشگوار واقعات میں ہوئے ان میں ہیں فریق نہیں بننا چاہیے اور ہر بزرگ کا ذکر پورے احترام سے کرنا چاہیے۔ ان واقعات میں پروردگار عالم کی باریک مکتیں پوشیدہ ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں سکتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تو ریت لینے گئے اور دلوں ایک عرسہ معکف رہا پڑا بعد میں قوم کے بعض افراد نے حضرت لہرون علیہ السلام کا کہنا نہ مانا اور سامری کے ہٹانے پر پھیرا پوجنے کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ صورت حال دیکھی تو اسے حضرت لہرون علیہ السلام کی کوتاہی پر محمول کیا اور ان کی پٹائی شروع کر دی۔ جس طرح اس واقعہ کے باوجود حضرت موسیٰ اور حضرت لہرون علیہما السلام میں سے کسی کو غلطی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ دونوں کا ادب کرنے کے پابندی میں اسی طرح کہیں میں مکرانے واسے ہر صحابی کا ادب کرنا ضروری ہے شرع ہمارے لیے ضروری ہے اور ان میں سے ہم کسی کو بھی غلطی کہنے کے مجاز نہیں ہیں۔

۴۰ بات

جنگ بدر کے بارے میں بعض ضروری باتیں۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے قریب آجائے اس وقت تیرا اندازی کرنا اللہ اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَفِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَفْعٍ
عَنْ حَمْدَةَ بِنْتِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِيِّ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ
عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْكُفْرُ قَارَ مَوْهُهُ وَ
اسْتَبَقُوا تَبَكُّوْهُ

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے روز

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا ثَنَا مُسَدُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَفْعٍ
عَنْ حَمْدَةَ بِنْتِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِيِّ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ
عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْكُفْرُ قَارَ مَوْهُهُ وَ
اسْتَبَقُوا تَبَكُّوْهُ

جہاد کی ہر گھنٹے اور گھنٹے کے کہ اللہ اس کا رسول ہی ہوتا ہے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ
أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْكُفْرُ كَفَرُ يَعْنِي كَثُرُوا كُفْرًا فَوَقُوا
وَأَسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ.

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاهِ
يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَمَّا بُوَامَا سَبْعِينَ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً وَسَبْعِينَ
أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ
بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سَجَالٌ.

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بَرْقِيذٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى أَرَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ
وَكُوَّابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْفٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْخَيْرُ
فَإِذَا الْخَيْرُ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثًا تَيْنِ
فَكَأَنِّي لَأَمَنْ بِمَا فِيهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا
مَنْ صَاحِبُهُ يَا عَمْرُو أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي
وَمَا تَهْتَبُهُمْ قَالَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُمْ
أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا
مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّ فِي أَبِي سَبِيحٍ
رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَاشْرَأْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّ
عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقَرَيْنِ حَتَّى صَرَبَا لَهُ وَهُمَا
ابْنَا عَمْرُو.

فرمایا۔ جب کافروں نے جل کر تمہارے نزدیک آ
جائیں تو نیز انداز رکھنا اور اپنے تیروں کو مٹانے
موجہ نہ دینا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس
نیز اندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا، لیکن ہمارے سردار آدمی شہید ہوئے
جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں
مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر افادہ پڑی یعنی شتر قیدی
ہوئے اور شتر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے
کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا اور
جنگ رسول کی طرح ہوتی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیر
(جہلمی) تو وہ ہے جو جنگ آمد کے بعد ہتھیار چھوڑ دے
اور سچائی کا صلہ وہ ہے جو جنگ بدر کے بعد عنایت
فرمایا گیا تھا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ
بدر کے روز میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دلیں بائیں دیکھا تو دو کم
سین (رکے نظر آئے) گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں محفوظ رہا۔ میں نے
اتنے میں ایک نے دوسرے سے پچھا کہ مجھ سے پوچھا کہ چچا جان! مجھے ابو جہل
تو دیکھا رہے ہیں میں نے کہا، اسے جیسے تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ
میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے
چھوڑ دوں گا یا جاہم شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے نے اس کے بھائی
سے چہاتے ہوئے مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی
کوئی شبہ نہ رہی کہ میں ان کے بھائی تو مرنے والے درمیان ہوتا۔
آخر میں نے انہیں اللہ سے ابو جہل بتا دیا تو وہ اس پر نقاب کی طرح
جھپٹ پڑے اور اس پر پنے رپے مڑیں جا گئیں۔ دونوں
اسما زاد معوذہ حضرت عفران کے صاحبزادے تھے۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ
بْنُ أُسَيْدٍ بَنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ خَلِيفَةُ بَنِي زُهْرَةَ وَ
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ
عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ
جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا
بِالْبَدَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذَكُرُوا لِبَنِي قَيْنٍ
هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ فَنَفَعُوا لَهُمْ
بِقِيَابٍ مِنْ مَنَازِلِهِمْ فَاقْتَتَلُوا فَأَنَارَهُمْ
حَتَّى وَجَدُوا مَا كُلُّهُمْ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلٍ تَزُولُ فَعَالُوا
تَمُوتُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوا أَنَارَهُمْ فَلَمَّا أَحْسَنَ بِهِمْ
عَاصِمٌ وَاصْحَابُهُ لَجَوْا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحْاطَ بِهِمْ
الْقَوْمُ قَالُوا لَكُمْ أَنْزِلُوا فَاغْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَكَلِمَ
الْعَهْدُ وَالْيَمِينُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ
عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَا إِنَّا فَلَا أَنْزِلُ
فِي ذِمَّتِهِ كَافٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْنَا بِمَيْتِكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالْأَنْبِلِ فَقَتَلُوا
عَاصِمًا وَتَرَكَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةً نَفِيَّ عَلَى الْعَهْدِ وَ
الْيَمِينِ مِنْهُمْ حَبِيبٌ وَرَيْدُ بْنُ الدَّيْنَانَةِ وَجُلٌّ
الْأَخْرَفُ فَلَمَّا اسْتَسْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَعُوا أَوْتَارَ قَسِيهِمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ هَذَا أَوَّلُ
الْقَدْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَابَكُمْ إِنْ لِي بِهِمْ وَلَا أَمُوءَةٌ
يُرِيدُ الْقَتْلُ فَجَرَّ رَوْكًا وَعَالَ لَجُوءًا قَاتِلًا أَنْ يُفْتَحَهُمْ
فَأَطْلَقَ بِحَبِيبٍ وَرَيْدُ بْنُ الدَّيْنَانَةِ حَتَّى يَأْخُذَهُمَا
بَعْدَ وَقْعَةٍ بَدْرٍ فَأَبْتَعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ
نُؤْفِلَ حَبِيبًا وَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَدِيثَ
بَنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ حَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ نَعِيفَ بَنَاتٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس افراد کا ایک سریر روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو
امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے امول تھے۔ جب یہ حضرات
مصران اور کورہ کے مابین بدو کے مقام تک پہنچے تھے تو قبیلہ لحيان کو کھ
نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے ترکے لگ
بلکہ تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں بھیج دیا۔ وہ ان کے نقوش قدم کی تلاش میں تھے
یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھرنے کی ایک جگہ پر کھجور کی گٹھلیاں
دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب (مدینہ طیبہ) کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات
دیکھتے ہوئے پیچھے چلے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے
انہیں دیکھا کہ قریب آئے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی
کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد
کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔
حضرت عاصم نے کہا:۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے مطلقاً
تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ کافروں نے تیر بریلے شروع کر دیے جس سے حضرت
عاصم اور ان کے سات ساتھ غمید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے
مہم و پیمان پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت حبیب، حضرت
زید بن دہشہ تیسرے کوئی اور (عبداللہ بن طارق) جب انہوں نے اپنے
آپ کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ کافروں کی نانت نکال کر ان سے ان حضرات کی
مشکلیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے آدمی (حضرت عبداللہ بن طارق) نے کہا کہ
پہلی دغا بازی ہے۔ خدا کی قسم، میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے
اس کی نسبت اپنے مقتول صحابیوں کے نقش قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔
کافروں نے ان کے ساتھ بہت کھینچا تائی کی لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر
آمادہ نہ ہوئے۔ آخر کار وہ حضرت حبیب اللہ حضرت زید کو لے کر چلے
گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو ذرغمت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد
وقوع پذیر ہوا۔ جو حادثہ بن مامر بن نوفل نے حضرت حبیب کو فریاد کیا کہ
بدن کے دونوں انہوں نے حادثہ بن مامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت غیب کانی روای
تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے
حادثہ کی بیٹی سے استرا لیا۔ اس نے دسے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا

الْحَبِثُ مَوْسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَدَرٌ بَنِي
لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهَا فَوَجَدَتْهُ مَجْلِسَةً
عَلَى فَيْحِدَةٍ وَالْمَوْسَى يَمِيدُ ۖ قَالَتْ فَفَنِعْمَتْ فَزَعَتْ
عَنْهَا حَبِيبٌ فَقَالَ أَنْتَ خَشِيْنٌ أَنْ أَقْتُلَكَ مَا كُنْتُ
لَا فَعَلْتُ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ
خَيْرًا مِنْ حَبِيبٍ وَاللَّهِ لَعَدْتُ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ
قُطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي بَيْدٍ ۖ وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ
وَمَا يَمْكُتُ مِنْ تَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُقِي
رَزَقَهُ اللَّهُ حَبِيبًا فَلَمَّا أَخْرَجُوهُ مِنَ الْحَرَمِ
لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ حَبِيبٌ دَعُونِي أَصْبِي
رُكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَكَرَّمْ لَكُمْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ
لَوْ لَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا لِي جَزَعٌ لَزِدْتُمْ اللَّهُمَّ
أَحْصِيَهُمْ عَدَدًا وَاقْتُلِهِمْ بَدَدًا وَلَا تَبْقِ مِنْهُمْ
أَحَدًا ثُمَّ انْشَأَ يَقُولُ ۝

فَلَسْتُ أَبَايَ حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَمْرِي حَبِيبٌ كَانَ يَنْهَى مَضْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شَلُو مُصَرِّعٍ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الْبُؤْسُ وَعَنْ عَقِبِهِ الْحَارِثُ فَقَتَلَهُ وَكَانَ
حَبِيبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قِيلَ صَبْرُ الصَّلَاةِ وَخَيْرُ أَصْحَابِهِ
يَوْمَ أُصِيبُوا أَخْبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاجِلِهِمْ
بَيْنَ ثَابِتٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ
يَعْرِفُ وَكَانَ قَتْلُ رَجُلٍ عَظِيمًا قِيلَ عَظَمَ قَتْلُهُمْ فَبَعَثَ اللَّهُ لَعْنًا
مِثْلَ الْعَلَنَةِ مِنَ الدَّارِ فَرَفَعَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْرَأُوا
أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا
مَرَارَةً ابْنَ الْبَرَاءِ الْعُمَرِيَّ وَهَلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ الْوُلَاقِيَّ
رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا أَبَدًا ۝

وہا حضرت حبیب کے پاس چلا آیا اسے کوئی پتہ نہیں تھا۔ جب وہ ان کے
پاس آئی اور وہ کے کون کی لان پر بیٹھے ہوئے اور اسے کون کے
ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈری حضرت حبیب نے اس کی پریشانی کو مٹاتے
ہوئے فرمایا: کیا تم اس سے ڈری ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟
میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم میں نے حبیب
سے ٹیک ہرگز کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم، ایک مدد میں نے دیکھا
کہ وہ انگور کھا رہے ہیں اور گچھا ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ وہ زنجیر تو
میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی پھل کہ کمر میں تھا ہی نہیں۔
وہ کہا کرتی تھی کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں مرحمت
فرمائی جاتی تھی جب جو عمارت انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی
حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت حبیب نے کہا کہ مجھے دو
رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے پس انہوں نے یہ مجھڑے
تو انہوں نے دو رکعت نازل پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی
دیر میں پڑھا لیکن اس وجہ سے دیر نہ کی کہ تم یہ سمجھنے لگو گے کہ موت سے
ڈر رہا ہے۔ پھر وہ مانگی، اسے اللہ انہیں گن گن کرتا کہ کتنے گن کر قتل
کر اور کسی ایک کون میں سے زندہ نہ چھوڑے۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

ہو جاؤں قتلِ مہدی و مفاہیر تو کیا الم
باؤں پچھاڑا راہِ خدا میں تو کیا ہو غم
سے میری جاں سپرد یہ یزدانِ ذی الکرم
نکرت سے بھر دے جو ہر اعضا کی کیفیت و کم

پھر ابوہریرہ و عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت
حبیب کے مسلمانوں کیلئے یہ طریقہ رائج فرما دیا کہ جب وہ بے بس کر کے قتل کی جائے
تو نماز پڑھے۔ رسول خدا نے اپنے اصحاب کو ان حضرات کا واقعہ اسی روز بتا
دیا تھا۔ جب قریش نے حضرت عامر بن ثابت کی شہادت کے متعلق سنا چند
آوی بھیجے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کر لیں جس میں انہیں پہچانا جاسکے، لیکن
انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کی لاش
کے پاس چھڑوں کو بھیج دیا تاکہ قریش ان کی لاش کے پاس نہ آسکیں اور ان کے جسم کا
کوئی حصہ نہ کاٹ سکیں۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت مزہر بن جحش
عمری اور حضرت مالک بن امیر واقعی دونوں ایک آدمی تھے اور دونوں نے جنگ بدر

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرُوا أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنَ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرُ ثِيَابٍ هَذَا فِي يَوْمِهِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى التَّهَارُ وَاقْتَرَبَتْ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا لَكْتَبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِي يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سَبِيحَةَ بِنْتِ الْأَخْرِشِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَنْفَتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بِخَيْرَةٍ أَنْ سَبِيحَةَ بِنْتُ الْأَخْرِشِ أَتَتْهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُرَهِدٍ بَدْرًا فَتَوَفَّى عَنْهَا فِي حَاجَةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ تَغَايِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخَطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بَنُو بَعْلَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَسْأَلُكَ فَجَلَسَتْ لِلْخَطَّابِ تَرْجِيئًا لِنِكَاحِهَا تَكَ وَاللَّهِ مَا أَتَتْ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى نِسَائِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَقْبَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْبَلَتْ بِي بَاتِي قَدْ حَمَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَبْلِي وَأَمَرَنِي بِالْتَّرْجِيمِ أَنْ يَدْخُلَ تَابِعَهُ أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَسَانَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْبَكْبَكِيِّ وَكَانَ أَبُوهُ شُرَهِدٌ بَدْرًا أَخْبَرَهُ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے جمعہ کے بعد انیس بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ بیدار ہیں، جو بدوی صحابی ہیں۔ نویر ان کی ہدایت کے لیے سوار ہو کر چل پڑے۔ حالانکہ سورج انتہائی بلند پر ہونے کے باعث سارا جمعہ کا وقت قریب تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میرے والدہ محترم نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زحصری کے لیے خط لکھا کہ حضرت عبید بن جراحؓ اس لیے سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو حضرت عمر بن عبد اللہ بن ارقم نے حضرت عبد اللہ بن عقبہ کو خواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیحہ بنت جراحؓ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو بنی عامر بن لؤی سے تھے اور جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہو گیا اور اس وقت یہ عالمہ تھیں۔ ان کی دفات کے پھوڑے دونوں بعد جب بچے کی پیدائش ہو گئی اور یہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ مسنگار کر دیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبد الدار کا ایک آدمی ابوالسنا بل بن کلب آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرتا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کر لو۔ سبیحہ نہ راتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہو گئی ہوں اور نکاح کر سکتی ہوں اگر میں چاہوں۔ محمد بن ایاس بن ابی بکر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والد ماجد ایاس بن ابی بکرؓ جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزَّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَيُكْفَّمُ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعُ مِنْ أَهْلِ الْعُقَيْبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنِهِ مَا لَيْسَ فِيَّ مِنْ شَيْءٍ بَدْرًا بِالْعُقَيْبَةِ قَالَ سَأَلَ جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا .

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَصُومُ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ هَاشِمُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جَبْرِيلُ أَحَدُ رُسُلِ اللَّهِ عَلَيْهِ آدَاءُ الْحَرْبِ .

بَابُ

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو يَزِيدَ وَلَهُ يَمْرُكُ عَقَبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا .

غزوة بدر میں فرشتوں کا آنا۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو غزوة بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوة بدر میں شمولیت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں، یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ غزوة بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جد امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے (حضرت رفاعہ) سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوة بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہادی نے مجھے بتایا کہ جس روز حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبریلؑ علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریلؑ ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تقاضا ہوا ہے اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

غزوة بدر سے بعد کی باتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو یزید صحابی لاؤدہ انتقال کر گئے اور غزوة بدر میں شامل ہوئے تھے۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ
قَدِيمٌ مِنْ سَعِيدٍ فَقَدْ أَمَّ الْيَمَامَةَ أَهْلَهُ الْخَمَانِ لِحُجُومِ
الْأَحْمَلِيِّ فَقَالَ مَا أَتَانِيَا كَلِمَةً حَقًّا أَسْأَلُ فَانْطَلَقْتُ
إِلَى أَخِيهِ لِأَمْرِهِمْ وَكَانَ مَذْرِيًّا فَكَادَهُ بَنُ
التُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَّثَكَ بَعْدَكَ
أَمْرٌ لَقَدْ لِمَا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ الْحُومِ
الْأَضْحَجِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ عِشَاءِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
الرُّبَيْعِيُّ لِحَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ
الْعَامِرِ وَهُوَ مُدَّحِجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ
وَهُوَ يَكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَقَالَ أَبُو ذَاتِ
الْكُرْشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْكَ بِالْحَضَرَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ
فَكَاتَ قَالَ هَشَامٌ فَأَخْبَرْتُ أَنَّ الرُّبَيْعِيَّ قَالَ
لَقَدْ وَضَعْتُ رَجُلِي عَلَيْكَ ثُمَّ تَمَطَّاتُ فَصَكَانَ
الْبُحْبُوحُ أَنَّ تَرَعْتَهَا وَقَدْ ائْتَنِي طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ
فَأَلَمْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهَا
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا
ثُمَّ هَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهَا فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا
إِيَّاهَا عُمَرُ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا
ثُمَّ هَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ
عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عِلِيٍّ فَهَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الرُّبَيْعِيٍّ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَقًّا قَبِيلَ.

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ رَأْسُ عَائِذٍ اللَّهُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عِيَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِيدًا بَدَلًا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلَّ بَايَعُونِي.

حضرت ابو سعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر
سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے
ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے
فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک
اپنے اہل عیال بھائی حضرت قتادہ بن نمان سے نہ پوچھ
لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا تو انہوں
نے فرمایا: آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ
ہو گیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے
کی ممانعت تھی۔

حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد
حضرت زبیر نے غزوہ بدر کے روز دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن اسلم بالکل
لبے میں چھپا ہوا تھا اور دونوں آنکھیں کھلوانے کی کوشش کر رہے تھے
کہ کینت البزات الکروش تھی۔ وہ کہنے لگا کہ میں البزات الکروش ہوں۔
پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھوں میں برہیں ماری تو
وہ گر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی قربانی بتائی گئی کہ میں نے اس
پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برہیں نکالی تھی جس
کے باعث اس کے دونوں کنارے ٹپڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان
ہے کہ اس برہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں
نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے
سے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر
کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہذا انہیں دے دی۔ جب
حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے سے لے لی۔ جب حضرت عثمان نے
ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان شہید کر
دئے گئے تو یہ حضرت علی کی اولاد کے پاس آگئی۔ آخر کار حضرت
عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس ہی رہی۔
ابو ادریس عامر اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس
بن صامت نے کہا جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت
کر۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ وَكَانَ مَعَهُ شَهِدٌ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتْ سَالِمًا وَأَنْكَحَهَا بَدَتْ أَخِيهِ هِنْدٌ بَدَتْ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْتَى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ تَبَتِي رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَا النَّاسَ إِلَى الْيَدِّ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْعُوهُمْ إِلَى بَابِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ بِشَرِّ بْنِ الْمَقْصَلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوَدٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِائِثِ بْنِ كَعْبٍ جَلِيسَ مَتْنٍ وَجُزْئِيَّاتٍ يَصْنَعُ بِنَ الْوَدُوفِ يَنْدُبُ بَنَ مِنْ قَبْلِ مَنْ أَبَا يَهُنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتُ تَقُولِينَ.

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَيْثٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدًا بَدْرًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ اور اپنی بھتیجی یعنی ہند بنت ابی لہید بن عقیبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، جبکہ سالم ایک انصاری کی عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ نانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی کسی کو قبضتی بنا دیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم ان کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے پکارو۔ پس حضرت سہلہ (زوجہ ابو حذیفہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھر باتی حدیث بیان کی۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے ربیع بنت معوذہ نے فرمایا، کہ شب زفاف کے بعد میرے عزیز خانے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹے ہیں۔ اس وقت کچھ روکیاں دن بجا کہ جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک روکی نے کہا کہ ہم میں ایسا عجب تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا، ارمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

يُولَسُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَسَا
 حَدَّثَنَا يُولَسُّ عَنْ التَّهْمَانِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
 أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ
 كَانَتْ لِي شَارِفَةٌ مِّنْ تَصِيبِي مِنَ الْمُغَنِمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَ
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ مِنَ النَّخْلِ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَجْزِي بِهَا
 عَلَيْكَ السَّلَامُ بَيْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدْتُ
 رَجُلًا صَوَاعِقِي بَنِي قَيْنَقَلَمٍ أَنْ يَرْجِعَ مَعِيَ فَنَأْتِي
 بِأَذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاعِقِ لَنَسْتَعِينُ
 بِهِ فِي بَيْتِي عَمْرِي قَبِيلًا أَنَا أَجْمَعُ لَشَارِفِي مِنَ الْأَنْثَى
 وَالْعَمَلِ وَالْجِبَالِ وَشَارِفِي مَنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حَجْرَةٍ
 رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفِي
 قَدْ أُجِيبَتْ أَسِنَّتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصُهُمَا وَأُخِذَ
 مِنْ أَلْبَابِهِمَا فَلَمَّا أَمْلَكَتُ بَنِي قَيْنَقَلَمٍ أَنْظَرْتُ قُلْتُ مَنْ
 فَعَلَ هَذَا قَالُوا قَعْدَةُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي
 هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَتُهُ وَ
 أَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي رِغَابِهَا أَلَا يَا حَمَزَةَ لِمَ تَفْعَلُ هَذَا
 قَوْلُ شَرْبٍ حَمَزَةَ إِلَى الشَّيْبِ فَأَجَبَتْ أَسِنَّتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصُهُمَا
 وَأُخِذَ مِنْ أَلْبَابِهِمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ قَيْنَقَلَمٍ حَتَّى أَدْخُلَ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ وَعَرَفَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
 لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَأَيْتَ
 كَالْيَوْمِ عَدَا أَحْمَدُ عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبَتْ أَسِنَّتُهُمَا وَبُقِرَتْ
 خَوَاصُهُمَا وَهَاهُوَذَا فِي بَيْتِ مَعَا شَرْبٍ قَدْ عَاثَنِي
 اللَّهُ عَلَيْهِ بِرَدِّ آيَةٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَفْطَنَ بَنِي قَيْنَقَلَمٍ وَأَتَجَبَّهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمَزَةُ فَأَمْسَاذَتْ عَلَيْهِ فَأَوْدَ
 لَنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمَزَةَ فِيمَا فَعَلَ
 فَإِذَا أَحْمَدُ يُكَلِّمُ حَمَزَةَ عَيْنًا وَنَظَرَ حَمَزَةَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَدَ الْأَنْظَرَ فَتَنَظَّرَ إِلَى رُكْبَتَيْهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ بدر کے الی غنیمت سے میرے حصے
 میں ایک اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال
 حصے کے اپنے حصے میں سے اسی روز مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے
 ارادہ کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت و جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام
 کی رخصتی کا بندوبست کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے
 ایک سناور کو تیار کیا تاکہ ہم دونوں مبارک اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں۔ میرا
 غرض یہ تھا کہ اسے بیچ کر نکاح کے وسیلہ کا بندوبست کیا جائے۔ پس
 اس خیال سے میں بالان، اربسیا اور قبیلے وغیرہ فرما کر رہا تھا اور اونٹنی
 میں نے ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھا دی تھیں۔ جب سامان
 سے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان
 کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کھجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر
 میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے
 کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار
 کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شرب پی رہے ہیں، ایک لونڈی ان کے پاس لگا
 رکھی ہے اور دوسروں کا بیچ لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے
 گلے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت
 حمزہ تلواریں کراٹے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے
 کھجیاں نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید
 بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے
 ہی میری کت بے غم پڑھ لی اور فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار
 ہوا، یا رسول اللہ! آج جیسا افسوس تاک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔
 حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر سنم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ دیے
 اور ان کے پیٹ چاک کر کے کھجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک
 گھر میں بیٹھے ہوئے شرب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنی ردائے مبارک مشکوٰۃ، اسے اوپر ڈالا اور چل پڑے۔
 میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیے، یہاں تک
 کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت طلب فرمائی۔
 اجازت ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت

ثُمَّ صَعِدَ النَّظْلُ فَتَنَزَّلَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْدُهُ تَعَالَى
أَتَكْفُرُونَ إِلَّا عِبِيدُ لَا يَفِي قَعْرَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ تَمِيلُ فَتُكْضَى رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
عَقِيْبِهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ .

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَبِيْنَةَ قَالَ أَلْفَدَّ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ
ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَتَمَ عَلَى سَهْلٍ مِنْ حَنِيْفٍ فَقَالَ
إِنَّهُ شَبِيهُ بَدْرًا .

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الشَّهْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مِنْ حَنِيْفٍ بْنِ حِذَافَةَ الشَّهْمِيِّ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
شَهِدَ بَدْرًا أَلْفَدَّ فِي يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ فَلَيْتَ عُمَانَ
ابْنَ عَقَالٍ لَعَنَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقُلْتُ إِنْ يَشِئْتَ أَنْ يَكْتُمَكَ
حَفْصَةُ يَدْتَ لَمْ قَالَ سَأُنْظِرُ فِي أَمْرِي فَلَيْتَ لِيَالِي فَقَالَ
قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمَ هَذَا قَالَ ثُمَّ فَلَيْتَ أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ
إِنْ يَشِئْتَ أَنْ يَكْتُمَكَ حَفْصَةُ يَدْتَ عَمْرٍو فَصَدَّتْ أَبُو بَكْرٍ
فَلَعَنَ يَرْجِعُ إِلَيَّ شَيْئًا لَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْ جَدَّ مَتَّى عَلَى عُثْمَانَ
فَلَيْتَ لِيَالِي لَعَنَ حَفْصَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَكْتُمَكَ لِيَالِي فَلَيْتَ لِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ تَعَالَى وَجَدْتَ عَلَى
حَيْنٍ عَرَضَتْ عَنِّي حَفْصَةُ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَيْكَ قُلْتُ لَعَنَ قَالَ
فِيهِ لَعَنَ يَنْجِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضَتْ إِلَّا أَنِّي قَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ذَكَرَهَا فَلَمَّا أَكُنْتُ لَا فَتَى سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقِيلَتْ لَهَا

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ

حضرت عمرؓ کو ولایت کی اور فرمایا کہ تم نے کیا کیا؛ لیکن حضرت عمرؓ خراب کے فتنہ
میں چہرہ تھے انداز کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب دیکھا، پھر آپ کے کندھوں تک نظر اٹھائی، پھر شرعاً چہرے کو دیکھ کر کہنے
لگے :- اچھا تم لوگ میرے والد ماجد حضرت عبدالطلبؓ کے غلام جو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے لانا فرمایا کہ اس وقت ان کے عرش و حواس شکستے نہیں ہیں تو
حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت
سہل بن صہیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر (زندہ) بھیج دیں کیونکہ یہ غزوہ
بدر میں شامل ہوئے تھے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کی
صاحبزادی حضرت حفصہؓ جوہ ہو گئیں، جو حضرت خنیس بن حذافہؓ مسمی کے نکاح
میں تھیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور
غیر منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے
طلاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہؓ کا آپ سے
نکاح کروں؛ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اس بارے میں خود فیصلہ کرنا۔ یہ کئی روز
نہیں اتفاق کرتے رہے لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے
کا ارادہ نہیں ہے، پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے طلاقات کی اور کہا کہ اگر آپ
چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہؓ کا نکاح آپ سے کروں؛ پس حضرت ابوبکرؓ نے غناگو
افتخار فرمایا اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرز عمل کا مجھے حضرت
عثمانؓ کے جواب سے بھی زیادہ دکھ ہوا۔ کئی روز گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہؓ کا پیغام بھیجا پس میں نے اس کا آپ کو نکاح دے
دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے طاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا :- شاید آپ
کو یہ بات بالواسطہ ہو گئی ہوگی جب آپ نے حفصہؓ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا
اور میں نے آپ کی مرضی کے مطابق جواب نہیں دیا تھا؛ میں نے کہا :- ہاں۔ انہوں
نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لیے اس بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا
تھا۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر حضورؐ
حضرت ابوسعد و بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- آدمی جو اپنے اہل و عیال پر

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

۱۱۸۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسِرَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْبَيْتِ إِذَا كَانَ بَشِيرٌ مِنْ أَهْلِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيتَانِ مِنَ الْخَيْرِ مَسْرُورَةُ الْبَقَرِ مَنْ قَدَّ أَهْمًا فِي يَمِينِهِ كَفَّاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَرِّهِمْ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَوْ سَأَلْتُ الْخَصَيْنِ ابْنَ مُحْتَبِرٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرِيقِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَ.

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ وَ

خریج کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

حضرت عمر بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دربارت میں حاکم کو نہ حضرت سفیر بن شعبہ نے نازہ صبر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمر انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کا نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت جبریل نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچویں نمازیں پڑھاں تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسرورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں جودات میں پڑھو تو اسے کفایت کریگی۔ عبد الرحمن بن بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کا جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

یحییٰ بن بکر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے جو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ احمد بن صالح، عیسیٰ بن یونس، ابن شہاب نے حسین بن محمد سے جو بنی سالم کے شرفاء سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

عبد اللہ بن عامر بن ربیع کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اللہ جن کے والد ماجد غزوہ بدر میں بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

كَانَ مِنَ الْكِبَرِيِّ عِدَّتِي وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ رَأَيْتُهُ الْبَقِيَّةَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قَدَامَتَهُ بَنَ
مَقْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ وَهُوَ خَالُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۱۸۸ ۱۱۸۸ حَدَّثَنَا جَوْبَرُ بْنُ عَدْنَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الرَّهَاقِ أَنَّ سَالِمَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ رَأَيْتُهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِبَرِ آيَةِ النَّوَائِزِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَدْعَانِي قَالَ نَعَمْ أَنَّ رَافِعًا الْكُثْرَ
عَلَى نَفْسِهِ

۱۱۸۹ ۱۱۸۹ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هَاشِمٍ
بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَافِعَةَ ابْنَ رَافِعٍ الْكُثْرَ
وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ

۱۱۹۰ ۱۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ
مَعْمَرُ بْنُ زُوَيْدٍ عَنْ التَّهَرُّمِيِّ عَنْ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْيَسُوسَ ابْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ خَلِيفَةُ بَنِي عَاصِمٍ بَنِي لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدَ
بَدْرٍ رَأَيْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ
الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَكْلِفُ بِحَرْبِهِمَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ أَهْلُ الْبَحْرَيْنِ
وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضَرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ
يَعَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ يَقْدُومُ آيَةُ
عُبَيْدَةَ فَوَأَقْوَامُ أَصْلَافٍ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ تَعَمَّنُوا لِمَا قَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطُفُّكُمْ
سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ مَرِيضًا بِرَقَالُوا أَجَلَ يَارَسُولَ

ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت قدام بن مظعون کو
بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوہ بدر میں شامل تھے۔
یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں۔ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت رافع بن خدیج نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا
کہ ان کے دونوں چچا جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے
بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل کائنات زمین
کو گراہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زحصری) نے
سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ آپ تو کرائے پر دیتے
ہیں! انہوں نے جواب دیا ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے
اپنی جان پر زیادتی کا ہے۔

آرم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمن، عبداللہ بن
شداد بن الہادی بنی فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شریک
ہوئے تھے۔

حضرت غزوہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسود بن حمزہؓ نے
بتایا کہ حضرت عمرؓ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف
اور غزوہ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے، انہوں
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو جزیرہ
لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اہل بحرین
کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت ملائکہ بن الحنفی کو ان پر حاکم
مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ مال بنے کہ بحرین سے واپس آگئے
جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ کی واپسی کے متعلق سنا تو نازہ بن جبر بن حب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ نازہ سے فارغ ہونے
کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: میرا خیال ہے تم نے یہ سنا
ہو گا کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عمرؓ نے گزار ہوئے، جی ہاں یا رسول
اللہ۔ ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم،
مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا ذرا بھی ڈر نہیں ہے، ہاں درقواس

اللّٰهُ قَالَ فَاٰتِشِرُوْا دَاوَّادَ وَتِلْوَ مَا يَسِّرُكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ مَّا
الْفَقْرُ اَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ وَلَكِنَّ اَخْشَىٰ اَنْ يَّبْسُطَ عَلَيْنَكُمْ
الدُّنْيَا كَمَا يَّبْسُطُ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُوْهُمَا كَمَا
تَنَّا فُتُوْهُمَا وَتَلَوْنَا كُفْرًا اَهْلَكَ هَٰذَا

١١٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَدِيدُ بْنُ
حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى سَدَّ شَأْ أَبُو
لُبَابَةَ الْبَيْدِ رَأَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَهَيَّأَ عَنْ قَتْلِ جَمَانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ
عَنْهَا .

١١٩٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْيٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَرَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَذْنُ لَنَا فَنُتْرِكَ لِابْنِ أَخْتِنَا عَبَّاسٍ فَنَدَّاهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْرُونَ مِنْهُ دُرْهَمًا.

١١٩٣. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
الرُّهَيْبِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ
عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ عَنْ ثَمَالَةَ يَعْقُوبُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ النَّبَشِيُّ عَنْ
الْجَنْدَرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنَ الْحَيَّاءِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ ابْنَ الْمُقَدَّادِ بْنَ عَمِّيٍّ وَالْكَنْدِيُّ وَكَانَ حَلِيفًا
لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بِدِرَامَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا قَرَنَ

اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم میں ایک دوسرے سے اسی طرح بننے لگو جیسے وہ بدلتے تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ حضرت ابو عبیدہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کتنے ہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد آنے کی اجازت طلب کی اور پھر مرض گزار ہوئے کہ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ اپنے بھائی، عباس کا ذریعہ صحت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ایسا نہ کر دوں گا کہ ان کی طرف ایک درہم (روپیہ) بھی نہ بھیج دوں گا۔

ابو عامر، جرجی، زہری، عطارد بن یزید، عبید اللہ بن عدی
حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔
عبید اللہ بن عدی خیبر کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن اسود
الکندری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے صلیف اور فرزدہ بدر
میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا
کہ حضور مجھے بتائیے کہ اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو جائے اور خوب
دُش کر مقابلہ ہو، یہاں تک کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ
ڈالے اور پھر کسی بدخت کی پناہ لے کر گئے گئے کریں تو خدا کے یہ سلطان
جو گیا ہوں، یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا دین
صحابت میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا
ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور جو بات اس نے کہی وہ تو جانے کا منہ کے عدی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْتَ قَطَعْتَ إِيَّاهُ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا
قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ يَمْتَرُ لَيْتَكَ قَبْلَ أَنْ
تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ يَمْتَرُ لَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتِهِ
الَّتِي قَالَ.

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ
يَنْظُرُ مَا ضَمَّ أَبُو جَهْلٍ فَأَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ
قَدْ ضَمَّ بِهِ ابْنُ سَاعِدَةَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ
قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ سُلَيْمٌ هَكَذَا قَالَ لَهَا أَنَسُ قَالَ
أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَذَا فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ
قَالَ سُلَيْمٌ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمٌ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكْثَرٍ قَتَلْتَنِي.

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَوْكَبِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِي بِكَيْفِ أَنْطَلِقُ مِنْهَا إِلَى
أَخَوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ وَجَلَّانَ صَلَاحَانَ
شَلِيدًا أَبَدْرًا فَحَدَّثَتْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا
عُوثُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَخْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ
ابْنِ قُصَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَطَاءٍ
الْبَدْرِيِّ ثَمَنَ خَمْسَةِ أَلْفٍ خَمْسَةَ أَلْفٍ وَقَالَ
عُمَرُ لَا فَضِيلَتَكُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ.

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمَدِ
بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَوَّحْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اب تم اے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل
کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل
کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام
پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے
کہ ابو جہل لکھا بنا؟ پس حضرت ابن مسعودؓ نے اور دیکھا کہ حضرت عسرا
کے صاحبزادوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے
فرمایا: تو ہی ابو جہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس
نے بتایا کہ یہ کھتا تھا کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا
مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا جو مسلمان کہتے ہیں کہ یا اس نے
یہ کہا: جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ ابو جہل کا بیان ہے کہ ابو جہل نے
موتے وقت کہا: کاش مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بیان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا
کہ مجھے ہمارے انصار کا کیا خیال ہے؟ پاس نے چلے۔ پس میں راستے میں دو انصار
نے بڑی فحشیت تھے اور دونوں غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب
یہ حدیث میں ابید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی
تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عروہ بن مسعودہ اور حضرت معن بن
عدی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار
درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں غزوہ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب
پر ترجیح دیتا ہوں۔

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ الطور پڑھتے ہوئے
سنایا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایمان میرے دل میں جاگزیں ہوا۔

يَقُولُ أُنْفِي النَّخْرِبَ بِالْقُدُورِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَكَّرَ
 الْإِسْمَانُ فِي قُلُوبِي وَعَيْنُ الرَّهْرِقِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ
 جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ تَوَكَّأَ الْمُطْعِمُ بَيْنَ
 عِدَّتِي حَتَّى أَكْمَلَ كَلِمَتِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ
 لَمْ وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
 وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ
 يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدًا
 ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ
 ۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ النُّمَيْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ
 الرَّهْرِقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ
 الْمُسَيْبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلُّ حَدَّثَنِي طَلِيفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ قَابِلْتُ أُمَّ
 وَأُمِّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمِّ مِسْطَحٍ فِي يَدِهَا فَكَالَتْ
 تَوَسَّ مِسْطَحٍ فَقُلْتُ يَبْسُ مَا قُلْتُ نُسَيْبَيْنِ رَجُلًا
 شَيْهًا بَدْرًا خَذَ كَرَحَدِيكَ الْوَفْدِي.

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَمَّا هَمَّ مَخَارِجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْقِيهِمْ هَلْ وَحَدَّثَهُمْ
 مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِرٌ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِرٌ وَمِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 تَنَادَى نَافِسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَمْسَمَةٍ لِمَا قُلْتُمْ وَمَنْ قَالَ أَبُو
 عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَرَّ لَدَيْدٍ رَاقٍ قَدِ لَيْسَ بِمَنْ صَرَبَ لَهُ

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا کہ اگر معظم بن عدی آج زندہ ہوتا
 اور وہ ان قیدیوں کی مسجد سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ
 دیتا۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا
 فتنہ رون ہوا یعنی حضرت عثمان غنی کے گئے تو شرکاء
 بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر
 دوسرا فتنہ رون ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے
 کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک
 سہرا تھا کہ جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود
 رہے۔

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب،
 طلحہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنبہ مطہر حضرت عائشہ مدینہ سے متعلقہ
 حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت سعد بن سعد نے فرمایا۔ میں اور
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسطح کا پاؤں
 چادر میں لپیٹا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح
 کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا۔ آپ بدر کی مجال
 کو سب شتم کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے ہنسٹ کا پورا واغہ
 بیان کیا۔

ابن شہاب نے کہا کہ یہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے غزوات اور ہجرتِ غزوہ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا
 کہ مقتولینِ بدر سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے وہ پایا جن کا تمہارے رب
 نے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ
 آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے۔
 یا رسول اللہ! آپ مژدوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہ رہا ہوں اسے تم ان
 سے زیادہ نہیں سنتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کہ قریش میں سے جو حضرات غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور

وَمَا نُونٌ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةً بَيْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
قَالَ الزُّبَيْرُ قَسِمْتُ سَهْمَانَهُمَا فَكَانُوا مِائَةً
وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ صُرِبَتْ يَوْمَ مَيْدٍ
لِلْمُهَاجِرِينَ مِائَتَةٌ مَعَهُمْ

باب تَسْمِيَةِ مَنْ شِيعَى مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ
فِي أَجْمَاعِ الدِّي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى
حُرُوفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سُبُّنَ الْبَكَّيْرُ يَدَالُ
بُنَ رِبَالٍ قَوْلِي إِنِّي بَكِّي الْقَشَشِيُّ حَمْنَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ
لِقَمَرِيشٍ أَبُو حَذَفَةَ بْنُ عُبَيْةَ بْنِ سَابِغَةَ
الْقَشَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ التَّيْمِ الْأَنْصَارِيُّ قَتِيلٌ
يَوْمَ مَيْدٍ وَحَارِثَةُ بْنُ سَمَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَارَةِ
حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ خَنَسُ بْنُ حَذَافَةَ الْقَشَشِيُّ
رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
أَبُو ثَابِتَةَ الْأَنْصَارِيُّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقَشَشِيُّ
زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ الْبُزْزِيُّ الْأَنْصَارِيُّ
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ
الْقَشَشِيُّ سَعِيدُ بْنُ سَابِغَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ الْقَشَشِيُّ
سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ ظَهْرِيُّ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ
وَأَخُوهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرِ الْقَيْدِيُّ
الْقَشَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ عُبَيْةُ
بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
الزُّهْرِيُّ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَشَشِيُّ عُبَادَةُ
الْقَصَائِمِ الْأَنْصَارِيُّ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ الْقَشَشِيُّ خَلْفَةُ النَّبِيِّ

جنہیں مالِ غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد اکاشی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کے
پس حضرت زبیر نے فرمایا۔ ان کے حصے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات ٹٹو
تھے۔ آگے خدا بہتر جانتا ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ حضرت
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عروہ بدر
کے مالِ غنیمت سے مہاجرین حضرات کو ستر حصے مرحمت
فرمائے گئے تھے۔

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی۔

بن کو امام بخاری نے بطریق تہی ترتیب دیا ہے۔ ۱۱۰ النبی محمد مصطفیٰ
بن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۰ ایس بکیر (۳۱) بلال بن رباح
معلی البرکتر قرشی (۳۲) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابی بلتر
حلیف قرشی (۶) ابو حذیفہ بن غلبہ بن ربیعہ قرشی (۷) عمارہ بن
ربیعہ انصاری۔ ان کا نام عمارہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے روز
شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا نظارہ دیکھتے
گئے تھے (۸) حبیب بن عدی انصاری (۹) خنس بن حذافہ بن
سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبد المنذر ابولبار انصاری (۱۱) زبیر بن
العوام قرشی (۱۲) زید بن سہل ابوطحہ انصاری (۱۳) ابوزید
انصاری (۱۴) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۵) سعد
بن خولہ قرشی۔ (۱۶) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۷)
سہل بن حنیف انصاری (۱۸) ظہیر بن رافع انصاری (۱۹) ان
کے بھائی (مظہر ۲۱۱) عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۰)
عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۱) عقبہ بن مسعود ہذلی (۲۲) عبد الرحمن
بن عوف زہری (۲۳) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۴) عبادہ بن
صامت انصاری (۲۵) عمر بن خطاب مدنی (۲۶) عثمان بن
عثمان قرشی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سائبرازی کی ملامت
کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مالِ غنیمت سے انہیں حصہ
مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۷) علی بن ابی طالب ہاشمی (۲۸) عمرو بن
عوف حلیف بنی ناسر بن لوی (۲۹) عقبہ بن عمرو انصاری۔
(۳۰) عاصم بن ربیعہ ہنزلی (۳۱) عاصم بن ثابت انصاری

مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَجَلِهِمْ وَضَرَبَ لَهَا
بِصَهِيمٍ. عَنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ حَلِيفٍ بَنِي عَامِرٍ بْنِ نُؤَيْبٍ عَقِبَةُ بْنُ عَمْرِو
الْأَنْصَارِيِّ. عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ عَامِرُ
ابْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَوْفِيُّ بْنُ سَاعِدَةَ
الْأَنْصَارِيِّ. عَثْبَةُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ. قُدَامَةُ
بْنُ مَطْلُوبٍ قَنَادَةُ بْنُ الشَّحَنَانِ الْأَنْصَارِيُّ عَمَّادُ
ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ مَعُودُ بْنُ عَقْبَاءَ وَخُوَّةُ
مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. مُرَارَةُ
بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ
مُسْطَحُّ بْنُ أُمَاكَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمَطْلَبِ بْنِ عَبْدِ
مِنَافٍ مِقْدَادُ بْنُ نُمَيْرٍ وَالْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ
هَلَالُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

(۳۳) نویم بن سامدہ الفزاری (۳۵) شبانہ
بن مالک الفزاری (۳۶) قدامہ بن مطعون (۳۷)
قتادہ بن نعان الفزاری (۳۸) معاذ بن عمرو
بن الجوح (۳۹) معوذ بن مضر (۴۰) معوذ کے
کے بجائی عوف یا معوذ (۴۱) ملک بن ربیعہ البر
اسید الفزاری (۴۲) مرارہ بن ربیع الفزاری (۴۳)
معن بن عدی الفزاری (۴۴) مستح بن عبید
بن مطلب بن عبد مناف۔۔

(۴۵) مقدار بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ۔
(۴۶) ہلال بن ابی امیہ الفزاری رضی اللہ تعالیٰ
عنہم۔

بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول اللہ کا دواڑ آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان
کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے دھوکا بازی کرنا۔ زہری نے حضرت عروہ سے روایت
کی ہے کہ یہ واقعہ عروہ بلد کے چھ ماہ بعد اور عروہ آمد سے پہلے
کا ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ وہی ہے جس
نے ان کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پچھلے شرک کے لیے
(سورۃ النحر آیت ۳) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور غزوہ بدر کا ذکر اس
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور
بنی قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر حملہ
کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو
ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کا عورتوں اور بچوں کو نیز مال اسباب
کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا۔ اسوائے ان لوگوں کے جو غلام
ملی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے یعنی ایوان لاکر مسلمان ہو گئے۔
چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

بکریاں خریدتے بنی نضیر و متخرج
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِينِهِ
الْجَلِيلِ وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَلِيٍّ رَأْسِ بَشْتَةَ أَشْهَرٍ مِنْ وَقَعَتْ بِدَرْقِلَ أَحِبُّ
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ
وَجَعَلَ ابْنَ إِسْحَاقَ بَعْدَ بَنِي مَعُونَةَ وَأَحِبُّ.

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
أَخْبَرَنَا بَنِي جَرِيحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ تَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَفَرِيطَةُ فَاجَلَى
بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَبُطَةُ وَمَاتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ
فَرِيطَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ بَسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقْوِ الْيَتِيمِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَامْتَهُرُوا اسْلَمُوا وَأَجَلَى

يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي فَيْتَقَاءَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودُ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلُّ يَهُودِ

الْمَدِينَةِ
۱۲۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَسَنِ بْنُ مُذَرِّجٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ
الْحَشْرِ قَالَ قَدْ سُوْرَةُ التَّضْيِيزِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ
عَنْ أَبِي شَيْبَةَ

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
التَّخْلَاطِ حَتَّى افْتَتَحَ قَدْ يُظَمَّةً وَالتَّضْيِيزَ فَكَانَ
بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَخَلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ
فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ أَوْ نَزَلْتُمْ عَلَيْهَا فَاذِمَّةً
عَلَى أَصْوَابِهَا فَاذِنِ اللَّهُ

۱۲۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اسْحَقَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا
جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي
النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ

وَهَانَ عَلَى سَمَائِكِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ
قَالَ فَاجَاوَزَهُ أَبُو سَلْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ
أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعِ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهِمَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بَرْزَخٌ
وَتَعْلَمُ أَيُّ أَرْضَيْنَا تَضْيِيزُ

حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ
کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہود کے
جلا وطن کر دیے گئے۔

سعيد السيب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو
انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ التضریر کہو۔ اہم
نے بھی ابوبکرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سیدان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں
نے کھجور کے چند درخت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لیے مخصوص کر چھوڑے تھے، یہاں تک کہ جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا تو وہ درخت کوٹا دیے گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے بعض درخت نذر آتش
کر دئے اور بعض کوٹا دیے تھے جو بُؤیرہ (باغ) میں تھے۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر
قلم چھوڑ دئے، یہ سب اللہ کی اجازت سے عقابِ رسالت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت نذر آتش
کر دئے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہا

ہے۔ ا۔ ہ

ہو گئی بنی لؤئی کی زلیست اب آسان
آگ کی پیٹ میں ہے بُؤیرہ کا بستان

راوی کا بیان ہے کہ ابوسفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا:

رکھے خدا بچاقت مدینہ کے اکند و خیام
حرق ہو آگ سے کس کو، ہونا بودا رکھ ہونہ تمام
دیکھ لو گے کون ہے محفوظ بے غم عنقریب
کون پاسے گا زیاں اور کون ہوگا بد نصیب

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
التَّمِيمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدُوٍّ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّضْرِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي الْخَطَّابِ دُعَاةً إِذَا جَاءَهُ حَاجَةٌ
يُرِفُّ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْكَوْثَرِ
وَسَعْدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَإِذَا دُخِلَ هُوَ فَلَيْتَ قَلِيلًا
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَتَابٍ وَعُجْلِيٍّ يَسْتَاذِنَانِ
قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ
بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ فِي الدِّعَاةِ أَفَاءَ اللَّهُ
عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاتَّ
عَلَى وَعَبَّاسُ قَالَ الرَّهْطِيَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ بَيْنَهُمَا
فَأَرَمَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي دَا أَسْتَدُكُمْ
بِأَنَّهُ الَّذِي يَأْذِنُ قُتُومُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا
تَرَكْنَا صَدَقَةً يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ قَالُوا وَقَدْ قَالَ ذَلِكَ
فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ وَعُجْلِيٍّ فَقَالَ أَسْتَدُّكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ
اللَّهُ سَبَّحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي هَذَا النَّبِيِّ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ
ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ كَمَا أَذْجَعْتُمْ
عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَأَنَّمَا
هَذِهِ خَالِصَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
وَاللَّهُ مَا أَحْتَا زَهَادُكُمْ وَلَا اسْتَأْتَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ
أَعْطَاكُمْوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي عَلَى أَهْلِهِ
نَفَقَتَهُ سَتِيرَتَهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِقَوْلِهِ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ لِمَنْ
مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيَاتِهِ ثُمَّ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
قَالَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعْنَاهُ

ابن ابی اس بن عثمان غفری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ نے مجھے بتایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربان نے
میں نے اگر بتایا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد لغیر
آپ کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر
آئے۔ ابھی سوئی دیر ہی گزری تھی کہ دربان نے آکر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت
عمر کو بھی آپ کے پاس بھیج دیں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: ہاں بیٹا۔
جب وہ دونوں حضرات آپ کے پاس آئے تو حضرت عباس نے کہا: اے امیر المؤمنین!
میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیے، جیسا کہ ہمارا جھگڑا جی غیر کے اس مال کے
بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سننے کے طور پر رحمت فرمایا اور
آپس میں ہماری تلخ کھائی بھی ہوئی ہے۔ جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ
کھٹے لگے کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں کا فیصلہ فرمائیے تاکہ ان میں سے
ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: جلدی سے
کام نہ لیجئے، میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے
حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ
دیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے منطلق فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ
واقعی آپ نے ہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت عباس اور حضرت علی کی
جانب متوجہ ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں
کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
تھا اور دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ
حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
کو مال فتنے کے بارے میں مخصوص فرمایا تھا، جبکہ دوسروں کو یہ چیز حاصل نہیں
ہوئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے رکھنے
تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا
ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ رکھتا ہے (سورۃ النحل آیت ۱۶)۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر خدا کی قسم وہ
کو اس پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ ہاں انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں
کیا بلکہ غایت فرماتے رہے اور آپ لوگوں کے درمیان تقسیم ہی کرتے رہے
یہاں تک کہ اس میں سے موت ہی غالب رہا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ

أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ جُنُودِي فَأَقْبِلْ عَلَى عَيْلِي وَكُنَّاسٍ وَقَالَ
مَنْ كَرِهَ أَنْ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولُونَ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهِ
لَصَادِقٌ بَارٌّ وَاشِدَّ تَابِعِي لِلْحَقِّ كَمَا تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ أَنَا وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفِي
بِكِي فَقَبَضْنَاهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا
عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ
يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ وَاشِدَّ تَابِعِي لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَنِي
كَلَامًا وَكَلِمَتُكُمْ وَأُجِدُهُ وَأَمْرُكُمْ كَمَا جِئْتُمْ فَجِئْتُمَنِي
يَعْنِي عِبَاسًا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً فَكُنَّا مَجْدٍ إِلَى
أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ أَدْفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ
عَلَى أَنْ أَتَى عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَحْمِلَ فِيهِ
بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمِلْتُ فِيهِ مُدَّةً لَيْسَتْ وَالْأَفْلاَكُ كَلِمَةً إِلَى
فَقُلْتُمَا أَدْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ قَدْ فَعَلْتُمْ إِلَيْكُمْ أَفَلْتُمَا
مَعِيَ قَصَاصًا غَيْرَ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ الَّذِي يَأْذِنُ تَقْوَمُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَصَاصٍ غَيْرَ ذَلِكَ
حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ فَإِنْ جِئْتُمَا عَنِّي فَأَدْفَعْهُ
إِلَيَّ فَإِنَّا أَكْفَيْكُمَا قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ
عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ صَدَقَ مَا لَيْكَ مِنْ أَوْسٍ أَنَا
سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ
أَرْسَلَ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْمَانُ إِلَى
إِلَى بَكْرٍ يَسْأَلُنَا لَمَّا تَمَّتْ هُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرْدُهُنَّ فَقُلْتُ
لِلَّذِينَ لَا يَشْفِقُونَ اللَّهَ أَلَمْ تَعْلَمَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً فَتَرَوْنِي
بِذَلِكَ نَفْسِي إِنَّمَا يَا كُنَى أَلَمْ تَحْمَدِ صَلَاتَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
هَذِهِ الْمَالِ فَأَنْتَ تَهْلِي الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنی ذلیع سطرات کو سال جبر کا خرچہ دیا کرتے
تھے۔ اور جو بچتا اسے راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت تک یہ معمول رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات پائی تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین
ہوں۔ پس حضرت ابو بکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ
کرتے رہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا
کہ آپ حضرات اس بارے میں ان کا شکوہ کرتے تھے اور حضرت ابو بکر کے بارے
میں یہ سب گویاں کرتے تھے اے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ ہے کہ اس بارے میں وہ سچے
نیکوکار اور صمیم راستے پر تھے۔ حق کی پیروی کر رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکر
کا وصال ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کا جانشین
ہوں۔ پس اپنے عہد خلافت میں ہر دو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا
اور اس طرح اس مال کو خرچ کیا۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
ابو بکر خرچ کیا کرتے تھے۔ اور خدا جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں
سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات
میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی
تھا۔ اس کے بعد آپ (حضرت عباس) میرے پاس آئے تو میں نے آپ
سے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی
وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں
اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے سپرد کروں اور اسی مقصد کے تحت
آپ نے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد
اللہ کے بچے وعدے پر کروں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے،
جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر خرچ کرنے رہے
تھے اور میں نے اپنے دور خلافت میں جس طرح خرچ کیا وہ نہ میں نہیں
دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے سپرد کر دیجئے۔
تو میں نے آپ کے سپرد کر دیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف
کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و
آسمان قائم ہیں، میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں
کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آگئے ہیں تو واپس لوٹنا
دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

إِلَى مَا أَخْبَرْتَهُمْ قَالَ كُنْتُ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِبَيْدِ
 بَنِي مُنْعَهَا عَلَى عَنَّا مَا فَعَلِيهِ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ بِبَيْدِ
 حَسَنِ بْنِ عَوِيٍّ ثُمَّ بَيْدِ حُسَيْنِ بْنِ عَوِيٍّ ثُمَّ بَيْدِ عَوِيٍّ
 بَنِي حُسَيْنِ وَحَسَنِ بْنِ حُسَيْنِ يَلَا هُمَا كَانَ يَتَدَاوَرَا
 ثُمَّ بَيْدِ زَيْدِ ابْنِ حَسَنِ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا.

۱۲۰۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ
 عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أُمَيَّا أَبُو بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ يَبْتَغِيَانِ
 أَرْضَهُ مِنْ قَدِيكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَرَّثُوا مَا تَرَكَنَا
 صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا النِّعَالِ وَاللَّهُ
 نَعَرًا أَبَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ
 أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ ابْنِ الْأَشْرَفِ

۱۲۰۸ حَدَّثَنَا عَوِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
 قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَعْبِ ابْنِ
 الْأَشْرَفِ قَاتِلُهُ أَذَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَفْقَامُ مُحَمَّدٍ
 بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَقْتُلُهُ قَالَ
 نَعَمْ قَالَ خَاذِنِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَإِنَّا
 مَعَهُ بِنْتُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ قَدْ سَأَنَّا
 صَدَقَةً وَارْتَقَى قَدَعَانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ
 اسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَابْنُهَا وَاللَّهِ لَتَسْلِفَنَّهُ قَالَ إِنَّا
 قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نَجِبُ أَنْ تَدَعَ عَدَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى
 آتِي شَيْءٍ بِرِصِيرٍ شَانَهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَّا
 وَسُقَا أَوْ مُقَيَّنٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو وَغَيْرُ مَرَّةٍ فَلَمْ
 يَذْكُرْ وَسُقَا أَوْ مُقَيَّنٍ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسُقَا أَوْ مُقَيَّنٍ
 فَقَالَ أَرَى فِيهِ وَسُقَا أَوْ مُقَيَّنٍ فَقَالَ نَعَمْ

ہے کہیں نے یہ روایت اور ابن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ایک بن لوی نے
 اس کے لیے کہہ دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ صدیقہ کو فرماتے
 ہوئے سنا کہ ازواجِ مطہرات نے مالِ فتنہ سے انھیں جتنے کامیاب کر کے
 حضرت ابوبکر کی خدمت میں حضرت عثمان کو بھیجا تھا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے
 منع کیا اور میں نے کہا کہ آپ کو خدا کا ورثہ نہیں اور کیا آپ کو یہ حق نہیں کہ نبی کریم نے فرمایا
 ہے کہ ہمارا انبیاء کا کوئی وارث نہیں، جو کہ ہم چھوڑ گئے ہیں وہ صدقہ ہے اور اس کی ہر ایک لڑاکہ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام
 اور حضرت عباس نے ملک کی زمین الدخیر کے مال سے اپنی میراث کا حصہ
 ابوبکر سے مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو کہ
 ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک آلِ محمد اسی مال سے کھائیں
 گے کیونکہ خدا کی قسم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں
 سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نسبت زیادہ
 پسند ہے۔

کعب بن اشرف کا قتل۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک یهودی کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کہ اگر اس نے اللہ اور اس کے رسول
 کو بیزادی کی تھی حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ
 کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا: ہاں، عرض گزار
 ہوئے کہ مجھے یہ اجازت فرمادیجئے کہ ضرورت کے مطابق مناسب یا
 نامناسب بات کہہ سکوں؟ فرمایا: جو چاہو کہو۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس
 کو کعب کے پاس جا کر کہہ کر شخص (رسول خدا) تو مجھ کو بہت تنگ کرتا ہے۔
 اور ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم خود تنگ و محنت میں ہیں۔ آپ کے پاس
 اس لیے آیا ہوں کہ میں عرض ہی دلوں بیجئے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص اچھی تو
 نہیں اور میں تنگ کہہ سکا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم اس کی پرہیزی جو کہنے
 تو اب اچانک چھوڑ دینا مناسب نہیں لیکن موقع کی تلاش میں ہیں، دیکھئے
 اونٹ کس کوٹ بیٹھا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں
 ایک درویش (من، کھجوریں قرض دے دیجئے۔ معیان کا بیان ہے کہ
 عمر بن وہب نے کہا کہ یہ ترجمہ ہے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک درویش کھجوریں

ارْهَنُونِي قَالُوا اَيُّ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهَنُونِي بِسَاءِ كُمْ
 قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ بِنِسَاءِنَا وَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ
 قَالَ فَاَرْهَنُونِي بِاَبْنَاءِ كُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ اِمْنَاءَنَا
 فَيَسْبُ أَحَدُ هُمْ فَيَقَالَ رُهِينَ يَوْسَىٰ اَوْ وَسْقَيْنَ
 هَذَا عَارٍ عَلَيْنَا وَ لَيْسَ نَرْهَنُكَ اِلَّا مَمَّةً قَالَ سَفِينُ
 يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعِدَ اَنْ يَأْتِيَهُ فِجَاءٌ هُ لَبَلًا وَمَعَهُ
 اَبُو نَائِلَةَ وَ هُوَ اخُو كَعْبٍ مِنَ التَّضَاعَةِ قَدْ عَاهَمَ
 اِلَى الْخَيْصَنِ فَتَرَلَّ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لِمَا مَرَّاتُ
 اَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَافَتَا هُوَ مُحَمَّدُ
 بَنُ مَسْلَمَةَ وَ اَخِي اَبُو نَائِلَةَ وَ قَالَ غَيْرُ عَمْرِ
 قَالَتْ اَسْمَعُ صَوْتًا كَاثَرًا يَقُطُّ مِنْهُ الدَّمُ
 قَالَ اِنَّمَا هُوَ اَخِي مُحَمَّدُ بَنُ مَسْلَمَةَ وَ تَضِيغِي
 اَبُو نَائِلَةَ اِنَّ الْكَلْبَ يَمْلِكُ لَوْ دُعِيَ اِلَى طَعْنَةٍ يَلْبِلُ
 لَلْجَابِ قَالَ وَ يَدُ خُلْدٍ مُحَمَّدُ بَنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ
 رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسَفِينٍ سَتَاهُمْ عَمْرُو وَ قَالَ
 شَيْءٌ بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرُو وَ جَاءَ مَعَهُ يَرْجُلَيْنِ
 وَ قَالَ غَيْرُ عَمْرِ وَ اَبُو عَبَّاسٍ بَنُ جَبْرِ وَ الْحَرِثُ
 بَنُ اَوْسٍ وَ عُبَادَةُ بَنُ يَشْرِ قَالَ عَمْرُو وَ جَاءَ مَعَهُ
 يَرْجُلَيْنِ فَقَالَ اِذَا مَا جَاءَ فَاتِي قَاتِلُ يَشْعِرِهِ
 فَاشْتَمُهُ فَاِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمَكْتُ مِنْ رَاسِهِ
 فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَ قَالَ مَرَّةً ثُمَّ اسْتَمَكَّهُ
 فَتَرَلَّ اِلَيْهِمْ مَتَوَشِّحًا وَ هُوَ يَنْفَعُ مِنْهُ رِيحُ
 الطَّبِيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا اَيُّ
 اطِيبَ وَ قَالَ غَيْرُ عَمْرِ وَ قَالَ عِنْدِي اعْطُ
 نِسَاءَ الْعَرَبِ وَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرُو فَقَالَ
 اَتَا ذَنْ لِي اَنْ اَشْتَمَ رَاسَكَ قَالَ فَشْتَمَهُ ثُمَّ
 اَشْتَمَ اصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ اَتَا ذَنْ لِي قَالَ نَعَمْ
 فَلَمَّا اسْتَمَكَّنْ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَاقْتُلُوهُ ثُمَّ
 اَلُو الْيَقِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّوْا خَيْرَ دُودَةٍ

کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دوست کھڑا
 کا ذکر ہے تو کہنے لگے کہ میرے خیال میں اتنی سمجھ دوں گا ذکر میں ہے۔ پس جب
 نے کہا کہ کچھ بن رکھو۔ انہوں نے کہا، آپ کی چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اپنی چیز
 گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کسی طرح گروی رکھیں
 ملا مال کا سارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے
 کسی طرح گروی رکھیں، دیکھا کہ اسے ہر کوئی کان دے سکتا ہے کہ تم ایک دوست
 کھجوروں کے بدلے گروی رکھے گئے تھے، لہذا ایب کرنے سے تو ہمیں شرم آئے
 گے۔ ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے ائمہ کا مطلب بتلایا
 بتایا ہے۔ پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر رات کے وقت گئے اور
 ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابوناکر بھی تھا۔ اس نے انہیں قدم میں بلایا اور
 ان کے پاس پیچھے آئے گا۔ اس کی بوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے
 ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابوناکر سے ملنے۔ عرو بن دینار
 کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون نکلے گا
 ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ گویا میرا حقیقی اور ابوناکر رضاعی بھائی ہے، اور سفیان
 کو رات کے وقت اگر نیرہ مارنے کے لیے بھی بلا اچالے تو اسے ہانا چاہیے۔ محمد
 بن مسلمہ کے ساتھ قذافی بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار
 نے ان کے نام بتائے؟ کہا، کسی کا نام یہ تو متاکیں ہی فرمایا کہ ان کے ساتھ قذافی
 آدمی بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام، ابو جیس بن جبر اور احمد
 بن ادیس ۳۲، عبد بن بشران کے نام بتائے ہیں۔ عرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے
 دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پر ذکر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں
 کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا
 کام نہ کرنا۔ ایک دفعہ عرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سونگھاؤں گا۔ پس وہ
 چاروں اڑے ہوئے نیچے اترے اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ
 نے کہ میں آج تک اتنی عمدہ خوشبو نہیں سونگھی۔ عرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں
 کہ کعبہ کا، میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں
 اور جبکہ اندر حسن و جمال میں کامل ہیں۔ عرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا، کیا میں آپ کا سر سونگھ
 سکتا ہوں؟ جواب دیا ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی
 سکھا۔ پھر کہنے لگے، کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔
 جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ

کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دوست کھڑا کا ذکر ہے تو کہنے لگے کہ میرے خیال میں اتنی سمجھ دوں گا ذکر میں ہے۔ پس جب نے کہا کہ کچھ بن رکھو۔ انہوں نے کہا، آپ کی چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اپنی چیز گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کسی طرح گروی رکھیں ملا مال کا سارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے کسی طرح گروی رکھیں، دیکھا کہ اسے ہر کوئی کان دے سکتا ہے کہ تم ایک دوست کھجوروں کے بدلے گروی رکھے گئے تھے، لہذا ایب کرنے سے تو ہمیں شرم آئے گئے۔ ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے ائمہ کا مطلب بتلایا بتایا ہے۔ پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابوناکر بھی تھا۔ اس نے انہیں قدم میں بلایا اور ان کے پاس پیچھے آئے گا۔ اس کی بوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابوناکر سے ملنے۔ عرو بن دینار کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون نکلے گا ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ گویا میرا حقیقی اور ابوناکر رضاعی بھائی ہے، اور سفیان کو رات کے وقت اگر نیرہ مارنے کے لیے بھی بلا اچالے تو اسے ہانا چاہیے۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ قذافی بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار نے ان کے نام بتائے؟ کہا، کسی کا نام یہ تو متاکیں ہی فرمایا کہ ان کے ساتھ قذافی آدمی بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام، ابو جیس بن جبر اور احمد بن ادیس ۳۲، عبد بن بشران کے نام بتائے ہیں۔ عرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پر ذکر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا کام نہ کرنا۔ ایک دفعہ عرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سونگھاؤں گا۔ پس وہ چاروں اڑے ہوئے نیچے اترے اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہ میں آج تک اتنی عمدہ خوشبو نہیں سونگھی۔ عرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ کعبہ کا، میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں اور جبکہ اندر حسن و جمال میں کامل ہیں۔ عرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا، کیا میں آپ کا سر سونگھ سکتا ہوں؟ جواب دیا ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سکھا۔ پھر کہنے لگے، کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ

بِأَنَّهُ قَتَلَ ابْنِ رَافِعٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ
أَبِي الْحَقِيقِ وَيَقَالُ سَلَامُ ابْنِ أَبِي الْحَقِيقِ
كَانَ بِحَيْبَرٍ وَيَقَالُ فِي حِصْنٍ لَهَا بِأَرْضِ
الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كُغَيْبِ
بْنِ الْأَشْرَفِ.

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَاصِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى ابْنِ رَافِعٍ
فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا
وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى ابْنِ رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ كُوفِيًّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُعَيْنُ بْنُ عَتِيكٍ
وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَخَلُوا
مِنْهُ وَقَدْ غَمَرَتْ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ يَسْرِعُونَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ
فَإِنِّي مُتَطَلِّقٌ وَمَتَلَطَّفُ لِبَبْوَابِ لَعَلِّي إِذَا دَخَلْتُ
فَأَقْبَلَ حَتَّى دَخَلَ مِنَ الْبَابِ نَهْرٌ تَقَعَمُ بِشُوبِهِ
كَأَنَّمَا يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَنَّتْ
بِهِ الْبَبْوَابُ يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ
تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ
فَدَخَلْتُ فَكُنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ
الْبَابَ ثُمَّ عَلِقَ الْأَغْلَاقَ عَلَى وَدَّيَا قَالَ فَقُمْتُ
إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ
أَبُو رَافِعٍ نَائِمًا عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَاقٍ لَهُ

البرافع عبد اللہ بن البوقیق کا قتل۔

اس کو سلام بن البوقیق بھی کہتے ہیں۔ غیر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ
سرزمین مجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔
زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا
گیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البرافع کے لیے چند
آدمی بھیجے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل
ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبد اللہ بن عتیک بھی تھے۔
اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ
اتار دیا گیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے البرافع ہیودی کے لیے انصار سے چند حضرات بھیجے اور حضرت عبد اللہ
بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرما دیا۔ البرافع ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمکین پہنچاتا اور دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ سرزمین مجاز میں اس کا قلعہ تھا۔
جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو مسجد غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں
کو لاد رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ
بیٹھ جائیں۔ میں جانوروں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش
کروں گا۔ پس یہ دروازے کے نزدیک پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سیٹھ
کر بیٹھ گئے جیسے کوئی نفع حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو
چکے تھے لہذا وہاں نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر
آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر ایک
جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور
چابیاں ایک کپڑے کے ساتھ لٹکادیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا۔ چابیاں میں
دروازہ کھولا اور البرافع کے پاس بلا غلٹے پر قصہ خوانی ہو رہی تھی جب
قصہ غان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا اور جس جگہ سے
کوئی کھونٹا لے اندر سے بند کر دینا تھا کہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور
اگر لوگوں کو میرا یہ بھی لگ جائے تو ان کے پیچھے تک البرافع کا کام تمام کروں۔
آخر کار میں اس تک پہنچ گیا اور وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَكِينَةٍ صَعِدَتْ إِلَيْهِ
فَجَعَلَتْ صَكًّا فَتَحَتْ بَابًا أَعْلَقَتْ عَلَى مِنْ
دَاجِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ نَذِيرٌ لِي لَعَلَّيْ خَلَصُوا
إِلَى سَكِينَةٍ أَقْبَلَهُ فَاثْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي
بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسَطَ عِيَالٍ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ
مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا
فَاثَرَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَخَضِرُ بِهِ ضَرْبَةً
بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهْشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَامَ
فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَامْكُثْ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ
دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ
فَقَالَ لَا تَرَى الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي
قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَخَضِرُ بِهِ ضَرْبَةً أَثَخَنَتْهُ
وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ دَخَعْتُ طَبْعَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ
حَتَّى أَخَذْتُ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي أَقْتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ
أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ
لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَإِنَّا أَسْرَى أَنِّي قَدْ انْتَهَيْتُ
إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقِيمَةٍ فَانْكَسَرَتْ
سَاقِي فَخَصَبْتُهَا بِعِمَامَتَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى
جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى
أَعْلَمَ أَقْتَلْتُهُ فَكَيْفَا صَامَ الدَّيْلُ قَامَ النَّاسُ
عَلَى الشُّوْبِ فَقَالَ أَنَّى أَبَا رَافِعٍ فَأَجْرُ أَهْلِ الْبَيْتِ
فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءُ فَفَتَحَ
قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَاثْتَهَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّاهُ فَقَالَ الْبُسْطُ رَجُلَكَ
فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا شَتَكُهَا
فَقَطَّ

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا
شَرِيحُ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

مَدِیَانِ مَجْرُوبًا قَتَلَ - گھر کے اندر مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر
ہے۔ پس میں نے آزمائش کی اسے ابورافع! اس نے کہا، کون ہے؟ میں
نے آواز کے مطابق تموار سے وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا۔ اس
سے کوئی مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چلانے لگا تو میں کمرے سے باہر
نکل آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا: اے ابورافع!
یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا، تیری ماں تجھے روئے، ابھی ابھی ایک آدمی
نے گھر میں تموار سے مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آواز سننے ہی
میں نے تموار کا پیر وار کیا لیکن وہ مرانہ تھا، پس میں نے تموار کی
ٹوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی
اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ملکِ مدین میں پہنچ گیا ہے۔ پس میں ہر ایک
دروازے کو کھول کر باہر نکلا تو ابورافع تک کہ ایک منزل سے اترتے
ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں
یہ محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر
گرا اور میری پینڈی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمار سے بلند کر لیا
اور دروازے پر بیٹھ گیا، پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس
وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کے
مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ جب مرغ نے آذان دی تو
ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا: لوگو! ابورافع
کا تاجر ابورافع مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور
ان سے کہا کہ اب یہاں سے کھسک جانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
ابورافع کو جہنم موصول کر دیا ہے۔ پھر میں نجاکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے
فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب
اس پر اپنا دستِ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے
اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابورافع کے لیے حضرت عبداللہ بن قیس اللہ حضرت عبداللہ بن
قیس کو بھیجا اور چنند آدمی بھی ان کے ساتھ کر دیے۔ پس یہ چل پڑے۔

الْحَبْرَاءُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَبِي سَافِيَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيكَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي
نَابِ مَعَهُمْ فَأُظْلِفُوا أَحَدِي وَكُتِبَ مِنْ الْخَصَنِ فَقَالَ
لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ أَمَكُّوا أَنْتُمْ حَقُّ الْفُلُقِ
أَنَا فَانْظُرْ قَالَ فَبَدَّلْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْخَصَنَ
فَقَعَدُوا أَحِمًا رَأَى اللَّهُ قَالَ فَخَرَجُوا يَعْبَسُ
يَطْلُبُونَهُ قَالَ فَخَرِيتُ أَنْ أَعْرِفَ قَالَ
فَخَطَيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي أَفْضَى حَاجَةً ثُمَّ نَادَى
صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَلْيَدْخُلْ
قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ قَدْ خَلْتُ شَرَّ اخْتِبَاتٍ فِي مَرْبِطٍ
جَمَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْخَصَنِ فَتَعَشَوْا عِنْدَ أَبِي
رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ قَدِ
الْيَلِيلُ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بِيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَذَا أَمَتْ
الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ
وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَدِيثًا وَضَعَهُ مِفْتَاحَ
الْخَصَنِ فِي الْكُوتِ فَأَخَذَتْهُ فَقَعَتْ بِهِ بِبَابِ
الْخَصَنِ قَالَ قَدْتُ إِنْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ انْطَلَقْتُ
عَلَى مَهْلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بِيُوتِهِمْ
فَعَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ قَبْلَ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي
رَافِعٍ فِي سُلَمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِيَ سِرَاجُهُ
فَلَمَّا أَدْرَأَيْتُ الرَّجُلَ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ
مَنْ هَذَا قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَصْبَحْتُ
فَصَاحَ فَتَمَرُّ تَغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي
أُغِيضُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا سَافِيَةَ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي
فَقَالَ أَلَا أُحِبُّكَ يَا وَلِيَّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ
نَجْلٌ فَضَمْتُ بَيْنِي بِالسَّيْفِ فَقَالَ فَعَمَدْتُ لَهُ
أَيْضًا فَأَصْبَحْتُ أُخْرِجُ فَتَمَرُّ تَغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ
وَكَأَمَ أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي
كَهَيْئَةِ الْمَغِيضِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک نے ساتھیوں سے کہا
کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جاکر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ وہاں سے آتے
ہوئے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کس طریقے سے اندر داخل ہو جاؤں، تو حسین
الافاق سے ان کا گھبراہٹ ہو گیا تو وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ میں
ڈر کر کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر اس طرح کپڑا
ڈال دیا جیسے میں رخیج ساجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر وہاں سے اندر
وہی کہ جو اندازہ تھا پتا ہے آجائے درز میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں پس
میں اندر داخل ہو گیا اور وہاں سے کے پاس گھروں والے کمرے میں چھپ
گیا۔ ان لوگوں نے البرافیع کے سامنے کھانا کھایا پھر کافی رات تک باہر کتے
رہے۔ یہاں تک کہ اپنے اپنے گروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح سنا بچ گیا
اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آ رہی تھی تو میں نکلا اور وہاں کو میں نے قلعہ کی
چابیاں ایک کیل سے لٹکتے ہوئے دیکھ لیا تھا، میں نے چابیاں لے
کر قلعہ کا دروازہ کھولا مگر ان لوگوں کو اگر میرا علم ہو جائے تو آسانی کے
ساتھ باہر جا سکیں۔ پھر قلعہ کے جتنے مکانات تھے میں نے باہر سے ان
کا کڑیاں لگا دیں، پھر میں میری جگہ کے لیے البرافیع کی طرف چڑھ گیا۔
دیکھا تو گھر میں اندھیرا تھا کیونکہ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ
پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی کہ اے البرافیع!
اس نے کہا۔ کون ہے؟ میں آگے بڑھا اور آواز پر پھر پور وار کیا۔ وہ
چلانے لگا اور مقصد کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گری گویا
کہ اس کا دروازہ کھولیں اور میں نے کہا۔ اے البرافیع! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟
اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا۔ ہاں کدھر ہے تب کی بات ہے، تیری ماں مجھے
دوسے، کوئی آدمی میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار سے وار کیا آ
یہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی جانب بڑھا اور کدھر کی ضرب لگائی لیکن بات
اسی نہ بنی۔ وہ چہتا اور اس کے ہاں دیاں بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز بدل کر
اس کے اندر کی شکل میں پھر گیا تو وہ چپٹ پڑا تھا۔ میں نے اس کے پیٹ پر
تواری رکھ کر اوپر سے دبا ڈر دیا تو وہ لوگوں کے ٹوٹنے کا آواز آئی پھر میں گھبرا
ہوا باہر نکل آیا اور میری جگہ کے ذریعے اترنا چاہا لیکن گر پڑا اور میرے پیچ
کا جوڑ نکل گیا۔ پس میں نے اسے کس کر باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر
اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تو اے علیہ وسلم کو مبارک یہ خوش خبری سنا دیجئے کیونکہ
میں اس وقت تک یہاں سے نہیں گیا۔ جب تک اس
کی موت کا اعلان نہ سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے
والے نے البراقع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں پہلے
کے یہ کھڑا ہوا تو خوشی کے مارے مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ ہوا
اپنے ساتھیوں سے جدا ہلا۔ قبل اس کے کہ وہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے، میں نے
خود حاضر ہو کر آپ کو خوش خبری عبا سنائی۔

غزوہ احد کا بیان -

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور یاد کرو اسے محبوب! جب تم صبح
کو اپنے دوست خانہ سے برآمد ہوئے۔ مسلمانوں کو لڑائی کے موقع پر
پر قیام کرتے اور اللہ سننا جانتا ہے (سورہ آل عمران آیت
۱۱۲)۔ نیز ارشاد ربانی ہے: اور نہ سستی کرو اور نہ
علم کھاؤ، تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں
کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے
ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں
رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں
کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ
دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں
کو نکھار دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو
کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا
امتحان نہ کیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی
تسکین کرتے تھے، اس کے مٹنے سے پہلے، تو اب وہ
تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۹ تا ۱۴۲)۔
نیز فرمایا ہے: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا،
اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے،
یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں مجبور آؤ الا اور

فَاضْعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اَنْكَبَ عَلَيْهِ حَتَّى
سَمِعَتْ صَوْتُ الْعَظِيمِ خَرَجَتْ دَهْشًا حَتَّى
اَتَيْتُ السَّلْمَ اُرِيدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقَطَ مِنْهُ
فَاَنْخَلَعْتُ رِجْلِي فَعَصَبْتُهُ اَتَتْ اَصْحَابِي
اَحْجَلُ فَقُلْتُ اَنْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا اَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّارِيَّةَ
فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّارِيَّةُ فَقَالَ
النَّبِيُّ اَبَارِ اَفِيعَ قَالَ فَقُمْتُ اَمْتَحِمُ مَا فِي قَلْبِي
فَاَذْرَكَ اَصْحَابِي قَبْلَ اَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرَتْهُ.

۴۴ بَاکِ غَزْوَةِ اَحُدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَإِذَا عَدَاوَةٌ مِنْ اَهْلِكَ تَبَوَّءُ
الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ بِالْقَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ حَتَّى ذِكْرُهُ وَلَا
تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمْ اَلْعٰلَمُونَ
اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اِنْ يَسْسَكُم
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ
وَتِلْكَ اَلْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَيَتَّخِذَ
مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِيْنَ
وَلِيَمْتَحِنَهُنَّ اللَّهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَاَنْ
يَسْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ
الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ
الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَتُّوْنَ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ
رَآيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهِ
وَلَقَدْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَعَدَاكَ اِذَا
تَحْسَبُوْنَهُمْ يٰ اٰذِنَهٗ حَتّٰى اِذَا فُتِنْتُمْ

وَتَنَازَعَكُمْ فِي الْأُمْرِ وَعَصَيْتُمْ
مِنْ بَعْدِ مَا أَرْسَلَكُمْ مَا تُحِبُّونَ وَمِنْكُمْ
مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ
يُرِيدُ الْآخِرَةَ شَرَّ مَا فَعَلْتُمْ عَنْهُمْ
لِيَتَسَلَّيْكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَ إِنَّهُ
ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ . وَلَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَالًا الْأَيَّةِ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ يَحْيَى مَوْلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جَبْرَيْلُ أَجْنَدُ يَدَارِسُ فَرَسِهِ
وَعَلَيْهِ إِدَاةُ الْحَرْبِ .

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
زَكَرِيَّا بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
حَيْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِي أُحُدٍ بَعْدَ ثَلَاثِي
يَسِينٍ كَأَلْمُودِرٍ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَمَعَ
الْمُبَرِّقُ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَحَرِّطُوا أَمَا
عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ فَإِنِّي
لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ
الدُّنْيَا أَنْ تَنَاسَوْهَا قَالَ فَكَأَنَّمَا أَخَذَ نَظْرَةً
نَظَرَ تَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَءِيلَ بْنِ إِيْسَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ
لَقِينَا النَّبِيَّ يَوْمَ أُحُدٍ وَاجْتَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

نَافِثَانِ كِی ، بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دیکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی
بات ۔ تم میں کوئی دینار چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا
تھا ۔ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک
اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل
کرتا ہے (آیت ۱۵۲) — یہ بھی فرمایا :- اور جو
اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا
بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں ، درحقیقت پاتے ہیں
(آیت ۱۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے روز فرمایا
کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے
کا سر کڑا ہوا ہے اللہ جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ اُحُد پر آٹھ سال کے بعد بھی
اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت
کرتے ہیں ۔ پھر خورشید رسالت نے سبز پر طلوع
نمودایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں ، میں تمہارے
ادب پر گواہ ہوں ، ہمدردی ملاقات کی جگہ ۔ حوض کوثر ہے
اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اللہ
مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم
شرک کر دو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیا داری کی محبت
کا ڈر ہے ، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد
کرنے لگو گے ۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
اُحُد کے روز جب ہماری سرکین سے ٹکر ہوئی تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کا ایک جماعت پر حضرت عبداللہ

بن جبر کو اس مقررہ کے فرمایا۔ تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا خواہ یہ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں۔ اور خود یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو ہمارا مدد کرنا۔ جب ہماری کافروں سے ٹکرائی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ میں نے ان کی عمر توں کو دیکھا کہ پندیاں کھوئے، یا منچے چڑھائے پلٹ پر دوڑ رہی ہیں اور ان کی پائلیں نظر آ رہی ہیں۔ پس یہ دیکھ کر تیرا انداز بھی غصہ نہ تھے جسے حال ہوئے آگئے جبکہ حضرت عبداللہ بن جبر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم سے وعدا کیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں چھوڑیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ساتھ پھر گئے اور ان کے سر آدمی شہید ہو گئے۔ چنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں مسند موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا کیا اس جماعت میں ابن قحطانہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا۔ کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے مارے جا چکے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر اپنے آپ کو تلو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا۔ اسے خدا کے شکنجے میں ذلیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہل اوٹھا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بزرگ ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ ٹھیک جہاد ہے اور تمہارا کوئی قرینی نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا تم یہ کہو کہ اللہ جہاد کر رہا ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ آج جنگ جسکے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر انوسس بھی نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ خزندہ بدر کے روز بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور مقابلے کے وقت جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان کے

وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرَّمَاةِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمْ نَاظِرًا غَيْرَنَا فَلَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمْهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تَجِينُونَا فَلَمَّا لَقِيتَاهُمْ هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَتَخَذُّونَ فِي الْجَبَلِ مَا فَعَنَ عَدُوُّهُنَّ فَدَبَّتْ خَلَاهُنَّ فَآخَذُوا يَقْتُلُونَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَهْدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا قَاتِلُوا فَلَمَّا أَبْوَ صِرَفَ وَجُوهَهُمْ فَأَصْلَبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ الْقَوْمَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تَجِيبُوهُ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ الْقَوْمَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَا تَجِيبُوهُ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ الْقَوْمَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءَ لَا جَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عَمْرُ لِنَفْسِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يَحْزِينُكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَاحْجَلْ قَالُوا أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْحَزَى وَلَا عَزَى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمَ مَرْيُومَ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سَجَالٌ وَتَجِدُون مِثْلَهُ لَمْ أَمْرِيهَا وَلَمْ تَسُوْفِي.

۱۳۱۵۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَصْطَلَبَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ فَهُوَ قَتِلُوا شَهْدَاءَ.

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

والد حضرت عبدالرحمن بن عوف روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے
دشام کو اکھانا رکھا گیا تو کہنے لگے۔ حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا اور
وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پنا یا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو سر
کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا خیال ہے
کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید
کی گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب کٹا رنگ
فرزاد کی گئی ہے۔ ڈر رہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ
مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی
نہ کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی
نے احمد کے روزی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ نور شاہ
فرمایا، اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا
جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے ڈال دیں و جو کھا ہے تھا
پھر کانٹوں سے جاکر لٹنے لگے اور جام شہادت نوش کر گئے

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رملہ نامی کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا
ابو اللہ تمنا کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات
بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے
حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ
احمد میں شہید کر دیے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے مٹھ کر ایک
کبل چھوڑا تھا، جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو سر
کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ
ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ
ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں
جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس
بن خضر غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَبِي هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أُرِيَ بِطَعَامٍ
وَكَانَ صَائِعًا فَقَالَ قَتِلْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ
وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي لَكُنْتُ فِي بَرْدَةٍ إِنْ أُعْطِيَ رَأْسُهُ
بَدَأَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ أُعْطِيَ رِجْلَاهُ بَدَأَتْ رَأْسُهُ
وَأَمْرَاهُ قَالَ وَقَتِلْ حَنْظَلَةَ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي
لَشَرُّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَوْ قَالَ
أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا
أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا نَحْدَثُ لَنَا شَرَّ جَعَلَ يَبْكِي
حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ.

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسِيمٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
أُحْمٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتِلْتُ فَأَيُّنَ أَنَا قَالَ فِي الْحَقِّ
ذَلِكَ تَمَّ آيَاتُ فِي يَدَيْهِ شَرَّ قَاتِلٍ حَتَّى قَتِلَ.

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ
هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَّبِعُنِي وَجِبَةُ اللَّهِ فَوَجِبَ أَجْرُ مَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا
مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَغَرِيًّا كُلٌّ مِنْ أَجْرِهِ شَيْخًا
كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحْمٍ
لَهُ يَتَرُكُ إِلَّا نِسْرَةً كُنَّا إِذَا أُعْطِينَا بِهَا رَأْسُهُ
خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا أُعْطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ
رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَقُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ
أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمَاتَ
أَيَّامًا لَمْ تَمُتْ فَهُوَ فِيهَا.

۱۱۱۹۔ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سمیت میں دوبارہ کسی سے عداوت
میں آئی تو اللہ تعالیٰ میری کارگزاری دکھا دے گا پس یہ غزوہ اُحد میں شریک
ہوئے اور جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا میں ان حضرات
کی کارگزاری میں ساتھ دینے سے میسر ہوں اور شریکین کے اقدام سے اپنی بڑائی
کا اعلان کرتا ہوں، پھر انہوں نے تمہارے کافروں کی جانب پیش قدمی فرمائی۔
راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ نے روانہ سے فرمایا۔ اے سعد کہاں
جاتے ہو؟ مجھے تو اُحد کی اس طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پس یہ بڑے
پہلے گئے اور بالآخر جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کی لاش بیچانی نہ جا سکی کیونکہ
ان کی ہمشیرہ نے کسی نہ کسی یا انگلی کی بدولت انہیں بیچا یا تو کہہ ان کے مبارک جسم
پر نیزے اتھول اور تیر کے اٹکا سے زیادہ زخم آئے تھے۔

عَمَّةُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَنِي أَشْهَدُ بِإِ
لِلَّهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرِيَنَّ
اللَّهُ مَا أُجِدُّ فَلَيَّ يَوْمَ أَحَدٍ فَهَرَمَ النَّاسُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ
يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ
الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَيَّ مَعْدَنُ
مَعَاذٍ فَقَالَ آيَنَ سَعْدُ إِنِّي أُجِدُّ بِأَيْمِ الْجَنَّةِ
دُونَ أَحَدٍ فَضَلَّيْتُ فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى
عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَتِهِ أَوْ بِبَنَاتِهِ وَبِهِ
يَضْمُ وَشِثَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَ
رَمِيَةٍ بِسَهْمٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
اختلاف عثمان کے دل میں اہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سجدہ
الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کا بار بار
تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ ہم
اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خویمر بن ثابت انصاری کے
پاس ملے، یعنی: کچھ وہ مرد میں مسلمانوں میں سے جنہوں نے
سچا کر دکھایا جو اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو ان میں
کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں
ہے اور وہ نماز بڑے (آیت ۱۲۳) تو ہم نے
اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ سَمِعَ زَيْدًا
بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا
فَأَلْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ
بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٍ
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ
مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
فَالْحَقُّ نَاهَا فِي سُورَةِهَا فِي
الْمُصْحَفِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اُحد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے
والوں میں سے بعض لوگ منافقین آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس
لوٹ گئے۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے وہ گروہ ہو گئے۔ ایک
گروہ کہتا تھا کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسرا گروہ

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَحَدٍ تَجَرَّ نَأْمٌ وَمَنْ خَرَجَ مَعَهُ

وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَفَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نَفَاتِلَهُمْ فَتَرَلْتُ خَمَالَكُمْ فِي الْمَنَافِقَيْنِ فِثَّتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ تَنْبِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْبِي السَّارَ حَبِثَ الْفِطْرَةَ.

بَاب ۳۸۵ إِذْ هَتَّتَ طَائِفَتَيْنِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ.

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيمَا إِذْ هَتَّتَ طَائِفَتَيْنِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سُلَيْمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحَبُّ أَهْلًا لَمْ يَقُولُوا وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا.

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا يَكْرَاهُ أُمُّ قَيْسٍ قُلْتُ لَا بَلْ قَيْسٌ قَالَ فَهَلَا جَابِرِيَّةٌ تَلَا عِبْرَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ قَيْسٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ يَسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي يَسْعَ أَخَوَاتٍ فَكِرْهُنَّ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَابِرِيَّةٌ خَرَفَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنْ أَمْرًا نَمَشْطُهُنَّ وَتَقْوَمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَدَّتْ.

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ابْنِ شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُثَيْبُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فرقے ہو گئے؟ اور اللہ نے انہیں ازیدھا کر دیا ان کے کوٹکوں کی وجہ سے (سورۃ النساء آیت ۱۸۸) - اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے جیسے بھیٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

آیت اِذْ هَتَّتَ طَائِفَتَيْنِ مِنْكُمْ کابیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ آل عمران آیت ۱۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تو اس دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں۔ نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر فرمایا: کنکاری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا: کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا بوزرہ عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غزوہ اُحُد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک نابالغ عورت کی کا اور اصناف کربوں، لہذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوہ اُحُد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی غم تھا

فَرَأَى مِنَ الشَّعْبِ قَالًا حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَبَادُ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتًّا بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جَزَاؤُ النَّحْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلْتُ قَدْ عِيَمْتُ أُمَّتِي وَالِدِي قَدْ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرْمَاءُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَبَيْدِي كُلَّ شَيْءٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيَّ الْبَيْدِ كَانَتْهُمْ أَعْرُؤِي يَلُوكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا سَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَاعَتْ حَوْلِي أَعْظَمُهَا بَيْدًا رَأَيْتُكَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَدْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا نَأَى إِلَيْكَ لِيْلَهُمْ حَتَّى أَذَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤْذِيَ اللَّهُ أَمَانَتَهُ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخْرَاقِي بِشَرِّهِ فَسَلَّمَ اللَّهُ إِلَيْهَا وَحَتَّى أَتَى أَنْظَرُ إِلَى الْبَيْدِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْهَا لَمْ يَنْقُصْ شَعْرَةً وَاحِدَةً.

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رُجُلَانِ يَمَاقِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضَتَانِ كَأَنَّ شِدَاةً لِقَاتِلٍ مَا دَأَيْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

اور مجھے پتھر صاحبزادیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد غزوہ اُحُد میں شہید ہوئے اور ان کے نئے بہت قرض ہیں، دریں حالات میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ فرمایا: تم جانا اور کھجوروں کے ڈھیر الگ لگانا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کو دیکھا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو انی وقت میرے ساتھ اور بھی نہ رہ کر گئے۔ جب آپ نے ان کی یہ برکت کا لحاظ فرمائی تو سب بڑے ڈھیر کے گرد میں پکڑ لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اللہ فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس آپ انہیں بیان بھر بھر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا سارا قرضہ ادا کر دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والد ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قرضوں کو پکا دیا اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہی رحمت دوسرا کے مدد قے میں اللہ تعالیٰ میں عبادہ نے برکت فرمائی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحُد کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے حضرات کو دیکھا جو آپ کی جانب سے رزق لے رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی حوالہ فری سے مصروف پیدا تھے۔ میں نے انہیں نہ کہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کہیں وہ بعد میں نظر آئے۔

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحُد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَثَلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَرِمَ خِدَاكَ إِنِّي وَأُتِي.

نکال کر دیتے ہوئے فرمایا۔ میرے باپ تم پر قربان، تیرا انداز ہی کرو۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ.

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحُد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبُو بَكْرٍ كُلِيهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ خِدَاكَ إِنِّي وَأُتِي وَهُوَ يَقَايِلُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے لفظ میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ ضرور ہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدًا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُو بَكْرٍ لِأَخِي عَزِيرٍ سَعْدٍ.

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَشْدَادٍ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ أَرِمَ خِدَاكَ إِنِّي وَأُتِي.

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محرمین کو جمع فرمایا ہو۔ کیونکہ غزوہ اُحُد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیرا انداز ہی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہو۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ عَمْرُؤُا عُمَانَ أَنَّهُ لَوْ بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ يَلِكِ الْأَيَّامِ الَّتِي يُفَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرَ خَلْعَةٍ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوہ اُحُد) میں میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَفِيَّا حَدَّثَنَا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف

حَاتِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ قَالَ صَحَبْتُ عُمَرَ
الْرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمُقَدَّادَ
سَعْدًا قَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ يَوْمٍ أَحَدٍ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَلْبِيسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ
طَلْحَةَ شَدَّاءَ وَفِي يَدَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَوْمٍ أَحَدٍ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقْنَا كَانَ يَوْمَ
أَحَدٍ أَفْهَمَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحُجْفَةٍ لَهُ وَكَانَ
أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا شَدِيدًا لَمْ يَزَلْ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ
قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ
بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ أَتُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ
قَالَ وَيَشْرِيكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَيُّ أَنْتَ
أَيُّ لَا تُشْرِفُ يُعِيبُكَ سَهْمُ قَيْنَ سَهْمِ الْقَوْمِ
نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ يَدُ
أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُسْتَمِرَّتَانِ أَمَّا
خَدَمٌ مَوْفِقُهُمَا تَتَقَرَّبُ ابْنُ الْقَرَبِ عَلَى مَتَرٍ مَعَهُمَا
تُفَرِّغَانِي فِي أَفْوَاذِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَمَا لَأَنَا
ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفَرِّغَانِي فِي أَفْوَاذِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ
وَقَعَ الشَّيْءُ مِنْ يَدِي إِلَى طَلْحَةَ إِمَامًا مَرَّتَيْنِ وَإِنَّمَا
ثَلَاثًا

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی
وقاص کی صحبت میں رہا انہوں لیکن اس بارے میں کسی کو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں
سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوہ
احد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (رمی
اللہ تعالیٰ منہم)

قیس بن ابوعازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکرا) دیکھا تھا کیونکہ اس کے
ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر
سے دار رکھا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد
میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت
ابو طلحہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے
تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز اور زہر دار کان وائے تھے
اس روز ان کے ہاتھوں دو یاتین کاغذ ٹوٹ گئے تھے۔ جب
کوئی شخص ان کے سامنے سے زکش لے کر گزرتا تو حضور
سے فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان
ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کانوں
کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ مٹ کر رہتے۔ یہاں اب آپ
پر قربان امر مبارک کو نہ اٹھائے، اباد کانوں کا کوئی تیر خدا
نخواستہ آگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کا
حکم موجود ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت انس
کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، جس کا
بہت پیڑیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر شکرے اٹھا کر لاتی ہیں
چاہے لوگوں کو پلائی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور
اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں۔ نیز حضرت
ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یاتین مرتبہ تھوڑا بھی گر پڑا
تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ

خزوة آمد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہو گئی تو ابلیس لعنہ اللہ علیہ وسلم فرمایا
اے خدا کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آگئے، ان سے بچو۔ پس
اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد
ماجد حضرت بیان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انہوں نے آواز دی کہ اے
خدا کے بندو! یہ تو میرے ابا جان ہیں، میرے ابا جان ہیں۔ عروہ کا بیان ہے
کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا: خدا کی قسم لوگوں نے ذرا کان نہ دھرے اور
انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے
عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو باقی ساری عمر اس سانپ کا انوس رہا یہاں
تک کہ وہ اللہ کو یاد کرے جو کہنے، نام بخاری رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال
میں فقط بصرت حقیقت میں بغیرہ سے ہے اور البصرت سے مراد
آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بصرت اور البصرت دونوں
آیت :- إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ كَافِرِينَ -

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس
دن دونوں فوجیں ملی تھیں، انہیں شیطان ہی نے مغزش دی ان کے
بعض اہمال کے باعث اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف
فرمایا، بے شک اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے (سورہ آل عمران)
عثمان بن مویہ کا بیان ہے کہ ایک شخص (یرید بن بشر)
مجاہد بیت اللہ کی عرض سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے
ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرت ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ
یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ بڑے میاں کون ہیں؟ لوگوں نے
بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور
کہنے لگا: میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر مجھے آپ حقیقت سے
مطلع فرمادیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کیا بیایات ... آپ کے علم میں
ہے کہ حضرت عثمان نے خزوة انکس سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب
دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ خزوة
بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں
نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ بیت

أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هَرَمَ النَّبِيُّ كُنْ
فَصَرَ عَنِ ابْلِيسَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ
أُحْدَاكُمْ قَدْ جَعَتْ أَوْدَاكُهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هَوْدَ
أُحْدَاهُمْ فَبَصُرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا أَهْوَى بِأَبِيهِ الْيَمَانِ
فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَيْ أَيْ قَالَ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ
مَا احْتَجَزُوا أَحْتَى قَتْلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ يَغْفِرُ
اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ قَوْلَ اللَّهِ مَا زِلْتُ فِي حَذِيفَةَ
بَقِيَّةً خَيْرٍ حَتَّى لَيْحَ يَا لِلَّهِ بَصُرَتْ عِلْمُتْ مِنْ
الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصُرَتْ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ
وَيُقَالُ بَصُرَتْ وَأَبْصُرَتْ وَاجْتَلَدَتْ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّ
الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ
الْجَمْعِ إِثْمًا اسْتَرَأْتَهُمُ الشَّيْطَانُ
بِخُصْ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ
عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمزة
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَبَرِ
الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ
الْقُعُودُ كَلُوا هَؤُلَاءِ قَرِيشٌ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ
قَالُوا ابْنُ عُمَرَ قَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ
عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَحِيَّتِي قَالَ أَسْتَدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا
الْبَيْتِ أَعَلِمْتُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرِيشٌ يَوْمَ
أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعَلَّمْتُ تَعْتِيبَ عَنْ بَدْرِ
فَلَمْ يَشْهَدْ هَذَا كَانَ فَتَعَلَّمْتُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ
بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَذَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَكَتَبَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى
لَا تُخَيِّرُكَ وَلَا بَيْنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ

روایان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا:-

أَمَّا فَرَارٌ لَا يَوْمَ أَحَدٍ فَكَاشَفَهُ اللَّهُ عَفَا سَنَةً
وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ تَحْتَهُ بَيْتُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ
مِرْيَضُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ قَتَلَ شَيْئًا بَدْرًا وَ
سَهْمًا وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْرَبَ بَطْنٍ مَكَّةَ مِنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَّةَ فَبَعَثَ عُثْمَانُ
وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ
عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ
فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ
اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ

بَابُ ۳۸۸ إِذْ تَصْعِدُونَ وَلَا
تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ
يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ
عَتَايَعَهُمْ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا
فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تَصْعِدُونَ
كَذَهِبُونَ أَصْعَادًا وَصَعِدَ خَوْقُ
الْبَيْتِ

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا عَدُو بْنُ خَالِدٍ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِيرًا
فَذَكَرُوا إِذْ دَعَاَهُمُ الرَّسُولُ فِي
أَخْرَاهُمْ

ذرا ٹھہرا، جو کچھ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی
حقیقت بتا دوں۔ غزوہ اُحد سے فرار ہونے کے متعلق میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوہ
بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں بیدھن
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوہ
بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مال غنیمت سے حصہ
مے گا۔ یہی بیعت رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو کہ کر رہی
سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر رسوخ والا ہوتا
تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور
بیعت رضوان تو حضرت عثمان کے کو مفکر جانے کے بعد ہوئی تھی
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک کے
لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا
آیت :- اِذْ تَصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ کا بیان۔

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے
اور دوسری جاہلت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں
غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لیے سنائی جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد
پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر
ہے۔

سورہ آل عمران، آیت ۱۵۳
تَصْعِدُونَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينُكُمْ

حضرت براہن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے روز حضرت
عبد اللہ بن جبر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب
کچھ حضرات شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے
متعلق ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جاہلت
سے پکار رہے تھے۔ یعنی وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ - فَرِحُوا
أَخْرَاكُمْ۔

بَابٌ شَرَفٌ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنًا نَعَسًا
يُغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ
أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنًّا الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ
هَذَا لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ
إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخَفِّفُونَ
فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ
يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا ههنا قُلْ لَوْ
كَنتُمْ فِي بَيْوتِكُمْ لَآتَاكُمُ
الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا
فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي
قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ

۱۲۳۸۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَتُهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ
كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّى النَّعْ أَسْرَ
يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَبِينِي مِنْ
يَدِي وَرَأَيْتُ سَقَطَ وَأَخَذُهُ وَلَيْسَ قَطُ
وَأَخَذُهُ

بَابٌ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ
ظَالِمُونَ

آیت: مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنًا نَعَسًا
بھیر تم پر غم کے بعد چین کی نیند آتا رہی کہ تمہاری ایک جماعت
کو گھیرے ہوئی تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی،
اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے، جاہلیت کے
گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟
تم فرماؤ کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اپنے دلوں میں
پھیلاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ
بہس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرما دو
کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا
مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے
اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات
آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے
کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔
(سورہ آل عمران، آیت ۱۵۴)

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ اُحُد کے روز میں ان لوگوں کی
تھا جن کو نیند نے دبا لیا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ میرے
اُتھنے سے سوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھانے
وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھانے
لیتا تھا۔

آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی
توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم
ہیں (سورہ آل عمران، آیت ۱۲۸)

۱۲۳۹۔ قَالَ حَمِيدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَحَدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ يَسْجُؤُنَا بَيْنَهُمْ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ التَّوَكُّعِ الْآخِرَةِ مِنَ التَّجَرُّعِ يَقُولُ اللَّهُمَّ ائْتِنَّا فَلَائِنَا وَفَلَائِنَا فَلَائِنَا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَدْ نَزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ قَاتِلَهُمْ ظِلْمُونَ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ أَبِي سُوَيْبٍ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَمُحْمِلِ بْنِ عَمِيرٍ وَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ قَاتِلَهُمْ ظِلْمُونَ

باب ۴۹ ذکر ام سلیط

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مَرُوطٌ جَدِيدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اعْطِ هَذَا ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُ وَنَ أُمِّ مَكْشُومٍ ابْنَتِ عَاقِلٍ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلَيْطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلَيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّهَا كَأَمْتُ تَزْهِرُ لَنَا الْيَوْمَ أَحَدٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احمد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا، وہ قوم کیسے نجات پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اس پر (سورہ آل عمران کی آیت ۱۲۸) نازل ہوئی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد سر مبارک اٹھایا تو صبح اللہ من حملہ اور ربنا واللہ الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں رہے گی (پھر یہ آیت) حَظَلَةُ بْنُ أَبِي سُوَيْبٍ کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ، سمیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں رہے گی یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

(سورہ آل عمران، آیت ۱۲۸)

ام سلیط کا ذکر

ثعلبہ بن البراء کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادر بی تقسیم فرمائی تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے دولت خانے میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی کی جانب تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا کہ غزوہ احمد کے روز یہ ہمارے لیے شکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

بَابُ قَتْلِ حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۲۴۲ حَدَّثَنَا ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَيْلِ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّةٍ الصَّمَرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حَمْرَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا حَمْرَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِي تَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْرَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِي يَسْكُنُ حَمْرَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ وَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِ كَانَتْ حَبِيبَتُ قَالَ فَجِئْنَا حَشِي وَفَقْنَا عَلَيْهِ بِسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَمَادَ السَّلَامُ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِي الْأَعْيُنِ وَيُجَلِّبُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا وَحْشِي أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَظَنَرُ الْيَوْمَ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ أَبِي الْحَيْصِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكَانَتْ أَسْتَرْصِمُهُ لَهَا فَحَمَلَتْ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَأَى وَلَتَهَا آيَةً فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَامَيْكَ قَلَّ فَكُشِفَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِلَّا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْرَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْرَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةُ بْنُ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّ قَتَلْتُ حَمْرَةَ بِعَتَّى فَأَنْتَ حَرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَدِرَ النَّاسُ عَامَرَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِجِيَالِ أَحَدٍ

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن مرزوق بن اُمیہ قصیری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیاری کے ساتھ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر شہادت حمزہ کا سال دریافت کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے بھولی ہوئی مشک جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی سی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمار کے ساتھ خود کو یوں چھپایا کہ ان کی آنکھوں اور پردوں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ بچہ! انہوں نے ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیاری نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام امّ قتال بن ابوالحیص تھا، اس کے بطن سے کمرہ مر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس کر رہا ہے کہ گویا وہی بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے! کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیم بن عدی بن خیاری کو میدان بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جُبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے بچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ ٹہنیں کے سال رٹنے کے لیے نکلے اور ٹہنیں کوہ احمد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی

بیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں کچھ نصیحت
بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے
بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں
کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑی ہو کر کہا:۔
اے امیر المؤمنین! مبارک ہو کہ مسیلہ کو ایک کالے غلام نے
قتل کر دیا ہے۔

رسول خدا کا غزوہ احد میں زخمی ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ
اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے رات
شہید کیے اور اپنے سلسلے کے دندان مبارک کی جانب
اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے اس شخص،
(ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
راہِ خدا میں قتل کیا تھا۔

مکرر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ اس شخص (ابی بن خلف) پر اللہ تعالیٰ کا
سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
راہِ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے
جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ
کیا تھا۔

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں
نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا پانی کس
نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا
کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا تو دھو رہی
تھیں اور حضرت علیؓ بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے

إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ
عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ
فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ
بَيْتٍ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ
بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ سَمْعَانَ
هُوَ يَرْفَعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَخَلُّوا
بَيْنِي وَبَيْنَ رَبِّي أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ
عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَلِكٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْتَدَّ
غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْ كَانَ
يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَيَمَادِدُوهُ قَالَ كَانَتْ
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ

تھے۔ جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون سہا بند ہو گیا۔ اور اس روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا۔ لیکن سر مبارک خود ٹوٹ گیا تھا۔

مکرّم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے کو لہو لہان کیا تھا۔

آیت ۱: الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت :-
 وہ جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں زخم پہنچ چکا تھا، ان کے نیکو کاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے (سورہ آل عمران، آیت ۱۱۷) کے متعلق حضرت عروہ سے فرمایا: اے بھائیو! تمہارے والد محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابوبکرؓ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عروہ احد میں شرکین کی جانب سے مدد پہنچا تو عرشہ ہوا کہ میں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ پس مسلمانوں میں سے شہدائے حق میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی تھے۔

شہیدانِ احد کا بیان۔

ان معززات میں حضرت حمزہ، حضرت یربان، حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

قادہ فرماتے ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ نہیں جو انصار کے برابر راہِ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی سترخ کوئی حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

الْمَاءَ بِالْمَجِجِ فَلَمَّا سَأَتْ فَاطِمَةُ أَرَتْ
 الْمَاءَ لَا يَرِي مَيْدًا دَمًا إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ
 قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَالتَّصَقَّتْهَا
 فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ دُبَابِعُهَا يُؤْبِذُ
 وَجُوحٌ وَجْهَهُ وَكُسِرَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِمْ -
 ۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ
 عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
 قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَفَى
 وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ -

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 أَنَّ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا
 أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا
 أَعْتَبُوا أَجْرَ عِظِيمٍ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ
 أَخِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الرَّبُّ بَكِيٌّ وَأَبُو بَكْرٍ
 لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ
 خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَدَّ هَبْ فِي إِيْرِهِمْ
 فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ
 أَبُو بَكْرٍ وَالْأَبِيُّ -

بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ

وَمِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَالْأَسَدُ
 بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ -

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
 بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا
 نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعْتَبَ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأُخْرِجَتْ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ
 فَلَمَّا اصْطَفُوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ
 هَلْ مِنْ مُبَارِئٍ قَالَ فَخَرَجَ الْيَسْرُ حَمْدَةُ بْنُ
 عَبِيدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ
 إِنَّمَا بِمُقِطْعَةِ الْبُطُورِ أَنْتَ كَأَدُ اللَّهِ وَ
 رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
 مَثَدًا عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسٍ الدَّاهِيَةِ قَالَ وَ
 كَمَنْتُ لِحَمْدَةٍ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا
 مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرَبِي فَأَجْنَعَهَا فِي ثُلُثِي
 حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ وَرِيكَيْهِ قَالَ فَكَانَ
 ذَلِكَ الْعَهْدَ بِي فَلَمَّا جَمَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ
 مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا
 الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ
 فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهْتَبِجُ
 الرَّسُولُ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمَّا رَأَى قَالَ أَنْتَ وَحَشِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
 أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْدَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأُمْرِ
 مَا يَلْعَنُكَ قَالَ فَهَلْ تَسْطِيعُ أَنْ تُكَتِبَ
 وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قَدِمْتُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ
 مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَا خَرَجْتُ إِلَيْ
 مُسَيْلِمَةَ لَعَنِي أَقْتُلُهُ فَأَكْفِي بِي حَمْدَةُ قَالَ
 فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
 قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلَاثَةِ جُدَارٍ كَأَنَّهُ
 جَمْلٌ أَوْ رَقٌّ سَأَلُوا الرَّأْسَ قَالَ هُوَ مَيْتُهُ
 بِحَرَبِي فَأَصْنَعُهَا بَيْنَ قَدَائِمِي حَتَّى
 خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ كِتْفَيْهِ فَتَالَ وَوَجِبَ

ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی مرنے کے
 لئے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان
 میں نکل کر مبارزہ طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس
 کے مقابلے پر آئے اور فرمایا: اے سباع! اُمّ انار کے
 بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے
 رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ
 نے اے یوں ملک عدم پہنچا دیا جیسے گزری ہوئی گل۔ یہ فرمایا
 میں کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ
 گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک
 کر مارا جو ان کے زین ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے
 کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس
 لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور کمرہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب
 اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں خائف چلا گیا۔ اہل طائف نے
 مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا
 اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں
 دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا:
 کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا: کیا حمزہ کو تم نے
 شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا یہ ایسی بات ہے جو پوری طرح
 آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟
 ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور سیلہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا
 نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس
 مرنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت
 حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے
 ساتھ نکلا اور موت مارا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی
 دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور
 اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ سیلہ
 یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے نیچے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوہ اُحُد میں ان کے
سزاوار شہید ہوئے اللہ تعالیٰ ہر معبود کے واقعہ میں اور شہر ہی جنگ
یامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ہر معبود کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا تھا اور یامہ کا واقعہ حضرت
ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں ہوا جبکہ مسلمانوں کے لیے
مکرم ہوئی تھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ جب میں ان اُحُد میں سے ڈر رہا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا پھر
دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔
جب کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو آپ اُحُد میں پہلے
اسے رکھواتے اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان سب
پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں نہرتے ہوئے
دفن کر دیا جائے نیز ان پر ناز و نیاز نہ ہو پڑھی گئی اور انہیں غسل دیا
گیا۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں رونے لگا اور ان کے
چہرے سے کپڑے کو مٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے
سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری
جھوٹھی سے فرمایا۔ ان پر نہ رو دیا ان پر کیوں روتی ہو، ان
کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پردے سے ان پر سایہ کیے رکھیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
ایک خواب میں یہ دیکھا کہ سموار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ
گئی۔ اس کی تعبیر وہی مدبر ہے جو مسلمانوں کو برد
غزوہ اُحُد اٹھانا پڑا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ
پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے
کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح و رحمت فرمائی اور ان میں
اتفاق پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اند میں نے گمانیں دیکھیں

يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ ذِيَوْمَ
يَوْمَ مَعُونَةَ سَبْعُونَ ذِيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ
وَكَانَ يَوْمَ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ
يَوْمَ مَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ.

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنِ ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
مَنْ قُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي حَرْبٍ وَاحِدٌ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْبَرُ
أَخَذَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَ فِي الْحَدِّ
وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَآمَنَ
بِهِ فَيُفَرِّدُ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَقْسُوا.
وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ
الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي
جَعَلْتُ أَبِي وَأَكْثِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَفَّوْنِي وَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَعْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيَهُ أَوْ مَا تَبْكِيَهُ مَا رَأَى الْمُنْكَدِرُ
تُظْلَمُ بِأَجْنَهَتِهَا حَتَّى رَفَعَ.

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرِي عَيْنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ
هَذَا رَأْتُ سَيْفًا فَانْطَطَمَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مُأْصِيبٌ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أَحُدٍ ثُمَّ هَذَا رَأْتُ أُخْرَى فَقَالَ
أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ عَيْنَ النَّبِيِّ
وَأَجْتَمَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ

فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ -

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُنُّوا
نَبَاتِي وَجَهَ اللَّهُ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَّ
مَعَنَا أَوْ ذَهَبَ لَنَا كُلُّ مَنْ أَجْرُهُ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ
مُصِيبُ بْنُ عَمِيرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا
نِسْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَ
إِذَا أُغْطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَجَعَلُوا عَلَى
رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ الْقَوَاعِي رِجْلَيْهِ مِنَ
الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ آيَنَحَتْ لَهُ نِسْرَتُهُ فَهُوَ
يَبْذُلُهَا -

* باب ۳۹۵- أَحَدٌ يُحِبُّنَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عِيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُتَيْبَةَ سَمِعْتُ أَسَدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا جَبَلٌ
يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ -

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَنَا
أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَبْرَأُ مِنْ حَرَمِ مَكَّةَ وَإِنِّي خَرَمْتُ مَا بَيْنَ
لَا بَنِيهَا -

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الزَّحَّابِ عَنْ
عُقَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ مَا

ادراس کی تعبیر یہی ہے جو غزوہ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے لئے ہجرت
کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں
سے بعض حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے یہاں
جنگہ کر بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت معصب بن عمیر یہ غزوہ احد
میں شہید ہوئے اور کچھ مرنے والے ایک کھیل بھونکا تھا۔ جب ہم
ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب
پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا
دو اور اس کے پیروں پر اذخر ڈال دینا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں پر
خوڑی کی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنکے پیر
پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

فرمان رسالت ہے کہ احد پہاڑ ہم سے محبت
رکھتا ہے۔ عباس بن سہل۔ ابو حبیہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

فقہانہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ
پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے
محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہ احد نظر آیا
تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم
اس سے محبت کرتے ہیں۔ اسے اللہ بیشک حضرت ابراہیم
نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھر ٹلی جنگہوں
کے درمیان کی جنگہ کو حرم بناتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور

فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَوتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ
إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطْتُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ
وَإِنِّي لَا نَظَرَ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَعَارِجَ
خَزَائِنِ الْأَرْضِينَ أَوْ مَعَارِجِ الْأَرْضِينَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُكْفَرُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

بَابُ غَزْوَةِ الرَّحْبِ وَرَعْلٍ وَذُكُوانَ وَبَيْتِ
مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَصْلِ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ
ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَمَّامِ بْنِ قَالٍ ابْنِ اسْحَقَ
حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَعَثَ أَحَدًا

شہدائے اُحد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جتنا
پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔
میں اپنے جاکر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے
ادب پر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کو ترکوب بھی دیکھ رہا ہوں مدح
انہیں کے خزانوں کی جہاں رحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی جہاں عطا فرمائی گئی ہیں
عقلی قسم، مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق نہیں کہ میرے بعد تم ترک کرنے لگ جاؤ گے
خود رجوع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز فضل
قارہ الد عامر بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ ابن
اسحاق نے عامر بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوہ اُحد سے بعد کی
بات ہے۔

۱۲۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریر (جاسوسی ٹولی) روانہ فرمایا اور ان پر
حضرت عامر بن ثابت الصماری کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت عامر بن عمر
بن خطاب کے ماموں تھے جب یہ حضرت عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان
بدولے مقام پر پہنچے تبسید لیان والوں کو کسی نے ان کے متعلق بتایا۔ یہ
ہذیل تبسید کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے تیر کے قریب نیر اندازان کی
تلاش میں بھیج دیئے وہ ان کے پیروں کے نشانات کی تلاش میں ملے۔
یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر موجود دو ٹکیٹھیاں
دیکھ کر کہا کہ یہ تو شرب (مدیرہ طیبہ) کی کجودیں معلوم ہوتی ہیں۔ پس وہ
قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے جب حضرت عامر
ادانکے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آگئے تو یہ ایک پہاڑی
پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ
اگر تم نیچے اتراؤ اندھ کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ ہمد و پیماں
کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے حضرت عامر
نے کہا کہ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لئے مطلقاً
تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر پر سامنے شریع کر دیئے۔
جس سے حضرت عامر ادانکے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الشَّهْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ
عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا كَانَ بَيْنَ عَسْفَانَ
وَمَكَّةَ ذِكْرُ الْإِخْوَةِ مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو
لَحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَايِمٍ
فَاتَّقَصَّوْا أَشَارَهُمْ حَتَّى اتَّوَا مَنَزِلًا نَزَلُوهُ
فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَافِلَ تَمَرٍ تَزْرَعُ دَوَامِنَ الْمَدِينَةِ
فَقَالُوا هَذِهِ تَمَرٌ يَتَّبِعُونَ أَشَارَهُمْ
حَتَّى لَحِقُوا هُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ
لَجَاءُوا إِلَى فَدَحٍ وَجَاءَ الْفُؤْمُ فَحَاطُوا
بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ
إِلَيْنَا أَنْ لَا تَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ
وَأَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي دِمَةٍ كَأَخِيرِ الْأَهْلِ
أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا
عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفْسٍ بِالنَّمْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ

وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِينَ
فَلَمَّا آعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِينَ تَزَلَّوْا إِلَيْهِمْ
فَلَمَّا اسْتَمْلَكُوا مِنْهُمْ خَلَوْا أَزْوَاجًا قِيسِيَّهُمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ الْاِثْنَيْنِ
مَعَهُمَا هَذَا أَقُولُ الْعَذْرَاءُ ابْنِي أَنْ يَصْجَبَهُمْ
فَجَزَّأُوهُ دَعَا الْجَوْهَةَ عَلَى أَنْ يَصْجَبَهُمْ فَلَمْ
يَفْعَلْ فَتَقَتْلُوهُ وَأَنْطَلَقُوا يَخْبِيئِينَ وَزَيْدٌ
حَتَّى بَاغَوْهُمْ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْهُ خُبَيْبًا بَنُو
الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ تَوَيْلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا أَقْتَلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ
بَنَاتِ الْحَارِثِ لَيْسَتْ حَيْدَ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ
فَفَعَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ قَدْ رَأَى إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِيزِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَرَعْتُ فَرَعَةً
عَرَفْتُ ذَلِكَ صَبِيٍّ وَفِي بَيْتِهِ الْمَوْسَى فَقَالَ
الْاِثْنَيْنِ أَنْ أَقْتَلَا مَا كُنْتَ لَا فَعَلْ ذَاكَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ
أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْعِ عَذِيبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ
شَمَرَةً وَإِنَّهُ لَمَوْتَقٍ فِي الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ
إِلَّا رِيْقٌ تَرَفَّعَهُ اللَّهُ فَخَرَّجُوا بِهِ مِنَ
الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أَمْصِلِي
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ
تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُمْ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ
هُوَ شَقْرٌ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ
قَالَ ه

مَا أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيْ شَيْءٍ كَانَ يَلُو مَصْرِي

یعنی حضرات انکے عہد و پیمان کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی
حضرت حبیب، حضرت زید بن دثیمہ، تیسرے کوئی اور (حضرت
عبد اللہ بن طارق جب انہوں نے خود کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ
کمانوں سے نانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے تیسرے
ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع میں ہی دعا بازی کرنے لگے تو فرمایا کہ
میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤنگا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول
بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے، کافروں نے ان ساتھ
بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلقاً آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ (انہیں
قتل کر کے) حضرت حبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک
دو لوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے بعد کا
ہے۔ چنانچہ حضرت حبیب کو بنو حارث بن عامر بن تویل نے خرید
لیا کیونکہ غزوہ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔
حضرت حبیب کافی دنوں تک انکی قید میں رہے۔ تو انہوں نے
قتل کرنے کی ٹھان لی لہذا انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے اسٹرا
مانگا۔ عورت نے اسٹرا دیدیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی
اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت حبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے
اسے اپنی ران پر بٹھا لیا جب اس نے بچے کو انکے پاس دیکھا تو
بہت گھبرائی حضرت حبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس
کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوںگا؟
میں ایسا ہرگز نہیں کر دوںگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ
میں نے حبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے
ایک روز انہیں انگوڑ کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا انکے ہاتھ میں
تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور ویسے
وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ
انہیں مرحمت فرماتا تھا جب سنی حادثہ انہیں قتل کرنے کی
خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت حبیب
نے کہا۔ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت ہے دیکھئے پس انہوں
نے یہ چھوڑ دیئے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا
کی قسم میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يُبَارِكْ لَكَ عَلَى أَوْصَالِ شَيْئٍ مِمَّا

شَرَقَامُ إِلَيْهِ عَقِبَةُ بْنُ الْخَرِثِ فَقَتَلَهُ وَتَعَثَّتْ
قُرَيْشٌ إِلَى عَامِصِمْ لِيُؤْتُوا إِلَيْهِ مِنْ جَسَدِهِ
يَعْرِفُوتَهُ وَكَانَ عَامِصٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ
عَظَمَاءِ بَنِي تَمِيمٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ
الظِّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَلَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَكَلِمَ
يَعْقِدُ وَآمَنَهُ عَلَى شَيْءٍ

۱۲۵۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَيْمِ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ الَّذِي قَتَلَ
خَبِيبًا هُوَ أَبُو سَمَةَ

۱۲۵۷. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ قَعَمٌ لَمْ يَحْيَا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ
يَمَلُّ وَذَكَوَانٌ عِنْدَ يَمْرِ يُقَالُ لَهَا بِمَرْمُوفَةٍ
فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا آتَاكُمْ أَرَدْنَا أَنْ تَمَاحُنَ
مُحْتَارُونَ فِي حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الْغَدَاةِ وَذَلِكَ بِدَاءِ الْقُبُورِ
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَمَالَ رَجُلٌ
أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ أَبَعَدَ الرَّكُوعِ وَعِنْدَ
رِجَائِهِ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَغِهِ مِنَ
الْقُرْآنِ

۱۲۵۸. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا أَبَعَدَ الرَّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ

کی کہ کہیں تم پر نہ بھیجے گا کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔
اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر جائیں چھ گن کر قتل کر اور ان میں سے کسی
ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ پھر یہ اشعار پڑھے :-

ہو بادون قتل صدق و مغا پر تو کیا الم ہ بائد پھار اراہ خدا میں تو کیا جو غم
ہے میری جاں پسو یہ زردان زنی اکرم ہرکت عہد سے جو راہضانی کف و کم
پھر غفر بن عادت نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا اور قریش نے حضرت عامر
بن ثابت کی طرف چند لڑکی بھیجی تاکہ ان کے جسم کا لہہ حصيدہ لکھ لائیں جس سے انکی
پہچان ہو سکے کہ انہوں نے انکے بڑوں میں سے غزوہ بدر میں ایک کو بھیج
داصل کیا تھا پس اللہ تعالیٰ نے انکی لاش کے پاس بھڑو کی مثل جالوز بھیج
دیئے جتنہوں نے کسی کو انکی لاش کے پاس پھٹنے بھی نہیں دیا اللہ نے انکے

عبداللہ بن محمد سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے
قائل کا نام (کنیت) ابو سمرہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستر افراد کو ایک ضرورت کے تحت
ردانہ فرمایا جنہیں قادی حضرت کہا جاتا تھا چنانچہ بنو سلیم
کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے
پاس گھیر لیا جس کو سرسورہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا
کی قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا
ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا پس نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسیح کی نمازیں ان لوگوں
کی ہلاکت کے لئے دعا کی قنوت کی ابتدا یہیں سے ہوئی اور اس
سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبداللہ بن جابر کا قول ہے کہ
حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد یا
قرأت تم کر کے بعد انہیں نے فرمایا بلکہ قرأت تم کر لینے کے بعد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے
بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے

بھیج دیا جس سے انہیں قتل کر دیا گیا

مِنْ الْعَرَبِ

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتَّاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُدُوِّ فَأَمَدَهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَيِّبُهُمُ الْقَتْلَ آخِرُ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِاللَّيْلِ وَيَصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا بِبَيْتِ مَعُوتَةَ قَتَلُوهُمْ وَعَدُّوا بِهَمِّهِمْ قَبْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّتْ شَهْمًا فِي الضَّبِيعِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِجْلِ قَذَّكَوَانٍ وَعَصِيَّةٍ وَبَنِي الْحَيَّانِ قَالَ النَّسَّ فَقَدْ أَنَا فِيهِمْ قَدْ أَنَا شَرُّانَ ذَلِكَ رَفِعَ يَلْعَوُاعَنَا قَوْمَنَا إِنَّا لَقَيْنَا رَبَّنَا فَرْضَى عَنَّا وَارْمَنَانَا دَعْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّتْ شَهْمًا فِي صَلْوَةِ الضَّبِيعِ يَدْعُو أَعْلَى أَحْيَاءِ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِجْلِ قَذَّكَوَانٍ وَعَصِيَّةٍ وَبَنِي الْحَيَّانِ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتَلُوا بِبَيْتِ مَعُوتَةَ قَدْ أَنَا كِتَابًا نَحْرَهُ.

دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عقیقہ اور بنی لحیان دالے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ کے طلب گار ہوئے۔ آپ نے انصار کے ساتھ انکی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو غناہ پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بزمِ معونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور انکے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عقیقہ اور قبیلہ بنو لحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم انکے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں مسوخ ہو گئی یعنی ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عقیقہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کے دعا کی۔ خلیفہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ شتر حضرات انصار سے تھے جو بزمِ معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ قرآن کے کتاباً مراد ہے۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ أَخْرَجَهُ مِيسِيرَ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشِيرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الظَّفَرِ خَيْرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ الشَّحْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدْرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْنُوكَ يَا أَهْلُ عَطْفَانٍ يَا لَيْتَ دَ الْفِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی سرکردگی میں شتر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت میں تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہر وں پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) درند اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام نفلان کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آدھو جھاڑ

قَطْمُونٍ غَامِرٍ فِي بَيْتِ أُمِّ قُلَاحٍ فَقَالَ غَدَّةٌ كَغَدَّةِ
النَّكَرِ فِي بَيْتِ أُمِّ آقٍ قَيْنِ أَلِ قُلَاحٍ أُمُّوْنِي يُفَرِّقُونِي
فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ قَدْسِيهِ فَأَنْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ
سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجٌ وَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي قُلَاحٍ
قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ أُمُّوْنِي كُنْتُمْ
وَلِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ
أَتُوْنِي أُمِّ بِلَّةٍ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمُوا إِلَى
رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَامٌ
أَحْسِبُهُ سَتَى أَنْفَذَهُ بِالزُّمَرِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ
فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقَتَلُوا
كُلَّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَلَيْنَا شَرًّا كَانَ مِنَ الْمُسَوِّبِ إِنَّا قَدْ لَقَيْنَا
رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَارْضَانَا فَدَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى
رِغْلٍ وَذِكْرَانٍ وَبَنِي لَحْيَانَ وَعَصَمِيَّةَ
السَّيِّدِينَ عَصَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي جَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّهُ بِنِ
النَّبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمَّا
طُعِنَ حَرَامٌ مِنْ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ يَتْرُ
مَعُونَةَ قَالَ بِالذَّمِّ لِهَكَذَا افْتَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ
وَرَأَيْتُهُ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَدَّ عَلَيْهِ

کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھریں تو مجھے بھی اونٹ جیسی لکھی نکل آتی
ہے، پس بھاگنے کے لئے گھوڑا منگوا لیا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو
راہی ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن طحان جو حضرت ام سلمہ
کے بھائی تھے، انہوں نے ایک سنگڑے آدمی..... کو ساتھ

لیا اور کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے
پناہ دیدیں تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں
کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا۔ کیا تم مجھے مان دیتے ہو تاکہ
میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں
یہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا،

جس نے پیچھے سے آکر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے
خیال میں اسحاق بن عبد اللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے
پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اللہ اکبر کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب
ہو گیا۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھیوں کو بھی جالیا اور اس سنگڑے بزرگ
کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر
اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں مسوخ ہو گئی تھی
کہ۔ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم
سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس دن صحیح کوفت رتل، ذکوان، بنی لحيان اور عتیبہ
قحاس کی ہلاکت کے لئے دعا کی، یونکران کو گرتے اللہ اس کے رسول کی نافرمانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
بڑے معونہ کے بعد جب حضرت طلحہ بن طحان میرے ماموں حمان
کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے
سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو
اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب
مکلفہ کی جانب سے ایذا رسائی کی حد ہو گئی تو حضرت ابو بکر نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکل جانے کی اجازت چاہی، آپ نے
فرمایا۔ ابھی ٹھہرے، مجھ پر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ

الْأَذَى فَقَالَ لَهُ أَتَعْرِفُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْعَمُ
 أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنِّي لَا أَحْبَبُ ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَظِرَا أَبُو بَكْرٍ
 فَاتَّكَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
 ظَهَرَ أَفْنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْهُ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِي فِي
 الْخُذْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
 نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعْتَدُ لَهُمَا لِلْخُذْرِ فَاعْطِنِي
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ
 فَذَكَا فَا نَظَلَّ حَتَّى أَتَى الْغَارَ وَهُوَ بِخَوْفٍ فَتَوَأَّمَا
 فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ غَلَامًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَالِشَةَ لَا يُؤْمَرُهَا وَكَانَتْ
 لَا يُؤْمَرُ بِكَيْ مَخْجَةٍ فَكَانَ يَرُدُّهَا وَيَعْدُو عَلَيْهَا
 وَيُصْبِرُ قِيَدَ لِحْيَتَيْهِمَا ثُمَّ يَسْمُرُ فَلَا يَقْطَعُ بِهِ
 أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا لَحَرَ جَا مَعَهُمَا يَتَقَيَّانِ حَتَّى
 قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقَتِلَ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ يَوْمَ بَرْ مَعُونَةَ
 وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَاسْتَمَدَ فِي أَبِي
 قَالَ لَمَّا قَتِلَ الَّذِينَ يَسْمُرُ مَعُونَةَ وَأُمِيرَ عَمَادِ بْنِ
 أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا
 فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ أَعْمَدُ بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا أَعْمَدُ
 بْنُ قُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قَتِلَ رُفِعَ
 إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
 الْأَرْضِ ثُمَّ دُخِرَ فَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَبَرَهُمْ فَتَعَاهَهُمْ فَقَالَ إِنِّي أَصْحَبُكُمْ قَدْ أُصِيبُوا
 وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا رَبَّنَا أَخَذِ
 عَنَّا إِخْوَانَنَا يَا مَعْزِنَانَا عَنكَ وَرَحِيَّتُ عَنَّا
 فَخَبَرَهُ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ
 بْنُ أَسْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ فَسَمِيَ عُرْوَةً بِهِ وَمُنْذُ رُبُّ

یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملے تک ٹھہرا ہوں، نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے حضرت صدیق
 فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر اسی انتظار میں تھے۔ ایک روز رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ
 اپنے پاس سے دوسرے افراد کو بوسے بھیج دو حضرت ابو بکر عزن گزار
 ہوئے کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ
 مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عزن گزار ہوئے زیادہ سولہ اشدا میں
 ساتھ رہیں گا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ساتھ رہو
 گے۔ عزن گزار ہوئے زیادہ سولہ اشدا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو
 میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں پس ان میں سے جہد عانی اونٹنی نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات
 سوار ہو کر غار (غار ثمود) تک پہنچ گئے اداس میں چھپ گئے۔
 پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جیسے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل
 بن سحر کا غلام عامر بن قہیرہ بغدادہ صبح دشام دودھ والی اونٹنیاں
 حضرت ابو بکر کے پاس لے آتا تھا اور ذات کو صبح تک رہتا اور پھر
 چلا جاتا تھا۔ چہرہ ہوں میں سے کوئی بھی اس ناز سے واقف نہیں
 تھا جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ تنانے کے لئے ان
 دونوں کو ساتھ لے لیا۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت
 عامر بن قہیرہ کو بڑھوون کے روز شہید کر دیا گیا تھا۔ حضرت عروہ
 بن زہیر فرماتے ہیں کہ جب بڑھوون والے حضرات کو شہید کر دیا گیا
 اور حضرت عمرو بن امیر قمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی جانب
 اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ لاش ہے؟ عمرو بن
 امیر نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن قہیرہ ہیں۔ وہ کہتے گئے کہ میں نے انکو شہادت
 کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے، یہاں تک کہ میں نے انکو زمین و
 آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے کھدیتے گئے۔ پس نبی کریم
 کو اس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرمادیا اور آپ صابر سے فرمایا کہ تمہارے
 بھائی سبام شہادت نوش کر گئے ہیں ولا تہونے آخری وقت اپنے پروردگار
 سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچادی جائے کہ ہم تجھ
 (عروہ) سے راضی ہیں اور قوم سے راضی ہے پس صوابہ کو ان حضرات کی خبر

عَمِّي وَمَتَّى بِهِ مُنْذِرًا.

۱۲۶۳ رَحَلْنَا مَعَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّكْوِيمِ شَهْرًا يُدْعَوْنَ عَلَى رِغْلٍ وَذُكُوانَ وَيَقُولُ عَصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهُ وَرُسُلَهُ.

۱۲۶۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَحْيَى أَصْحَابَهُ بِبُيُوتِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعَوْنَ عَلَى رِغْلٍ وَذُكُوانَ وَعَصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهُ وَرُسُلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ ۖ قَاتَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ قَرَأْنَا أَنَا دَعَا نُسَخَ بَعْدَ بِلْعَانِ قَوْمِنَا لَقِينَا رَبَّنَا فِرْصَتِي عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

۱۲۶۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقَنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَانَ قَبْلَ التَّكْوِيمِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ قُلَانَا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبٌ إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّكْوِيمِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يَقَالُ لَهُمُ الْقِرَاءَةُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاصِيَةِ الْمَشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ قَتَلَهُمُ الْيَهُودُ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّكْوِيمِ شَهْرًا يُدْعَوْنَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

پہنچا دی گئی اس وقت شہید ہونے والوں میں عروہ بن اسامہ بن الصلت بھی تھے ۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک جیسے تک قبیلہ رمل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصبہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیے گئے تو آپ صبح کے وقت تیس دن تک قبیلہ رمل اور قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصبہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی مگر جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ ۱۰ ہمدانی قوم کو یہ خبر پہنچا دی جلسے کے ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

عام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اسکے بعد؟ فرمایا رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلافت واقعہ کہلے ہے، بیشک رسول اللہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک جیسے تک کیونکہ آپ نے بعض اصحاب کو جنہیں قادی حضرات کہا جاتا تھا اور تعدد و شریعتی انہیں مشرکین کی جانب بھیجا، حالانکہ ان کا فرد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبل ان میں عہد ہو چکا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ کے مابین ہوا تھا پس رسول اللہ ایک جیسے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

غزوة خندق یا غزوة الأحزاب

قَالَ مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ كُنْتُ فِي شَوَّالِ سَنَةِ
أَرْبَعٍ.

۱۲۶۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ
أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرَةَ
يَوْمٍ أَحَدٍ وَهُوَ ثَلَاثُونَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجْزِهِ وَعِشْرَةَ يَوْمٍ
الْخَمْدَقِ وَهُوَ ثَلَاثُونَ عَشْرَةَ فَاجْتَمَعَ.

۱۲۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْدَقِ وَهُمْ
يَحْفَرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى الْكُفَّاءِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ لِلْعَيْشِ
الْآخِرَةِ فَاعْظِمُوا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

۱۲۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَوِيذُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ عَنْ حَبِيبِ
سَيْعَتِ أَنْسَاءٍ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَمْدَقِ فَلَمَّا إِذَا الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
عَبِيدٌ يَعْلَمُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا نَافَى مَا بِهِمْ مِنَ
النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ
الْآخِرَةِ فَاعْظِمُوا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَفَعَلُوا
مُحِبِّينَ لَهُ.

۱۲۶۹

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
۱۲۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ خَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

موسے بن عقیبہ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں مکہ کے
کے اندر ہوا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ اُحد
کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ
چودہ سال کے تھے، لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت
مرمت نہ فرمائی پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو
اجازت مرحمت فرمادی گئی جبکہ اس وقت تک عمر پندرہ سال تھی۔
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔
کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری
جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔
اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین
اور انصار کی مغفرت فرما۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ
مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں
حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ
کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور سہوک ملاحظہ
فرمائی تو تیار گاہ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ!
زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور
مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے تھے۔

ہم کے ہیں دست حضرت سید الانام پر
زندگی میں گامزن ہیں جاوہ اسلام پر
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین
اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے
کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔
میں نے ان کے ہاتھ پر ہم تو مسلمان ہو گئے
اب خدا صبح رسالت پر میں پروانہ دار

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحْيِيهِمْ ۝

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَبَارِكْ لِي فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِ

قَالَ يُؤْتُونَ بِمِلْءِ كَفِّي مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَنَا
بِأَهَالِي سَنَخِي تَوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ
يَحْيَا عَرْمِي بِشَعْرَةٍ فِي الْحَقِّ وَلَهَا رَيْسُ
مَدِينٍ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ
ابْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا
يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْمِلُ نَحْمًا كَدِيهًا شَدِيدًا
نَجَاءً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ
كَدِيهَةٌ عَدَّيْنَا فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ إِنَّا نَارُ
نَارٍ قَامَ وَلَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَاجِرٍ وَلَيْثُنَا ثَلَاثَةُ
أَيَّامٍ لَا نَذُقُ ذَوَاقًا فَخَذَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَصَرَبَ فَعَادَ لَوَيْبًا أَهْيَلُ أَوْ
أَهْيَلُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذُنُّ لِي إِلَى الْيَمِينِ
فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَ لَشَيْءٍ
قَالَتْ عِنْدِي شَيْءٌ وَعِنَّا قَدْ بَحَثَ الْحَنَاقُ
وَطَحَنَتِ الشَّعِيرُ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ
ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبِيدُ
قَدْ انْكَسَرُوا وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ قَدْ كَادَتْ أَنْ
تَنْضَبِمْ فَقُلْتُ طَعِيمٌ لِي فَقُمْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَفْهُوَ قَدْ كَرِهْتُ
لَهُ قَالَ كَيْفَ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَهَا تَنْزِعُ
الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ الثَّنُورِ حَتَّى آتِي فَقَالَ
قَوْمُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ فَكُنَّا دَخَلْنَا عَلَى
مُرَاتِهِ قَالَ وَيَحْكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راوی کا بیان ہے کہ پروانوں کو جواب دیتے ہوئے شمع
رسالت کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے جاتے
اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس
انصار اور مہاجرین کو امداد برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے
ہیں کہ اس وقت اگر ایک ہتھیلی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں
بدمزہ چروٹی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔
ادودہ ای کو باٹ کر کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق کو پکھلانا اور
اس سے بدبو آتی تھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود
رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ
آپ کھڑے ہوئے اور تم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اندھم نے بھی
تین دن کے کچھ کھایا پس نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال
لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جلتے۔ پس میں نے اپنی بیوی
سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بھیک کی) اسی حالت میں
دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بناؤ کیا تمہارے
پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا ہاتھوں سے جو ہل و دایک
بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے
سیانگ کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے لکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور
ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار
کر دیا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔
فرمایا اکتھکھا نا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض دیا۔ فرمایا
یہ تو بہت ہے اور ٹٹا پھل ہے۔ پھر فرمایا کلا پی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی
کو نہ اتاریں ورنہ دوسرے روٹیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ آجاؤں۔
پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ
میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کچھ لگا کر خد کی بندی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِالنَّهَاجِيِّينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ
قَالَتْ هَذَا سَأَلْتُ فَتَلَتْ نَحْمُ فَقَالَ ادْخُلُوا
وَلَا تَضَاعُظُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ
اللَّحْمَ وَيُخَيِّرُ الْبَرَمَةَ وَالشُّرُورَ إِذَا أَخَذَ
مِنْهُ وَيَقْرُبُ إِلَى أَصْحَابِهِ شَعْرِيذَةً فَلَمْ
يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَعْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ
بَقِيَّةُ قَالَتْ كُلُّ هَذَا وَاهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ
مَجَاعَةٌ.

تو سادے مہاجرین و انصار کو سامنے سے کر تشریف لاد رہے ہیں۔
کہنے لگیں کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا،
ہاں میں آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شورو غل نہ
کرنہ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت
اور نمود سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور
صحابہ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ برابر روٹیاں توڑ کر
لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سادے شکم میر ہو گئے اور کھانا بچ
بھی رہا۔ آپ فرمایا، اب تم بھی کھاؤ اور جن کے لئے کھانا بچ رہا ہے
لے کے دے بھی دیجیے کیونکہ بھلی لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

و: اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ذکر ہے جس کے باعث اہل ایمان
کے دلوں کو اپنے عظیم اور شفیق آفاقی عظمت و شفقت کے باعث بڑا سہارا مل جاتا ہے جبکہ خندق ہونے سے پہلے مخالفت کی خاطر مدینہ طیبہ کے گروہ خندق
کو مدیہ ہار ہی تھی۔ ان دنوں مدینہ منورہ میں بڑی فداائی قلت تھی۔ اکثر صحابہ کرام فاقوں کا شکار تھے۔ ان دونوں مدنیوں کے راوی حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ شیعہ رسالت کے پیروانوں کی یہ حالت تھی تو یَا عَائِشَةُ تُوَيْشِثُ لَسَارَتِ صَبِيحِ
يَحْيَىٰ الذَّاهِبِ فرانے والے آفاقی حکیم اطہر پر بھی پتھر بندھا ہوا تھا جو اس بات کی نشانی تھی کہ اللہ جل شانہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بھی فاقے سے ہیں۔ تاکہ انہیں کوئی شکوہ نہ رہے اور وہ آفاقی بھوک کو دیکھ کر اپنی بھوک کو بھلا دیں۔

بھوک کی مصیبت میں صحابہ کرام مبتلا تو تھے جبکہ محنت و مشقت کے وقت بھوک کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے۔ اس مشقت کے وقت رحمت
مالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی شیعہ رسالت کے اُن مدیم الشال پر دانوں کے پاس رہ کر اُن کا نم بھلا رہے تھے بلکہ خود بھی اس مشقت میں اُن کے
شریک کار ہو کر انہیں نواز رہے تھے اور دوسری جانب محنت کشوں کو سرفراز کر رہے تھے۔ سربراہوں اور حکام بالا کے لیے دستبرد عمل مرتب ہو رہا تھا کہ
وہ دونوں جہانوں کے بادشاہ و رب اکبر کے خلیفہ عظیم کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو دیکھیں اور اپنے ذہنوں کو سنتِ نبوی کی جانب مائل کریں کیونکہ اہل باطن و باہر
یہی ہے کہ دلوں پر حکومت کی جائے۔

صحابہ کرام بھوک کی تکلیف میں ہیں مذکورہ بالا طرز عمل اُن حضرات کی اس تکلیف کا روحانی و ایمانی بندوبست تھا۔ آگے ظاہری بندوبست اور
ملاح بھی کیا جاتا ہے اور ایسے طریقے پر کہ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا بندوبست کر سکا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ اُن سے بھوک کی بلا دفع کی۔ انکی
ماحت معافی فرمائی اور اُن کی شکل کشائی کی اور ایسے طریقے پر کہ یہ عقلی انسانی اُس کے سینے سے قاصر ہے۔ کھانا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے گھر سے کھلایا، جبکہ ان کے پاس صرف ایک صاع جوہر کے آٹے کی روٹیاں تھیں۔ تقریباً اتنے ہی گوشت کا مال ہو گا، ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو شکم
میر کر دیا۔ بحری کے گوشت کے ساتھ پیٹ میر کر روٹیاں کھلا دیں۔ کیا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیار کردہ کھانے میں سے یہی نہیں۔ اُن کے
گھر قریافت کے لیے جتنا آنا گندھا گیا تھا اور جتنا گوشت پکا یا گیا تھا وہ ایک ہزار افراد کے کھانے کے بعد بھی موجود ہے۔ اگرچہ کھانے والے بظاہر اُس
کھانے میں سے کھا رہے تھے لیکن درحقیقت اُس میں سے ذرا بھی کھانا کھایا نہیں گیا تھا۔

پھر حضرت جابر کے گھر سے جو ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھا یا وہ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس کے ذریعے آیا؟

مان برابر! یہاں عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے کیونکہ یہ رب اکرم کے خلیفہ اعظم نے اپنے اصحاب بکرم کی مینافیت فرمائی تھی۔ اور ایسے طریقے سے اتہام کیا کہ بالکمال دیکھتے ہی وہ جائیں عقل انسانی دیدہ حیران ہو جائے۔ اگر کچھ سمجھ میں آئے گا تو صرف اُس وقت آئے گا۔ جب اس آیت کی کچھ دُر کھلے گی۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ

رَمَىٰ ۚ (۸ : ۱۷)

اور (اے محبوب!) وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ اور کچھ لمحہ نہیں آئے گا۔ جسید نہیں کھلے گا۔ پتے کچھ نہیں پڑے گا، عقل بے عقل ہو کر رہ جائے گی۔ اگر وہ محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قرآنی زاویہ نظر سے نہ دیکھے گی۔

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ

اللَّهَ ۚ يَدُ اللَّهِ قَوْفُ آيِدٍ يُهْمُ ۚ

(۳۸ : ۱۰)

وہ جو (اے محبوب!) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ امن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

جب اس زاویہ سے دیکھا جائے گا تو کوئی اشکال نہیں رہے گا عظمت مصطفیٰ کا کچھ تصور دلوں اور دماغوں میں سمائے گا۔ گند سے ہوئے آٹے اور گوشت کی پختی ہوتی ہانڈی میں جو آپ نے عاب دین ڈالا تھا اُس کی قدر و قیمت کا کسی قدر اندازہ ہو گا اور ذہن سرچنے پر مجبور ہو گا کہ ان کے عاب دین کی سچی کرشمہ کاریاں صواب کرام رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے جسم اطہر سے لگ جانے والی ہر چیز کا محال اُن کی آنکھوں کے سامنے آتا رہتا تھا۔ اس پر بھلا وہ آپ کے عاب دین یا آپ کے جسم اطہر سے لگ جانے والے وضو کے پانی کو پھر کس طرح زمین پر گر جانے دیتے۔ کیوں نہ ان چیزوں کو دنیا و مافیہا سے گراں امیر شمار کرتے اور انہیں حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی زاویہ نظر سے دیکھنے میں ایمان کا کمال ہے اور اس زاویہ سے انہیں نہ دیکھنے میں ایمان کا کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ! اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے، آمین۔

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَفْصَةُ بْنُ أَبِي سَمْعِيَّاتٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْتَاءَ قَالَ سَمِعْتُ بَازِيْرَ بْنَ عَزِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَنَا حُفْرُ الْحَنْدَقِ رَأَيْتُ بِالْحَبَشَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْعًا شَدِيدًا فَأَتَاكَ كَفَاتُ إِلَى أَمْرٍ أَتَى فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَيَا رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْعًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِهَيْمَةَ دَاجِنٌ قَدْ بَحْتُمَا وَطَحْنَتِ الشَّعِيرَ ففَرَّغَتْ إِلَى فِرَاحِي وَقَطَعَتْهَا فِي بَرْمَتِهَا ثُمَّ دَلَّيْتُ إِلَى

سعد بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حنفی کھودی جالہبی مٹی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے، پس میں اپنی بیوی کے پاس آکر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اُسے بوری مٹائی تو اس میں ایک صاع بخور تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے مجھ پر پس لے میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں باؤگہ و رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا، کہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں

نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ نہ کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کالٹھ ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باذانہ بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جا کر تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہذا آؤ جلا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آٹے تک ہانڈی نہ اتارنا اور دونیاں نہ بچکانا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھریا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا عندشہ عقلا میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعا لے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لوتا کہ میرے سامنے مدھیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دہنی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو پیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ خندق میں سب کھانا کھایا یہاں تک کہ سارے شکم میرے ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں تباہی گوشت موجود تھا جتنا کچنکے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی نفاجتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرم پر آٹے تمہارے اور میرے اور تمہارے پیچھے سے اور جب ٹھنک کر وہ گشیں نکلیں (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت نمودبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جلتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا انکم مبارک گواہ دہن لیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَقْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ مَعَةٍ وَجَعْتُهُ فَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهَيْمَةَ لَنَا وَطَحْنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَقَرًا مَعَكَ فَصَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنْ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَذَا يَكْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُنَّ بِرُمْتِكُمْ وَلَا تَخْبِرُنَّ عِجِينَكُمْ حَتَّى آيَحَى فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ الثَّامِسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ لَيْكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ فَبَاخَرَجَتْ لَنَا عِجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ لَكُمْ عَمَدًا إِلَى بَرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا خَايِرَكُمْ فَلَمْ يَخْبِرْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بَرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوا هَهُنَا أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَعَدَا أَكَلُوا حَتَّى تَرْكُوا أَوْ أَشْرَكُوا وَإِنْ بَرْمَتَنَا لَتَحِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عِجِينَنَا لَيُخْبِرَنَّ كَمَا هُوَ.

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءُوا مِنْ قَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْقَلٍ مِنْكُمْ وَإِذَا زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ أَغْمَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ

يَقُولُ ۝ وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَقْدَرُنَّ وَلَا مَلَكَيْنَا
فَأَنْزَلْنَاهُ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَوَهَبْنَا الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِينَا
إِنْ إِلَّا لِي قَدْ بَغَوْنَا عَلَيْهِمَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَرَفَعْنَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہیں پروردگار! کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار! ہم یہ اسے رحل فرما اپنی رحمت کا نزول ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرموس دار ہر کیس گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر اُن کے فتنوں کو مکرور سے رہیں ہم ہوشیار اور لفظ ابینا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرما لیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری پرہیزگاریاں بادنسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو کچھو اگر گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ اعراب یا خندق کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی و مسمونے پوتے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہیں پروردگار! کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار! ہم یہ اسے رحل فرما اپنی رحمت کا نزول ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرموس دار ہر کیس گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر اُن کے فتنوں کو مکرور سے رہیں ہم ہوشیار لادری کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز نہ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلی جنگ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَخَنَدَقٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ ثَرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى رَأَى عَفَى الْغِيَا جِلْدَةً بَطْنِيمٍ وَكَانَ كَقِيَرِ الشَّعْرِ فَمِيعَةً يَرْتَجِرُ بِكُلِّ مَلِيَةٍ رَوَاحَةً وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو لَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْكَرَاءَةَ وَخَنَدَقٍ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَخَنَدَقٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ ثَرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى رَأَى عَفَى الْغِيَا جِلْدَةً بَطْنِيمٍ وَكَانَ كَقِيَرِ الشَّعْرِ فَمِيعَةً يَرْتَجِرُ بِكُلِّ مَلِيَةٍ رَوَاحَةً وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ

يَقُولُ ۝ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَقْدَرُنَّ وَلَا مَلَكَيْنَا
فَأَنْزَلْنَاهُ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَوَهَبْنَا الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِينَا
إِنْ إِلَّا لِي قَدْ بَغَوْنَا عَلَيْهِمَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ تَرَى مَدَّهَا صَوْتَهُ بِأَخْرِهَا

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

دِينًا بِعَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ
يَوْمَ الْاُخْتِنِ.

۱۲۴۷ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسَوْتُ أَنَّهَا
تَخَطَّفَتْ قَدَّتْ كَأَنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ
تَحْلُو بِجَعْلٍ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ إِنْ حَسَّ
فَاتَهُمْ يَنْتَظِرُ وَبِكَ وَاسْخَشِي أَنْ يَكُونَ فِي
اِحْتِمَالِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى
ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مَعْرُوبَةً قَالَتْ
مَنْ كَانَ يُبْرِئُ أَنْ يَكَلِّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا
قُوَّتَهُ فَلَمْ تَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَتْ
حَبِيبُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَهَلَا أَجَبْتَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ
فَحَلَلْتُ حَبْرِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا
الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَيَّالَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ
فَعَشِيْتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفِي ذَيْنَ الْجَمْعِ
وَتُسْفِكَ الدَّمَ وَيُحْمِلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ
مَا عَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ قَالَتْ حَبِيبُ خُفِظَتْ وَ
عُصِمَتْ قَالَتْ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ تَوَسَّأْتُهَا.

۱۲۴۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
زَيْدِ اسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَفَرْتُمْ
وَلَا يَفْرُدُنَا.

۱۲۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ سَمِعْتُ أَبَا
إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُرَّةٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ غزوہ خندق
ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المؤمنین
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوتے مبارک سے
پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگوں نے خلافت کے بارے میں
جو کچھ کیا وہ آپ کو ملاحظہ فرمادہا ہے اگرچہ مجھے بذات خود خلافت
سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا اتم لوگوں سے جا کر پوچھو تمہارا انتظار
کردہ ہے ہو گئے اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے نہ جانے کے باعث ان
میں نا اتفاق نہ ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا۔ جب
لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاذ بن جبل نے مخاطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو
خليفة بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس
سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے
انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب
دینا چاہتا تھا اور میرا یہ کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ
مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اولیٰ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے
لیکن میں ڈر لکھ رہا ہوں کہ اسے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا
اور خون بہہ گا۔ پس میں اس جواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ
نے جنت میں نبی کریم کو دیا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ
نے مسلمانوں کو فساد کے محفوظ رکھا اور جو نریزی سے بچا لیا
ہے۔ محمود نے عبداللہ بن زراق سے جو روایت کی ہے اس میں
لکھا تھا کہ جب لوگ ساتھ تھے۔

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دنوں میں فرمایا
کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی
چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ
احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم
ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

مگے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کر دیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے گھروں اور قروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنہوں نے آفتاب غروب ہو جانے تک ہمیں نماز عصر نہ پڑھنے دی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفایت قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بھا میں آئے کو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا: کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر بن عوفؓ گڑا ہوئے اس حاضر ہوں پھر فرمایا: کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیرؓ نے جواب دیا میں پھر ارشاد ہوا: کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیرؓ بولے: میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری (خاص ساتھی) ہو اسے اور میرا حواری زبیرؓ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ خندق کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے

أَجَلِي الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ تَخْرُ وَهُمْ وَلَا يَخْرُ وَنَا تَحْنُ لَيْسَ إِلَهُهُمْ.

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُوا نَارًا صَلَوَةُ الْوَسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارًا قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتْ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْطَحَاءَ فَتَوْضَأُ لِلصَّلَاةِ وَتَوْضَأُ نَالَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيرُ أَنَا شَرُّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيرُ أَنَا شَرُّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيرُ أَنَا شَرُّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَإِنْ حَوَارِيَّ الرَّبِيرِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا
شَيْءَ بَعْدَهُ.

۱۲۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ
مَتِّعْ لَأَبِيكَابِ سِرِّيَةَ الْحِسَابِ أَهْلِيمَ الْأَحْزَابِ
اللَّهُمَّ أَهْلِهِمْ مَهْمُومٌ وَرَأَيْتُ لَهْمُومٌ.

۱۲۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ
بْنِ أَبِي عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قُتِلَ مِنَ الْغَزَا وَالْحَجَرِ أَوْ الْعُمُرِ
يَبْدَأُ فَيَكْتُمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَيْشُونَ تَابِشُونَ
مَا يَدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ
اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ
وَحْدَهُ.

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرِجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَ
مَخَاصِرِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۲۸۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ كُثَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ
وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاسْتَلَّ أَنَا وَجَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْنَا
فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَايَ أَيْنَ قَالَ هَلْ بَنَاءُ وَأَشَاءُ
إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی
اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس کیلئے کے بعد احد
کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی ادنی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! اب کو نازل فرمائے
والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے
والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان
کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے
واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ
کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی سمجھو مگر اللہ۔ وہ ایسا ہے اس کا
کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے
لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی
کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے
والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد
فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

غزوہ خندق سے فراغت اور

بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے
کی جانب لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرماتے تھے تو حضرت جبریل
علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوتے کہ آپ نے
تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں
اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ
ہے، جواب دیا کہ کدھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس نبی کریم

وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

۱۲۸۷. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ كَاتِبِي أَنْظِرُوا إِلَى الْعَبَّاسِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي عَنَمٍ مُوَصَّبٍ جَبْرِيلَ حِينَ صَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُيَظَةَ.

۱۲۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يَصِلِينَ أَحَدُ الْعَصَا إِلَّا فِي مَبْنَى قُرَيْظَةَ فَإِذَا دُرِكَ بَعْضُهُمُ الْعَصَا فِي الْقَلْبِ يَقُولُ لَا تُصِلُنِي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ تُصِلُنِي كَرِيرٌ مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَيِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

۱۲۸۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ وَحَدَّثَنِي خُلَيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْلَاتِ حَقًّا أَفْتَتَمَ قُرَيْظَةَ وَالْقَضِيَّةَ وَإِنْ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ أَبْقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أَمَّا أَيْمَنُ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ وَجَعَلَتِ الثُّوبَ فِي عُنُقِ يَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيكُمْ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكُمْ كَذَا وَلَقَوْلُ كَلَّا وَاللَّهُ حَتَّى أَعْطَاهَا حَبَسْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشْرَةَ أَمْثَالِ أَوْ كَمَا قَالَ.

۱۲۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمًّا أُمَامَةً قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی عنام کی گھبوں میں بھر گیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی جانب ان کی سرکونی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے ہیں نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے تو منع نہیں فرمایا گیا اس صورت حال کا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تذکرہ دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا (اور آپ نے وہ درخت واپس دے دیے) تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرما دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن بھی انہیں امدانہوں نے میری گردن میں پھرا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں میں وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دے سکتا جو تمہیں عطا فرمائے ہیں یا جو کچھ فرمایا نبی کریم نے ان سے فرمایا کرتے ہیں وہ درخت دوسرے کے لئے لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہرگز نہیں ملے گی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اپنے دس گنا درخت میں سے کا وہ بھی فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے بچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو ملانے کے لئے پیغام بھیجا۔ پس وہ بارگاہ

قَدْ يُظَنُّ عَلَى حَكِيمٍ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَدْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى جَمَاعَةٍ فَلَمَّا دَنَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ أَوْ خَيْرُكُمْ فَقَالَ هُوَ لَا يَزِلُّوا عَلَى حَيْكَتِكَ فَقَالَ لَقُتْلُ مَقَاتِلَكُمْ وَتَسِيَّ ذُرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ وَبِمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَدَائِشِ يُقَالُ لَهُ جَبَانُ بْنُ الْعِجْمَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَصَرَ السَّلَامَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْقُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغَبَابِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السَّلَامَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتَهُ أَخْبَرِ الْيَمِيمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِنَ قَاتِمًا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حَكِيمٍ قَدْ أَلْحَكُمُ إِلَى سَعْدٍ قَالَ قَاتِنُ أَحْكُمُ فِينَا أَنْ تَقْتُلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِّيَ النِّسَاءَ وَالذُّيَّيَّةَ أَنْ تُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ قَالَ هِشَامُ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ هَمَّ فَيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قَرِيبٌ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَ هَمَّ فَيْكَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتُ فَأَجْزِهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَإِنِّي جَرْتُ مِنْ لَيْتِمٍ فَلَمْ يَرْعَاهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ حَيْمَةً مِنْ بَنِي عَفَّارٍ إِلَّا الذَّمَّ لَيْسِلُ الْيَمِيمِ فَقَالُوا يَا أَهْلَ

رسالت میں حاضر ہونے کے لئے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجد نبوی کے قریب گئے تو اپنے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لئے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر طلوع سے اتر گئے ہیں بلکہ فیصلہ کر دو انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے بل و میل کو قیدی بنایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حکم الہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی آپ یہ فرماتے کہ حکم فرشتے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب خندق کے اندر حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک دیوانہ بن عرفہ کا تیر لگ گیا تھا جو ان کی رگوں ہفت اندام میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروا دیا تھا تاکہ ان کی تیمارداری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق سے فاسخ ہو کر دولت خانہ کی طرف لوٹے تو امتیاز اتار کر نسل فرماتے گئے۔ اس وقت حضرت جبرئیل حاضر خدمت ہوئے اور آپ کا مبارک سے گرد بھاڑا جسے ہر مرنے والا ہونے کے لئے آپ کو اختیار تار جیسے نیکی خدا کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے۔ ان کی جانب تشریف لے چلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کن کی جانب؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر طلوع میں اتر گئے۔ کیونکہ قریش نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم (منصف) تسلیم کر لیا تھا۔ انہوں نے حضرت سعد سے فرمایا کہ ان کا فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد نے بارگاہِ محمدیہ میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا رہوں جس نے میرے رسول کو کھٹکایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان لڑائی مقرر کر دی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ میں تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہمدردی لڑائی مقرر فرمادی ہے تو میرے ہی زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت عطا فرمے۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا۔ جو مسجد میں ان کے جسم سے بنی عفار کی طرف بہ رہا تھا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ خیمے والو!

الْخِيَمَةَ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا اسْعَدُ يَعْدُو
جُوحًا دُمَاقَاتٍ يَمْزُجُ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا الْحَجَّابُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عِدَّةٌ عَنْ أَنَسٍ مِمَّنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَانِ أَهْلِي هُمْ أَوْ هَاجِرِي هُمْ وَجَبْرِيلُ
مَعَهُ وَنَزَلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَلَسَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مَدْيَنَ
بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ أَهْلُ
الشَّيْبَانِيِّ كُنْ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ مَعَكَ.

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ
خَصَفَتْهُ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَكَتَلَ نَحْلًا
وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا يَمْرُؤَانُ الْعَطَّارُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِغَةِ
غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ نَبِيٌّ قَدْ قَالَ بَكْرُ
ابْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ
جَابِرَ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَحْلِ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ
فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتِي الْخَوْفِ وَقَالَ
يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزْوَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ.

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آ رہی ہے، پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ
کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے باعث اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی جو کد کوئی جبریل
بھی تمہارے ساتھ ہیں، حضرت براء بن عازب کی دوسری روایت میں یہ
بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے لفظ حضرت
حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی، پھر کہو کیونکہ حضرت
جبریل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

غزوہ ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو غصفر کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ
سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ غلستان میں جاتے رہے
اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری جنگ خیبر
کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف
ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے نماز خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی حضرت
جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں
کو نماز خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔
حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
غلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی طرف گئے وہاں
قبیلہ غطفان کی قوت ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے
کو مرعوب ہی کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یہ یہ
نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
غزوہ قرد میں شرکت کی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

أَسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَيْدٍ النَّوْبَلِيِّ أَنِّي بَرَدَةٌ عَنْ أَبِي
بَرَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَهَنُ بَشْتَةٍ تَفَرُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ نَعْتِيقُهُ
فَنَقِيبُ أَقْدَامَنَا وَنَقِيبُ قَدَمَيْهِ وَنَقِيبُ قَدَمَيْهِ وَنَقِيبُ
أَقْدَامِي وَكُنَّا نَقُفُ عَلَى أَجْلِنَا الْخُذِيِّ كَسِيمَةٍ
عَنْ وَكَاةٍ الزَّقَاةِ كُنَّا كُنَّا نَحْمِيهِ مِنَ الْخَرَقِ عَلَى
أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الشَّعْرُ كَرِهَ ذَلِكَ
قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ
يَكُونَ ثَمَرٌ مِنْ عَمَلِهِ أَتَشَافَهُ.

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدْوَاتٍ عَنْ
شُعْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الزَّوْءِ
صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنْ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ
وَجَاهُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ دُكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِلًا
أَتَمُّوْا أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَلُّوا وَجَاهُ الْعَدُوِّ
وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِرَأْسِ الرُّكْعَةِ الَّتِي
بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا أَنْفُسَهُمْ
ثُمَّ سَكَرَ بِهِمْ وَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ هَذَا عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْحَلُّ قَدْ كَرِهَ صَلَاةَ الْخَوْفِ تَابَعَهُ قَالَ
مَا لَكَ ذَلِكَ أَحْسَنَ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَنَّهُ كَانَ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَسِيمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدْوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي
حَشَمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقِيمًا أَوَّلُ طَائِفَةٍ
مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ
إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ کے لئے نکلے ہم چھ آدمی تھے
اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا، لہذا ہم ہاری ہاری سوار ہوتے
تھے جس کے باعث ہمارے پیچھے گئے تھے اور میرے دونوں پیر
بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور ہم نے اپنے پیروں پر
پھٹے پھٹے لپٹ لئے تھے، اس لئے اس غزوہ کا نام غزوہ
ذات الرقاق پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر پھٹے پھٹے لپٹ لئے تھے۔
حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کرنا کہ تو یہ واقعہ بیان کر دیا لیکن بعد میں
انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے ذکر کرنا اچھا معلوم
نہیں ہوتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

صلح بنی نضیر نے کسی ایسے صحابی سے جو توفیق پر موجود
تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ
ذات الرقاق کے روز نماز خوف پڑھائی کہ ایک گروہ آپ کے پیچھے
صفت بستہ رہا اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا رہا، جب پہلے گروہ
نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور خاموش کھڑے رہے
اور یہ گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صفت آرا جا ہوا
پھر دوسرے گروہ نے اگر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی
باقی رہی تھی پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت
پڑھ لیں پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا گیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم نخلستان میں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انہوں نے
نماز خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا امام مالک فرماتے ہیں
کہ نماز خوف کے بائیس میں جتنی حدیثیں ہیں نے سنی ہیں یہ ان میں سے
اسی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز خوف غزوہ بنی النضیر میں پڑھی۔

حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز خوف
کے لئے امام قبلہ رو کھڑا ہو جائے۔ مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے
ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے بائیں ہاتھ اور اس کے
مزد دشمن کی جانب رہیں، ایسی جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک
رکعت پڑھے پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھیں، بلکہ
کوئی اور دونوں سجدے بجا لائیں اور اپنی جگہ پر نماز پوری کر کے

فَيَرْكَعُونَ لَا تَقْسِمُ رُكْعَةً وَتَسْجُدُ تَسْجُدَتَيْنِ
فِي مَكَانٍ هُمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هُوَ لَا يَرَى إِلَى مَقَامٍ أُولَئِكَ
فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً فَلَهُ ثَنَتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَ
يَسْجُدُونَ تَسْجُدَتَيْنِ.

چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت
ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں
اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دو لوگ
سجدے بھی کر لیں پھر وہ امام کے ساتھ سلام
پھیر دیں۔

مسند ابی یحییٰ، شعبہ عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد،
صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو عمرو نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی
روایت کی ہے۔

۱۲۹۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ
بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن عبید اللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد،
صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل
بن ابو عمرو سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَارِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي
عَنِ ابْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ قَوْلَهُ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو نجد کی جانب
کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے بالمقابل ہوئے تو ان کے لئے
صفت بندی کر لی۔

۱۲۹۸. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَوَارَيْنَا
الْعَدُوَّ فَصَفَّيْنَا لَهُمُ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ
نمازِ غزوات ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل ڈٹا رہا۔
پھر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ گروہ اگیا پھر آپ
نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر
یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت
پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت
پڑھی۔

۱۲۹۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى
مُوْاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انصَرَفُوا فِي مَقَامٍ اصْحَابُ بَيْتِهِ
فَجَاءُوا لَيْكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
قَامَ هَؤُلَاءِ فَفَضَّوْا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَفَضَّوْا
رُكْعَتَهُمْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی
جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

۱۳۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي يَسَّانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَنَا أَنَّ غَزَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

۱۳۰۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ

میں شرکت کی، جو آپ نے سجد کی جانب فرمایا تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی دلدی میں قبیلہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ اتر گئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیکر کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے ٹکادی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوتے ہوئے ٹھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار سونپ لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ۔ پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک آدمی آیا اور نبی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا، اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اسکے بعد دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو دو رکعتیں۔ مسند ابوالخوار، ابوالخوار سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام عورت بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب حصہ سے کیا تھا۔ ابوالخوار سے حضرت جابر نے فرمایا کہ

عَنْ سَنَانِ بْنِ أَبِي سَنَانَ الدُّرِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ عَنْ أَمِّهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَحْبِ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذَرَ كَتَمَهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعَصَاةِ فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعَصَاةِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ قَبْلَ مَا نَوْمَهُ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَنَجْتَنِازُهَا عِنْدَهُ أَعْرَافِي جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرْتُ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَبَقْتُتُ وَهُوَ فِي يَدِي فَصَلَّتَا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَمَا هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمَّا رَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ الْمَشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْلَقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالِ اللَّهُ فَتَعَدَّدَ أَهْلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكِبَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّتْ بِطَائِفَةٍ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّتْ بِأُخْرَى رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رُكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَاتَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْخَارِثُ وَقَتْلُ فِيهَا حَارِبٍ خَصَفَتْ وَقَالَ أَبُو النَّبِيِّ جَابِرٌ كُنَّا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِي فَصَلَّى الْخُوفَ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَزَا وَكَانَ نَجْدًا صَلَّوْهُ الْخُوفَ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرٍ.

• بَابُ غَزَا وَكَانَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ
وَهُوَ غَزَا وَهُوَ الْمَرِّيْسِيُّ قَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ وَذَلِكَ سَبْعَةٌ
سِتٌّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ
الْأَعْمَاشُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ كَانَ حَدِيثًا
الْإِفْزَاقِ فِي غَزَا وَهُوَ الْمَرِّيْسِيُّ.

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَوْحِدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ
عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَا وَكَانَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبِيحًا مِنْ
سَبِيِ الْعَرَبِ فَاسْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاسْتَدْتْنَا عَلَيْنَا الْعَزَّةَ
وَأَجَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعَزِلَ وَقُلْنَا نَعَزِلُ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَطْطِي نَأْقِلُ
أَنْ نُسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ
لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ كَسَمَةٍ كَأَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا دُ
هِى كَلِمَتُهُ

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا وَكَانَ
نَجْدًا فَلَمَّا أَدْرَكْنَا الْقَائِلَةَ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْبَصَاةِ
فَنَزَلْنَا تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَى سَيْفٍ فَتَفَرَّقَ
النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَنَا مَخَنٌ كَذَلِكَ
إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي جَنَّتَا
فَوَازَا عَرَابِيَّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا

کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز خوف ادا
کی حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ہمراہ غزوہ خندق میں
نماز خوف پڑھی اور حضرت ابو ہریرہ جنگ خیر کے دنوں میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

غزوہ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بھی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے
غزوہ مرسیع کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ سرحد
میں ہوا۔ موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد
نے زہری کے حوالے سے بنایا کہ بہتان کا واقعہ اس غزوہ مرسیع میں ہوا تھا۔
ابن مہرئز کا بیان ہے کہ بنی مسجد نبوی میں داخل ہوا تو

میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپس میں اس کے پاس
بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابو سعید
نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لئے نکلے تو
عرب کی کچھ لڑکیاں ہمارے ہاتھ آگئیں۔ ہمیں لڑکیوں کی تمنا ہوئی کیونکہ
خواہش تھی کہ ہم پر غلبہ کیا ہو اٹھا۔ لہذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے کہ ہم نے
عزل کرنے کے لئے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی موجودگی میں نظر نہ تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے
دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ
کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے؟ سنو! قیامت
تک جس جان نے پیدا ہوا ہے وہ پیدا ہوا ہے وہ پیدا ہو کر
رہے گی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خندق اور حبشہ کا
وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ
ایک درخت کے سائے میں تر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔
صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت
ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔
جب میں سویا ہوا تھا تو میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اٹھا لی

أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخْتَرَطُ سَيْفِي فَأَسْتَقِظُ وَهُوَ
قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صُلْبًا قَالَ مَنْ يَسْتَعْلِكُ مِنِّي
قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا أَقَالَ وَلَمْ يَغَابَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بُكَيتُ غَزْوَةً أَنَا مَعَهَا

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ نَصَارِيًّا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ
أَنَا بِبَيْتِي عَلَى رَأْسِي مُتَّجِهًا قَبْلَ الشَّرْقِ مَطْطَرًا.

بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْإِفْكِ بِمَنْزِلَةِ
النَّجَسِ وَالنَّجَسُ يُقَالُ إِنْكَهَرُوا.

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَنْ وَهْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ عَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ
مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا
مِنْ بَعْضٍ وَاتَّخَذْتُ لَهَا اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ
عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي
عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا
وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهَا مِنْ بَعْضٍ قَالُوا
قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى سَفَرًا اقْتَرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ
فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ
فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پس میں بیدار ہو گیا احد پر میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اسی نے تلووار
سخت کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ۔
پھر تلووار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو اسے سامنے موجود ہے۔ لیکن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی کڑا نہیں دی۔

غزوة انمار کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ سوادِ ی پر مشرق کی جانب منہ کر کے
نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

بہتان تراشی کا واقعہ

انکب گویا نجس کے قائم مقام ہے اسی لئے بہتان کو
انکب کہتے ہیں۔

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ان چاروں حضرات
نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس واقعہ کی روایت کی ہے جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا
ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں
سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ
ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ
الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی
طریقی میں پرولید ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا
ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات
کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کسی کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام
قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی، چنانچہ ایک غزوہ میں
جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے، اسکے بعد کہ پردے کا
حکم نازل ہو چکا تھا پس میں پردے کے ساتھ ہو کر وہیں سوار کر دانی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْعَجَابُ فَكُنْتُ
أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزِلُ فِيهِ فَيَسُنُّنَا حَتَّى
إِذَا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَوْتَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ قَعْرِ وَتِهِ يَتْلُو وَفَقَلَ دَنُونًا مِنْ
الْمَدِينَةِ فَافْلَيْنَ أَذْنُ لَيْلَةٍ بِالرَّحِيلِ
فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحِيلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَإِذَا عَقْدُ تِي مِنْ جَذْرِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ
فَرَحَمْتُ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي فَحَسَبْتَنِي أَبْتَغَاؤُهُ
قَالَتْ وَأَقْبَلُ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرْجِلُونِي
فَاَحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرٍ الَّذِي
كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ
كَانَ الْبَسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهْبَلْنِ وَلَمْ
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُكَّةَ مِنْ
الْظَّلَامِ فَلَمَّا لَيْسَتْ لِي الْقُوَّةُ مَخَفْتُ الْهُوَ دَجِ
حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيثَةَ الشَّيْءِ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا
وَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْجَيْشُ
فَجِئْتُ مَنَارَ لَهْرٍ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ
دَاجِرٌ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَسَّمْتُ مَنَزِلِي الَّذِي
كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَمَجِئُونِي
إِلَى قَبِيلِنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي عَلَى بَنِي
عَيْثِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطِلِ
السَّيْلِيُّ شَقَرًا ذُكُوَانِي مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي فَهِيَ أَمَى سَوَادُ السَّابِ
نَاثِمٌ فَرَعَنِي حِينَ رَأَانِي وَكَانَ رَأَانِي
قَبْلَ الْعَجَابِ فَاسْتَبَقْتُ بِاسْتِزْجَاعِهِ

گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا ایسا تک کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اندھیرے منورہ
کے قریب آگئے تو اس منزل سے رسول اللہ نے رات کے وقت چلنے کا
حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں نضائے حاجت
کے لئے لشکر سے دور چلی گئی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی
اور اپنے سیلے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خوف ہمیں ہار لوٹ کر کہیں گر
گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے واپس لوٹی اور مجھے
اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے سپرد
مجھے سوار کر دینے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے
ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور
وہ یہی جگہ کہ میں ہودے کے اندھوں۔ ان دنوں توڑیں بھی گھوڑا
بلی بلی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرغوب ہوتی تھی۔ ان
لوگوں کو ہودے کے اٹلنے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے یوں بھی اس کا
پکا ہوا محسوس نہ ہوا کہ میں تو ٹر رہی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور
پل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت بلاشبہ ٹکرائی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ
انکے ساتھ اس وقت کوئی پکا لے والا تھا اور نہ بھاب دینے والا۔ پس
میں اپنی جگہ پر آگے بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو
میری تلاش میں اوھر آئیں گے۔ اسی اثناء میں کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی
تھی امیری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان
بن معطل سلی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت
میرے نزدیک آئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سویا پڑا ہے۔
پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل
ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے
اَنَا لِللَّهِ وَأَنَا لِيهِ دَاجِرُونَ کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں نے انہیں
دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپایا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی گفتگو کی
اور نہ میں نے کلمات اَنَا لِللَّهِ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی
سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے، اس کے پیروں پر چڑھے۔ پھر میں کھڑی
ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے
لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دو ہر دن چڑھے لشکر میں

حِينَ عَرَفْتِي فَخَسَمْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي
وَدَا إِلَهُ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَاتٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ
كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِزْجَاعِهِ وَهُوَ حَتَّى أَتَا
رَأْسَهُ قَوْلِي عَلَى يَدَيْهَا فَخَسَمْتُ إِلَيْهَا
فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُنِي الدَّاحِلَةُ حَتَّى
أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ
وَهُمْ نَزُولٌ قَالَتْ فَهَذَا مِنْ هَدْيِكَ
كَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبَرَ الْإِذِكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولٍ قَالَ عُرْوَةُ أَخْبَرْتُ أَنَّكَ كَانَ
يُشَاعُ وَيَتَحَدَّثُ فِيهِ عِنْدَكَ فَيُسْقَرُ وَ
يَسْتَمْعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ
يُسْقَرِ مِنْ أَهْلِ الْإِذِكِ أَيْضًا إِلَّا حَتَّى ابْنُ
ثَابِتٍ وَمُسْطَظُّ بْنُ أَثَاثَةَ وَحَمَنَةُ بِنْتُ
جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخِرِينَ لَا يَعْلَمُونَ بِهَذَا غَيْرَ
أَنَّهُمْ عَصَبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبَرَ ذَلِكَ
يَقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ
عَائِشَةُ تُكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَتَّى دَقَّقْتُ
إِنَّ الَّذِي قَالَ هـ

فَاتَّ أُنَى وَوَالِدَكَ وَغَيْرَ ذَلِكَ

لِحَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَتَكْرَرُ وَقَالَ

كَانَتْ عَائِشَةُ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكْنَيْتُ
حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا قَالَتُ أَتَيْتُكَ فِي قَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِذِكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ
يُرِيدُنِي فِي وَجْهِي إِنْ لَمْ أَعْرِفْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَمَامِي
مِنْهُ حِينَ اسْتَكْنَيْتُ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُمُ
كَمْ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يُرِيدُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّيْءِ
حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَقْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْلَمٍ

جلببے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر
جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان
کو سبک فرما دیا وہ عہد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے
ہیں مجھے معلوم ہوا کہ جب اس بد بخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا
تو میری طبیعت سے اس کا ذکر کرتا۔ اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور
اسے بڑے غور سے سنتا اور بھی بیان کرتا حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں
کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابتؓ حضرت مسطح بن
اثاثہؓ اور حضرت حمزہ بنت محضؓ کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا
علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت
عبد اللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی
تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا
کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ
کہا ہے۔

تو کچھ ندامت باپ میرے اور میں بر مسطحی

معنویتاً ہو میرے حضرت پر بیعت کی وفا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو
ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہونا رہا
اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہوا لیکن یہ شک میری
تکلیف میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا لطف کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے
دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے،
سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے
تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے
لوہان بد تمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں
کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کے ساتھ
رفع حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے
رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے

قَبْلَ التَّصَامِعِ وَكَانَ مُتَبَرِّئًا وَكُنَّا لَا نَخْشَعُ
إِلَّا لِبَيْتٍ إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفَّةَ
قَبِيلًا مِنْ بَنِي تَيْمٍ قَالَتْ وَآمَرْنَا أُمَّ الْعَرَبِ
الْأَوَّلَ فِي الْبَرِّيَّةِ قَبْلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا
نَتَأَذَى بِالْكُفَّةِ أَنْ تَتَّخِذَهَا عِنْدَ بَنِي تَيْمٍ
قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَحٍ وَهِيَ
ابْنَةُ أَبِي سَهْمٍ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِنْتُ عَبْدِ
مَنَافٍ وَآمَرَهَا بِذُنْ صَخْرٍ بَيْنَ عَائِشٍ خَالَةٍ
أَبِي بَكْرٍ الْعَمِيدِ بِنْتُ وَابْنِهَا مُسْطَحُ ابْنُ
أُنَاسَةَ بِنْتِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا
وَأُمُّ مُسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا مِنْ شَارِنَا
فَعَكَّرْتُ أُمُّ مُسْطَحٍ فِي مِرْطَلِهَا فَقَالَتْ لَيْسَ
مُسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بَشَرٌ مَا قُلْتُ التَّسْتِينَ
رَجُلًا شَيْهَ بَدَنًا فَقَالَتْ أَيْ هُنْتَكَاءَ وَلَمْ
تَسْمِعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَاحْزَنْتُ
يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْلِكِ قَالَتْ فَارْدَدْتُ مَرْضًا إِلَى
مَرْحُومِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ لِي فَقَالَ كَيْفَ
بِكُمْ فَقُلْتُ لَنَا أَقَاذِنُ لِي أَنْ أَرَى أَبَوَيْ قَالَتْ
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا قَالَتْ
فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَا بِي يَا أُمَّتَا مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هُوَ فِي عَيْنِكَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ
إِمْرَأَةً قَطْرًا وَصِيْبَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا
ضَرَأٌ ثُمَّ الْكَثْرَتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ
اللَّهِ أَوَلَقَدْ تَحَلَّى النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقَانِي دَمْعٌ وَلَا
الْكُحْلُ يَنْوِمُ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ

جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور نہ
اہل عرب کی شروع سے عادت یہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جھگڑ میں
جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے
لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور اہم سطح
بنت ابوہریرہ بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔ ان کی والدہ محترمہ عامر
کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے
کا نام سطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے۔ جب میں
والدہ سطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب واپس لوٹی تو سطح
کا پیر چادر میں لپیٹ لیا اور وہ گر پڑا۔ پس انہوں نے کہا۔ سطح کا
بڑا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے
شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں
نے کہا۔ خدا کی قسم! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟
یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں
نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری
بہت ہی بڑھ گئی جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟
میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھرانے کی اجازت
مرحمت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس
خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ
سے کہا۔ اے جان! لوگ کہا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی!
اس بات کا کم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم! یہ تو ہونا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی
عورت خوبصورت ہو اور عاقل بھی اسے چاہے تو سو کنیں عموماً
ایسا قریب کر لیتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعب سے سحان اللہ
کہا کہ لوگ انہی بڑی بات سن پڑا لائے گئے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں
بہت سی باتیں روٹی رہی۔ نہ میرے آسوس تھے اور نہ صبح تک مجھے
نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت
اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وہی آئی نہ تھی تاکہ ان دونوں سے

أَبْنِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ
الدُّخَىٰ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ
أَهْلِيهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَمَّا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي
يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَيَا لَذِي
يَعْلَمُ لَكُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلَى رَضٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سَوَاهَا
كَثِيرٌ وَسِلَ الْجَارِيَةِ تَصَدُّقُكَ قَالَتْ فَذَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِيرَةَ فَقَالَ
أَيُّ بَرِيرَةٍ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُدْرِيكَ قَالَتْ
بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا
قَطُّ أَغْصَصُهُ غَيْرَ إِنَّمَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السِّتْرِ
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاحِنُ فَتَأْكُلُهُ
قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعَدَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَهُوَ
عَلَى الْمَذْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُعْذِرُنِي
مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي
إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ مِنْ أَسْوَاقِي
عَبْدُ الْأَشْهِلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذُرُكَ
فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّابِينَ صَرَبْتُ عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزَرَجِ أَمَرْتُنَا فَقَعَلْنَا أَمْرًا
قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّاءَ
بِنْتُ عَيْمٍ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عَبَّادَةَ
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ
رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ احْتَمَلْتُهُ الْحِمِيَّةَ فَقَالَ
لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَنَ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى

اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑ دینے کے بارے میں پوچھیں اور مشورہ
کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر
تھے اور اندازہ راجح مطہرات کی پاک دامنی سے بذات خود واقف تھے
کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا اور کچھ بھی
نہیں جانتے۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
آپ پر ننگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اند بھی بہت ہیں۔
باقی آپ اس لڑکی (حضرت بریرہ) سے دریافت فرمائیں، یہ آپ کو
کیا کچھ بتائے گی حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اسے بریرہ

کوئی بات نہ کہی ہے، بریرہ عرض گزار ہوئیں کہ قسم اس ذات کی
جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ
والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی، سوائے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں
یہاں تک کہ ان کو نہ دیکھ کر سو جاتی ہے اور بکری اگر اسے کھا جاتی ہے۔
وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پھر
عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی مچنا مچنا منبر پر جلوہ افروز نہ
ہو کر آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ
لے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی
قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ نیز جس
شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اند بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں
دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے سامنے وہ فرماتی
ہیں کہ اس پر مبنی عبداللہ شہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ
کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا
اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر
قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ
مکرم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فتویٰ ہیں کہ پھر خزرج والوں
میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے
بچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی۔ وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن معاذ
تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا ایک آدمی تھا لیکن اس موقع پر پرانی

قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ نَجِثِكَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ
يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِرٍ وَهُوَ ابْنُ عِمِّ سَعْدِ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ
لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُتَاجِدٌ تَجَادِلُ عَنِ الْمَنَافِقِينَ
فَتَأْتِ الْحَبَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزَرَ بِحَقِّ هُمَا أَنْ
يَقْتِيلُوا أَوْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأْتَوْهُ عَلَى الْيَمَنِ قَالَتْ فَكَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَقِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
سَكَتَ قَالَتْ فَبِكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا يَرْقَى دَمْعُ
وَلَا الْكَيْدُ يَنْوِمُ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَى دَمْعُ وَلَا
الْكَيْدُ يَنْوِمُ حَتَّى إِنِّي لَا أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ ضَالِقُ
كَيْدِي قَبِينَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي
فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِيَ قَالَتْ قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ
وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي
مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا
يُورِجِي إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بَشْيَرٌ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ
أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ يَلْفِظُ عَنْكَ كَذًا وَكَذًا
فَإِنْ كُنْتِ بِرِيئَةٍ فَسَيَبْرِكُ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ
الْمُتَبَيِّنَاتِ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوَجِّي إِلَيْهِ
فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَتَنَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَهُ فَلَصَّ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسَرُ مِنْهُ قَطْرَةً
فَقُلْتُ لَا بِي أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِّي فَيَسْأَلَنِي فَقَالَ أَيْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا بِي

حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔
خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ
آپ اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو
قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے
ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے
حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے مزد قتل کریں گے
اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا د فاسق
کر رہے ہیں اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے
کے مقابل تن گئے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں آپس میں دست درگیاں
نہیں ہو جائیں اور رسول اللہ منبر پر جلوہ افروز نہ ہوتے حضرت سعد کا بیان
سہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان سب کو خاموش ہونے کے
لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں
اس روز بھی سارا دن خون کے آنسو دیتی رہی۔ نہ میرے آنسو ٹپکتے
تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری دہر سے
پریشان خاطر تھے۔ مجھے برابر رونے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا
نہ میرے آنسو ٹپکتے اور نہ مجھے نیند آئی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرنے
لگا کہ اتنا رونے سے میرا کچھ بچھڑ جائے گا۔ اسی اثنا میں میرے والدین
کہیں میرے پاس تشریف فرما تھے میں دودھی لٹی کر ایک نعلیاری
محوریت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی اسے اجازت دی گئی تو
وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ
فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگا یا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس
بیٹھے نہ کھنٹے اور قریب ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے
متعلق کوئی حکم فرمایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے
ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے
تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم یا کداسن ہو تو معتقرب
اللہ علیہا لعنہم تمہیں بری فرما دیگا اور اگر تم گناہیں مٹو ہو گئی ہو تو
اللہ تعالیٰ ہے! استغفار کرو اور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما دیتا ہے۔

أَجِيبِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا
قَالَ قَالَتْ أُرَى وَأَلَهُ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ
السِّتْرِ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَقًّا اسْتَقَرَّتْ فِي أَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَمَنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ لَا
تَصَدِّقُونِي وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ يَعْنِي
إِنِّي مِنْهُ بَرِيَّةٌ لَتَصَدِّقَنِي قَوْلَ اللَّهِ لَا أَجِدُ فِي وَكَلَمٍ
مَثَلًا إِلَّا أَبَايُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ
تَحَوَّلَتْ وَاضْطَجَعَتْ عَلَى فِرَاشِي وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِنِّي جِئْتُ بِرَبِّيَّةٍ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بَرَاءَتِي وَكَفَى
وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُتَرَلِّفٌ فِي شَأْنِي وَخِصَا
يُتَرَلِّفُ لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ أَنْ يَحْكُمَ اللَّهُ فِي
يَأْمِرُ وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْمِ رُؤْيَا يَبْرِئُنِي اللَّهُ بِهَا
قَوْلَ اللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْلِسُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى
أُنْزَلَ عَلَيْهِ فَاتَّخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْمَرْحَاءِ حَتَّى
إِنَّهُ لَيَتَّخِذُ سَمِيئَةً مِنْ لَوْنِي مِثْلَ الْجَمَانِ وَهُوَ
فِي تَوْمٍ شَابٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَسَرَّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَصْحَكُ كَمَا كُنْتُ أَقُولُ لَكُمْ تَكَلَّمُوا
بِهِمَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَكَ
قَالَتْ فَقَالَ لِي أُرَى قَوْلِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَا أَقْرَأُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَأَحْمَدُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ
الْعَشْرَةِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي
قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا صَدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مَسْكِينٍ

حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرمایا کہ تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو کوئی
جواب دیں۔ والد ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی
والدہ محترمہ سے گزارش کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کا جواب دیں۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے ذہن میں
نہیں آتا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ یس میں
خود عرض کر رہی ہوں کہ میں تو عمر کی مٹی اور قرآن کریم بھی
میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم میرے علم میں
بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات
آپ کے دلوں میں آگئی اور آپ کے حقیقت پر مبنی سمجھ لیا تو آپ یہ کہہ رہی
کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور
اگر میں اس گناہ کا اعتراف کر لوں تو اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ میں اس سے پاک
ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی پس خدا کی قسم میری والدہ آپ حضرات کی مثال
حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ تو سب اچھا اور
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں نہ بالکل پرہیزگار ہے جو سوچے بوجھ سے
پھر میں نے سو دو سری جانب کر لیا اور ماموں پر کہہ کر پلٹ گئی اور اللہ تعالیٰ نے جانتا
ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں واللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دیجئے۔ لیکن
خدا کی قسم یہ بات میرے دیم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی
نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوئے جائیں گے، کیونکہ میری حیثیت
ایسی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور
تھی کہ اللہ جل مجدہ خواب میں رسول اللہ کو میری پاکدامنی دکھا دیا گیا پس
خدا کی قسم، اسی دوران میں کہ رسول اللہ ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے
اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا
اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی
ثقالت کے باعث سردی کے دنوں میں بھی پسینہ متونیوں کی طرح جاری
ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ سرد و اندھیم رہتے نظر آتے تھے چنانچہ سب
پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما
دی ہے وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کہ

لَهُمَا كَانَ عَلَىٰ مُسْلِمًا يَلْشَنُ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ
فِي أَصْلِ الْعَيْتِ كَذَلِكَ .

۱۳۰۷ . حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَّامَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مُسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ رُوْمَانَ
وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا فَتَا عِدَّةٌ أَنَا
وَعَائِشَةُ إِذْ وَجَّهَتْ إِمْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ
فَعَلَّ اللَّهُ بِغُلَّابٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ
رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي فِيمَنْ
حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ
كَذًا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرْتُ فَخَشِيًّا عَلَيْهَا
فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُثِي بِتَافِضٍ فَطَرَحَتْ
عَلَيْهَا شَيْئًا بِهَا فَفَعَلَتْ بِهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتُهَا الْعُحَى بِتَافِضٍ قَالَ
فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ
فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رَضًا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ
خَلَفْتُ لَأُتَصِّدَّ قُوْنِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَأَتَعَذَّرُوْنِي
مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ لَيُعْقَبَنَّ وَبَيْنِي وَاللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَ
انْصَرَفَتْ وَلَمْ يَعْلَمْ شَيْئًا فَانْزَلَ اللَّهُ
عُذْرًا هَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ
وَلَا بِحَمْدِكَ .

۱۳۰۸ . حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِذَا قُلْتُمْ بِأَيْسَتِكُمْ
وَقُلْتُمْ التَّوَلَّى الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي

اصل نسخے میں مسئلہ ہی کا لفظ ہے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان فرماتی
ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ بھی کہ کسی مدللان ہمارے پاس انصار
کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا
حضرت ام رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا
بھی اس بہتان کے گھرنے والوں میں ہے ۔ انہوں نے دریافت فرمایا
کہ کیسا بہتان ہے پھر اس نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کر دیا حضرت
عائشہ نے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ
بات سنی ہے ؟ جواب دیا ہاں ۔ دریافت کیا کہ حضرت ابو بکر نے

بھی سنی ہے ؟ اس نے جواب دیا ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ
بیسویں ہو کر گر پڑیں وہ جب انہیں پریشان کر رہی تھیں کہ ساتھ بخاری جڑھا ہوا
نصاب میں نے اوپر کچھ ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا ۔ پھر بھی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے ؟
میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ اسے لڑکے کے ساتھ بخاری جڑھ گیا ہے
فرمایا شاید اس تہمت کے باعث ہے جو گھڑی گئی ہے ؟ میں نے جواب
دیا ہاں ۔ پس عائشہ صدیقہ اللہ کن ٹھہ گئی اور کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر
اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو
میرے اندر قبول نہیں کرے گے ۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت
یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے ۔ پس اللہ ہی مدد فرمائے والا
ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں انکا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے
اقد زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت
کے بارے میں آیتیں نازل فرمادیں ۔ حضرت عائشہ صدیقہ
نے کہا کہ مجھ پر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے
اور کسی نے بھی نہیں ، یہاں تک کہ آپ نے بھی نہیں ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اذ تَقُولُونَ بِأَيْسَتِكُمْ
کو کہتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ التَّوَلَّى سے نکلا ہے
جس کا مطلب جھوٹ ہے ، یعنی جب تم ایسی جھوٹی
بات ابھی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور آیت ۱۵) حضرت

مَلِكًا وَكَانَتْ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ
لَا تَنْتَقِلُ فِيهَا.

۱۳۰۹. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَتْ ذَهَبْتُ أَصْبَحْتُ حَسَنًا عِنْدَ عَائِشَةَ
فَقَالَتْ لَا تَسْبِيَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِقُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ
قَالَ كَيْفَ بِنِسْبِي قَالَ لَا سَلَّكَ مِنْهُمْ
كُنَّا نَسْلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ قَدْحَةَ سَمِعْتُ هِشَامًا
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَّيْتُ حَسَنًا وَكَانَ مِمَّنْ
كَثُرَ عَلَيْهِ.

۱۳۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّحْحِي
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَنُ
بْنُ تَابِتٍ يُنَشِّدُهَا شِعْرًا يُشْتَبِ بِأَبْيَاتِ لَهُ وَقَالَ
حَصَانٌ رَأَى مَا تَقْرَأُ بِرَبِّكَ
وَتُصْنِفُ عَرَفِي مِنْ لُحُومِ الْخَوَافِلِ

فَقَالَتْ لِمَا عَائِشَةُ لِمَكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ قَادَنِي لَمَّا أَنْ يَدْخُلَ
عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى
كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ
أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَنَى قَالَتْ لَمَّا تَمَّ
كَانَ يُنَافِقُ أَوْ يَكَايُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی لیکن فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت
زیادہ علم تھا کیونکہ یہ ان کے متعلق ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت
عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا
تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا (میدان شاعری میں) مقابلہ
کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی جو بیانیہ کرنے کی اجازت طلب
کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کہہ کر لے جاؤ گے بہر حال گزرا
ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے تڑے

سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔
رضی اللہ عنہم والرضا نا عنہم

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت
موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنارہے تھے چنانچہ انہوں
نے تشبیہ کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا۔

زبان عقیقہ و سنجیدہ نگو کار
نہیں اس سے کہ یہ نفیست سے گنگار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں
مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت
کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ اور
ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا
عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں
اندھا ہو جانے سے اور کوشا عذاب سخت ہے۔ لیکن
یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے
کفار کا (شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی

جو کہا کرتے تھے۔

غزوہ حدیبیہ اور بیعت رضوان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی

ہوا ایمان والوں کے جب وہ اس درخت کے نیچے

تہا بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۱) سفر ہر سکے۔

تو دوران سفر ان کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں نماز پڑھادی تو ہماری

جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم

عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اس حالت میں

صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی

کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت ہے

اللہ کے برسانے سے اور اللہ کے فضل سے بارش

برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر

کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ

سے بارش ہوئی، تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور

میرا منکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ہی عمرے کئے اور سادے ہی

ذی القعدہ کے مہینے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے

حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں دوسرا

اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جبرائیل جبکہ آپ نے

غزوہ حنین کا مال فلیست تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ

میں اور چوتھا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ

کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔

بَاب ۵ غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ وَقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ

الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ.

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَصَابَنَا

مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ

وَرَسُولُهُ أَفْكَرَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ

مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ

قَالَ مَطَرٌ نَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِيقِ اللَّهِ وَ

بِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكِبِ وَ

أَمَّا مَنْ قَالَ مَطَرٌ نَا بِتَجْوِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ

بِالْكَوْكِبِ وَكَافِرٌ بِي.

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

هَتَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أُنْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ

اعْتَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَرْبَعَةَ عُمَرَاءَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ

حَبَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ

عُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ عُمَرَةً

مِنَ الْجِعْرَةِ أَنْتَ حَيْثُ قَسَمَ عَنَّا يَوْمَ حُنَيْنٍ فِي

ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَبَّتِهِ.

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيدِ يَتِيَّةً فَأَحْرَمَ أَصْحَابَهُ وَلَمْ أَحْرَمِ.

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعْدُونَ أَنَّكُمْ الْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتَحَ مَكَّةَ فَتَحْنَا وَنَحْنُ نَعْدُ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدِيدِ يَتِيَّةً كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ يَوْمًا وَالْحَدِيدُ يَتِيَّةً بِئْرٌ فَتَحْنَاهَا فَلَمْ تَزَلْ فِيهَا قَطْرَةٌ فَلَمْ ذَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَيْبُورِهَا ثُمَّ دَعَا بِأَنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَى وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهَ فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ يُعِيدُ شَرَّهَا أَمْسَدَ رَمَتْهَا مَا يَشْتُنَا نَحْنُ وَهِيَ كَابِتَا.

دیگر اصحاب رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا ارے اللہ عنہم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو اتنا فتحنا مکہ فتح کے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی خبر نہیں لیکن حدیبیہ کے روز جو بیعت رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اس کو شمار کرتے ہیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم چودہ سوار افراد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور وضو کیا اہل فرماں اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

و ان امارت میں بیعت رضوان کے متعلق کئی باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ کہ بدری صحابہ کے بعد بیعت رضوان دسے اصحاب باقی ساری امت سے افضل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کی تعداد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتوں کے مطابق چودہ سوار، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق تیر سوار اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق چودہ سوار تھے۔ اس کے علاوہ ۱۳۱۴ اور ۱۳۱۵ کے مطابق پندرہ سوار افراد تھے۔ تیسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس موقع پر حدیبیہ کنوئیں یا گڑھے میں پانی ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام سنت شکل میں پھنسے صورت حال کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پانی دل کر ان کی شکل کشائی و حاجت روائی فرمائی۔ آپ نے صحابہ کرام کو پانی کس طرح دیا، اس کا ذکر ان متعلقہ روایات میں مختلف وارد ہو رہے، مثلاً:-

۱- حدیث ۱۳۱۳ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے: حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ وضو کیا۔ اہل فرماں اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

۲- حدیث ۱۳۱۵ میں ان سے یہ روایت ہے: جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعابِ دہن ملا، پھر دعا کی ۱۰ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی ساریاں کو سچ کرنے تک سیراب ہوتے رہے۔

۲۔ حدیث ۳۱۶ کے اندر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں ہے: — عرض گزار ہوتے یا رسول اللہ! ہمارے پاس دینار کھانے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ پس وہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دستِ کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت لمبے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور دھو کر رہے۔

۳۔ بخاری شریف کی اسی جلد میں واقعہ کے متعلق حدیث ۴۴ میں حضرت بسوئر بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مردان بن حکم کی روایت میں یوں ہے: آپ نے اُسے (تسلسلہ میں) لٹکا تو وہ پھیل کر حسب سابق رمال دواں ہو گئی یہاں تک کہ حدیث کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی بیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً اُبلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ان احادیث میں اس موقع پر آپ نے شیخ رسالت کے پیروانوں کو جس طرح پانی مرحمت فرمایا اس کے تین طریقے مذکور ہوئے ہیں —

۱۔ آپ نے ایک برتن میں کچھ پانی یا وہ کنوئیں میں ڈالا اور کنوئیں پانی سے بھر کیا۔ — ۲۱۱ آپ نے برتن میں دستِ کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت لمبے کرم سے پانی کے چشے پھوٹ نکلی۔ — ۲۱۲ آپ نے شکایت کرنے والوں کو تیر مرحمت کر کے فرمایا کہ اسے حدیث کے گڑھے میں ڈال دو۔ یہی کیا گیا تو اس تیر سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر یقیناً ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو ان تینوں میں سے کوئی کوئی طریقہ شمار کیا جائے اور کون سے وفد کی تکذیب کر دی جائے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ شان اور بخاری شریف کے راویوں کو حفظِ دیانت میں جو مقام دیا جاتا ہے اس کے پیش نظر تینوں طریقوں کی تصدیق لازم آتی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو باقی دو کی مشیتِ محض افسوس رہ جاتی ہے اور یوں کسی ایک کا متنبہ تعین نہ کر پانے کے باعث تینوں کی تکذیب ہونے لگتی ہے۔ دینِ حالات امام آدمی اس ایک طریقے کو معلوم کرنے اور تینوں میں مطابقت کرنے سے یقیناً عاجز رہ جائے گا۔ ایسے مواقع پر اس کے سوا چارہ کار نہیں کر رہا ہر نبی حدیث یعنی آئمہ حدیث میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔ چنانچہ وہ امام ابن حجر مستطانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری سے اپنی شکل مل کر لکھا ہے یا امام بدر الدین یعنی رحمۃ اللہ علیہ کی عمدۃ القاری کا سہارا لینے پر اس دلدل سے نکل سکے گا یا امام خطیب احمد مستطانی رحمۃ اللہ علیہ کی ارشادِ ساری سے مدد حاصل کر کے مر رہا ہے گا۔

فَاسْتَعْلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا كُنْتُمْ لَا تَقْعَمُونَ۔ (۱۱۶) کا یہی مفاد ہے کہ اور یہی تعلید کی شرعی ضرورت ہے کہ جو بات نہیں مانتے وہ جاننے والوں سے پوچھتے تھے۔ مسائل میں جہاں بات صحت پر مبنی ہے وہ آئمہ مجتہدین پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ ان حضرات میں سے کسی ایک کے فیصلے کو ماننے بغیر چارہ نہیں۔ اسی سے نظمِ ملت قائم رہ سکتا ہے اور اتحادِ امت کی خاطر یہ شرعی ضرورت ہے جس کی افادیت سے انکار کرنا ملتِ اسلامیہ کی بدخواہی اور عہد کی کمی پر مبنی ہو گا۔ بزرگوں اور آئمہ مجتہدین سے منہ موڑ کر جو خود معنی بنے یا عوام اس کو دعوت دے کہ بزرگوں کا ملی سہارا نہ لو بلکہ قرآن

و حدیث پر ہر کوئی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق عمل کرے تو یہ ملت اسلامیہ کے اتحاد کو توڑنا اور سگڑی کا پیمانہ کمونا ہے جس پر عمل کرنے والا حیرت کی وادی میں شتر بے مہار کی طرح پھرے گا اور ہو سکتا ہے کہ احادیث میں ایسے اختلافات دیکھ کر ان سے بدظن ہو جائے اور منکرین حدیث کی جھوٹی میں جا کرے۔ پر وہ گار عالم ہر مسلمان کو مقلدِ سلیم و مقلدِ امیرِ برکات کے فیوض و برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد آیا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سدا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی طرف پڑھنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے۔ پھر اس سے حضرت خود اور ان کی سوا دہیاں کو چھ کرنے تک سب سیراب ہوئے رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے بعد لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے، ایسی ہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابوالجعد) نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَغِيْنِ أَبُو عِيْنِ الْحَدَّادِ حَدَّثَنَا هَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ أَمْبَانَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدْيِيَّةِ أَتَيْنَا وَأَمْرٌ بِمَاءٍ أَوْ الْخَرَفَرِ لَوْ أَعْلَى يَتْرَفَرَحُهَا فَكَوْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافَ الْبُرْقُ فَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفِي يَدَ لَوْ مِنْ مَائِهَا خَافِي بِهِ فَبَصَقَ قَدْ عَافَتْ قَالَ دَعَوْهَا سَاعَةً فَأَمَرُوا أَنْفُسَهُمْ وَبِهَا كَالْمَاءِ حَتَّى انْتَحَلُوا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَدْيِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي مَكُوتِكَ قَالَ فَوَضَّعَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الشَّكْوَةِ فَجَعَلَ اسْمَاءُ يَفُورُ مِنْ سَائِعِهِمْ كَمَا مَثَالُ الْعَيْوُنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ يَجَابِرُكُمْ لَنْتُمْ يَوْمِيذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلَيْسَ لَكُنَّا لَكُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ
يُحْيَى سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا اخْنَسَ عَشْرَةَ
مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ قَالَ
عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَّةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ
كُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أَبْصُرُ
الْيَوْمَ لَا رَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابِعَهُ
الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَ
أَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا
يُحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ
الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ
أَسْلَمُ ثَمَنَ الْمَعَاجِرِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا
عِيْسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ أَنَّ سَمْعَ
مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ يَقْبَضُ الصَّالِحُونَ إِلَّا وَكَانَ
الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبَعِي حِفَالَةً كَحِفَالَةِ
النَّمْلِ وَالشَّعِيرِ لَا يَبْعَاءُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی
ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم (محدیبیہ میں) چودہ سو
افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر
نے خود بتایا ہے کہ جب محدیبیہ کے روزہم نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہمدانی تعداد پر بندہ سو گئی۔ اس
کی ابو داؤد، قرہ نے قتادہ سے روایت کی ہے نیز محمد بن بشار،
ابو داؤد اور شعبہ سے بھی مروی ہے (یہ دونوں ذیلی سندیں ہیں
جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صلت بن محمد، یزید بن زریج، سعید بن
ابو عمرو نے حضرت قتادہ سے روایت کی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
محدیبیہ کے روزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
نہن پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت
ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بسات سے محروم
نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو
افراد کی روایت ائش، سالم نے حضرت جابر سے کی
ہے۔ عبد اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو
بن مرہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرتے
والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل
تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ ہاجر بن کاہٹھوان حصہ
تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابو داؤد نے شعبہ
سے روایت کی ہے۔

قیس بن ابی حازم نے حضرت مرداس بن مالک سلمی رضی اللہ
عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت
کے نیچے بیعت رضوان کی تھی، اگر قیامت کے نزدیک ایک افراد
یکے بعد دیگرے اٹھائے جائیں گے اور ان کے بعد نہ سے بیکار لوگ وہ جائیں
گے، جیسے مجوروں میں لگی سڑی کجور یا بچوں کا چھلکا اور بارگاہ رب العزت
میں ان کی کوئی مقدار و قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمُسَوِّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَجْرَةٍ وَاشْتَهَتْ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِإِذَى الْخُلَيْفَةِ قَلَدَ الْهَدْيَ وَاشْتَعَدَّ وَأُخْرِمَ مِنْهَا لَا أُخْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَحْفَظُ مِنَ الثَّوْرِيِّ الْإِسْحَاقَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي مَوْضِعَ الْإِسْحَاقِ وَالتَّقْلِيدِ وَالْحَدِيثُ مُكْتَلَفٌ

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت سعد بن خضر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان پیر کر خون بہایا اللہ وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جتنی دفعہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے نہ ہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں جہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جویش میرے سر سے چہرے پر گہری ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ روکے جا رہے تھے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے قدیر کی آیت نازل فرمادی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَرَفَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَجِيْمٍ عَنْ نَجَّاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّ ذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ قَالَ نَعَمْ فَا مَرَّةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْخُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يَبْتِنِ لَهُمْ أَنْهُمْ يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفَيْدِيَّةَ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَتَابَتِ رِجْلُهُ مَسَاكِينَ أَوْ يَهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک لڑکیاں عورت ملی جو کہنے لگی اے امیر المؤمنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور مجھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کہیں

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّوْقِ فَلَمَّحَتْ عُمَرُ امْرَأَةً شَابِيَةً فَقَالَتْ يَا مِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْكَ رَأْسِي وَرَجِي وَتَرَكَ صَبِيَّةً صِغَارًا

وَاللّٰهُ مَا يُضِجُونَ كِرَاعًا وَلَا لَهْمُ زَرْعٌ وَلَا
 ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الصَّبْعُ وَأَنَا
 بَيْنْتُ عِفَافٍ بَيْنَ ابْنِ ابْنِ الْغَفَارِ بِي وَحَدِّ شَهِدٍ
 أَبِي الْحَدِيدِيَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عَمُّ وَلَوْ يَنْهَضُ شَقَرٌ
 قَالَ مَرَحَبًا يَنْسَبُ قَرِيبٌ ثُمَّ انْصَرَفَتْ
 إِلَى بَيْتِهَا بِمَنْ كَانَ مَذْبُوظًا فِي الدَّارِ
 فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ غَرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَ
 حَمَلَتْ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَأَتْ لَهَا
 بِخَطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَنَنْتَ عَنِّي حَتَّى
 يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ
 الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرَتْ لَهَا قَالَ عَمُّ تَكَلَّمَكَ
 أُمُّكَ وَاللَّهِ أَيْ لَا رَأْيَ أَبَاهُ هَذِهِ وَآخَاهَا قَدْ
 حَامَرَا أَحْصَنَاءَ مَا نَأَتْ فَانْتَحَاهُ لَوْ أَصْبَحْنَا
 تَسْتَفِي سُلَامًا نَهْمًا فِيهِ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
 شَيْبَةُ بْنُ سَوَادٍ أَبُو عَمْرِو الْفَرَّارِيُّ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
 أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ بَعْدَ آتِيَتِهَا
 بَعْدَ فُلْمِ أَعْرَاقِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَشَرُّ الْيَتِيمِ
 بَعْدُ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
 انْطَلَقْتُ حَاجًّا كَمَا رَأَيْتُ يَقُومُ يُصَلُّونَ كُلُّ
 مَا هَذِهِ الْمَسْجِدُ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ
 بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ
 الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي

انہیں کھلاؤں۔ نہ ان کی کوئی لڑائی زمین ہے اور نہ کوئی دودھ
 کا سجاوہ پس مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مرجائیں میں
 حضرت خفاف بن ایماہ غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے
 والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
 پس حضرت عمر اسی کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے پھر
 فرمایا امر حباب تیرا نسب تو قریشی ہے پھر آپ ایک طاقتور
 اونٹ کی طرف گئے جو گھریں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج
 کی دو بوریاں رکھوا دیں کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اتار
 رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے
 ہوئے فرمایا۔ سر دست یہ لے جاؤ اور اس کے ختم ہونے سے پہلے
 اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ
 امیر المؤمنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر
 حضرت عمر نے فرمایا۔ تجھے تیری مال سے بھلائی تم میں سے اسکے والد اور بھائی کو کچھ
 کہہ دو انہوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کر رکھا پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح
 کی وقت ان دونوں کا حصہ بھی ہم وصول کر رہے تھے (یعنی وہ شہید ہو چکے تھے)
 سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی
 ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی
 تھی) دیکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔
 محمود بن عیسیٰ ان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری
 دفعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

طارق بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے
 گیا تو میرا گزرا ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں
 نے دریافت کیا کہ یہ کونسی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ
 یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بیعت لی تھی جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن
 مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ

میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن

أَبَى أَنْ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهِمَا فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوها وَعَلَيْتُمُوها أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنْ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَجَعَلْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَسِيئَتٌ عَلَيْنَا.

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا قُيُصَّةٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَصَحَّحَكَ فَقَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَرَى وَكَانَ شَرِيكًا هَا.

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاتَاهُ أَبِي بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَزَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُظَلَّةٍ فَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَلَى مَا يَبَايِعُ ابْنُ حُظَلَّةٍ النَّاسَ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو بھول گئے لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے؟ حالانکہ آپ پھر آپ ہیں اور ان سے زیادہ جانتے والے نہیں ہیں۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی تو وہ ہلکی سی آواز سے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

عمر بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعت رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی بارگاہ میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

عباد بن تیم کا بیان ہے کہ جب مرہ میں لوگ عبد اللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبد اللہ بن لید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قِيلَ لَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايَعُ عَلَى ذَلِكِ
أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ شَهِيدًا مَعَهُ الْحَدِيثُ بَيِّنَةً.

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى النَّحَّاسُ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
قَالَ كُنَّا نَعْبُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَنَصَّرَتْ وَلَيْسَ لِلْجَيْطَانِ
ظِلٌّ نَسْتَفِلُّ فِيهِ.

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ لِسَلَّةِ
ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَبِي شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَّيْتَةِ قَالَ
عَلَى الْمَوْتِ.

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ
مُرْنِي لَكَ مَسْجِدَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَهُ.

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ ابْنَ الْعَمَّالِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ بَايَعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
الْكَسْبِيِّ قَالَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیث
میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت
کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا
کرتے اور رجب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ
نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل
کرتے۔

یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا
کہ حدیبیہ کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی
انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

علامہ ابن سیب نے اپنے والد محترم سے روایت
کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ کہتے
خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
کا ثمر پاپا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔
فرمایا اے بھتیجے! تمہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں
کیا کچھ کیا ہے۔

ابو قلادہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن مخاک رضی
اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔
ان حضرات کے ایسے بیانات تھوڑی بہت نعمت کے
طور پر ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
انا فتحناک فتحاً مبیناً کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔
آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

قَالَ الْحَدِيثُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَيْبَةً هَرَمِيًّا
فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ مَثُ
الْكُوفَةِ فَتَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلَّهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَتَحَنَّا
لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَيْبَةُ هَرَمِيًّا فَعَنْ
عِكْرَمَةَ.

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَالِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَجْزَاةَ بْنِ زَاهِرٍ
الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مَعَهُ شَهِدُ الشَّجَرَةِ
قَالَ إِنِّي لَأَذُوقُ نَعْتِ الْقَدْرِ بِالْحَوْمِ الْحُمْرِ إِذْ
نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ
عَنِ الْحَوْمِ الْحُمْرِ وَعَنْ مَجْزَاةَ عَنْ رَجُلٍ مِمَّنْ
مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أَهْبَانُ بْنُ
أَوْسٍ وَكَانَ اسْمُكَ رُكْبَتُهُ وَكَانَ
إِذَا مَجَّدَ جَعَلَ نَعْتُ كُكْبِكِي
وَسَادَةً.

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثَّمَنِ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَتُوا يَسْئَلُونِي فَلَا كُوفَةَ
تَابِعَهُ مُعَاذُ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ بَزْزِ
حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
هَلْ يُقَمُّ الْوُتْرُ قَالَ إِذَا وَتَرْتُ مِنْ أَقْلِهِ

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی تاکہ ایمان والے مردوں اور
ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے؟ شعبہ
فرماتے ہیں کہ میں کو فہ گیا اور پوری حدیث حضرت
قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا
ان سے ذکر کیا، تو فرمایا کہ انا فتحنا لک کی یہ تفسیر حضرت انس
سے اور ہنیئاً مریشاً کا بیان حضرت عمر سے منقول ہے۔

مجزاة بن زہرا سلمی اپنے والد محترم سے روایت کرتے
ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل
تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے
ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اسے لوگو! رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے
منع فرماتے ہیں۔ مجزاة سے روایت ہے کہ ایک بزرگ
جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا
اسم گلامی حضرت ابہان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف
تھی چنانچہ جب وہ سجدہ سے اٹھتے تو اپنے گھٹنے کے
نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار سے حضرت سوبید بن ثمان رضی اللہ
عنه سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان
کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (غزوہ خیبر میں)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس شمع کے پروانے
ستوپہ کر گندہ اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ
سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بن عمر رضی
اللہ عنہ سے دریافت کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل
تھے کہ کیا وتر نماز کا تو ذکر پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے
فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے صبح میں وتر کی پوری نماز پڑھو

تَوَاتُرَ مِنْ آخِرِهِ .

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِيرُ مَعَ
يَلَدٍ سَالَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ
يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ
فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ ثَكَلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ تَزَرَّتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ
ذَلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّكَتُ بَعِيرِي بِهِ
تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ
سَمِعْتُ مَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ
خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أُخْبِرْتُ عَلَى اللَّيْلِ سَوْرَةٌ
لَهُي

أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
فَعَرَفْتُ أَنَّ قَاتِلَكَ لَكَ فَتَحَاتُّبَيْنَا

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ جِئْتُ حَدَّثَ
هَذَا الْحَدِيثَ حَقَّقْتُ بَعْضَهُ وَتَبَتَّنِي مَعَهُ
عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّسَوِيِّ
مُخَرَّمَةً وَهَذَا ابْنُ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا
عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا أَخْرَجَ النَّسَائِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْيَةِ فِي بَعْضِ
عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا آتَى
ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ

تَوَاتُرَ مِنْ آخِرِهِ .

زید بن اسلم اپنے والدِ معتمر سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات
حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے یہی حضرت
عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات
دریافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری مرتبہ
پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا تیسری مرتبہ عرض گزار
ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں
کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے یہی مرتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ تجھے
جواب سے محروم رکھا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
اونٹ کو نیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔
مجھے یہ ڈر تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل
ہو جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے بکارا حضرت عمر
فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں
قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ غیر میں نے رسول اللہ کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات
مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح) ہے جو مجھے ان تمام
چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے یہ
آیت تلاوت فرمائی بیشک ہمنے تمہارے لئے روشن حدود میں فتح فرمادی۔
سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے وقت میں
نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اور
بعض صحابہ میں بھول گیا تھا۔ تو معمر نے مجھے پوری یاد کروادی
اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور
انہوں نے مسود بن مخزوم اور مردان بن عجم سے۔ دونوں میں
سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔
دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر مکہ
جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور

وَأَحْرَمَ مِنْهَا يَحْمَرَةً وَبَعَثَ عَيْتًا
لَهُ مِنْ خِزَاعَةٍ وَمَا الْقَيْقُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يَغْدِيرُ الْأَشْطَاطَ
أَتَاهُ عَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ قَرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ
جُمُوعًا وَفَدَّ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيثَ وَ
هُوَ مَقَاتِلُكَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ
وَمَا يَنْعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا لِي بِهَا مَا مَنَى
عَنِّي أَتَرُونَ أَنَّ أَمِيلًا إِلَى عِيَالِهِمْ وَ
ذُرِّيَّتِي هُوَ لَا يَزَالُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ
يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ قَاتَلْتُمْ كَانَ
اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ فَتَدَا قَطَعَ عَيْتًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَالْأَتْرَكَنَاهُمْ مَحْدُومِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْتَ قَامِدًا إِلَى
الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا
حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَمَنْ صَدَّكَ
عَنَّا قَاتِلْنَا قَالُوا امْضُوا عَلَى أَسْمِ
اللَّهُ.

کو ہارسہ پناہ کو ہاں پھر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے
کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص (سہیل بن سفیان)
کو قریش کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط کے
مقام پر پہنچے تو جاسوس نے اگر بتایا کہ قریش آپ کے لئے جمع ہو رہے
ہیں اور انہوں نے آپ کی خاطر بہت سے لشکر اکٹھے کر لئے ہیں۔
وہ آپ سے لڑنے بیت اللہ سے روکنے اور تہذیب بننے کے لئے
تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال میں کیا
مجھے کافروں کے اہل و عیال پر ملنا کر دشمنی چاہیے جو ہمیں
بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں، اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے
لئے آئے ہوں تو تمہارے عزیز و مل ہم سے ساتھ ہے جس نے ہمارے
جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں
ایسا بھڑکائیں گے جیسے لڑائی سے بھاگے ہوئے حضرت ابو بکر
عزیز گزرا ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا قصد
کیسے نکلیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے لڑنے کے لئے
نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی جانب قدم بڑھائیں اور
جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑنے کے لئے تیار
ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اچھا اللہ کا نام لے کر
جہل پڑو۔ (یعنی حضرت ابو بکر کی رائے سے آپ نے اتفاق
فرماتے ہوئے چلنے کا حکم فرما دیا)

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مردان بن حکم اور
حضرت سعد بن خزيمة رضی اللہ عنہما سے سنا۔ دونوں حضرات
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عروہ حدیبیہ کی خبر دیتے
ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے حوالے سے جو
مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ
کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے
درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معینہ مدت
کے لئے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوائی
چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آجائے، خواہ وہ
آپ کا دین ہی قبول کرے، تب بھی آپ اسے ہماری طرف

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي آخِي ابْنُ شَرِيَابٍ عَنْ عَمِّهِ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ شَدَّ سَمِيعَ
مَدْرَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّمَ ابْنَ
مَعْرُومَةَ يُخْبِرَانِ خَبِيرًا مِّنْ خَبِيرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ
الْحَدَيْبِيَّةِ فَكَانَ فِي مَا أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِيلَ
بْنَ عَمْرِو وَيَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ عَلَى

قَضِيَّةَ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيهَا اشْتَرَطَهُ بَيْلُ
 بَنِي عَمْرِو وَاتَّهَتْ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
 وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
 وَخَتَمْتَ بَيْتَنَا وَبَيْتَهُ وَأَبَى سَهْلٌ أَنْ
 يَقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكَبَّرَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَ
 امْتَعْصَمُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَكَلَّمَا أَبَى سَهْلٌ
 أَنْ يَقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَمَرَّ لَا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَحْشٍ بَنَ
 سَهْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سَهْلٍ بَنِ عَمْرِو
 وَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَمَرَّ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا مَا ذَكَرْنَا فِي ذَلِكَ
 الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتْ الْمُؤْمِنَاتُ
 مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ مِنْهُنَّ
 عَقِبَةُ بِنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِنْ خَدِجَةَ رَا حَتَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
 عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ
 حَتَّى أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ
 مِمَّا أُنْزِلَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَأَخْبَرَنِي
 عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ
 الْأَلَمِيَّةِ يَا أَيُّهَا الشَّيْءُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
 وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَّغْنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ
 رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو
 اس شرط کو رکھوئے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے معاہدہ و تصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ
 اس کا یہ طرز عمل مسلمانوں پر گراں گز رہا تھا اور وہ ناراضگی
 کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی
 رہی جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ
 ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 یہ شرط بھی نکھوا دی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو
 ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی رد پر لوٹا دیا۔
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا
 اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔
 اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آئے لگیں،
 جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں،
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے
 آئیں اور وہ بالغہ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے
 کہ اسے ہمارے طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ
 اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل
 فرمائی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر
 نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زویرہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس
 ارشاد خداوندی تحت سے غیب کی خبریں بتاتے والے
 (نبی) جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں ابن شہاب اپنے
 چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب
 اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب
 وہ غریبہ لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے ابوبی
 بیولوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت

إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَا جَرَمِنَ
أَزْوَاجَهُمْ وَبَلَعْنَا إِنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ
يَطْرُقُ

۱۳۳۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا
مِنَ الْفَتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ
صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بَيْتِهِ
مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَامَ
الْحَدِيثِ

۱۳۳۱. حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
أَهْلَهُ. وَقَالَ إِنْ جِئِلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارٌ قُلَيْسٍ بَيْنَهُ
وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ

۱۳۳۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ
أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ
عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ رَحِمَهُمَا وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ
أَسْمَاءَ عَيْلٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ
أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ
أَقَمْتَ الْعَامَ فِتْرَتِي أَخَافُ أَنْ لَا
تُصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ
كُفَّارٌ قُلَيْسٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر پھر ان کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی
اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ
رجب حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن عمر کے یزید
پلیدی کی حمایت میں برسرِ بیکار تھا، میں عمرہ کے ارادے سے
نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم وہی
کچھ کریں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہجرت میں کیا تھا۔ ایسے انہوں نے بھی عمرہ کا احرام
باندھ لیا کیونکہ مدینہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور
فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل
ہوئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے
میں (مدینہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر اپنے یہ آیت
پڑھی۔ بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔
(سورہ الاحزاب، آیت ۲۱)

علیہ اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے
مروئی ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن عمر کے بعض صاحبزادے انکی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ
اس سال عمرہ کے لئے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ
بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مدینہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش
حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچے دیا تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو فوج فرمایا اور سر مبارک
منڈوا لیا نیز آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر منڈائے پھر انہوں
(حضرت ابی عمر) نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

سَمِعْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آيَةً وَحَقَّقَ
وَقَصَّرَ أَمْرًا بِهِ وَقَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي
أَوْجَبْتُ عُمَةً فَإِنْ خِلْتُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ جِئْتُ مَبِيتِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً شَعْرًا
قَالَ مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ
أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَاجَةً مَعَ عُمَةٍ لِي فَطَافَ
طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعِيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ
مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ
سَمِعَ النَّضَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَةَ وَلَيْسَ
كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَةُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى قُرَيشٍ عِنْدَ رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ
عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَةُ لَا يَدْرِي أَيُّ يَدٍ
فَيَأْتِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَخَرَّ ذَهَبًا إِلَى النَّفَرِ
فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَةَ وَعُمَةُ يَسْتَلِيمُهُ لِلْقِتَالِ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ
فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ
الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ ، أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَةَ وَقَالَ هِشَامُ
ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ

اور پر واجب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اہل بیت اللہ کے
درمیان شامل نہ ہوتے تو میں طواف کروں گا اور اگر وہ
شامل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ بخود ہی دیر تو آپ
چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور
عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں
نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اور پر واجب کر لئے ہیں۔ پس
انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی، یہاں تک
کہ دونوں کا احرام کھول دیا، یعنی دو الحجہ کی دوسری تالیف
کون حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا،

ناقص کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت
عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عمر کے پہلے اسلام
قبول کیا تھا (یعنی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر نہیں
ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر
نے حدیبیہ کے روز حضرت عبداللہ کو ایک انصاری عورت
سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ لوقت ضرورت اس پر
سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر
کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے
بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر
ہو گئے، حضرت عمر اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہوئے تھے۔
انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے
نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ جلدیے
اور حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے اصل بات
جس کا بعض لوگوں نے یوں تشکیک بنالیا کہ حضرت ابن عمر اپنے
والد حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوئے ہوئے۔ ناقل نے ابن عمر
سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے سائے میں

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ
كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ تَشْفَعُونَ فِي ظِلِّ
الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ
يُبَايِعُونَ فَبَايَعَهُمْ سَجْعَةً إِلَى عَمْرَةَ فَخَذَرَهُ
فَبَايَعَهُ.

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ ظِلَافَ فُطُفْنَا
مَعَهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَشْتَرِيهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا
يُصِيبُهُ أَحَدٌ يَشْيُ بِهِ.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ
مُغُولٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصْبِينَ قَالَ قَالَ
أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ
مِنْ صَقِيقِ اسْتِئْذَانِهِ لِنَسْتَعِيرَهُ فَقَالَ
اقْبَلُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَرِنِي
جَنْدَلٍ وَلَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ أُرْدَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُ
لَرَدَدْتُ وَإِنَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا
مَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاقِبِنَا لِأَمْرِ
يُقْطَعُنَا إِلَّا أَسْهَلُنَا بِمَا إِلَى أَمْرِ
نَعْرِضُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسَدُ
مِنْهَا خَصْمًا إِلَّا أَنْفَجَرْنَا عَلَيْهِ خَصْمًا

ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا اگر
اسے عبد اللہ جاکر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں ؟
میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے
بیعت کر لی۔ جب میں اپنے والد ماجد حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر بیعت کر لی۔

اسمعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے (حدیبیہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔
پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز
پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے مفاہروہ کے درمیان
سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے
تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف
جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور
حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا
کہ اپنی رائے پر نا ازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ
کے دن ابو جندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے
پس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے
کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا
رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام
کے لئے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواہیں رکھیں تو وہ آسان ہو گیا اور اسکا
وہی نتیجہ نکلتا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے لیکن اب ہم ایک گوشے سے
فساد کو روکتے ہیں تو دوسرے گوشے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کے
باعث سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس شخص کو کیسے
سمجھائیں (حالات کچھ اس درجہ الجھجھکتے تھے کہ بڑے بڑے مدبر

مَا نَذَرْنِي كَيْفَ نَأْتِي لَهٗ.

۱۳۴۶. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمِيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحَدِيثِيَّةِ وَالْقَبْلِ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءُ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينِ أَوْ اسْكُنْ لَيْلِيَّةً قَالَ أَيُّؤْبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ.

۱۳۴۷. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي يَسْحَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِيَّةِ وَهَجَرُ مَعْمُونٍ وَفَتَدَّ حَصْرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَّةٌ فَجَعَلْتُ أَهْوَأَ تَسَاقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءُ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ أَنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَعِدِّيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ.

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعَمْرِيَّةَ

۱۳۴۸. حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَارِيحٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابھی انہیں سمجھانے سے خود کو مجبور شمار کرنے لگے تھے۔

ابی ابی ایسی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جو میں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوڑیں تھیں تکلیف دہتی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈا لو اور تین روزے رکھ لینا یا پھر مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ابوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کونسی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

عبدالرحمن بن ابی ایسی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوڑیں چہرے پر گر رہی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوڑیں تھیں تکلیف دہتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ (قدیر) دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶)۔

عُكْلٍ أَوْ عَمْرِيَّةَ قِبَالٍ كَذَا كَرَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکْل اور قبیلہ عَمْرِيَّة کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے اور نبی کریم

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثُوا
أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعَمَّيْنَةَ قَدِمُوا
الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ
إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ
رِيفٍ وَاسْتَوَخَّمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُودٍ
وَمَاءٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ
فَيُشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا
فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاجِيَةَ الْحَدَّةِ
كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا
رَأْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اسْتَأْقُوا الذُّودَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الْقَلْبَ فِي
أَثَرِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَسَمَوْا أَعْيُنَهُمْ
وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَكُرِّهُوا فِي نَاجِيَةِ
الْحَدَّةِ حَتَّى مَا تَرَوْا عَلَى حَالِهِمْ قَالُوا
قَتَادَةُ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحْكُتُ عَلَى
الصَّدَقَةِ وَيَنْتَهِي عَنِ الْمُحَلَّةِ وَقَالَ
شُعْبَةُ وَأَبَانٌ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ
عَمِّيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَالْيُؤُوبُ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ النَّسْرِ قَدِمَ مَنَافَرُ مِّنْ
عُكْلٍ

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْخَوْضِيُّ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَوِيدٍ حَدَّثَنَا الْيُؤُوبُ
وَالْحَجَّابُ الصَّنَوَاتُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ
رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے
اسلام قبول کر لیا پھر عمر بن غزادہ نے کہا نبی اللہ! ہم دودھ
دینے والے جانور رکھتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں اور
مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند
دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا
حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر
چلے جائیں اور وہاں ان اونٹیوں کے دودھ وغیرہ پر
گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب
مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے منحرف ہو کر پھر کافر
ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے
اونٹیوں کو لے کر دوڑ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو ان کی اس کثرت کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں
پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ
انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیاں پھیر دی جائیں
ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی
انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی
اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات
پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دینے
لگے تھے اور مثل کر لے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان،
حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ
تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر، ابوب، ابو قلابہ نے حضرت انس
سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے تھے۔

حجاج صوان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو قلابہ نے حدیث
بیان کی جو ابو قلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور شام کے
اندلس کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لوگوں سے
مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں
تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ
النَّاسَ يَوْمَ مَا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ
الْقِسَامَةِ فَقَالُوا حَقُّ قَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ
قَبْلَكَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سِرِيرَهُ فَقَالَ
عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيُّنَ حَدِيثٍ أَنَسِرُهُ
فِي الْغَرَنِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ آيَاتُ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ مُهَيَّبٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ غَرَمِيَّةٍ وَقَالَ
أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عَكْلٍ ذَكَرَ
الْقِصَّةَ.

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور
آپ سے پہلے خلفائے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے پس
عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلہ والوں کے متعلق حضرت
انس کی حدیث کدھر جائے گی؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ
تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے
بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبد العزیز بن صہیب نے جو
حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور
ابو قلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ
بیان کیا ہے۔

بِفَضْلِهِ تَعَالَى سَوْلُهُ وَأَيُّهَا خَتَمُهُ

WWW.MUSLIM.ORG

پارہ ۱۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَدَرِ وَهِيَ
الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ ثَلَاثَ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ مِيعَتُ سَكَنَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ
يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّ بِالدُّوَى وَكَانَتْ
لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعِي بَنِي قَدْرِ
قَالَ فَلَقِيَنِي عَلَامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْبٍ فَقَالَ
أَخَذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ
مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غُلْفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
يَا صَبَا حَاهُ قَالَ فَاسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَدَيْتِي الْمَدِينَةِ
شَرًّا نَدَّاهُ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَذْرَكَهُ هُوَ وَقَدْ
أَخَذُوا وَيَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْبِعِهِمْ يَتَّبِعُونِي
وَكُنْتُ سَامِيًا وَقَوْلُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ . أَيْتُومَرُ يَوْمَ
الرَّحْمِ . بَارَكْتَ بِحَدَّثِي اسْتَفْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ
وَأَسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بَرْدَةً . قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
قَدْ خَبَّيْتُ الْقَدْرَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَبَيْتُ الْإِيمَانِ
السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَنَكُنْتَ فَاسْجِعْ قَالَ
شَرَّ جَعْنَا وَبَرَّ دُفِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ .

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَدَرِ يَوْمَ غَزْوَةِ ان لوگوں سے
سے ہوا جو غزوہ خیبر سے تین روز پہلے رسول خدا کے کچھ
اونٹوں کو بھگا کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حبشہ کی
افان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر چراگتی تھیں۔ اسی اثنا
میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا اور اس نے
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب
دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صبا حاہ
کہہ کہ تین مرتبہ حوبہ امیجی آواز لگائی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گوشے
میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی جانب
لپکا، یہاں تک کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا
رہے تھے۔ پس میں نے تیر چلانے شروع کر دیئے اور تیر اندازی
کرنے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوا۔ آج ہلاکت کا دن
ہے ایسی یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے اونٹنیاں پھڑاپیں
اور انکی تین چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بھرنی کریم بھی تشریف لے گئے
اور کہتے ہیں حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ تھے میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! میں نے انہیں
پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔ پس انکے تعاقب میں چند حضرات
کو روانہ فرمایئے۔ اپنے فرمایا اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں بھگا دیا تو اب اس
بات کو چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ نے

غزوہ خیبر

بیشربین یسار کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن نعمان نے

انہیں جیادیکر وہ عذوہ فجیر کے لئے نبی کریم کے ہمراہ نکلے۔ یہاں تک کہ جب ہم سہا کے قریب پہنچے جو فجیر کے بالکل نزدیک ہے تو ناز مصر بلوچی پھر آپ نے بچا ہوا نازو راہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس سگروں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے سگروں کو لے گئے۔ ہمیں آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر ناز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کئی قرانی لہذا ہم نے بھی کئی کر لی اور ناز پر بھی ایک دوبارہ وضو نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے، ہم لات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (میرے بھائی) حضرت عامر سے کہا اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حمدی خوانی کرنے لگے کہ

توبہ است گردن فرما تا میرے پروردگار کیسے بن سکتے تھے ہم بندے طاعت گزار
نہ نماز پروردی پڑھان ہم ہوتے ہیں مومنوں کے یا مقابل سے ہمیں صبر و قرار
ہم پر نازل کر سکیں اے سرے رب مغفور۔ کافروں کے دین باطل سے دلیل ہم مدد کرنا
حملہ آور ہم پر ہو جاتے ہیں ظالم ہار بار

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حمدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ وہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگا کہ ان کے لئے شہادت واجب ہوگئی۔ یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کر لینے دیتے۔ بہر حال ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران نازو راہ کی قلت کے باعث بھوک نے ہمیں خوب تنگ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح عطا فرمائی جس بعد ہم قتیاب ہوئے اس بعد شام کو ہم نے بڑی آگ جلائی تو نبی کریمؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کبھی آگ ہے؟ اس پر ہم نے کہا ہاں ہے ہوا لوگوں نے جواب دیا گوشت دریافت کیا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا گوشت

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَارَانَ سَوِيدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كُنْتَ بِالْقَوْمِ مَبْأَرٍ وَهِيَ مِنْ أَذْنَى خَيْبَرَ صَلَّى النَّصْرُ ثُمَّ دَعَا بِالْأَمْرِ وَأَذْنَى خَيْبَرَ يُؤْتَى بِاللَّيْثِيِّينَ فَأَمْرِيهِ فَتَرَى فَأَكَلُوا وَكَانُوا تَقَرُّ قَامَرِي النَّعْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضًا ثُمَّ صَلَّى وَكُرَّ يَتَوَضَّأُ

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمَرَّ نَاثِلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِيَا مِرَّ يَاعَامِرُ لَا تَسْمَعُنَا مِنْ هُنَا هَاتِكَ وَكَانَ عَامِرُ رَجُلًا شَاعِرًا فَذَلَّ يَجِدُوا بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْ أَنَّكَ مَا أَهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَكَيْنَا فَاعْفُ رِقْدَ آذَانِكَ مَا أَبْقَيْنَا وَتَبَتِ الْأَقْدَامُ لَنْ لَا نَقْتِ وَأَبْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا جِئْنَا بِمَا أَبْقَيْنَا وَبِالْصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ فَأَنُوعَامِرُ مِنَ الْأَكْوَاعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ بِأَنْبِيَّ اللَّهِ كَوْلَا أَمْتَعُنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتْنا حُمُومٌ شَدِيدَةٌ فَفَرَّ النَّاسُ فَتَحَّهَا عَلَيْهِمْ فَوَلَّوْا فَمَسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ الْبُيُوتُ عَلَى آتِي شَيْءٍ بِتَوْقِيدِ دُونَ قَالُوا عَلَى لُحْمٍ قَالَ عَلَى آتِي لُحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرٍ إِلَّا نَسِينَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ يَقُوهَا وَكَثِيرُهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَهْدِي يَقُوهَا وَنَفْسِيهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا نَصَبَتْ الْقَوْمُ مَكَانَ

سَيِّفٌ عَامِرٌ فَصَيَّرَ أَفْتَنًا وَلَئِنْ سَأَلْتَهُ يَهُودِيٌّ لَيَضْحِكَنَّ
وَيُزَجِّعُهُ ذُبَابٌ سَيْفُهُ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ
فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ سَرَّافِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِبِدْيِ
قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ كَذِبًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي سَرَّافِي
عَامِرٌ أَحْطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذِبَ مَنْ قَالَ كَذِبًا لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمْعَ بَيْنِ أَصْبَعَيْهِ
لَهُ لِيَجَاهِدَ بِجَاهِدِ قُلْ عَوْنِي مَشْنِي بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا.

۱۳۵۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ مُتَيْمِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى خَيْبَرَ لَيْلًا
وَكَانَ إِذَا آتَى قَوْمًا يَكِيلُ لَمْ يُغَيِّرْهُ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا
أَصْبَحَ حَدَّثَتْ أَيْهُوَ بِمَسَاجِدِهِ وَمَكَاتِهِ فَوَلَمَّا
رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدًا وَآلُ خَيْمِيسَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِيبَتُ خَيْبَرَ لَنَا إِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَةِ قَوْمِ فَسَاءَ الْمُنْدَرِينَ. أَخْبَرَنَا
صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ بِكَرَّةٍ فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالسَّاحِي
فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدًا وَآلُ خَيْمِيسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِيبَتُ خَيْبَرَ لَنَا إِذَا
نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمِ فَسَاءَ الْمُنْدَرِينَ
فَأَصْبَحْنَا مِنْ لَحْمٍ الْحُمُرِ فَخَذَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَا لَكُمْ عَنْ
لَحْمِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ.

۱۳۵۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَوْهَابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ

قَالَ مِيشِكُ كَرَامَتِيَاں دھوڈا لیں یہ فرمایا چلو اس طرح کہ لو جب مسلمانوں
نے صفت بندگی کی تو چوڑے حضرت عامر کی تلوار بھونکی تھی، لہذا وہ دین جنگ
انہوں نے تلوار بادی تو ایک یہودی کہہ بندگی پر تھی لیکن چھٹ کر اسکی دھار
انکے اپنے گھنے کی چھنی پر آگئی جس کے باعث یہ جان بحق ہو گئے حضرت سلمہ کا
بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر رسول اللہ نے
میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ
آپ پر قربان، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال خالص ہو گئے ہیں
نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اُس نے غلط کہا ہے کہ اسے تودو گنا اجر ہے۔
پھر اسکی دو انگلیوں کو صحیح کر کے فرمایا وہ راہ خدا میں جانفشانی کئے والا مرد

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رات کے وقت خیمہ کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ
رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے جب صبح کے
وقت یہودی اپنی کھادی اور زنبیلین وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں
نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، محمد کی تم محمد اور انکی فوج ہیں نبی کریم
نے فرمایا کہ خیمہ برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں
تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے حضرت انس بن مالک فرماتے
ہیں کہ جب خیمہ کے مقام پر پہنچیں صبح ہوتی تو وہاں کے باشندے اپنی کھادیاں
وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، محمد کی تم محمد اور ان کی فوج نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیمہ برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی
قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ
جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے
منادی کرنے والے نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے
رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت
کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

مَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلْتَ الْخَمْرَ فَسَكَتَ ثُمَّ آتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَكَلْتَ الْخَمْرَ فَسَكَتَ ثُمَّ آتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أَكَلْتَ الْخَمْرَ فَصَرَ مَضْجًا دِيًّا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِيكُمُ عَنْ لُحُومِ الْخَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَكَفَيْتُمُ الْقُدُورَ وَرَأَيْتُمَا لَتَقُورِيَا لِلنَّعِيرِ -

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرَ يَغْلِسُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ قَسَاءُ صَبَاحِ الْعُنْدَرِينَ نَحْدَجُوا يَسْمُحُونَ فِي السَّكَاكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الدَّارِيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دُخَيْلَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جُمَيْلٍ لَهَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ قُلْتَ لَا نَسِ مَا أَصْدَقَهَا فَحَرَكْتَ ثَابِتَ رَأْسَهُ تَصَدِّقًا لَهَا -

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا - فَقَالَ ثَابِتٌ لَا نَسِ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا -

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَهْدِي بْنِ سَعْدٍ أَسَاعِدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْتَقَى هُذُلًا الْمُشْرِكِينَ فَاقْتُلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُسْكِهِ وَمَالَ الْأَخْزَدُونَ إِلَى عُسْكِهِمْ وَفِي أَهْتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گدھے کا گوشت کھایا گیا ہے۔ آپ خاموش۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ گدھے کا گوشت کھایا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھاپی کر ختم بھی کر دیا گیا پس آپ نے ندا کرنے طے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کرو کہ اللہ کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس بائٹیاں لٹ دی گئیں اور سوقت گدھوں کا بہت سا گوشت بچا یا جا رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے نزدیک صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا اللہ اکبر، خیبر پر باد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی طرح خراب ہو جاتی ہے یعنی قسمت بھوٹ جاتی ہے یہ سنکر اہل خیبر بھی کوچوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دھرم گلی کے صحابہ میں آئیں جو بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آنا دیکھ کے ان سے نکاح کر لیا اور آذادی ہی ان کا مقرر کیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو محمد! آپ نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہی کیونکہ انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودی مشرکوں کے درمیان حُصْنِ کی لڑائی ہوئی جب ربوہ وقت شام، رسول اللہ اپنے لشکر میں اوروں کے ساتھ نئی افواج میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک دو کافروں کو دیکھتا تو چشم زدندہ میں انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی عیادت نہ کر گئی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

وَسَمِعَ رَجُلًا لَا يَدْرِي لَمْ يَشَافَهُ وَلَا قَادَهُ إِلَّا اتَّبَعَهَا
يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجَزًا وَمَا أَتَوَّرًا أَحَدًا كَمَا أَجَزًا
فَلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ
قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ
أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجَرَحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا أَفَا سَتَعْجَلُ
الْمَوْتُ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ شَدَائِيهِ
ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الدَّخُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ
أَنفَاتَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ
فَقُلْتُ أَنَا كُفْرِي بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جَرَحَ
جُرْحًا شَدِيدًا أَفَا سَتَعْجَلُ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَفْسَهُ
سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ شَدَائِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ
عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فَيَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۳۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّسَائِبِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مَا أَخْبَرَكُمُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ
مَعَهُ يَكُونُ الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قُلْتُ
حَقَّ الْقِتَالُ قَاتِلُ الرَّجُلِ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى
كَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَدْقَابُ
فَوْجِدًا الرَّجُلَ أَلَا الْجَرَاحَةُ فَأَهْوَى بِبِيَدِهِ إِلَيْهِ
كَفَّ يَدَهُ فَاسْتَخَرَجَ مِنْهَا سَهْمًا فَخَرَجَ بِهَا نَفْسَهُ
فَاسْتَدْرَجَ جَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

آج میں ان کا نام فلاں نے دکھا یا ہے اتنا دور کوئی نہیں دکھا سکا۔ امیر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن ہے وہ دوزخی۔ پس ہم میں
سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کے ساتھ نہ ہوں گا۔ راوی کا بیان ہے
کہ یہ اس کے ساتھ نکلے جب وہ ٹھہرنا تو یہ بھی ٹھہرتے اور جب وہ
دوڑنا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس
پر ظاہر مجاہد شخص کو ایک گمراہ گمراہ آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، یعنی
اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی ٹوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر
اپنا سالا بوجھ تلوار پر ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس عمرائی کرنے والا
شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا
ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بات کیا ہوئی
ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے،
تو یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس
کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پس میں اسی جستجو میں اس کے ساتھ
رہا پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اس نے مجھ میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی
زمین پر رکھی اور اس کی ٹوک اپنے سینے کے درمیان رکھی پھر اس پر
اپنا سالا بوجھ رکھ کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا
کہ ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے
لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں جہنمی جیسے عمل
کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سفر وہ خیبر
میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے
ہاتھ میں فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ جب میدان کا دروازہ گرم ہوا تو اس
آدمی نے خوب جوا خردی دکھائی مگر کار سخت زخمی ہو گیا پس بعض
حضرات کو فرمان رسالت میں شک گزرنے لگا لیکن جب اس
آدمی کو زخموں کی تعلیف نے یہ قرار کیا تو اس نے اپنے ترکش میں
ہاتھ ڈال کر نیزہ نکالا اور اسے اپنے گھنے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی
سے باہر گئے رسالت کی جانب دوڑے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھا یا ہے۔ فلاں شخص نے
اپنے گھنے میں نیزہ گھونپ کر خودکشی کر لی ہے آپ نے فرمایا فلاں!

صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ أَمْحَرَفَلَانْ فَقَتَلَ نَفْسَهُ
فَقَالَ قُمْ يَا فَلَانْ فَإِنَّ أَنَّهُ لَا يَدُ خُلَّ الْجَنَّةَ
إِلَّا مَوْتًا إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْكَافِرِينَ بِالْزُجَلِ الْفَاجِرِ
تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَيْبَةُ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَاهُ دِيرَةَ قَالَ شَهِدْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَالَ ابْنُ
السَّيِّدِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَاحِبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ
كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھڑے ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا
مگر ایمان والا بیشک اللہ تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا
ہے۔ اسی طرح محمد زہری، شیبہ، یونس، ابی شہاب، ابن مسیب،
عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم
غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ہمراہ موجود تھے۔ ابن مبارک، یونس، زہری،
سعید بن مسیب نے نبی کریم سے مسلسل روایت کی ہے۔ اسی طرح
صالح، زہری، زبیدی، زہری، عبدالرحمن بن کعب، عبید اللہ بن کعب
نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ
سعید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اسے مسلسل روایت کیا ہے۔ (مذکورہ اسناد میں
یہ واقعہ غزوہ خیبر کا بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض روایات
میں غزوہ حنین کا بتایا ہے)۔

وہ اس حدیث سے اشارہ معلوم ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ کون بنتی
ہے اور کون بھی نہیں، اسی وجہ سے تو آپ نے جہانمندی سے جہاد کرنے والے اس مسلمان کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ جہنمی ہے اور اسی کے مطابق
ہوا کہ وہ خود کشی کر کے جاں بحق ہوا۔ یہ واقعہ آگے حدیث ۱۳۶۱ میں بھی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید وہ منافق تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسَ عَلَى وَادٍ
فَدَعَوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَبُّدَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ
أَهْمَ وَلَا عَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ
مَعَكُمْ وَإِنَّا خَلْفُ دَابَّتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَبَّحَنِي وَأَنَا أَقُولُ لِلْأَحْوَلِ وَالْأَقْوَى إِلَّا بِاللَّهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر حملہ آور ہوئے یا یہ فرمایا کہ جب
خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو لوگ ایک دادی میں پہنچ کر بلند آواز سے یہ
تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جافوں پر نرمی کو قائم کی ہر سے باطنی حاضر
کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جو سننے
والی اور قریب ہے۔ یزود تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری
فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی سوا کسی کے بھی تھا، پس آپ نے مجھے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا، تو مجھ سے فرمایا۔ اے
عبداللہ بن قیس! میں عرض گزار ہوں یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔
فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں

ہیں سے ایک ہزار ہے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ
 (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان
 فرمادے۔ فرمایا۔ وہ لاشوں و لا قوت الا باللہ
 ہے۔

یزید بن ابی سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع
 رضی اللہ عنہ کی پٹلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا
 کہ اسے ابو سلمہ! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا یہ مجھے غزوہ خیبر
 میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت
 آپ پہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
 ہو گیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اس تک
 کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ
 (غزوہ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی آپس میں ٹکر
 ہوئی تو (شام کے وقت) ہر فریق اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ
 گیا۔ پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکاذ کا مشرک
 کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ چھپا کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ
 اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج جتنا کام فلاں نے دکھایا
 ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جہنی ہے۔ پس لوگ
 کہنے لگے کہ اگر وہ جہنی ہے تو ہم میں سے جتنی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں
 میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ میں صوبت حل کا جائزہ لینے کی غرض سے
 اس کے ساتھ رہونگا خواہ یہ تیز پہلے یا آخر سے۔ یہاں تک کہ وہ آدمی
 زخمی ہو گیا۔ پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین
 پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا
 اور یوں خود کشی کر لی۔ پس جائزہ لینے والے آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں
 حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں
 اپنے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ
 عرض کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک ایک آدمی جہنیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے
 جیسے لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ جہنی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ
 لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنی ہے۔

فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِي قَبِيْسٍ قَدُنْتُ كَبَيْتِكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ كُنُوزٍ كُنُوزِ الْجَنَّةِ
 قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا لَكَ أَبِي حَافِي قَالَا لَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَا رَأَيْتُ أَشْرَ ضَرْبٍ
 فِي سَاقِي سَلْمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ
 الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةُ أَصَابَتْ بَنِي يَوْمَ خَيْبَرَ
 فَقَالَ النَّاسُ أَصِيبَ سَلْمَةُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَتَّ فِيهِ ثَلَاثَ لَفَافَاتٍ لَمَّا
 اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى اسَاعَتْ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
 ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ اتَّقَى النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ
 مَغَازِيهِ فَأَقْتَلُوا أَضَالَ كُلَّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ
 وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً
 وَلَا فَاحْذَةً إِلَّا ابْتَعَهَا فَضَرَّهَا بِسَيْفِهِ۔ فَعِيلَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجَدَّ أَحَدًا هَكَذَا أَجَدَّ فَلَانٌ
 فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَانُوا آيَاتًا مِنْ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ إِنَّ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ
 مِنَ الْقَوْمِ لَا تَتَّبِعْنَهُ فَإِذَا اسْرَعَ وَابْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ
 حَتَّى جِدَّ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ فِصَابَ
 سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ تَدَائِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ
 عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ
 فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
 بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَرَأَيْتُهُ مِنْ
 أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ
 النَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْحَبَشَانِيَّ
حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ
النَّاسُ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدَرَى كَلْبِ السَّيِّئَةِ
فَقَالَ كَانَهُمْ السَّاعَةِ يَهُودٌ خَبَرَ

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ
أَنَا تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ
فَلَمَّا بَيْنَنَا النَّبِيُّ الْكَلْبُ الَّتِي فَتَحَتْ تَأَلَّ لَا عَطِيَّةَ
الرَّايَةِ عَدَا وَلَا خِذَانِ الرَّايَةِ عَدَا رَجُلٌ يُحِبُّهُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَمَنْ تَرَجَّوْهَا فَيَقِيلَ
هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا عَطِيَّةَ هَذِهِ
الرَّايَةِ عَدَا رَجُلًا يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ
وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ
يَدُوكُنَّ يَكْتُمُهُمْ أَنَّهُمْ لَيُطَاها فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ
عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاها فَقَالَ ابْنُ أَبِي
كَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ
فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَنَاقِي بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَانَهُ فَبَرَأَ كَأَنَّهُ
يَكُنُّ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَنْفَدُ عَلَى
رِسَالَتِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ
وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يُحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَ

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز
لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے امپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس
وقت تو آپ حضرات خیمہ کے یہودیوں کی طرح معلوم
ہوتے ہیں۔

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضرت علی
آتش و پتھر کے باعث نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے اپنے
دل میں کہا کہ میں نبی کریم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں،
پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس
کے اگلے روز فتح پانی ملتی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور
یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص
لیگا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں فتح
ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا، لیجیے حضرت علی بھی
اگلے دن پس اپنے جھنڈا انہیں عطا فرمادیا اور خیبر کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے
شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ
اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اسے
دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی
کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے جب صبح
ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تمنا
کرتے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن
ابوطالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! انکی آنکھیں دکھتی
ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا، وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ
نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور انکے لئے دعا کی۔ پس وہ
ایسے شفا یاب ہوئے گویا انہیں برے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس
جھنڈا انہیں عطا فرمادیا گیا حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
کیا میں سوختہ نکل کے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا
تم چپکے سے میدان میں جاؤ اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور
انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس

اللّٰهُ لَآنَ يَمْدِي اِنَّهُ يَكُ رَجُلًا وَّاحِدًا اَخْبَرَكَ مِنْ
اَنْ يَكُوْنَ لَكَ الْخُمْرُ الْمَتَّعِي -

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ اَسْبَاطِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ الْمَدِينَةَ
عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذَكَرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حِجْزِي
ابْنِ اَخْطَبٍ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَدُوًّا
فَاَصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ
فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَتْ سُدَا الْقَهْقَرَاءِ حَدَّثَتْ
فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي اِذْنُ مَنْ
حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلَبِثْتُ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا
إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَوِّئُ لَهَا وَرَأَتْهُ بِعَبَادَةِ مُوَيْلِسٍ عِنْدَ بَعِيرِهِ
فَبَضَعَ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ
حَتَّى تَتَكَبَّرَ -

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَمِيدِ بْنِ اَبِي طَرِيقٍ سَمِعَ
اَسْبَاطَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حِجْزِي بِطَرِيقِ
خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتَّى اَعْدَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِي مَنْ
ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابَ -

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدَةَ اَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللّٰهِ
سَمِعَ اَنَسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ اَيَّامٍ
يُبْنِي عَلَيْهَا بِصَفِيَّةَ فَدَعَا عَوْتَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى وَلِيْمَتِهِ

عبداللہ کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت
دے دی تو یہ تمہاریسے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطلب کے آواز دکرہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ
نے ہمارے ہاتھوں فلاح خیر کو فتح کروا دیا تو آپ کے سامنے حضرت
صفیہ بنت حبیبہ بنی اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا، جن کا خاوند لڑائی
میں مارا گیا تھا۔ اور جو ابھی تک عمرو کی لباس میں تھیں، تو نبی کریم
نے انہیں اپنی زوجیت کے لئے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر چل دیئے
یہاں تک کہ ہم سب مسیحا کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال
ہو گئیں۔ پس رسول اللہ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی پھر ایک
پھوٹے سے دسترخوان پر عیسایا لیدہ رکھ دیا گیا، اس کے بعد مجھ سے
فرمایا کہ اپنے ارد گرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلاؤ، پس نبی کریم
رضی اللہ عنہ کا دلیر عطاء پھر ہم مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ
کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے
اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا مبارک رات
اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ آپ کے مبارک
ذالوبر قدم رکھ کر سوا لہ ہو گئیں۔

حمید طریل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر کے
راستے میں حضرت صفیہ بنت حبیبہ کے پاس تین دن ٹھہرے پھر یہاں تک
کہ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ (آواز دہونے والا)
پھر اہمات المؤمنین میں شامل ہوجانے کے باعث، ان عورتوں میں
انہیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر اور مدینہ منورہ کے
درمیان (دو ایسی پر تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت
فرمائی پھر آپ نے مسلمانوں کو مدینہ کی دعوت دی جس میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال

وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَبِيرَةٍ وَلَا نَجْوَى وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا
أَنْ أَمَرَ بِهَا لِأَيِّهَا لَنْظَامٍ فَبَسَّطْتُ فَالْتَقَى عَلَيْهِمَا الْمَتَرُ
وَالْأَقِطُ وَالسَّنَنُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ لَا خُدَى أُمَمَاهَا
الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا لَنْ حَبَبُهَا
فِي إِحْدَى أُمَمَاهَا الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ كُنَّا نَحْبِبُهَا
فِي مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلْ وَطَأَ لَهَا
خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ .

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ حَبِيبِ بْنِ خَبَرٍ فَرَمَى
إِنْسَانٌ بِحِدَابٍ فِيهِ شَحْوٌ فَزِدْتُ لِأَخِي
فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَحْيَيْتُ .

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي
أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
الْأَهْلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَهُ
وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِحٍ .

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ
مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ النَّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ
أَكْلِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ

کو دسترخوان بچانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پیپر
اور کچھ مٹی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں
امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر
کہنے لگے کہ اگر امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہو گا تو ان سے
پروردہ کر دیا جائے گا اور اگر انہوں نے پروردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا
کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سواہر ہوئے تو حضرت صفیر کو اپنے
پچھے بٹھایا اور ان کے اوپر پروردہ تان دیا گیا۔

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خبیر کا محاصرہ کئے ہوئے
تھے تو کسی یہودی نے (قلعہ سے باہر) ایک توشتہ دان بھینکا
جس کے اندر جیرلی تھی، تو اسے لینے کے لئے میں لپکا،
جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس
حرکت پر شرم آئی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیر کے روزہاں اور پالتو گدھوں کا گوشت
کھانے سے منع فرمادیا تھا۔ لیکن کے بارے میں ان سے
صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے
گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبد اللہ سے مروی
ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور
حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد
محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خبیر کے
روزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متنع
کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا
تھا (رضی اللہ عنہم)

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیر کے روزہ پالتو گدھوں
کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

خَبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَحْمَرِ -

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا ثَنِي اسْمُ بَنِي نَصْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ وَاسْمِهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحَمِيرِ الْأَهْلِيَّةِ -

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لَحْمِ الْحَمِيرِ وَرَخَصَ فِي الْخَيْلِ -

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزِيزِ بْنِ الشَّيْبَانِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْهُمَا جَمَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الْقُدُورُ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ كَلَامًا مِنْ لَحْمِ الْحَمِيرِ شَيْئًا وَأَهْرَيقُوهَا قَالَ أَبُو أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّهَا لَازِمًا لَهَا لَمْ تَخْمَسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَبِيُّهَا الْبَيْتَةُ لِأَنَّهُمَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذْرَاءَ -

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مِهْرَالٍ حَدَّثَنَا مُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حَمِيرًا فَطَبَخُوهُ فَأَخَذَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُورًا الْقُدُورَ -

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا ثَنِي اسْمُ بَنِي نَصْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ

نافع نے سالم بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیر کے روز بھوک نے ہمارے اوپر غلبہ کیا ہوا تھا اس وقت بعض ہمارے ہانڈیاں اہل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہو چکی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے ذرا بھی نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس سے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے نا حال محسوس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کے کھانے سے مطلقاً ممانعت فرمائی گئی ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھلتا ہے۔

عبدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب و حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انہیں کھانے کے لئے گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا تو اسے پکھنے کے لئے چڑھا دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

عبدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیر کے روز جبکہ پکھنے کے لئے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں

وَقَدْ نَصَبُوا الْكُفَّاءَ وَكَفُّوا الْقُدُورَ -

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَذَّبْنَا هَمَّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
أَبِي زَايْدَةَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ أَنْ تَلْبَسَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نَيْشَةً وَ
نَضِيجَةً ثُمَّ لَوِيًا مَرْنًا بِأَكْلِهِ بَعْدَ -

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَامِرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَتَنَى
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ
أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ فَكِدَرَهُ أَنْ تَذَاهَبَ
حَمُولَتُهُمْ وَأَوْحَشَهُمْ فِي يَوْمِ خَيْبَرٍ حُمُورَ الْحُمْرِ
الْأَهْلِيَّةَ -

الٹ دی جائیں -

علی بن ثابتؓ نے حضرت براءؓ بن عازبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

حضرت براءؓ بن عازبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبرؓ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اند پکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے اور اس کے بعد آپؐ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حقیقی طور پر یہ معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا ہو کہ یہ لوگوں کو بامبرداری کے کام آتا ہے۔ پس بامبرداری کے کام آنے کی وجہ سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے روز آپؐ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

ف: سابقہ روایات میں ہے کہ غزوہ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا اور یہ منادی کہ عادی تھی کہ جنہوں نے پالتو گدھوں کا گوشت پکھنے کے لیے رکھا ہوا ہے وہ سلاخا کھائیں بلکہ ہانڈیاں اکٹ دی جائیں۔ وہ احادیث حضرت علیؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ، حضرت ابن ابی اوفیؓ، اور حضرت براءؓ بن عازبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام فرما دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو طلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اختیار حضرت صلی علیہ السلام کو ہی مرحمت ہوا تھا جن کا بیان قرآن مجید میں یوں مشغول ہے۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ الْكُفْرَ فِي حُرْمَةِ عَلَيْهِمْ (۵۰: ۳) اس کے متعلق ہم نے اسی جگہ کی حدیث ۱۸۲ کے تحت کچھ وضاحت کی ہے۔ جو اس سلسلے میں احادیث مطہرہ کی روشنی میں تفصیل کا خواہش مند ہو وہ چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کے بیان

افروز، غار حشر، سوزِ رسلے الاسن و لعل کا مطالعہ کرے، وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -
۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَايِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ
حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مالِ غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی

لِلْقَرْنَيْنِ سَمِيْنٍ وَلِلْاٰخِرِيْنَ سَمِيْمًا قَالَ فَتَسْرَهُ نَافِعٌ
فَقَالَ اِذَا كَانَ مَعَ اَللّٰهِ جَلَّ قَدْرُكَ فَلَهُ ثَلَاثَةُ اَسْهُرٍ
فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ قَدْرُكَ فَلَهُ سَهْوٌ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ اَنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ
اَنَا وَعُمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطِنْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ
خَيْبَرَ تَدْرِكُنَا وَهَنْ يَمْنَلُنَا وَاحِدَةً مِنْكَ فَقَالَ
اَنَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جَبْرُ
وَلَوْ نَقِصِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنِي عَبْدِ
مَنْصُورٍ وَبَنِي ثَوْبَلٍ شَيْئًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَعْلَانٍ حَدَّثَنَا اَبُو
اَسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ
عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغْتَا مَخْرَجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِيَاثَمِينَ
فَخَدَجْنَا مَا جَدَّ بَيْنَ اَيْنِهِ اَنَا وَاَخَوَانِي اَنَا
اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُو بُرْدَةَ وَالْاُخْرٰى اَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ يَضَعُ وَاِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ اَوْ
اِثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قُرْبَى قَدَرْنَا سَيْفِيْنَةً
فَالْقَتْنَا سَيْفِيْنَتِنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْمَبِشَّةِ فَوَاقَعْنَا
جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا
جَمِيْعًا فَوَاقَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
اَفْتَحَ خَيْبَرَ كَانَ اَنَاسٌ مِنْ اَنَاسٍ يَقُوْلُوْنَ لَنَا
يَحْيٰى لِاَهْلِ السَّيْفِيْنَةِ سَبَقْنَا كُمْ بِالْمَجْدَةِ
وَدَخَلْنَا اَسْمَاءُ مِنْتُ عَمِيْسٍ وَهِيَ وَمَنْ قَدِمَ
مَعَنَا عَلَى حَقِصَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ زَلِيْرَةٌ وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ
فِيْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَقِصَتِهِ وَاسْمَاءُ

تشریح یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا
تھا اسے تین مہے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے
ایک حصہ ملا۔

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور
حضرت عثمان بن عفان دونوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیر کے خمس
سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ
آپ کی نظر میں ہم اندوہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم
اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نضل کو سہ حصہ مرحمت نہیں فرمایا تھا۔
حضرت جبر... نضل کی اولاد سے اور حضرت عثمان بن عبد شمس
کی اولاد سے۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت
کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
اجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی
جانب ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک بنی نضال اور
بہرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور
دوسرے کا ابو زہرہ تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد
پچاس سے کچھ اوپر تھی یا تریس یا باؤن افراد جو میری اپنی قوم کے
(اشعری حضرات) تھے۔ پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی
نے ہمیں نکاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمارا
حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس
قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے سال اس وقت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیر فتح ہو چکا تھا۔ پس
مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں
ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت
اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت
حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور
انہوں نے نکاشی کی جانب بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ کے

عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذِهِ
قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ
الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ مَنَعَهُمْ قَالَتْ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْحِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَبَتْ وَقَالَتْ كَذَبَ
وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُطْعِمُكُمْ حَبًّا يَحْمَرُّ وَيَعْطِيكُمْ هَلَكُمُ وَكُنَّا فِي دَابِرِ أَوْدٍ
فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ وَالْبَعْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي
اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَايُوا اللَّهَ
لَا أَطْعَمُ كَلَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرًّا بَا حَتَّى أَذْكَرَ مَا
قُلْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ وَسَادَ كُرْخَلِكُ يَلْتَنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلَهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا
أَكْذِبُ وَلَا أَرِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عَمْرًا قَالَ كَذَا وَكَذَا
قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ
لَيْسَ بِأَحَقُّ فِي مِثْلِهِمْ وَلَا صَحَابِهِ هَجَرَهُ
قَاحِدَةً وَكَبُرَ أَهْلُ السَّقْفِ نَوَاجِدَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّقْفِ
يَأْتُوْنِي أَرْسَالًا لِيَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْخَبَرِ مَا مِنْ
الدُّنْيَا شَيْءٌ مُهِمٌّ بِأَفْضَلٍ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِثْلًا
قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ
قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى دَائِمًا يَسْتَعِينُ
هَذَا الْخَبَرَ مِثْلِي قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصَوَاتَ
رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقَدْرَانِ حِينَ يَدْخُلُونَ
بِاللَّيْلِ وَالْعَرِيفِ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصَوَاتِهِمْ بِالْقَدْرَانِ
بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَهَا مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا
بِالْمَهَارِدِ مِنْهُمْ حَتَّى إِذَا تَقَى الْخَيْلَ

پاس حضرت عمرؓ نے اور حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں۔
حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ حضرت
حفصہؓ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمرؓ نے
فرمایا: حبشہ کی جانب بھری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے
جواب دیا: ہاں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپؐ لوگوں سے
سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسروں
کی نسبت زیادہ قریب ہیں، اسی پر حضرت اسماءؓ نے نادانوں کو
کہا: ہرگز نہیں، تمہاری قسم! آپؐ حضرات رسول اللہ کے ساتھ (منزلے
میں رہتے وہ آپؐ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو
فہمیت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دھندہ دراز جگہ
حبشہ میں تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے
لئے اٹھانی مجاہد ہی تھیں، تمہاری قسم! میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی
اور نہ پیوں گی جب تک جو آپؐ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کروں گی یہ کہہ کر میں ذریعہ پینچائی بمانی اور ڈرا یا
جھانپنے اور غریب میں اس بات کا نبی کریمؐ سے ذکر کر کے آپؐ کی حقیقت
معلوم کروں گی، تمہاری قسم! میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ
اس پر کوئی اضافہ کروں گی، پس جب نبی کریمؐ خود تشریف لے آئے تو
یہ عرض گزار ہوئیں: یا نبی اللہ! حضرت عمرؓ یہ کہتے ہیں اور پوری بات
میں دامن بیان کر دی، آپؐ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟
پس انہوں نے حضرت عمرؓ کو جواب دیا: تمہارے عرض کر دیا، آپؐ نے فرمایا
تم سے زیادہ اور کوئی کیسے غریب نہیں، ان کی اولاد دوسرے ساتھیوں
کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا جواب ہے
وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰؓ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں
کو دیکھا کہ گردہ در گردہ میرے پاس آئے اور ہر کوئی مجھ سے یہ حدیث
دریافت کرتا تھا کہ نبی کریمؐ کے اس ارشادِ گدلی سے بڑھکر ان کے
نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی، البتہ کا قول ہے کہ
حضرت اسماءؓ نے فرمایا: حضرت ابو موسیٰؓ اشعریؓ اس حدیث کو مجھ سے بار بار
سننے تھے اور بدھنے حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا میں
اشعریؓ کو نہ دیکھوں گا، مگر اس سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریمؐ پڑھتے

أَوْ قَالَ أَلْعَدُوَّ قَالَ لَهُمُ ارْجِعُوا يَا مَرْءُوكُمْ
أَنْ تَنْظُرُوا هَهُـ

۱۳۸۳. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بِرِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
أَنْ أَفْتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَوْ يَقْسِمُ لِأَحَدٍ
لَهَبْشَةً لَأَتَيْنَا غَيْرَنَا

۱۳۸۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ هَالِثِ
ابْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ
مَوْلَى ابْنِ مُطَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَرْوَى أَنَّ اللَّهَ
عَنْهُ يَقُولُ أَفْتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَوْ نَعْنَعُ ذَهَبًا وَ
لَا فِضَّةً إِنَّمَا عَنِينَا الْبَقَرُ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ
وَالْحَوَاطِيطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عِبْدُ
لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدَاعٌ أَمَّا هَذِهِ أَهْدَاؤُهُ أَحَدًا بَنِي الصَّبَابِ
فَبَيْنَمَا هُوَ مُحِيطٌ رَحُلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رُجَاءُ مَهُرٍ عَائِدٍ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ
الْعَبْدُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبَةً لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشُّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ
خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِبِ لَوْ تَصَبَّهَا الْمُقَاسِمُ لَتَشْتَعِلَ
عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرًا أَوْ بِشْرًا كَتَبَ
فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّكَ أَوْ شَرَّاكَ
مِنْ نَارٍ

۱۳۸۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

ہوئے آئے ہیں درانگی آواز سے کہ تم کو جو ان لوگوں میں سے ہے جس نے رات
کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں ملائکہ میں سے ہیں ان میں سے کسی کو بھی نہ دیکھا ہوتا
ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیر فرج ہو چکا تھا اور ہم بعد میں
پہنچے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت سے
حصہ مرحمت فرمائے مالا نکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں
فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

سالم مولیٰ ابن اسحق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیر کو فتح کر لیا تو مال غنیمت
میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے اونٹ، مال و متاع
اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ واپس لوٹے اور القری نامی قادی میں آئے تو آپ کے ساتھ
ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدغم تھا جو آپ کی خدمت میں
بنی صباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار دیا تھا تو ایک تیر ہوا
جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اسلئے اس غلام کو اگر لگا۔ پس
لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے بلکہ جو چاہو اس نے خیر کے بدلے مال غنیمت سے تقسیم
بغیرے کی نفی وہ اس پر لگ ہی کر بھڑکے گی۔ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک
ادی ایک یا دو تھکے لے کر حاضر ہوا اور عرض
کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک دو
تھکے بھی لگ ہی جاتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ إِنَّهُ سَمِعَ
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا وَاللَّهِ
 فَنَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتَرَكَ أَخَذَ النَّاسُ بَيِّنَاتٍ لَيْسَ
 لَهُمْ شَيْءٌ مَا لَبِثْتُ عَلَى قَدِيرَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ
 الْمَلَكُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ وَلَكِنِّي أَتَرَكْتُهَا
 خِذَانَةً لَهُمْ يَقْسِمُونَهَا -

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
مُهَذَّبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ . تَوَلَّاهُ إِخْرُ
الْمُسْلِمِينَ مَا نَفَعَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمَتْهَا
كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ .

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَالَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي
قَال أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى رَفِئَةَ اللَّهِ
عَنْهُ أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ
بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ ابْنُ الْعَاصِ لَا تُعْطِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
هَذَا أَقَاتِلُ ابْنُ قَدْقِلٍ فَقَالَ وَاعْجَبَاهُ يُؤْبِرُ تَدْنِي
مِنْ قُدُومِ الضَّيَالِ وَيُذَكِّرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَرَى
يُخْبِرُ سَعِيدُ ابْنُ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ
مُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَاصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُمْ مَا افْتَتَحَهَا وَارَاتِ
حُزْمَ خَيْلِهِمْ لِلْيَقِيقِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَبُرُّ
تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَايِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَانَ اجْلِسْ فَكُلْ يَقْسِمُ لَهُمْ

١٣٨٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر
 آئندہ نسلوں کے افلاس کا ڈر نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں
 اس کا مالی غنیمت اسی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیہ کا مال غنیمت تقسیم فرما دیا تھا
 لیکن میں اسے خیرات میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ اسے
 والی نسل اسے تقسیم کرے ۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مال غنیمت میں مبادین میں اُسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا۔

عقبتہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہ میں حاضر ہوئے اور مال قیمت
سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی
نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے حضرت ابو ہریرہ نے جواباً کہا کہ
یہ تو ابن قریظ کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بچے پر تعجب
ہے جو کوہ فنان کی چوٹی سے اتر آیا ہے، حضرت سعید بن العاص
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو مدبرہ منورہ
سے ایک سریر کا سر داد بنا کر نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی غیرہ کے مقام
پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب غیبر
فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال
کے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ
انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ
مقام ہے۔ ابھی بے صاحب کوہ فنان کی چوٹی سے اتر آئے۔ نبی کریم نے
فرمایا اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصہ مرحمت نہیں فرمائے گئے۔
لیکن کہ جس نے آئے والوں کے سوا اور کسی ایسے شخص کو غیبر کے مال سے حصہ نہیں
عمر بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جدِ امجد سے روایت کی ہے
کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُدَيْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْسَلٍ قَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُدَيْدَةَ وَاعْجَبًا لَكَ وَبَرَّتْ أَدَا مِنْ قَدُومِهِ خَصَانِ يَنْتَعِي عَلَى أَمْرٍ أَكْثَرَهُ اللَّهُ يُبِيدِي وَمَنْعَهُ أَنْ يَرْهِنَنِي بِبَيْدِهِ

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَيَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ مِيرَاتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا آفَأَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِأَلْمِائَةٍ وَفَدَا لِي وَمَا بَقِيَ مِنْ ثَمَنٍ قَبِيرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَتَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ قَرَأَنِي وَالدُّرُكُ لَا أُغَيِّرُكَ صَدَقَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّذِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَعْمَلْتُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَقَّيْتُ وَعَاشَيْتُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ دَفَنَهَا رُجُوعًا عَنِّي لَيْلًا ثُمَّ يُؤْذِنُ بِهَا أَبُو بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِيَعْلَمِي مِنَ النَّاسِ وَجْهَ حَبَاةٍ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ اسْتَنْكَرَ عَلَيَّ وَجْوهُ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَاحَبَةَ أَبِي بَكْرٍ مَبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُدَاءَ رَسَلًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أُمْنِنًا وَلَا يَأْتِيَ أَحَدًا مَعَكَ كَدْرًا هَبَةً لِمُخْضَرٍ عَمَّا فَقَالَ عَمَّا لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا پس حضرت ابو ہریرہؓ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوسل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا آپ پر تعجب ہے کہ بلا کوہ صنان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ آپ میرے عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل کرنے (کفر پر مرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی جانب (ان کے علیہ) ہنست ہی پیغام بھیجا اور رسول اللہ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور وصیت مرحمت فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تقاضا نیر باغ فدرک و تھیر کے خمس کا باقی حصہ اس پر حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ کے مبارک زمانہ میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو خدا کا حصہ دینے سے بھی انکار فرما دیا۔ پس حضرت فاطمہ پر حضرت ابوبکر کی یہ بات گراں گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور تقریباً وقت تک آپ سے کلام نہیں کیا اور نبی کریم کے وصال کے بعد یہ چھ ماہ اس دنیا میں زندہ رہیں جب انہوں نے وفات پائی تو ان کے خاندان حضرت علی نے انہیں رات کے وقت دفن لیا اور حضرت ابوبکر کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی انکی نماز جنازہ پڑھائی حضرت فاطمہ کی زندگی میں حضرت علی کو لوگوں میں ایک خاص وجاہت حاصل تھی لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی ان کی جانب وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر سے مصالحت کرنے اور بیعت کیلئے کی التماس کی کیونکہ مذکورہ چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی پس انہوں نے حضرت ابوبکر کے لئے پیغام بھیجا کہ آپ نہ تھا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ

وَحَدَّثَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَسَيْتُمْ هُوَ أَنْ يَفْعَلُوا
بِي وَاللَّهِ لَا يَفْعَلُهُمْ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ
عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَزَمْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ
اللَّهُ وَكُنْ نَفْسُ عَلَيْكَ خَيْرًا مِمَّا قَدَّمَ اللَّهُ إِلَيْكَ
وَلِيكَ فَاسْتَبَدَّ دُكَّ عَلَيْكَ بِالْأَمْرِ وَكُنَّا مَنَازِلَ
يَقْدَرُ ابْتِغَاءُ مَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجِئْتُ حَتَّى قَامَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ
قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَدَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ هُوَ هَذِهِ
الْأَمْوَالُ فَهِيَ فِيهَا عَيْنُ الْخَيْرِ وَلَوْ أَنَّكَ أَمَرًا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ
فِيهَا لَأَصْنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ
الْبَيْعَةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ
رَفَعَ عَلِيُّ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَغَلَّفَ
عَيْنَ الْبَيْعَةِ وَعَدَّ رَأْيَ الْعَدُوِّ أَعْتَدَ رَأْيُ الْيَوْمِ شَوْ
اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ فَعَطَّوْهُ حَتَّى أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَكَ
أَنَّهُ لَوْ يَجِئُ عَلِيُّ الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَيَّ أَبِي
بَكْرٍ وَلَا لَتَكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَيْكَ تَدْرِي
لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَجَعَلْنَا
فِي أَنْفُسِنَا فَسْتَرِيدَ لَكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ
وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعُ
الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ -

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا لَقِيتُ خَبِيرَ
قُلْنَا أَلَا نَفْشِعُ مِنَ النَّحْرِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کوئی دوسرا نہ ہو کیونکہ حضرت عمر کی موجودگی کو یہ ان دونوں پسند نہیں فرماتے
تھے حضرت عمر کہنے لگے نہیں، خدا کی قسم آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا
چاہیے حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ مجھ ان سے کسی قسم کا وعدہ نہیں ہے اس لیے
خدا کی قسم میں ان کے پاس ضرور جاتاؤں گا میں حضرت ابو بکر کے پاس تشریف لے
گئے حضرت علی نے ان کے بعد رسول کی شہادت دی اور کہا بیشک جو فضیلت
اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے اچھی طرح پہچان گئے اور اس
بعد ہی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس
بائے میں ہے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے کیونکہ رسول اللہ کی قرابت کے باعث
ہمارا بھی اسمیں حصہ ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر کی آنکھوں سے آنسو جاری
ہو گئے پھر جب سلسلہ گفتگو شروع ہوا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا قسم اس ذات
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا
مجھے اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے میرے اور آپ

حضرات کے درمیان ہر اموال کے واسطے میں اختلافات ہے تو میں نے اس سلسلے میں
بھلائی کا دامن نہیں چھوڑا اور جس طرح رسول اللہ کو انہیں جرح کرتے ہوئے
دیکھا تھا اس مول کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے حضرت علی نے کہا کہ میں
اپنے دوہرے وقت بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابو بکر کا ذکر ادا کر چکے
تو میرے دل پر بغور دیکھو اس کے بعد تشدد پر ہو کر حضرت علی کے کامات بیان فرماتے
اور ان کے بیعت ذکر کرنے کی ہوجات اور عند بیان کرنے اس کے بعد حضرت علی نے
استغفار اور تشدد پر ہوا اور اس کے بعد حضرت ابو بکر کی عظمت اور ان کا حق بیان
فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جو اب تک حضرت ابو بکر کے بیعت نہیں کی تھی
اسکی وجہ یہ نہیں تھی کہ مجھے ان کے کوئی محمد تھا یا اللہ نے انہیں جس فضیلت
اور بزرگی سے نوازا ہے مجھے اسکا انکار تھا بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اگر خلافت میں
ہمیں بھی ارادے ہوئے کہ آپ کو حق حاصل ہے تو یہ میں نظر انداز کر کے خود بخود بن گئے

مگر وہ کامیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
منہا نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ
اب شکم سیر ہو کر کھجوریں کھایا کریں گے۔ عبدالرحمن
بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت
کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا
خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی شکم سیر ہو کر

کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسول خدا کا اہل خیمہ پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیمہ کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیمہ کی ساری کھجوریں اسی میں لگی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو اسی میں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھسیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کی کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوروں کو درہموں سے خرید لیا کرو حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے انصار کا معاہدوں میں سے کسی کو خیمہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابو صالح سہان نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

رسول خدا کا اہل خیمہ سے معاملہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دیا کہ وہ کھیتی باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے بدلے میں پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

خیمہ میں رسول خدا کو زہر اکودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیمہ فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

قَالَ مَا شَيْعُنَا حَتَّى نَتَخَنَّا خَيْبَرَ۔
بابُ اسْتِخْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيبِ بْنِ سَهْقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَآبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْلَنَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ خَبِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ تَمْرٍ خَبِيبٌ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِمِ الْجَمْعِ بِالذَّارِ هُوَ ثَقُلَ ابْتِغَاءً بِالذَّارِ هُوَ خَبِيبٌ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَابِي عَدِيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمُجِيبِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ السَّمَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ۔

بابُ اسْتِخْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا هَوْسِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوْبَرُ بْنُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَحْمِلُوا وَيَذَرُوا عَوَهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْدِمُ مِنْهَا۔

بابُ الشَّاةِ الَّتِي مَكَّنَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَأَهْ عُدْوَةٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ لَمَّا تَجَعْتَ خَيْرًا هَدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فِيهَا سَمَ.

باب غزوة زيد بن حارثة

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى تَوْمٍ قَطَعُوا فِي إِمَارَتِهِمَا فَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمَا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كَفَعْتُكُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّهُمَا لَفِي لَقَدَّ كَانَ خَلِيفًا لِلإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

باب عمرة القضاء ذكره انس

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَامَ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ يَدِ عَوْفٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَقْبِعَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا تَقْرَأْ هَذَا أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِّي أَهْمُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عِلِّيْ لَدَا اللَّهُ لَدَا مُحَمَّدٍ أَجِدَا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدًا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَدَا يَدْخُلُ مَكَّةَ السَّلَامَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقَدَابِ وَأَنْ لَا يَخْدِرَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَنْتَحِمَ مِنْ أَهْلِهَا بِهٍ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقْبِعَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلَ

میں یہ کہ طود پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں ذہر تھا۔

غزوة زيد بن حارثة

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر مقرر فرمایا اس پر بعض حضرات مستحسن ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اسامہ کے امیر بننے پر اصرار میں کر رہے ہو جیسا اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد حضرت زید کے امیر بنانے پر بھی اصرار میں کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد مجھے یہ (حضرت اسامہ) سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

عمرة القضاء کا ذکر

اس کی رسول خدا سے حضرت انس نے روایت کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ آپ کے واسطے کے راستے میں رکاوٹ بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین دن یہاں ٹھہر سکتے ہیں جب صلح نامہ مکہ مبارک ہوا تو اس میں تحریر کر دیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ سے معاہدہ ہوا اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کے راستے میں ذرا بھی رکاوٹ نہ دیتے، بلکہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ کا خط لے دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ نہیں، خدا کی قسم نہیں اسے کبھی نہیں مشاؤون گا پس رسول اللہ نے صلح نامہ لے لیا حالانکہ آپ اچھی طرح لکھنا جانتے نہ تھے لیکن آپ نے تحریر فرمایا کہ یہ محمد بن عبد اللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں بقیارے کر داخل نہ ہوں گے۔ اس واسطے کہ ان کے جو نیم میں جوئی اور اگر یہاں کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جائیں گے اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے جب اگلے سال آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور تین روز کی مدت چوری ہو گئی تو قریش حضرت علی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں کیوں نہ ہو پوری ہو گئی ہے جب نبی کریم وہاں سے چل دیئے تو حضرت عمر کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چھا جان چھا جان گئی ہوئی آ رہی تھی پس حضرت علی نے اسے اپنے پاس بلایا پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ سے

أَتَوَلَّيْتُمَا فَقَالُوا قُلْ لِمَا جِئْتُكُمُ أَخْبَرُ عَنْهُ فَقَدْ
مَضَى الْجُلُ نَحْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حُمَازَةَ تَتَادَى يَا عَجْزًا يَا عَجْزًا
فَتَتَادَا لَهَا عَنِّي فَأَخَذَا بِيَدَيْهَا وَقَالَ يَفَا طِمَاسَةً
عَلَيْهَا السَّلَامُ ذُوْنَكَ ابْنَةُ عَيْدِكَ حَمَلَتْهَا فَأَخْتَمَ
فِيهَا عَنِّي وَزَيْدٌ وَجَعَفَرُ قَالَ عَنِّي أَنَا أَخَذَا تَمَامًا
وَفِي ابْنَةِ عَيْتٍ وَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَيْتٍ وَخَالَ تَمَامًا
تَحْرِيًى وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَنْزِلَتِي
الْأَمْرُ وَقَالَ بَعِي أَنْتَ وَبِئْتِي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ
لِيَجْعَفَرُ أَشْبَهْتُ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لِيَزِيدُ أَنْتَ
أَخُوْنَا دَمُوكَا نَادَا وَقَالَ عَنِّي أَلَا تَعْرِفُ بِنْتُ
حُمَازَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرٍ حَدَّثَنَا
فُلَيْحٌ وَحَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا لِحَالِ كُفَّارٍ فَرَسِي بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَحَرَّ هُدًى وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدَّائِيَّةِ
وَقَاضَاهُ عَلَى أَنْ يُعْتَمَرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا
يُحْيِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا السُّيُوفَ وَلَا يُقْبِلُهَا
إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَأَعْتَمَرُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا خَلَّهَا
كَمَا كَانَ صَاحِبَهُمْ فَلَمَّا أَنْ قَامَ رَحَلًا ثَلَاثًا أَمْرُوهَ
أَنْ يُخْرِجَ نَحْرَهُ

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَدِّي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا
وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَاسِسًا إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہذا کیا آپ کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے
پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کے درمیان نزاع
ہوا۔ حضرت علیؓ کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفرؓ
کہتے تھے کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت
زیدؓ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریمؐ نے اس کی خالہ کے پاس رہنے
کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم حجر
سے ہواہ میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور میرت میں مجھ سے شاید
ہواہ حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔ حضرت علیؓ ایک دفعہ
حضرت عذمتؓ میں مرض گزار رہے تھے کہ آپؐ حضرت حمزہؓ کی
صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا
وہ تو میری رضاعی
بھتیجی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں سال عمر کے ارادے سے نکلے تو آپ
کے اور بیت اللہ حریفین کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس
آپؐ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قرابی ذبح فرمائی اور سر منڈوا دیا۔ فیصلہ
یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جاسکتا ہے اور ہتھیار ہین کر کوئی
نئے ماسوائے کلوہ کے اور ہیل استنہ دن ٹھہری جتنے دن
قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپؐ نے عمرہ کیا۔ پس آپ
کہ مکہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے
میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے۔ تو ان
لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ
چلے آئے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں
مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما حجرہ عائشہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہؓ نے
ان سے دریافت کیا کہ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا؟
فرمایا چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہؓ صدیقہ کے سواک کرنے

قَالَ اَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِثْنَانَ عَائِشَةَ قَالَتْ
عُدَّةً يَا اَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ اَكَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ
ابُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَعْمَرَ اَرْبَعًا عُمْرًا فَقَالَتْ مَا اَعْمَرَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً اِلاَّ وَهُوَ شَاهِدَةٌ
وَمَا اَعْمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

۱۳۹۸. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ اَبِي اَوْفَى
يَقُولُ لَمَّا اَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَدْرَتَهُ مِنْ غُلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ هُوَ اَنْ
يُؤَدَّ وَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۹. حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ
اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَ هَهُنَ حَتَّى يَثْرِبَ وَ
اَمْرُهُو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْمُلُوا
اَلَا شَوَاطِئَ اَلثَّلَاثَةِ وَاَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ التَّرْكَيْنِ
وَلَوْ يَسْنَعُ اَنْ يَأْمُرَهُمْ اَنْ يَرْمُلُوا اَلْاَشْوَاطَ كُلَّهَا
اِلاَّ اَبْقَاهُمْ عَلَيْهِمْ وَرَزَا اَبْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الَّذِي اسْتَأْمَنَ
قَالَ اَرْمُلُوا لِيَدْرِ الْمُشْرِكُونَ قَوْلَهُو اَلْمُشْرِكُونَ
قَبْلَ قَعْبِ قَعْبَانَ.

۱۴۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا
اِنَّمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّتِ وَبَيْنَ
الصَّفَاوِ السَّوَادِ لِيَدْرِ الْمُشْرِكِينَ قَوْلَهُ.

۱۴۰۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے۔ اے ام المؤمنین! کیا
آپ نے سن لیا جو ابو عبد الرحمن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟
انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے
کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب
میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عسره کیا تو ہم نے
آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے (ڑکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی اذیت نہ
پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حبیب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مکہ مکرمہ میں ورود مسود ہوا تو مشرکین
اچس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب
(مدینہ طیبہ) کے بھانسنے کو درد کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے عین چکروں (طواف)
میں اگر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔
آپ تمام چکروں میں اگر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے
کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابن عباس کی دوسری روایت
میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے
سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے
اگر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین
ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہ قبیقان کے سامنے
کھڑے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا اور
عروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے
صلی فرمائی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ
وَهُوَ مُحْرَّمٌ رِثْنِي بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَا نَتَّ بِبَنَاتِ
وَرَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَبَانُ
ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَنَجَّاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ

فِي عَمْرَةِ الْقَضَاءِ
باب ۱۲۰۲ غَزْوَةُ مَوْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ
۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ وَاخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مَعِيْنٍ وَ
هُوَ قَتِيلٌ فَقَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْتًا طَعَنَتْهُ وَ
ضَارَبَتْهُ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَبْقَى ظَهْرُهُ أَخْبَرَنَا
أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعِيْنَةُ بْنُ عَبَّادٍ الدَّخَلِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَ
زَيْدٍ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَقَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ
رَوَاحَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ نِيْهُهُمْ فِي ذَلِكَ الْغَزْوَةِ
فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي كَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي
الْقَتْلِ وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بَضْعًا وَتِسْعِينَ
مِنْ كَعْنَةٍ وَنَمِيَةٍ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ خَمِيْدِ بْنِ هِلَالٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي رَافٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلشَّامِ
قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الدَّيَّيَّةَ
زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرًا فَصِيبَ ثُمَّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حالت
احرام میں نکاح کیا اور غلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال
ہو گئیں۔ ابن سحاق، ابن ابی جعجوع، ابان بن صالح،
عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں آنا
زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سے عمرہ استقنار میں نکاح کیا تھا۔

سرزمین شام میں غزوہ موتہ۔
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت
کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے
پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹ پر ایک بھی نہیں
تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سُرا تے ہیں کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو
سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر
ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ
بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا
بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا، تو ہم
نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا آپس میں
نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے
اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان
کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو پہنچے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے
فرمایا کہ اب جھنڈا اڑیے نہ سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔
پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ
نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ

أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَحْبَبَ وَعَيْنَاهُ تَذَرَفَانِ
حَتَّى أَخَذَ الدَّيَّانَةَ سَمِعْتُ مِنْ سُبُورِ اللَّهِ حَتَّى
فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -

۱۴۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ
قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَمَا
جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَالِبٍ وَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَدُّ فِيهِ الْحُزْنَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَكَلِمُ مِنْ صَائِرِ أَتَابِ تَعْنِي
مِنْ شَيْئِ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ رَسُولٍ
اللَّهُ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَتْ وَذَكَرْتُكَ هُنَّ فَأَمَرَهُ
أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ
قَدْ هَمَيْتُ هُنَّ وَذَكَرْتُهُ لَمْ يُطِيعْنِي قَالَ فَأَمَرِيضًا
فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنَا فَذَرَعَتِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحِثٍ
فِي أَقْدَاهِمِنْ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ ارْغَمِ
اللَّهُ أَنْفَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَتَيْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَذَكَّرْتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ -

۱۴۰۵- حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ
ابْنُ عَرِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاتِ حَيٍّ -

۱۴۰۶- حَدَّثَنَا شَيْخُ أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي
يَوْمَ مَوْتِهِ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي
إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ -

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں بیان تک کہ اللہ کی
تواری میں سے ایک عمار نے مجھ کو اسبعا لیا ہے اور اس کے ہاتھوں
اللہ تعالیٰ نے کانوں پر فتح مرحمت فرمادی -

عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر
بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی
خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔
آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔
پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور
نکسے لگا کر حضرت جعفر کے گھران کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آئیں
حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آکر کہنے لگا
کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔
اپنے بھرپور حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آکر نکسے لگا کہ خدا کی قسم!
انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی
بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ
اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم! تم نہ تو انہیں
روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا
چھوڑتے ہو۔

عام شیعہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے اے اے آپ پروردگار
وہاں کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد
بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ
جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور
میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی مینی تلوار ہی صیغہ سالمہ
سکی تھی۔

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید

يَحْيَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دَنَىٰ فِي يَدَيَّ يَوْمَ مَوْتِهِ ثَمَنُ أَسْيَافٍ وَصَبْرَتٍ فِي يَدَيَّ جَفِيحَةٍ فِي يَمَانِيَّةٍ.

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَصَيْنٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ الشُّعْبَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْغِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عُمَرَةُ تَبْكِي وَاجْبَلَاةً وَكَذَا وَكَذَا كَذَا تَعَلَّقَ عَلَيْهِ فَقَالَ جِبْنٌ أَفَاقَ مَا قُلْتَ تَيْسًا لَأَقِيلَ لِي أَنْتَ كَذَّابٌ.

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَصَيْنٍ عَنِ الشُّعْبَانِيِّ عَنِ الشُّعْبَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُنْغِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عُمَرَةُ تَبْكِي وَاجْبَلَاةً وَكَذَا وَكَذَا كَذَا تَعَلَّقَ عَلَيْهِ فَقَالَ جِبْنٌ أَفَاقَ مَا قُلْتَ تَيْسًا لَأَقِيلَ لِي أَنْتَ كَذَّابٌ.

باب ۱۱۱ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُدُودِ مِنْ جُهَيْنَةَ.

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنِي عُمرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُدُودِ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلِحَقَّتْ أُنَادُوجُ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجَلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيَتْهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّتِ الْأَنْصَارُ فِطْعَمَتَهُ بَرْمُجِي حَتَّى قَتَلَتْهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ جَعَدًا مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتَ كَانَ مَتَعَوِّذًا لِمَا نَالَ يَكْبُرُ هَا حَتَّى تَمَيَّيْتُ إِنْ لَوْ أَكُنْتُ أَسَلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں جو لوگ ایک دوسرے ہاتھوں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور موت ایک بڑی سی مینی تلوار ہی میرے ہاتھ میں باقی رہ سکی تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہنجرہ حضرت عمرہ (حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر رونے لگیں :- ہائے بہادر جیسا بھائی! ہائے ایسا بھائی! یعنی ان کے اوصاف بیان کر کے۔ جب انہیں افاتہ ہوا تو کہنے لگے کہ جب تم میرے متعلق کچھ کہتیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کر کے فرمایا، لیکن جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

حُرُوقَاتِ قَوْمِ کُرَکُوبِ کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔
یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے۔

ابو ظہیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دیا۔ اسی دوران میں اور ایک انصاری ایک کافر کا قاتل کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جاکر گھر اتار دیا کئے لگا :- لا الہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا دارک کے اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اللہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا :-

اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا! میں عرض گزار ہوا کہ وہ بچنے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہو گا، لیکن آپ برابر ہی فرماتے رہے۔ پس میں ازراہِ بلاغت یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک سنان زید بن ابی سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے سات غزوات

میں شریک رہتے کاشرفِ ملاہ اور آپ نے جو شکر کسی دم کے لیے رواۃ فرمائی
ایسی تو جنگوں میں شمولیت کی ہے۔ چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو ہمارا امیر
بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔ دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابی عبیدہ کا
بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر مہات کے لیے جو اپنے
شکر رواۃ فرمائے ایسے تو غزوات میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی
ہم پر حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ
بن زید کو۔

یزید بن ابی عبیدہ نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی
ہے اور اس خزانہ میں بھی شریک تھا جس میں حضرت یزید بن عمار کو ہمارا امیر بنایا
یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ میں نے سات غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جن میں سے
خیبر، حلیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن
ابی عبیدہ نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔
فتح مکہ کا بیان۔

رسول اللہ کے آنے کی خاطر بن ابی بلتعہ نے کفار مکہ
کو ترہ کو خبر پہنچائی تھی۔

عبد اللہ بن ابی رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر و
حضرت مقداد کو بھیجا کہ روزہ خانہ جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس
کے پاس ایک خط ہے، پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ
ہو گئے اور ہمارے گھوڑے ہوائے باتیں کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہم روزہ
خانہ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاویہ نشین کھڑی تھی ہم نے کہا کہ خط
نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہاری جانتی لاشی لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حضرت
علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔
پس ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ

بِئِذَا كُومَ يَقُولُ عَزَّوَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعْثِ
تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا
أَسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بِنِ عِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ عَزَّوَتْ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ
فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً
أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أَسَامَةُ۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّضَلِيُّ عَنْ مَخْلَدِ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ عَزَّوَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَدَ عَلَيْنَا۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ
الْأَكْوَعِ قَالَ عَزَّوَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَّيْنِيَّةَ وَيَوْمَ
حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقُدَيْدِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّةَهُمْ۔

بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ
بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ
بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عُمَارِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَرَاةٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ أَنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ
خَافِ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا
قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا تَعَادَى بَنَاتُ حِمْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ
فَأَخَذْنَا مِنْهَا بِالنَّطْعِينَةِ كُلُّنَا لَهَا الْخُرْجِيُّ أَلِكْتُ ابَّ قَالَتْ
مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَ أَلِكْتُ ابَّ أَوْ لَنُلْقِينَ

الَّتِيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عَقَائِمِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَافَ أَنْ يَبْهتَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِنْ تَمَنَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخَيِّرُهُمْ بَعْضُ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعَجَلْ عَلَيَّ إِنْ كُنْتُ أَمْرًا مُكْصِفًا فِي قَدْرِي يَقُولُ كُنْتُ حَلِيقًا وَكُنْتُ أَكُنُّ مِنَ النَّفَرِهَا وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُفْجِرِينَ مَنْ لَمْ يَهْرُ قَدَابَاتِ يَجْمُونَ أَهْلِيَهُمْ وَأَمْرًا لَهُمْ فَأَجَبْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَخَذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَجْمُونَ قَدَابَتِي وَكُنْتُ أَفْعَلُهُ إِنْ تَدَاوَعَنَ دِينِي وَلَا يَرْضَا بِأَلْكَفَرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ كَقَوْلِكَ عُمَرَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْ هَذَا أَلَسْتَ فِي قَوْلِكَ إِنَّهُ قَدْ شَهَدَ بَدْرًا وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَيَّ مِنْ شَرِّهِ بَدْرًا تَالِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّهُ السُّورَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدَائِي وَعِدَاكُمْ أَوْلِيَاءَ تَلْقَوْنَ إِلَهُكُمْ بِالسُّورَةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ -

كتاب غزوة الفتح في رمضان

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ - قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَيْدَ الْبَدَأَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قَدِيدِ وَغُسْفَانَ أَقْطَرَقَهُمْ يَزَلُ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے بعض مشرکین کہ کی جانب لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب! تم نے کیا کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے سلسلے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں، جبکہ مجھ کو میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا کہہ کر میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے (پھوٹے ہوئے) جان مال کی حفاظت کرتا ہے، جو کچھ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے پیام دیا کہ ان لوگوں پر کوئی احمق کر دے جس کے باعث میرے قریب داران کے شر سے محفوظ ہو جائیں لہذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد از نداد یا کفر سے راضی ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں سے فرما دیا کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور میری سورت نازل ہوئی، اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالاکو وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا... (سورۃ صافات، آیت پہلی)

غزوہ فتح مکہ جو رمضان المبارک میں ہوا۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن متیہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ رمضان خریف کے مہینے میں کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے۔ عبد اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب تک کہ یہ کچے پھل پر پہنچے جو قدیر اور صفحان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ انقطاع فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا راست کی آسانی کے پیش نظر کیونکہ سفر

مُفْطِرًا حَتَّىٰ أَسْلَخَ الشَّهْرَ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشْرَةٌ أَكَلَتْ قَدَايِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانٍ مِائِينَ وَفَضِّلَ مِنْ مَقْدَمِ الْمَدِينَةِ فَسَارَهُوهُ مَعَهُ مِنَ الْمُسَيِّمِينَ إِلَى مَكَّةَ لِيَصُومُوا وَيَصُومُونَ حَتَّىٰ بَلَغَ الْمَكِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدَايِدَ أَفْطَرُوا۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنَ أَمِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَرْقًا لَا خَرَّ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبْرَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ يَخْتَلِفُونَ فَصَايَهُمْ وَمُفْطِرًا فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِيَتِهِ دَعَا بِأَنَابٍ مِّنْ لَّبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِيَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطَرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطَرُوا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَدِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّىٰ بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِأَنَابٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَرِبَ تَهَارًا لِيُذِيَهُ

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کہ کوثر فح کرنے کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو مارے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور شیع رسالت کے پرانے بھی برابر روزے رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ گدیہ کے مقام پر پہنچ گئے جو مسلمانوں اور قدیم کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ پس آپ نے روزہ انکار کیا اور صواب کلام نے بھی۔ رہبر کی فرمائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں حنین کی جانب نکلے اور اس وقت مجاہدین حضرت کا حال مختلف تھا یعنی بعض حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ بعض نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگولیا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔ عید الزقاق، سمر، ایوب، مکرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال نکلے۔ نیز حماد بن زید، ایوب مکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کیا۔ جب آپ مسلمان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے

۱۸

النَّاسَ فَافْطَرَحَتْ حَتَّى قَدِمَ مَسْكَةٌ. قَالَ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الشَّغْرِ وَافْطَرَحَتْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ فُطِدَ.
بَابُ آيَةِ رَكْزِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الدَّائِمَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ.

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ قَبْلَهُ
ذَلِكَ كَرِثًا خَرَجَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ
حِزَامٍ وَبُدَّيْلُ بْنُ وَرْقَاءٍ يَنْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا لِيَسِيرُوا
حَتَّى أَتَوْا مَرَّةَ الظُّهْرِ فَإِذَا هُمْ بِبُيُوتٍ كَأَنَّهَا بُيُوتُ
عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ: مَا هَذِهِ لَكَ أَهْلًا يُبْرَأُونَ
عَرَفَةَ. فَقَالَ بُدَّيْلُ بْنُ وَرْقَاءٍ: نِيَرَاتُ بَنِي
عَمْرِو. فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ عَمْرٍو أَقْلٌ مِنْ ذَلِكَ قَدَّاهُمْ
فَأَسْ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوا هُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سَفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ
قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ إِحْبِشَ أَبَا سَفْيَانَ عِنْدَ حُطَمِ
الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَجَبَّهَ الْعَبَّاسُ
فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَمْرَمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَمْرَمُ كَتَيْبَةٍ عَلَى آيَةِ سَفْيَانَ فَمَرَّتْ
كَتَيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ. قَالَ هَذِهِ
غِفَارٌ قَالَ مَا لِي وَغِفَارًا ثُمَّ مَرَّتْ جَمْعِيَّةٌ
قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ. ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هَذَا بَعِيرٍ
فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ. وَمَرَّتْ سُكَيْمٌ فَقَالَ مِثْلُ
ذَلِكَ. حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتَيْبَةٌ تَحْمِلُ مِثْلَهَا قَالَ
مَنْ هَذِهِ قَالَ: هُوَ لَابِرٌ أَكَا نَصَارَ عَلَيْهِمْ سَعْدُ
بْنُ عَبَادَةَ مَعَ الرَّايَةِ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ

تک روزے نہ رکھے۔ طائوس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا
کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے
میں اور چھوٹے بھی ہیں تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو چھوڑنا
فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جیٹا کہاں نصب فرمایا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت
کی ہے کہ فتح مکہ کے لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑے تو تشریف کو بھی
آپ کا امیر پتہ لگ گیا۔ پس ابوسفیان بن حرب حکیم بن حزام اور بدیل بن
درقہ باہر نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صدمت حملہ
کریں۔ پس جب یہ پتے چلتے تھے انظران کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا
کہ وہاں آبی کھنڈ سے آگ جلائی جا رہی ہے جیسے عرہ کے روز جلائی جاتی
ہے۔ ابوسفیان نے کہا:۔ یہ کیا ہے؟ یہ تو عرہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔

بدیل بن ورقانہ کہا کہ ایک ہی ٹھوکر سے جلائی ہوگی ابوسفیان نے کہا کہ یہ تو عرہ جیسی آگ
ہستہ ہے اور انہیں سوال لگایا کہ عرہ کی کیا حالت ہے؟ انہوں نے کہا کہ آگ جلائی جا رہی
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہے تھے۔ اس
وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا جب شکر اسلام میں پڑا تو آپ نے
حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو شکر اسلام کی بالکل تنگ گزر کا دہریہ جا
کہ کھڑا رکھو تاکہ مسلمانوں کی قوت کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر سکے۔ پس
حضرت عباس انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو بدستوری کی شکل میں تھے۔
جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس
سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان
نے کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے توڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ حبشہ گزرا، تب بھی
یہی گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی گفتگو ہوئی۔
پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا
دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا تھا۔ تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب
دیا کہ یہ غفار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ جن کے
ہاتھ میں جیٹا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے:۔ اے ابوسفیان! آج
کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی حضرت

يَا أَبَا سَعْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ
تُصَلِّحُ الْكُفَّةَ فَقَالَ أَبُو سَعْيَانَ يَا عَبَّاسُ جَدًّا
يَوْمَ الدِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كِتَابَةُ وَهِيَ أَهْلُ
الْكُتَابِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلَابُهُ وَرَأْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الزَّيْبِ
بَيْنَ الْعَوَامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَبِي سَعْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ
عَبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَّاءُ كَذَّاءُ فَقَالَ
كَذَّابٌ سَعْدُ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعْظَمُ اللَّهُ فِيهِ
الْكُفَّةُ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكُفَّةُ قَالَ وَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ
رَأْيَتُهُ بِأَلْحَبِ قَالَ عَدُوَّةٌ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزَّيْبِ
الْعَوَامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَمْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ الرَّأْيَةُ قَالَ وَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَذَّاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَّاءٍ فَقَتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ
يَعْقُوبُ بْنُ جَلْدَانَ جَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكَرَّسُ بْنُ
جَابِرٍ الْقَهْرِيُّ.

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَعَاوِيَةَ بْنِ قَزَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْلَنٍ
يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ
يَذِجُّهُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْحِمَ النَّاسُ حَوْلِي
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعُ.

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الدَّحْلَنِ حَدَّثَنَا
سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ
الدَّهْرِيِّ عَنْ عِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

ابو سفیان کہنے لگے، اے عباس! تب ہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک رستہ
آیا جو تمام رستوں سے چھوڑنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں
بنفس نفیس جلوہ افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے۔ اور ان
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام نے اٹھایا ہوا تھا۔
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گئے تو یہ عرض
گزار ہوئے کہ کیا یہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا
کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے، آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے
آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلات پھنایا
جائے گا۔ عرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے
مقام پر اس دم کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عرہ، نالع بن
جبر بن شطم نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن
عوام سے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ عرہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا
تھا کہ وہ کوکرہ کے اوپر والی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں
داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی مکہ منظر میں کداء
کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس روز حضرت خالد کے دستے
سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت جہش
بن اشعر اور دوسرے حضرت کرز بن جابر قہری تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ
کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انشائی پر سوار ہیں
اور خورش الحمان سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ صحابہ بن قرقہ ظہر
میں کہ اگر مجھے اپنے ارد گرد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ
نہ ہوتا تو میں بھی اسی خورش الحمان سے پڑھنے لگوں جیسے آپ
تلاوت فرمائی تھی۔

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے گزارش کی،
یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ أَنْفَعُ مَا
رَسُولُ اللَّهِ إِنْ تَنَزَّلَ عَدَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ
لَا يَدِيثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِيثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ
قِيلَ لِلَّذِي هِيَ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ
عَقِيلٌ وَطَالِبٌ - قَالَ مَعْمَرُ بْنُ الدُّهْرِيِّ إِنْ تَنَزَّلَ عَدَا
فِي حُجَّتِهِ وَلَوْ يَقُولُ يُونُسُ حُجَّتَهُ وَلَا زَمَنَ أَنْفَعُ
۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنَزَّلْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَمَّ اللَّهُ الْخَيْفَ
حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ -

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُجَّتَنَا
مَنَزَّلْنَا عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْخَيْفَ بَيْنِي كُنَّا فَتَمَّ حَيْثُ
تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ -

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ
يَوْمَ النَّعِيمِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِخْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مَتَلِّقْ يَا سَتَارَ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ أَقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَوْ تَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَدَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِوَمُيِّنِي
مُحَرَّمًا

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَبِيَّيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ نَجَّاهٍ عَنْ
أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی
چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن
کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابو طالب کی وارث
کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو (حضرت جعفر
اور حضرت علی سلمان ہونے کے باعث وارث نہ رہے)۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہری گئے والی بات جو
کے موقع کی ہے بلکہ یونس کی روایت میں منع کا ذکر ہے اور نہ نفع نہ کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نفع سے نوازا
تو انشا اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہو گا، جہاں کفار نے
کفر پر قائم رہنے کے حلف کیے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا
تو فرمایا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف
بھی کنا نہ میں ہو گا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی
تہیں کھالی تھیں۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہر قدم پر نور کی ہوا
تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص اکرم من گزر ہوا کہ ابن خطل
مجھے کے پردے سے ٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل
کر دو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ
تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے
ہوئے نہ تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے
تو غار کعبہ کے گرد گرتے ہوئے سو ماٹھرتے رہے ہوئے تھے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ
 حَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ نَصِيبٌ فَجَعَلَ
 يَطْحَتُهَا بِحُودٍ فِي مِيزَانٍ وَيَقُولُ - جَاءَ الْحَقُّ وَ
 زَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبِيدُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ -
 ۱۲۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
 أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبِي أَنْ يَدْخُلَ
 الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأَرْهَاقُ فَأَمَدَّهَا فَأَخْرَجَتْ فَأَخْرَجَ
 صَرِيحًا أَبْدَاهُ فِي أَبِيهِمَا مِنَ الْأَمَلَامِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَهُمُ اللَّهُ لَقَدْ
 عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمُوا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ
 فَكَثَّرَ فِي تَوَاجِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يَصِلْ فِيهِ
 تَابِعُهُ مَعَهُ عَنْ أَيُّوبَ - وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا
 أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَلَاكًا دُخُولَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا
 يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى
 لَاحِلَتِهِ مُرْدَةً فَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ
 وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحُجَبَةِ حَتَّى
 أَفَاحَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِفَتْحِ الْبَيْتِ
 فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ
 أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ
 فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا أَطْوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَى
 النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ
 فَوَجَدَ بِلَالًا لَوْحًا أَغْلَبَ الْبَابَ قَائِمًا فَسَالَهُ أَبُو
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ

آپ انہیں چھری مار تے جو درست مبارک میں تھی اور فرماتے
 جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب سٹے
 سرے سے کھڑا ہو گا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے
 تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رکے رہے کیونکہ اس
 میں چھوٹے مسجد (بت) رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان
 کے نکانے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و
 حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں
 میں پائے کے تیرے رکھے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سنبھالے، حالانکہ وہ اچھی
 طرح جانتے ہیں کہ ان بدگولانے ہرگز پائے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ
 بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں کھیر کی لیکن اس کے اندر نماز
 پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح سترے ایوب سے روایت کی ہے۔
 رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

یث، یونس، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے
 روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونچی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔
 سوار کی پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور
 حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے چارہ تھے، یہاں تک کہ
 آپ مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔ پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لے
 کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور
 آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن
 طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے، جب باہر نکلے تو
 دوسرے حضرات بھی ادھر چلے اور سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر
 اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال دروازے کے پیچھے کھڑے
 ہیں تو انہوں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں
 پڑھی تھی تو انہوں نے اس جگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی
 تھی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول

ہی گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

مرہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کدوار کی جانب سے داخل ہوئے تھے جو کہ کفرہ کا بالائی حصہ ہے۔ اسی طرح ابواسامہ اور دہشیب نے کدوار کی جانب سے کہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

ہشام بن مرہ نے اپنے والد ماجد حضرت مرہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کدوار کے بالائی حصہ کدوار کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

فتح کے روز رسول خدا کی جائے قیام۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ میں کسی نے ایسا کوئی شخص نہیں بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو اسوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے روز آپ نے ان کے گھر میں فرمایا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکعت اور سجدے تو بڑی طرح ادا فرمائے تھے۔

فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکعت اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثناء بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے بعدی اکابر کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ یہ تو ہماری اہلاد کے برابر ہے؟ فرمایا یہاں حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ اہل علم شمار کرتے ہیں حضرت ابن عباسؓ جو علم و ادب کے ساتھ مجھے ملایا میں تو کسی مجھ سے کم

کہ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَتَيَسَّيْتُ أَنْ أَسْأَلَ كَذَلِكَ صَاحِبِي مِنْ سَجْدَةٍ.

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا الرَّهَيْثَمِيُّ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّارِ الْحِجْزِ بِأَعْلَى مَكَّةَ تَابِعًا لِأَبِوَسَامَةَ وَوَهَّيْبٍ فِي كَدَّارِ.

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَّارِ. **بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ.**

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدًا أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلِي الضُّحَى غَيْرَ أَمْرٍ هَافِيٍّ فَإِنَّمَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَّ فِي رُكْعَاتٍ قَالَتْ لَوْ أَرَاهُ صَلَاةَ أَخْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتَوَدَّكَوُّمُ وَالسَّجُودَ.

۵۹ باب ۵۹

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَمُجُودِهِ مَبْطُنًا اللَّهُمَّ رَبَّنَا بِمَا يَحْمَدُكَ اللَّهُ تَعَالَى غُفْرَتِي.

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَعَ أَشْيَافِهِ يَدَارِقُ قَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ تَدَخَّلَ هَذَا الْفَتَى مَعَنَا لَمَّا أَبْأَرْحَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ وَمَنْ

قَدْ عَلِمْتُمْ - قَالَ فَمَا عَاهَدَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَا فِي
مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُفِئَتْ دَعَا فِي يَوْمٍ مِثْلَ الْيَوْمِ
مِثْلِي - فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ
وَنَآيَتِ النَّاسُ يَدْخُلُونَ حَتَّى خَتَمُوا السُّورَةَ؟
فَقَالَ - بَعْضُهُمْ أَمْرًا أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ وَتَسْتَغْفِرَهُ إِذَا
نَصَرْنَا وَفَتَحَ عَلَيْنَا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي
أَوْ تَعْرِقُ بَعْضُهُمْ شَيْئًا - فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
أَكْثَرُ إِلَيْكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا - قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ
هَذَا جَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ
اللَّهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ فَذَاكَ
عَلَامَةٌ أَجَلِكَ، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ إِنَّهُ
كَانَ تَوَّابًا - قَالَ عَمْرُو مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي شَرَحْبِيلٍ الْأَعْدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَعِمُو
بِْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْتَغِي الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَذُنُّ
لِي أَيْهَا الْأُمَيَّةُ أَحَدُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدِيمُ لَفْتِهِ سَمِعْتُهُ إِذْ نَآى
وَوَعَاةَ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ
حَمْدُ اللَّهِ وَآثَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ - إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ
وَلَوْ يُحَرِّمُهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِلْمُرِيءِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ
فَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا
شَيْئًا فَإِنْ أَحَدٌ تَخَصَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَنَا إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِلرَّسُولِ
وَلَعَلَّ يَذُنُّ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ فِي يَوْمِهَا سَاعَةً مِّنْ
نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حَرَمُهَا الْيَوْمَ حَرَمُهَا بِالْأَمْنِ
وَلِيُبَيِّنَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَيَقُولَ لِأَبِي شَرَحْبِيلَ مَاذَا
قَالَ لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ
يَا أَبَا شَرَحْبِيلَ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَاسِقًا
بِدَامِهِ وَلَا تَارَةً يَخْرُبُهُ

ہوں کہ مجھے اُس روز نہیں کھانے کے لئے بلایا گیا تھا پس آپ نے فرمایا کہ جب تک اس کی
حد و فتح اسلام محبوب تم نے لوگوں کو اس کے ہوتے دیکھ لیا اللہ کے دین میں اس کی حرکت
کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ میں اللہ کی حمد
میان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ اس نے ہماری مدد
فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ میں کچھ معلوم نہیں بلکہ میں
بزرگوں نے اپنی ہر سکوت توڑی ہی نہیں۔ پس آپ نے مجھ سے فرمایا، اسے ابن
عباس! یہی تم بھی ہی کہتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا۔ پھر تم کیا کہتے ہو؟
میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا پیغام ہے جس سے اللہ
تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ جب اللہ کی مدد آئی اور فتح میں فتح کہ آپ کے
وصال کی علامت ہے، لہذا پاکی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اللہ
اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے
حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کچھ تم جانتے ہو میں بھی اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر بن سعید :
امیر یدمدیک جانب سے حکم مدینہ سے کہا جب وہ مکہ مکرمہ کی
جانب (حضرت عبداللہ بن زبیر کے مقابلے پر) فوجیں روانہ کر رہا
تھا کہ اس پر مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا رشتہ دار کوئی سناؤں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور میرے دل نے محفوظ رکھا وہ ان فرماتے وقت میں حبیب محمدی دوزخ میں لے گیا دیکھ رہا
تھا۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ بیشک جو کچھ اللہ تعالیٰ نے
حرام کر دیا ہے وہ اس کو کسی آدمی نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت
پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر خون بہائے یا اس کا
دھرت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قال کو محبت نہ
تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی
جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور اپنے رسول کو بھی تھوڑی سی دیر کے لیے
اجازت دے دیتی تھی، پھر اس کی حرمت حسب سابق لوٹ آئی تھی جو آج تک قائم
ہے۔ پس حاضرین کو چاہیے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود
نہیں ہیں۔ پس حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ عمر بن سعید نے آپ کو کیا
جواب دیا؟ فرمایا اس نے کہا تھا کہ اسے ابو شریح! اس بات کو میں تم سے
زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار خون کر کے تھامے والے اور مصیبت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ کہہ کر میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرمایا۔
ریا ہے۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

یحییٰ بن ابی اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فتح مکہ کے وقت) دس روز تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے (یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

مکرر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ کر میں انیس روز قیام فرمایا اور آپ دو رکتیں ہی پڑھتے رہے۔
(فرضوں کی)

مکرر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اس میں انیس روز تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے اندر تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اندر ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

فتح مکہ کے اثرات

اس کی لیث یونس، ابن شہاب، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سیدنا ابوجہیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں ہی آپ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَيِّمَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ
إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَزَمَ بَيْتَ الْخَمِيرِ۔

باب ۵۲ مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقَصَرُ الصَّلَاةَ۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ
تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
شَرَحْبَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَقْبْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
تِسْعَةَ عَشَرَ نَقَصَرُ الصَّلَاةَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَلَمَّا نَقَصَرُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةِ عَشَرَ فَإِذَا
يَذُنَا اتَّمَمْنَا۔

باب ۵۲ وقال الليث حدثني يونس
عن ابن شهاب أخبرني عبد الله بن ثعلبة
بن صعب وكان النبي صلى الله عليه وسلم
قد مسم وجهه عام الفتح۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هشام عن معمر عن الزهري عن سكين أبي جهميلة
قال أخبرنا ونحن مع ابن المسيب قال ونا عمر
أبو جهميلة أنه أدرك النبي صلى الله عليه وسلم

وَحَدَّثَنَا عَنْ عَامِرِ الْفَحْمِيِّ -

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قَلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَمَسَا لَنَا
قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا جَمَاعَةً مِمَّنْ النَّاسُ
وَكُنَّا يَسْتَرِينَ التُّرُكِبَانَ فَمَسَا لَهُمْ مَا لِلنَّاسِ: مَا هَذَا
الزَّجَلُ فَيَقُولُونَ يَذْعُرُونَ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى
إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا أَفَكُنْتَ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ
وَكَا فَمَا يُعْزِي فِي صَدْرِي وَكَانَتْ الْعَرَبُ تَكُونُ
بِاسْلَامِهِمْ الْفَتْحُ فَيَقُولُونَ: أَمْزُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ
لَنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُنِي صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَ وَقَعَةٌ
أَهْلُ الْفَتْحِ بَادِرُ كُلِّ قَوْمٍ بِاسْلَامِهِمْ وَبَدَا بِي قَوْمِي

بِاسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَامَ رَجُلٌ كَوَّاهٌ مِنَ عُنْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ: صَلُّوا
صَلَاةَ كَذَا فِي حَبْنِ كَذَا - وَصَلُّوا كَذَا فِي حَبْنِ كَذَا
كَذَا أَفَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَيَلُودُونَ أَحَدًا كَوَّاهًا
وَلِيَوْمًا كَوَّاهًا كَوَّاهًا فَتَنْظُرُوا أَفَلَوْ يَكُنْ أَحَدًا
أَكْثَرُ قَدْرًا نَافِعِي لِمَا كُنْتُ أَتَلُو مِنَ التُّرُكِبَانِ
فَقَدْ مَوْنِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ أَوْ سَبْعِ
سِنِينَ - وَكَانَتْ عَنِّي بَرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ
تَقَلَّصْتُ عَنِّي فَقَالَتْ: امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تَخْطُوا
عَنَّا إِسْتَقَارِيكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا إِلَيَّ قَيْصًا
فَمَا فَرَحْتُ بِشَيْءٍ فَدَجَّيْتُ بِذَلِكَ الْقَيْصِ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَرْسُلُنِي إِلَى أَخِيهِ

کے ہمراہ نکلا تھا۔

ایوب سختیائی فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن سلمہ سے ملا اور ان کے
اسلام لانے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک ایسے
چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ جب
ہمارے پاس سے تانے گزرتے تو ہم ان سے لوگوں کے حالات پر پچھتے
اور وہ بیانت کرتے کہ اس شخص (جسب پسر درگاہ) کا کیا حال ہے؟
تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر
بھیجا ہے اور اس پر وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے۔ . . .
. . . . تو میں اس کلام کو زبانِ یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام قبول
کرنے کے بارے میں واضح فح کے منتظر تھے۔ وہ کہا کرتے تھے
کہ مسلمانوں اور ان کی قوم (کفار قریش) کو آپس میں ٹیٹ لینے دو
اگر وہ اپنی قوم پر غالب آگیا تو سبیا ہی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ

ہو چکا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا چاہتی تھی چنانچہ میرے
والد محترم بھی چاہتے تھے کہ ہماری قوم جلد از جلد مسلمان ہو جائے۔ پس جب
وہ مسلمان ہو کر لوٹے تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم، میں سبھی نبی کے پاس سے آیا ہوں
پھر تیار کیا کہ وہ اس طرح ناز رہتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔
چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا تو ایک شخص فلاں کے اندر پہنچ کر ایک نماز پڑھ کر آتا کہ فریضہ
اٹھا کر جس کو دو مسلوں سے قرآن کی زیادہ یاد ہو ہماری قوم نے جب یہ چیز کہی تو ان میں
بہت زیادہ قرآن کی یاد دھاتی کہ میں فلاں فلاں میں سے لے کر تا تھا میں نے اس کے
لے لے کر دیا ہوں کہ یہ سب سال ہی ہو کر میرے ہر مرتبہ ایک چادر ہوتی تھی، لہذا
جب میں مسجد میں جاتا تو چادر اور پر کو چڑھ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک
عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے
سین کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کچھ اخیر دیکر میرے لیے ایک قصہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے

ساتھ حضرت عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ وہ فرماتی ہیں کہ قبہ
بن ابی وقاص نے دم اٹھاپے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا تھا
کہ میرے بعد مدینہ کی نوکری کے بڑے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ
سرا بٹیا ہے (ناجائز تعلقات کے تحت) جب فتح مکہ کے موقع پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جلوہ افروز تھے اس وقت حضرت سعد بن

سَعِيدٌ أَنْ يَقْبِضَ ابْنٌ وَلَيْدَةً زُمَعَةَ وَقَالَ عَتْبَةُ
إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَتَ فِي الْغَيْمِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ
وَلَيْدَةَ زُمَعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ
فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عَمِّي
إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زُمَعَةَ وَلِذَا عَلَى فِرَاشِهِ
فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ
وَلَيْدَةَ زُمَعَةَ فَأَذَا أَشْبَهُ النَّاسِ يُعْتَبَرُ ابْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَؤُلَاءِ هُمَا خَوْلُكَ يَا عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ
وَلِذَا عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا حُجَّتِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا سَأَى مِنْ شَيْءِ عَتْبَةَ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَوْ
لِلْفَرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ
كَانَ أَبُو هَارِيَةَ يُصَيِّرُ بَدَايِكَ -

١٢٢٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَارٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ
فَقَدَّرَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَ
قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلِمَةُ أُسَامَةَ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكَلِّمُنِي
فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّ وَدَّ اللَّهُ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ - فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَشْنَى عَلَى اللَّهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

ابی وقاص نے زمعد کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبید بن زمعد بھی آئے۔
 حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بیٹا ہے کیونکہ
 میرے بھائی نے مجھ سے وعدہ کیا کہ ان کو یہ بیٹا ہے۔ اب عبید بن زمعد
 عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعد کا بیٹا
 ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے زمعد کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے
 وہ عقبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبید بن زمعد! اسے
 تم سے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعد کے بستر پر
 پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ
 اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عقبہ بن ابی وقاص
 کے مشابہ دیکھا تھا ابن شہاب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کا ہے جس
 کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے مستقر بنی یعنی اسے رحم کیا جائے گا۔ ابن
 شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو
 بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے

حضرت عمرؓ کو بنی نضیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بیچہ مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی، تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن زیدؓ کی جانب سفارش کے لئے ٹوٹ پڑی۔ عہدہ منواتے ہیں کہ جب حضرت اسامہؓ نے اس بارے میں کچھ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ الفور کا رنگ تبدیل ہو گیا، فرمایا: کیا تم مجھ سے اللہ کی عہد کے بارے میں گفتگو کرتے ہو؟ حضرت اسامہؓ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے، مٹام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے شایاں ہے، اور اس کے بعد فرمایا: کیا تم نے پہلے لوگ اس کے لئے ہلکے ہوئے تھے کہ جب کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کا مرتکب ہوتا تو اس پر عقاب مگر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی میں کے قبضہ

النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَفُطِمَتْ يَدَاهَا ثُمَّ أَمْدَرَ سُورِي اللَّهُ صَليَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقَطَعَتْ يَدَاهَا فَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا بَعْدَ ذَلِكَ تَزَدَّ جَنَّتْ قَالَتْ عَائِشَةُ نَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرَفَمُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بَعْدَ الْغُفَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي يُشَاقِقُنِي عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ يُشَاقِقُنِي؟ قَالَ أَبَا يَعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مُعْبِدٍ بَعْدَ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقَتْ بِأَخِي مُعْبِدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ بِشَيْءٍ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَيْتُ الْهِجْرَةَ لِأَهْلِي أَبَا يَعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مُعْبِدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ.

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ أُرِيدَ أَنْ أَهَاجِدَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لِلْهِجْرَةِ دُونَ جِهَادٍ فَانْطَلَقْتُ فَأَعْرَضَ بَنُفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَكِيًّا وَارْجِعْ.

میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کر لی اور اس نے نکاح کر کے اپنی امتیاز پوری کر لی۔ حضرت عائشہ مدینہ میں فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس گاہے بگاہے آتی رہتی تھی اور اگر اس کی کوئی حاجت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی (مجالد) کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی بارگاہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لے لیا یہاں میں عرض کی کہ پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام ایمان اور جہاد پر۔ اسکے بعد میں (مجالد) ان دونوں کے لئے بھائی حضرت ابو معبد سے بلاوا اس بارے میں ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ مجاشع نے درست کہا ہے۔

ابو عثمان ہندی نے حضرت مجاشع بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہو گئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میں (ابو عثمان) ابو معبد سے بلاوا اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع نے صحیح کہا ہے۔ خالد ابو عثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔

مجالد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں شام کی جانب ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہو گئی، اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں جو عمل دیکھو تو اسے کر لینا در نہ خاموش ہو بیٹھنا۔ شعبہ ابو بکر مجالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی

وَقَالَ النَّظَرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ
سَمِعْتُ مُجَاهِدًا أَذْنَتْ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ
أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ حَمْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَوْسَاءُ رِجَالُ
عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ
الْمَكِّي أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لِلْهَجْرَةِ بَعْدَ الْفَتْحِ.

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ حَمْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَوْسَاءِ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ جُبَيْدِ بْنِ
عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ
كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يُغِيرُونَ أَحَدًا هُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُونَ
يَعْبُدُونَ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءُوا وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَبْلِي حَرَامٌ يَحْدُمُ إِلَهُ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ
لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنَ الدَّهْرِ
لَا يَنْفَرُ مَعِدَا وَلَا يُعْضِدُ شَرَكُهَا وَلَا يَخْتَلِي
خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لِقَطْعَتِهَا إِلَّا لِلْمَشْرِيقِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا أَكَا ذُخْرًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّهُ
لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَبِيلِ وَالْبَيْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ
إِلَّا أَكَا ذُخْرًا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَعَيْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ

تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی
ہے

اسحاق بن زید، یحییٰ بن حمزہ ابو عمرو داؤد اعلیٰ عبیدہ بن
ابولبابہ، مجاہد بن جبر کی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد جو تکوید دارالاسلام
کی حدود وسیع ہو گئی ہیں لہذا، ہجرت باقی نہیں رہی
ہے۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں جبید بن عمر کے ہمراہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ
سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں
رہی قبل ازیں مسلمان اپنے دین کو بچانے کی خاطر اللہ و رسول کی
طرف ہجرت کرتے تھے خوف تھا کہ کہیں ان کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے
تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے لہذا اب ایمان جہل چاہیں
اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور حسن نیت موجود
ہے۔

مجاہد بن جبر نے مرسل روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی
پیدائش کے وقت ہی کہ مکہ مکرمہ حرام فرمایا تھا پس یہ اللہ تعالیٰ کے حرام
فرمانے کے وجہ سے قیامت تک حرام ہے نہ یہ جو سے پہلے کسی کے لئے حلال
ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا نیز میرے لئے بھی تو کھڑی ہی
دیر کے لئے حلال ہوا تھا پس نہ اس کا شکار ہوگا یا جائے، نہ اس کا کھانا
توڑا جائے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کی چڑی ہوئی چیز اٹھائی
جائے، اسوائے الطلحہ وریضہ کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب
عمر بن غزولہ ہنسے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکر اس کی توہم اردوں کو اور
گھروں کے لئے بڑی ضرورت ہے تو کھڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا
ہاں اذخر کے سوا کیونکر یہ حلال ہے۔ ابن جریر، عبد الکرم، مکرر نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی
ہے۔ اور یہی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

غزوہ حنین کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب تم اپنی کثرت پر اتر آگئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ سے کمر بھر گئے۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین آماری (الیٰ اخیرہ) سورہ التوبہ، آیت ۲۵، ۲۶

احمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر اسی میں غزوہ حنین کے اندر آیا تھا۔ میں نے پوچھا کیا آپ میں غزوہ حنین میں شریک ہوئے تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شامل ہونے لگا تھا۔

حضرت برادر بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے آکر دریافت کیا کہ اے ابوہریرہ کیا آپ غزوہ حنین میں پیٹھ دکھائے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہرگز نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قطعاً پیٹھ نہیں پھیری تھی، ہاں قوم کے بعض افراد نے جلد بازی سے کام لیا تو ہوازن دانوں نے ان پر تیرہ رسلے شروع کر دیے تھے، چنانچہ حضرت ابوسفیان بن ہارث نے حضور کے سفید غم کا سر تمام رکھا تو آپ بھی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں اپنی امانت کا بیان ہے کہ حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ میں سن رہا تھا کہ غزوہ حنین میں کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھو کر پیٹھ دکھائے تھے؟ فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری وہ لوگ تیرا مذاق تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعبیر تھیں کہ کسی آدمی نے پوچھا کہ غزوہ حنین میں کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھو کر مذاق کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو جہنم بھاگے تھے، اہل ہوازن تیرا مذاق تھے جب ہم نے آپ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر ہر طرف بھاگے، اہل ہوازن تیرا مذاق تھے تو ہم نے ان سے تیرے اندر سے

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ هَذِهِ أَوْ تَحْتَ هَذَا رِقَاقُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۳۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاعَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُقَادِيرَ ثَمَرِ الْجَنَّةِ وَاللَّهُ سَكَنَتْهُ إِلَى قَوْلِهِا غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يُزَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا (سَمَاعُ بْنُ سَمَاعٍ) بِسَيِّدِ ابْنِ أَبِي أُوْفَى ضَرْبَةً قَالَ ضَرْبَةً هَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَرِهَاتٌ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍاهُ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَاشْهَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُؤَلَّ وَلَكِنْ عَجَلَ مَرَعَانِ الْقَوْمِ فَدَشَقْنَاهُمْ هَوَازِنَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَبِيلَ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوْ لَيْتَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَاثُرًا مَاءً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ سَأَلَ رَجُلٌ مِّنْ قَبَائِلِ أَقْرَبَتِهِ مَن رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكِن رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ

هَوَازِنُ رَمَاةٍ وَ إِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهٗمُ اُنْكَشَفُوْا
فَاَكْبَبْنَا عَلٰى الْغَنَاقِیْرِ فَاسْتَفْبَلْنَا بِالسِّهَامِ وَاِ
لَقَدْ رَاٰیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی
بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنْ اَبَا سَعْفِیَانَ اَخِذًا بِذِمَامِهَا
وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ لَا كَذِبَ - حَال
اِسْرَآئِیْلَ وَ زُهَیْرٌ نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ -

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ
حَدَّثَنِي اِسْمَعٰلُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْخَى ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ
وَزَعْرَةُ عُمَاوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمُسَوِّمَ
بْنِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاعَةٌ وَفَدَاهَا هَوَازِنُ مُسْلِمَاتٍ فَسَأَلُوْهُ
اَنْ يَّرَدَّ اِلَيْهِنَّ اَمْ لَا اَللّٰهُ وَسَبِيْهَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ مِّنْ تَرَوْنَ وَاَحَبَّ الْحَدِيْثِ
اِلٰی اَصْدَاقِهِ فَاَحْتَارُوْا اِحْدٰی الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبِیَّ
فَاَمَّا الْمَالُ وَقَدْ كُنْتُ اَسْتَأْنِیْتُ بِكُوْدَكَ اَنْ تَنْظُرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِضَمِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ
حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مَا اِذَا اِلَيْهِمْ اِلَّا
اِحْدٰی الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَارَنَّا نُبْتَارُ سَبِيْنَا فَعَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ قَاتِنِی
عَلٰی اللّٰهِ بِمَا هَرَّاهُ لَهٗ شَحَقًا : اَمَّا بَعْدُ فَارَنَّا
اِحْوَانَكُمْ قَدْ جَاوَزْنَا تَارِیْیْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاٰیْتُ
اَنَّ اَرَادَ اِلَيْهِمْ سَبِيْهَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يَطِيْبَ ذٰلِكَ فَلَیْفَعَلَ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
تَكُوْنُ عَلٰی حَظِّهِ حَتّٰی تُعْطِیْهُ اٰیَآةٌ مِّنْ اَوَّلِ مَا
یُفِیُّ اللّٰهُ عَلَیْنَا فَلِیَفْعَلَ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ حَلَّتْ بَنَا

بچم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے سفید بچہ پر سوار ہیں اور حضرت ابو سعید
بن حارث نے اس کی نگاہ پکڑ لی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے۔
میں نہیں ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیلی
اور زہیر کی روایت میں ہے کہ بنی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بچہ سے اتر آئے
تھے۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عمر بن زبیر
سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی
واپس کر دئے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے
سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو قیدی لینے
یا ہتھیے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقیم میں تاخیر بھی کی تھی۔
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روئے زیادہ انتظار
فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ طائف بھی لوٹ آئے تھے جب ان پر بخاری
داخل ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف
ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس
دے دیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان
کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی جو اس کی شان کے لائق
ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں
میری دوائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں پس تم میں
سے جو کوئی اپنے حق کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم
میں سے اپنے حق کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے ملے گا مال
سے جو ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے جو دیا
جائے گا سب ملے گا اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برافروختہ
چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا كَذَلِكَ عَلَيْهِ بَيْتُهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ
 مَنْ يَشْهَدُ بِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ بِي ثُمَّ
 جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ
 فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مَدَانٍ وَسَبَبَهُ عِنْدِي
 فَأَرْضِيهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَبَّاهُ اللَّهُ إِذَا لَأَيْمُكَ
 إِلَى أَسَدٍ مِنَ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَانٍ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِيهِ
 فَأَتَيْتُ بِهِ خَدْرًا فِي بَيْتِي سَلَمَةً فَإِنَّهُ لَأَقْلَمُ مَا لَمْ
 تَأْتِكُنَّ فِي الْإِسْلَامِ - قَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى
 بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَمْدٍ
 مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا كَانَتْ
 يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ
 رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخِرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَحْتِلُّهُ مِنْ
 قِرَآئَتِهِ يَنْقُلُهُ فَاسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَحْتِلُّهُ فَدَفَعْتُ
 يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَاضْرَبَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا ثُمَّ أَخَذَنِي
 فَخَصَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ
 فَتَحَلَّكَ وَدَفَعْتَهُ ثُمَّ قَتَلْتَهُ وَأَنْهَزَ مِنَ الْمُسْلِمُونَ
 وَأَنْهَزْتُمْ مَعَهُ فَإِذَا يُعَمَّرُ فِي الْخَطَابِ فِي النَّاسِ
 فَقُلْتُ لِمَ مَاشَانُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرًا اللَّهُ ثُمَّ تَرَجَعْتُ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيْتَهُ
 عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُمْتُ لِلتَّمَسِّ بَيْتَهُ
 عَلَى قَتِيلٍ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا يَشْهَدُ بِي جَلَسْتُ ثُمَّ
 بَعَا إِلَيَّ فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سَلِّحْ هَذَا الْبَقِيلَ
 الَّذِي يَدُكَ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْهُ - فَقَالَ أَبُو

الشر تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا۔ اسے البرقارہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورت حال عرض کر دی ایک شخص نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حقہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے حضور اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری جانب سے راضی کریں۔ اس پر حضرت ابو بکر کہنے لگے، خدا کی قسم یہاں کبھی نہیں ہو سکا کہ اللہ کے شہیدوں میں سے ایک شہید اللہ اور اس کے رسول کے لئے لڑے اور اس کا حقہ ہمیں دے دیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا، لہذا ان کا حقہ انہیں دے دو۔ پس اس نے جہانان مجھے دے دیا۔ حضرت البرقارہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے جو سامان ایک ابن خزیما۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے دوسرا اسلام میں حاصل ہوا دوسری سند کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت البرقارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

غزوہ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان جو ایک مشرک پر برسرِ پیکار تھا دوسرا مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے میں اسکی جانب پیکار جو گھات لگائے ہوئے تھا اس نے مجھے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس زور سے دبا کر موت کا خطرہ نظر آنے لگا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور معصی ماہو نے لگا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اسکے بعد مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اور میں بھی انکے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں مجھے حضرت عمر بن خطاب نے قریب لے لیا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب واپس لوٹے اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کا سر کو قتل کرنے کا گواہ پیش کر دے تو مقتول کا سامان قاتل کو دے گا میں اپنے قتل کرنے کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لئے میں بیٹھ گیا پھر سرے زہن میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا فقر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ مجھے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان تو میرے پاس ہے اور آپ انہیں میری جانب سے راضی کر دیں حضرت

بِكْرِكَ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُصَيْبٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَيَدَّعِ
أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ مَعَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ إِلَى فَا شَتَرْتُكَ مِنْهُ خِرَافًا
فَكَانَ أَوَّلَ مَا لِي تَأَسَّلْتُكَ فِي الْإِسْلَامِ -

بخاری ۵۲۳ غزاة اوطاس -

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ بَعَثَ أَبَا
عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدُ بْنُ الْيَسْتِ
فَقَتَلَ دُرَيْدًا وَهَرَمَ اللَّهُ أَفْجَاهَا - قَالَ أَبُو مُوسَى
وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرَمِي أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ مَعَا
جُنَيْتٍ بِسَرِّهِ فَأَتَيْتُهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَتَيْتُهُ بِالسَّيْفِ
فَقُلْتُ يَا عَمْرُؤُ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى
فَقَالَ ذَلِكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ
فَلَمَّا رَأَيْتُ وَتِي فَأَتَيْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَكَ الْكَ
نَسْتُحْيِيكَ إِلَّا تَضَيَّعْتَ فَكَيْفَ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ
بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ
صَاحِبِيكَ قَالَ فَاذْنَبْ هَذِهِ الشَّهْرَ فَذَرَعْتُهُ فَذَرَا
مِنْهُ الْمَاءَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْبِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ وَقُتِلَ لَهُ اسْتَنْفَعْنِي فَاسْتَخْلَفَنِي
أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَتْ بِسَيْدِ الْأَعْوَمَاتِ فَذَجَّتْ
فَمَا خَلَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيذٍ قَرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِدَاؤُكَ قَدْ أَتَى
رِيعَالُ الشَّرِيفِ بِظُهُرِهِ وَجَنْبِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا
وَبَخْبِرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَكُمْ اسْتَغْفِرُنِي فَدَعَا
بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِعَبِيدِكَ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بِيَامُكَ ابْطِئَهُ ثُمَّ قَالَ

ابو بکر کہنے لگے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضرت قوریش کی ایک چڑیا کو دے
دیا جائے اور اللہ کے شہر میں سے جو خیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے
لڑا ہو اسے محروم رکھا جائے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا قصد مجھے دلویا اسے فرخت کر کے مٹانے
ایک باغ خرید لیا پس یہ میرا سب سے پہلا مال ہے جو مجھے لاکھ کے درمیں حاصل ہوا تھا

غزوة اوطاس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت
ابو عامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی جانب روانہ فرمایا جب
انکے سردار دُرید بن حمر سے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی
میدان چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت
ابو عامر کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تقایس و دران جنگ
حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں ایک تیرا کر لگا جو کسی بیٹی نے چھپکا تھا اور وہ تیرا کر
گھٹنے میں ترازو دہرایا میں انکے پاس گیا اور دریافت کیا کہ چچا جان! یہ تیرا کر آپ کو
کس نے ملا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابو موسیٰ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ
ہے جس نے مجھے تیرا کر ملا ہے میں انکی جانب دوڑا اور نزدیک جا پہنچا جب اس
نے مجھے دیکھا کہ تو پیچھے پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا میں نے اس کا تعاقب جاری رکھا
اور میں اسے یہ کہتا جاتا تھا اوبے شرم! اب تمہارا کیوں نہیں! پس وہ پھر گیا
اور ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے حمل کر دیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا
اور حضرت ابو عامر کو اگر خوشخبری سنائی کہ آپکے تاقی کو اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا ہے
انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکال دو چنانچہ میں نے تیر نکال دیا اور اسے مگر سے
پانی (خون) اپنے منگھا پھر فرمایا۔ اے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا
سلام کہتا اور میری جانب سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعا ہے حضرت کریں۔
پھر حضرت ابو عامر نے مجھے اپنا بالشتین مقرر فرمایا وہ تصویریں و ریزہ درہا کہ اپنے ہاتھ
کی بارگاہ میں ہا پیچھے میں واپس لڑا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہو گیا آپ نے اپنے مکان عرش آستان کے اندر ایسی چار پالی پر آرام فرماتے تھے جس
کے بان موٹے تھے اور اوپر برائے نام کپڑا بچھا ہوا تھا جسکے باعث بانوں کے نشانات
آپکے پشت مبارک اور پہلوئے الوند میں نظر آتے تھے جس نے فوج کی بشارت
اور حضرت ابو عامر کی شہادت کا ذکر کر کے کہا کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا تمہاری

دل کے مغفرت کے لئے حضور سے عرض کر دینا پس آپ نے پانی منگو کر منو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دھوا جی: "اے اللہ اپنے بندے ابوامر کی مغفرت فرما" اس وقت میں آپ کی نورانی بنوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا کہ بعد پھر یوں دھا کی۔ اے اللہ اقامت کے بعد اسے کسے ہی لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا۔ پھر میں عرض کر رہا تھا کہ میری بخشش کے لئے بھی دعا کیجئے چنانچہ آپ نے دعا کی اے اللہ

غزوة طائف کا بیان

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ یہ غزوة شوال ۳ھ میں ہوئی۔

حضرت ابومرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اس وقت حبشہ سے ایک کشت بھا ہوا تھا پس انہوں نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ بن مسعود سے کہہ دیا تھا کہ اے عبد اللہ اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی قسم طائف میں ہمارے پیچھے رحمت فرمائے تو نہایت فائدہ مند ہو گا کہ اگر نہ دیکھو تو وہ آتی ہے تو بہت ہی پریشان ہے اور جاتی ہے تو اللہ ہی اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں۔ ابن عساکر اور ابن عساکر کا قول ہے کہ اس کشت کا نام بہت تھا۔

محمود، ابواسامہ، ام شہم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس روز وہ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کن دایسے لوٹ جائیں گے لوگوں پر یہ بات گراں گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کے پیچھے جائیں گے کبھی کہتے ہم ناکام لوٹ جائیں گے۔ کہنے لگے کہ کل ہم پھر لوٹیں گے۔ پس انہوں نے جب دیکھا کہ اللہ بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے دایسے لوٹ جائیں گے۔ اب ساتویں کو یہ بات بہت صحت معلوم ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں چڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے قسم فرمایا۔ امام بخاری سے حمیدی نے ان سے سفیان نے یہ ساری روایت

اللهم اجعلہ يوم القيامة قوتي كثير من خلقك من الناس فقلت وري فاستغفر فقال اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه فادخله يوم القيامة مداخل كديما قال ابو بكر اخذاهما لابي عامر قال لخدني لابي موسى۔

باب ۵۲ غزوة الطائف في شوال سنة ثمان قاله موسى بن عقبه

۱۲۵۵۔ حدثنا الحميدي عن سفيان بن عيينة عن هشام بن أبيه عن زبيب بن أبي سلمة عن أمها أم سلمة رضي الله عنها دخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعندي من خنث فسمعه يقول لعبد الله بن أمية: يا عبد الله انك انتم الله عنيكم الطائف عدا فعليك يا ابنه فذلان فانها تقبل ياربهم وتسد بركي ثمان. وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخلن هؤلاء عليكم قال ابن عيينة وقال ابن جرير المحدث حيث۔

۱۲۵۶۔ حدثنا محمود حدثنا ابو اسامة عن هشام بن عمار وراؤد وهو صاحب الطائف يومئذ۔

۱۲۵۷۔ حدثنا عيسى بن عبد الله عن سفيان بن عيينة عن عمرو بن أبي العباس الشاعر الأعشى عن عبد الله بن عمرو قال لما حاصروا رسول الله صلى الله عليه وسلم الطائف فلم يزل منهم شيا قال انا قافلون ان شاء الله فنقل عنهم وقالوا فذهب ولا نفتح وقال مرة نقفل فقالوا اغدوا على القتال فعدوا فاصابهم جراح فقال انا قافلون غدا ان شاء الله فاعجبهم ففصحك النبي صلى الله عليه وسلم وقال سفيان مرة فتبتم. قال قال الحميدي حدثنا سفيان

اَنْحَبَ كَكَلَّةٍ -

۱۴۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ حَدَّادٍ شَرَفَنَا اللَّهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
أَبَا عَثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ فَكَانَ تَسْتَوِي حِصْنُ
الطَّائِفِ فِي أَنْبَاءِ نَجْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَأَلَّاهُ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَوَقَّعُ لِحِقَّةَ
عَلَيْهِ سَرَّاهُ فَقَالَ هَتَّاهُ وَأَمَّا بَعْدُ نَا مَعَكُمْ عَنْ عَائِشَةَ
عَنْ أَبِي الْعَاصِيَةِ أَنَّ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِي قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدْتُ عِنْدَكَ
رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِمَا قَالَ أَحَدُهُمَا قَوْلَ
مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةِ عَشْرِينَ
مِنَ الطَّائِفِ -

۱۴۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرْيَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِلٌ
بِالْحِجْرِ أَنَّهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَنَحْنُ بِلَالٍ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْدَائِي فَقَالَ لَا يَنْجُرُنِي
مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبَشِّرُ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ
عَلَيَّ مِنْ أَبَشِيرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبُو مُوسَى وَبِلَالٌ كَعَيْشَةَ
الْغَضَبَانِ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ بَشِيرِي فَأَقْبَلَا أَنْتَهُمَا قَالَا
قَبْلَنَا نَحْنُ دَعَا بِغَدِيرِ نَبِيِّهِ مَا دَفَعْنَا يَدَيْهِ وَ
وَجْهَهُ فِيهِ وَمَعَهُ فِيهِ تَوَقَّاهُ إِشْرِيَا مِنْهُ وَأَقْرَعَا
عَلَى وَجْهِهِمَا وَبَحْرِي كَمَا وَابَشِرَا فَاخَذَا الْقُدْحَ
فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ ابْتِرَاقِ أَفْضَلَا

بیان کی -

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے
پہلے تیر چلا یا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو
حلف کے قطع کی دیوار پر کہتے ہی آدمیوں کو لے کر چلے گئے تھے
پھر حبیب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے
تو فرماتے ہیں کہ میں ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ
کو دوسرے باپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام
ہے۔ ابو العاصیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت
سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دیکھا کہ اے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین
کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی
راہ میں سب سے پہلے تیر چلا یا تھا اور دوسرے وہ تیسویں ہیں جو حلف و کلمہ کی دیوار
سے انکر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ کو کھڑا اور مدینہ منورہ کے
درمیان حجر الشک کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ
کے پاس موجود تھے تو بارگاہِ نبوت میں ایک اسرائیلی آکر کہنے لگا کیا آپ اپنا
وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا البتہ
قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر صروت ہی فرمادیتے ہیں پس آپ نے
کہ حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور
فرمایا۔ اس نے تو بابت قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے
ہو؟ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ
نے پانی کا برتن منگوا یا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں
کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی اپنے چہروں
اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بابت ماضی کو پس دونوں حضرات نے
برتن لے کر مکہ کی قیوں کی۔ اس پر پورے کے اندر سے حضرت ام سلمہ نے

لَا مَكْرَمًا فَافْضَلَا لَهَا مِنْهُ عَاقِبَةً

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْمَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كُنْتُ أَسْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ مَعَهُ قَبْلُهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْدَاؤُهُ فِي عَجَبَةٍ مُتَضَمِّنَةٍ بِطَبِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَدْرِي فِي رَجُلٍ أَحَدَهُ يُمْرِقُ فِي جَبَّةٍ بَدَدَ مَا لُصِّبَتْهُ بِالطَّبِيبِ فَاشَارَ عَمِّي إِلَى يَدِي بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَهُ يَحْيَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا السَّبْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّرًا أَوْجُهُ يَنْقُطُ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَفِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعَمْرِؤِ أَيْغَا فَا لَيْسَ الرَّجُلُ فَاتِي بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطَّبِيبُ الَّذِي بِكَ مَا فَعَلْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْمَجَبَّةُ فَانْزَعَهَا ثُمَّ اصْنَعُ فِي عَمْرِيكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ يُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا آفَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ حِينَ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمَوْفِقَةِ قُلُوبَهُمْ وَلَوْ لَجِطَ الْأَنْصَارُ شَيْئًا لَكَانُوا وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُجِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ غَضَبُهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا فَهَذَا أَكْمَرُ اللَّهِ فِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ نَا تَفَكَّرُوا اللَّهُ فِي وَعَالَهُ فَأَعَانَا كَرَّمَ اللَّهُ فِي كَلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ مَا يَنْفَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ كَلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ كَلَّمَا كَرَّمَ

آواز دی کہ ابھی سے اپنی ماں کے لئے بھی چھوڑنا۔ پس ان حضرات نے انکی خدمت میں حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنے کے لئے کہ کوشش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت رکھیں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبرائیل کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کو سالبان نقابس کے اندر آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا جس نے خوشبو میں لباس براجمہ پہن رکھا تھا اس نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرو کے احرام میں الیابجمہ پہن رکھا ہو جو وہ خوشبو میں لباس براجمہ پہن رکھا تھا اس وقت حضرت عمر نے حضرت علیؓ کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے سالبان کے اندر سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چہرہ افروز رخ تھا اور ب لیس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی (نزلہ جگمگانی اس کے بعد آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمر کے بارے میں ابھی تک سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر گئے لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے جم پر خوشبو لگا رکھی ہے۔ اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور اس جگہ کرنا کہ وہ پھر عمر سے بھی دھو کر کام کر دو جو حج میں گئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو زمین کے مدد ملی نعمت عطا فرمایا تو آپ تقیم کرنے لگے اور ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان سما جانا ضروری تھا۔ ہنسا آپ نے انصار کو زرا مال نہ دیا۔ مال کا نہ ملنا بعض حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں کو بلا تھا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اسے اگر وہ انصار کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمہیں ہدایت فرمائی۔ تم کچھ ہرے سے تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہارے درمیان الفت پیدا فرمائی۔ تم تنگ دست تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں فنی فرما دیا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے فرمایا، اگر تم جاہلوں کو کہتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر رضی نہیں کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جا میں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

قُلْتُمْ جِئْنَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَنْذِرَ هَبَ
النَّاسَ بِالشَّقَاءِ وَأَلْبَعِبُونَ تَدَّهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَحَالِكُمْ كَوَلَا إِلَهَ جَدُّهُ لَكُنْتُمْ
أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَتُؤَسِّلُكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشَعْبًا
لَكُنْتُمْ وَادِيًا الْأَنْصَارُ وَشَعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعْبَانِ
وَالنَّاسُ وَشَأْنُ أَنْ تَكُونُوا تَلْقَوْنَ بَعْدِي أَمْرًا
قَاصِدًا وَرَاحَتِي تَلْقَوْنِي عَلَى الْخُرُوفِ -

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَسْبَنُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ جِئْنَا أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا آتَانَا مِنْ أَمْرٍ أَوْ رَأَى فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا أَلْيَانَةً مِنَ الْأَبِلِ فَقَالُوا
يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كَرِيشًا
وَيَتْرُكُ وَسِوَقًا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَسْبَنُ
فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَيْدَهُمْ
فَارْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ يَجْمَعُهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدِيمٍ وَتَو
يَذْعُمُ مَعَهُمْ غَيْرَ هُوَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكُمْ؟
فَقَالَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَلَوْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثُ أَسْنَا نَهُمُ
فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْطِي كَرِيشًا وَيَتْرُكُ وَسِوَقًا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا
حَدِيثِي عَهْدٍ يَكْفُرَاتُ لَعْنُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ
يَنْذِرَ هَبَ النَّاسَ بِأَمْوَالٍ وَتَدَّهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَحَالِكُمْ كَوَلَا إِلَهَ جَدُّهُ لَكُنْتُمْ
أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَتُؤَسِّلُكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشَعْبًا
لَكُنْتُمْ وَادِيًا الْأَنْصَارُ وَشَعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعْبَانِ
وَالنَّاسُ وَشَأْنُ أَنْ تَكُونُوا تَلْقَوْنَ بَعْدِي أَمْرًا
قَاصِدًا وَرَاحَتِي تَلْقَوْنِي عَلَى الْخُرُوفِ -

نبی کو لے کر جاؤ۔ اگر حجت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ
کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان
کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار امتر ہیں اور دوسرے لوگ
آبرا ہیں۔ میرے بعد تم انصار دیکھو گے کہ دوسروں
کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو میرے کام لینا، یہاں
تک کہ جوئی کوڑ پر مجھ سے غامات کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوا زن قبیہ کا مال عطا فرمایا تو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو سرسراؤنٹ تک مرحمت
فرمائے۔ اس پر انصار سے بعض حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے
رسول کو مغان فرمائے کہ انہوں نے قریش کو قوال مرحمت فرمایا اللہ
ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون چمک رہا
ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے سامنے ان کی گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چڑھے
کے ایک ٹھہرے میں بیٹھ گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں
بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
مجھے تمہاری جانب سے یہ کیسی غلامی توقع بات پہنچی ہے؟ انصار کے کچھ
حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ لوگوں نے
تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ ہاں بعض زعمروں کو ان کی ایسی بات کہہ
دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو مغان فرمائے جنہوں نے قریش کو
قوال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے
کافروں کا خون چمک رہا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
بیک میں نے ان لوگوں کو ان دیا ہے جن کا ناسخ کفر بہت نزدیک ہے
تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے کیونکہ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
لوگ مال لے کر بائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟
نہ کی قسم، جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے
وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی

سَجِدُوا وَنَاشِرَةً شِدَادَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلَاقُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ قَوْلًا لِيَصْبِرُوا۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمَتَّيَّارِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ
يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَفِيبَتِ الْأَنْصَارُ قُلًا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَتَّهَبَ
النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَقَدْ هَبُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ دَارِيًّا وَشِعْبًا
بَسَكْتٌ وَادَرَى الْأَنْصَارُ يَا وَشِعْبَهُمْ۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَمْرُهَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ رِيبِيِّنَ أَنَسُوا
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ
الْمَدِينَةِ هَوَّازَتْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ
أَكَابِرٍ وَالْطَّلَقَاءُ فَادَّبُوا، قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ نَحْنُ
بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَضُوا الْمُشْرِكِينَ فَأَعْطَى
الْطَّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَوْ بَطِطِ الْأَنْصَارُ شَيْئًا
فَقَالُوا أَقْدَعًا هُمْ فَادَّخَلَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ
أَنْ يَتَّهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَالْبُعِيدِ وَقَدْ هَبُّوا
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلْكَ النَّاسُ وَادَرَى وَسَكْتٌ
الْأَنْصَارُ مَشْعَبًا لَأَخْتَرْتُ شُعْبَ الْأَنْصَارِ۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنْ قُدْرِي شَأْنًا

نا انصاری دیکھو گے تم اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول
سے باطلہ کیونکہ میں ہوں کہ تم پر ہوں گا لیکن مغرب میں فرماتے ہیں کہ
انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بل غنیمت قریش
کے درمیان تقسیم فرمادیا تو انصار اس پر کچھ نظر انداز ہوئے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی
نہیں ہو کہ لوگ دنیا سے کہ جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر
جاؤ؟ وہ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا اگر لوگ کسی میدان
یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں
چلوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق
کے بعد جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ مسلمان تھے تو یہ پیٹھ دکھا گئے اس وقت
آپ نے فرمایا۔ اے مردوہ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ!
ہم مستعد، حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سواروں سے اتر گئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول
ہوں۔ پس کامزدار کو شکست ہو گئی۔ پس آپ نے فرسوں اور ہاجروں
کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا۔ آپ نے
انہیں بلایا تو وہ ایک قبضے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی
نہیں ہو کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو
لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگ
میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی
کو اختیار کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع کر کے
فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزر رہا
تھوڑا عرصہ ہوا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں

اور انہیں اسلام سے مانوس کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ، انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے توہیں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عین کا مال فقیہت تقسیم فرمایا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی (معتب بن قیس) منافق (مے) کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو نظر نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتادی۔ آپ کے چہرہ اور کارنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ حکمت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے ممبر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عین کا مال فقیہت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سوا اونٹ دیا فرمائے اور اسے بنی حضرت عقیلہ کو دے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی ہر سمت فرمائے گئے۔ اس پر ایک آدمی رسانی کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی غزوہ خبر دوں گا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے ممبر سے کام لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ عین کے وقت جب ہوازن، عطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور مال پران سمیت میدان مقابلہ میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے۔ پس یہ چیلنج پھیر گئے اور آپ تنہا دے گئے تو اس روز آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے دیں جانب مشرق ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، پھر آپ نے بائیں جانب مشرق ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ!

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بَيَّوتُكُمْ قَاتِلُوا بَيْنِي قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ دَارِيًّا وَسَكَتَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا تَسَكَّتْ دَارِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ -

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي كَاتِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حَنِينٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُذِيَّ بِكَ تَرَمِينَ هَذَا فَصَبَرَ -

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدُّنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حَنِينٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَنْدَرِ مَا نَشَاءُ مِنَ الْأَيْلِ وَأَعْطَى عِيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُرِيدُ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهَ اللَّهِ فَقُلْتُ لِأَخِيْرَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجَحَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُذِيَّ بِكَ تَرَمِينَ هَذَا فَصَبَرَ -

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حَنِينٍ أَقْبَلْتُ هَؤُلَاءِ فِي عِطْفَانٍ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَهُمْ وَدَرَارِيهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آلَافٍ مِنَ الطَّلَقَاءِ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَتَنَادَى يَوْمَئِذٍ يَتَدَاوَرُونَ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا التُّغَتَ عَنْ يَمِينِهِ

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْشُرْ نَحْنُ مَعَكَ. ثُمَّ انْتَفَتَّ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْشُرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلَى بَنَدَلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَضُوا الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ فَخَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَ الطُّلُقَاءِ وَكُرِّيَ لِحِطِّ الْأَنْصَارِ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شِدَّةُ يَدَاكَ فَنَحْنُ نُدْعِي وَيُعْطَى الْعِزَّةُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي ثَبَاتٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكَا تَرْضَوْنَ أَنِّي يَتَذَاهِبَ النَّاسُ بِاللَّيْلِ وَتَذَاهِبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْذُلُونَهُ إِلَى بَيْتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ بِطَعْبِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ دَائِبٌ أَغْيَبُ عَنْهُ.

باب ۵۲ السَّرِيَّةُ الَّتِي قَبْلَ نَجْدٍ

۱۴۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ تَارِيعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ فَكَانَتْ فِيهَا قَبْلَتُ سَهْمَانِ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا نَقَلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ بَعِيرًا.

باب ۵۲ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِيمَةَ

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَهْلَبَ حَدَّثَنَا وَحْدَةُ بْنُ نَعِيمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

ہم حاضر ہیں۔ آپ قریش پر مامور ہیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپ اپنے سفید خمر پر سوار تھے۔ پھر نیچے اتر آئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہو گئی تو اس روز بہت مصلیٰ فیت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور انوسلوں میں مال تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ کبھی کا وقت آتا ہے تو ہمیں دیا جاتا ہے۔ اور مال فیت دوسروں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک تھپے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ وہی کچھ لے کر جائیں جس کے متعلق تمہاری طرف سے بے ایک بات پہنچی ہے، وہ ناموسش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ وہ عربی ہزار برسے، کیوں نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں نہیں اور انصار کسی گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے پوچھا کہ ابو حمزہ! کیا آپ اس وقت مقید تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر مسافر کب رہا تھا۔

نجد کی جانب سر یہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سرت (فرجیا دستہ) عطا فرمایا جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے ہتھے میں کی کس باٹا اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس رہا۔

بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ

کہنا اچھا اشارہ کیا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں انہیں قتل کرتے ہوئے قیدی بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک روز حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ: اے اللہ! میں اس شخص سے بڑی ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

سریہ عبد اللہ بن مسعود

حضرت عمر بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریہ انصاری بھی کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ (فرجہ رستہ) روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ امیر کی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ انہیں من اکشاکرو۔ لوگوں نے کھڑیاں اکٹھی کر دیں۔ کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ چنانچہ ان میں آگ لگ دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے، اور کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے ٹوڑتے ہوئے تو بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دوڑے ہوتے۔ حضور نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَا عَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَكَوْنُ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا اسْلَمْنَا فَجَحَاوَا يَقُولُونَ مَبَانَا صَبَانَا كَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَقَمَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۵۲ سریتہ عبد اللہ بن مسعود
السریہ وعلقمہ بن مجزہ المدینہ وبعثت
انہما سریتہ الانصار۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدِّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ جَبِيَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي اللَّهِ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْرِيَّتَهُ فَأَسْتَمَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَاسْمُهُ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا دِلِّي حَطْبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَقْبِدُوا نَارًا فَأَوْقِدُواهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا ثُمَّ وَاجِعُوا بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ بَعْضًا وَيَقُولُونَ قَدِمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ قَبْلَ أَنْ نَوَاحِشِي خِيَمَاتِ النَّارِ فَسَكَنَ غَضَبَهُ فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلْتُمْهَا مَا خَرَجْتُمْ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةِ فِي الْأَعْدُوِّ۔

باب ۵۲ بعث ابی موسیٰ ومعاذ الی

الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

۱۴۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلًّا وَاحِدًا مِنْهُمَا عَلَى خِلَافٍ. قَالَ وَالْيَمَنِ غِلَاظُ كَثَرٍ فَتَالَ يَسِيرُوا وَلَا تَغِيرُوا وَلَا تَنْفِرُوا فَانْطَلِقْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَخَذَتْ يَدَهُ عَهْدًا اسْكُمُ عَلَيْهِ فَمَا مَعَاذِي فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى نَحَاةً يَسِيرُ عَلَى بَخْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَائِسٌ وَكَدَّ

اجتمع إليه الناس وإذا رجل عنده قد جمع عبداً له إلى عنقه فقال له معاذ: يا عبد الله بن قيس أيعر هذا قال: هذا رجل كفر بعد إسلامه قال كما أتتك حتى يقتل فامر به فقتل ثم نزل فقال: يا عبد الله كيف تغدو القدان قال اتفوقه تغوت قال فكيف تغدو أنت يا معاذ قال أنا مرادى الليلى فأقوم وقد قضيت جفرتي من التهم فأتد ما كتب الله لي فأحسب أنومتي كما أحسب قومتي -

۱۴۷۳- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرَبَةِ تَصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ الْيَتَمُ الْيَتِيمُ فَقُلْتُ لِأَبِي بَرْدَةَ مَا الْيَتَمُ؟ قَالَ تَيْمِيمُ الْعَسَلِ وَالْيَتَمُ تَيْمِيمُ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَذَامٌ لَعَاةٌ

يمن کی جانب یمن

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے الگ الگ بنائے۔ کیونکہ یمن کے دو صوبے تھے۔ آپ نے دونوں حضرات کو تاکید فرمائی کہ نرمی سے کام لینا اور لوگوں پر سختی نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں پہنچ گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی غلطی دوسرے کے قریبی علاقے میں دودھ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے دودھ کا سلام کرتے چنانچہ ایک دفعہ حضرت معاذ نے حضرت موسیٰ کے قریبی علاقے میں دودھ کیا اور یہ اپنے فخر پر سوار تھے تو یہ ان کے پاس جا پہنچے وہاں

وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بیت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ دیکھا تو ان کے پاس ایک ایسا آدمی بھی تھا جس کے ہاتھ اگلے گردن سے بانٹے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا کہ اسے عبد اللہ بن قیس اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ آدمی مسلمان ہو چکا ہے مگر پھر کفر ہو گیا ہے فرمایا میں اس وقت تک ہمدردی سے نہیں آؤں گا جب تک کہ اس کو قتل کر دینے کا حکم صادر نہیں فرمایا جائیگا کہا اسے قتل کرنے کے لئے ہی تو آیا گیا ہے پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ سواری سے اتر گئے اور دریافت کیا اسے عبد اللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تعویذ اقول ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں لیکن اسے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں اپنی بات سوجانا ہوں اللہ نے مجھے لکھ بیٹھا ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کو ستور ہوتا ہوں

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن میں کا حکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس میں نے آپ سے ان شرابیوں کا حکم دریافت کیا جو وہاں بنائے جاتے تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بیتہ اور دوسری سرور۔ سید بن ابی بردہ نے اپنے والد حضرت ابو بردہ سے پوچھا کہ بیتہ کو نہ شراب ہوتی ہے؟ فرمایا وہ عہد کا شیرہ ہوتا ہے اور سرور جو کا شیرہ ہوتی ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شراب لانے والی چیز حرام ہے اس کو

جَدِيدٌ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ -
 ۱۷۷۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّةَ أَبَا مُوسَى وَ
 مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَيِّرَا وَبَشِّرَا
 وَلَا تُنْقِرَا وَتَقَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 إِنَّا أَرْضُنَا بِهَا شَرَابٌ مِثْلَ الشَّعِيرِ الْيَمِينِ وَشَدَائِبُ
 مِثْلَ الْفَصْلِ الْيُسْخَرُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا
 فَقَالَ مُعَاذٌ لِي يَا مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى سَاحِلَتِي وَالتَّغَوُّثُ
 تَقَوُّثًا قَالَ أَمَا أَنَا فَنَامَ دَاوُودُ فَاحْتَسِبُ نَوْمِي
 كَمَا احْتَسِبُ قَوْمِي - وَفَرَّبَ قُسْطًا فَجَعَلَا
 يَنْتَهِرَانِ فَذَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوْتَرٍ
 فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ
 ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَصْرِي عَنْكَ تَابِعَهُ الْخَفِيُّ
 وَوَهَبَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَكَيْفَ وَالنَّضْرُ أَبُو دَاوُدَ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدَّةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَدِيدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ
 عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ -

۱۷۷۵ - حَدَّثَنَا ثَنِيَّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَبِي يُونُسَ بْنِ عَارِضٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ
 بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَرْهَابٍ يَقُولُ
 حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 أَرْضِ قَوْمٍ فِجُجْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مُنِيئٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ: أَحْجَجْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 بَنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ
 قُلْتُ قَالَ قُلْتُ: بَيْتُكَ أَهْلًا لَا كَاهِلًا لَكَ
 قَالَ فَهَلْ سَقَيْتَ مَعَكَ هَذَا يَا قُلْتُ لَمْ أَسُقِ:

جویر عبدالواحد شیبانی نے بھی حضرت ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔
 سعید بن ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جدِ امجد حضرت ابو موسیٰ
 اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا
 کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا
 سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور ناراض نہ کرنا نیز دونوں
 متفق رہنا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہماری اس
 زمین میں برزخ نامی جو کہ شراب ہوتی ہے اور بیج نامی شہدک شراب
 آپ نے فرمایا کہ ہر شے لانے والی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات
 چلے گئے۔ پس حضرت معاذ نے حضرت ابو موسیٰ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم
 کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا ہر وقت
 پڑھتا رہتا ہوں حضرت معاذ نے کہا میں تو یوں کرتا ہوں کہ پیسے مچاتا ہوں۔
 اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی خیمہ کو بھی قیام کی طرح اُٹھاتا ہوں اور ہر جگہ
 پر ایک خیمہ کھڑا کیا گیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ
 حضرت معاذ حضرت موسیٰ سے ملے آئے تو ایک آدمی کو بندھا ہوا دیکھا۔
 حضرت ابو موسیٰ نے بتایا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔
 حضرت معاذ نے کہا کہ میں تو مرتد اس کی گردن اڑا دیتا۔ اسی طرح عقدری، وہب،
 شعبہ سے روایت ہے۔ کوکب، انفراد اور داؤد، شعبہ سعید، ابو موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ نے
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی، نیز جویر بن عبد الحمید شیبانی نے حضرت ابو بردہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا جب میں وہاں
 سے واپس آ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُتے کے مقام پر قیام
 پذیر تھے آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے
 آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہاں وہ پانچ فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟
 انہوں نے جواب دیا کہ میں لبتیک اسے اللہ میں حاضر ہوں کہا
 اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے
 ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قرابانی ساتھ لائے ہو؟ میں
 عرض گزار ہوا کہ قرابانی تو نہیں لایا۔ فرمایا۔ بیت اللہ کا طواف
 کرنا اصفا اور مردہ کے درمیان روڑ لگانا اور

قَالَ قَطُفٌ بِالْبَيْتِ مَا سَمِعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
تُحْرَجُ حَتَّى تَقْعُدَتْ حَتَّى مَشَطَتْ رَأْسَ امْرَأَةٍ مِنْ
بَنَاتِ بَنِي قَيْسٍ. وَمَكَثَتْ بِذَلِكَ حَتَّى
اسْتَحْلَفَ عُمَرُ.

۱۲۷۶. حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ جَبَانٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ نَزَّكَرِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرَاهِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ
بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ يَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ فَإِذَا رَجَعْتَهُمْ فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُوَ
طَاعَ ذَلِكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَضَّلَ
عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فَإِنْ
هُوَ طَاعَ ذَلِكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ
فَضَّلَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوْخَدُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ
فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَاءِهِمْ فَإِنْ هُوَ طَاعَ ذَلِكَ بِذَلِكَ
فَأَيُّكُمْ وَكَرِهَ أَمْوَالَهُمْ وَأَتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ
فَأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حَبَابٌ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّعْتُ، طَاعْتُ، طَاعَتْ، طَعَتْ، طَعَّتْ
وَطَعْتُ وَاطْعَتْ.

۱۲۷۷. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مَعَاذَ تَرَاهِي
اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَا الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمَا الْقُبُورَ
فَقَدَرَا وَاتَّخَذَ اللَّهُ لِيَدَايِهِمَا خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَدَرْتُ عَيْنَ أَمْرِ يَدَايِهِمَا زَادَ مَعَاذَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ وَأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى

پھر احرام کھول دیا، یہاں تک کہ بنی قیس کی ایک
عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور
ہم حضرت عمر کے جہد حکومت تک اسی طرح کرتے
رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل
سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان
لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں گواہ لے لو کہ اللہ محمد رسول اللہ کی جانب
بلاتا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے
ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری
یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض
فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں
میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات
میں بھی تمہارا حکم انہیں تو ان کے مال میں
سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے
بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اللہ تعالیٰ
کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اہم ہمارے
سنراتے ہیں کہ طوعت، طاعت ہم معنی
ہیں، بیسے طعنت، دھتکت، داطعت۔

حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر پہنچے تو انہوں نے
لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: ”اللہ اللہ
نے ہمارا ہم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔“ (سورۃ النصار، آیت ۱۱۵)
تو اس قوم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ والدہ ابراہیم کی آنکھ تو
خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔ معاذ، شعبہ، جبیب، سعید، ميمون
ميمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ لوگوں

کو بھیج کی غار پر جانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی
اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا " تو ان کے چھ نماز پڑھنے
رہیں میں سے ایک شخص نے کہا۔ واللہ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔
حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے

پہلے یمن کی جانب بھیجنا

حضرت برادر بن مالز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت خالد بن ولید
کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے
یہ ان کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ غلہ کے
ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ
میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس
لوٹ جائے۔ حضرت برادر فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو
حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور مجھے نصیحتیں کیں اور قیام پلنگ
کے رہے۔

حضرت جریر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی
کو حضرت خالد سے غصے کا مال لینے کے لئے بھیجا اور میں حضرت
علی سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غصے کیا تھا
میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی طرف
نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض
کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے جریر یہ! کیا تم علی سے کدورت
رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا
علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ غصے میں امن کا حق تو اس
سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا جس سے ابھی مٹی
بھی سات نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے یہ سونا چاندی میں قسیم

أَيُّمَنَ فَقَدْ آمَاذُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ ابْنًا هَبْهُ خَيْلًا
قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَدَرْتُ عَيْنَ أَمْرٍ بَرَّاهِيحَ.
بَاب ۵۹ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ سَاهِييَ اللَّهِ
عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ:
۱۴۷۸. حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَبٍ عَنْ يُونُسَ
بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
مِمَّنْ أَلْبَدَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ
إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَوَرَّعْتُ عَلَيْكَ بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ
فَقَالَ: مَرَّ أَصْحَابُ خَالِدٍ مِنْ شَأْمَ مِنْهُمْ أَنْ يَعْقِبَ
مَعَكَ فَيَعْقِبَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِي يَمَنِ
عَقِبَ مَعَهُ قَالَ: فَغَفِضْتُ أَوَانِي خَدَاتِ عَدَاةٍ.
۱۴۷۹. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارِ بْنِ
بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَنْجُوعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى
خَالِدٍ لِيُغْفِضَ الْخَمْسَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلَيْهِ شَاوَدَ
فَدَاغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِي خَالِدٍ: أَلَا تَذَرِي إِلَى هَذَا
فَلَمَّا قَدِمَا مَنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا بَرِيْدَةُ أَتَبْغِضُ
عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي غَفِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي
الْخَمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۴۸۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَاهِييَ

اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْيَمِينِ يَدُ حَبِيبِهِ فِي أَدِيمٍ مَقْرُونٍ تَوَلَّى حَصْلُ
 مِنْ تَمَرٍ جَا قَالَتْ فَغَسَّهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَعِيرِ بَيْتِ
 عَمِيئَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْدَمَ بَيْنَ حَائِسٍ قَدْ بَدَأَ تَحْيِيْلُ
 فَالْكَلْبِ أَمَا عَلِمْتُمْهُ وَأَمَا عَامِرُ بْنُ الظَّفَّيْلِ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْكُ أَحَدًا مِّنْ هَٰؤُلَاءِ
 مِّنْ هَٰؤُلَاءِ فَقَالَ فَبَلَّغْتُمْ خَلِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونَ؟ وَأَنَا أَمِينٌ مِّنْ رِّجَالِ
 السَّمَاءِ يَا نَبِيَّيَ خَبَرٌ مِّنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَ
 مَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْبَيْتِ مَشْرِفُ
 الْوُجْهِينَ نَاشِئُ الْبَيْتِ كَثُ الْبَيْتِ مَحْلُوقِ
 النَّاسِ مَشْرُؤُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى اللَّهَ
 قَالَ فَبَلَّغْتَ أَوَلَسْتَ أَحَدًا أَهْلَ الْأَرْضِ أَنْ يَشْفَعِيَ
 اللَّهُ قَالَ ثُمَّ بَلَغَ الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّكَ أَنْ
 يَكُونَ يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَهْرَمِنْ مَصَلِّي يَقُولُ
 يَلْسَانُهُ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرَى أَوْدَانًا أَنْفَبَ قُلُوبِ النَّاسِ
 وَلَا أَشَقَّ بَطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ
 مُقْبِلٌ فَقَالَ إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ خَشْعِي هَٰذَا تَوْمٌ يَمْلِكُونَ
 كِتَابَ اللَّهِ رُطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَا جَرَهُمْ يَدْرُونَ
 مِنَ الْبَيْنِ كَمَا يَبْرُكِي السَّمُ مِنْ الزَّمَةِ وَالْظَنَّةِ
 قَالَ: لَكِنْ أَدْرَكْتُمْهُمْ لَا تَقْتُلْتُمْهُمْ قَتَلْتُمْ تَمْرَةَ

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا النَّمَكِيُّ ابْنُ إِدْرِيسَ هِيَرَعِي ابْنِ
 جَدِّهِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقِيمَ عَلَى إِحْدَاهُمَا سَاعَةً
 مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جَدِّهِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ
 عَلَى ابْنِ أَبِي حَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَعَايَتِهِ قَالَ
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَحْرُ أَهْلَكْتَ

مزا یا، یعنی عید بن بدر، ابقر بن مالک، انید بن خیل اور پڑھتے
 عطر یا عامر بن طفیل کے درمیان اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی
 نے کہا: ان لوگوں سے قرآن نیاہ حق دار تھے جب یہ بات نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے انتظار
 شمار نہیں کرتے حالانکہ آسمان دالے کے نزدیک تریں امین ہوں تمہاری
 خبریں تمہارے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر
 ایک آدمی کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندکرو حسی ہوئی تھیں، غنایوں
 کی ٹہریاں ابھری ہوئی تھیں، اور بچہ پشانی، گھنٹہ دار بھی، سرشتا ہوا اور
 ادنیٰ تہ بند باندھے ہوئے تھا وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خدا
 سے ٹھہر۔ آپ نے فرمایا: تیری غرابی ہو گیا میں خدا سے ڈرنے کا دم
 اپنی زمین سے نیاہ مستحق نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا حضرت خالد بن ولید
 عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا ایسا نہ
 کرو۔ شاید یہ غازی ہو۔ حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے کہ ایسے غازی بھی تو ہر
 سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب
 لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے
 پھر اس کی جانب توجہ فرمائی اور وہ چمٹے پھر کر مارا تھا اس وقت نزدیک
 اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوئی جو اللہ کی کتاب کو بڑے مزے
 سے پڑھ گئی لیکن قرآن کریم ان کے حق سے بچے نہیں اترے گا۔
 دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے تیر شکستہ سے پار نکل
 جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان
 لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر

دوں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احرام پر قائم
 رہو۔ محمد بن بکر، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر سے یہ بھی روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت علی عاصی کے کرعہ میں خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس
 طرح باندھا ہے عرض گزار ہوئے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدًا وَأَمَكْتُ حَدًّا مَا كَمَا أَنْتَ قَالَ قَاهِدًا لَكَ عَلِيُّ هَدِيًّا -

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرَجُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بِكَرَّانَهُ ذَكَرَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ اسْحَادَ تَرْهَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمَةٍ وَحَجَّاهُ فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَجِيجٌ وَأَهْلَكْنَا بِهِ مَعَهُ فَكُنَّا قَدِ امْتَنَمْنَا قَالَ مَنْ كَوْنِيَنَّ مَعَهُ هَدِيٌّ فَلْيَجْعَلْهَا عُمَةً فَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيٌّ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْرَأُ أَهْلَكْتُ فَإِنْ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدًا فَامْسِكْ فَإِنْ مَعَنَا هَدِيًّا -

باب غزوة ذي الخلصة -

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدًا حَدَّثَنَا بِسَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْصَةِ وَالْكُعبَةِ الْإِسْمَانِيَّةُ وَالْكُعبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُدِيرُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ فَتَفْعِلْتُ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ سَأَلْتُ فَكَسَرْنَا وَ قَتَلْنَا مِنْ وَجَدْنَا عِنْدَكَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَاعَلْنَا وَإِلَّا خَمْسَ -

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَبْرِ بْنُ رَجِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُدِيرُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى الْكُعبَةَ الْإِسْمَانِيَّةَ فَأَنْطَلَقْتُ فِي

عید و سلم باندھے ہیں۔ فرمایا تم قرآنی بھیج دو اور اسدھام کی حالت میں رہو، جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے حضور کے لئے بھی قرآنی بھیج دی تھی۔

بحر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج اہل عرس کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قرآنی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عرس کے احرام میں تبدیل کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرآنی کا باوجود تھا پس ہمارے پاس میں نے حضرت علی بن ابی طالبؑ بھی آپہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روایت فرمائی کہ تم کو اس احرام باندھنا ہے کیونکہ تمہارا اہل بیت کے ساتھ ہے ہذا نے جواب دیا کہ میں بھی احرام باندھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ تم ہی ملت میں رہو کیونکہ جس کے ساتھ تم قرآنی ہے۔

غزوة ذي الخلصة کا بیان

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا جس کو کعبہ یامینہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مبرا کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا اور اسے سمجھا کر دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی اور آپ نے چارے بٹے اور احمس والوں کے لئے دوا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مبرا کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ قبیلہ غنم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبہ یامینہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں

وَسَلَّمَ بِبَشِيرَةٍ بِذَلِكَ فَلَمَّا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِي بَشَّرْتُكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تَذْكُرَهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ - قَالَ فَبَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْلِ أَحَسَّ وَرَجُلًا أَحَسَّ مَرَاتٍ بِأَنْ يَرْغُوزَ ذَاتُ السَّلَاسِلِ وَهِيَ غَزْوَةُ لَحْمٍ وَجَدَّ أُمُّ قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ - وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُدْرَةُ وَبَنِي الْقَيْنِ - ۱۴۸۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عُمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ عَمْرُوتَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيْ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ - قَالَ أَبُو هَاقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رَجُلًا فَسَكَتُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي أَحَدِهِمْ -

بَابُ ذَهَابِ جَرِيدٍ إِلَى الْيَمَنِ

۱۴۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيدٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ إِذَا كَلَامُهُمَا عَنِمَا وَفَعَلْتُ أَحَدًا ثُمَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ دُعِيٌّ وَكَانَ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجْلِهِ مِنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَ مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفِعَ لَنَا رُكْبٌ مِنْ قَبْلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا بَعْضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَفَ أَبُو بَكْرٍ قِرَاءَةَ النَّاسِ

شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا جسکی کنیت ابوراثہ تھی تاکہ آپ کو اس کا گزرانے کی بشارت دے جبکہ صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجوم میں حاضر ہوئے اور حضرت علیؓ، رسول اللہؐ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو یہ کیا ہے جو ش فرمایا صاحب میں وہاں سے چلا قدام میں چلا اور صاحب نے حضورؐ کو ارٹ پر تلبہ ملا وہی کہیں جسے پھر تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قید اس م غزوہ ذات السلاسل کا بیان

اسمعیل بن ابوالخالد کا بیان ہے کہ یہ لقمہ و ہزام کے قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابن اسحاق نے یزید سے انہوں نے حضرت عمرو سے روایت کی کہ یہ بلی، عُدْرہ اور بنو القین کے شہر تھے۔ حضرت ابوشمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عقیل بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، حضور آپ کو ان لوگوں میں سب سے پیارا کر رہا ہے؟ فرمایا۔ ہاں میں عرض میں گزر رہا کہ سرحدوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد عترم میں نے عرض کی۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا۔ عمر اس کے چند حضرات کے نام آپ نے اور لئے لیکن میں اس خیال میں خاموش ہو گیا کہ میرا نام کیوں آخر میں نہ آئے۔

حضرت جریر کا یمن کی طرف جانا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ سفر میں تھا تو مجھے یمن کے دو آدمی ملے ان میں سے ایک کا نام ذکوان اور دوسرے کا ذکوان تھا۔ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی سننا یاد کرتا تو ذکوان نے مجھ سے کہا کہ اپنے میں جنگ کا آپ ہم سے ذکر فرما رہے ہیں ان کی وفات کو تین روزہ پہلے میں بخانی وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ مدینہ منورہ کی جانب پہلے پہلے یہاں تک کہ جب ہم ابھر راستے میں پہنچے تو ہمیں مدینہ طیبہ کی جانب سے آتے ہوئے کچھ سمارے تو ہم نے اس بابے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہاں ہو گیا اور ہم نے حضرت ابو بکر کو خطیفہ میں لیا ہے اور وہ دونوں ایک آدمی کہتے تھے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے متعلق بتادیا، اگرچہ اب ہم باہر ہیں اور شاید غریب

خَبِيرٍ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَبَ
فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرًا صَاحِبَهُ فِي صَدْرِي
فَقَالَ اللَّهُمَّ كُنْ لَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا
فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَخَرَقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَدِيدٍ الْوَلَدِ
بَعَثْتُكَ بِأَلْحَقِي مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَوَكِّعْتُهَا كَأَنَّهَا
جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَاءَ لَكَ فِي خَيْلٍ أَحْمَسَ وَ
رَجَا لَهَا أَحْمَسَ مَدَائِدَ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصٍ
عَنْ جَدِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَثَرُ يَخْبِي مِنْ ذِي الْخُلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَا نْطَلَقْتُ
فِي خَبِيرٍ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ
عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي صَدْرِي وَقَالَ
اللَّهُمَّ كُنْ لَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَمَا
وَقَعْتُ عَنْ قَدَمٍ بَعْدُ. قَالَ وَكَانَ ذُو الْخُلَصَةِ
بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِيَحْتَجِرَ وَيَجِيلَهُ فِيهِ نَصَبٌ تَعْبُدُ
يُقَالُ لَهُ الْكَبَّةُ. قَالَ فَاتَّاهَا فَخَرَقَهَا بِالسَّارِ
وَكَسَرَهَا. قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَدِيدُ الْيَمَنِ كَانَ يَهْتَبِ
رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَنْزَلِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا فَإِنْ تَدَارَعَيْكَ
ضَرَبَ عَنْقَكَ. قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَقْرُبُهَا إِذْ
وَقَفَ عَلَيْهِ جَدِيدٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدُنَا
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرِيَّتَ عَنْقَكَ. قَالَ
فَكَسَرَهَا وَشَهِدَتْ ثُمَّ بَعَثَ جَدِيدٌ رَجُلًا مِنْ
أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا رُطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سَلَّمَ تَقَالُ. پس آپ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس ملا تو آپ کی انگشت
ہائے مبارک کے نشانات لپکتے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ!
اسے شہادے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنادے۔ پس وہ
اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے قتل ہو کر اس میں آگ لگ دی، پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا۔ حضرت جریر کے
قاصد نے کہا کہ تم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
ہے میں جب اسے چھو کر چلا تھا تو وہ عارش والے اونٹ کی طرح چل کر
میاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احس کے گھوڑوں اور
لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ دعا کی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے خداوند
کے مکر سے نہات نہیں دلاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں میں قبیلہ احس
کے ڈیڑھ سو سواری کے کچل دیا۔ وہ سارے گھر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی
طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا میں نے اس بات کا بھی کہیں کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ
کے دستِ اقدس کے اشارے سے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی
اے اللہ! اس کو شہادے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت
یافتہ بنادے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے
نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ خداوند ایک گھر تھا جو یمن کے
قبیلہ شمر میں بجلیہ کا مکان تھا جس میں بت پرستی ہوتی تھی اسے کعبہ کہا
جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے قتل ہو کر
نذر آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں
پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے خال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے، اگر اس نے
تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ
خال مکان رہا تھا تو حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ
تیروں کو قتل دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق
نہیں ہے وہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے
تیر قتل دے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر نے قبیلہ احس کے ایک

ہم حاضر خدمت ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امداد یمن کی جانب لوٹ گئے
میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: آپ انہیں ساتھ
لے کر کہیں نہ آئے؟ اس کے بعد دو مرتبے کہا، اے جبریل آپ
ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا
ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک غیرو خوبی کے ساتھ رہیں گے
جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کر لیں
گے۔ کیونکہ جب امارت تمہارے ذریعے حاصل ہونے لگے گی
تو بادشاہوں کا ناراضی ہونا بادشاہی امداد بادشاہوں کا راضی ہونا
بھی شاہانہ۔

غزوہ سیف البحر کا بیان
یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر
ابو عبیدہ تھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سامان سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا
جس کا امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو
انفراد پر مشتمل تھا۔ ہم چلے گئے اور ابھی راستے میں ہی گئے کہ ہمارا زور راہ ختم
ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے تمام لشکر کا ہمارا زور راہ جو کہنے کا حکم فرمایا
جب وہ بچ گیا تو کچھ دیر سے دو تھیلے بھرے۔ پس آپ ہم سے درمیان
تھوڑی تھوڑی کچھیں قسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ختم ہونے کے
قریب آ گئیں تو ہم نے کسی ایک کچھوٹے گلی۔ پس میں روہب بن کینہ
نے ان سے پوچھا کہ ایک کچھوٹے کیا بتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کچھوٹے کی قدر
قیمت بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی پتے نہ رہے یہاں تک کہ ہم
سامان سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کھنڈر پر پہاڑی جیسی پھلی پڑی ہے تو
ہم مارے اس میں سے اٹھارہ روز تک کھاتے رہے۔ پھر
حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک
سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے
میں ہوئے بغیر صاف گزر گیا۔

مخبر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

صَلُّوا عَلَيَّ فَقَالَ: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ إِنَّا قَدْ جِئْنَا
وَلَعَلَّنَا سَتَعُونَ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعْنَا إِلَى الْيَمِينِ
فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتُ
بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ مَا لِي ذُو عَيْرٍ وَيَا
جَبْرِ إِنَّ بَكَ عَلَى كَدَامَتَا يَوَائِي مُخْبِرَكَ خَبَرًا
أَتَكُونُ مَحْشَرًا لِّلْعَرَبِ لَنْ تَنَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ
إِذَا هَذَكَ أَمِيرًا مَرَّتْ فِي أَحَدِ قَائِمَاتٍ كَانَتْ
بِالسَّيْفِ كَانُوا مُكْرًا يَغْضِبُونَ غَضَبَ الْمَلُوكِ
وَيُضَيِّقُونَ رِضَا الْمَلُوكِ۔

۵۳۳ غزوة سيف البحر وهم
يتلقون غير الغنم والخيول
أبو عبیدہ۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ زُهَيْرِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْثًا بَيْنَ السَّاحِلِ وَأَمْرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عَبِيدَةَ
فِي الْجَدَارِ وَهُوَ شَلَاتُ مَائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا
بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَبِيَّ الدَّادِ فَأَمَرَ أَبُو عَبِيدَةَ
بِأَرْفَادِ لَجِيئِهِ فَجَمَعَهُمْ فَكَانَ مِنْزُودِي تَمِيدَ
فَكَانَ يَقْرَأُ كُلُّ يَوْمٍ قَبْلَكَ قَبْلَكَ حَتَّى قَبِي
فَلَوْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمِيدَةٌ فَقُلْتُ مَا تَفْعَلُ
عَنْكَ تَمِيدَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَاجَرِينَ
فَنَبِيتُ شَرًّا تَقِيًا إِلَى الْبَحْرِ إِذَا حُدَّتْ مِثْلُ
الْقُرْبِ فَأَكُلُ مِنْهُ الْقَدَمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً
ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عَبِيدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ
فَنَصَبَا ثُمَّ أَمَرَ بِسَاحِلِهِ فَرَحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ
تَحْتَهُمَا فَلَوْ تُصِيبُنَا۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَائَةٍ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ تَدْرُسُ عَبْدُ قَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نَصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسَبَّيْنَا ذَلِكَ الْجَيْشَ جَيْشَ الْخَبْطِ فَأَلْفَى لَنَا الْبُحْدُ دَابَّةٌ يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ قَادَمْنَا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَاخْتَدَّ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَتَضَعَهُ قَعِيدًا إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُبَّانَ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَتَضَعَهُ وَاخْتَدَّ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ كَاتَرًا جَلَّ مِنْ الْقَوْمِ خَدْرٌ ثَلَاثَ جَنَائِدَ ثُمَّ نَحَرْنَا ثَلَاثَ جَنَائِدَ ثُمَّ نَحَرْنَا ثَلَاثَ جَنَائِدَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ تَهَاوَى وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَخِيهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاءَ عَمْرٌو قَالَ أَنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاءَ عَمْرٌو قَالَ أَنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاءَ عَمْرٌو قَالَ أَنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاءَ عَمْرٌو قَالَ أَنْحَرُوا قَالَ نَحَرْتُ.

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَدَرْنَا جَيْشَ الْخَبْطِ دَابَّةً أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا أَفَلْفَى الْبُحْدُ حُوتًا مَيْتًا ثُمَّ تَدْرُسُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاخْتَدَّ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عَظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَاخْبَرَنِي أَبُو الدَّيْبِ أَنَّ عَمْرٌو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كَلَّمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّوا مِنْ ثَمَرَاتِهَا خَرَجَ

عمرہ وسلم نے میں سمجھا ہوا کہ روانہ فرمائے امد ہمارا امیر حضرت ابو عبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلہ قریش کی گھات میں روانہ فرمایا گیا تھا ہفت بیسے تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں سخت بھوک کا سامنا ہوا، یہاں تک کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے، اس لئے ہمارے لشکر کا نام پتوں والی فوج پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لئے ایک چھلی باہر پھینک دی جس کو طائر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی مٹے رہے۔ یہاں تک کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آگئے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑکی کر لی اور اس کے ساتھ ایک سب سے بڑے ساحلی کو کھڑا کیا ایک دفعہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑکی کر لی اور ایک آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (فوج کے لئے) تین اونٹ ذبح کئے، پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر حضرت ابو عبیدہ نے اسے منع کر دیا۔ قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا پس جب بھی بھوک لگی تو میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اونٹ ذبح کر دے میں نے ذبح کر دے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کر دے، تو میں نے ذبح کر کے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لئے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پتوں والی فوج میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابو عبیدہ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ہمارے لئے ایک ایسی چھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی چھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے طائر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزار گیا۔ ابو الدیوبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو عبیدہ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے

اللَّهُ أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاتَةٌ بَعْضُهُمْ
فَأَكَلَهُ -

باب ۵۲ حجّ ابی بکر یا الناس فی سنة تسع
۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّرَيْمِ
حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الزَّهْرِي عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الْكَبْرَى
أَمْرَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْوِ فِي رَهْطٍ يُكَوِّنُ فِي النَّاسِ
لَا يَحِبُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
مُحْرِمًا -

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: أَخَذَ سُورَةَ نَزَلَتْ كَامِلَةً بِدْءًا وَآخِرُ
سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النَّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ
قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ -

باب ۵۳ وفد بنی تمیم -

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي مَخْرَةَ عَنْ مَقْلُوبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَقْبِلُوا الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَرَدَّوْهُ فِي ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ
فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبَشْرَى إِذْ
لَوْ قَبِلْتُمْهَا يَبْنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

باب ۵۴ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ غَدْوَةُ عِيَيْتَةَ بْنِ
حُصَيْنٍ بْنِ حَذَافَةَ بْنِ بَدْرِ بْنِ الْأَعْنَبِ
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا رَأْسُ أَصَابِ

مرحمت فرمائی اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ پس بعض
حضرات نے خدمت میں پیش کر دی تو اپنے بھی تناول فرمائی -

حضرت ابو بکر نے لوگوں کے ساتھ ۹۷ میں حج کیا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ابو بکر صدیق کو اس حج کے لئے بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قرآن
کے روز لوگوں میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک
حج کرنے نہیں آئے گا - اور کوئی شخص ننگا ہو کر
بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا -

حضرت برادر بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
پہلی سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورہ براء ہے اور
آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورہ نساء کے آخر
میں نازل ہوئی یعنی يَتَقَرَّبُكَ تِلْكَ تِلْكَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ
(سورہ نساء آیت ۱۸) -

بنی تمیم کے وفد کا بیان

حضرت عمران بن حُصَيْن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ بنی تمیم کے لوگوں کی ایک جماعت بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم! بشارت کو قبول کر دینے
لگے، یا رسول اللہ! ہمیں بشارت قرار دیدی - کچھ مال بھی مانگتے فرمائیے -
اس جواب کا اثر چہرہ افرد پر نمایاں تھا - پھر میں نے لوگوں کی جماعت
آئی آپ نے فرمایا، تم بشارت قبول کر دو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے
قبول نہیں کیا - وہ عربی گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے
قبول کی -

بنو عنبر پر شرب خون مارنے کا بیان

ابن اسحق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصن بن مذلیف بن بدر
کو رسول اللہ نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد
کرنے بھیجا - انہوں نے شرب خون مار کر مرد قتل کر دئے

مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبِيًّا مِنْهُمْ نِسَاءً۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَسْأَلُ أَحِبَّ بَنِي تَيْمِيٍّ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا فَبَيْنَهُمْ هُوَ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ، وَكَأَنْتَ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عَائِشَةُ فَقَالَ أَعْتَقْتَهُمَا قَائِمًا مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جَرَرٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ رَبِيعٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدَامَ رَكْبٍ مِنْ بَنِي تَيْمِيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِيرَ الْقَعْقَاعِ بْنُ مَجْبِدٍ بْنُ زُرَّارَةَ۔ قَالَ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ الْقَدَرِ بْنِ حَارِثٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ عُمَارَةُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَ يَا حَتَّى أَرْفَعْتَ أَمْوَالَهُمَا فَتَدَلَ فِي ذَلِكَ يَا حَتَّى الْكَلْبَيْنِ أَمْوَالًا فَتَقَدَّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ۔

باب ۳۵ وفدا عبد القیس۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ أَبِي جَرَرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَ جَرَرَةَ يَنْتَبِذُ بَيْنَ نَيْبَيْنِ فَأَشْرَبَهُ حُلَا فِي جَبْرَانٍ أَكْثَرَتْ مِنْهُ فَمَا لَسْتُ الْقَوْمَ فَاظَلْتُ الْجُلُوسَ حَتَّى نَبْتُ أَنْ أَفْتَضِمَ فَقَالَ: قَدَامَ وَفَدَا عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا الْقَوْمَ غَيْرَ خَذَايَا وَلَا التَّدَايَا فَقَالُوا يَا

اور خود توں کو قید کر لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتوں کی وجہ سے میں بنی تميم کو بیش درست دیکھتا ہوں۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ حق پر سب سے سخت ہیں۔ ان میں سے حضرت مالک صدیق کے پاس ایک لڑکی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مل آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

ابن ابی ملیکہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تميم کے کچھ سوار بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکر نے رائے پیش کی کہ ان پر قلعہ بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میرے غلات رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اسے ایمان دلوا اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ ظہور۔۔۔ (سورہ الحجرات، آیت پہلی)

عبد القیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے نبیذ تیار کیا جاتا ہے میں اس میں سے پیچھا کر کے ایک آنکھ سے پینے لگتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کئی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو مجھے رسول کا طرد ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا دند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید کہ انہوں نے اللہ و اس کے رسول پر ایمان لیا ہے وہ میری قوم کے گوارہ ہونے کے یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیضہ سفر کے کفار حائل

رَسُولَ اللَّهِ رَأَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مَضَرَّةٍ
إِنَّا لَنَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُدِ الْحُدُودِ حَتَّى نَتَّ
يَجْمِلَ مِنَ الْأَمِيرِ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ
وَتَدْعُوَاهُ مِنْ دُونِهَا. قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَمْرٍ بَعْ
قَاتُهَا كَرِهَ عَنْ أَمْرٍ بَعْ. أَلَا يَمَانُ بِاللَّهِ هَلْ
تَدْرُونَ مَا أَلِيَمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَكَوْفُ وَصُومُ
رَمَضَانَ وَأَنْ تَعْمَلُوا مِنَ الْمَعَانِيهِ الْخَمْسَ وَاتَّخَذُوا
عَنْ أَرْبَعٍ. مَا أَنْتُمْ فِي الدَّيَارِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتِ
وَالْمَرْقِ.

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ جُمَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدِمَ وَفَدَا عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ
مِنْ تَرْبِيعَةٍ وَكَدَّ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مَضَرَّةٍ
فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ حَرَمٍ قَسْرًا بِأَشْيَاءٍ
تَأْخُذُ بِهَا وَتَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ دَعَاؤُنَا. قَالَ: أَمْرُكُمْ
بِأَرْبَعٍ وَأَنْتُمْ كَرِهَ عَنْ أَرْبَعٍ: أَلَا يَمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ وَاجِدَةٍ. وَاقَامَ الصَّلَاةَ
وَإِتَّخَذَ الزَّكَاةَ وَأَنْ تَدْعُوا لِلَّهِ خَمْسَ مَا عَمِلْتُمْ
وَأَنْتُمْ كَرِهَ عَنْ الدَّيَارِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتِ وَالْمَرْقِ.

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مَضَرٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ كَدَيْبٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ
وَالْمُسَوَّرِ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَقَالُوا أَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمْعًا وَسَلَامًا
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ
تُصَلِّيَهُمَا وَكَدَّ بَلَقْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ لہذا ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں کے سوا ماہز میں
ہر سکتے، جہیں چند ایسی باتیں بتادی جائیں کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت
میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں مزایا۔
میں نہیں چاہتا ہوں کہ ہم دینا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں،
اولاً تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا
ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبارت کے لائق نہیں
ہے پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری
بات ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مال غنیمت سے غش
کا ادا کرنا ہے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کی ترخی، کڑی
ہولی، کڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن، اور روشنی برتن (شراب کے برتن) ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
تو وہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق
رکھتے ہیں جبکہ قبیلہ مضر کے کنارہ ہمارے اور آپ کے درمیان عامل ہیں۔
ہم مہینہ حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے
ہیں لہذا ہمیں کچھ ایسی چیزیں بتادیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے
دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ مزایا: میں نہیں چاہتا ہوں کہ ہم
دینا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان
رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبارت
کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم
کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مال غنیمت سے غش کا ادا کرنا ہے
حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کڑی سے مروی ہے

کہ مجھے حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمن بن اذھر اور حضرت مسودہ
بن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں
بیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نماز عصر کے بعد
دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ وہ ہیں یہ
خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ آیا کرتے

ثُمَّ نَهَى عَنْهُمَا - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ
النَّاسَ عَنْهُمَا - قَالَ كُرَيْبٌ فَلَمَّا خَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَغَتْهَا
مَا أَرْسَلْتُ فِي فَقَالَتْ سَلْ أَمْرَ سَلَمَةَ فَإِنَّ خَبْرَهُمْ
قَدْ دَوِيَ إِلَى أَمْرٍ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلْتُ فِي إِلَى عَائِشَةَ
فَقَالَتْ أَمْرَ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَفَى عَنْهُمَا وَأَنَّكَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَى وَعِنْدِي فِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَذَاءٍ مِنْ
الْأَنْصَارِ فَجَبَلَاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمَا أَنَا وَمَنْ فَكُلْتُ
قُدُمِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُولِي تَقُولُ أَمْرَ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَمَّ أَمْرَكَ تَذْنِي عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَمَّا كَ
تُصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِبَيْدِهِ فَاسْتَخِرِي فَفَعَلْتُ
الْجَارِيَةَ فَاسْتَخَرْتُ بِبَيْدِهِ فَاسْتَخَرْتُ عَنْهُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّكَ أَتَا فِي أَنْاسٍ مِنْ عَبْدِ
الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلَتْ فِي عَيْنِ
الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَبُهِمَا هَاتَا -

۱۴۹۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
هُوَ ابْنُ طَرْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ
جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَافِي بَيْتِي قَدِيمَةٍ مِنْ
الْبَحْرَيْنِ -

بَابُ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ وَفَدَا بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ
ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْدًا نَجْدًا

وَالْأَمْرُ كَمَا كُنَّا نَقُولُ كَرَيْبٌ كَمَا بَيَّنَّ سَبْعٌ كَمَا فِي ابْنِ كُرَيْبٍ
مَعْنَاهُ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَا رَوَى عَنْهُمَا كَمَا بَيَّنَّ سَبْعٌ كَمَا فِي ابْنِ كُرَيْبٍ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَى عَنْهُمَا كَمَا بَيَّنَّ سَبْعٌ كَمَا فِي ابْنِ كُرَيْبٍ
بَابُ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ وَفَدَا بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ
ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) میں
جو نماز جمعہ ہوتی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے پہلے نماز جمعہ
تائم کی گئی وہ جوڑائی میں عبد القیس کی مسجد ہے۔ جوڑائی، بحرین کا
ایک ٹھکانہ ہے جو گیارہ جگہ جمعہ تائم کر لینا مناسب نہیں بلکہ
زیادہ سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا زیادہ اچھا
ہے۔

بني حنيفة کا وفد اور ثمامہ بن انال
کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب کچھ مسافروں کو روانہ فرمایا تو وہ
بني حنيفة کے ایک شخص ثمامہ بن انال کو گزرا کر کے لے آئے اور اسے
مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

فَجَعَلَ يَقُولُ اِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا
فَقَدِمَهَا فِي بَشَرِكَيْدٍ مِّنْ قَوْمِهِ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ شَابِتُ
بَنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدًا حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلَتِهِ
فِي اَمْعَابِهِ فَقَالَ تَوَسَّأْتُ لَنَبِيِّ هَذِهِ
الْقِطْعَةِ مَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَكِنْ كَعْدًا وَاَمْرًا اللَّهُ
فِيكَ ذَلِكَ اَدْبَتُ بِبَعْضِ نَكَاتِ اللَّهِ وَاِنِّي لَآلِلُكَ
الَّذِي اُرَيْتُ فِيهِ مَا سَأَيْتُ وَهَذَا شَابِتُ
يُحْيِيكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ
عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَمْرِي
الَّذِي اَمْرِي فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَاَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا
وَأَبُو بَكْرٍ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَاءَ رَيْنٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاهْتَفَيْتُ
شَاهِمًا فَارْتَفَعَا اِلَى فِي الْمَنَامِ اِنْ اَنْفَخْتُمَا فَنَفَخْتُمَا
فَطَارَا فَاَقْلَبْتُمَا كَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَخْرُجَانِ بَعْدِي
اَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَتُهُ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرِ جَدُّ تَبَا عَمَدُ
الدَّرَاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ
هَمَّامَ بْنَ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا وَابُو بَكْرٍ رَأَيْتُ بِخَدَّيْنِ
الْأَرْضِ قَوْضَمٌ فِي كَفِّي سَوَاءَ اِنْ مِّنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا
عَلَى فَاَوْجِي اِلَى اِنْ اَنْفَخْتُمَا فَنَفَخْتُمَا فَذَاهَبَا
فَاَقْلَبْتُمَا اَلْكَذَّابَيْنِ الَّذِينَ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ
صَنَعَاءَ وَصَاحِبُ اَيْسَامَتِ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ
اَنْتَكَ رَدِّي يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا
حَجْرًا هَوَا خَيْرَ مِنْهُ اَلْقَيْنَاهُ وَآخِذْنَا الْآخَرَ فَاِذَا

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شمس
کو ساتھ لیا اور اس کی جانب پر پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ یہاں تک کہ آپ
مسیلہ کے پاس اپنے امعاب میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا، اگر تو مجھ
سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو مجھے نہیں دوں گا تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ
کو فیصلہ نط نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے میری جانب سے ٹہنی پھیری تو
اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر دے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب
میں نظر آیا تھا۔ آگے میری جانب سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں
گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ارشاد میں میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا
تھا۔ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچا ہوا تھا کہ اپنے سامنے سونے
کے دو رنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے مددہ ہوا تو خواب میں میری
جانب وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک
ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں لنگنوں سے دو کذاب ہواد
لے لئے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک منی ہے
اور دوسرا مسیلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے
زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری عقل پر سونے
کے دو رنگن رکھے گئے، تو مجھے لنگن ناگوار گزرے۔ پس میری طرف
وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک مار لی تو دونوں
لنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی،
میں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعا والہ
(اسود منی) اور دوسرا ایسامہ والا (سیلمہ) ہے۔

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبارت کیا کرتے تھے جب
پہلے سے اچھا کر لی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے
اگر پتھر نہ ملے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اس کی پرجھری دیتے، پھر اس

لَمْ نَجِدْ حَجْرًا جَمَعْنَا جُثَّةً مِّنْ ثَرَابٍ ثُمَّ جَعَلْنَا
بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طَفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ
شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْإِسْتِةِ فَلَا سَبَاطَ
رُحَا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا
نَزَعْنَاهُ وَالْقَيْنَاةُ شَهْرُ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَابٍ
يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غُلَامًا أَرَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِ قَلْبَا سَمِعْنَا بِمُخْرَجِهِ
فَدَرْنَا إِلَى النَّارِ فِي مَسِيلَتِهِ الْكَذَّابُ -

باب ۳۹ قصۃ الاسود العنسی

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَدِّي حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ
أَبْنِ عَبِيدَةَ بْنِ تَيْمِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ أُخْرٍ
اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ
قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ مَسِيلَتَهُ الْكَذَّابُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ
فَنَزَلَ فِي كَارِبِيَّةِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ يَدُكَ
الْحَارِثِ ابْنِ كُرَيْبٍ قِيٍّ أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَاتَاهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ
شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يَقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْضِيْبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَنَكَلَتْهُ
فَقَالَ لَهُ مَسِيلَتُهُ إِنْ شِئْتَ خَلَيْتَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْأُمُورِ ثُمَّ جَعَلَتْ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلْتُ فِي هَذَا
الْقَضِيْبِ مَا أَعْطَيْتُكَ وَلَا فِي لَأْسِ الْكَذَّابِ الَّذِي
أُرِيْتُ فِيهِ مَا أُرِيْتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ
سَيِّحِيْبُكَ عِيٌّ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَالَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَالَتْ عَبْدُ
اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رُوَيْبِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ

کے گرد و لواف کرتے تھے۔ حبیب و حبیب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ
یہ چھاپروں کے بھل و مدد کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا
تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم حبیب
کے پردے میں سے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابو رجا کو یہ بھی فرماتے
ہے کہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں
لڑکا تھا اور اپنے گھروالوں کے اونٹ پر لایا کرتا تھا حبیب ہم نے
آپ کے غلاموں کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسیلہ کذاب
کے پھنسے میں پھنس گئے۔

اسود عنسی کا قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ کا بیان ہے کہ میں
یہ خبر پہنچی کہ سیلہ کذاب ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آیا اور عمارت
کی ٹیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور عمارت کی ٹیٹی وہ
جو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ثابت بن قیس کو روانہ کیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا خطیب کہا جاتا تھا اور سیلہ کے پاس تشریف لے گئے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس
کے پاس کھڑے ہو کر اس سے گفتگو فرماتے گئے تو سیلہ نے
آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں
اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرمادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں
لگا اور میں دیکھا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا
اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے، عبید اللہ
بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں دریافت
کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے
ہاتھ پر دو کنگن ملائی رکھے گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور
وہ مجھے بڑے گئے۔ پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا وَأَنَا نَاسِحٌ
أُرِيْتُ أَنَّهُ وَضَعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ
فَقَطَّعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأَجِدُنِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا
خَاوِلَتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخُذْجَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
أَحَدُهُمَا الْغَيْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ قَيْدُ زِيَالِيكَيْنِ
وَالْآخَرُ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابِ -

کتاب فضائل اہل نجدان

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ
عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدَّادٍ قَالَ: جَاءَ
الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْدَانَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعَانِ أَنْ يُبَلَّغَهُمَا
قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ لَكِنْ
كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَنَّا لَا نَقْدِمُ نَحْنُ وَلَا عَقِبَتَا مِنْ
بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نَعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْتَكَ مَعَنَا
رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ
لَا بَعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ
لَهُ أَمْعَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
كُمُ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدْرَانِ فَلَمَّا قَامَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ
هَذِهِ الْأَمَّةُ -

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اسْحَاقَ
عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدَّادٍ يَقُولُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْدَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ
لَا بَعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ
فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ
بْنَ الْجَدْرَانِ -

ان پر پھر تک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے
اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذاب نکلیں گے۔
عُبَید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو قسٹی ہے جس
کو فیر ورنے قتل کیا اور دوسرا مسیلہ کذاب ہے۔
ابو حضرت حبشی کے ہاتھوں حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت
میں واصل جہنم ہوا۔

اہل نجدان کا قصہ

حضرت مؤید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجدان کے
سر داروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے
مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے
سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نہیں ہوئے تو ہم
اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی نلاج نہیں پاسکیں گی۔ دونوں کہنے
لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں
گے، آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا
نہ بھیجے جو امانت دار نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ
ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ
نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو
گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس
امت کے امین ہیں۔

حضرت مؤید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجدان
عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کر بھیجیے
جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا
امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر
لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ
نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو روانہ
فرمایا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُلُّ أُمَّةٌ أَمِينًا
وَأَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدَّاحِ -

باب ۵۲۱ قِصَّةُ عُثْمَانَ وَابْنِ الْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا
سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُبَرِّكِ رَجَاءَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّدَ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ
أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا هَكَذَا ۱ ثَلَاثًا - فَلَمْ يَقْدَمْ
مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مَنَادِيًّا

فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دِينَ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَاءَ بَكْرٌ فَجِئْتُ
أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: تَوَجَّهَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا ۱
هَكَذَا ۱ ثَلَاثًا - قَالَ فَأَعْلَفَنِي قَالَ جَاءَ بَكْرٌ فَخَبَّرْتُهُ
أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا
فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ فَكُلْتُ
لَكَ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَأَمَّا أَنْ تُعْطِنِي
وَمَا أَنْ تَبْخُلَ عَنِّي فَقَالَ أَكُفْتُ تَبْخُلَ عَنِّي
فَأَيَّ دَارٍ أَدُوُّ مِنْ أُبْخُلَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
مَنْعَتْكَ مِنْ مَرَّةٍ الْإِدْوَانِ أَمَّا أَنْ أُعْطِيكَ
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَحْصَدٍ عَنْ أَبِي سَمْعَةَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ جِئْتُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا فَعَدَّ دُرَّتَهَا
فَوَجَدَ تَمَامَ خَمْسٍ مِائَةٍ فَقَالَ هَذَا وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

باب ۵۲۲ قِصَّةُ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ
وَقَالَ أَبُو مَرْثَدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُمُ مَنِيٌّ وَأَنَا مِنْهُمْ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - ہر
اُمت میں ایک امین رمانت دار (جواب دہندہ اس اُمت کے
امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) -

عثمان اور بحرین کا قصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر
بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ
فرمایا - چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا - جب وہ مال حضرت ابو بکر کے
عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کو یوں اعلان کرنے
کا حکم دیا - جس کا بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہوا
انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ اُٹھائے - حضرت جابر فرماتے

ہیں کہ میں حضرت ابو بکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ بنی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں
تجھے اتنا مال دوں گا - یہ تین مرتبہ فرمایا تھا - وہ فرماتے ہیں
کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا - حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے
بعد میں پھر حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہوا اسان سے مال
طلب کیا، لیکن انہوں نے نہ دیا - دوبارہ گیا لیکن نہ دیا - سہ بارہ گیا
تو پھر بھی نہ دیا - میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ
کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے
پس مال دے دیجئے ورنہ آپ مجھ سے کام لے رہے ہیں انہوں
نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق بھلی کی بات کیا کہی، بھلا بھلی کی بیماری
کا بھی کوئی علاج ہے ہم انہوں نے تین مرتبہ فرمایا میں تمہیں بھلی دے دوں
نہیں دیا تو ارادہ دینے لگا تھا - امام محمد بن اسماعیل بن العابدین کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابو بکر نے

اشعرلوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا

حضرت ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے
ہیں اور میں ان سے ہوں -

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَابْنُ مِينَ الْأَيْمَنِ فَمَكَّثْنَا جِئْنَا مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَمَةً إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثَمَةٍ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تھا لیکن ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ محترمہ کو اہل بیت نبوی میں ہی شمار کرتے رہے، کیونکہ کثامت بنوت سے ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زُهْدِمْ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا النَّحْيَ مِنْ جَدْمٍ وَارْتَا لِيَجُوزَ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَخَذِي دُجَاجًا فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ قَدَّعَاكَ إِلَى الْغَدَاوِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُكَ يَا كُلُّ شَيْءٍ فَقَدَّرْتُكَ فَقَالَ هَلْوَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلْوَ أَخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ إِنَّا أَنْتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَيْنِ الْأَشْعَرِيَيْنِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَكَيْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ إِنِّي بِتَقِيبِ إِبِلٍ فَأَمَرْتَنِي بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا قُلْنَا تَغْلِبُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَا نَعْلِيهِ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَقَّقْتَ أَنَّ لَا تَحْمِلُنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا لَا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا.

زہد م کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اعزاز کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لئے کہا تو ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اسے گندل کھاتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے فرمایا۔ آج او کوئی بات نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ آج او، میں تمہیں قسم کے بارے میں بھی بتاؤ ہوں۔ ایک دفعہ ہم اشعریوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سواریوں کی طلب گار ہوئی۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد سواریاں دینے میں مالا نکمہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی یعنی آپ کے پاس مالی قیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ نہیں دے دیئے کہ کم فرمایا۔ جرم نے اس لئے ادا کیس میں کئے گئے کرنا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم قبول کئے، اس صورت میں تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ فرمایا ہاں یہ بات ہے لیکن جب میں قسم کھاؤں اور دیگر لوگوں کے خلاف میں بھلائی نظر کرتا ہوں تو اس میں بھلائی ہو میں اسے اختیار کر لیتا ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی قریظہ کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا:۔ اے بنی قریظہ! بشارت قبول کرو

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْرَجَةَ جَاوِزُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَسَارِينِيُّ

کہنے لگے کہ آپ بشارت تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمائیے
اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ
بدل گیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بشارت قبول کرو، جب کہ نبی تم
نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ!
ہم نے قبول کی۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے
یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان
اور صبر ہے، نیز جو روضہ ادا سنگ دل کا نون
میں ہے، جو اونٹوں کی دھوں کے پاس
کھڑے ہو کر چلتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دھوکے
سینگ نکلتے ہیں، اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر
ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ابلیس
آئے ہیں۔ جو دل کے نرم اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان اور
حکمت یمن کا طرز اختیار ہیں، فخر و غرور اونٹ والوں
میں، عاجزی اور وقار کبیری والوں میں ہے۔ اس کو
غندر نے شعبہ، سیمان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ مذکورہ حدیث کی
دوسری سند ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یمنی
ہے یعنی یمن والوں کی خصوصیت ہے اور فتنہ و فساد
اور صبر ہے رنج کی جانب اشارہ کر کے) جہاں
سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَصْبٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْشُرُوا
يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا مَا إِذْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطَانَا
تَغْفِيرَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَنَا
نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَوْ يَغْبِلُهَا بَنُو
تَمِيمٍ قَالُوا أَتَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
أَبِي مُسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْإِيمَانُ هَلُمْنَا وَاشْرَابِيهِ إِلَى الْيَمَنِ وَ
الْجَفَاءُ وَغَلْظُ الْقُلُوبِ فِي الْفِدَا إِذْ بَيْنَ عُنْدِ أَصُولِ
أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَسْرَقُوا
أَفْتَدَاهُ وَالَّذِينَ قُلُوبُ الْإِيمَانِ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ
يَمَانِيَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَالَةُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ
وَالسُّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا آخِي
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هَمْنَا هَمْنَا
يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضَعَفُ قُلُوبًا وَأَسْفَلَى
أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَصْرَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ - قَالَ كُنَّا
جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَابٌ فَقَالَ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْسَرَ طَبِيعُ هُوَ لَمْ يَلِدِ الشُّبَابُ
أَنْ يَقْدُرُوا وَكَمَا يَقْدُرُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوَشِئْتَ
أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْدُرُ عَلَيْكَ تَتَاكَ أَجَلُ قَالَ
لَا قُدْرًا يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زَيْدِ
بْنِ حُدَيْرٍ يَا أَمْرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْدُرُوا وَلَيْسَ بِأَقْدَرِيْنَا
قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَدْ أَتَتْ
خَمِيسَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ
تَدْرِي؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَتْرَأُ
شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْدِرُهُ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى
خَبَابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ الْكُرَيَّانُ
لِهَذَا الْخَاتَمِ إِنْ يُلْفَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ
عَلَى بَعْدِ الْيَوْمِ فَالْقَاهُ رَوَاهُ عُثْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ -

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالْطَفِيلِ بْنِ عُمَيْرٍ
الدَّوْسِيُّ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطَّفِيلُ بْنُ
عُمَيْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ -
إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتُ وَأَبَتْ فَأَدْعُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبَاتِهِمْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے
پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب
نازک اور دلی نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) یعنی ہے اور
حکمت بھی یمنی (راہل یمن کا مفہور) ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے
فرمانے لگے کہ اے ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پر
مکتا ہے؟ جواب دیا: ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید
سے کچھ مانے باجواب دیا: ہاں انہوں نے فرمایا: اے علقمہ! قرآن کریم
پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حذیر کے بھائی زید بن حذیر نے کہا کہ آپ
علقمہ سے پڑھنے کے لئے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے
اچھے قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بارگاہ بنی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرائی آپ کو بتاؤں۔ پھر میں (حضرت علقمہ) نے
سورہ مريم کی پانچ آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبد اللہ بن مسعود نے
دیانت فرمایا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا: بہت اچھا پڑھتے ہیں حضرت
عبد اللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر جب
حضرت خباب کی جانب توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سورہ کی انگوٹھی نظر
آئی۔ انہوں نے فرمایا: کیا اس کا اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے
جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اسدہ چھینک
دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

دَوْس اور طفیل بن عمرو دَوْسِی
کا قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
طفیل بن عمرو دَوْسِی ایک دوزخ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نازکی کی آمد
اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہذا آپ کی ہلاکت کے لئے
اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس
کو ہدایت فرما اور انہیں دائرہ اسلام میں لے آ۔

۱۵۱۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَالِمِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ هـ

يَا لَيْلَةً مِنْ كُدِّهَا وَعَنَانِهَا
عَلَى أَهْلِ مَنْ دَارَهُ الْكُفْرُ نَجَتْ
وَأَبْنَى غُلَامِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَا يَعْنِي قَبِينَا أَنَا عِنْدَكَ
إِذَا هَلَمَّ الْغُلَامُ فَقَالَ يَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ
يُوجِبُهُ اللَّهُ فَأَمْتَقْنَاهُ هـ

لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ قِصَّةٍ وَفِي طَبَقِيٍّ وَوَحْدَانِيٍّ

عَدِيٍّ بَيْنَ حَاتِمٍ هـ

۱۵۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَدِيثٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَتَيْتُ عَمْرِي وَفَدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو
رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَيِّمُهُمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : بَلَى أَسَلَّمْتُ
إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ إِذَا دَبُّوا وَفِيَتْ
إِذْ غَدَّوْا وَعَدَفْتُ إِذَا تَبَكَّرُوا فَقَالَ
عَدِيٌّ فَلَا أَبَالِي إِذَا هـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں
ہجرت کر کے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے
والا تھا تو راستے میں (مورت) مال کے پیش نظر یہ شعر پڑھتا
تھا۔

ما نا شب دراز مشقت سے بھر رہا ہے

مرد شکر ہے کہ کفر کے گھر سے بلی نجات

میرا فدا راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں بنی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی، تو اسی دوران
جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا، پس وہ غلام بھی آپ پر لایا۔ اس وقت بنی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں عرض
گزار ہوا کہ اسے میں رضائے الہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم

کام بیان

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم قبیلہ طے کے
دنہ کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک آدمی کو اس کا نام لے کر بلائے گئے، میں
عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ فرمایا
کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے
کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ دکھا
گئے۔ تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے
دھوکا دیا۔ اس پر حضرت عدی نے کہا: اب مجھے کیا
علم ہے۔

بِفَضْلِهِ تَعَالَى سَتَرَهُ وَالْكَافِرَاتُ خَتَمَهُنَّ وَ

پارہ — ۱۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

* باب حَجَّةِ الْوُدَّاعِ

حجۃ الوداع

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَأَهْلَلْنَا
بِغُمَرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِكْ بِالْحَجِّ
مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا جَمِيعًا
فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَاتِئَةٌ وَلَمْ أَطْفُئْ
بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضِيَ رَأْسُكَ
وَأَمْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ
فَنَبَأَ قُضَيْبُ بْنُ الْحَزَّازِ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ
إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَاتُ
عُمْرَتِكَ قَالَتْ قَطَاةَ الْبَيْنِ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَتُّوا ثُمَّ
طَافُوا طَوَافًا الْخَرْبَعَةَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَقَامِهَا
الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَنَاسَبًا طَافُوا
طَوَافًا وَاحِدًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے
لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھ
لیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ
قربانی لایا ہے اس کو چاہیے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے ورنہ
وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے
جب میں آپ کے ہمراہ مکہ پہنچی تو اس وقت میں مائتہ تھی اسی لئے
میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شکایت بتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر
کے بالوں کو کھول کر ان میں گھسی کر دو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو جانے
دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر
بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے
فرمایا کہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ
جہی لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ
کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد
احرام کھول دیا اور پھر مٹی سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ
طواف کیا۔ لیکن جہی حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع
کیا۔ تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جائے (یعنی احرام
کھول دے)۔ پس میں (ابن جریج) نے پوچھا کہ حضرت ابن عباس نے

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عَطَاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ

حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ مَجِّئُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْحَقِيقِ وَمِنْ
أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي
حُجَّةِ الْوُدَّاءِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ
إِذَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَيَحْدُ.

١٥٢٢. حَدَّثَنِي بَيَانُ حَدَّثَنَا التَّضَرُّ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَلَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِبَطْحَاءٍ فَقَالَ أَحْجَبْتَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا أَهْلَ الْ
كَاهِلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
طُفْ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ جَلْ فَطُفْتُ
بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَنْتَيْتُ أَمْرًا
مَنْ قَلَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُنِي.

١٥٢٣ - حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ السُّدِّيِّ رَاخِبَنَا
السُّرْبِيُّ عِيَاذُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ
ثَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ تَوَاجَهَ اَنْ تَجْلِسَ
عَامَ حَجَّةِ الْوُدِّ اِعْفَالَتْ حَقْصَةَ فَمَا يَمْنَعُكَ
فَقَالَ لَيْتَنِي رَأَيْتُ وَقَدْ دُتُّ هَدِيَّتِي فَلَسْتُ
اُجِئُ حَتَّى اُنْحَرَهُدِي.

١٥٢٣ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً
مِنْ خُثَعَمَاءِ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي نَجْجَةِ الْوُدَاعِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے: پھر ان کا پیچھنا ہے اس آزاد گھر تک (سورۃ الحج، آیت ۲۲) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ اگر اہل مکہ کی دوہ میں نے کہا کہ یہ تو دو قوف عرفہ کے بعد ہے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں ہونے میں کھولا جاسکتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بھلا اس کے مقام پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے خدیافت فرمایا کہ کیا تم نے حج الاہرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا کیسے باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ بلیک کہا اور بھڑکی طرح اہرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو پھر اہرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوڑ لگا لیں۔

حضرت امین مکررمی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دو حجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے سال اپنی اندراج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جمائیے ہیں اور اپنی قربانی کے گھسے میں ہاتھ ڈال کر لایا ہوں، لہذا میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی پیش نہ کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ عثم
کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مشغول یافت کیا جبکہ آپ
سواہی پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو بچے بٹھایا ہوا
تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ رنج اللہ تعالیٰ
نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم
اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواہی پر ابھی طرح بیٹھ بھی نہیں

إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا
كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الدَّاحِلَةِ فَهَلْ
يَقْضِي أَنْ أَخْبَرَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ ثنا سَمِيعُ بْنُ
النَّحَّاسِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ
قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
وَهُوَ مُرْدُفٌ أَسَامَةً عَلَى الْقَصُورِ وَمَعَهُ بِلَالٌ
وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَتَا بَيْتَ الْبَيْتِ شَعْرًا
قَالَ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحْ لَنَا الْبَابَ
فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ
وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ يَتَقَرُّوْنَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَكُثِرَ
فِيهَا رِطْلٌ لَا تَقْدِرُ أَنْ تَحْمِلَ رِطْلًا مِنْ ذَلِكَ
فَسَبَقَتْهُمْ فَوَجَدَتْ بِلَالًا قَائِمًا وَنَزَلَ آدَمُ
الْبَابَ فَقُلْتُ لِمَ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ
الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتْرَةٍ
أَعْدَدَ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ
الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَ
اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَدْخُلُ
الْبَيْتَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ
أَسْأَلَكَ كَرَّمْتَهُ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى
فِيهِ مَرَّةً وَحَصْرًا آدَمُ

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ وَثَّابِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَعِيْبَةَ بِنْتَ حَبِيبٍ
زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَاجَةِ
الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسُنَا
هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

سکتے۔ دریں حالات کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی
ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواباً فرمایا، ہاں
کر سکتی ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو ابی سواد بن قیس اور آپس نے
اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا، ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال
اور عثمان بن عفان بھی تھے جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو
عثمان کے کنجیاں لڑنے کے لئے فریاد پس دہانہ کھول گیا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے، آپ کے ساتھ حضرت اسامہ
حضرت بلال اور عثمان بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ
بند کر لیا اور کافی دیر اندر ٹھہرے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگ اندر داخل
ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے
حضرت بلال کو دروازے کے کچھ کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان
ساتھ والے دونوں ستونوں کے درمیان میں پڑھی
تھی۔ ان دونوں کعبہ کے چار ستون تھے، گویا دو حصے (تین تین ستونوں کے)
چنانچہ پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ
کے دروازے کی جانب بیٹھ مبارک رکھی اور اس دیوار کی جانب
استسقاء فرمایا جو اندر داخل ہونے کے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے
اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں
یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ
نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب زوجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر حائضہ ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں بٹھائے گی؟ میں
عرش گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے قاصر
ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ

چلنا چاہیے۔

طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ لَيْثُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحُجَّةِ الْوُدَاعِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حُجَّةُ الْوُدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْتَحْيَى عَلَيْهِ شَوْذُكَرَ الْمَيْسَةِ الدَّجَالِ فَأَطْلَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَتَاهَا أُمَّتُهُ أَتَدَامَةُ نَوْسٍ وَالتَّيْتُونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خِيفَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ يَخْشَى عَلَيْكُمْ إِنْ رَجَعْتُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْشَى عَلَيْكُمْ شَيْءٌ إِنْ رَجَعْتُمْ لَيْسَ بِأَعْوَسَ وَإِنَّهُ أَعْوَسُ عَيْنِ الْيَمَنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحَرَمِهِ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حَنْتَةَ أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَسْمَ عَشْرَةَ نَعْنُوهُ وَإِنَّهُ حَجَرَ بَعْدَ مَا هَلَكَ حُجَّةٌ وَاجِدَةٌ لَمْ يَحْجَرْ بَعْدَهَا حُجَّةُ الْوُدَاعِ قَالَ أَبُو اسْمَعِيلَ وَبِمَكَّةَ الْخُرَى

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ لَجَدِيدٍ أَمْسَتْ صِرَتِ

حضرت امی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے چلے گئے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی اور اس کے بعد مسیح و جال کا ذکر فرمایا اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے دُکھایا ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیاء کرام۔ وہ تم میں ضرور آئے گا تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کا نام نہیں ہے جبکہ وہ دہائی آگے کا نام لگاؤ اور اس کی وہ آگے پھولے ہوئے آگ کی طرح ہوگی۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے عمون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو اس شہر کو اور اس عینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں کہا اے اللہ! گواہ رہتا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا، ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جائے کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جائے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابواسحاق کا بیان ہے کہ دو عمر حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بخلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں

النَّاسُ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَدْرٍ أَقْصَرْتُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو جَرْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
يَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ انْتَرَمَكَ قَدْرُ اسْتَدْرَكَهُ يَوْمَ مَضَى السَّحَابُ
وَالْأَرْضُ الْمَسْنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ
حُرْمٌ ثَلَاثَةٌ مَمْلُوءَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَ
الْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ مَضَى الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ
شَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا أَقْلَنَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَمِيعُ بَعْضُ إِسْمِهِ
قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْعَجْبَةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ
هَذَا أَقْلَنَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَمِيعُ بَعْضُ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ
الْبَيْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَقْلَنَّا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيَسْتَمِيعُ بَعْضُ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ
قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ
قَالَ مُعَدَّةٌ وَأَحْبَبُهُ قَالَ وَ أَعْرَضَكُمْ عَنْ بَيْتِكُمْ
حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا اذْهَبُوا فَيَكْفُرُوا فَسَيَأْتِيَكُمْ عَنْ
أَعْيَابِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي مُنْذَرًا يُضْرَبُ
بَعْضُكُمْ بِرِقَابِ بَعْضٍ أَلَا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الذَّائِبُ
فَنَلَا بَعْضٌ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْحَى لَهُ مِنْ
بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحْتَدًا إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ
صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا
هَلْ بَدَعْتُ مَرَّتَيْنِ

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرْكَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ
نُفَيْانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ قَلْبَسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ

کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح ایک دوسرے
کی گردن اڑاتے گو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی بدلت پر گھوم رہا ہے جس پر
اسماؤں اور زمین کی بدلتش کے وقت قتل سال بارہ مہینوں کا ہے
جن میں سے چار حرمت والے ہیں تین مہینے متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ
ذوالحجہ اور محرم ان کے ساتھ چوتھا جب ہے جیسے مفسر قبیلہ کا مہینہ
کہتے ہیں جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے مابین ہے پھر آئے پوچھا کہ
اب کو شہادہ ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی
بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا گمان یہ تھا کہ آپ اس
مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں
ہے ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں پھر دریافت فرمایا کہ یہ کون سا
شہر ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے
ہیں آپ کچھ دیر خاموش رہے یہیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی
دوسرا نام اللہ اور فرمایا جائے گا فرمایا کیا یہ وہی شہر نہیں ہے ہم
عرض گزار ہوئے کیوں نہیں پھر فرمایا آج کو شاد ہے ہم عرض
گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش
ہو گئے تو ہم کچھ کہے کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے فرمایا کیا
آج یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا تمہارے خون
اور تمہارے مال محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت
ابو بکر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری آمد ایک دوسرے پر اسی طرح
حرام ہے جیسے تمہارا بدن کی حرمت تمہارے کسی شہر کی حرمت اور تمہارے اس
مہینے کی حرمت اور تمہارے ایک مہینے کی حرمت پھر وہ گارے حضور جاننے اور وہ
تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا کیا تم میرے بعد گواہی کی جانب پلٹ
کر ایک دوسرے کی گردن اڑاتے گو گے ہاں لو جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں
ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کہ بعض اوقات پہنچانے والے
سے سلف والا زیادہ یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرما رہے
تھے حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے بعض
لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم ضرور عید

بَيْنَ شَهَابٍ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ فَيُنَالَا لَتَكُنَّ نَذِيرًا ذَلِكَ الْيَوْمُ عِيدٌ اَقْبَالَ
عَمْرُ اَيَّةٍ اَيَّةٍ فَقَالُوا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَاَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي فَقَالَ عَمْرُ اِنِّي لَا اَعْلَمُ
اَنِّي مَكَانٌ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ .

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ تَرْخِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا مِنْ
أَهْلِ بَحْرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهْلًا بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ
أَهْلًا بِحَجَرٍ وَعُمَرُ وَ أَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَرِ فَلَمَّا مَنَّ أَهْلًا
بِالْحَجَرِ أَوْجَعَهُ الْحَجَرُ وَالْحَمْرُ فَلَمْ يَجْلُوا
حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ .

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ مِثْلَهُ .

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ
بْنِ مَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَامِرُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ
أَشْفَقْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ بَلِّغْ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو
مَالٍ وَلَا يَرِيشُنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي وَاحِدَةٌ
لَا تَصْدُقُ بِشَيْءٍ مَّالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَنْصَدُ
بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثَّلَاثُ قَالَ وَالثَّلَاثُ

بنالیت حضرت عمر نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے
ہیں، جواب دیا کہ یہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور
تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا
(سورہ المائدہ آیت ۳) کے متعلق حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے بھی طرح
معلوم ہے کہ یہ کس جگہ اتری جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس
ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا
جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں
کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے
حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو سمجھ کر کیا تو انہوں نے
یوم النحر کو احرام کھولا تھا ۔

عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے
مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔
اسماعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث
ہم سے اسی طرح بیان کی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری
عبادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا میں عرض گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ! تشکیف کے باعث میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں
وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور
ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال
کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، میں نے کہا، کیا آدھے مال کی؟ فرمایا
نہیں، میں عرض گزار ہوا کہ تنہائی کی؟ فرمایا تنہائی، ابھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے
داروں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر

كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرُوا مَا تَتْلُوَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
تَذَرَهُمْ عَالَةً يَكْفَقُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتَ بِهَا حَتَّى اللَّعْنَةُ
تَجْعَلَكَ فِي فِي أَمْرٍ تَكُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَطُ
بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا
تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزِدُّكَ مِنْ دَرَجَةٍ
وَرَفَعَةٍ وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْرَامُ
وَيُضَرَّ بِكَ الْآخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي
هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ
الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ رَفِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْفَى بِمَكَّةَ.

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ النَّذْرِ حَدَّثَنَا
أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ رَأْسَهُ
مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ.

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَالِ الْكَلْبِيِّ حَدَّثَنَا
يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ
بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
أَخَاهُ أَقْبَلَ لَيْسِيْرُ عَلَى حَمَامٍ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِمِثْلِي فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ يَصِلُ بِالنَّاسِ فَسَاءَ الْجَمَاعَةُ بَيْنَ يَدَيْ
بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

جاؤ گے وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رہائے الہی
کے لئے خرچ کرو گے اس کا تمہیں جرحے گا، یہاں تک کہ جو لغتہ تم اپنی
بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا
میرے ساتھی مجھے یہاں پھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں پھوڑے
جائو گے، بلکہ تم ایسا مل کر گے جس سے رہائے الہی مقصود ہوگا اور
جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا اور شاید تم
کتنے ہی لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری ذات
سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ میرے اصحاب
کی ہجرت کو پورا فرمادے اور میرے پیچھے نہ لوٹائے جائیں، لیکن حضرت
سعد بن حولہ نے کہہ کر میں وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اتروا
دیئے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوائے
اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال
صرت پھوٹے کر دوائے تھے۔

عبداللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ
وہ گدھے پر سوار ہو کر آ رہے تھے اور حجۃ الوداع
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ
میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا
ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے
اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
هشام قال حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَالٍ سَيْلٌ أَسَامَةُ
وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَابِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَاجَتِهِ فَقَالَ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةٌ نَقَصَ .
۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبِ فَالْبِشَاءُ بِمِيعَةٍ .

باب ۴۶ غزوة تبوك وهي غزوة العسرة .

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بَرْقِيذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ أُرْسِلْتُ أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لِلَّهِ
إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَبَشِيرِ الْعُسْرِ وَهِيَ الْخَزْ وَهِيَ
تَبُوكُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَصْحَابُكَ أُرْسِلُونِي إِلَيْكَ
لِتَحْمِلَنَّهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَ
وَأَفْقَتُهُ وَهُوَ غَضَبَاتٌ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا
مِنْ مَنَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مِنْ
مَخَافَتِي أَنْ يَكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي
فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ أَلْبَسْ إِلَّا سُرِيحَةً إِذْ سَمِعْتُ بَلَاءًا
يُنَادِي أَيُّ عَبْدٍ اللَّهِ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ
أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ
فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِيَيْنِ
هَذَيْنِ الْقَرِيَيْنِ لِسَةِ ابْنِ عَبَّادٍ ابْنِ عَبَّادٍ
حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ كَانَتْ لِي بِهِمَا إِلَى أَصْحَابِكَ

عزہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید
سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی ہے انہوں نے
فرمایا کہ درمیانی رفتار سے لیکن جب کھلی جگہ مل جاتی تو تیز بھی چلا دیتے تھے۔
عبداللہ بن زید خطیبی نے حضرت ابوالیوب انصاری
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقدادہ پہلے مغرب
اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں (یعنی جمع
سواری کے ساتھ)۔

غزوة تبوک یا غزوة عسرت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے
سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوة تبوک کے لئے
جا رہے تھے پس میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب
مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا
سوال کروں، آپ نے فرمایا اعدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں
دوں گا۔ اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور
میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا تھا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
انکار فرماتے کے باعث رنج و ملال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور
دوسری جانب مجھے یہ علم کھارہا تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور
انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ابھی کچھ دیر
نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ
بن قیس! پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مل رہے ہیں، جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں
حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ فلاں فلاں جوڑے ہیں کچھ اونٹ لے جاؤ، آپ
نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ کے خریدے تھے
پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور ان سے کہہ دینا

قُلْ إِنَّ اللَّهَ أَدْعَايَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِيكُمْ عَلَى هَذَا فَاذْكُرُونَهُمْ فَكَانَ نَذْرًا لَكُمْ
إِلَيْهِمْ بِهِمْ فَقُلْتُ إِنْ التَّيْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْيِيكُمْ عَلَى هَذَا وَلَكِنِّي دَا لَمْ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى
يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا إِيَّايَ حَدَّثْتُكُمْ
شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا إِيَّاكَ عِنْدَنَا لَمْ يَصِدْقُ وَلَمْ يَفْعَلْ مَا أَجَبْتَ
فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى يَنْفَرُ قَتْلَهُمْ حَتَّى اتَّوَلَّاهُ
سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْعَهُ إِيَّاكُمْ بَعْضُكُمْ أَعْطَاكُمْ بَعْضُكُمْ بَعْضُكُمْ
يَمِثِلُ مَا حَدَّثَكُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى

۱۵۴۲. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَعْبُدٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَلْخَلِيفَةُ فِي
الْبَيْتَيْنِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي
بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا

کہ بیشک اللہ نے یا رسول اللہ سے یہ تمہیں سوا بھونے کے لئے عطا
فرماتے ہیں لہذا ان پر سوار ہو جاؤ تبس میں انہیں لے کر چلا گیا اور
انہیں بنا دیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے
لئے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن حدیثی قسم میں نہیں ان لوگوں کے پاس
لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جواب
سننا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائیں کہ میں نے وہ بات اپنی گھر سے
لگا دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا ہو۔
سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر
غزوہ جلیں گے پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند افراد کو لے کر
گئے امدان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اللہ پر عطا فرمائیے
ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی
کو بھی اپنا نائب مقرر فرما دیا وہ عرض کر اڑے کہ کیا آپ مجھے
عوذلوں اور بچوں کے پاس بھیج دیتے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں
ہو کہ تمہاری جگہ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ
کے تھی اما سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام
ابوداؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابوداؤد۔ شعبہ
حکم مصعب نے روایت کی۔

ف: غزوہ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑ
پلے تھے امدان کے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری جگہ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے
تھی ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی دلیل بناتے ہیں۔ ان
حضرت کا یہ خیال امدان پر اس حدیث سے استدلال دونوں ہی غلط ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے بلکہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے لہذا اس حدیث سے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی بات کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے بلکہ یہ نیا بت اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام
تقریرت لینے گئے تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب مقرر فرما گئے تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لیے
جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر دیں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اگرچہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو نائب مقرر کیا گیا لیکن بعض اور مواقع پر حضرت ابن اُمّ کثوم وغیرہ کو بھی نائب مقرر کیا گیا تھا لہذا اس نیا بت سے جانشینی کا جوڑ بڑھانا قلعنا ہے جو ثبات ہے۔

نمایا اس سے تو ایک شک کا ازالہ فرمایا گیا ہے کہ ممکن ہے کسی کو یہ شک گزرے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت لہریٰ علیہ السلام کو نائب بنایا تو وہ شرف نبوت سے بہرہ ور تھے اس طرح کوئی حضرت علی کو بھی نہ شمار کرنے لگے لہذا فرمادیا کہ نہ میرے زمانے میں کوئی نبی ہے اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تاکہ ان لوگوں کے منہ میں خاک پر جائے اور ان کے منکر خاتمت ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے جو کہتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ اور آگے چل کر یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد مائتہ نبوی مسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے۔ اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے ایسے وسوسوں اور شرارتوں سے ہر مومن کو محفوظ رکھے اور سب مسلمانوں کو سچیں ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ

سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ تبوک کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شمولیت میرے نزدیک سب سے قابلِ اعتناء و ثمل ہے عطا کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بتایا کہ پھر حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم لکھا ہوا تھا۔ اس کی ایک شخص سے لڑائی ہوئی تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ کھایا عطا فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے کے ہاتھ کا گوشت کھا دیا اور دوسرے نے اس کے سامنے کا ایک دانت توڑ دیا جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے دانت کا نقصان نہیں دلیا عطا کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے شاید مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں دھنے دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

حضرت کعب بن مالک کا واقعہ

عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والد محترم کے بیٹوں میں سے

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمِّيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَاؤُنا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَحْلِي يَكُولُ تِلْكَ الْعُسْرَةَ وَأَوْثَقَ أَعْمَامِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءُ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَحْلِي فَكَانَ لِي أَيْبُرُ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَخَصَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخِرِ قَالَ عَطَاءُ فَلَمَّا أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَقْبَمَ عَضْرًا الْآخِرَ فَخَسِرَ يَدُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَضْضُوهَ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَامِدِ فَانْتَزَعَ أَحَدَايَ ثَلَاثَتَهُ دَا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَرْتُ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءُ وَحَبِيتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَمَ يَدَهُ فِي فِينِكَ لَقَضَمْتُهَا كَأَنِّيهَا فِي فِي فَحَلَّ يَقَضَمُهَا.

باب ۵ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الَّتِي عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدًا لِكَعْبِ
مَنْ بَيْنَهُمَا حِينَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ
كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَرَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ
غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةٍ بَدَأَ رُوْلُهُ بِكَائِبَةٍ
أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا أَيْ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَيْرَ قَرْنِشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَةٍ
وَلَقَدْ أَشْهَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
وَمَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدَأَ بِهَا وَإِنْ كَانَتْ
بَدَأَتْ أَمْ دُكِرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ غَيْرِ حِيٍّ إِنِّي
لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ
فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي
قَبْلَهُ رَاجِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ
وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ
غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ
غَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْثُ
شَوَّيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا أَوْ مَقَادًا ذَعْدًا
كَثِيرًا فَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً
غَرَّوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُ الْمُسْلِمُونَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخَيْرٍ ذَكَرًا
يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيَّوَاتِ قَالَ
كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ يَخْلُفَ
لَهُ مَا لَمْ يَتَرَكْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَغَرَّ أَرْسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتْ

ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔
انکا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب
میں غزوہ تبوک میں شمولیت نہ کر سکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل
کیا اس لئے غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے لیکن غزوہ بدر میں شامل نہ
ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلہ قریش کے ارادے سے نکلے تھے،
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے
انکا انکار کر دیا اور اللہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اتفاقاً جبکہ تم نے اسلام پر ثابت قدم
رہنے کا اہم کیا تھا بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوہ بدر کی
شمولیت بھی یہاں تک نہیں ہمالا کہ لوگوں میں اس کا چہر چا زیادہ ہے۔
یہی غزوہ تبوک سے پچھڑنے کی بات تو اس سے پہلے اتفاقاً وہ
اور مالدار بھی نہیں تھا جتنا اس وقت اللہ کی قسم اس موقع سے
پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دواؤں کی بھی جمع نہیں ہوئی تھیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر جاتے وقت
منزل مقصود کی صاف نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول انداز فرمایا
کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید اس قدر زیادہ تھی کہ
غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے اس لئے حضور نے
صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ سامان حرب وغیرہ بھی طرح فراہم کریں۔
اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی رجسٹر
وغیرہ میں لگے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو
یہاں میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے
ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ بھل پک چکے تھے اور اسے عزیز
تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کر لی اور آپ کے
ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روزانہ بھی کتنا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ
تیاری کر لوں گا۔ دن گزرتے رہتا کہ میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے
دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کر کے بھی جاؤں ہوں۔ اسی سوچ بچار میں

الْخِيَارُ وَالْظَّلَالُ مَوْجَّهَيْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ قَطِفَتْ
أَعْدُوَ الْيَكِّيَ اتَّجَهَتْ مَعَهُمْ قَارِحَةٌ وَلَمْ أَقْضِ
شَيْئًا قَوْلِي فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ
يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ يَأْتَانِي الْجِدَّةُ فَأَحْبَبْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ
مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَانِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجْهَرُ
بَعْدَهُ يَوْمِي أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَحَقَّهُمْ فَعَدَا وَتُ
بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لَا تَجْهَرُ فَمَجَّعْتُ وَلَمْ أَقْضِ
شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَمَرَ عَوَاتِقًا وَطَعَا الْغُرُودَ
وَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَحِلَ فَأَذْرِكُهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ
فَلَمْ يَقْدَرْ بِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي
التَّائِينَ بَعْدَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطُنْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي إِنْ لَّا أَمَّا
إِلَّا مَا جَلَّ مَعْمُومًا عَلَيْهِ الْفَقَاقُ أَوْ مَا جَلَّ
يَمْنُ عَدَاةَ اللَّهِ مِنَ الصُّعُفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ
بَوْلًا فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَقْبُولُ مَا

فَعَلَ كَعَبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ
اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدَاهُ نَظَرًا فِي عَظْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ
بَنِ جَبَلٍ بِشْنٍ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
عَمِلْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا أَفْسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعَبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَتَنُ
تَوَجَّهَ قَائِلًا لِحَضْرَتِي وَطَفِئْتُ أَتَدَا كَرَّ الْكَذِبِ
وَأَقُولُ يَمَّاذَا أَخَذَ مِنْ سَوْخِطِهِ عَدَا وَاسْتَعْنَتْ
عَلَى ذَلِكَ يَكُلُ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَخْلَى قَادِمًا زَا سَرَعَتِي الْبَاطِلُ وَسَرَفْتُ إِيَّيْكَ

دن گزشتہ روزہ در لوگوں نے سر نوؤ کو شش کر کے اپنا اپنا سامان نکال دیا۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحیح کو روانہ ہو گئے مسلمان اسلام
آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی پھر میں نے اپنے
دل میں کہا کہ میں ایک دو روزہ میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا ارادہ
نہا کران کے جانے کا اگلے روز تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور
کچھ نہ کیا پھر اس کے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا میرا ملا برہی
حال رہا۔ یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرنے ہوئے بہت
دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر کہیں جا ملوں گا شام میں
نے ایسا کیا ہوتا۔ لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات
سے رنج ہوتا کہ وہ لوگ ملے جو منافق کہلاتے تھے یا مفسدہ افراد ملتے
تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تبرک کے مقام پر پہنچنے تک
یاد نہیں فرمایا جب تبرک پہنچ کر شیعہ رسالت اپنے پڑاؤں کے حجرہ میں
جلوہ افروز تھی تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ یہی سارا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ
یہ رسول اللہ انہیں حسن و جمال کے نازنے روک لیا ہے حضرت معاذ بن جبل
نے جواب دیا کہ آپ نے ابھی بات نہیں کہی یہاں رسول اللہ احمد کی قسم، ہم
تو اسے اچھا آدمی شمار کرتے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش
ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ
واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ مجھ کو غیالات دل میں
آسنے لگے کہ نہ مکہ کی یہ وجہ بیان کروں گا جس کے باعث کل آپ کا غصہ
جانا ہے انداز میں اسے اپنے گھر کے کچھ دروگوں سے مشورہ بھی کیا۔
جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے قریب آپ پہنچے ہیں تو مجھ کو سہاگے
سب میرے دماغ سے نکل گئے اندر میں نے سختی جان لیا کہ غلط بیانی
ہرگز آپ کا مقصد نہیں ہو گا تو میں نے کچھ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب
سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو
رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر بیٹھ جاتے جب آپ وہاں
جلوہ افروز ہوتے تو کچھ رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے غنہ بیان کرتے گئے
اداس پر نہیں کھاتے۔ ایسے افراد انہی سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ

أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا إِبْشَىٰ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعَتْ
صِدْقُهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَادِمًا وَكَانَ إِذْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالسَّجْدَةِ فَيَرْكَعُ
فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلتَّائِبِينَ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ
جَاءَهُ الْمَخْلِفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَ
يَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا يَضَعُونَ لَهَا يَمِينَيْنِ رَجُلًا
فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَا نِيَّتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَعْفَرَ لَهُمْ وَوَعَلَّ
سِرًّا يَرْكَعُ إِلَى اللَّهِ فِجْئَةً فَذُنُوبُكُمْ عَلَيْهِ
تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فِجْئَتُ
أَمْشَى حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَفَعَلَ لِي مَا
خَلَقَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ
بَلَىٰ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ
الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنَّ سَاحِدِي مِنْ سَخِطِهِ يَعْذِرُ
وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَوْ أَنَّ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ
فَرَضَنِي بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَسْخِطَكَ
عَلَيَّ وَلَكِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ فَجَدُّ
عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَا رَجُؤَ فِيهِ عَفْوًا لَكَ وَاللَّهِ
مَا كَانَ لِي مِنْ عَذَابٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْرَى وَلَا
أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَفَعَلَ
حَتَّى يَقْبَضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَكُنْتُ وَتَأَمَّرَ رِجَالٌ مِنْ
بَنِي سُلَيْمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَيْنُنَاكَ
كُنْتُ أَذْنِبْتُ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَسْتُ عَبْرَةً
أَنْ لَا تَكُونُ أَعْتَذَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ الْمَخْلِفُونَ
قَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا سَأَلُوا يُزَيِّنُونِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول فرمائے اور ان کی بیعت قبول فرما
لی اور ان کے لئے بخشش مانگی اور ان کے خیالات کو خدا کے سپرد کیا۔
پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے
تسک فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ تھی پھر فرمایا، ادھر آؤ۔ پس
میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، تم کیوں پیچھے
دبے، کیا تم نے سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں عرض کر ادا ہوا، کیوں نہیں بخلا
کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے
مذہب بیان کرتا کہ اس کا مقصد وہ ہو جاتا کہ تو قدرت نے یہ چیز مجھے عطا
فرمائی تھی، یہی خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ آج اگر کھوٹ بول کر انہیں لاٹھا
کر بھی لوں تو اللہ تعالیٰ کل انہیں مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں
کچھ عرض کر دوں تو خواہ کچھ آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید
ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ حالانکہ خدا کی قسم میرے پاس کوئی
معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو وقت
اور دستہ میں دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کہ سچ بات کہہ دی اسی لئے کہہ رہے ہو جاؤ
اور اپنے پاس سے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں تم کو چلا گیا
جی سکہ کے آدمی بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم
نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا بیشک آپ
عاجز رہے، کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رخصت نہیں
کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور
اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت تمہارے
اس گناہ کے لئے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم، بولہ وہ مجھے ہی کھاتے رہے
یہاں تک کہ میں نے اداہ کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں، پھر میں نے
ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ ہاں تو وہ حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے
میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ مرادہ بن ربیع اور طال بن
امیر ہیں۔ انہوں نے دو ایسے نیک حضرات کے نام لئے جو دونوں غزوہ بدر
میں شرکت فرما چکے تھے، مجھے ان کی آفتاب بھی لگی جب ان دو قول کا ذکر کیا
گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رہ جانے

حَتَّىٰ أَمَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْدَبْتُ نَفْسِي ثُمَّ
قُلْتُ لِنَفْسِي هَلْ لَقِيَ هَذَا صَبِيٌّ أَحَدٌ قَالَ لَا نَعَمْ
رَجُلَانِ قَالَ لَا مِثْلَ مَا قُلْتَ خَفِيلٌ لَهُمَا مِثْلُ مَا
قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ ابْنُ
الزَّبْيَعِ الْعَمَرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِظِيُّ فَذَكَرُوا
لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فَيَمَّا أَسْوَدُ
فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوا هُمَا إِلَيَّ وَنَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا
أَيْهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَغَيَّرُوا النَّاحِيَّتَيْنِ تَنَكَّرْتُ
فِي نَفْسِي الْأَمْرَ مَنْ هُمَا هِيَ إِلَيَّ أَعْرِفُ فَلَيْسَتْ
عَلَى ذَلِكَ تَحْسِينٌ لِي لَمْ أَصَاحِبَ بَأْسَ
فَأَسْتَكْنَا وَتَحَدَّيْنَا بِمَوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا
أَمَّا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْعُومَرِ وَأَجَلَدُ هُمُ فَكُنْتُ
أَخْرِي ثُمَّ فَاشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَ
أُحَوِّثُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكَلِّمُنِي أَحَدٌ ذَا لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمِعْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ
فِي جَلِيسٍ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ
حَدَّثَ لَكَ شَيْئًا بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَى أُمَّ لَدُنَّكُمْ أَصَلَّى
قَرِيبًا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى
صَلَوَتِي أَقْبَلَ عَلَيَّ وَإِذَا انْتَفَتَحَتْ خَوْكُ أَعْرَضَ
عَنِّي حَتَّىٰ إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جُمُوعِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتَّىٰ تَسُورَتْ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَتِيٍّ وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ
الْشُّدَّةُ يَا لِلَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
فَسَكَتَ فَقَدْتُ لَهُ فَتَشَدَّدْتُ فَسَكَتَ فَخَدْتُ
لَهُ فَتَشَدَّدْتُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَخَاضَتْ
عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّىٰ تَسُورَتْ الْجِدَارَ فَقَالَ

فلانوں میں سے تم میںوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ تو کہ ہم سے
اجتناب کرنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا کائنات
اسی بدل گئی۔ ہم سوچا جس وقت تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی
تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور دونوں نے بہتے لیکن میں کچھ سخت جان
تھا لہذا بہت سے کام لیتا رہا، اپنا بیچ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے
ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں بھی جیتا بھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ
کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں جلوہ افروز
ہوتے۔ پھر میں اپنے دل میں کتا کد بکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لئے
بہتے مبالغہ ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں پھر میں آپ کے نزدیک
نماز پڑھنے لگتا اور انکھیں پیر کر ہمارے مٹھے کا نظارہ بھی کرتا جب میں نماز
میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی جانب
منوجہ ہوتا تو عرض فرمایا جاتا، اسی حال میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں
کے سلوک سے تنگ آگیا، میں جا کھینچنے بچا زاد بھائی ابو قتادہ کے بلع کی
دیوار پر پڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی جب میں نے انہیں سلام کیا
تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا پس میں نے کہا۔ اے
ابو قتادہ! میں انہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں
اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے میں نے
پھر بھی یہی بات دہرائی اور قسم دلائی، تب بھی خاموش رہے تب میری مرتبہ
جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو حضرت اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول
ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار
سے اتر کر واپس لوٹ آیا، ایک روز میں مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا
تھا کہ شام کا ہنسوالا ایک کسان بلا ہوجھنے کے لئے مدینہ منورہ میں
انان لایا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کلانہ کون بتائے
گا، لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا
تو اس نے مجھے ایک خط پر باجوڑ شاہ عثمان کا تھا۔ اس میں تقریر تھا کہ مجھے
یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے رہنے کے ساتھ یہ بھی کہ ہے جو اللہ تعالیٰ
نے آپ کو ولایت کے مقام سے بچایا ہو ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔
اگر ہمارے پاس آپ تشریف لائیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے جبکہ میں

فَبَيْنَا أَنَا مُشْتَرِي لِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا تَبَيَّطْنَا مِنْ
 أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مَتَنَ قَدَامَنَا لِقَاعًا يُبَيِّعُهُ
 بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ قَدَّلَ عَلَيَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ
 فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي
 دَفَعَرَاتِي كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ
 أَمَّا بَعْدَ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ
 جَاءَكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ يَدَارِهُوَ إِنْ
 مَضِيحَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا لَوْ أَمْسَكَ فَقُلْتُ فَلَمَّا قَرَأْتُهَا
 وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّوَسُّمَ
 فَسَجَرْتُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرَبَعُونَ لَيْلَةً
 مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيضِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءُ أَنْ تَحْتَزِلَ أَمْرَاتُكَ
 فَقُلْتُ أَطِيقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ
 اعْتَرِثُهَا وَلَا تَقْرُ بِهَا وَارْسَلْ إِلَى صَاحِبَتِي
 مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِأَمْرَاتِي الْحَقِيقِي يَا هَيْدِي
 فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ
 قَالَ كَعْبُ فَجَاءَتِ أَمْرَاتِي هِلَالُ بِنْتُ أُمِّئَةَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بِنْتُ أُمِّئَةَ شَيْئٌ مَنَاحِي
 لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ
 وَلَكِنْ لَا يَقْرِيكَ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حُرُوكَةٌ إِلَى
 نَتْنِي وَاللَّهِ مَا أَلَيْبِكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أُمِّئَةَ مَا كَانَ
 إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَاتِكَ كَمَا
 أَذِنَ لَأَمْرَأَةِ هِلَالِ بِنْتُ أُمِّئَةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ
 وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَا يَذَرِيَنِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ

نے دے پڑھ لیا تو یہ میرے واسطے دوسری مصیبت کھڑی ہو گئی میں نے اس
 خط کو لے کر غزوہ میں ڈال دیا۔ اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ ربیعہ قاصد حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے
 علیحدہ رہو۔ میں نے دریافت کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ منصف رہے
 جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ کنگرہ کش سیسے اور نر ویک نہ جانیے
 اور میرے دو دلوں سا غصوں کی جانب بھی یہی پیغام بھیجا گیا پس میں
 نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں
 رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمادیتا۔
 حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ!
 حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے
 و دریں حالات اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی تالا لگی کا باعث
 تو نہ ہوگی؟ فرمایا لیکن وہ تمہارے نزدیک نہ آئیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ
 خدا کی قسم اس بات کی تو انہیں تنہا ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے
 یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے شب و روز دوتے ہوئے ہی گزر رہے
 ہیں۔ امیر نے بعض گھروالوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اپنے بیوی کے لئے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں
 کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مرحمت
 فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا معلوم
 کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد
 فرمائیں جبکہ ویسے بھی میں جو ان آدمی ہوں تبیس اس کے بعد روزوں روز
 میں اسی حالت میں رہا، یہاں تک کہ پوسے پچاس روز گزر گئے جبکہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کی ممانعت فرمائی تھی، جب
 پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھ لی اور اپنے ایک گھر کی
 بچھت پر اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو نہ کور ہوئی تھی اس وقت میرا
 زہرہ رہنما و بھر ہو رہا تھا اور زمین چھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے
 سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی مانند آواز سے پکار
 مئی کہ کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو یہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد سے

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كُنْتُ لَنَا
خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ تَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ
صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَحَ مَحْسِينٌ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى
ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيَّنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَى نَفْسِي وَضَاقَتْ
عَلَى الْأَرْضِ بِمَا نَحْبَتُ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ
أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلَعٍ يَا أَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ
ابْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَ
عَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَزَعٌ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَةَ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ
صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَاهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ وَأَدَّ
ذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَرَكَعْتُ إِلَى
رَجُلٍ فَرَسًا وَسَعَى سَاعِرٌ مِّنْ أَسْلَمَ وَأَوْفَى
عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ
فَلَمَّا جَاءَ فِي الذِّقْنِ سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي
تَوَعَّتْ لَهُ تَوْبَتُهُ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا يُبَشِّرَانِ
وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرَفْتُ
تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَانِي النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يَهْتَفُونَ يَا الْقَوِيَّةُ يَقُولُونَ لَهْلَهْلِكَ تَوْبَةُ
اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ
النَّاسُ قَفَّامَةً إِلَى مَلْحَةٍ بِنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهْمُوْنَ
صَافِحِينَ وَهَتَّافِينَ وَاللَّهُ مَا قَامَ لِي وَجَلُّ مَنِّ
أَلَمْ هَاجِرِينَ غَيْرَةً وَكَلَامًا هَالِكَةً قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا
سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرِّ وَمَا الْبَشِيرُ بِخَيْرٍ يَوْمَ مَرَّيْكَ

میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آگیا ہے اور نماز فجر
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہماری توبہ کے متعلق
سنادیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے پس لوگ ہمیں خوشخبری سناتے
گئے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی بشارت دینے لگے ایک سو گھوڑے
کو دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اللہ ہی اسلم کا ایک شخص دھنکے پر سوار چڑھ
گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک
پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز نہ سنی تھی کہ مجھے بشارت
سنایا تھا تو مجھے بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے
ملا کہ تم ان کے سوا میرے پاس اس لفظ اور کپڑے نہ رکھو۔ میں نے
دو کپڑے اٹھا کر لے کر اپنے امیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
چل پڑا۔ پس راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو توبہ قبول ہوئے پر
مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت
توبہ کا آپ کو انعام مبارک ہو حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی
میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے
اور شیخ رسالت کے پردے کے گرد گرد موجود تھے پس حضرت طلحہ بن
عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب بکے، میں انکے کھڑے سے معاف کرنا اور
مجھے مبارک باد دی یہی کلمہ ہم مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ
سے ملنے کے لئے نہیں آتا تھا اور میں حضرت طلحہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا
حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اور خوشی کے مارے آپ کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا، آج کا
دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس
وقت سے ایسا خیر و خوشی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا۔ حضرت کعب
فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا یہ معافی آپ کی
جانب سے ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
خوش ہوتے تو آپ کی تمام چہروں جگمگانے لگتا تھا کہ گویا وہ چاند
کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کر لیا کرتے
تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ آمِنْ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلَى مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ
اسْتَمْتَأَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ قِطْعَةٌ تَمُوتُ وَكُنَّا
نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْفِيقِي أَنْ أَنْخِلِمَ مِنْ مَالِي
مَدَقَّةً إِلَى اللَّهِ وَلِي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بِحَصَصِ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْبِي
الَّذِي يُخَيِّرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ إِيَّامًا
فَتَأْتِي بِالْصِدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْفِيقِي أَنْ لَا أُحْدِثَ
الْأَصِدْقَ قَالَا مَا بَقِيتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْنَمُ أَحَدًا مِنْ
الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِي الْحَدِيثُ مُنْذُ
ذُكِرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَا فِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذُكِرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ يَحْطِظَنِي
اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
الْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصِّدِّيقِينَ
قَالَ اللَّهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى مِنْ رَحْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ
هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ اعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ
كَذَّابَةً فَاهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَّبُوا فَإِنْ
اللَّهُ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَّبُوا إِحْيَيْنَا أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ
مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِلُونَ بِاللَّهِ
لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى
عَنِ الْفَرِيقَيْنِ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخْتَنِمُ
أَيُّدِ الثَّلَاثَةِ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قِيلَ مِنْهُمْ

میں قبولیتِ توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور
رسول خدا کے لئے صدقہ کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔
عرض گزارا کہ میں اپنا خیر والا حصہ روک لیتا ہوں۔ میں
پھر عرض گزارا کہ یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی
دعوت سے بجا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ نشانی ہے کہ باقی زندگی
میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کہوں گا۔ پس خدا کی قسم میں کسی
ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے
کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت
سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی
بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید
ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی کہ بے شک
اس کی رحمتیں سب سے بہتر ہیں ان غیب کی خبریں بتانے والے نبی! اور
مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی ٹھری میں ان کا ساتھ دیا۔
تاسع الصادقین (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۹ تا ۱۱۹) پس خدا کی
قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا
انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ
بولنے کی توفیق دی۔ اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو
اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک
ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے
میں وحی کے ذریعے فرمایا، شاید اتنا برا کسی کو نہ لگا ہو، چنانچہ فرمایا
اب تمہارے آگے اس کی قسمیں کھائیں گے، جب تم ان کی طرف
پلٹ کر جاؤ گے... تا القوم الفاسقین (سورۃ التوبہ، آیت ۹۵،
۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم جنہوں کو اس حکم سے ملیخہ
رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں آپ نے ان کی بیعت
لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو مٹوا کر دیا تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَعُوا لَهُ
وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُنَّ حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ
قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَعُوا وَلَيْسَ
الَّذِي دَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا عَنِ الْغُرِّ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيَةٌ
إِنَّا نَأْوِيَجَاءُ أَمْرًا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَأَعْتَدْنَا
إِلَيْهِ فَقَبِلَ مَدَّةً

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما
دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اودان میں پر
جو موقوف رکھے گئے تھے (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۸) اور
اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوہ تبوک سے جان بوجھ کر مدد گئے تھے
بلکہ اس سے ہم (تین حضرات) پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے
معلقہ کو اپنے موقوف رکھا، برحمت ان لوگوں کے جنہوں نے تمہیں کھائیں
غذائش کے اور ان کے غلہ قبول بھی فرمائے گئے تھے۔

رسول خدا کا مقام گجر میں قیام فرمانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مقام گجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان ظالموں کے
گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر
بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے (خوف الہی
کے باعث) روٹے ہوئے گزرتا۔ پھر آپ نے سر مبارک
کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے
گزر گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا
کہ گجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا،
مگر یہاں سے روٹے ہوئے گزرتا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب
آجائے جو ان پر آیا تھا۔

عمرہ بن مغیرہ نے اپنے والد المحترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت
کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو میں وضو کروانے کے
لئے پانی ڈالتے لگا (غزوہ) کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والد المحترم
نے بتایا کہ یہ غزوہ تبوک کی بات ہے، آپ سر مبارک دھویا،
پھر دونوں ہاتھوں کو دھوئے گئے، چونکہ اہستہ میں آگے تھے
اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے اور انہیں
دھویا۔ پھر اپنے دونوں مونہوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ تَزْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ
۱۵۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ لَا
أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَتَقْتَعَ رَأْسُهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ
حَقَّ أَجَادَ الْوَادِي

۱۵۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ
لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمَعْدِيَةِ بَيْنَ الْإِلَافِ تَكُونُوا
بَاكَيْنَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

۱۵۲۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ
عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
أَبِيهِ الْأَخْيَرِ عَنْ بَيْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكَبُ
عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ
فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ
عَلَيْهِ كَرُّ الْجَبَةِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جَبَّتِهِ

فَقَسَمَ لَنَا مَسْرَمَ عَلَى حَقِّيهِ.

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةٍ تَبَوَّكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدُ جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ الْقُطَيْبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزَاةٍ تَبَوَّكَ فَخَدَّاهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ يَأْلَمُ بَيْنَهُ أَقْوَامًا مَا سِرُّهُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطْعُهُمْ وَإِذَا لَا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَمَّ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَهَمَّ بِالْمَدِينَةِ بَيْنَهُ حَبَسَهُمُ الْعَدُوُّ.

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَبِيصَرِ.

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبَّادِ اللَّهِ بْنِ خَدَّافَةَ الشَّهْبِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى مَرْقَةَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي الْمُسَيْبِ قَالَ فَدَفَعَهُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْزِزُوا كُلَّ مَرْقَةٍ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هَبِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوة تبوک کے واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ مدینہ طابہ ہے اور یہ احمد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اللہ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة تبوک سے واپس لوٹتے تھے مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم وفدِ ولایت کے سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کرتے رہے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو مدینہ منورہ میں تھے آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں رہے لیکن انہیں غدر نے دھوکے دکھائے۔

رسول خدا کے قیصر اور کسری کے نام گرامی نامے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبید اللہ بن خدافہ سہمی کے ہاتھ اپنا گرامی نامہ (خط) کسری کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بصرہ تک پہنچادیں اور حاکم بصرہ ان سے کسری تک پہنچا دے۔ جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ نہ ہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) نے جگہ جگہ میں بڑا فائدہ پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا حالانکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنْ أَلْقِي
يَا مَحْبَابَ الْجَمَلِ فَأَقِيلَ مَعَكُمْ قَالَ لَسْنَا بَلَّغُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَهْلَ قَارِسٍ
قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ يَبْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُقْلِدَ
قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ إِمْرَأَةً

میں ہم والوں یعنی افواج صدیقہ میں شامل ہو کر فراقِ خانی سے
لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ خبر پہنچی کہ اہل قارِس (ایران والوں) نے کسی کی بیٹی کو اپنا
حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی
جس نے اپنے امور عورت کے سپرد کر دیئے۔

ف: انہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں ہے جو قوم عورت کو اپنا حکمران
بنائے وہ فلاح سے محروم رہے گا اور ایسا کہ اس کے سیاسی لحاظ سے نا مانع ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہوتا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین اور خلیفہ کون ہو! یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے
کرتے تب بھی خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اس کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا۔ میانِ اسلام میں سے ایک جماعت
مسلمہ خلافت پر آج تک جھگڑتی آرہی ہے اور بر ملا کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور
خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جیسے غور ہے کہ اُن کے نزدیک بھی اگر عورت کی سربراہی جائز ہوتی تو وہ بھی حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے بر ملا خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیتے۔
سبب ایسی مدیم اثال ہستی کی سربراہی کا سوال اس بہترین زمانے سے ہے کہ آج تک نہیں اٹھا تو اُن کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت
کس کمیت کی مولیٰ ہے کہ اس کا سربراہ بننا اسلام میں جائز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الرَّهْزِيَّ عَنِ الشَّائِبِ يُوقِفُ
يَقُولُ أَذْكَرُ أَتَى خَرَجْتُ مَعَ الْغُلَمَانِ إِلَى ثَلَاثَةِ
الْوَدَاعِ نَتَلَقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصَّبِيَّانِ

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا استقبال کرنے غزوة الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان
کا بیان ہے کہ زہری نے ایک دفعہ غلمان کی جگہ بیٹیاں کا
لفظ استعمال فرمایا تھا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْزِيَّ عَنِ الشَّائِبِ أَذْكَرُ أَتَى
خَرَجْتُ مَعَ صَبِيَّانٍ نَتَلَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى ثَلَاثَةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةٍ
يُقُولُ

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ
مجھے ابھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ غزوة الوداع
تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوة تبوک سے واپس
تشریف لارہے تھے۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَوَفَايِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَرِيضٌ
وَأَنْتُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَهَذَا يُونُسُ عَنِ

رسول خدا کی بیماری اور وصال۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک (اے محبوب!) تمہیں
انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت
کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر)

الرَّهْطِي قَالَ غُرَّةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ
الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَشْرَأُ أَجَدًا
أَلَمْ أَلْطَعْمِ الْغُرَّةَ أَكَلْتُ بِخَيْرٍ فَهَذَا أَدْرَأُ
وَجَدْتُ الْقِطَاعَ أَبْهَمِي مِنْ ذَلِكَ
السَّيْرِ.

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ
بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عَرَفَا
شَرَّ مَا صَلَّيْنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُرْعَةَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يُذَنِّبُ ابْنَ
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ
لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُونَ
فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ إِذَا
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَنَهُ إِتَاءَ فَقَالَ
مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُونَ.

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَقِيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ
أَشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعٌ
قَالَ أَسْتَوِي أَلَكُمُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَقْضُوا بَعْدَهُ
أَبَدًا فَتَنَّا زَعُورًا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنْتَ أَرْعَمَ
فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهْجَرَ أَسْتَغْفِرُكَ فَذَهَبُوا
يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَإِنَّ لِي أَمَانَةً

آیت ۳۰، ۳۱۔ یونس، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ صدیقہ سے مروی ہیں کہ رسول خدا اپنے
مرض وصال میں فرماتے، اے عائشہ! ہمیشہ میں اس
کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیر میں
کھایا تھا اور اب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر
نے میری رگ جان کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل
بنت حارث رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ
المزملات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال تک
اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابن عباس کو اپنے نزدیک
بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ ان جیسے
راہِ حفاظ عمر ہمارے لئے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ
سلوک ان کی علمیت کے باعث کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس
سے آیت اذ جاء نصر الله والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے
وصال کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے متعلق
میرا علم بھی وہی ہے جو تمہارا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا: ہمارے بھارت اور بھارت کا دور کیا ہے؟ اس
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی
تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں نہیں ایسی
تقریب لکھ دوں کہ میرے بعد کسی گمراہ نہ ہو سکے۔ کچھ لوگ جھگڑنے
لگے حالانکہ نبی کی یادگار میں جھگڑنا مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات
کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں۔
پس انہوں نے دوبارہ جاکر دریافت کیا تو فرمایا: اس بات کو

أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ
بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَأَحْبِبُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أَحْبِبُهُمْ
وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَ فَتَنَسَّيْتُهَا.

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا
كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا
فِيهِمْ مَنْ يَقُولُ قَرَأُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا
تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ
فَلَمَّا اكْتُمُوا لِلْخُفْرَةِ الْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ
الزُّهْرِيَّ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ
لَا خِلَافَ فِيهِمْ وَلَعَلَّكُمْ.

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جُمَيْلٍ
الْدَّحِيقِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا
السَّلَامُ فِي شُكْرٍ أَلَا لَيْ قَبِضَ فِيهِ فَاتَّخَذَ
بِشْيٍ فَبَكَتْ تُعْرِدُ عَاهَا فَاتَّخَذَ بِشْيٍ فَفُجِعَتْ
فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي

جستے دو، میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے
ہو اور آپ نے انہیں عین باتوں کی وصیت فرمائی (ان شریکین کو جزیرہ عرب
نکال دینا اور سفیر کے ساتھ طرح طرح سے سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا) میری وصیت
سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو کائنات
رسالت میں کافی لوگ جمع تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میرے نزدیک آجائے میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تاکہ تم
بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شدید مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں جبکہ قرآن کریم
تمہارے پاس موجود ہے تو تمہارے لئے اللہ کا کتاب کافی ہے۔ پس
اہل بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور گفتگو کرنے لگے، بعض حضرات
کہنے لگے کہ نزدیک جا کر تحریر لکھوا لی جائے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے
بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور رائے پیش کی، جب یہ بیکار
اختلاف برپا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں
سے اٹھ جاؤ، عید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے
کہ یہ کتنی بڑی مصیبت آپ کی تھی کہ بعض حضرات اختلاف ادا
بیکار گفتگو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرمانے لگے اس کے
درمیان حائل ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ
علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ
روئے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس
پڑیں۔ ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا
پہلی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی فرمائی
تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر
میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر

تَوَفَّى فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي إِنْ
أَقَلَّ أَهْلِي يَتَّبِعُهُ فَضَحِكْتُ.

۱۵۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ
حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ
فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بَحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ
اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْآلَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ

۱۵۶۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى

۱۵۶۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَارِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ صَاحِبُ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْيَا أَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا
اشْتَكَى وَحَضَرَ الْقَبْضَ وَرَأَسُهُ عَلَى فُخْدِ عَائِشَةَ
عُثِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخْصَ بَصَرَهُ وَنَحَرَ
سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى
فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِزُ نَأْفَعَنْتُ أَنَّهُ حَدِيثُ
الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُهُ

۱۵۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ
صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا
مُسْنَدُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ
گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال
نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار
کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں
کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا (الایۃ) اس وقت میں
بھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے یعنی مرض وصال
میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کرتے کہ اعلیٰ کی رفاقت
میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندہ رستی کی حالت میں
فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب
تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے پھر چاہے
زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے، جب آپ بیمار پڑے
اور وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت
عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آگئی جب افاقہ ہوا تو
اپنی نگاہیں گھر کی کھٹ کی جانب فرمالیں اور کہا۔ اے اللہ!
رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندہ رستی
کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری دعویٰ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور آپ کو سینے
سے لگاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی کھڑکی کی سواک نکلی۔
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا
تو میں نے ان سے سواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور

سَوَالُ رَطْبٍ يَسْتَنْ بِهٖ فَاَبَدًا مَا سَوَّلَ اللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرًا فَاَخَذْتُ السَّيْوَكَ
فَقَضَمْتُهُ وَنَقَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَنْ بِهٖ
فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَسْتَنْ اِسْتِنَانًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ
فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلْتُ اَوْ اَصْبَحْتُ ثُمَّ قَالَ
فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ
تَقُوْلُ مَا تَبَيَّنَ حَاقِنِي وَذَا قِنِي .

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا ثَنَا حَبَّانُ اخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
اخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَرَّابٍ قَالَ اخْبَرَنِي
عُرْوَةُ اَنْ عَائِشَةَ اخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى نَفْسًا عَلَى نَفْسِهٖ
يَاْلُمُعْذَابِ وَمَسَحَ عَذَّةً بِبِيْدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكَى
وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيْهِ طَوَفَتْ اَنْفُسُ عَلَى
نَفْسِهٖ يَاْلُمُعْذَابِ الَّتِي كَانَ يَتَفَتُّ وَاَمْسَحَ
بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ .

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحْتَابٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الرَّبِيعِ اَنَّ عَائِشَةَ
اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْفَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنَدٌ اِلَى
ظُلَمٍ اَوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاِسْحَابِيْ وَالْحَقِيْقِيْ
يَا الرَّفِيقِيْ .

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابُو عَوَّانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوُرَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ
الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهٖ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ

پھر صاف کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش
کر دی۔ آپ نے خوب سواک کی اور اس سے پیلا اتنی
خوبصورتی کے ساتھ سواک کرتے ہوئے میں نے آپ
کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو
تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر
کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں تین مرتبہ یہی کہا اور
پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ
عنہا، فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری
ہنسی اور تھوڑی کے درمیان تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو
اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر
دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک
پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے
تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر
دم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ
کا دست مبارک پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال
سے پہلے آپ کی جانب کان لگائے جبکہ آپ نے
پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا
تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ!
میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے
رفیق سے ملا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں
فرمایا، جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ
نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کے

کی قبروں کو مسجد میں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لیتے
کا عند شہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر المودہ کھول
دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نہ جبرئیل کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی اور مرض شدت اختیار
کرنے لگا تو آپ نے اپنی اندلیج سطرت سے دو لان مرض میرے
گھر میں رسنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔
پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ
کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔
دو دنوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے۔
اور دوسرے کوئی اور۔ علیہ السلام کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ
نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت
عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس
دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں
نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت
عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز
ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرمایا کہ
سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ جس کے منہ نہ کھولے
گئے ہوں شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے
آپ کو حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا۔ یہاں تک
کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے۔ پس انہیں
نماز پڑھانی اور خطبہ دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے علیہ السلام
بن عبد اللہ بن عباس نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور
عبد اللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

لَعَزَّ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَاتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَأُبَوِّدَنَّكُمْ
حَتَّى أَنْ يَتَّخِذَ مَسْجِدًا ۱۵۹۷
۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَمْرًا وَاجَةً
أَنْ يُعَمَّرَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ
الْجُحَيْنِ تَحْطُرُ جَلَالُهُ فِي الْأَمْرِ مِنْ بَيْنِ عَتَابِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ أُخْرٍ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَلَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ
لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ عَتَابِ هَذَا تَذَرِي مِنَ الرَّجُلِ
الْأُخْرَى الَّذِي لَمْ تَسْمِعِي عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
ابْنُ عَتَابٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ
بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَلْ يَقُومُ عَلَيٌّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ
لَعَزَّ حُلَّكَ أَوْ كَيْتُكَ لَعَلِّي أَعْرِضُ إِلَى النَّاسِ
فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفَّوْنَا نَصَبَ عَلَيْهِ
مِنْ تِلْكَ الْقَرَبِ حَتَّى طَفِقَ يَشِيرُ إِلَيْنَا يَدُهُ
أَنْ كُنَّا فَعَلْنَاهُ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَحَّ
لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ عُثْمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتَابٍ
قَالَا لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَفْرًا يَطْرُقُ حِمِيمٌ لَهُ عَلَى وَجْهِهِ ضِيَاءُ الْغَيْثِ
كَتَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَالَّذِي يَقُولُ لَعَزَّ

اللّٰهُ عَلَى الْبَيْتِ وَالتَّصَارُفِ اتَّخَذَ قُلُوبُ رَأْيِي أَيُّهُ
مَسَاجِدَ يُحَدِّثُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَلَفَنِي عَلَى كَثْرَةِ
مَدَائِجِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَوْ يَفْعَلُ فِي قَلْبِي أَنْ يَحِبَّ
النَّاسَ بَعْدَكَ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا أَدَاكَ كُنْتُ
أَمْرًا أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَ
النَّاسُ بِهِ فَاسْأَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ سَأَوْتُ
ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيِّنٌ
حَاقِنْتُ وَذَاقْنَتِي فَلَا أَكْرَهَ شِدَّةَ
الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ
شُعَيْبٍ بَيْنَ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
الثَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بَيْنَ
مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ كُوفُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ
الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَدِمَهُ مِنْ يَوْمِ دَرَسَ
اللّٰهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تَوَفَّى
فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْبِمْ
يَحْمَدُ اللَّهَ بِأَمْرَانِ فَأَخَذَ يَمِينَهُ عَبَّاسُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَدَا أَنْتَ وَاللّٰهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عُمَدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادہ کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے
جب دل گھبرا تا تو چہرہ کو نکال کر کھول لیتے اور آپ یہی فرماتے یہ سود و فساد ہی پر
اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ان کی اس
حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے مجھے عید اللہ نے خبر دی کہ حضرت
عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو مٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض کر رہی تھی
میرے دل میں یہ خیال بر گز نہیں تھا کہ آپ کے جانشین سے بعد میں لوگ
محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ
اسکو منحوس شمار کریں گے پس میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ انہیں حضرت ابو بکر
کو امامت کے لئے مقرر کر دیں پس یہی حضرت امیر مومنین حضرت ابو بکر اور حضرت
ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک
میری ہنسی اور مسکراہٹ سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو دیکھا
ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں
رہی۔

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین میں سے
ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
مرض میں عیادت کر کے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت علی باہر نکلے
تو لوگوں نے کہا اسے ابو الحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج
کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے اچھے ہیں۔ پھر حضرت
عباس بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خدا کی قسم تم تین
دن کے بعد لا محلی کے غلام بن جاؤ گے، بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ
اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ
میں نے موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم
ہماری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ

اور خلافت کا ہمارے (یعنی ہاشم کے) لئے سوال کرو۔ اگر غلبہ ہم میں سے ہو گا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہو گا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لئے نفی میں جواب دیا اور عطا فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے اور اسی لئے بخدا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہیں کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے پیر کے روز نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر سے کاہلہ وہ انکار مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ پہلی صف میں جا لیں۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید نماز کے لئے آئے کا اناہہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا اناہہ کر لیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو پھر آپ گھر سے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

الْعَصَا وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يَمُوتُ مِنِّي وَجِيعَ هَذَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ وَجُوهَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسَالَى فِي هَذَا الْأَمْرِ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمًا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمًا فَأَوْحَى بِنَا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِيسٍ سَأَلْنَا هَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَنَّا هَا لَا يُحْطِئُ بِنَا هَا النَّاسُ بَعْدَهُ قَرَأْتُ وَاللَّهِ لَأَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۵۷۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمٍ لَا شَيْءَ وَأَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةٍ عَالِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ بِضَحْكٍ فَتَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيَصِلَ الصَّغْتِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسُ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَقْتَتِلُوا فِي صَلَاةِهِمْ فَرَحَّابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ شَامًا إِلَيْهِمْ بَيْدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ آيَتُوا أَصَلُّوْكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَسْخَى السِّتْرَ ۱۵۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو وَذَكَوَانُ مَوْلَى عَالِشَةَ أَخْبَرَا أَنَّ عَالِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ تَحَرُّمِ اللَّهِ عَلَى أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عمر احمد بن حنبل نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے گھر پر انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں میری باری کے دن میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وصال

۱۵۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو وَذَكَوَانُ مَوْلَى عَالِشَةَ أَخْبَرَا أَنَّ عَالِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ تَحَرُّمِ اللَّهِ عَلَى أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَوَرَّتْ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي
وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرَيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ
دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيَّاهُ السَّيْوَالُ وَأَنَا
مُسْنِدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا آيَتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَكَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السَّيْوَالَ
فَقُلْتُ اخْذْهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَحْمَ
فَتْنَا وَلَتُهُ فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَلَيْتَهُ لَكَ
فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَحْمَ فَلَيْتَنِي وَبَيْنَ يَدَيْهِ
رُكُوعًا أَوْ غَلَبَةً يَشْكُ عَمْرٍَ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ
يَدُ خُلْدٍ يَدِي فِي الْمَاءِ فَيَسْسَمُ بِهَا وَجْهَهُ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنْ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٌ ثُمَّ تَصَبَّ
يَدًا فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَقًّا قَبْلَ
وَمَا لَتْ يَدًا

۱۵۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُرَّةٍ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ يَقُولُ آيِنَ أَمَّا غَدَا آيِنَ أَمَّا غَدَا
يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنَّهُ وَاجِبٌ يَكُونُ
حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ
عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي
كَانَ يَدُورُ مَا عَلَى فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ
وَإِنْ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالِطَ
رَيْقَهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ مِوَالٌ يَسْتَنْ بِه فَنَظَرَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
أَعْطِنِي هَذَا السَّيْوَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ
فَقَضَيْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقَرَّ بِهِ وَهُوَ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اولاد آپ کے لعاب و من کو ملا دیا۔
ہوا بول کہ حضرت عبدالرحمن میرے پاس آئے اودان کے ہاتھ میں
مسواک تھی اود میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میکہ بیٹے رکھے تھے۔
میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا
کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں
آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا
پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ
نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا پس میں نے اسے چبا کر
نرم کر دیا اود آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ پس آپ
اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر پھرتے تھے
اود فرماتے: میںیں معبود مگر اللہ، بیشک موت نکالینے کے بھری ہوئی ہوئی
ہے، پھر آپ نے ہاتھ اود پر اٹھایا اود کہنے لگے: اعلیٰ کی رفاقت میں، یہاں تک
کہ آپ نے وصال فرمایا اود دست مبارک نیچے آگیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال
میں فرمایا کرتے: کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں
گا؟ آپ حضرت عائشہ کی بادی کا انتظار فرماتے تھے، پس آپ کی
ازواج مطہرات نے اجازت دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں
وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے۔ حضرت
عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا ویسے ہی وہ میری ہی
باری کا دن تھا۔ تو آپ کا سر مبارک میرے
گالے اور سینے سے لگا ہوا تھا اود اس وقت اللہ تعالیٰ
نے آپ کے اود میرے لعاب و من کو ایک جگہ ملا دیا اود
بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے اودان کے
پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو
میں نے کہا اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس
انہوں نے وہ مجھے دیدی، پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دے دیا۔ پس آپ اس کے ساتھ مسواک کی اود اس وقت

مُسْتَنْزِلٌ إِلَى صَدْرِي.

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرَتِي وَنَحْرَتِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تَعُوذُكَ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبَتْ أَعْوُذُكَ فَرَفَعَهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدَيْهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَظَلَّ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ لَهَا وَأَنْفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَمْتَنَ بِهَا كَأَنَّهَا مَكَانٌ مُسْتَتَانٌ مَقَرًا وَلَيْسَ بِهَا فَسَقَطَتْ أَدُ سَقَطَتْ مِنْ يَدَيْهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رَافِقِي وَرَافِقِيهِ فِي الْآخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ.

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرْسٍ مِنْ مَسْكِيهِ بِالشَّيْخِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَبِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَنِي بِثَوْبٍ جَبَرَدِي فَكَشَفَتْ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا أَبَتِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهُ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ أَمَا الْبُوتَةُ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ لَمْ يَهَيَأْ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ دُعْمًا يُصَلِّيهِ النَّاسُ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عَمْرُو

آپ میرے سینے سے ٹیک لگاتے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی اور میری ہی باری کا دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ہم میں سے ہر ایک تعوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر حبیب میں نے تعوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا: اعلیٰ رفاقت میں۔ اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عید الرحمن بن ابوبکر آئے اعلان کے ہاتھ میں ایک ہری لکڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ اس کی ضرورت محسوس فرماتے ہیں۔ پس میں نے وہ ان سے لے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی آپ نے اس کے ساتھ سواک کی اونچوب تسلی سے سواک کی اور پھر آپ سے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی و بادست مبارک سے گدگدی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابو سلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی رہائش گاہ شمع سے سواکی پر لٹے جب وہ اگر نماز سے توجہ نہ ہوئی میں داخل ہوتا اور کسی شخص سے کلام نہ کیا یہاں تک سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے حضور کو ایک بیٹی کیلئے سے ڈھانپنا ہوا تھا۔ انہوں نے جھڑک دیا پھر مجھے حضور کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لئے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور دافع ہو گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر یا ہر تنکے کو حضرت عمر لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ عمر ابھی جاؤ۔ لیکن حضرت عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھے۔ حضرت ابوبکر نے

فَأَبَىٰ عَزْمًا أَنْ تَجْلِسَ فَاقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَ
تَرَكُوا عَمْرًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَابَعُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ مُحَمَّدٌ أَقْدَمَ
مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ
لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَىٰ قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَ
قَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ النَّاسُ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ
هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّىٰ تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمِعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا
يَتْلُوهَا فَاتَّخَذَ بَنِي سَعْدِ بْنِ الْمُصَيَّبِ اتَّعَمَ
قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا
فَحَقَرْتُ حَتَّىٰ مَا تَلَيْتُنِي رَجُلًا وَحَتَّىٰ أَهْوَيْتُ
إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى
بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَآلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ عَنْ يَحْيَى وَزَادَ
قَالَتْ عَائِشَةُ لَدُنَا فِي مَرَضِهِ نَجْعَلُ
يُسَيِّرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلِدُ وَنِي فَتَلِدُنَا كَرَاهِيَّةِ
النَّارِ يُصْرُ لِلدَّوَاءِ فَكَلَّمْنَا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَهْكُمْ
أَنْ تَلِدُ وَنِي فَتَلِدُنَا كَرَاهِيَّةِ النَّارِ يُصْرُ لِلدَّوَاءِ
فَقَالَ لَا يَبْغِي أَحَدًا فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدُنَا أَنَا أَنْظُرُ
إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ
أَبِي الثَّرْنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت
کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ آؤ فوات پلگے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی
عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ محمد تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور
رسول ہو چکے۔۔۔۔۔ تا انشا کہ فیمن (سورہ آل عمران، آیت ۴۴) م
داوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ
معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب
حضرت ابو بکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر
سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی
تلاوت نہ کر لیا ہو۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر
نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا میں نے پہلی دفعہ
حضرت ابو بکر کی کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا،
میری مدھن ٹانگیں کانپنے لگیں، یہاں تک کہ دھڑم سے زمین پر گر
گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن علی نے حضرت عائشہ صدیقہ
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
آپ کو لوہہ سے دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا ربی کے
دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوانی چلائی حالانکہ آپ شام سے
سے ہمیں منع فرمایا تھے کہ دوا نہ ملاؤ۔ ہم بھی کہتے تھے کہ آپ اسی طرح
انکار فرمادے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، جب آپ کو آفاقہ ہوا تو
فرماتے گئے کہ میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا، ہم عرض گزار
ہوئے کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، آپ
نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت بخنے بھی موجود ہیں سب کو دوا ملاؤ، ماسوائے
عہد اس کے کہ وہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے
ابو الزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
 أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عِليٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَ
 لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي
 لَسَيِّدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فِدَا عَايَا الْقُبُورِ فَأَتَخَنَنْتُ
 فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى
 عِليٍّ -

١٥٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّبِيِّ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمْرًا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ

١٥، ٩. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ قَالَ
مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دِينًا مَرَأَوْ لَادِرْهُمَا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا
بِفَلْتَةٍ أَلْيَضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسَلَاحَهُ
وَأَمْرًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَتْ.

١٥٨. حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَخَشَّاهُ فَقَالَتْ
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَكَرِبَ أَبَاهُ فَقَالَ
لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّامَاتٍ
قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَجُلًا دَعَا يَا أَبَتَاهُ مِنْ
جَنَّةِ الْغَيْرِ دَرَسَ مَا رَأَى يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِئِيلَ
تَنَعَّاهُ فَلَمَّادٌ فَن قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ.

بَابُ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

کے صلے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی، ہونی دھنی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لئے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی پتہ نہ لگا اور آپ کا وصال ہو گیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے وصیت کب فرمادی؟

فلجہ سے حضرت عبداللہ بن ابی اوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے انہیں اس کا حکم دیا یا فرمایا۔ - وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔ -

حضرت عمر دینِ حادثِ رضی اللہ عنہ فرمانے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بچہ دو بیٹا چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، اما سوائے ایک سفید بچہ کے جس پر آپ سوا ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر رکھی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کر لی اور آپ یہودش ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے میرے اباجان کی تکلیف آپ نے ان سے قربایا۔ تمہارے اباجان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی جب حضور کا وصال ہو گیا تو انہوں نے کہا۔ اے اباجان ! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی مہ اباجان ! آپ تو جنت لفریق ہیں قیام پذیر ہیں۔ اباجان ! میں اس ظم کی خیر حضرت جبریل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کر لیا۔

رسول خدا کا آخری کلام۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسَيَّبُ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيٍ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيُّ حَتَّى مَيَّرَ
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ شَقًّا يُخَيَّرُ فَنُزِّلَ بِهِ
وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُثِّي عَلَيْهِ شَقٌّ أَفْأَقُ
فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ شَقًّا قَالَ
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا
وَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا
وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيٍ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

سعید بن مسیب نے کہتے ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم تندستی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت
نیک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ
نے پہرے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیہوش ہوئے تو
آپ کا سر مبارک میری زبان پر رکھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔
جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہیں گھر کی پھت سے لگا لیں۔
پھر کہا۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوں کہ کیا اب
آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ
ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔
حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔
اے اللہ رفیق اعلیٰ۔

رسول خدا کا وصال

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پر
قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اودس سال مدینہ منورہ
میں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو
آپ کی عمر تری پچاس سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان
ہے کہ سعید بن مسیب (رضی اللہ عنہ) نے بھی مجھے
ایسا ہی بتایا ہے۔

وصال کے وقت رسول خدا کی زہرہ زہرہ رکھی ہوئی تھی۔
اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ
بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَ
يَأْمُرُ بِنِيَّةٍ عَشْرًا.

۱۵۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّبَيْعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ
وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

بَابُ

۱۵۸۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

وصال ہوا تو آپ کی زمرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس سکا
انارج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

رسول خدا کا مرض وصال میں اسامہ بن
زید کو امیر لشکر بنانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو مسلمانوں کا امیر لشکر
بنایا تو بعض لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے، اس پر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ
کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے
زیادہ پیارا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا
سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا، ان کی امارت
پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تمہیں اس
کی امارت پر اعتراض ہے تو قبل از اس تم اس کے والد ماجد
کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے، حالانکہ خدا کی
قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے
پیارے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے
سب لوگوں سے پیارا ہے۔

وصال کے بعد ایک واقعہ۔

ابو الخیر نے مناجاتی سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہجرت
(مدینہ منورہ کی جانب) کی انہوں نے فرمایا کہ ہم تم سے ہجرت کر کے
چلے تو جب بخوف کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا۔
جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ
پانچ روزہ ہو گئے جب تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے
سپر کر دیا تھا۔ ابو الخیر نے پوچھا کیا آپ شب قدد کے بارے میں کچھ
جانتے ہیں؟ جواب دیا ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا

قَالَتْ تُرْقِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ
مَرْهُوَةٌ بِرِجْلَيْهِ يَرْكُضُ بِهَا يَسْلُكُ يَنْ

* باب ۵۴۵ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسَامَةَ بْنَ مَرِيَةَ فِي مَرْضِيَّةٍ الَّتِي تَوَقَّى
فِيهِ.

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ
عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ
عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ فَقَالَ لَوْ أَنَّهُ قَالَ لَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنْكُمْ قُلْتُمْ
فِي أَسَامَةَ وَأَنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
بَعَثًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ مَرِيَةَ فَطَعَنَ
النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِمْ فَقَدْ
كُنْتُمْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّكُمْ
اللَّهُ إِنْ كَانَ لَعَلِّي قَاتِلًا مَارِيَةَ وَإِنْ كَانَ لَيْسَ
أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَيْسَ أَحَبُّ النَّاسِ
إِلَيَّ بَعْدَهُ.

* باب ۵۴۵

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ
مَنْ هِيَ هَذِهِ فَقَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ
مُخَاصِرِينَ فَتَدْرَأُ مِنَ الْجَحْفَةِ فَاقْبَلْ
رَأَيْتُ فَقُلْتُ لَهُ الْخَيْرُ فَقَالَ دَفَعْتُ الشَّيْءَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ نَمَسْتُ قُلْتُ هَلْ رَمَحَتْ

کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا ستائیسویں رات ہوتی) ہے۔

رسول خدا کے غزوات کی تعداد۔

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک ہونے کا ثمر حاصل کیا۔

ابن بربیدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بربیدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان بزرگوں کے ایسے بیانات بخاری میں نعمت کے طور پر ہیں۔

کتاب التفسیر

اللہ کے نام سے شروع ہوا ہے۔ کتاب کا نام رحمت اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور رحیم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے عليم اور عالم ہیں۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر۔

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی قرأت سے ہوتی ہے۔ الدین کے بھائی اور بھائی کا بدلہ مراد ہے

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا شَيْئًا حَتَّى نَحْمَلَ أَخْبَرَ بِي بِلَالٍ مُّؤَدِّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمٍ كَعَزَّ عَنْ وَثَمَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشَرَ قُلْتُ كَعَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشَرَ ۴۔ ۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشَرَ ۴۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثْمَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ عَنْ وَثَمَةَ ۴۔

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ

۵۔ بَأْتِ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَمَّيْتُ أَمْرَ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبَدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَعْنَى وَبُيِّنَ أَيْضًا فِيهَا فِي الصَّلَاةِ وَالْدِّينِ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِينُ

جیسے کہتے ہیں کہ جیسا کہ آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حساب سے حساب کراد
ہے اور اللہ تعالیٰ کے حساب کا حساب لیا گیا ہو۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
(ایک روز) مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلائے پر حاضر نہ ہوا اس قدر غ
لو کر رہا تھا کہ میں عرض کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے، اللہ داد دے گا رسول
کے بلائے پر حاضر ہو جائیگا اور جب تمہیں بلائیں (سورۃ الانفال، آیت ۲۴)
پھر مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام
سورتوں کی سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے
میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مجھ سے تشریف لے جانے لگے تو میں عرض کر رہا
ہوں کہ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت
بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔
وہ الحمد للہ تشریف ہے۔ یہی سورت ثانی (سات آیتوں والی) اور
قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین کے توہم آمین کہہ کر دے۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں
کے آمین کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ
معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

ثُمَّ انْذَارَ مَجَاهدٍ بِالَّذِينَ يَأْتِيهِمْ
مَدِينَتَيْنِ مَحَاسِبَيْنِ.

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى
قَالَ كُنْتُ أَصِلُّ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَصِلُّ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ
اللَّهُ اسْتَجِيبُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ
قَالَ لِي لَا عِلْمَ لَكَ سُورَةٌ هِيَ أَكْثَرُ السُّورِ فِي
الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ
بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلِ
لَا عِلْمَ لَكَ سُورَةٌ هِيَ أَكْثَرُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُ بِهِ.

بَابُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ.

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

و فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نمازی دو طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے
لحاظ سے۔ پہلی موافقت تو سارے ہی کرتے ہیں کہ جس وقت امام دے گا آمین کہتے ہیں اور مقتدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ
وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری آواز والی موافقت فرشتوں کے ساتھ وہی کرتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین
نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس کے اندر گناہوں کی معافی
کی ضمانت پنہاں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وَسَلَّمَ نَعَطٌ وَقَدْ لَيْسَ مَعَ دَاسِمٍ تَشْفَعُ فَارُغٌ
يَأْتِي فَأَحْمَدُ لَا يَتَسَبَّبُ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اسْتَفْعَمَ
فَيَعْبُدُ إِلَى حَتَّى إِذَا دَخَلَهُمُ الْجَنَّةَ شَفَعَ أَعُوذُ إِلَيْهِ
فَإِذَا رَأَيْتَ رَبِّي مُثْلَهُ ثُمَّ اسْتَفْعَمَ فَيَعْبُدُ إِلَى حَتَّى
فَإِذَا دَخَلَهُمُ الْجَنَّةَ شَفَعَ أَعُوذُ الرَّابِعَةُ فَأَتُونِ
مَا بَقِيَ فِي التَّائِرِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ
وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّهُ إِذَا مَنَ
حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يُعْنَى قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى خَالِدِينَ
فِيهَا

* بَأْنَبُ قَالَ مُجَابِدٌ إِلَى شَيْءٍ طِينِهِمْ
 أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُنْفِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ مُحِيطٌ
 بِالْخُسْرَيْنِ اللَّهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخُشْعَيْنِ عَلَى
 الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا قَالَ مَبِيعِدُ يَقْوَى يَعْمَلُ بِمَا
 فِيهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضُ شَيْءٍ صَبَغَةٌ
 دِينَ وَمَا خَلَفَهَا بِرَّةٌ يُتَمَنَّى بَقَى لَا شَيْءَ
 فِيهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرٌ فَلَيسُوا مِنْكُمْ يُولُونَكُمْ
 الْوَلَايَةَ مُفْتَوَحَةً مَقْصِدُ الْوَلَايَةِ وَهِيَ الْوَلُوبِيَّةُ
 وَإِذَا كَسَرَتِ الْوَادِ فِي الْإِمَارَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
 الْحُبُوبُ أَنْتَى تَوَكَّلْ كُلَّمَا فُورٌ فَادَارَ مَسْمُومٌ
 اخْتَنَفْتُمْ وَقَالَ قَتَارَةُ نَبَاءٌ وَأَنَا نَفَلْتُ
 وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتَحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ وَنَشَرُوا
 بَاعُوا أَرْعَانًا مِنَ الرَّعُونَةِ إِذَا أَسَادُوا أَنْ
 يَحْمِتُوا السَّامَاتِ قَالُوا أَرَأَيْتَ لَا تَجْزِيكَ تَنْزِي
 أَبْتَلَى احْتَبَرَ خَطَوَاتُ مِنَ الْخَلِيلِ وَاللَّعْنَى أَشَارَةُ
 * بِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ
 أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَكْفُرُونَ

١٥٩٣- حَدَّثَنَا عَنْ ثَمَامِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ مَنْسُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ

پہلا حاد تھا پھر چوتھے میں دوسرا حاد تھا کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر چوتھے سے فرمایا جانیگا کہ اپنا
سر لٹھاؤ اور اس کو تہہ پہنچایا جائیگا کہہ رستا ہا جانیگا اور شفاعت کر دے نہادی شفاعت
قبول کی جائیگی۔ پھر میں اپنا سر لٹھاؤنگا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کر دوں گا
جتنی تجھے تعلیم فرمائی جائیگی۔ پھر میں شفاعت کر دوں گا جسکی میرے لئے ایک حد مفرد فرمادی
جائیگی تو میں ایک گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤنگا۔ پھر میں اپنے رب
کو دیکھ کر حسب سابق کر دے لکھلا حکم ہوگا کہ شفاعت کر دے اور میرے لئے ایک حد مفرد
فرمادی جائیگی تو میں دوسرے گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤنگا۔ پھر
میری دفعہ اسی طرح واپس آؤنگا پھر چوتھی مرتبہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اسکے بعد میں
آؤنگا کہ اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے مذکور کیا
سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مقصود -

عبارت کا قول ہے کہ تَطْلُعُ نَفْسٍ مِّنْ مَّرَاوِسٍ کے ساتھ جو منافق اور مشرک ہیں۔ تَحْطِطُ بِالْكَفْرِ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرے اور اللہ علیہ السلام علیٰ اشیائے شرعیہ یعنی حقیقی اہل ایمان پر یہ یقینہ بساط کے مطابق عمل کرنا۔ واللہ اعلم بالحقول ہے کہ مَرَمُوسٌ سے شک مراد ہے مَبْتُتٌ دین اور مَحْلُطٌ باقی لوگوں کے لئے عبرت۔ لَا مَبْتُتٌ فِئْنَا سَفِیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یَسُوْمُوْنَهُمْ تمہیں تکلیف پہنچانے ہیں۔ اَلْوَلَا یُنَّ اگر مراد مفتوح ہو تو اسکا مصدر ولا ہے جس کا مطلب ہے رُجُوْمِیت اور اگر مَسْجُور ہو تو اس سے امارت مراد ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو کھایا جاتا ہے اسے قوم کہتے ہیں۔ فَاَقْدَرْنَا فَمَّ یعنی تمہارے اختلاف کیا۔ فَنَادَا کا قول ہے کہ قُبَا اُذَا سے مراد بے لوث کے مَرَسَتْخُوْنٌ عدو مل گئے تھے تَرَدُّا انہوں نے خریدنا۔ نَا عِنَّا رَعُوْت سے ہے جب کسی آدمی کو بیوقوف بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لَا تَجْعَلُوْا کَمَّ کام نہ کئے گی۔ بَنَیْ اَزْمَانِش۔ خُطُوْا اَتْ یہ ان خطوں سے بنا ہے جس سے راد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

فَلَا تَجْعَلُوْا اِلٰهًا اَدَا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرانے یعنی شرک

اللہ نے محمد عیسیٰ خورشید درویش کو جو کچھ دیا وہ سب دے گا۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ اگر تم کو کچھ دے دو گے تو تم کو کچھ دے گا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدِّنْبِ أَكْثَرُ
عِنْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ تَجْعَلَ دِينَكَ يَدًا وَهُوَ سَمْتُكَ
قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ حَقًّا أَيُّ قَالَ وَأَنْ
تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مِنْكَ قُلْتُ حَقًّا
أَيُّ قَالَ أَنْ تَزَانِيَ حَبِيلَةَ جَارِكَ .

• بِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَظَلَلْنَا عَلَيْكُمْ
الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَى كُلُّوا
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا زَرَعْنَا لَكُمْ وَمَا ظَنَّمْنَا وَلَكِنْ
كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ . وَقَالَ مُجَابِدٌ النَّبِيُّ
صَبْغَةٌ وَالسَّلْوَى الْقَطِيرُ .

۱۵۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا
شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ .

• بِأَنَّ قَوْلَهُ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ
الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرُ
لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنُرِيدُ الْمُحْسِنِينَ . رَغَدًا
وَأَمِيعٌ كَثِيرٌ .

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنْ هَتَامِ بْنِ مَنِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِمَنِ إِسْرَائِيلُ أَدْنَمُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا آيَنَهُ نُونٌ
عَلَى أَسْتَأْذِنَهُمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ
فِي شَعْرَةٍ .

• بِأَنَّ قَوْلَهُ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلِ
وَقَالَ عَلَيْكَ مَتَّ جِبْرَ وَمِيكَ وَسَرَفَ

کرنا حالانکہ کسی نے تجھ پر ہدایت کیا ہے میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بڑا
گناہ ہے پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کو سنا گناہ ہے ؟
فرمایا کہ تو نبی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ
کھڑے گی ۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد فرمایا پھر یہ کہ تو
اپنے ہمسایے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے ۔

وَقُلْنَا عَلَيْكُمْ الْغَمَامَ کی تفسیر
ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ ادمؑ نے ایک تھوڑا سا تھان کیا ادمؑ پر منی ادمؑ
سوی اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی مستحرم چیزیں ادا نہیں نے ہمارا کھڑ
بگڑا ، ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرنے سے سورتہ البقرة آیت ۷۵ بجا بد کا قول ہے کہ
منی ایک وحشت کا گوند اور سلاوی ایک پرندے کا نام ہے ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کھسی یا
ترجمین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا بانی آنکھوں
کے لئے شفا بخش ہے ۔

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر ارشاد باری تعالیٰ ہے
اور جب ہم نے فرمایا کہ اس نبی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک روک کھاؤ
ادھر دانے میں مجھ سے کرتے ہوئے داخل ہونا ادمؑ کے ہمارے گناہ معاف
ہوں انہم نے اپنی خطائیں بخش دیں گے ادمؑ قریب ہے کہ یہی کہنے والوں کو
ادھ زیادہ دیں (سورۃ البقرة آیت ۵۸) ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا
تھا کہ اس دروازے سے مجھ سے کہتے ہوئے داخل ہونا اور
یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں ۔ پس وہ شہر میں سرور
کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے
گئے کہ وائے ہالی میں یعنی انہوں نے حِطَّة کی جگہ لفظ
حَبَّة کہا تھا ۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلِ کی تفسیر
ہے کہ جب جبرائیلؑ اور سراف کا معنی بندہ ہے اور اس کے

عَبْدُ اِيلَ اللّٰهُ.

مراد اللہ ہے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَمِعَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَمِيْعٌ عَنْ
اَبِيهِ قَالَ سَمِعَ عَبَا اللّٰهُ بْنَ سَلَامٍ يَقُوْلُ وَهِيَ
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي اَرْضِ تَخْتَرِي
فَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي
سَأَلْتُ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَحْسُنُ اِلَّا بِنَبِيٍّ فَمَا اَوَّلُ
اَشْرَاطِ الْمَنِيِّ وَمَا اَوَّلُ نَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا
يُزَوِّجُ الْوَلَدَ اِلَى اَبِيهِ اَوْ اِلَى اُمِّهِ قَالَ اَخْبَرُوْ
بِيَهْنُ جَبْرِيلُ اَنَّهُ قَالَ جَبْرِيلُ قَالَ نَعَمَتَانِ
ذَاكَ عَدُوٌّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَكِّيَّةِ فَقَرَأَ اَهْلُ بِلَادِهِ
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجَبْرِيلَ فَاتَتْهُ نَزْلُهُ عَلَى قَلِيلٍ
اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ الْمَنِيِّ فَذَاكَ تَحْضُرُ الْمَنَاسِكُ
مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَامَّا اَوَّلُ نَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَزِيَادَةُ كَيْدِ مَوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ
الْمَرْأَةِ تَزَعُ السُّوْلَةَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ يَا سَيِّدُ اِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ فُتِنَتْ وَاَفْتُوْ
اِنَّ تَعْلَمُوْا بِاَسْلَافِي قَبْلَ اَنْ تَسْأَلُوْكُمْ يَهْتَفُوْا
فَجَاءَتْ بِالْمَهْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّي رَجُلِي عَبْدُ اللّٰهِ فَيَكُوْنُ الْوَاخِرُ نَاوُ
ابْنُ خَيْرِي نَاوُ سَيِّدُنَا وَاَبْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَايْتُمْ
اَنْ اَسْأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالُوْا اَعَاذَ اللّٰهُ
مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ شَرْنَا
وَاَبْنُ شَرْنَا وَاَنْتَقَضُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ
اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
بَابُ قَوْلِهِ مَا تَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنسِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ
بن سلام نے پہل چنے ہوئے یہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
سرزمین میں تشریف لے گئے ہیں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ میں آپ سے نہیں باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جنہیں
نبی کے ہوا و سر نہیں جانتا۔ (ان قیامت کی سب سے پہلی نشانی
۱) کوئی ہے (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ (۳) بچہ اپنے
باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے
۱) بھی بھی ان کے جواب بتاتے ہیں۔ پوچھا کہ جبریل نے؟ فرمایا ہاں، کہنے لگے
کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں پس آپ نے یہ آیت پڑھی۔
یہ قرآن انما ہے (سورۃ البقرہ آیت ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے
پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دو ٹکڑی کر مغرب میں لے جائیگی
۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا بھیجی کی کلیجی کا بڑھا ہو، حصہ ہوگا۔ (۳)
اس سب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ باپ کے
مشابہ ہوگا ہے درج عورت کا پانی غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ
ہوگا ہے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اللہ کوئی عبادت
کرنے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے بچے رسول
ہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھا کہ یا رسول اللہ قوم یہودی بنان تلاش ہے آپ کے پیچھے
مستقل دنیا فتنے سے پہلے اگر نہیں میرے مسلمان ہو جائے گا علم ہو گیا تو مجھ پر
الزام نازل ہو کر کہے، جب یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ تم لے آؤ کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا
آدمی ہے اور مجھے آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا
اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گیا ہے تو کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے
سے بچائے پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا اللہ کوئی عبادت کرنے والا نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے

ما تَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنسِهَا

سیدنا جبریل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعبؓ اور سب سے بڑے فاضل حضرت علیؓ ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ (قرآن کریم سے) جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے" (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۱)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَسْحُورًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ میرے لئے بیٹا بنانا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

فَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ذِكْرِ

مُصَلًّى ذِكْرِ سے پہچان لیں کہ یہ کون سے ہیں۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب سے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی: میں عرض گزار ہوں کہ کیا ہی اچھا ہونا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا، میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس پہلے سے سب آتے ہیں، پس آپ اجماع المؤمنین کو پھیلے کا حکم فرماتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیت نازل فرمادی (۱۱۱) اللہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض زوجات مطہرات سے کچھ شکریہ بھیجی ہو گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر عبادات کرنے والی عورتیں تبدیل فرما دے گا۔ اس پر حضور کی ایک زوجہ مطہرہ فرماتے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَفَرُّوْنَا أَمْ أَبْنُوْنَا أَفَضَانَا عَلَىٰ وَإِنَّا لَتَدْعُوْنَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ قُذَافَةَ أَنَّا أَبْنَاءُ يَقُولُ لَا أَدْعُوْهُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا

بَابُ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَسْحُورًا

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَوْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَوْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَاقَا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَتَعَمَّرَ أَيُّ لَأَقْدِمُ أَنَا أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَجَاءَنِي أَنَّا اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا

بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى يُتَوَكَّلُونَ بِرُجْعُون

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رُفِي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرْءُ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَهَلْ غَنَى مُعَاتِبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ قَدْ خَلَتْ عَيْنِي قُلْتُ إِنْ أَنْتَ هَيَّيْنَا أَوْ لَيْبَدْنَا لَنَلْزِمَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكَ حَتَّى أَتَيْتَ

لگیں کہ اسے عمر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ مجھائے گئے
ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ان
کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں
تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیت ۵)۔
حضرت انس سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی
مروی ہے۔

فَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ لِكَتْفِيرِ - اور جب
اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اور اسمعیل پر کتے ہوئے اسے
رب ہمارے اہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے راہیت
۱۲۷۔ الْقَوَاعِدَ بِنَادِی، اس کا مفرد قَاعِدَةٌ ہے اور الْقَوَاعِدُ مِنَ
النِّسَاءِ کا مفرد قَاعِدٌ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی
عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں
عرض گزار ہوئی ایا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی
بنیادوں پر تعمیر کروادیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کہ تو دیتا اگر
تمہاری قوم کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ
بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے نزدیک والے دونوں
دکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری
طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

قَوْلُ امْنَا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلَ الْبَيْتَ لِكَتْفِيرِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْطِ نِسَاءَهُ حَتّٰى
تَعْظُمْنَ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَنِ رَّبِّهِ اَنْ
طَلَّقَكَ اَنْ تُبَيِّدَ لَهُ اَمْراً وَاجِلاً خَيْرًا مِنْكَ
مُسْلِمَتِ الْاَيَةِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ سَمِعْتُ اَنْسًا
عَنْ عُمَرَ

بَاب ۵۶۸ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَعِيْلَ رَتَبًا
تَقْبَلُ مِنْكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ
الْقَوَاعِدُ اَسَاسُهُ وَاجِدُهَا قَاعِدَةٌ وَ
الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاجِدُهَا قَاعِدَةٌ

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ اَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلَمْ تَرَ اَنْ قَوْمَكَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ وَافْتَصَحُوا
عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا
تَرُدُّهَا عَلٰى قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَوْنُهَا جِدَّتَابُ
قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَيْنَ
كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرَى رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِغْلَامَ التُّرْكُ كُنْدِ
الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنْ الْبَيْتَ لَوْ
يُنْتَمَرُ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ

بَاب ۵۶۹ قَوْلُهُ قَوْلُوا امْنَا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلَ الْبَيْتَ

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

جَبْرِ قَرَّ وَأَبُو سَامَةَ وَالْفِظُ لِحَبْرٍ يَرِيحُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعِي نَوْحٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَا مَتَبَ هَذَا بَلَغَكُمْ نَسْتَوُونَ مَا آتَانَا مِنْ رَبِّ يَرِيقُ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُشْهِدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَيْنَ شَرِّهِدًا قَدْ بَلَغَ قَوْلُهُ جَدَّ ذِكْرًا وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا قَالُوا وَسَطُ الْعَدْلِ

• بِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَمَا بَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ عَمَلًا إِنَّمَا نَتَّبِعُ إِيَّاكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَخَبِيرٌ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّاسِ بِصَنُوعِ الصُّبَيْحِ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ إِذْ جَاءَ جَاهُ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْنَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

• بِأَنَّ قَوْلَهُ قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ إِلَى عَمَّا تَعْمَلُونَ

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقِيَ بَقِيَّةً مِنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیرے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں، پھر ان کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تمہارے تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ پس (حضرت نوح سے) کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفیٰ اودان کی امت ہے۔ پس وہ امت محمدیہ کو اہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی سلسلے میں ہے:۔ اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان و گواہ۔ اَوْسَطُ کا معنی ہے بہتر، افضل۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا كِتَابًا

اور اسے محبوباً، تم پہلے جس قبلہ پر تھے تمہارے وہ اس لئے مقرر کیا تھا کہ تمہیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اللہ کے پادشہ اور شہید پر بات بھاری کہتی یا سوائے ان کے جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی نشان دہی نہیں کرتا ایمان خالص کرے، بیشک اللہ آدمیوں پر رزق کرنا والا مہربان ہے (آیت ۱۶۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران جبکہ لوگ مسجد قبلہ میں نماز پڑھا کر رہے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کعبہ کی جانب نماز میں منہ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی جانب منہ کرو۔ پس لوگوں نے کعبہ شریف کی جانب اپنے رخ کر لئے۔

قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ كِتَابًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی ہو ان میں سے میرے

صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

• بَابُ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ آمَنُوا
الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَتَّبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ
إِنَّكَ إِذَا أَلَيْمَنَ الظَّالِمِينَ

۱۶۰۷. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سَيِّمُنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ يَقْبِأُونَ جَاءَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأَمْرٌ أَنْ يَسْتَقِيلَ
الْكَعْبَةَ أَلا فَاسْتَقِيلُوهَا وَكَانَ وَجْهَ النَّاسِ
إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ رَأَى
الْكَعْبَةَ.

• بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابَ
يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ وَإِنَّ
فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ
مِنَ الْمُنَافِقِينَ.

۱۶۰۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا
النَّاسُ يَقْبِأُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ
يَسْتَقِيلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقِيلُوهَا وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ
إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

• بَابُ قَوْلِهِ وَلِكُلِّ وُجْهٍ هُوَ مُوَلِّهَُا
فَاسْتَقِيلُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا آيَاتُ
بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ.

۱۶۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

ما تَتَّبِعُوا قِبْلَتَكَ کی تفسیر۔

اگر تم ان کتابوں کے پاس ہر نشانی کے لئے کرو اور پھر بھی وہ تمہارے
قبلہ کی پیروی نہ کریں گے (آیت ۱۶۰۵)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قبلہ میں
صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے
کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے
کہ نماز میں کعبہ کی جانب رخ کیا جائے۔ لہذا آپ اس
کی جانب اپنا رخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا
رخ شام و بیت المقدس کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے
منہ کعبہ کی جانب کر لئے۔

الَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ کی تفسیر۔ جنہیں ہم نے
کتاب عطا فرمائی وہ اس کی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے چٹوں
کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ دلہا جان بوجھ کر گھپلاتے
ہیں۔ (تاریخ الترمذی (آیت ۱۶۰۶، ۱۶۰۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ
لوگ مسجد قبلہ میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو ان کے پاس ایک
شخص آکر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس
رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں
کعبہ کی جانب منہ کیا کریں لہذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔
لوگوں کے منہ اس وقت شام (بیت المقدس) کی جانب تھے
لیکن وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

لِكُلِّ وَجْهٍ هُوَ مُوَلِّهَُا کی تفسیر۔ ہر ایک کے لئے توجہ
کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے۔ لیکن نیکیوں میں ایک
دوسرے سے لگے لگائے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا
کرنے لگے گا، بیشک اللہ جو چاہے کرے (آیت ۱۶۰۸)

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس

کی طرف منہ کر کے سونہ یا ستارہ جیسے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر۔

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (سورۃ البقرہ نایت ۱۴۹)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قیام میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے امدان کے پاس ایک آدمی آکر کھٹے لگا کر آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کہے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں امدان کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کہے کی طرف کر لے جبکہ ان کے منہ شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلُ وَجْهَكَ کی تفسیر۔

اور اسے محبوب! جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اسے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو تو اپنا... (آیت ۱۵۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران میں جبکہ لوگ مسجد قیام میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں میں کہے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ الْبَيْتِ کی تفسیر۔

بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کے پھیرے کرے

الْبَرَآءُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ. **بَابُ ۵ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ** شَطْرٌ لَا يَتْلُقَانِ وَلَا.

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ يَقْبَأُ إِذَا جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ إِلَيْنَا قُرْآنًا فَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهَ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ.

بَابُ ۵ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَدِيثُ مَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ.

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقْبَأُ إِذَا جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَاتُ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ.

بَابُ ۵ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرَ أَقْبَاتِ اللَّهِ شَاكِرٌ عَلَيْهِمْ شَعَائِرُ
عَلَامَاتٍ وَاحِدٌ تَهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ
عَتَّابٍ الصَّفَوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحَجَارَةُ
الْمَلْسُورُ الَّتِي لَا تَنْدُبُ شَيْئًا أَوْ الْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ
بِمَعْنَى الصَّفَادِ الصَّفَا لِلْجَمِيعِ .

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حَسَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
إِنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ الْمَسِينِ أَمَا آيَةُ
قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَبَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى
عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَتَوَفَّ بِهِمَا فَقَالَتْ
عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا
أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا
يُحِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةَ حَدَوَ قَدَامِهَا
وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ
حَبَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
يَطَّوَّفَ بِهِمَا .

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ
النَّسَّابَ مَالِكٌ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ
كُنَّا نَرَى أَتْلُكُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا
كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ کی کامیابی سے
والا خبردار ہے (آیت ۱۵۸)۔ شعاائر کا معنی نشا نیاں ہے اور
اس کا واحد ہے شعیئر۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفا و ان سے
مراد جبلنا پتھر ہے جس پر کوئی پیچیز نہ لگے۔ اس کا واحد صفا و ان ہے یہ
صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ان دونوں دریافت کیا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور
مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ پس جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے
تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے میرے
خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی مہرج نہیں۔
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو
تم سمجھتے ہو تو فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر
کوئی گناہ نہیں ہے۔ درحقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی
کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو
قدید کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ پھر وہ صفا اور مروہ
کے پھیرے لگانا پسند کیا کرتے تھے۔ جب دعویٰ اسلام آیا تو
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں
دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ۔
بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں
تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں
کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔

عاصم بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم اسے
عہد جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب دوسرا سلام
آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے
یہ حکم نازل فرمایا کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے

يَقُولُ بِهِمَا

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا وَأَحَدُ مَا يَدْعُونَ

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ

يَدْعُو آمِنَ دُونِ اللَّهِ يَدْعُو الدَّارَ وَقُلْتُ أَنَا

مِنَ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو إِلَهَ يَدْعُو الدَّارَ وَقُلْتُ أَنَا

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرُّ إِلَى قَوْلِهِ

عَذَابُ الْيَوْمِ عَنِّي تَوَلَّى ۱۶۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَيْتِي رَسْمٌ آثِلُ الْقِصَاصِ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ

الْأَمَةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرُّ بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عَنِيَ

لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةَ فِي الْعَمْدِ فَإِذَا بَاعَ بِالْعَمْرِ وَفِي ذَاكَ الْبَيْتِ يَأْجِبُ

يَتَّبِعُ بِالْعَمْرِ وَفِي ذَاكَ الْبَيْتِ يَأْجِبُ ذَاكَ تَخْفِيفٌ مِّن تَرْتِيبِكُمْ وَرَحْمَةٌ مِّمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنْ

عَتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابُ الْيَوْمِ قَتْلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَّةِ ۱۶۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا تَهْمُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ ۱۶۱۷- حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ

بَابُ قَوْلِهِ... أَخْرَجَتْ نَكَبَ

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا

کی تفسیر۔ انداداً یہ بتد کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہے

متد مقابل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی اور

دوسری میں نے کہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس

حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل

ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل

ٹھہرتا تھا تو جہنم میں داخل ہو گیا۔

کتب علیکم القصاص کی تفسیر۔ اسے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو۔

... الی آخر (آیت ۱۷۸)۔ یعنی معاف کیا۔

بما کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فائدے ہوئے سنا کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدح تو تھا لیکن دیت کا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے

اس امت سے فرمایا کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے

آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، بچہ جو

اپنے بھائی کے قصاص کو چھوڑ دیت پر راضی ہو جائے تو مقتول کے وارثوں

کو چاہئے کہ دانستہ قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ قاتل کو

چاہئے کہ دیت اچھی طرح ادا کرے، یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے

یہ تمنا ہے رب کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور رحمت ہے جسکے پٹے لوگوں

پر صحت قصاص ہی فرض کیا گیا تھا۔ لیکن جو زیادتی کرے سنی دیت

قبول کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں تو اس کے لیے دردناک

عذاب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مقتول کے وارث دیت پر راضی

نہوں تو اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بھوپ بھی

اللَّهُ بَنَ بَنِي اللَّهِ هِيَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ
النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ عَمَّنْ كَسَرَتْ ثِيَابَهُ جَارِيَةً
فَقَطَعُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا أَلَّا يَرُدَّهَا قَالُوا
فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا
إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ النَّسَائِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَسَرَتْ ثِيَابَهُ
النَّبِيَّ عَمَّنْ كَسَرَتْ ثِيَابَهُ بِالنَّبِيِّ لَا تَكْسَرُ ثِيَابَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا النَّسَائِيُّ
كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَدَيْنُ الْقَوْمِ فَحَقُّوا أَهْلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ
اللَّهِ مَنْ تَوَاسَّعَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرُدُّهُ.

رسید نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ دھڑے شدہ دانت
نے اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کیا۔ پھر وہ
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی
نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر

حضرت انس بن نضر (ان کے بھائی) عرض کرتے ہوئے :-

یا رسول اللہ! کیا رسد کے سامنے کا دانت توڑا جائے

گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث

فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس

پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے

انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی دوران

وہ لوگ معاف کر دینے پر رضامند ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا :- بے شک اللہ تعالیٰ کے

کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے پھر دے پر

قسم کھا بیٹھیں تو ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

و اللہ تعالیٰ کے وہ عزیز نسیب بندے جو اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے کسی حکم کو توڑنے اور نافرمانی
کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ ہمیشہ اس کی رہنمائی پر راضی رہتے ہیں تو یہ نوازی کے طور پر اللہ تعالیٰ اس کی دوسروں کی نسبت زیادہ سننا
اور ماننا ہے یعنی وہ ایسے بندوں کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے۔ اگر اپنے رب کے جبر سے پر کسی بات کے متعلق قسم میں کھا بیٹھیں تو اللہ
تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لاف رکھتا ہے اور انہیں ہموئے نہیں ہونے دیتا۔ ان حضرات کا وجود بندوں کے لیے بڑا مبارک ہوتا ہے اور یہی بزرگ
ہیں جو زمین کی زینت ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

در لوق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ

کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

• بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ
عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن
قَبْلِكُمْ نَحْلُمُ لَكُمْ تَفْهُونَ -

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ
كَانَ عَاشُورَاءَ يُصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ
فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کی تفسیر۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلے لوگوں پر فرض

ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پر مہینہ گاری سے (آیت ۱۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عید جاہلیت

میں عاشورے کا روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔

جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل

ہو گیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ التَّهَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
كَانَ عَاشُورَاءَ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ
رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَكْثَرَ
۱۶۲۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
إِسْرَاطِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ أُنْشَعَتْ وَهُوَ
يُطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ
قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَ
فَادْنُ فَكُلْ.

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَاشِيٌّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ
بِمِثَالِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ
الْفَرِيضَةَ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

بَابُ قَوْلِهِ آيَاتُ مَا مَعَدُّ ذَاتِ فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ
آيَاتِهِ أَخَذَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ
لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْعَزْزِ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ فِي الْمَرْجِعِ
وَالْحَامِلِ إِذْ حَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا
تُفْطِرُ أَنْ تَشْفِ تَقْضِيَانِ دَامَتِ الشَّيْءُ أَنْ تَكْبُرُ

رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا
روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو
آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت
اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روزہ کھانا
کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب
دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ
روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا
روزہ چھوڑ دیا گیا نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دورِ حلیت
میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے جب آپ مدینہ منورہ میں جلوہ آرا ہوئے
تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ
رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں
کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔
اب جس کا جی چاہے یہ روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے
قویہ روزے نہ رکھے۔

آيَاتُ مَا مَعَدُّ ذَاتِ فَمَنْ كَانَ كَيْفَ تَفْسِيرُ

گنتی کے دن ہیں۔ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے
روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ
دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے
تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بھلا
ہے اگر تم جانو (آیت ۱۸۴)۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ
کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے (امام حسن بصری
اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت
بھی چھوڑ سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو اور

إِذَا لَمْ يُطَيَّقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ النَّسْ بِحَدَّثَنَا
كَبِيرٌ عَمَّا أَوْ عَامِرٌ كُلُّ يَوْمٍ مَسْكِينًا خُبْرًا
وَلَحْمًا وَافْطَرَ قَدْ آتَى الْعَامَّةُ يُطَيِّقُونَهُ وَ
هُوَ الْكُثْرُ

بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے
تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال
دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ روزانہ ایک مسکین کو گوشت دینی کھلاتے تھے
اس آیت میں کثر بلکہ ہر ایک نے لفظ یطیقونہ ہی پڑھا ہے۔

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سَوْسُ حَدَّثَنَا
مَكْرِيَةُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ
عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ عَلَى الَّذِينَ
يُطَوِّقُونَهُ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ هُوَ أَنْشَأَ الْكَبِيرُ
وَالْمَرَأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا
فَلْيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا
بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ
فَلْيَصُومْ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ:۔ جنہیں روزے
کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، ابن عباس کا
قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس بابے میں ہے کہ جو مرد
یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں
تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا
دیا کریں۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُومْ

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے آیت:۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُومْ کو کھانا
کھلانا پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَرَأَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ قَالَ
هِيَ مَنْسُوحَةٌ

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی مگر:۔ جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ
بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، تو جو چاہتا روزہ پھوڑ دیتا اور اس کا
فدیہ ادا کر دیتا، یہاں تک کہ اس کے بعد (ناصح) آیت نازل ہو گئی تو
اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ
بکیر بن عبد اللہ کا (اپنے استاد) یزید سے پہلے انتقال
ہو گیا تھا۔

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَفْصَرٍ
عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَيِّقُونَهُ فِدْيَةَ طَعَامِ
مَسْكِينٍ كَانَ مِنْ أَسَادِ أَنْ يُقْطِعَ وَيُقْتَدَى حَتَّى
نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَانْسَخَتْ بِمَا تَأْتِ
بَكْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ

أَحْمَدُ لَمْ يَلِكُنْهُ الصِّيَامُ كِ تَفْسِيرُ رُزْوَدِ كِ رَاتُونَ

میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تھا اسے لئے حلال ہوا۔ وہ تمہارے لئے لباس
ہیں اور تمہارے لئے لباس ہو، اللہ نے جاننا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

بَابُ قَوْلِهِ أَجَلُ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ
الَّتِي تَكُونُ إِلَى نِسَاءِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ

أَنْفُسَكُمْ فِتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَنْتَا عَنْكُمْ فَالْتَن
بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
۱۶۲۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَجَحَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَوْ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ
كَانُوا لَا يَغْفِرُونَ لِلنِّسَاءِ بَعْضَ مَا كُنَّ وَكَانَ
رَجُلٌ يَخُوشُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَنَّهُ
أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَنْتَا عَنْكُمْ

باب ۵۸۳ قَوْلُهُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصَّيَّامَ
إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تَبَاشِرُواوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَالِفُونَ
فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَقُونَ الْعَاكِفُ
الْمُقِيمُ

۱۶۲۶. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَرَابَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَدِيِّ قَالَ أَخَذَ عَدِيُّ عَقًا لَا أَبْيَضَ وَ
عَقًا لَا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَحْمَرُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ
يَسْتَبَيِّنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ
تَحْتَ وَسَادَتِي قَالَ إِنْ وَسَادَ لَكَ إِذَا لَعَنِي يَصُ
أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ الْأَسْوَدَ تَحْتَ وَسَادَتِكَ

۱۶۲۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَرِيضٌ

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب
کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل
ہو گیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے
پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی
جانوں کے ساتھ خیانت کر لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمادی: اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت
میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں
معاف فرما دیا

مگر وہ انہیں بوجہ سختی تکلیف کی تفسیر
کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی
کا دورا سیاہی کے دورے سے پوچھ کر پھر رات
آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب
تم مسجدوں میں اٹھکاتے ہو (آیت ۱۸۷) اُنکا کہنا
دہننے والا، پھرنے والا۔

قصی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو دورے لئے جن میں سے ایک
سفید تھا اور دوسرا سیاہ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے
رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار
ہوئے یا رسول اللہ میں نے وہ (دو دنوں دورے) اپنے سر ہاتے
نیچے رکھے تھے۔ آپ نے (یہ سن کر) بطور مزاح فرمایا اگرچہ تو دن کی سفیدی کا دورا
اور رات کی سیاہی کا دورا تمہارے سر ہاتے کے نیچے آگئے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں
عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سفید دورا اور سیاہ دورا
کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھارے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا
بھولے بھالے ہو دو دھاروں کو دیکھتے رہتے ہو۔ پھر فرمایا

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھانگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھانگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿طَهِّرْ كَلِمًا﴾ بیان تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈھلا سیاہی کے ڈھلے سے اور من الغیر کا حکم نازل نہیں ہوا لکھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دھوؤں پر روئی میں دو دھانگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ برابر رکھتے رہتے جب تک ان کا فرق نظر نہ کرنے لگتا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الغیر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے رات کی انتہا اور دن کی ابتدا مراد ہے۔

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا الْبَيْضَاتِ كِي تَفْهَمُوا

یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں بھت توڑ کر آؤ، ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امید پر کہ فلاح پاؤ (آیت ۱۸۹)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماہِ جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں بھت کی طرف سے لگتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں بھت توڑ کر آؤ بلکہ بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے اور اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

فَاتْلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً كِي تَفْهَمُوا

اور ان سے پڑھو یہاں تک کہ کوئی منقہ نہ رہے اور ان کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (آیت ۱۹۳)

ناقص کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی آزمائش کے زمانہ میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کہتے لوگ کیسا ایمان بڑھا رہے ہیں، حالانکہ آپ تو حضرت عمر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیبہ بیاتنے ہیں، اللہ بابر کل کے اسرار احوال کرنے سے آپ کو کیا چیز مانع ہے؟

الْفَقَاءُ إِنَّ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ تَرَقَّى قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

۱۶۲۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَانْزِلَتْ وَكَلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ لَهُ يُنْزَلُ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ بِجَالٍ إِذَا أَرَادُوا الصُّومَ رَاطًا أَحَدُهُمْ فِي رَجُلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤُوسُهُمَا فَإِنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ تَعْلَمُوا إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ

• بَابُ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا الْبَيْضَاتِ مِنْ ظُهُورِهِمَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مِنَ اتَّقَى وَاتَّقُوا الْبَيْضَاتِ مِنْ آبَائِهِمَا وَاتَّقُوا اللَّهَ تَعْلَمُوا

۱۶۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي اسْتَعْنَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اتَّوْا الْبَيْتَ مِنْ ظُهُورِهِمَا فَإِنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا الْبَيْضَاتِ مِنْ ظُهُورِهِمَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مِنَ اتَّقَى وَاتَّقُوا الْبَيْضَاتِ مِنْ آبَائِهِمَا

• بَابُ قَوْلِهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ بَيْنَهُ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ الْظَالِمِينَ

۱۶۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ مَا جَلَدَ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَقَهُ إِلَّا إِنْ النَّاسُ صَنَعُوا وَأَمْتُ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَنْتَعِدُ حَتَّى

أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنْ تَحْدَمَ رَدْمَ أَخِي
فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ
فِتْنَةً فَقَالَ قَاتِلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً وَكَانَ
الَّذِينَ يَنْتَهُوْا أَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا
حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ
شَأْنُ عُمَانَ بَنٍ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي قُلَانٌ وَحِيوةٌ بَنُ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ
عَمْرِوَةَ الْمُعَاظِرِيِّ أَنَّ بَكْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْهُ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحْتَبِرَ عَامًّا وَ
تَعْتِمِرَ عَامًّا وَتَتَزَكَّى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عَرَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ
يَا ابْنَ أَخِي بَنِي أَبِي سَلَامٍ عَلَى خَمْسِينَ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ
وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاتِلُوهُمْ
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً قَالَ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ
جَدِيدًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ أَمَا قَتَلُوا
وَأَمَا يَعْتَذِرُونَ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ
فِتْنَةً قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالَ
أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَقَابَتُهُ وَأَمَّا أَنْتُمْ
فَكِرْهُمُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ
دَا شَارِ مِيْدَهُ فَقَالَ هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ
تَرَوْنَهُ

فرمایا مجھے یہ چیز مانع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا
حرام فرمایا ہے دونوں کہتے گئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ
اودان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے؟ فرمایا ہم نے لڑائی
کر لی، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہیں رہا تھا اور ایک خدا کی پوجا ہوتے
گئے تھے، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑیں جھگڑیں، یہاں تک کہ
فتنہ نہ رہے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی پوجا بھی ہونے لگے۔
نافع کی دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ایک آدمی حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے
ابو عبد الرحمن! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو
کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے؟ حالانکہ آپ بخوبی
واقف ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا اور جہاد کھلے۔ فرمایا، اے
بھتیجے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان رکھنا۔ (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان
المبارک کے دنوں سے رکھنا (۴) زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ کا
حج کرنا۔ اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا
جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ: اور اگر مسلمانوں
کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرو، پھر اگر ایک گروہ
دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو۔
یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے (سورۃ الحجرات، آیت ۹)
نیز فرمایا ہے: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۳)
آپ نے جواب دیا کہ یہ کام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے نام میں
کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان اقلیت میں تھے، لہذا کفار ان کے دین میں فتنہ
ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو سخت شکنجے میں پھنساتے تھے، یہاں تک کہ مسلمانوں
کی اکثریت ہو گئی اور فتنہ اپنی موت مر گیا۔ اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان کے
بارے میں کیا خیال ہے، فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ
انہیں معاف فرمادیا اور یہ حضرت علیؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی
اور نبیؐ کے فرزند ہیں پھر اللہ کا شاہد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کا گھر و حضور کے ساتھ
ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

بَابُ ۵۸۹ قَوْلِهِ وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ
وَاحْسُوا أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ -

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا النَّضَرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
وَالَيْدٍ عَنْ حَذَافَةَ وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا
تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ
نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ -

بَابُ ۵۹۰ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ رِضًا
أَوْيَهُ أَدَى مِنْ تَرَاهِيهِ -

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ
عُجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صَبَأَ فَنَالَ
حُمْلَتٌ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ
يَكُنْ تَرَعَى وَجَرِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى
أَنَّ الْجَاهِلِيَّةَ بَلَّغَتْ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ
شَاةً قُلْتَ لَا قَالَ مُنْهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَهُ
سِتَّةَ مَسَاكِينَ بِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ
طَعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ سَكَ فَنَزَلَتْ فِي خَاصَّةٍ وَهِيَ
لَكُمْ عَامَّةٌ -

بَابُ ۵۹۱ قَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
إِلَى الْحِجَةِ -

۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حَصِينٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتَمَتِّعِ فِي كِتَابِ

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ - کی تفسیر
اور اللہ کی راہ میں خرچہ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ
پڑو اور اللہ کی راہ میں خرچہ کرنا ایک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (آیت ۵۸۹)
التَّهْلُكَةُ اور التَّهْلُكَةُ ہم معنی ہیں یعنی بربادی، ہلاکت۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
آیت: اور اللہ کی راہ میں خرچہ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں
نہ پڑو۔ یہ (اللہ کی راہ میں جان اور مال خرچہ کرنے
کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ رِضًا أَوْيَهُ أَدَى مِنْ تَرَاهِيهِ - کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب
بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا
ہوا تھا تو میں نے ان سے مدینہ کے روضوں کی بابت پوچھا۔
انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں
آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی تکلیف میں ہو۔ کیا
تمہیں ایک بکری تیسرے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا
کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر
مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہو گا۔ اور اپنا سر منڈوانو۔ پس
مذکورہ آیت خاص مسیرے متعلق نازل ہوئی اور اس
کا حکم سب مسلمانوں کے لئے عام
ہے۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحِجَةِ - کی تفسیر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع و عمرہ کے بعد احرام کھول دینا اور
حج کرنا کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللَّهُ فَعَلَتْهَا مَعَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ يَنْزِلُ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَوْ يَنْتَه عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ
باب ۵۹۲ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُمَاظُ وَبَنَاتُهُ وَذَوُ الْمَجَازِ اسْوَأَ قَائِمِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأْتَمُّوْنَ أَنْ يَتَجَدُّوا فِي الْمَوَاسِرِ فَتَنْزِلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِرِ النَّجَى

باب ۵۹۳ قَوْلِهِ ثُمَّ آفِضُوا مِنْ حَيْثُ آفَاضَ النَّاسُ

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قَدِيشٌ وَمِنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُونَ بِالْمَدَائِفَةِ وَكَانُوا يَسْتَوُونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِدُ الْحَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَكَمَا جَاءَ الْإِسْلَامَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَفِضْ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ آفِضُوا مِنْ حَيْثُ آفَاضَ النَّاسُ

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سَيِّمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطِفَتِ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَاكًا حَتَّى يَهْلِكَ بِالْحَبِثَةِ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةِ فَمَنْ تَبَسَّرَ لَهَا هَدِيَّةً مِنَ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الْغَنَمِ مَا تَبَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ آتَى ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ أَنْ تَحُتَّ بِسَرِّهِ فَعَلِيهِ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

علیہ وسلم کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا عافیت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اب ایک شخص حضرت عمرؓ نے اپنی رائے سے جو کہا کیا ہے۔
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ عافیت میں مٹکا، رچھڑ، اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے دنوں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (مال) تلاش کرو (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

ثُمَّ آفِضُوا مِنْ حَيْثُ آفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے خمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب دور اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں (مزدلفہ) سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: پھر بات یہ ہے اسے قریش اور تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹے ہیں (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو مقبلاً آئے یا جو دینا چاہئے۔ اگر قربانی پیش نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر جا کر مصر کی غار سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے
پھر جب لوگ عرفات سے لوٹیں تو یہ بھی لوٹ آئے اور رب
کے ساتھ دس روزہ میں رات گزارے اور کثرت
سے ذکر الہی کرے اور تکبیر و تہلیل میں صبح تک رطب اللسان
رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے
یہاں کہ اشرف اللہ نے فرمایا ہے :- پھر یہ بات
ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پٹو جہاں سے
دوسرے لوگ پٹتے ہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۳)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا كِتَابًا

اور کوئی یوں کہتا ہے 'اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی
دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں غلبہ دوزخ سے بچاؤ' اس
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے
اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور
آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب

سے بچاؤ۔ **وَهُوَ الدُّرُّ الْخَصَامُ** کی تفسیر
عطا کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا :- اللہ تعالیٰ کے نزدیک
سب سے زیادہ لوگوں میں سے ناپسندیدہ شہنشاہ وہ ہے
جو جھگڑا کر رہے ہو۔

سفیان، ابن جریر، ابن ابی شیبہ، حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

وَلَا تَأْتِيَا قَوْمًا مِّثْلَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ كِتَابًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَانَ اَخَذَ يَوْمَ
مِنَ الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
ثُمَّ لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَقِفَ بَعْرَ قَابِ مِنْ صَلَوةِ الْخَصْرِ
إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدُ فَعَوَامِنْ عَرَفَاتٍ
إِذَا الْفَأْضُولُ مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَبْعَا الَّذِي يَبْسُتُونَ
بِهِ ثُمَّ لِيَدُ كَرَامَةُ اللَّهِ كَثِيرًا وَكَثْرًا الشَّكِيَّةِ
وَالْهَلِيلِ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ لِيُفْضُوا فَإِنَّ
النَّاسَ كَانُوا يُفْضُونَ وَتَالِ اللَّهِ تَعَالَى
ثُمَّ لِيُفْضُوا مِنْ مَيْمَنِ الْفَأْضُولِ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرَوْا الْجَمْرَةَ

**بَابُ ۵۹۴ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ رَبَّنَا
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ**

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

**بَابُ ۵۹۵ قَوْلِهِ وَهُوَ الدُّرُّ الْخَصَامُ وَقَالَ
عَطَاءُ النَّسْلِ الْخَيَوَانُ**

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَدْفَعُ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَى اللَّهِ الْكَدَّ الْخَصِيمَ وَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۹۶ قَوْلِهِ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتَّخَلَّوْا

الْجَنَّةِ وَلَسَّيَا تَكُونُ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلِكُمْ مَسْتَكْبِرِينَ الْبَاسَاءُ وَالضَّالُّونَ إِلَى قَدِيمٍ -

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
عَنِ ابْنِ جَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُيَسْكَةَ
يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَبَيَسَ
الرُّسُلُ وَظَنُوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا خِفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا
هَنَالَهُ وَقَلَّ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ مَتَى نَصَرَ اللَّهُ الْإِنْسَانَ نَصَرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَيْفَتِ
عَدُوَّةُ بْنُ الزَّبْيَرِ قَدْ كَرِهْتُ لَكَ ذَالِكَ فَقَالَ قَالَتْ
عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ
شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ
وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ
يَكُونَنَّ مِنْ مَعَهُمْ مِثْلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَكَانَتْ تَقْرُوهَا
وَوَظَنُوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا مُثْقَلَةً -

باب ۵۹ قولہ نساءکم حدیثکم فأتوا
حدیثکم فی نساءکم وقد موالا نفسکم
الآیت -

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَبَّابٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ
عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كَرِهَتْ كُفُو حَتَّى يَفْصَحَ
مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ
حَتَّى ابْتَهَمَ إِلَى مَكَانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَا قَالَ أَنْزَلْتُ فِي كَذَا وَكَذَا اشْرَوْهُ مَضَى وَهِيَ
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي يُوسُفُ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاتُوا حَدَّثَ كُفُوًا فِي شَيْءٍ
قَالَ يَا بَنِيهَا فِي - رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتْ أَيْدِيَهُ

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پراگھے
لوگوں جیسی اناؤں میں پڑی - ان پر سختی اور شدت آئی (آیت ۱۶۴۰)
عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عندہما عنہما نے آیت - یہاں لکھا کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ
رہی اور لوگ یہ سمجھ کر رسولوں نے ان سے فطرت کہا تھا اس وقت ہماری دعا
(سورہ یوسف آیت ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت - یعنی يَقُولُ الشُّرُكُوتُ کی
تکذات فرمائی - ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ میں عمرہ بن زبیر سے والدوران
سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے (جو
ودود فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن
رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش
لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ماضی انہیں محضلانے نہ لگ جائیں حضرت
عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں اور حضرت ابن
عباس بغیر تشدید کے

نساءکم حدیثکم کی تفسیر
تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو او اپنی کھیتی میں جس طرح
چاہو اور اپنے پہلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم
کی تلاوت کرتے تو فارغ ہوئے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے سب ایک
روز میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے میں تک
کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس
جگہ سے نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ
فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے بعد اللہ! مجھے
واللہ! ایوب! نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت - تو او اپنی
کھیتی میں جس طرح چاہو - اس بارے میں نازل ہوئی ہے (جواب کے متعلق) محمد بن
یوسف بن سعید بخاری بن سعید و عبد اللہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عندہما عنہما سے اس کی روایت کی ہے -

ابن الکثیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عندہ عنہ سے سنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

تَقُولُ إِذَا جَاءَ مَعَهَا مِنْ دَرَائِمَ جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ
فَنَزَلَتْ بِسَاءِ مَكْرٍ حَرِثَ تَكْرَفَاتُ وَاحِدَتِكَ
أَنِّي شُكْتُو-

بَابُ ۵۹۸ قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمَا النِّسَاءَ
فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ
يَبْكِيَا بَيْنَهُمَا أَنْ يَفْجُرَا فِيهِمَا -

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَن
سَائِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ
يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُحْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ
أَبُو هَيْوَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ
بَنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ
يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ
عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَبَكَى مَعْقِلٌ فَكَرِهْتُ فَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَبْكِيَا بَيْنَهُمَا أَنْ يَفْجُرَا فِيهِمَا -

بَابُ ۵۹۹ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَرْوَاحًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى يَمَا تَعْمَلُونَ
خَيْرٌ يَعْقِلُونَ يَهَبْنَ -

۱۶۴۴ - حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ سَطَامٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعَثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ
يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَرْوَاحًا جَاءَتْ قَدْ
نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلَوْ تَكْتَبُهَا أَوْ
تَدْعُهَا قَالَ يَا أَبَتِ إِنِّي لَا أَعِدُّ شَيْئًا مِنْهُ
مِنْ مَكَانِهِ -

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

جانب سے عدت کے ساتھ جانا کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ
ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "تہلکی عدتیں تمہارے لئے کیتیاں
ہیں تو انہیں کھیتی میں جس طرح چاہو۔"

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم عدتوں
کو طلاق دے دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اسے عدتوں
کے والیوں انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ
نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے
ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو ان
کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔
یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ
اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار
کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "انہیں
نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر
لیں۔"

وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
اور جو تم میں سے مریں اور چھوڑیں وہ چار مہینے
وہ دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (آیت ۲۳۴)
معاف کر دیں۔ چھوڑ دیں۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب

آیت وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ آتھا
دوسری آیت سے شروع ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں
کہہ رہے ہیں یا اسے چھوڑا کیوں نہیں؟ فرماتے گئے
کہ اسے جیسے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں
سکتا۔

نہا کہ قول ہے کہ زبان جاہلیت میں بزرگ فرماتے اور

سُئِلَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَاللَّيْثِ
يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اَزْوَاجًا تَالَ كَانَتْ
هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُ عِنْدَ اَهْلِ شَرَفِهَا قَابِ
فَاَنْزَلَ اللهُ وَالَّذِيْنَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
اَسْوَاجًا وَصِيَّتُهُ لِّاَسْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ
غَيْرِ اخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّحْذُوْبٍ مَّا
جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامًا اَلَسْتَدِ سَبْعَةُ اَشْهُدٍ وَ
عَشْرِيْنَ لَيْلَةً وَصِيَّتُهُ اِنْ شَاءَتْ سَكَتٌ فِيْ
وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهَذَا قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى
غَيْرِ اخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا نَهْ عَنْ ذٰلِكَ
عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
نَسَخَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا
فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ وَهَذَا قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى
غَيْرِ اخْرَاجٍ مَّا عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتْ اَعْتَدَتْ
عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَتٌ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ
خَرَجَتْ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا فَعَلْنَ مَّا عَطَاكُمْ ثُمَّ جَاءَ الْاَيُّمُ لَمَّا
فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكْنٰى
لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَقَاعٌ
عَنْ ابْنِ نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَّا نَسَخَتْ
هَذِهِ الْاَيَةُ عِدَّتَهَا فِيْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُ حَيْثُ
شَاءَتْ يَقُولُ اللهُ غَيْرِ اخْرَاجٍ نَحْوَهُ -

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ
اَبُو نَاعِبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ
قَالَ جَلَسْتُ اِلَى جُلَيْسٍ فِيْهِ عَظْمُ قَيْنِ الْاَنْصَارِ
وَفِيْهِمْ عَبْدُ الدَّحْمَنِ بْنُ أَبِي يَكْلَى فَذَكَرْتُ

پچھ اپنی بیویاں چھوڑتے قرآن پر غاوند کے اہل و عیال میں قدرت
کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم
نازل فرمایا کہ:- اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی
خودتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال جزک نان و نفقہ دینے کی
بغیر رکالے۔ پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی سواغندہ نہیں آیت ۱۶۲۷
ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لئے اگلے سات
ماہ اور بیس دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت
کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو پہلے جائے۔ چنانچہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:- بغیر رکالے، پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر
کوئی سواغندہ نہیں آیت قدرت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول
ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ غاوند کے
گھر والوں میں قدرت کے دن پورے کرنا اس آیت سے مشورہ
ہو گیا ہے پس وہ جہاں چاہے قدرت کے دن پورے کر سکتی ہے یہ
ارشاد باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطاء بن ابی رباح
کو بیان ہے کہ عورت چاہے قرغاونہ کے اہل و عیال میں قدرت کے
دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہا لیں
پذیر رہے اور اگر چاہے تو ارشاد باری تعالیٰ اترم پر اس کا سواغندہ
نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طہ پر کیا آیت ۱۶۲۸
کے مطابق پہلے جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔
تو قدرت کے دنوں میں غاوند کے گھر رہنے کی پابندی مشورہ ہو گئی،
لہذا وہ جہاں چاہے قدرت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی
گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس
آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر قدرت پوری کرنے کی
قید مشورہ ہو گئی ہے پس وہ جہاں چاہے قدرت کو پورا کر سکتی ہے، اور
ارشاد باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے۔

امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کا
شرف حاصل ہوا جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عباس کی وہ
روایت بیان کی جو حضرت سہیب بن عمارت سے روایت کی ہے اس

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ فِي شَأْنِ سَبِيْعَةَ بَنَتْ
الْحَارِثَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَكِنَّ عَمَّهُ كَانَ
لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَوْرِي إِنْ كَذَبْتُ عَلَى
رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالُ
شَرَّ حَدَّثْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ
ابْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ
فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ
وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا التَّخْصِصَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ
النِّسَاءِ الْقَضَاءُ بَعْدَ الطَّوْلِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ
مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عُبَيْتَةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ -
بَابُ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى -

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْبُخْدَاقِ حَبَسُونَا عَنْ
صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَالًا لَلَّهِ جُورُهُمْ
وَبُيُوتُهُمْ أَوْ أَجُورُهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَامًا -

بَابُ قَوْلِهِ وَتَرَوْهُمُ

قَائِمِينَ مُطِيعِينَ -

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَالثَّيْبَانِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَمْرٍ قَمْ
قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ

پر حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ ان کے چچا عبداللہ بن مسعود (تو اس بات
کے قائل نہیں ہیں) میں نے جندہ آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر عبداللہ
بن مسعود پر جو کوڑ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، پھر
میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عاصی، مالک بن عوف نے تو میں نے
ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس موتی کے بارے
میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو مالہ چھوڑا ہو۔ راوی کا
بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم مالہ عورت پر سختی
کرتے ہو اور اس کی آسانی کو تیرے نہیں رکھتے مالا نکہ یہ حکم (مالہ)
کی نیت وضع صل تک ہے (چھوٹی سورہ نسا) (سورہ الطلاق)
میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو
انہوں نے بتایا کہ میں ابوالطیہ مالک بن عاصی سے ملا تھا۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

عبداللہ ابن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: عبدالرحمن بن یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں نے کفار قریش نے ہمیں
صلوۃ الوسطیٰ رنار بعد اسے رد کے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو
اللہ تعالیٰ ان کو تھکے گھروں یا پیڑوں کو آگ سے جھڑکے بھیجی اور ان
کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بیوقوفم فرمایا تھا، یا انہوں نے
رایت ۱۲۳۸ -

قَوْمُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

قَائِمِينَ مُطِيعِينَ -

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غار
پڑھتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو ضرورت
ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا
یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کر و سب

فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَائِمِينَ قَائِمِينَ بِالتَّكْوِينِ -

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ كُرْسِيَّةٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقَالُ بَسْطَةُ زِيَادَةٍ وَخُضْلَةٌ أَوْ فَرْغٌ أَنْزِلْ وَلَا يَزِدُّهُ لَا يَشْقِيهِ أَدْنَى أَتَقَلَّبِي وَالْأَذْكُورُ الْإِبْدَانُ الْقَوَّةُ السَّنَةُ نَعَاسٌ يَنْسَنُهُ يَتَغَيَّرُ فِيهِ تَذَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَاوِيَةٌ لَا أَيْسَ فِيهَا عُدُوٌّ شَرُّهَا أَيْبَتُهَا السَّنَةُ نَعَاسٌ تَنْسَنُهَا تَخْرِجُهَا عَصَارُ رِيحٍ عَاصِفَةٍ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعُودٍ فِيهِ نَارٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَاةٌ أَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ الْكَلُّ الْتَدَانِي وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِينَ يَنْسَنُهُ يَتَغَيَّرُ -

۱۶۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ كَانَ إِذَا سَئَلَ عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَهَاطِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيُ بِهِمُ الْإِمَامُ رُكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَبَيْنَ الْعَدَاوَةِ يَصَلُّوْنَ فَإِذَا صَلُّوا الَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً اسْتَخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يَصَلُّوا وَلَا يَسْتَعِينُونَ

وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يَصَلُّوا فَيَصَلُّونَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَّا مَا وَقَفَ صَلَّي رُكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيَصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رُكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَّا مَا وَقَفَ كُلُّ

نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور اللہ کے حضور ارب سے کھڑے ہوا کرتے۔ (آیت ۲۳۸) پس ہمیں غاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: پھر اگر خوف میں ہو تو پیدل یا سوار پیچے بن پڑے (نماز پڑھ لو) پھر جب الہینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (آیت ۲۳۹) ابن جریر کا قول ہے کہ کُرْسِيَّةٌ سے مراد اللہ کا علم ہے کہ گلیا ہے کہ بَسْطَةُ سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْزَعُ آثار۔ ذَلَّكَ وَذُوْدُهُ اس پر بار نہیں، اسی سے اَدْنَى ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھو یا اَلْأَذْكُورُ الْإِبْدَانُ سے قوت مراد ہے اَلْسِنَةُ نَبِيذٌ يَنْسَنُهُ بگڑنا۔ فَبَقِيَ اس کی دلیل ختم ہو گئی خَاوِيَةٌ جس میں کوئی ہمدرد نہ ہو عُدُوٌّ شَرُّهَا اس کی عمارتیں۔ السَّنَةُ نَبِيذٌ يَنْسَنُهُ ہم نکلتے ہیں۔ عَصَارُ نند و تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف عروج کرتی ہے اس سے مراد اس میں آگ ہوتی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ صَلَاةٌ سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عِكْرِمَةُ کا قول ہے کہ وَاِبِلٌ سے مراد مسلح و عار بارش ہے اَفْزَعُ سے مراد شہم ہے اور یہاں ایمان کے عمل کی طرح ہے يَنْسَنُهُ بگڑنا، بدلنا، متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں کو راہداریں میں سے کچھ روک (تقریباً نصف) امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور دوسرا گروہ جس نے حامل نماز نہیں پڑھی اور ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے کہ پھر ان کی دو رکعتیں ہو گئیں اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر

وَأَجِدُ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَنَعْتُ رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ
كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا
عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبًا نَأْتِيَنَّ الْقِبْلَةَ أَوْ
غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَا لَكَ قَالَ نَافِعٌ لَا
أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَنْزِلَ جَا.

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ
حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْأَسودِ وَيزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا
حَدَّثَنَا جَيْبُ بْنُ الشَّرْحُبِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذِهِ الْآيَةُ
الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ
يَذَرُونَ أَنْزِلَ جَا إِلَى قَوْلِهِمْ غَيْرَ خَدِيعٍ قَدْ
نَسَخَهَا الْآخَرَى فَلَمْ تَكُنْهَا قَالَ قَدْ عَرَفَا
يَا ابْنَ أَخِي كَأَنَّكَ شَيْءٌ مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ
حَمِيدٌ أَدْنَحُو هَذَا.

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُنْجِي الْمَوْتَى.

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
قَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَشُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ
بِالْمَلَائِكَةِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ
تُنْجِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى
وَلَكِنْ لِيُطْمِئِنَّ قُلُوبِي.

خوف بہت ہی شدید ہو تو نماز پیدل ہونے کی حالت میں کھڑے
ہو کر پڑھیں یا سوار ہی پر کھڑے کی طرف منہ کر کے پڑھیں یا بعد
منہ کر کے بیٹھ کر پڑھیں ہر طرح اجازت ہے۔ نام ایک کا بیان ہے
کہ نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس
حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراہ روایت
کیا ہے۔

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ

أَنْزِلَ جَا کی تفسیر

ابن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر
نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ
سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
أَنْزِلَ جَا (آیت ۲۳۰) اسی سورت کی دوسری آیت
(یعنی آیت ۲۳۲) سے منور ہے اور آپ نے اسے قرآن
کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا: اسے بتیجے! اس بات کو
جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ آپ نے معنی ایسا ہی فرمایا
تھا۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُنْجِي

الْمَوْتَى کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شک کی گنجائش
ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے
ہم زیادہ عقیدہ رکھتے جب کہ انہوں نے کہا: اسے رب اچھے دیکھا
تو کہو مگر مردے بلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی
یقین کیوں نہیں مگر یہ پاستا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔
(آیت ۲۶۰)

بِأَدْنَىٰ قَوْلِهِ أَيُّوَدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ
لَهُ جَنَّةٌ إِلَىٰ قَوْلِهِ يَتَفَكَّرُونَ -

۱۶۵۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُدَيْكَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَخَاهُ
أَبَا بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُدَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ بْنِ
عَمْرِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمَ لَا مَحَابِبَ إِلَّا بَيْنِي
وَاللَّهِ عَيْنُهُ وَسَوْفَ فِيهِمْ تَبَرُّونَ هَذِهِ الْأَيَّةُ
نَزَلَتْ أَيُّوَدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ قَالَُوا
اللَّهُ أَعَزُّ فَخُذْ عَمْرٍ فَقَالَ قَوْلُوا لَعَنُوا
لَا تَعْمَلُوا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا بَنِي أَخِي قُلْ وَلَا
تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَيْرٌ بَشَرٌ مَثَلًا
لِعَمِلٍ قَالَ عُمَرُ أَيْ عَمِلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمِلٍ
قَالَ عُمَرُ لِيَرْجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَحْمِلُ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي
حَتَّىٰ أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ -

بِأَدْنَىٰ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ
الْخَافِيَ يَقَالُ الْخَفَ عَلَىٰ وَآلِهِ عَلَىٰ وَ
أَخْفَانِي بِالسُّؤَالَةِ فَيُخَفُّ كَمَا يُجَاهِدُكُمْ -

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُدَيْكَةُ بْنُ أَبِي نَيْرٍ أَنَّ
عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عُمَرَ
الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْيَسِيرُ
الَّذِي تَدْرَهُ الثَّمَرَةُ وَالْثَمَرَتَانِ وَلَا الثَّقَمَةُ
وَلَا الثَّقَتَانِ إِنَّمَا الْيَسِيرُ الَّذِي يَنْتَقِضُ
وَأَقْدَرُوا إِنْ يَسْتَكْبِرُ يَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ
النَّاسَ الْخَافِيَ -

أَيُّوَدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ

عبد اللہ بن ابی موسیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر بن ابی موسیٰ سے یہ سننا ہے۔ وہ حضرت عبید بن جریج سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آیت کیا تم میں ایسے کوئی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک بارخ ہو اور آیت (۲۶۴) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس پر حضرت عمرؓ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یوں کیسے کہہ جانتے ہیں یا ہم نہیں جانتے پس حضرت ابن عباس عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین! اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے بیٹے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر مت سمجھو۔ ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ صرف عمل کی حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ مالدار آدمی کی مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام خداوندی کی تعمیل کرتا ہو۔ پھر اس پر شیطان غالب آجائے اور وہ برے عمل کرتے لگے، یہاں تک کہ اس کے (سابقہ) نیک اعمال بھی ضائع ہو جائیں۔

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْخَافِيَ

کہتے ہیں کہ الخاف علیٰ اصداقہ عنی یعنی وہ سوال کرتے ہوئے مجھ سے لپٹ گیا۔ لہذا الخاف لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔
عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک روکھوروں یا ایک دو لقموں کے لئے در بدر پھرے بلکہ مسکین وہ وہ غریب ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر یا جو قریہ آیت پڑھ لو۔ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گرو گڑانا پڑے (آیت ۲۶۳)

أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا كِ تَفْسِيرُ
الْمُسْ دِلوانگی، جنون

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ کے بارے میں سورہ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنا میں توت ۲۸۱ تا پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرمادی گئی۔

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا كِ تَفْسِيرُ "يَمْحَقُ مٹا دینا"

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سورہ) نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرمادی گئی۔

فَأَذْنُوبُ حَرْبٍ كِ تَفْسِيرُ فَأَذْنُوبُ اسے مراد خبردار ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سورہ) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور مسلمانوں کے سامنے (اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرمادی گئی۔

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ كِ تَفْسِيرُ

اور اگر کوئی قرض دار تکی والا ہے تو اسے ہمت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے بھلا ہے اگر جانو آیت (۲۸۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سورہ) نازل فرمادی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر (مسلمانوں کے سامنے) ان کی تلاوت فرمائی اور

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ
حَرَّمَ الرِّبَا كِ تَفْسِيرُ الْجُنُونِ -

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مَسْلُومٌ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَدَأَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ الْتِجَارَةَ فِي الْخَمْرِ -

بَابُ قَوْلِهِ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا كِ تَفْسِيرُ

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي الصَّخْخِ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْآخِرَةُ مِنَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاَهُنَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الْتِجَارَةَ فِي الْخَمْرِ -

بَابُ قَوْلِهِ فَأَذْنُوبُ حَرْبٍ كِ تَفْسِيرُ

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّخْخِ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَدَأَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الْتِجَارَةَ فِي الْخَمْرِ -

بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُطْرُهُ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ -

۱۶۵۷- وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَفِيَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّخْخِ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ تَأَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَرَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي التَّحْمِيرِ.

بِإِذْنِ اللَّهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ.

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْيَتِيمِ.

بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوا يَحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فِيمَغِيرَ لَيْسَنَ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا هُكَيْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْبَغِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَمَرٍ أَهْلًا قَدْ نَسِخَتْ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوا الْآيَةَ.

بِإِذْنِ اللَّهِ أَمَّا الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْ يُقَالُ غَفَرْنَا نَكَ مَغْفِرَتِكَ فَاعْفُ رَسَا.

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا دُوحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْبَغِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمَرَ أَنَّ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوا فَتَاكَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا.

اس کے بعد شراب کی تجارت خرید و فروخت احرام فرمادی

گئی۔
وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سورہ سے متعلقہ آیت ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۸۱)

وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

اور اگر تم غائب ہو کر جو کچھ تمہارے جہاں میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۲)۔

مروان الصفر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "اگر تم غائب ہو کر جو کچھ تمہارے جہاں میں ہے یا چھپاؤ" (آیت ۲۸۲) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (سورہ سحر) سے مراد ہی گئی ہے۔

أَمَّا الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ اشرارے عہد و وعدہ مزارعے کہتے ہیں کہ غَفَرْنَا نَكَ مَغْفِرَتِكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

مروان الصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: "اگر تم غائب ہو کر جو کچھ تمہارے جہاں میں ہے یا چھپاؤ" یہ اپنی لہجہ والی آیت سے منسوخ ہے یعنی

(لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقَاةً وَتَقِيَّةً وَاحِدَةً صِدْقًا
شَفَا حُفْرَةٍ مِثْلَ شِفَا التَّيْبَةِ وَهُوَ حَذْفُهَا
تَبَوُّى تَتَّخِذُ مَعَسَكَدًا الْمُسَوَّمُ الَّذِي لَهُ سِيَمَاءُ
يَعْلَامَةٍ أَوْ يَصُوقُهُ أَوْ يَمَّا كَانَ مَرِيضًا
الْجَيْمِ وَالْوَجْدَ رَبِّي تَحْسُرُ تَهْتَسُ تَهْتَسُ وَهَوَّ
قَتْلًا غَرًّا وَاحِدًا عَايِرًا سَنَكْتُبُ
سَنَحْفُظُ نَزْلًا صَوَابًا وَيَجُوزُ وَمَنْزِلٌ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ أَنْزَلْتَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
وَالْخَيْلُ السُّورَةُ الْمَطَهَّةُ الْحَسَنُ
قَالَ ابْنُ جَبْرِ وَحَصُورًا كَالْيَاثِ الْيَسَاءِ
وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ قَوْلِهِمْ قِيَمٌ غَضِبَهُمْ
يَوْمَ بَدْرٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَخْرِجُ الْحَيَّ
النُّطْفَةَ تَخْرِجُ مَيْتَةً وَيَخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ
الْأَبْكَارَ أَوَّلَ الْفَجْرِ وَالْعِشِيِّ مَيْلَ الشَّمْسِ
أَرَاةً إِلَى أَنْ تَغْدُبَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
مُجَاهِدًا الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَأَخَذُوا مَتَابِعَهُمْ
يَصْنَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا
يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ
وَيَجْعَلُ الْيَقِينُ عَلَى الْكُفَرِ لَا يَعْقِلُونَ وَ
كَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ هُمْ هُدًى
زَيْدٌ شَكٌّ ابْتِغَاءُ الْغَتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَ
الْمُرَاحُونَ يَعْلَمُونَ يَعْقِلُونَ أَمْتَابِهِ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

اللہ کے نام سے شروع ہوا ایمان نہایت کم کرنے والا ہے۔

تَقَاةً وَتَقِيَّةً دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِدْقًا
شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ تَبَوُّى کو
جہاد پر آمادہ کرنا۔ الْمُسَوَّمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشان
لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ دِیْتُونَ بیٹی کی جمع ہے غنیمت
بچنے سے اکھاڑ پھینکنا، تنک کرنا۔ غَرًّا اس کا واحد غریب ہے سَنَكْتُبُ
جس میں یاد رہے گا۔ نَزْلًا ثواب، بدلہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
اس کا معنی اللہ کی طرف سے آمارا ہوا ہو جیسے کہتے ہیں أَنْزَلْنَاهُ
میں نے اس کو آمارا۔ مُجَاهِدًا کا قول ہے کہ الْخَيْلُ السُّورَةُ
نشان زدہ گھوڑے، سوئے گھوڑے، ابن جریر کا
قول ہے کہ حُصُورًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔
مُجَاهِدًا کا قول ہے کہ مِنْ قَوْلِهِمْ بَدْرُ کے روزان کے غصے
سے۔ مُجَاهِدًا کا قول ہے کہ یَخْرِجُ الْحَيَّ یعنی بے حیا
نطفہ سے جاندار پیدا کرنا۔ الْيَقِينُ جمع یقین ہے
الْعِشِيِّ دن ڈھلنے سے غروب آفتاب تک۔

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ كِي تَفْسِيرُ

مُجَاهِدًا کا قول ہے کہ حلال و حرام کی آیتیں محکمات ہیں اللہ
دوسری مشابہات، جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔
جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَلَا انہیں گمراہ ہونے اس کے
ساتھ گمراہی کم (۲) اور پلیدی مسلط کر دیتا ہے ان پر جو بے عقل
ہیں (۳) اور لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا
زَيْدٌ سے مراد شک ہے ابْتِغَاءُ الْغَتْنَةِ مشابہات کے پیچھے
پڑنا، انکی پیروی کرنا اور اخوت کے ملولے اور وہی کہتے ہیں کہ میں اس سے

تاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس آیت کی تلاوت فرمائی، وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب

آمار ہی۔ اس کی کچھ آیتیں سات معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور
دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کبھی ہے
وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں مگر ایسی پانچ ہیں اور اس کا پہلا
پڑھنے کے لئے آیت ۷۱ حضرت صدیق کا بیان ہے کہ رسول اللہ سے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اشتباہ
والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن
کی اللہ تعالیٰ نے نشانہ ہی فرمائی ہے، لہذا ان سے دور

وَإِنِّي أَعِذُّكُمْ بِهَا بِكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
الترجیم کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے
والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان
اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے باعث
پیدا ہوتا ہے، اسی لئے حضرت سریم اور ان کے صاحبزادے
حضرت عیسیٰ کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ
فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں
اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں رائے
ہوئے شیطان سے (آیت ۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ كَيْفَ يُفْعَلُ

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام
لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (آیت ۷۷) لَا خَلْقَ لَكُمْ
لے بھلائی نہیں الیہم اس کا معنی مولد ہے یعنی دکھ دے مجھ پر مولد کی طرح
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھٹل قسم کھائے مگر اس
کے ذریعے کسی مسلمان کو مال پہنچ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال
میں عافیات کرے گا کہ اسے اپنے اد پر نادم پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے
اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں
کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (آیت ۷۷)

اللَّهُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ هُوَ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ
أَمْرُ الْكِتَابِ وَآخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
وَأُبْغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ فِي
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ
سَمَّى اللَّهُ فَاخَذَ رُؤُوسَهُمْ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ وَإِنِّي أَعِذُّكُمْ بِهَا بِكَ وَ
ذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ التَّجِيمِ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ مَعِينِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ
إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمْتَحِنُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلِكُ مَا رَخَا
مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ آيَةُ الْأَمْرِ بِهَا وَابْنُهَا قَدْ
يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَبُ مَا لَكَ يَشْكُو وَإِنِّي
أَعِذُّكُمْ بِهَا بِكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
التَّجِيمِ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ فَايْمَانَهُمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا
خَلْقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ لِيَوْمٍ مَوْلَاهُمْ مَوْجِعٌ مِنَ
الْآلِ وَهُوَ فِي مَوْضِعٍ مَقْعِلٍ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِثْرٍ يَبْقُطُ طَرَفَهَا
مَا لَ أَمْرِي بِمُسْلِمٍ تَقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانُ فَإِنَّ اللَّهَ تَصْبِيحُ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا
أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا آخِرُ
الْآيَةِ قَالَ فَمَا خَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ
مَا مَعِيَ شُكْرًا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا كَذَلِكَ كَذَا
قَالَ فِي أَنْزِلَتْ كَأَنْتَ لِي بِمَكِّي فِي أَرْضِ ابْنِ
عَجْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْتُكَ أَوْ بَيْتُكَ فَقُلْتُ إِذَا يَحِلُّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَفْقُطُهَا بِهَا مَالًا
أَمْوِيًّا مُسْلِيًّا وَهُوَ فِيهَا فَاجْتَرَفَ
اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ -

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ
هَاشِمًا أَخْبَرَنَا الْأَعْمَاشُ عَنْ هُشَيْبِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ
فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَالًا لَوْ يُعْطِيهِ
لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَذَلَّتْ إِنْ
الْكَذِبَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ -

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ
أَبِي مَيْكَةَ أَنَّ أُمِّ رَاتِيْنَ كَأَنَّهَا تَخْرُجُ مِنْ
فِي بَيْتِ أَوْفَى الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا
قَدْ أَتَتْ بِإِشْفَاءٍ فِي كَيْفِهَا فَادْعَتْ عَلَى الْآخِلَى
فَدَفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْءُ يُعْطَى
النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَدَاهِبَ دِمَاءٌ قَدِيمٌ وَأَمْوَالُهُمْ
ذَكِيرٌ وَهِيَ اللَّهُ وَاقْرُؤُوا عَلَيْهَا لَأَنَّ الْكَذِبَ
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ فَذَكَّرُوْهَا فَأَعْتَرَفَتْ

ابن ابی احوال کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس تشریف لائے اور فرماتے
تھے کہ ابو عبد الرحمن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہہ دیا
کہ یہ کچھ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا: یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے
کیونکہ میرا کنواں میرے چاراد بھائی کی زمین میں تھا (اس پر ہنسا اور گیا)
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے، فرمایا کہ گواہ سے آؤ یا اسکی
قسم ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھائے گا، اس
پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی
مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس
میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسے مال میں
طاقت کرے گا۔ کہ وہ اس پر ناراض ہو
جھا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی ادنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک آدمی کوئی چیز بیچنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھکر
کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملے ہیں، حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں
لگائی تھی یہ سرف اس نے کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو بیسنے لگا۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے
ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سے بات
کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے، قیامت کے دن اُھدہ انہیں پاک کرے
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ابن جریر نے ابن ابی مہیکہ سے روایت کی ہے کہ حدیث میں
کسی گھریا مجربے میں بیٹھ کر منہ سے سہا رہی تھیں ان میں سے ایک
باہر نکلی اور اس نے دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں
آر جھیر دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دعویٰ کے مطابق دلا یا جائے تو کہتے ہی لوگوں
کی ہانسیں اٹھال جائے میں ہنسیا کروں کہ اسے (دعا علیہا) اگر خدا کے خوف سے
ظور اُڑا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی
قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ پہنچا تو جب اسے خوف خدا یاد
دلا یا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس سے

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَمِينُ عَلَى الْمَدَى عَلَيْهِ.

يَا أَيُّهَا الْقُلُوبُ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا
إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا
نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ قَصْدًا -

۱۶۶۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُوسَى عَنْ
هَشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ
عَنِ ابْنِ زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ مَنِ فِيهِ إِلَى فِي قَالَ
انْطَلَقْتُ فِي الْمَدَى الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا
وَالشَّامِرُ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِجَّةً
الْكُبْرَى جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ
فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هَرَقْلَ قَالَ فَقَالَ
هَرَقْلُ هَلْ خُفِّتَ أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَكَانَتْ خَلَّتْ عَلَيَّ
هَرَقْلُ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ
أَقْرَبُ سَبَابًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا
فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا هَاشِمًا فِي
خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ هَرَقْلُ
مَا تَكُنْ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكُنْ بِوَكْهُ قَالَ أَبُو
سَفْيَانَ وَابْنُ اللَّهِ لَوْ لَأَنْ يُؤْثِرُوا عَلَى
الْكُذِّبَ لَكَذِّبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيَتَرْجُمَانِهِ سَكَّةً

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اہل

یہ قسم ہے کہ کتاب تعالوا الی کلمۃ کی تفسیر
تم فرمادے، اسے کہتا ہوں اے کلمۃ اور جو میں تم میں کیا ہے یکساں ہے اور اگر
تو کہی اور اگر نہ کہی کو نہ کریں راایت ۱۶۶۶ سنو آؤ یکساں ایک جیسی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ
نے اپنی زبان بتایا کہ ان دنوں جبکہ ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے درمیان مخالفت تھی تو میں ایک شام گیا اور اسی دوران میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے
کہ وہ حضرت دیمیہ کی نے حاکم بصرہ تک پہنچایا اور حاکم بصرہ نے ہرقل
تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا: کیا جس شخص نے نبوت کا
دعوٰی کیا ہے اس کی قوم کا یہی کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:
ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قرشی افراد کے ساتھ بلایا گیا اور ہم
ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا
کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا تم میں کیا سب سے قریبی کون ہے؟
پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا
لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان
کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مدعی نبوت کے بارے میں
اس رحمت ابوسفیان سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے
تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم،
اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا وجہ لگنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ
بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا سب
پوچھئے۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں مالی نسب ہے پوچھا: کیا اس
کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابوسفیان نے نفی میں جواب
دیا۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا آپ لوگوں نے اسے جھوٹ
بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں پوچھا کہ اس کی پیروی
کرنے والے قوم کے امیر افراد میں یا غریب؟ ابوسفیان نے جواب
دیا کہ وہ غریب آدمی ہیں اس نے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے
ہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں پوچھا کہ اس کے دین

كَيْفَ حَبَّهٖ فَيُكُو قَالَ قُلْتُ هُوَ فَيَتَذَرُ حَسْبَ
 قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اَبَايِهِ مَدِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا
 قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ
 يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَتَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ
 النَّاسِ اَمْ ضَعُفٌ وَهُوَ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعُفٌ وَهُوَ
 قَالَ يَزِيْدُ دُونَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ
 يَزِيْدُ دُونَ قَالَ هَلْ يَمْنُوْنَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ
 بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخَطُهُ لَمْ قَالَ قُلْتُ
 لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
 فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اَيَّاهُ قَالَ قُلْتُ سَكُوْنَا
 الْحَدَبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ سَجَا لَا يُجِيْبُ مِمَّا دَ
 نُوْصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَخْدِرُكَ اَنْ قُلْتُ لَا
 وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هَذِهِ الْمَدِيْنَةِ لَا تَدْرِي مَا هُوَ
 صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَ لِيْ مِنْ
 كَلِمَةٍ اَدْخِلَ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ
 فَهَلْ قَالَ هَذَا اَلْقَوْلُ اَحَدًا قَبْلَكَ قُلْتُ لَا
 ثُمَّ قَالَ لِيْ تَرْجُمَانِيْهٖ قُلْتُ لَمْ اَفِيْ سَأَلْتُكَ عَنْ
 حَبِّهِ فَيُكُوْهُ فَذَرَعْتَ اَنَّهُ فَيُكُوْهُ ذُوْ حَسْبٍ
 وَكَذَلِكَ الرَّسُوْلُ يُبْعَثُ فِيْ اَحْصَابِ قَوْمِيْهَا وَ
 سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اَبَايِهِ مَلِيْكٌ فَذَرَعْتَ
 اَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اَبَايِهِ مَلِيْكٌ قُلْتُ
 لَجَلَّ يَطْلُبُ مَلِيْكُ اَبَايِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ
 اَتْبَاعِيْهِ اَضَعُفًا وَهُوَ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ
 ضَعُفًا وَهُوَ اَتْبَاعُ الرَّسُوْلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
 كُنْتُمْ تَتَّبِعُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا
 قَالَ فَذَرَعْتَ اَنْ لَا فَخَرْتُ اَبِيَّ كَرِيْمًا
 لِيْسَاءَ الْكَذِبِ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيُكَذِّبُ
 عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَمْنُوْنَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
 دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخَطُهُ لَمْ فَذَرَعْتَ

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کو دین سے پھر بھی ہے؟ میں نے
 جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟
 میں نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا قیو کیا لگا؟
 میں نے جواب دیا کہ طرائی ہمارے درمیان ٹوٹ کر طرح رہی ہے کبھی
 ان کا پتہ ہماری اور کبھی ہمارا پتہ چھپ گیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی
 ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو ہماری اور ان کی صلح
 ہے ہمیں نہیں معلوم کہ وہ اس دفعہ کیا کریں۔ اوسمیان کا بیان ہے
 کہ خدا کی قسم یہی غلاب حقیقت ایک کھڑے تھا جو میں اپنے بیانات میں
 شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے
 پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پھر اس نے
 اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب
 دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ حقیقت ہے
 کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحبِ حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں
 نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم
 نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے اجداد
 میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بڑوں
 کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اسکے پروردگار
 تو تم کے عزیز افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے عزیز بتائے جبکہ عزیز
 لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
 کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے
 تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ
 وہ لوگوں کے متعلق تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ
 بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے
 بعد کوئی پھر بھی ہے اس کی سختی کے باعث یا کسی اور وجہ سے تو تم نے
 نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان دل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔
 پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو
 تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت یہی ہے کہ وہ
 کبھی برکت رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے
 میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم لڑتے رہے ہو اور تمہارے

أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَاطَبَ بَشَرًا مَثَلَهُ
الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ بِيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ
فَدَعَمْتُ أَمَّهُمْ بِيْزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى
يُتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَدَعَمْتُ أَنْتُمْ قَاتَلْتُمُوهُ
فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ
وَمَنَّا نُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الدَّرْسُ تَبَتَّلِي شَعْر
تَكُونُ لَكُمْ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَدَعَمْتُ
أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الدَّرْسُ لَا تَغْدِرُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ تَأَلَّ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
فَدَعَمْتُ أَنْ كَلَّا فَقَدْتُ لَوْ كَانَ تَأَلَّ هَذَا
الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ قُلْتُ سَأَلْتُكَ أَتَشْعُرُ يَقُولُ
قِيلَ قَبْلَهُ تَأَلَّ تَحَرَّ تَأَلَّ بِحَرْفٍ مَرَكُومٍ تَأَلَّ تَلْتُ
يَا مُرْتَابًا لَصَلَوَةٍ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَقَا فِي قَالَ
إِنَّ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ
أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَوْ أَنَّهُ أَطْنَهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي
أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَكُنْتُ لِقَاؤُهُ وَلَوْ كُنْتُ
عِنْدَهُ لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيْبَلُغَنِّي مَدْكُهُ
مَا تَحْتَ قَدَمَيْ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِي كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى
هَذِهِ قَدْ عَظِمَ الدُّعَاءُ سَلَامٌ عَلَى مَنْ آمَنَ
الرَّحْمَنُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ
أَسْلِمُوا وَسَلَامًا وَسَلَامًا بِرُؤُوسِكُمْ اللَّهُ أَجْرُكَ مَدْرَتَيْنِ
فَإِنْ تَوَلَّيْتَ كَانَ عَلَيْكَ إِثْمٌ أَكْبَرُ رِيسَتَيْنِ
وَيَا هَذَا الْكِتَابَ تَعَالَى إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ
فَقُلْ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا قَدَّرَ مِنْ
قِرَاءَةِ الْكِتَابِ أَرْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عَنْكَ وَ
كَثُرَ اللَّفْظُ وَأَمْرِيكَ فَأَخْرَجْتَ تَأَلَّ فَقَدْتُ

اور اس کے درمیان طرائق و قول کی طرح رہی ہے، کبھی تم غالب رہے
اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اس طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول
ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی
کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ یقینیت ہے کہ وہ
کرنار رسولوں کی شان کے مساوی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ
اس نے کیا ہے کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی
میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے
کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہو تو وہ ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی سپردی کو
برگا۔ راجح کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم
دیتا ہے۔ ابو سفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے
مسلمہ رکھی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے پھر تم نے کہا کہ جو کچھ تم
نے بتایا ہے اگر وہ صداقت پر مبنی ہے تو اس کی نوبت شک و شبہ سے بالاتر
ہے۔ میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ (نبی آخر الزمان) تھا پھر میں نے والا ہے
لیکن یہ بات میرے ہم دکان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں
گئے اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا کیونکہ میں ان کی
زیارت کا شائق ہوں۔ کاش میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک
قدموں کو دھو کر غسالہ پیرا کرتا۔ چنانچہ اب میرے قدم ہیں ان کا ملک
یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
گرامی نامہ منگوا یا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا ماشاء اللہ کے نام سے
شرعاً جو بڑا امیر بان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف
سے ہر قل مشہور دوم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی سپردی کرے
اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں مگر تم نے اسلام قبول
کر لیا تو سلامتی میں رہو گے تمہارے مسلمان ہو جانے سے اللہ تعالیٰ
تمہارے اجر کو دگنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری
رہائی کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ اسے اہل کتاب ایک کلمے کی
طرف آجاؤ جو تمہارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا
کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں
کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ انہیں
تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (آیت ۲۲) جب ہر قل اس

لَا صَحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ مَرْبِي أَبِي كَبَشًا
أَنَّهُ يَكْفَاهُ مَالُكَ بَنِي الْأَصْنَدِ فَمَا إِنَّا لَتُ مُوقِفًا
يَا مَرْبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّظُهُ
حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامَ قَالَ الرَّهْمِيُّ قَدْ عَا
هَرَقْتُ عَظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارِنَا فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ أَحَدٌ
الَّذِي إِنْ يَثَبَّتْ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ لِمَا مَوْلَا حِصَّةً
حُمَيْرُ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدَنَا وَهَذَا قَدْ غَلِقَتْ
فَقَالَ عَلَيَّ بِهَذَا عَابِدًا هَمَزَ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ
شِدَّةَ تَكْوُنِي دِينَكُمْ فَقَدْ مَا آيَتِ مِنْكُمْ الَّذِي
أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

بَابُ ۱۸۸ قَوْلُهُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا
مِمَّا تُحِبُّونَ إِلَى بَابِ عَلَيْهِمُ

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعِيذٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَسْبَنَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي
بِالْمَدِينَةِ تَخْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ حَاءٍ
وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا
كَتَبَ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا
تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
اللَّهُ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَ
لَنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِبَيْتِ حَاءٍ وَإِنَّمَا صَدَقَ قَوْلُكَ
أَرْجُو بَرَّهَا وَدَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
حِينَئِذٍ أَمَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَيْ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ وَ قَدْ
مِصْعَتِ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْعَلُهَا فِي الْأَقْدَبَيْنِ
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ
فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ وَ

گراہی ناسے کوڑھ کر فارغ ہوا تو دربار میں اسکے پاس شہر برپا ہو گیا اور عجب کلام
پہنچا لہذا ہمیں سکھایا گیا تو ہم ہر جیسے آئے۔ باہر لوگوں کریں نے اپنے رشتہ کو سے کہہ کر پرکیش
رہا تھا (نہا) کے مشن کو توڑی تقویت پہنچی جا رہی تھی کہ بنی امیہ کا بارشاہ رشاہ مدہا بھی اس
سے ٹوڑتا ہے۔ اسی وقت سے مجھے یہ یقین رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین
منفرد غالب ہو جائیگا یا نہ ہو کہ میں خود اسلام میں داخل ہو گیا نہ ہی کا بیان ہے کہ
اسکے بعد ہر حق نے دم کے سرداروں کو اپنے گھر لایا اور کہا۔ اسے دوسرا اگر نہیں
فلاح و نجات کا آرزو ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے تمہارا مقتدہ ہو جائے اور تمہارا ایک بھی
ہمیشہ رہے تو ہدایت قبول کر لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ خوشی گدھوں کی
طرح دروازوں کی جانب بھاگنے لگے لیکن وہ دنانے بند پائے۔ بارشاہ نے
کہا۔ مجھ سے مت بھاگو بلکہ میرے قریب آ جاؤ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا
کہ تم اپنے دین میں کتنے پکے ہو پس میں دین پر تمہاری مضبوطی دیکھ کر بہت خوش
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا کی تفسیر تم ہرگز بھلائی کر
نہیں ہو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیادگی چیز نہ خرچ نہ کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ
میں حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور
سارے اپنے باغات میں انہیں بیڑا بارغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے
سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس میں گاہے بگاہے تشریف
لے جاتے اور اس کو خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی
تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیادگی چیز نہ
کرو (آیت ۹۲) تو حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک
راہِ خدا میں اپنی پیادگی چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں بیڑا بارغ
سب سے پسند ہے یہ میں راہِ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی
کو پاؤں اور یہ اللہ کے پاس میرا تو مشہ آخست بن جائے۔ لہذا یا رسول اللہ! آپ
میرے الہی کے مطابق جیسے چاہیں اسے خرچ فرمائیں راوی کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاہد باش یہ سودا توڑیے فائدہ
سب سے یہ سودا تو بہت منافع بخش ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا مگر میرا
خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت و روادوں کو حصہ دو حضرت ابو طلحہ عرض گزار
ہوئے: یا رسول اللہ! میں اس حکم کی تعمیل کرنا چاہتا ہوں حضرت ابو طلحہ نے وہ اپنے

سَوْسَبُ بْنُ عَبَادَةَ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَدَأْتُ عَلَى مَالِي مَا لَمْ تَرَ إِخْرَجَ -
 ۱۶۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا يَحْسَنَ دَائِي وَأَنَا أَشْرَبُ إِلَيْهِ وَكَمْ يَجْعَلُ لِي رَمَقًا شَيْئًا -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے میرا مال بے شمار کر دیا۔ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں اسے امام تک کے سامنے لے آیا۔
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے میرا مال بے شمار کر دیا۔ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں اسے امام تک کے سامنے لے آیا۔

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَاتْلُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ -

۱۶۶۹ - حَدَّثَنِي إِدْرَاسُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ إِلَهُهُودَ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلٌ مِنْهُمْ وَاصْدَاقُهُ قَدْ زَنَبُوا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ يَمُنُّ رَفِي مُنْكَو قَالُوا نَحْنُ نَحْمِلُهُمْ لَهَا وَ نَصْرُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونِ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَاتْلُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِذْرَاسَهُ الَّذِي يَدَارِسُهَا مِنْهُمُ كَقَفَةٍ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا دَرَأَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَذَرَعَ يَدَهُ مِنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا سَأَلُوا ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَدَخِلَ قَرِيْبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَدَلَّيْتُ صَاحِبَهَا يَحْتَاطُ عَلَيْهِمَا يَقِفُهَا الْحِجَابُ -

قُلْ فَاتْلُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ -
 صَادِقِينَ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا سزا دلانے کے نہیں چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تمہاری قوم میں یہ رسم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔
 حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم مجھ کو بولتے ہو ذرا تو دیر تو لو کہ پھر عمر اگر تم سچے ہو چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ارعادہ سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبد اللہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دیئے کہ حکم فرمایا چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لئے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھر دیا سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ -

۱۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ فِيهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ”وَكُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ“ کے تمام سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہیں۔“ کے مطابق لوگوں کے لئے بہترین آدمی وہ ہیں جو کہ فردوں کو اور امتوں کو جنگ سے ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر گرفتار کر کے لاتے ہیں۔

بَدَّ خُلُوفِي الْإِسْلَامَ

بَابُ ۶۲۱ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ سُوَيْدٍ جَابِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِيمَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا قَالَ اللَّهُ فَرِيضَةً مَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمْةَ وَمَا نَحِبُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يُسْكِنُنِي أَنْهَا لَوْ نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ قَوْلُهُمَا

بَابُ ۶۲۲ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِوُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِرَأْسِهِ مِنَ الزُّكُوفِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ قُلُوبَنَا وَقُلُوبَنَا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مَا بَتْنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَا نَزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَاتَّهَمُوا ظُلُمُونَ مَرَّاهُ اسْمُ عَلِيِّ بْنِ الرَّحْمَنِ

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَمَّا أَدَانَ يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُو لِأَحَدٍ قَنَتْ بَعْدَ الزُّكُوفِ فَرِيضَةً قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ ابْنُ الْوَلِيدِ ابْنُ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رَيْحَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُقَرِّوِ اجْعَلْهَا

بہان تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت ”وَجِبَاقُكُمْ فِي دُورِ“ کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بزم عارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لئے مسرت کا باعث نہیں کیونکہ ہمیں یہ بات (بے گناہی) بھی ہے کہ اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نازِ فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ بات نازل فرمائی۔ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (آیت ۱۳۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لئے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد تہنوت پڑھا کرتے اور کہتے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ اور ”اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، اسلم بن ہشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مضر والوں کو سختی سے بچھڑا اور ان پر ایسے طوفان سال کے دن بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بھیجتے تھے اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر

سَيُنَ كَسْنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذَلِكَ وَكَانَ يَقُولُ
فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ لَعَنُ
فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَذْبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا لَآيَةً -

باب ۶۲۳ - قَوْلُهُ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ
فِي أَخْذِكُمْ وَهُوَ تَانِيثُ أَخِيكُمْ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ فَتَحَا
أَوْ شَهَادَةً -

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَنْدَلَةَ أَبُو شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الرَّجُلِ لَيْتَ يَوْمًا أَحَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا
مَنْهُمْ مِمَّنْ فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي
أَخْذِهِمْ وَلَوْ يَتَّقِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرَ اثْنَيْ عَشَرَ جُلًّا -

باب ۶۲۴ - قَوْلُهُ أَمَنَةً نَعَّاسًا
۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا
أَسْبُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النَّعَّاسُ وَنَحْنُ
فِي مَصَافِنَا يَوْمًا أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلَ سَبِيحِي يَسْقُطُ
مِنْ يَدَيَّ وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ وَأَخَذَهُ -

باب ۶۲۵ - قَوْلُهُ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا
لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا إِصْبَاهُمْ الْقُدْرُ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ
الْقُدْرُ الْجِدَارُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا نِيَّتَ جَيْبٍ
يُجِيبُ -

باب ۶۲۶ - إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الْآيَاتِ
۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَمَّا هُ قَالَ

لَعَنَتْ فِرًا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما
دی۔ یہ بات تمہارے اعتبار میں نہیں کہ انہیں تو بہ کی
توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔
(آیت ۱۳۸)۔

وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْذِكُمْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ
أَخْرَجُوا مَوْثَبَةً بِأَخْرَجُوا - ابْنُ عَبَّاسٍ كِتَابُ
ہے کہ اخذی الحسنيين سے مراد فتح یا شہادت
ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جنگِ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کچھ پیدل آدمیوں کے اور حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر
فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اسی
لئے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکارتا
تھا اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ افراد
کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

أَمَنَةً نَعَّاسًا كِتَابُ التَّحْقِيقِ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ
حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: جنگِ احد کے روز جب کہ ہم میدانِ
جنگ میں تھے تو ہم پر نمیند فاری ہو گئی، چنانچہ میری
تھوڑی سی بات سے گر پڑتی تھی۔ میں اسے پکارتا
تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ
وہ جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہوئے بعد ازیں کہ انہیں
زخم پہنچے چکا تھا ان کے نیکو کاروں اور پرہیزگاروں کے
لئے بڑا ثواب ہے (آیت ۱۷۲)۔ اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا
اسی طرح آجائوا سے بنا ہے بیسے تجیب بنانا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّخْبِيِّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَبَّبْنَا اللَّهَ وَنَحْنُ أَوْ كَيْلٌ قَتَا كَهَا
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَ كَهَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَاتَلُوا الرِّثْ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكَ قَاتَا خَشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
إِيمَانًا وَقَاتَلُوا حَبَّبْنَا اللَّهَ وَنَحْنُ أَوْ كَيْلٌ -

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّخْبِيِّ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ إِخْرَاقُ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ
فِي النَّارِ حَبَّبَ إِلَهُهُ وَنَحْنُ أَوْ كَيْلٌ -

بَابُ قَوْلِهِ وَلَكِنْ حَسِبْتَ الَّذِينَ
يَبْغُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ
سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقَهُ يَطْرُقِي -

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرٍ سَمِعَ
أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن
أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَتَوَقَّعُ كَأَنَّهُ مُقْبِلٌ لَمَّا مَلَكَ
شَجَاعًا أَقْدَمَ لَهُ نَارِ يَبْتَلِيَن يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
يَا خُذْ بِلِيْزَمَتِيْهِ يَعْنِي بِشِدْقِيْهِ يَقُولُ أَنَا
مَالِكٌ أَنَا كُنْتُ شَحْرَةً لَهْذِهِ الْآيَةِ وَلَا
يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ إِلَى إِخْرَاقِ الْآيَةِ -

بَابُ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ
الَّذِينَ آذَوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ وَمِنَ
الَّذِينَ أَشْرَكُوا آذَى كَثِيرًا -

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الدُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُذْرَةُ بِنْتُ
الذَّبْيَرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

نے کہا تھا کہ ہمارے لئے الشکر کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور محمد مصطفیٰ
نے یہ الفاظ اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے اور لوگوں
نے تمہارے لئے مجتہد ہو کر اسے اتنا ہی سے ڈر تو ان کا
ایمان اور زائد ہوا۔ اور ہرے کہ ہمارے
لئے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔
(آیت ۱۷۳) -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا
تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ
ہی اچھا کارساز ہے۔

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے
دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں (آیت ۱۸۰) سَيُطَوَّقُونَ جیسے تم
کہتے ہو کہ میں نے اسے طوق پہنایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے
اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنہگار کی شکل بنا
جائے گی جس کی آنکھوں پر دوسیاہ فقط ہوں گے اور قیامت کے
روز وہ اس کے گنہگار میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا چنانچہ وہ
سانپ اس کی دونوں باہیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال میں، میں تیرا
خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :- اور جو بخل کرتے ہیں
اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی تو ہرگز اسے اپنے
لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ ان کے لئے بڑے قریب وہ جس بخل کی تلافی اللہ کے دوز
ان کے گنہگار میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور ان کے زعم میں کہ اللہ تعالیٰ ہر کارساز
اور بیشک ضرور تم ان کے کتاب والوں اور مشرکوں سے
بہت کچھ آذیت ناک باتیں سنو گے۔
(آیت ۱۸۶) -

عمرہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گدے پر
سوار ہوتے جس پر دیکھ کر نبی ہرٹی چاند ڈالی ہرٹی تھی اور اپنے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَمَارٍ عَلَى قِطِيفَةٍ فَذَكَرَ كَيْفَةً وَأَمَّا ذَاتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ مَرْجَدٍ وَرَأْسُهَا يَتَوَدُّ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخُزَيمَةِ قَبْلَ وَقَعَتْ بِنْدًا قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَازَا فِي الْمَجْلِسِ اخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْنَانَ وَالْهُودَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا عَاشَيْتِ الْمَجْلِسَ عَجَّاجَةً أَلَدَا أَبْنَاهُ حَمْرًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَعٍ بِرَدِّ أَفْعٍ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلِّمُوا سَلَّمَ اللَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَانْزَلَ فَدَعَا هَمًّا إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّكَ لَأَحْسَنَ وَمَا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا أَمْ جَعَلْنَا رَأْسَ خَيْكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَأَقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا سَأُولَ اللَّهِ فَتَأْخُذُنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَادَوْنَ وَتَرَدُّوا فَكُفِّرَ بَنُو النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبِيبٍ يَرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا أَوْ كَذًا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا سَأُولَ اللَّهِ أَغْفَرَ عَنْهُ وَاصْفَحَ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ

چھپے آپ نے حضرت اسام بن زید کو بلایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزیمہ کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول موجود تھا اور اس وقت تک عبد اللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مکمل ہوئی اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی غلو تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواد بھی موجود تھے، سب جانور کے چلنے کی وصول مجلس تک پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور پھر کہا کہ ہم پر وصول نہ آؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر گئے اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قہقہے مارتے ہیں حضرت عبد اللہ بن رواد کہنے لگے، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اللہ ہمیں اس سے مستفیذ فرمایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں، پس مسلمانوں، مشرکوں، اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو گئی، یہاں تک کہ ہاتھ پائی تک زبردستی پہنچے لگی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کرشمش سے انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاد پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب (عبد اللہ بن ابی) نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے وہ حقیقت اہل مدینہ نے اسے اپنا سرور بنانے اور تاج پہنانے کا نیکو کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا ہے

اصْطَلَحَ اَهْلُ هَذِهِ الْمِحْبَرَةِ عَلَى اَنْ يَنْتَوِجُوهُ
فَيَحْبِسُوْنَهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ بِاَلْحَقِّ
الَّذِيْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِيْقَ يَذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ
بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالصَّحَابَةُ يَحْفَوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِي الْكِتَابِ
كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَيُضَيَّرُوْنَ عَلَى الْاَذَى قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكَ وَمِنْ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذٰى كَثِيْرًا
الْاَيَةُ وَقَالَ اللّٰهُ وَذَكَرْتُكَ مِنْ اَهْلِي الْكِتَابِ
لَوْ يَذُوْنُكَ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكَ كَفَارًا حَسْبًا اِمِّنْ
عِنْدَ النَّفْسِ بِمَا لِيْ اَخِيْرَ الْاَيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاوَلُ الْعَفْوَهَا اَمْرًا اللّٰهُ بِهِ حَتٰى
اَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فَلَمَّا اَعْزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدَا فَاَقْتَمَلَ اللّٰهُ بِهِ صَنَاعِيْدًا تَقَارُ قُرَيْشًا
قَالَ ابْنُ اَبِيْ بَنْ سَلُوْلٍ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
وَعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ هَذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ نَبَا يَعُو
الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ
فَاَسْلَمُوْا۔

یا ۶۲۹ قولہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔

۱۶۸۰۔ حَتَّى ثَنَّا سَعِيْدًا بَنَ اَبِيْ مَرْثَدَةَ
اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ
بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَايَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْمُخْدَرِيِّ اَنْ رَا جَالَامِيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلَى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ
تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِ هُمْ خِلَافَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کو معاف فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف
فرمایا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور
ان کی ایذا رسانی پر مبرے کام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ
ہے اور بیشک تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت
ناک باتیں سنو گے (آیت ۱۸۷) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔
بہت سے کتابیوں نے چاہا کہ کاش! تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف
پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر
ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کر دو اور درگزر کرو یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ (سورۃ البقرة، آیت ۱۰۹)۔ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جبار
کی امانت مرحمت فرمادی۔ پس جب غزوہ مدینہ میں اللہ تعالیٰ
نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں
کو قتل کر دیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں
جو مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین
غالب ہو گیا ہے لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرست حق
پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا كِ تَفْسِيْر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا
شیورہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب
بہا کر دیے جاتے تو یہ بھی پیٹھ پرستے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے غلات اپنے پیٹھ پر نہ پرورشیاں مانتے اور جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو یہ طرح طرح
کے عند بیان کرتے اور تمہیں کھاتے۔ وہ چاہتے کہ بغیر کچھ کئے
انکی تعریف بھی ہو پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَدَ مَرَدًا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا
وَأَخْبَرُوا أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَذَكَرْتُ
لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ الْآيَاتِ -

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَوْسَى
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ
أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
مَرَدُّ أَنْ قَالَ لِبُعَايِبٍ إِذْ هَبَّ يَأْسَافُ إِلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَيْتَنِي كَانَ كُلُّ أَمْرٍ يُفْرَحُ بِهَا أَوْفَى
وَأَحَبُّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مَعَدًّا لَنَعْدَبَتْ
أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِذَلِكَ إِنَّمَا
دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ
عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ آيَةً وَأَخْبَرُوهُ بِخَيْرِهِ
فَأَرَوْهُ أَنَّ قَدْ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ
عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرَحُوا بِمَا أَوْفَوْا مِنْ كِتَابِهِمْ
ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
الَّذِينَ أَوْفُوا لِكِتَابٍ كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ
يَفْعَلُونَ بِمَا أَوْتُوا يُحْبِبُونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا
لَمْ يَفْعَلُوا تَابَعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَيْنٍ جَدِّي
حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ
جَدِّي أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا مَرْوَانَ
بِهَذَا -

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ الْآيَاتِ -

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَسْرٍ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ

خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی
تعریف بھی ہو۔ ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ بنانا اور ان کے
کئے صوفیاں عذاب سے برآیت ۱۸۸ -

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! یاد اور حضرت
ابن عباس سے دریافت کر دو کہ اگر ہر شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو
اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کئے اس پر میری تعریف
بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ؟ وہ آیت تو
اس بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ چیزوں کو
بلکہ ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ اصل بات کو چھپائے
اور اس کی جگہ اور بنایا۔ وہ اس کا گزرا سی پر مطمئن ہوئے کہ انہوں
نے سوال از آسمان اور جواب از لیسان والا کرب و کیا پایا تھا اور
اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے پھر حضرت ابن
عباس نے یہ آیت پڑھی: اور یاد کرو جب اللہ نے عبد یا ان سے
جہنیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے سبکوں سے بیان کر دینا اور
نہ چھپانا تو انہوں نے اس حکم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور
اس کے بدلے ذلیل و نامحاصل کئے تو کتنی بُری خریداری ہے رویت ۱۸۸
اسی طرح یہ ارشاد مملوئی بھی برحق ہے ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے
کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف بھی ہو ایسے لوگوں کو ہرگز
عذاب سے دور نہ بنانا آیت ۱۸۸ اسی طرح عبد الرزاق نے ابن جریج
سے روایت کی ہے نیز حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبد الرحمن بن عوف

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْآيَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں
نے اپنی خالہ حضرت ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات
گزار دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دیر تو حضرت
ام المومنین سے گفتگو کی اور اس کے بعد آپ آرام فرمے۔ اسی رات
میں نے آخری نہال ہاتھ باقی رہا تو آپ اللہ بیٹھے اور آسمان کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش امدات اور
دن کے باہم بدلتے میں نشانیاں ہیں، عقل مندوں کے لئے راہیت (۱۹۰)
پھر آپ اللہ کھڑے ہوئے۔ رنور فرمایا، مسواک کی پھر آپ نے
گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان
پڑھ دی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر
نکلے اور غافو فجر رخصت (اداکر)۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا كِتَابًا
جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اللہ کی یاد پڑھتے ہوئے اور
آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں راہیت (۱۹۱)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے
ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے پاس گزاری۔ تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے ایک گدہ بچھا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر
ٹولانی جانب آرام فرما ہو گئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چوہ مبارک
سے غیب کا غماز پوچھنے لگے۔ پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری
آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ لگی ہوئی ایک مشک کے
پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی لیا، رنور فرمایا اور نماز پڑھنے
کے لئے کھڑے ہو گئے پس میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں
بھی اگر آپ کے پیوں کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرے سر پر پاؤں مبارک
پھیرا پھر میرے کان پر دھرتے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر
دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں
پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور
پھر دو رکعتیں پڑھیں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تَدْخُلُ التَّارُكِي تَفْسِير
اے رب ہمارے! بیشک جسے تو روزِ آخر میں تارک سے رنور کرے
رسوالتی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (راہیت ۱۹۲)

مکہ نبی مولیٰ عبد اللہ بن عباس کہ بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک رات

سَاعَةً تَعْرِقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ
قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي
الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ اسْتَنْ فَصَلَّى إِحْدَى
عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقٍ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ
خَرَعَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

بَابُ ۳۱ قَوْلُهُ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ
يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْهَدٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
خَدْمَةِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَا تُنْظَرَنَّ إِلَى
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبْتُ حَتَّى
يُرْسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَادَهُ فَنَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظَوْرِهَا فَجَعَلَ
يَسْمَعُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ
الْأَوَّلَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ أَتَى شَيْئًا
مُعَلَّقًا فَآخَذَهُ ثُمَّ مَاتَ ثُمَّ مَاتَ بِيَتِّي فَقُلْتُ
فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ إِلَى
جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي
فَجَعَلَ يَقْتُلُهَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ

بَابُ ۳۲ قَوْلُهُ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تَدْخُلُ
التَّارُكِي فَقَدْ أَخَذَ بِتَرْتِهِ وَمَا لِلظَّالِمِينَ
مِنْ أَنْصَارٍ۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ خَدْمَةَ بْنِ

سَلِمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتْهُ
قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَمْرٍاءِ الْأَسَادَةِ وَاضْطَجَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُهَا فِي طَوْرِهَا
فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَتَّى
انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَسْحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ
الْحَشَوَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ الْغَمْرِ ثُمَّ
قَامَ إِلَى شَيْءٍ مَعْلُومٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاحْسَنَ وَضُوءَهُ
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيَ فَصَنَعَتْ وَشَلَّ مَا صَنَعَتْ ثُمَّ
ذَهَبَتْ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَآخَذَ
بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يُغَيِّلُهَا فَصَلَّى مَا كُنْتُ بَيْنَ
ثَمَرِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ مَا كُنْتُ بَيْنَ ثَمَرِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ
مَا كُنْتُ بَيْنَ ثَمَرِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ أَوْدَرْتُ وَاضْطَجَعْتُ
حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى مَا كُنْتُ بَيْنَ
خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ -

بَابُ ۱۳۳ قَوْلِهِ سَأَلْنَا إِيَّاهُ سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يَدْعِي إِلَى الْيَمَانِ -

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
خَالَتْهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَمْرٍاءِ الْأَسَادَةِ
وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُهَا
فِي طَوْرِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ

اپنی نالہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زید بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس گزار دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گھر سے
کی چوڑائی کی جانب لیٹ رہا اور طول کی جانب رسول اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب نصف رات گزر گئی
یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ
نے چہرہ انور کو ملا کر غنید کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے
سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ اس کے
بعد آپ بیٹے ہوئے مشکیرے کے پاس تشریف لے گئے اس
سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی غریبورتی سے وضو کیا اور آپ
غار پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ میں نے بھی اسی طرح
کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ کے پیلوں میں کھڑا ہو گیا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست
مبارک میرے سر پر رکھا، پھر دایسے دست اقدس سے میرے
کان کو کپڑے کر ملا، پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر
دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں
پھر دو رکعتیں اور پھر دو رکعتیں، اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے
بیانگ مؤذن نے اذان پڑھی پس آپ نے اپنی دو رکعتیں پڑھیں
کی سنتیں پڑھیں پھر آپ صبح کی ناز کے لئے تشریف لے گئے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ سَمِیعٌ لِّمَا نَدِیَا کی تفسیر اسے اب ہمارے !
ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایسا کہتا ہے کہ اے رب پر ایمان لاؤ !

کریم مولا ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک رات میں نے
اپنی نالہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زید بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس گزار دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ طولانی جانب، چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات
گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ

شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ اَلْحَدَقِي وَفِي مَالِهِ -

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ اَلزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَارْتِزُوا فِي مَالِهِ اَلْيَتِيْمَةَ تَكُوْنُ فِي حَرْبٍ وَلِيَّتَهَا تَشْرِكُ فِي مَالِهِ وَيُوجِبُهُ مَا لَهَا وَجْهًا لَهَا قَبِيْرِيَّةً وَلِيَّتَهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِخَيْرٍ اَنْ يَقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَهَوَّ عَنْ اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يَقْسِطُوا لَهُنَّ وَيُبْلَغُوا لَهُنَّ اَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَاَمْرُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا كَلَّابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَا هُنَّ كَالْعُرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ هَذِهِ اَلْآيَةِ فَاَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةِ اُخْرَى وَتَرْجُونَ اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةً اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ حِيْنَ تَكُوْنُ قَيْلُةٌ اَلْمَالِ وَاَلْجَمَالِ قَالَتْ فَهَوَّ اَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاَلْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُمْ اِذَا كُنَّ قَيْلَاتٍ اَمَالٍ وَاَلْجَمَالِ -

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

اس آدمی کے اس باغ اور دوسری ہائیداد میں شریک تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا: اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے، انہوں نے فرمایا: اے نبی! یہ ایک یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس آدمی کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جمال کا اچھا جزو تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو تب تک اسے دوسرے آدمی دے سکتے ہیں۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں دوسری لڑکیوں کے برابر پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند بھی ہوں عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے متعلق پوچھا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ۱۔ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں رأیت ۱۲۷ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (بلکہ اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں فرمایا ہے جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث نکاح کرنے سے منع پیرا جائے، آپ منبراتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث اعراض کیا گیا۔

مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سرور کرو تو ان پر گواہ کر لو۔ (آیت ۱۶)۔ جدا آرا جلدی کرنا۔ اَعْتَدْنَا لَهُمْ نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ اَعْتَاد سے باب انفال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد

بْنُ مَسْرُودٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ
كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْدُونِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي
مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُمَا كَانَ
قِيَامًا عَلَيْهِ بِمَعْدُونٍ -

بَابُ ۲۳۷ قَوْلُهُ إِذَا أَحْضَرَ الْقِسْمَةَ
أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ الْآيَةُ -
۱۶۸۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا أَحْضَرَ الْقِسْمَةَ
أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ
وَلَيْسَتْ بِمُسَوَّحَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ -

بَابُ ۲۳۸ قَوْلُهُ يُوصِيكُمُ اللَّهُ -

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هِشَامٌ أَنَّ بَنِي جَدِّهِ أَخْبَرُوهُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
مُكَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَيْتِي سَلِيمَةً مَا شِئْنَا
فَوَجَدَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَقْلَ
فَدَا عَائِشَةَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ شَرَّشَ عَنِّي فَافْقَتُ
فَعَلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ -

بَابُ ۲۳۸ قَوْلُهُ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا
تَرَكَ آبَاؤُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ -

۱۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
وَسْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَجِيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ
لِلْأَبْدَانِ فَتَسَمَّى اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ
لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأُنثَى مِثْلَ حَظِّ الذَّكَرِ -

باری تعالیٰ: اور جسے حاجت نہ ہو وہ پتہ رہے اور جو حاجت
مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال
کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس
رہے تو حاجت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا

ہے وَإِذَا أَحْضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸)
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
آیت: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین
آجائیں (آیت ۸) یہ محکم آیت ہے اور کسی آیت سے
منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ کی تفسیر

حضرت باہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے
ہوئے میری عیادت کے لئے تشریف لائے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوا لیا، پھر وضو فرمایا اور پانی
پانی سے اسیرے اوپر چھینٹے مارے تو مجھے برش آگیا۔ میں عرض گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے
بارے میں کیا کروں؟ پس یہ آیت نازل ہوئی: اللہ تمہیں حکم
دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱۱)۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے رقم
آنے سے (یوں ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لئے
وصیت کی جاتی پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جہاں چاہی منسوخ
فرمایا اور یہ اصول مقرر فرمایا کہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے
برابر ہے (آیت ۱۱) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چٹا اور قبیلہ

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السَّيِّئَاتِ وَالْثُلُثَ وَجَعَلَ لِنِسَاءٍ
الَّتَمَنَّ وَالزَّيْبَعِ وَالزَّيْبَعِ الشُّطْرُ وَالزَّيْبَعِ -

بَابُ ۳۹۹ - قَوْلُهُ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ
تَرْبُوا النِّسَاءَ كَرِهًا أَلَا يَتَذَكَّرُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْصُوهُنَّ لَا تَقْرُبُوهُنَّ
حُوبًا إِلَّا تَعَوُّوا تَمِيمُوا نَحْلَةَ النِّحْلَةِ
الْمَهْرُ -

۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا
أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ
السَّوَّائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْبُوا
النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْصُوهُنَّ لَمَّا تَذَهَبُوا بَعْضُ
مَا أَفْتَمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ
أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقُّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ
تَبَذَّوْجَهَا وَإِنْ شَاءَ وَانْمَوْجُوهَا وَإِنْ شَاءَ ذَا
تَوَيْذَ وَجُوهًا فَمِنْ أَحَقِّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَذَلِكِ
هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ -

بَابُ ۴۰۰ - قَوْلُهُ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي
وَمَا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةُ
مَوَالِي أَوْلِيَاءُ وَرَثَةُ عَاقِدَاتُ هُوَ
مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْخَلِيفَةُ وَالْمَوْلَى
أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعَمُ الْمُعْتَقُ
وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمِلِكُ وَالْمَوْلَى
مَوْلَى فِي الدِّينِ -

۱۶۹۳ - حَدَّثَنَا شَيْخُ الْمَصْلُوتِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ
مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَعَلْنَا
مَوَالِي قَالَ وَرَفَقَةٌ وَالْكَافِرِينَ عَاقَدَاتُ أَيْهَا نَكُو

مفسر فرمایا۔ یعنی عورت کے لئے آنکھوں یا چوتھا قصداً وغایت
کے لئے آدھا یا چوتھا حق۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْبُوا النِّسَاءَ کی تفسیر
تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ (آیت ۱۹)
ابن عباس سے منقول ہے کہ لَا تَعْصُوهُنَّ سے مراد ہے
کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو و حُوبًا گناہ نہ تقبل کرو تم ایک
جانب مجھ جاؤ۔ یعنی نہایت سے مراد ہے مہر یعنی النِّحْلَةُ -

مکرر ابو الحسن سہلی دونوں حضرات نے الگ الگ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت ۱۹
سے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ
اور عورتوں کو نہ روکو اس غرض سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے
کچھ لے لو (آیت ۱۹) کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب
آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ خضار اس کے وارث ہیں
شمار کئے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت
میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے
اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس
کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے مستدار شمار کئے جاتے تھے۔
پس مذکورہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ
اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادئے جو کچھ چھوڑ جائیں
مال باپ اور قرابت والے (آیت ۳۳) مَوَالِی سے اولیاء اور
وارث مراد ہیں۔ عَاقِدَاتُ جس کو قسم کھا کر مولی بنایا ہو الخلیفہ
اور خلوتی کے اور بھی کئی معنی آئے ہیں جیسے حلی کا بیٹا۔ غلام یا
نزدیکی کا ملک جو بعد اسی اس کو آزاد کر دے اور غلام جو آزاد کر
دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت ۳۳
اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادئے یہ وارثوں
کے متعلق ہے اور جملہ مددگار اور وہ جن سے تمہارا صلت بندہ چکا
اس کا معاملہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں وارد ہوئے

تھے تو ہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار
وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان رہبرین
وانصار کے درمیان مراعات (بھائی بھائی) قائم فرمادیا تھا یہ آیات
نازل ہوئی کہ:- اور تم نے سب کے لئے مال کے تحقق باب کے ہیں تو ہاجر
کا مسوخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ:- اور وہ جس سے تمہارا صلف بندھ چکا ہے
یعنی مدد دیتی اور غیر خواہی کا چنانچہ ان کا وارث ہونا تو ختم ہو گیا لیکن وصیت
انکے لئے باقی رہ گئی اسے ابراہیم نے اور اس سے اور انہوں نے نفرت
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر
ذَرَّةً سے مراد جس میں ذرے کے برابر جو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا
کہ یا رسول اللہ! کیم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں کیا دوسرے کے وقت جب کہ
رحیب نکل ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج
کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے ہر گز نہیں جواب دیا، نہیں
فرمایا کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر
بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی؟
لوگوں نے کہا، نہیں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی
اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے
دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ قیامت کو نزدیک
پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گردہ خدا کے سوا جس بت
یا معان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ ایسے تمام
لوگ جہنم میں پسٹیک دئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہی لوگ
رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں
یا بد بین میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی
جائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا
کی کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ
السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے

كَانَ اللَّهُمَّ جَرُونَكُمْ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ بَرِيْثَ
الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيِّ ذُوْنَ رَجِيْمٍ لِلْأَخُوَّةِ
الَّتِي أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا
فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَاقِي تَسْحُوتُ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِيْنَ عَاقَبْتُمْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ الْنُّصْرَةِ الْإِفَادَةِ
وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْإِبْرَاقُ وَيُوهِي لَهْ مِمْ
أَبُو سَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسَ كَلِمَةً
بِالْبَابِ ۲۳۱ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي نِزَاتَ ذَرَّةٍ -

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ النَّاسَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تَضَارُّونَ
فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَبُوءَ لَيْسَ فِيهَا
مَتَابَقٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَا
الْقَمَرِ لَيْلَةً أَلْبَدَ رَضُوءَ لَيْسَ فِيهَا مَتَابَقٌ قَالُوا
لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
إِلَّا كَمَا تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ أَذِنَ مُؤَدُّونٌ يَتَّبِعُونَ كُلَّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مِنْ كَانَتْ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنْ
الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقُطُونَ فِي النَّارِ
حَتَّى إِذَا أَلْمَسَتْهُ الْإِمْنُ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ
بَدَلًا وَجَارٍ وَغَيْرَاتِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَدْعُو إِلَيْهِمْ
فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ
عَزِيرَ بْنِ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ
صَاحِبِيَّةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْعُوثُ فَقَالُوا

عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَبَشَّرَنَا بِأَنَّا لَنَا مَاءٌ يَكْفِي شَرْبَنَا
فَبَشَّرُونَنَا إِلَى النَّارِ كَمَا نَزَّاهُ سَرَّابٌ يَحْطُمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا فَيَنْسَاقُ طُوفُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يَمْدَحُ
النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ
قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ
كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَكِيدٍ
فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْعُونَ فَيَقَالُ لَكُمْ مِثْلُ الْأَوَّلِ
حَتَّى إِذَا الْتَزِمْتِ الْإِيمَانَ كَانَتْ يَفِيكُمُ اللَّهُ مِنْ بَيْتٍ
أَوْ قَابِجٍ أَتَاهُمْ سَرَّابٌ الْعَالَمِينَ فَأَذْنَى صَوْرَةٍ
مِنْ النَّارِ رَأَوْهُ فَبَشَّرُوا مَاذَا تَنْتَظِرُونَ
تَنْتَبِهُوا كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مَا لَوْ أَفَارَقْنَا
النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَقْفَرٍ مَا كُنَّا إِلَّا لَهْمُ
لَوْ نَصَّاجِهِمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الْكَذَّابُ كُنَّا
نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا سَابِكُكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نَشْرِكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

بَابُكَ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ
كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
هَؤُلَاءِ شَهِيدًا أَلَمْ تَحْشَأْ أَلَمْ تَحْشَأْ وَوَاحِدٌ
نَطْمِسُ نَسْوِيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَلٍ مَهْمُ
طَمَسَ الْكِتَابَ نَحَاةً سَعِيرًا وَقُودًا

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ عَلَيَّ قَكْتُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ وَ
عَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ
غَيْرِي فَقَرَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى
بَلَغَتْ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا
بِكَ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا أَتَالَ أَمْسِكَ نَادَا

جوت بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نبی ہوئے اور نہ کوئی بیٹا ہے اچھا بلکہ اب تم کی پابستہ
ہر وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے لہذا اسے ہمارے پاس پانی
پلاؤ گے پھر پیتے کے ایک میدان کے متعلق کہا جائیگا کہ تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ
وہ سب اس آگ میں جمع کر لئے جائیں گے یعنی دیکھنے میں وہ سب ہوگیا (یعنی
وہ کھائی دیکھا کہ پانی اور بیت ہے لیکن ہوگیا آگ) جسکے بعض شے درپردہ
کو کہا ہے ہوئے پس وہ اس آگ میں ڈال دئے جائیں گے پھر نصاریٰ
کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے
وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے
تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جو کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نبی ہوئی ہے
اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائیگا کہ اچھا بتاؤ تم کیا جانتے ہو
چنانچہ انکے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ
ہوا۔ یہاں تک کہ صرف وہی رنگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا
کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھر اللہ تعالیٰ بیت قریب سے
ایسی صورت میں کوئی صورت نہیں (میں جو وہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا
جائے پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کا استغاثہ کرتے ہو وہاں ان کے ایک ایک
فکیف اذ جئنا من کل امة بشہید
کی تفسیر تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ
لائیں اور اسے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں (آیت ۱۶۹۵)
اَلَمْ تَحْشَأْ اَلَمْ تَحْشَأْ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور۔ فطیس ہم انکے منہ
مگر عظیم ہر ایک کے دیکھے فطیس الکتب اسی کے بارے میں لکھا ہوا ہے یا سبغیر انہیں
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
جبکہ یحییٰ کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک حصہ عمر بن مسعود سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ مجھے قرآن کی
پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ حضور میں پڑھ کر سنوں جبکہ نازل تو آپ
پر ہوا ہے ہر ایک مجھے دیکھ کر ان کی زبانی سننا بہت پسند ہے پس میں نے
آپ کے حضور سورۃ النساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ "اس وقت
کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اسے محبوب!
تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔" تو آپ نے فرمایا
کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی مبارک آنکھوں سے

عَيْنَاهُ تَذَرِقَانِ

بَابُ ۶۳۳ قَوْلُهُ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى
أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَايِطِ
صَبِيغًا أَوْ جَهَ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرُ كَانَتْ
الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَّعَاكُمُونَ إِلَيْهَا فِي جَهَنَّمَ
وَاحِدًا وَفِي آسُكُوا وَاحِدًا وَفِي كُلِّ حِجَا وَاحِدًا
كَرِهَانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ
الْحَبِيبُ الشَّيْطَانُ وَالطَّوَاغِيتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ
عِكْرِمَةُ الْحَبِيبُ يَلْسَانُ الْحَبِشَةِ شَيْطَانُ
وَالطَّوَاغِيتُ الْكَاهِنُ

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَأَلَّتْ هَدَكْتُ
فَلَادَةً لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي طَلَبِهَا رَجُلًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَكَيْسُوا
عَلَى فُضُوئِهِ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا وَهُمْ
عَلَى غَيْرِ وَضُوئِهِ فَانْزَلَ اللَّهُ بِعَنِّي آيَةً
التَّيْمِيمِ

بَابُ ۶۳۴ قَوْلُهُ أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ
ذَوِي الْأَمْرِ

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
مُسَيْلَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ
قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ
بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَرِيَّةٍ

بَابُ ۶۳۵ قَوْلُهُ فَلَا وَرَبَّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

آنوروں تھے۔

اِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلَى سَفَرٍ اَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَايِطِ
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا یا تم
نے عورتوں کو چھو یا پانی نہ پایا یا آیت ۶۳۳ صبیغہ یا زمین
کی سطح۔ الطواغیت وہ ہیں جن کی طرف کافر اپنے مقدس
لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیلہ بنی نضیر کا اپنا تھا یعنی اسلم کا اپنا اور ایک
قبیلہ کا اپنا اپنا اور کافروں پر شیطان نازل ہوتے ہیں حضرت
عمر نے فرمایا کہ الحبیث سے جاوے اور الطواغیت سے
شیطان مراد ہے مکر کا قول ہے کہ الحبیث حبشہ کی زبان کا لفظ
ہے یعنی شیطان اور الطواغیت سے کافروں مراد ہیں۔

حضرت عائشہ مدنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سفر
میں امیر ہارم ہر گیا جو میں نے ماریہ حضرت اسلم سے دیا تھا۔ پس
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند
آدمی بھیجے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لئے انہیں پانی
نہیں مل رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس
وقت اللہ تعالیٰ نے یہ تم اِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ
آیت نازل فرمائی۔

أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت ۱- حکم مالو اللہ کا اور حکم مالو
رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں آیت ۵۹
یہ حضرت عبداللہ بن مہزاذ بن نبیس بن عدی کے بھائی
میں نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے انہیں ایک سریہ (فوجی دستے) کا امیر بنا کر
 روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَبَّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ کی تفسیر

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرٍو قَالَ خَاصَمَ النَّبِيُّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيحٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ مَسَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَسُولُهُ يَا زَيْدُ شَعْرًا رَسِلَ الْمَاءُ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْتَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَبِي يَا زَيْدُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدَارِ ثُمَّ أَسْرَسِلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحٍ الْحُكُومِينَ أَغْضَبَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَتْ أَسَارًا عَلَيْهِمَا بَأْسًا لَكُمَا فَبَيِّنْ سَخَّةَ قَالَ النَّبِيُّ فَمَا أَحْبَبَ هَذِهِ الْيَاكُنَاتِ الْأَنْزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمَا

باب ۲۲۲ قَوْلُهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

۱۶۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ قِيمَ صَ الْأَخْيَرِينَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بَعْثَةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ

باب ۲۲۳ قَوْلُهُ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلِهَا

۱۷۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ

اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہتے ہیں کہ پانی پر جھگڑا ہو گیا بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اسے نہ پیرا پیسے تم اپنے کھیت کو پانی سے لوار پھر ہمارے کھیت کی جانب چھوڑ دینا اس پر انصاری نے کہا یا رسول اللہ! کیا یہ اس لئے ہے کہ یہ آپ کی چھوٹی جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اسے نہ پیرا پیسے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور وہیں بیٹھ جانا جب پانی کھیت کی منڈیوں سے باہر نکلے گا تو اپنے ہمارے کی جانب چھوڑ دینا نہ پیرا نہ پیرا کا بیان ہے اور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دفعہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلا دیا جبکہ آپ نے صاف عقول میں حکم فرمایا اور نہ پہلے حکم میں انصاری کے لئے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی جانب اشارہ فرمایا تھا حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں: تو اسے محبوب! تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوئے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں نہیں ملے کہم فَاُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ كی تفسیر تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا (آیت ۶۹)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار پڑتا تو اسے اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا یا جہنم یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے فضل فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہید اور نیک لوگوں کے ساتھ، پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرمایا ہے

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ کی تفسیر

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں (آیت ۷۵) عبد اللہ بن محمد، سفیان، ابی عبد اللہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا اور میری والدہ ماجدہ کا شمار کمزوروں میں تھا۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا لَا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ قَالُوا لَكَ إِنْ قَالَ كُنْتُ أَتَا قَائِي مِمَّنْ
عَدَا اللَّهُ وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَتْ
ضَاكَتْ تَلَوْا أَلَيْسَتْ كُفْرًا بِشَهَادَةٍ وَقَالَ غَيْرُهُ
أَلَمْ أَعْمَلْهَا جَدًّا أَعْمَتِهَا جَدَّتْ قَدَرِي
مَوْكُوتًا مَوْكُوتًا وَقَتَهُ عَلَيْهِمْ

باب ۶۴ قولہ مَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ
فُتِنْتُمْ وَاللَّهُ أَسْرَاسُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
بَدَّاهُمْ فِتْنَةً جَمَاعَةً

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فُتِنْتُمْ سَاجِدَ
نَاسٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرَقَتَيْنِ قَرِيبًا
يَقُولُ أَكْثَرُهُمْ وَقَرِيبِي يَقُولُ لَا كَذَلَّتْ
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فُتِنْتُمْ وَقَالَ
إِنَّمَا جِئْتُمْ تَنْفِي الْخَبَثِ كَمَا تَنْفِي النَّارَ
خَبَثَ الْفِطْنَةِ

باب ۶۴ قولہ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ
مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ أَفْشَوْا
يَسْتَنْطِطُونَ يَسْتَخْرِجُونَ حَسِيْبًا
كَافِيًا إِلَّا نَاسًا مِّنَ الْمَوَاتِ حَجْمًا أَوْ مَدْرًا
وَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيدًا أَمْتَرًا أَفَلَيْبَتِي كُنْتُ
قَطْعًا قِيْلَ قَوْلًا قَاجِدًا طَبَعًا خَتَمًا

باب ۶۵ قولہ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُّتَعِدًّا فَجَاءَهُ جَهَنَّمُ

ابن ابی لیلیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے آیت ۱۷۰ اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں
کے واسطے ۱۷۰ تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ
کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا نقد اللہ تعالیٰ نے قبول
فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے مقول ہے کہ حضرت سے
تنگ ہونا مراد ہے۔ تَلَوْا أَلَيْسَتْ كُفْرًا بِشَهَادَةٍ
الکے مراد سے لکھا ہے کہ لَمْ أَعْمَلْ سے مراد بلکہ ہجرت ہے۔
وَأَعْمَتِ میں نے اپنی قوم کو پھیل دیا۔ مَوْكُوتًا ایک مقدرہ وقت پر۔
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ کی تفسیر تو تمہیں کیا ہوا کہ
منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اندھا کر
دیا (آیت ۸۸) ابن عباس کا قول ہے کہ ان کی طاقت کو مٹ دیا فِتْنَةً سے مراد

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ۱۷۰
اور تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے یا اصل وقت
نازل ہوئی جبکہ غزوۂ بدر کے لئے بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نکلے لیکن وہ اس لوٹ گئے تھے چنانچہ ان کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ
ہو گئے ایک گروہ کہتا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل
کر دینے سے انکار کرتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہوا جو منافقوں
کے بارے میں اپنے دو گروہ بنا رہے ہو رسول خدا نے فرمایا کہ یہ منہ
توسیع بھی ہے یہ سب کچل کر اس طرح نکال دیتا ہے۔ جیسے چاندی
کے سیل کو آگ (بھٹی) نکال دیتی

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ
اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا امان کی آتی ہے اس کا چرچا کر
بیٹھتے ہیں (آیت ۸۳) یعنی اسے خوب پھیلاتے ہیں یَسْتَنْطِطُونَ
چاہیے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسِيْبًا سہمی۔ إِلَّا نَاسًا بے جان
چیزیں جیسے پتھر ٹیڑھے وغیرہ فَرِيدًا شَرِيفًا فَلْيَبْتَكَرُوا دینے سے بنا ہے
یعنی اسے کاٹ دیا قیلًا اور قیلًا ہم سنی میں مجمع کا معنی ہے مُرِيدًا
وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعِدًّا فَجَاءَهُ
جَهَنَّمُ کی تفسیر

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَيْدَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ أَخْرَجَ مَا نَزَلَ وَمَا تَنَزَّاهُ شَيْءٌ

مغیرہ بن نفعان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف واقع ہو گیا تو میں سعید کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت :- اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجہ قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (آیت ۹۳) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

۷۹۴۔ لَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا السَّلَامُ قَالُوا لَسَلَامٌ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا السَّلَامُ قَالُوا لَسَلَامٌ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ فَأَخَذُوا غَنِيمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى تَوَلَّيْهِ عَرْضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغَنِيمَةُ قَالَ قَدَّ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ

عطاء کا بیان ہے کہ آیت :- جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان لے آئے اس نے ان سے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرْضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں اس آیت کے نامہ لفظ السَّلَامُ ہے۔

۷۹۶۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَرِيَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَتْ حَتَّى جَلَسَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ نَارِيذَ بْنَ شَابِثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَى عَلَيْكَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت اسحاق بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پیروں میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت :- برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ نکھوئی جب آپ نکھو رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن احم مکتوم آگئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی، میری ران پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم ان کے متعلق ہے جو دھوکہ دے رہے ہوں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ”برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے قدر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں“ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو بلایا۔ پس انہوں نے یہ کہہ دی۔ پھر حضرت ابن اتم مکتوم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی معصومی راہنیا ہونے کی بیان کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ”برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے قدر جہاد سے بیٹھ رہیں یا نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دعوت اور تفتیش یا شانے کی ٹہنی لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ کھڑے۔ برابر نہیں ہیں وہ مسلمان کہ بے قدر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔“ اس وقت حضرت ابن اتم مکتوم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں تو معذور راہنیا ہوں۔ تو اسی جگہ یہ بھی نازل ہوئی: ”برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے قدر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے (آیت ۹۵)۔“

میں قسم مولیٰ عبد اللہ بن عمارث کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بغیر کسی قدر کے جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوہ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ

وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُقْرَ مَكْتُومٌ وَهُوَ يَمْلِكُهَا عَلَى قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ كُنَّا لَا نَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهِدَتُ وَكَانَ أَغْبَى فَاَنْذَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذْنَاهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرْضَى فَخِذِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَاَنْذَلَ اللَّهُ غَيْرَ أُولَى الْقَرْبِ

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرَةَ شَعْبَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَهُ ابْنُ أُقْرَ مَكْتُومٌ فَشَكَاهَا رَأْسَهُ فَاَنْذَلَ اللَّهُ غَيْرَ أُولَى الْقَرْبِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي قَالٍ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا قُلْدَانًا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ السَّوَادُ وَاللُّحْمُ أَوْ الْكَتِفُ فَقَالَ أَكْثَبُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُقْرَ مَكْتُومٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ضَرِيرٌ فَتَنَزَّلَتْ مَكَانَهُمَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولَى الْقَرْبِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَدِّي أَخْبَرَنَا ابْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِّي أَخْبَرَنَا فِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا

بزرگ ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابمیں ان الذین توفاهم الملائكة کی تفسیر وہ لوگ جن کی جان فرشتے لکھتے ہیں اس مال میں کہ وہ اپنا پر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس مال میں تھے؟ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فرخ نہ منی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (آیت ۱۹۷)۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی ایک فوج تیار کی گئی اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا، اس کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے جانتا ہوں نے مجھے سمیٹنے کے ساتھ اس کی شہریت سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے کچھ افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آگتا اور وہ مرجا تا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جن کی جان فرشتے لکھتے ہیں اس مال میں کہ وہ اپنے اور ظلم کرتے تھے لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ کی تفسیر قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن کمزوروں کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عند قبول فرمایا۔

مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا أَنَّ بَنِي عَبَّاسٍ أَخْبَرُوهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ۔

بَاب ۲۵ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ تَأْتُوا فِيكُمْ كُنُفُهُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضًا مِنَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا الْأَيَّةُ۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ تَكَادَتْ تَكُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ فَأَكْتَبَتْ فِيهِ فَكَيْفَتْ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَهَا فِي عَنْ ذَلِكَ الشَّاذِلُ النَّهْيُ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكْتَبُونَ سَعَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّهْرَ فَيَلْزِمُ بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرِبُ فَيَقْتُلُ قَالُوا نَزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ الْأَيَّةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ۔

بَاب ۲۵ قَوْلُهُ إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ قَالَتْ كَأَنَّهُمْ أَرْجُلٌ مِنْ عَذَرِ اللَّهِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلَا تَقْلُبُوا الْأَمْوَالَ وَالْأَنْفُسَ عَنْ مَقَامِ اللَّهِ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقْلُبُوا إِن شَاءَ اللَّهُ فَأَن يُفْعَلْ بِهِ مَشِيتُ فَأَن يَكُونَ مِنْ قَوْلِهِ فَكَيْفَ يُقَالُ إِنَّ اللَّهَ يُفْعَلُ بِهِ شَيْءٌ مَّا يَكُن لِّلَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غُيُوبَ النَّاسِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

١٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
سَنُ يَعْنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ
قَبْلَ أَنْ يَسْبُحَ اللَّهُمَّ رَجِّ عِيَاثَ ابْنِ أَبِي
رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ رَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ رَجِّ
أَبِي لَيْدٍ بْنَ أَبِي لَيْدٍ - اللَّهُمَّ رَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى
مُضَرَّ اللَّهِمَّ اجْعَلْهُ سِنِينَ كَسَيْنِ يُوسُفَ -

بَابُ ٢٥٦ قَوْلِهِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ
مَرْضًى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ

١٢١٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَنِ
أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي جَدْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ إِنَّ
كَانَ يَكُونُ أَدْنَى مِنْ مَطْرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَدِّي حَا-

بَارِئٌ قَوْلُهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي
النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يَتْلَى
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي نِكَاحِ النِّسَاءِ -

١٤١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقْتَلُ كَرِيمٌ فِي يَوْمٍ إِلَى قَوْلِهِ وَتُرْغَبُونَ أَنْ
تَنْكِحُوهُنَّ فَذَا لَيْتَ هَذَا الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ
الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَيَتَاهَا ذَوَاتُهَا فَأَشَدَّكُمْ فِي
مَالِهِ حَتَّى فِي الْعِدَّتِ فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا

عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ كَيْ تَقْبَلَ قَرِيبٌ هُوَ
اللَّهُ إِلَيْهِ تَوَكَّلْ مَا تَعْلَمُ وَأَلْبَسْ مَا تَعْلَمُ وَاللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْلَمُ (آیت ۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفع
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھ رہے تھے جب
آپ سَمِعَ اللّٰهُ كُمْنَ حِمْدًا کہا کہ چلے تو مسجد (اور رکوع)
کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عباس بن
ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات
دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ!
کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! تبیلہ مخمر
والوں پر منتفی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے
زمانے جیسا سال کا قحط مسلط فرما دے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ كِتَابُكُمْ
 اورد تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو
 یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار گول رکھو (آیت ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: - وہدوہم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو کہ اپنے مقبار کھول رکھو۔ یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔

وَلَيْسَتُنْفُوتَنَّكَ فِي الْحَسَاءِ كِي تَقْصِرَ
اور تم سے بخودوں کے بارے میں فتویٰ پر چھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا
فتویٰ دیتا ہے اور وہ یزید بن مکران میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم و لکیر کے بارے میں
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشاد ربانی رسولم سے
اور مردوں کے بارے میں فتویٰ پر چھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور
وہ یزید بن مکران میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم و لکیر کے بارے میں کتم انہیں نہیں دیتے
اور ان کا مقولہ ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منع پھر آیت (۱۲) برآں
شخص کے متعلق ہے جس کے پاس یتیم ملے جو اور وہ اسکا مال اخذ وراثت
جو اور وہ ملے اس کے مال میں شریک ہو یہاں تک کہ کجور کے درخت میں
بھی حق وار ہو پس وہ اس سے نکاح نہ کر لیا جائے اور کسی دوسرے شخص

سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہو جائے گا اس لئے اسے دوسرے کیا تو نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

إِنْ أَمَرَ أَكْثَرُكُمْ مِنْ بَعْلِهَا كِتَابُ التَّحْرِيمِ

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے
 آیت ۱۲۸ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شقاق سے
 توڑ پھوڑ اور فساد مراد ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ میں شقاق
 سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے کالمعذوقۃ جو نہ بیوہ
 ہو نہ غلام نہ دالی نظر آئے۔ تفسیر ۱۔ عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ۱۔
 "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ
 کرے ۲۔ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے
 ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر طلاق
 کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ للاق نہ دو اور میں
 اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں
 نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ كِتَابُ التَّحْرِيمِ
 ابن عباس کا قول ہے کہ روزخ کے سب سے نیچے
 والے حصے میں۔ تفسیر ۱۔ زمین دوز راستہ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن
 مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مدلیف
 بن یمن تشریف لے آئے یہاں تک کہ ہمارے پاس کھڑے ہو کر پھر سلام
 کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرت
 سے بہتر تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ
 منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے پس حضرت عبداللہ
 بن مسعود کرائے اور حضرت مدلیف مسی کے الگ کمرے میں جا بیٹھے پھر
 حضرت عبداللہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھی بھی اصرار دھر چلے
 گئے حضرت مدلیف نے میری جانب کھڑی بیسی تو میں نے ان کی خدمت میں
 حاضر ہو گیا تو حضرت مدلیف نے فرمایا کہ میں ان (حضرت ابن مسعود) کے
 بننے سے تعجب میں پڑ گیا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سجدہ یا نفاق ان

وَيَكْفُرُ أَنْ يَدْرِفَ لَهَا سِرًّا جَلًّا فَيَشْرِكُ فِي مَا لَهَا بِمَا
 شَرِكْتَهُ فَيَعْضِلُهَا فَتَرْكُ هَذِهِ الْأَيَاتُ ۝

باب ۶۵۸ قَوْلُهُ وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ
 مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا وَتَالَى
 ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُّدٌ وَأَحْضَرَتْ
 الْأَنْفُسُ الشَّخْ هَوَاهُ فِي الْبَشَى يَحْرِصُ
 عَلَيْهَا كَالْمُعَلِّقَةِ لَا يَهِي إِتْرَ وَلَا ذَاتُ
 تَرْجِيحٍ نُشُوزًا بُغْضًا ۝

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا
 أَوْ إِعْرَاضًا كَالْتِ الدَّجَلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ
 لَيْسَ بِمُسْتَكْبِرٍ مِنْهَا يَرِيْدُ أَنْ يُفْعِلَ بِهَا
 فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَتَرْكُ هَذِهِ
 الْآيَةِ فِي ذَلِكَ ۝

باب ۶۵۹ قَوْلُهُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي
 الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ وَتَالَى ابْنُ عَبَّاسٍ
 أَسْفَلُ النَّارِ نَفَقًا سَرِيًّا ۝

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ
 الْأَسَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلَقَةٍ عَبْدُ اللَّهِ فَجَاءَ حَدِيثٌ
 حَتَّى تَأْمَّ عَلَيْنَا فَكَلَّمَ شَرَفًا لَقَدْ أَنْزَلَ
 الْبَغَاثُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسَدُ
 سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي
 الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ
 وَجَلَسَ حَدِيثُهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ
 عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَاهُ فِي الْبُحَصَا
 فَاتَيْتُهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ مَجْمُوعٌ مِنْ خَيْرِكُمْ وَقَدْ عَرَفْتُ
 مَا قُلْتُ لَقَدْ أَنْزَلَ الْبَغَاثُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا

خَيَّرُونَكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

خَلَقْنَاهُ ثُمَّ تَابْنَا عَلَيْهِ هـ
بَابُ قَوْلِهِ إِنَّا وَحْيُنَا إِلَيْكَ إِلَى
قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسَلِيمَانَ

قُولِهِمْ وَيُؤْتِ سُلَيْمَانَ ذَاكَ الْجَبَلِ الْمُتَوَكِّدَ .

١٤١٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّا خَيْرٌ مِنْ
يُوسُفَ بْنِ مَتَّى .

١٤١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا
فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرُ مَنْ يُؤْمِنُ بِنِ مَتَى فَقَدْ
كَذَبَ -

بِأُذُنٍ قَوْلِهِ يُسْتَفْتُونَكَ قُلِ
اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنَّ أَمْرَهُ كَانَ
لِئْسَ لَكَ وَلَدٌ وَلَكِ أُخْتُ فَلَهَا أَنْصَبُ مَا
بَدَكَ وَهُوَ يَرِيثُهَا إِنْ كُنَّ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ
وَالْكَلَّةُ مَنْ كُنَّ يَبِثُ أَبٌ أَوْ ابْنٌ وَ
هُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَةِ النَّسَبِ -

١٤١٨- حَكَثْنَا سَلِيمَانَ بْنَ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْكَلْبَاءَ قَالَتْ أَخْبَر
سُورَةَ نَذَلَتْ بِرَاءَةٍ وَأَخْبَرَايَةَ نَذَلَتْ بِسُفُوفٍ
قَالَ اللَّهُ يَفْتِيكُمْ فِي الْكَلَاءِ-

الْمَكَّةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا وَاحِدٌ هَاجِرٌ فِيمَا نَقَضَهُمْ
بِنَقْضِهِمُ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ جَعَلَ اللَّهُ تَبَوُّعَ
تَحْيِلُ دَائِرَةِ دَوْلَةٍ وَقَالَ غَيْرُهُ الْإِعْدَاءُ

ان لوگوں میں سے جو کہ تمہارا آپ حضرت کی نسبت بہتر تھے لیکن انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ
 اِنَّا وَحَدَّثْنَا إِلَيْكَ كِتَابَ الْغُفْرِ
 يُولُؤْنَ وَاٰلَهُمْ وَسَلَّمَ (آیت ۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی شخص کے لئے
یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں
حضرت یونس بن متى علیہ السلام سے افضل
ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْغَايِبِ
اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ اللہ تمہیں کلام
میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو تو بے اولاد
ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا حصہ
ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کے اولاد
نہ ہو (آیت ۱۷۶)

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مراد بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کوچ کیا وہ برکت (معدۂ قلوب) ہے اور آخر میں نازل ہوا نبی آیت مد تم سے ختم ہو چکے ہیں تم لو کہ اللہ تمہیں کمال میں پہنچائی دے تاکہ یہ آیت

الْأَعْرَافُ رُكُنًا دِينًا. أَجُودُهُمْ. ان کے مہر المعبودین مراد قرآن کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت یہ ہے کہ تم کسی بات پر نہیں جب تک ثوریت، انجیل اور ہوتسار ہی طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو۔ مَخْصَصَةٌ مَبُوكٌ۔ مَذْأَبُهَا جَنِّ نَافِلٌ قَتْلُ كَرْنِ كَوْرَامِ بَانَا مَسْوَلُ سَقِ كَعِ، گریہ سارے آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ رَشْرَعَتًا وَفَتْحًا رَاسَةً اور طریقہ۔

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ مَخْصَصَةٌ سے مراد مَبُوكٌ ہے۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم عید منا یا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وہ عرفہ کا دن تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب آیت: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا (آیت ۴) نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جود کا روز تھا یا نہیں۔

فَلَمْ تَجِدُوا مَا عَزَمْتُمْ مَوَا کی تفسیر

اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو (آیت ۶) تَيْمَمُوا تَمَّ ارَادَهُ كَرَدَ۔ اَمْتَمْتُمْ قَصَدْتُمْ كَرَدَ لَمْ يَجِدُوا تَمَّ اور تَيْمَمْتُمْ ہم سنی ہیں ابن عباس کا قول ہے کہ لَمْ تَجِدُوا تَمَّ وَالدَّخْلُ فِي دَخَلْتُمْ يَدْعُو الْاَدْمَانَةَ۔ ان چاروں سے مراد کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زجر بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم ہمدان یا زات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے باعث غصہ ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

التَّسْلِيْطُ أَجُورًا هُنَّ مَهْوَرُهُنَّ الْمُهْمِيْمُنَ
الْمُهْمِيْمُنَ الْقُرْآنُ آمِيْنٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ
قَالَ سَفِيَّانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَى
مَنْ لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيْمُوا التَّوْرَةَ
وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُم مِّنْ رَبِّكُمْ
مَخْصَصَةٌ تَجَاعَةٌ مِّنْ أَحْيَا هَا يَعْنِي مَن حَتَمَ
قَتْلَهَا لَا يَبْقَى حَيًّا النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا
ثَرَعَةً وَمِنْهَا جَا سَبِيلًا قُسَّةً۔

بَاب ۶۶۲ قَوْلُهُ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْصَصَةٌ تَجَاعَةٌ۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ هَارِثِ
بْنِ شِهَابٍ قَالَتْ أَلِيَهُودُ لِعَمْرٍاءَ أَنْكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً
لَوْ قَرَأْتُمْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا هَا عِيْدًا أَفَعَالَ عَمَّو
إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزِلَتْ وَآيَةٌ أَنْزِلَتْ
وَأَمِنْ مَا سُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْنَ
أَنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْنَا اللَّهَ يَعْرِفُهُ قَالَ
سَفِيَّانُ قَالَتْ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْرًا
الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔

بَاب ۶۶۳ قَوْلُهُ فَلَمْ تَجِدُوا مَا
تَيْمَمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا تَيْمَمُوا تَعَمَّدُوا اِقْيَنَ
عَامِدِيْنَ اَمْتَمْتُمْ وَتَيْمَمْتُمْ وَاجِدًا وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تَجِدُوا تَمَّ وَالدَّخْلُ فِي
دَخَلْتُمْ يَدْعُو الْاَدْمَانَةَ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْتَةِ أَوْ بِذَاتِ

الْحَبَشِيُّ انْقَطَعَ عَقْدًا فِي فَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَامَةِ وَاقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاقَامَ النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا الْآتِي مَا صَنَعْتَ مَا يَشَاءُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا نَاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسُوا مَعَهُمْ مَاءٌ فَاجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَمَعَ رَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي فَتَدَامَ فَقَالَ حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا تَبْنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ دَجَلٌ يَطْعَمُنِي بِبَيْدِهِ فِي خَاوِرِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً التَّيْمِيمِ فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ مَا هِيَ يَا قَوْلَ بَدَّكَ بِإِلَهِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا ابْنَهُ الْوَلَدِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعَقْدُ تَحْتَهُ

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةُ فِي بَالِ بَيْدِ آدٍ وَتَحَنَّنَ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَاتَاخَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَتَنَى رَأْسَهُ فِي حَجَرِي رَاقِدًا أَكْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَكَذَرِي كَذَّةً شَدِيدَةً وَ قَالَ حَبَسْتُ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فِي الْمَوْتِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نُحْرَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے نہ وہ پانی کی جگہ نہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو بٹھانے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابو بکر صدیقؓ آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو کوج کر کے سے رک دیا۔ جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے لہذا انہوں نے میری کمر کو میں کچھ کا بھی لٹکایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا کہ آل ابو بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں عقیقہ قرار اس کے نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو بیدار کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھادی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے تھے۔ پھر حضرت ابو بکر شریفؓ لائے اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے ٹکارتے ہوئے فرمایا کہ تیرے ہار کی وجہ سے لوگوں کو رکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے سر کے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ کہتے ہیں مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو

لَسْتُ بِمُحَمَّدٍ وَحَصْرَتِ الصَّبِيحُ فَأَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَمَعَهُ
يُوجَدُ فَذَلِكُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ إِلَى
الصَّلَاةِ الْأَيَّ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ
بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا أبا بَكْرٍ
مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ -

جاء ٦٦٢ قَوْلُهُ فَاذْهَبِ أَنْتَ وَ
رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ .

١٤٢٢. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ
عَنْ مَخَارِقَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا
مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ الْيَقْدَادِيِّ وَحَدَّثَنِي
حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ
عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ مَخَارِقَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ الْيَقْدَادِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
لَأَنْقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَافِيلَ لِيُؤْثِرَ
فَإِذْ هَبَّ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَالَا إِنَّا هَاهُنَا مُعَذِّبُونَ
وَلَكِنْ أَمْضِ وَأَنْتَ وَفَحْنُ مَعَكَ فَكَانَتْ سِرِّي
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ
وَكُنِيَ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ مَخَارِقَ عَنْ طَارِقِ
أَنَّ الْيَقْدَادِيَّ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَنَّهُ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ
أُذُنُهُمْ مِنْ الْأَرْضِ الْمَحَارَبَةِ لِلَّهِ الْكَفَرِ بِهَا.

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَافِلَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو سَرَّاجٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا قَالُوا

صبح ہر چکی مکتی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :-
اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو آیت (۱)
چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا :- اے دلِ
الو! یہ تمہاری ہی حرکت ہے۔

قَالُوا لَا تَنْتَ وَرَبُّكَ فَفَاعِلًا إِنَّهُ هُمَا
قَالِدُونَ كَيْ تَفْسِيرُ

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
 کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب بدر
 کے وقت حضرت بلہ گاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے
 یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے۔
 جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ:-
 آپ بائیس اقد آپ کا رب دونوں جا کر طیس ہم میں بیٹھ
 ہیں (آیت ۶۴) آپ تشریف لے چلیں! ہم آپ کے ساتھیوں
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت
 ہوئی۔ دیکھ، سفیان، محارق نے اس کی طارق بن شہاب
 سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی بلہ گاہ میں یہی بات عرض کی تھی۔

انما جزاء الذين يحاربونك في تفسير
وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ایک میں فساد کرتے
پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا موتی
رے جائیں۔۔۔ (آیت ۱۳۳) - الْمَحَارِبَةُ ذِي الْقُرْبَىٰ

سلمان ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ
حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمرؓ بن عبد العزیز کے
پچھلے بیٹے ہوئے تھے کہ (مجلس میں) قسامت کا ذکر شروع
ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا عندیہ پیش کر رہے تھے اور کہا کہ مابقہ
خلفائے قسامت کا قصاص لیا ہے پس انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ قَدْ رُفِعَ
النُّفُورُ وَفِيكُمْ الْأَمْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ نُوِيَ قَسَمُ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا -

**باب ۶۶۷ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا
أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ -**

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَصَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ
وَاللَّهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ
إِلَيْكَ الْآيَةَ -

**باب ۶۶۸ قَوْلُهُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ
بِالْغُفْوِ فِي آيَمَائِكُمْ -**

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ
ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ
بِالْغُفْوِ فِي آيَمَائِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ
وَبِكُلِّ وَاللَّهِ -

۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
النُّضَرِيُّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَخْتِثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ
اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا لَا قَبِلْتُ رَحْمَةَ اللَّهِ وَقَعَلْتُ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ -

**باب ۶۶۹ قَوْلُهُ لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ -**

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس عمر میں
اس انصاری عورت کے اقربا ریت لینے پر رضامند ہو گئے پس رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ نبی ایسے بھی
ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بعبر سے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
جو شخص میرے کہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا تھا تو اس
نے جھوٹ بولا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔
اے رسول! پہنچا دو جو کچھ آمارا گیا تمہیں تمہارے رب کی
طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا

..... (آیت ۶۷)

لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِالْغُفْوِ فِي آيَمَائِكُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ آیت :- اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں
پر (آیت ۸۹) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے
جو بات بات پر بے دہر قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم
کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے
کہ میرے والد کرم حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھا کر اس کے
خلاف کبھی نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے
کفارے کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر
میں دیکھا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہنچیں اس
کی نسبت جھڑپ ہے تو میں نے اللہ کی امانت کو قبول کیا اور وہی کام کیا

لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنَّا فَرْدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا
كَيْسَ مَعْنَانَا فَقُلْنَا لَا نَخْتَصِمُ فَنَهَا عَنْ ذَلِكَ
فَرَحَصْنَا لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَذَرَّجَ الْمَرْكَاةَ بِالنُّوبِ
ثُمَّ قَرَأَ بِهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا
أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

**باب ۶۶ قَوْلِهِ إِنَّهَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ
الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنَّصَبُ
الْأَنْصَابُ يَذُبُّونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ
الَّذِي الْقِدَاحُ لَا يَرِيشُ لَهُ وَهُوَ وَاجِدٌ
الْأَزْلَامُ وَالْإِسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحُ
فَإِنْ نَهَتْهُ إِنَّهَا وَلَنْ أَمَرَتْ فَعَلْ مَا تَأْمُرُهُ
وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحُ أَعْلَدَ مَا بِصُرُوبٍ
يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمَتُ
وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ**

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ
تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةُ
أَشْرَبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابٌ الْعَنْبِ

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هَاشِمٍ
قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ
فَضِيحٍ كَوْنُ هَذَا الَّذِي سَمَوْنَاهُ لَفْظِيخٌ فَلَا فِي
نَهْيِ كَرِاسِي أَبِي طَلْحَةَ رَمَ وَقُلْنَا وَ قُلْنَا
إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمْ الْخَبْرُ فَقَالُوا
مَا ذَاكَ قَالَ حَرِّمَتِ الْخَمْرَ قَالُوا أَهَرِيقُ هَذِهِ
الْقِلَالُ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا دَجَعُوهَا

بمراہ تھے اور ہمارے ساتھ عربیہ زمینیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے
آپ کو رخصت نہ کر لیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے
بعد ہمیں اباحت مرحمت فرمائی کہ تھوڑی سی مدت کے لئے کسی عورت
سے ٹکناج کر لیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی قناعت کی یہ حرام نہ
تھوڑا وہ ستر ہی چیزیں جو ہمارے لئے حلال کیں (آیت ۱۸۷)

بَابُ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْأَنْصَابِ کی تفسیر
شراب اور حوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطان کا نام ہیں
(آیت ۱۹۰)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْأَزْلَامُ سے مراد
قال لیا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی
ہے الْأَنْصَابُ اور نَصَب سے تھان مراد ہیں جن
پر کامز قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب قول کہ لَنْ تَكُنْ
سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع الْأَزْلَامُ ہے
الْإِسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ مگر منہ کا تیر لگنا تو اس کام سے
باز رہتے اور اگر حکم کا لگنا تو اسے کرتے اور یوں تیروں
کے ذریعے اپنی قسمت کا مال معلوم کرتے۔ قسمت اسی ہے
بنا ہے اور اس کا مصدر الْقُسُومُ ہے۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبد العزیز بن عمر بن
عبد العزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت آیت ۹۰ انزل
ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پانی باقی
تھی لیکن انگوڑ کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

عبد العزیز بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب
کے برابر کوئی شراب نہ تھی جس کو فسخ کہا جاتا تھا۔ میں کھجور کو
حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب بلاتا تھا کہ اسی
دردان میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ لوگوں
کی خبر نہیں پہنچی؟ میں نے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے
کہا کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس! یہ شراب
بہارہ۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی

بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ -

۱۷۳۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أَنَا مَعَ
عَدَاةِ أَحَدِ الْخَمْرِ فَقِيلَ لَنَا مِنْ يَوْمِهِ جَمِيعًا
شَهَادَةً وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيرِهَا -

۱۷۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيرُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ
مِنَ الْعَنْبِ وَالْتِمْرِ وَالْعَصَلِ وَالْجَنْطَرِ وَالشَّعِيرِ
وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ لِعَقْلٍ -

بِأَدَبٍ ۖ قَوْلُهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَى
قَوْلِهِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ -

۱۷۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخَمْرَ
الَّتِي أَهْرَيْتِ الْقَضِيَّةَ وَزَادَتْ فِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي
النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ
فَنَزَلَ تَحْرِيرُ الْخَمْرِ فَأَمَرْتُ جَارِيًا فَتَأَذَى فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ أَخْرَجْ فَإِنْ نَظَرْنَا هَذَا الْبَصُوتَ قَالَ
فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَمَّا دِينِي أَوْ أَمَا
الْخَمْرُ فَقَدْ حَرَمَتْ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ فَأَهْرَيْتُهَا
قَالَ فَخَرَجْتُ فِي سَكَنِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَأَنْتَ
خَمْرٌ هُوَ يَوْمُئِذٍ الْقَضِيَّةُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
قِيلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بَطْنِهَا وَتَالَ مَا نَزَلَ اللَّهُ
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا -

بِأَدَبٍ ۖ قَوْلُهُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر نے کے بعد کسی نے پھر شراب لی۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عذراۃ احد کی
صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میلین جنگ
میں قتل ہو کر جاہل شہادت نوش کر گئے۔ یہی وقت کی بات ہے
جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت عمر کو بنی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
منبر پر دورانِ خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو!
بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت
پانچ قسم کی ہوتی تھی، یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد
اور جو کی۔ یاد رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو
نازل کرے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا كَيْفَ
تَفْسِيرُ
جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں
نے کچھ جبکہ وریں اور نیک رہیں راہیت ۱۹۳ -

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ شراب پہنچائی گئی وہ فضیخ تھی اور عہد نے ابوالنعمان سے
یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابوطالب کے دولت کدے پر
ہیں (حضرت انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل
ہو گئی پھر ایک نذکر نے طے کو سنائی کہ یہ حکم فرمایا گیا حضرت ابوطالب نے
فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور دروازہ کھولا
کہ سنائی دیں نذکر رہا ہے کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے انہوں نے مجھ
سے فرمایا کہ اسے پھینک دو حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ روز منورہ کے گئی
کہ چوں میں اس روز شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ نامی شراب زیادہ
استعمال کی جاتی تھی بعض لوگوں (رسولوں) نے کہا کہ مسلمانوں کے
جواز دار سے گئے ہیں انکے شکوک میں تو شراب تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں
جو کچھ انہوں نے کچھ جبکہ وہ تھیں اور نیک رہیں راہیت ۱۹۳ -

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُوهَا كَيْفَ تَفْسِيرُ

اِنْ تُبَدِّلْ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

١٤٣١- حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا إِبْنُ حُدَّ شَايِبَةَ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا
قَطْرًا قَالُوا تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا
بِكَلِمَتِكُمْ كَثِيرًا قَالَ تَغْضَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ حِينٌ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ إِنْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا
تَسْأَلُونَا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تَبَدَّلَ كَلِمَتُكُمْ تَسْأَلُكُمْ زَادَهُ
النَّصْرُ وَزَادَهُ بَنُو عَبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ -

١٤٣٥- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو
النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزِيِّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً يَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ
أَنْتَى وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتَهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ
اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بَدَأَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ حَتَّى تَفْرَغَ
مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا-

بَابُ ٢٤٢ - قَوْلُهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ
وَلَا سَابِئَةٍ وَلَا رَمِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَإِذْ قَالَ
اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَإِذْ هَاهُنَا صِلَةُ الْمَائِدَةِ
أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيْقَةٍ
بَابِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيْدٍ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ حَبِيرٍ
يَقَالُ مَا دَفَنِي يُمِيْدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِ
مُسَوِّقُكَ مُيْمَنُكَ -

٤٣٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ

حضرت احسن بنی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ فرمایا سو
کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو یقیناً تم بہت کم سنتے اور بہت زیادہ
دستے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے
چہروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز آنے لگی پھر ایک آدمی نے
دریافت کیا کہ حضور! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم لاں ہے
اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ
بذراہو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (آیت ۱۰۱)
نظر اور روح بن عبادہ نے بھی اس کی شعبہ سے رہایت
کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ منافقین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنسی مذاق کے طور پر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اودھنی گم ہو گئی ہے، بتائیے میری اودھنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر عطا ہر کی جا میں تو تمہیں بری لگیں۔۔۔ (آیت ۱۰)

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ كَتَقْرِيرِ

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کہ کون کونسا کلمہ اور نہ بجا اور نہ وسیلہ اور نہ حامی
 (آیت ۱۰۳) وَإِذْ قَالَ اللَّهُ مِّنْ لَّدُنْكَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ إِنِّي جَاعِلٌ فِى هٰذَا نَبِيًّا
 ہے اور اذ بطور مسلمہ۔ اُنْمَا لَزَّكَ اَصْلٌ مِّنْ مَّفْعُولٍ ہے جیسے
 كَيْفَ شِئْتَ رَاضِيَةً اور تَطْلِيْقَةً بَآئِنَةً اور اس کا
 مطلب ہے کہ جو فائدہ یا بھلائی اس کے نتیجے میں حاصل کی جیسے کہتے ہیں مَا كُنْتُ
 بِمُتَّقِيٍّ اِنْ لَمْ يَكُنْ لِيْ قَوْلٌ ہے کہ هَتَوَضَّعْتُكَ سے مراد ہے تَخَفَّاتِ دُورِ لَكَ
 ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ
 حجرہ درہ درہ دینے والی اذ مٹی ہے جس کا دودھ دھنوں کے نام پر
 بھول دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دے۔ مائتہ وہ حال اور

جس کو کافر اپنے خداوند کے نام پر پھوٹا دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادنے
 تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو گھم میں دیکھا وہ دونوں میں
 اپنی اتوں کو گھسیٹ رہا تھا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے بجا پھوٹنے کی رسم
 سب سے پہلے جاری کی تھی۔ ویدائس بن بیاہی اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی دفعہ
 اونٹنی بنی اور دوسری دفعہ بھی، یہی ایسے جانوروں کو کافر اپنے اتوں کے نام
 پر پھوٹا دیتے تھے جبکہ متواتر دو بارہ بچے جنسی اور درمیان میں کوئی تر نہ ہونے
 عام اس فراڈ کو کہتے جس کے متعلق مالک ایک تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے
 اتنے بچے درکار ہیں جب مطلوب تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں
 کے نام پر پھوٹا دیا جاتا اور اس سے بار بار دہی کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر
 کوئی بھی چیز چڑھا دیتے تھے اور اسے حاکمی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب، زہری
 سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن ابی ہاد
 ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کوفی، احسان
 بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا
 کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں
 نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انٹریوں کو
 گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے ساثر (سائد)
 پھوٹنے کی رسم جاری کی تھی۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا فِي تَفْسِيرِ

پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھنا تھا اور ہر چیز
 تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم میرے
 حضور اللہ تعالیٰ کی بات گاہ میں یوں حاضر کے سوا دوسرے کو براہنہ پانگے صم اور

الَّتِي يَنْتَعِدُ دَرَّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْكُمُهَا أَحَدٌ
 مِنَ النَّاسِ وَالنَّاسِ كَانُوا يَسْتَبُونَهَا لِأَهْلِيهِمْ
 لَا يَحْمِلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرًا
 عَامِرًا خُزَاعِيًّا يَجْرُ قُصْبَةً فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلُ مَنْ
 سَلَبَ السَّوَابِيبَ وَالْوَصِيلَةَ الثَّاقَةَ الْبَكْرُ بَكْرُ
 فِي أَوَّلِ يَتَارِحِ الْإِبِلِ ثُمَّ تَشَى بَعْدُ يَأْتِي ذَكَائِرًا
 يُسَبِّحُونَهُمْ بِطَوَاغِيَّتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ أَحَدًا هَا
 بِالْأَخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذِكْرٌ وَالْحَامُ فَحَلَّ الْإِبِلِ
 يَضْرِبُ الْقَرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَطَعِي ضَرَابَةً
 وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفُوهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ
 يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَوَّاهُ الْحَارِثِيُّ وَقَالَ أَبُو
 الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
 سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَ
 نَدَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ
 يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجْرُ قُصْبَةً
 وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَلَبَ السَّوَابِيبَ۔

بَابُ ۲۴ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

قَادِمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ
 عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
 الْمُعِيزَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ
 جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ
مَخْضُومُونَ إِلَى اللَّهِ حَقًّا عُرَاةٌ غُرْلًا ثُمَّ قَالَ
كَمَا بَدَأْنَا أََوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًّا عَلَيْنَا أَنَا كُنَّا
فَاعِلِينَ إِلَىٰ أَخِرِ الْأَيَّةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرَىٰ أَفَلَ
الْخَلْقِ يَكْفِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمَ أَلَا وَ
إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي يَمْوُحُونَ بِهِمْ ذَاتِ
الْشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصِيبَانِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا
تَذَرُنِي مَا أَحَدٌ لَوْ بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَا دُمْتُ فِيهِمْ
فَلَمَّا تَوَقَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ
إِنَّ هَؤُلَاءِ كَمِيزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ
مُنْذُ قَاتَلْتَهُمْ -

پھر حضرت کے ہو گئے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جیسے ہم نے تمہیں پہلی دفعہ
پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ سوائے ذمہ پر دلدہ ہے جو ہم
نے پیدا کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں ہم
پسند کیا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبر دانا ہو جاؤ کہ پھر میری امت
کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ میں
کہوں گا، اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم
کہ تمہارے بعد یہ کیسے گل کھلائے رہے، پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک
نیک بندے (حضرت موسیٰ) نے کہا: اے اللہ میں ان پر مطلع تھا جب تک
ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور
ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱) پس کہا جائے گا کہ
جیسے ہی تم ان سے جدا ہو گئے یہ اسی وقت مرتد
ہو گئے تھے۔

و: اس حدیث کے علاوہ اسی جلد کی حدیث ۸۵۱ میں بھی یہی واقعہ مذکور ہے کہ مسلمان کہلانے والے کچھ افراد کو فرشتے ہانک کر جہنم
کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کو جہنم میں کیوں لے جا رہے
ہو۔ جبکہ یہ تو میرے ہیں، فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا۔ آخر میں بتا دیا کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ ان احادیث سے
بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے بلکہ آپ کو تو
قیامت تک بھی تمام انسانوں کے متعلق یہ علم حاصل نہیں ہوگا اور پھر کہتے ہیں کہ اگر قیامت میں بھی آپ کو یہ علم حاصل ہو گیا ہوتا تو ان احادیث کے
بموجب بعض مرتدوں کو اپنے ساتھی نہ فرماتے۔ ان حضرات کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرتدوں
کو بے خبری کے باعث اپنے ساتھی نہیں کہیں گے بلکہ اس وجہ سے کہیں گے کہ دنیا کے اندر وہ مرتد ہونے کے باوجود مسلمانوں میں پلے جے رہے
بلکہ مسلمانوں کے چودھری بنتے رہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر ملے جھگت کے ساتھ اپنے آپ کو بہت اُدبچھا اور نہایت خوشنما نقاب
سے مزین کر کے اپنے دل غرض کرتے رہے تھے لہذا قیامت میں حضور انہیں جلائے کی خاطر اپنے ساتھی کہیں گے۔ اتنی کہلاتے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے یا اور کسی سے خبر بتانا اور حقیقت مقام معلوم ہوتی ہے خبری کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان کہلانے
والوں کو اپنی امداد اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی معرفت معاف فرمائے، آمین۔

إِنْ تَعَذَّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ كِتَابُ

اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بخش
تو ہی غالب حکمت والا ہے (آیت ۱۱۸)۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بروئے حسرت بارگاہِ خداوندی میں آنکھ کر لیے

بَابُ ۶۷ قَوْلُهُ إِنْ تَعَذَّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ
عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ -

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيقَةَ بْنُ الْعَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ

بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَخْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُوْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّهَالِ فَأَتَوُكُلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الْقَالِمُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ نَهْيًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

جاؤ گے، اس وقت کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے بندے و حضرت پیغمبر کے کہا کہ وہ اود میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا جب کوئے مجھے اٹھایا تو وہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۸، ۱۱۹)

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

سورة الانعام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَنَّهُمْ مَعَذَرَتُهُمْ
مَعَذَرَاتُ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكُفْرِ
وَعَيْرُ ذَلِكَ حَمُولَةُ مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا
وَلَلْبَنَاءُ لَشَبَهًا يَنَازُونَ يَتَبَاعَدُونَ تَبَسُّلُ
تَفَضُّحُ أَبْلُوا أَفْضَحُوا يَأْسُطُوا أَيْدِيَهُمْ
الْبَسُطُ الْفَضْرِبُ اسْتَكْرَمْتُ أَضَلَلْتُ
كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ
ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ
وَالْأَوْتَانِ نَصِيبًا أَكَنَّهُ وَاحِدُهَا
كَعَنَاءُ أَمَا اسْتَمَلْتُ يَعْنِي هَلْ
تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ أَوْ أَتَى فَلَمْ
تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحَلِّلُونَ بَعْضًا مَسْفُوحًا
مُفْهَرَقًا صَدَاتِ أَعْرَضَ أَبْلُوا أَوْ لَبُوا
وَأَبْلُوا أَسْلَمُوا سُرْمِدًا دَانِيًا اسْتَهْوَتْهُ
أَضَلَّتْهُ يَمْتَرُونَ يَشْكُونَ وَتَرَصَّعُوا
أَمَا الْيَقْدُ الْحَمْلُ أَسَاطِيرُ وَاحِدُهَا
أُسْطُورَةٌ وَأَسْطَانَةٌ وَهِيَ التَّرَهَاتُ الْبِاسَاءُ
مِنَ الْبَاسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ بِجَهْرَةٍ
مُعَايَنَةُ الصُّورِ جَمَاعَةً صُورَةٌ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ
وَسُورَةٌ مَلَكُوتٌ مَلَكٌ مِثْلُ رَهْبُوتٍ
خَيْرٌ مِنْ رَحْمُوتٍ وَيَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ فتنہ تھوڑے سے مراد ان کا عند بیان کرنا ہے۔ معذرت شایع وہ ہیں خود دوسری چیزوں کا سہارا یعنی ہیں۔ حمولہ جن پر بوجھ لاداجاتا ہے۔ دَلَّيْسَتْ ادر ہم ضرور شبہ ڈال دیں گے۔ يَنَازُونَ دور رہتے ہیں۔ تَبَسُّلُ ذیل و خواہ کرنا۔ أَبْلُوا ذیل کے لئے، ہلاک کیے گئے۔ يَأْسُطُوا أَيْدِيَهُمْ اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے تبسُّلُ مراد مارنا ہے اسْتَكْرَمْتُ تم نے گمراہ کیا کہتے ہی انسانوں کو ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ انہوں نے زہنی کھیتی میں ایک حصہ عدا کا اور ایک حصہ شیطان ادا اپنے بتوں کا رکھا۔ أَكَنَّهُ پردہ اس کا مفرد کنائ ہے سَأَمَّا اسْتَمَلْتُ یعنی کیا یہ نرا در مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں یا پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں مقرر کرتے ہو؟ مَسْفُوحًا بتا ہوا۔ صَدَاتِ اُس سے منہ پھیرا۔ أَبْلُوا ہلاک کیے گئے۔ ذیل کیے گئے۔ تَرْهَبُ ہمیشہ رہنے والا۔ اسْتَهْوَتْ اُس کو گمراہ کر دیا اُس کو پھینک دیا۔ يَمْتَرُونَ تم شک کرتے ہو۔ وَتَرَصَّعُوا ٹیٹ و قرورہ بوجھ جو جائز پر لاداجاتا ہے۔ اَسَاطِيرُ فضول تھے کہانیاں۔ اس کا واحد اسْطُورَةٌ اور اسْطَارَةٌ ہے۔ اَلْبُؤْسُ اُس سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔ یہ اَلْبُؤْسُ سے نکلا ہے۔ بِجَهْرَةٍ علانیہ، کھلم کھلا۔ اَلْقَوْلُ یہ صُورَةٌ کی جمع ہے جیسے صُورَةٌ کی جمع سُوْرٌ ہے۔ مَلَكُوتٌ بادشاہی جیسے رَهْبُوتٌ رَحْمُوتٌ سے بہتر ہے اور تَرْهَبٌ تَرْحَمٌ سے بہتر ہے۔ عَجَى اندھیرا چھایا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا شُبَّانُ یعنی حساب۔ بعض

لے یہ بھی کہا ہے کہ مٹھان سے شیطان پر پھینکنے والے
نیر اور کنگریاں مراد ہیں۔ مشتقر والد کی پشت میں -
مشتقر ذریعہ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنُوْا غَمَّهَا، محوشہ -
قِنُوْا اُن کی جمع ہے۔ قِنُوْا اُن کی طرح ہے جیسے قِنُوْ
کی جمع قِنُوْا اُن ہے۔

وَعِنْدَكَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں
(آیت ۵۹) یا کچھ چیزیں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں) -
بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُناتنا ہے جنہ
اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان
نہیں جانتی کہ کل کیا کماٹے گی اور کوئی جان نہیں جانتی
کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جانتے والا بتانے والا
ہے (سورہ لقمان، آیت ۴۲)۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ کے تفسیر

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے سے...
(آیت ۶۵) یَلْبِسْكُمْ تہیں ملادے، غلط ملط کر دے۔ یَلْبِسُوا
ملے۔ یہ دونوں البتاس سے نکلے۔ شیعا فرقے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت :-
تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے
(آیت ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا مانگی :- اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا
ہوں۔ جب فرمایا :- یا تمہارے پیروں کے نیچے سے
تو دعا مانگی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ
حصہ نازل ہوا :- یا تمہیں بھڑا دے مختلف گمراہی کے
اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے :- اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب پکڑا ہے، یہ آسان ہے۔

مَنْ أَنْ تَرْحَمَ جَنَّ أَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللَّهِ
حُبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُبَانًا مَرَاهِي
وَرَجُومًا لِلشَّيْطَانِ مَسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَ
مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقِنُو الْعِدْقُ وَالْإِيمَانُ
قِنُوَانٌ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنُوَانٌ مِثْلُ مِثْلٍ مِثْلُ
وَصِنُوَانٍ -

بَابُ ۶۷ قَوْلُهُ وَعِنْدَكَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ -

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنْ اللَّهُ عِنْدَكَ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُزِيلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي
الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ خَبِيرٌ -

بَابُ ۶۸ قَوْلُهُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَلَّا مِنْ قَوْلِكُمْ الْآيَةُ يَلْبِسْكُمْ يَخْلُطُكُمْ مِنَ الْإِنْسَانِ يَلْبِسُوا يَخْلُطُوا شَيْعًا فِرْقًا -

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْبَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ
أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَلَّا مِنْ قَوْلِكُمْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْحُلِكَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
أَوْ يَلْبِسْكُمْ شَيْعًا فِرْدًا يَلْبِسْكُمْ بِأَسْ بَعْضِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
أَهْوَنُ هَذَا أَيْسَرُ -

بَاب ۶۷۸ قَوْلُهُ لَمْ يَلْسُوا اِيْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ

۱۷۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
ابِرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ لَمْ يَلْسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اصْحَابُهُ
وَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلَمْ فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ

بَاب ۶۷۹ قَوْلُهُ وَ يُونُسَ وَ لُوطًا
وَ كَلَّا فَضْلَنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
ابِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرٍو يَنْبَغِي
اَبْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ
اَبْنِ مَثَى

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبِرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْنٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ
اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنَ مَثَى

بَاب ۶۸۰ قَوْلُهُ اُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى
اللَّهُ يَهْتَدُوا اِهْمُ اقْتِدَا

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اِبِرَاهِيْمَ بْنَ مُوسَى اَخْبَرَنَا
هَشَامُ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي
سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَأَلَ
ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهُ هُوَ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا
وَوَهَبْنَا اِلَى قَوْلِهِ يَهْتَدُوا اِهْمُ اقْتِدَا ثُمَّ قَالَ
هُوَ مِنْهُمْ رَأَى بَزْدًا بْنَ هَارُوْتٍ وَ مُحَمَّدًا بْنَ

وَلَمْ يَلْسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ كِي تَفْسِير

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت
نہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی آمیزش ہمیں کی
(آیت ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے
ایسا کون ہے جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سرزد نہیں ہوتا
اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔۔۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم
ہے (سورہ لقمان، آیت ۱۳)۔

كَلَّا فَضْلَنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ كِي تَفْسِير

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ۸۶)۔
ابو العالیہ نے حضور کے چچا زاد یعنی حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ
میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں
(یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی
دوسرے نبی کی توبہ ہو)۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم اس کے بندے کے لئے میرے متعلق یہ
کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام
سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

فِي هَذَا اِهْمُ اقْتِدَا كِي تَفْسِير

یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم انہیں کی راہ چلو
سلمان احوول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورۃ حق
میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے ان آیات کی
تلاوت فرمائی:۔۔۔ وَ وَهَبْنَاكَ..... فَيَهْدَا اِهْمُ اقْتِدَا
(آیت ۸۴ تا ۹۰) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے
ہیں۔ یزید بن ہارون، محمد بن عبید، اسلم بن یوسف، عوف، مجاہد

عَبِيدٌ وَ سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَامِرِ عَنْ
مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ تَبَيَّنَ لِي أَنَّ اللَّهَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَنُ أَمْرٍ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ -

باب ۶۸۱ قَوْلُهُ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا
حَرَمًا كُلِّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَمًا عَلَيْهِمْ شَحُومُهُمَا الْآيَةُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِي ظُفْرٍ الْبَعِيرُ وَ
وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمُبَعَّرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوا
صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هَذَا تَبَيَّنَّا هَادُوا
تَابِعًا -

۱۴۴۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءُ
سَبَّحْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَبَّحْتَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ لَنَا حَرَمُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ شَحُومُهَا جَمَلُوهَا لَنَا بَعُورُهَا فَكَلَّوْهَا
وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ سَبَّحْتَ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۶۸۲ قَوْلُهُ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ -

۱۴۴۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَلَا شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَ
لِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَبَّحْتَكَ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ
وَكَيْلٌ حَفِظَ وَمُحِيطٌ بِهِ قَبْلَ جَمْعِ تَبْيِيلِ
وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضَرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلِّ ضَرْبٍ

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ
دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان
انبیائے کرام کے راستے پر جانے کا حکم فرمایا گیا -

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا وَاحْرَمَتَا كَيْ تَفْسِير
اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناحیہ والا جانور اور مکئی اور بکری
کی چربی ان پر حرام کی روایت ۱۴۴۶ - ابن عباس کا قول ہے کہ
ذی ظفر سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ انھوں نے اس سے وہ استثنیٰ
مراد ہیں جن میں فطرہ رہتا ہے۔ ان سے دوسرے کا قول ہے کہ
ہاڈو سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ ہڈنا
اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ ہڈنا توبہ کرنے والے -

حضرت عمار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں
کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی
تو وہ اسے پگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور
کھاتے رہتے - نیز اس کی ابو عاصم، عبد الحمید، یزید،
عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے -

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ كَيْ تَفْسِير

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا
کوئی نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش
(بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ
کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں ہے
اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے - میں (عمر بن مرق) نے
حضرت ابو داؤد سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا
ہاں میں نے سنا، کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا ہاں -

مِنْهَا قَبِيلٌ زُحْرِبَ كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَتُهُ وَشَيْئَتُهُ
وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُحْرِبٌ وَجَرَتْ جِجْرُ حَرَامٌ
وَكُلُّ مَسْرُوعٍ فَهُوَ جِجْرٌ مَخْجُورٌ وَالْجِجْرُ
كُلُّ بَنَاءٍ بَنِيَّتُهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ
الْخَيْلِ جِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ جِجْرٌ وَجَبِي
أَمَّا الْجِجْرُ فَمَوْضِعٌ تُودَى وَمَا حَجَرَتْ عَلَيْهِ
مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ جِجْرٌ وَمِنْهُ سَبِي حَطِيمٌ
الْبَيْتُ جِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَخْطُومٍ
مِثْلُ قَبِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَقْلَحْ جِجْرًا لِيَمَامَةٍ
فَهُوَ مَزْلٌ -

۶۸۲ - قَوْلُهُ هَلُمَّ شَهَدَاكُمْ
لُغَةُ أَهْلِ الْجَزَارِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَ
الْإِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ -

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا
أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا
فَإِذَا رَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ
حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا كَمَا تَكُنْ أَمِنَتْ
مِنْ قَبْلُ -

۴۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَتَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا
طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَ
ذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ
الْآيَةَ -

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قبیل یہاں تحفیظ
اور تحفیظ کے معنی میں ہے۔ قبیل سے ہر قسم کا غلاب مراد ہے
اس کا واحد قبیل ہے۔ زحرب ہر وہ چیز جو دیکھنے میں
خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حرث بھڑ ہر وہ چیز جو
حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعبیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل
کو بھی بھڑ کہتے ہیں۔ البھڑ قوم شہر کی بستی کا نام بھی ہے جس
زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی بھڑ ہے۔ بیت اللہ کے
حطیم کو بھی بھڑ کہا جاتا ہے گویا وہ تحطیم سے مشتق
ہے جیسے قبیل مقتول سے اور بھڑ ایمانتہ ایک
سکان کا نام ہے۔

هَلُمَّ شَهَدَاكُمْ تفسیر
هَلُمَّ اہل حجاز کی زبان واحد ثنیۃ اور جمع سب کے
لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس
وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے
طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا
ہوا دیکھ کر سارے ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا
کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے
ایمان میں کوئی مصلحتی نہ کما لی تھی (آیت ۱۵۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس
وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے
طلوع نہ ہو جائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہو گا تو
اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان
لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :-
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ - (آیت ۱۵۸)

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيشَا الْمَالِ
 الْمُتَعَدِّينَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَقَبًا
 كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمُ الْفِتَاحُ
 الْقَاضِي أَفْتَحَ بَيْنَنَا اثْنَيْنِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا
 رَفَعْنَا إِنْجَسَتْ إِنْجَسَتْ مَتَبَرُ
 خُسْرَانٍ ابْنِي أَحْزَنُ تَأْسُ تَحْزَنُ وَ
 قَالَ غَيْرُكَ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ
 يَقُولُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ
 أَخَذَ الْخِصْفَاتِ مِنْ قَرْنِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَاتِ
 الْوَرَقِ يَخْصِفَانِ الْوَرَقِ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ
 سَوَاتِيهَا كَنَاءَةً عَنْ تَرْجِيهِمَا وَمَتَاعٍ إِلَى
 حَيْثُ هُمَا إِلَى الْإِقْيَامَةِ وَالْحَيِّينَ عِنْدَ الْعَرَبِ
 مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يَحْصِي عَدَدُهَا الرِّيشَا
 وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللَّبَاسِ قَبِيلُهُ
 جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ إِذَا رَكُوا اجْتَمَعُوا وَمَشَقَّ
 الْإِنْسَانِ وَالذَّاتِ كُلُّهُمْ يَسْتَشِي سُمُومًا
 وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخَرَاهُ وَقَبْلُهُ
 وَأَذَنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِخْلِيلُهُ غَوَاشٍ مَا عَشَرُوا
 بِهِ نُشْرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا أَقْلِيلًا يَغْنُو عَيْشُوا
 حَقِيقَتِي حَقِيقَتِي اسْتَرْهَبُوا هُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ
 تَلَقَّفَتْ تَلَقَّفَتْ طَائِرُهُمْ حَظَّهُمْ طَوْقَانٍ مِنَ
 السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطَوْقَانُ
 الْقَتْلُ الْحُمَانُ يَشْبَهُ صِفَارَ الْحَلَمِ عُرُوشُ
 وَعَرِيشُ بِنَاءٌ سَقَطَ كُلٌّ مِنْ تِدَامٍ فَقَدْ
 سَقَطَ فِي يَدَايِ الْأَسْبَاطِ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 يَعْدُونَ فِي السَّبَبِ يَعْدُونَ لَهُ يَجَاوِزُونَ

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 ابی کہا جس کا قول ہے کہ ریشا سے مال مراد ہے۔ الْمُتَعَدِّينَ
 دوا اللہ دوسرے کاموں میں مدد سے بڑھنے والے۔ عَقَبًا اُن کے
 مال کی کثرت ہو جانا۔ اَلْفِتَاحُ فیصلہ کرنے والا۔ اِفْتَحَ بَيْنَنَا
 ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نَتَقْنَا ہم نے اٹھایا، بلند
 کیا۔ اِنْجَسَتْ آہستہ آہستہ چھوٹ نکلا۔ مُتَقَبَّرٌ نقصان،
 اسی افسوس کدوں۔ تَأْسُ تو نے تم کھایا، افسوس کیا۔
 دوسرے حضرات کا قول ہے کہ
 تجھے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا؟ یَخْصِفَانِ ہتھوں کو آپس
 میں ایک دوسرے کے مائل ہو کر۔ سَوَاتِیہا یہ دو لڑائیوں کی
 شرمگاہوں سے کہنا یہ ہے۔ مَتَاعٍ الی جہنم یہاں قیامت
 تک ملاوٹ ہے۔ الرِّيشَا ادرائش ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس
 قبیلہ اس کے سامنے شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ اَدَارُکُوا
 سب سمجھ ہو جائیں گے۔ انسان ادر جائز سب کے مساموں
 کو سمجھتا ہے اور اس کا واحد تم ہے یعنی آنکھیں، تنہا منہ
 کالوں ادر ہے آگے کی شرمگاہوں کا رین میں ہی شمار ہے۔
 غَوَاشٍ غلات۔ کثراً بکھرے ہوئے۔ نَكِدًا غفور۔ یغفلوا
 زندگی گزار دی۔ حَقِيقَتِي حق ہونا۔ اسْتَرْهَبُوا هُمْ ذلک
 وجہ سے۔ تَلَقَّفَتْ لقمہ بنا لے گا۔ طَائِرُهُم ان کا حصہ، اُن کی
 قسمت۔ طَوْقَانِ سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے
 ہیں۔ اَلْقَتْلُ پیچھے پڑنا، چھوٹے کیڑے۔ عُرُوشُ ادر عرش
 عمارت۔ سَقَطَ طائرہ کوئی مرنا دم ہونو کہتے ہیں فَتَدَا سَقَطَ
 فِي يَدَايِ . . . الْأَسْبَاطِ بنی اسرائیل کے قبیلے يَعْدُونَ
 فِي السَّبَبِ مدد سے تجاوز کرتے تھے۔ فَتَدَا پانی کے
 ادر نہیرتے ہوئے۔ بَشِشٌ سخت۔ اَخْلَلَ بیٹھا پیچھے ہٹ
 گیا سَسْتَدَارُ جھٹھو۔ ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے
 جو جاسے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاتَاهُمْ

اللہ من حیث لَمْ یَحْتَسِبُوا اجْتَنِبُوا سَبْعَ
 جَمْعَاتٍ ۝۹۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری
 کی۔ یَزَعَنَّا کے لئے بہکائے۔ طیف اور طائف
 شیطانی دوسو۔ یَمْدُ وَنَعْمَ۔ وہ خوبصورت کر کے
 دکھاتے ہیں۔ نَحْفَتُہ اور نَحْفِیْنُہ دونوں الّا خفاء
 سے ہیں۔ بمعنی ڈر۔ الاصل کا واحد آفین ہے۔
 جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں،
 جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مُبْکَرَةٌ وَ
 اٰخِرَةٌ۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ

تم فرماؤ میرے رب نے نیچے حیاتیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۳۲)
 عمر بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو داؤد سے

دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور اسے
 مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے
 تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرمادیا اور
 اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز زیادہ نہیں
 اسی لئے تو اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا كَتَبْنَا

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اگے کے کلام فرمایا۔
 عزیٰ کی اسے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں، فرمایا لو مجھے
 ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ، اُتر اپنی جگہ پر بٹھارے اور عنقریب
 تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور دکھایا اسے پاش پاش
 کر دیا اور موسیٰ گرا بیٹھ پھر جب ہوش ہوا ابولا پاکی ہے تجھے جس تیری طرف جوج
 لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۱۲۳)۔ ابن عباس کا قول
 ہے کہ اُپنی بے مراد ہے مجھے اپنا دیدار عطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا

تَعْدًا تَجَاوَزَ شَرَّهَا شَوَارِعَ بَيْتَيْنِ شَدِيدًا
 أَخْلَدَ قَعْدًا وَتَقَاعَسَ سَنَدًا رَجَعْنَا تَمِيمًا
 مِنْ مَّا مَنَّهُمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى قَاتَاهُمَا اللَّهُ مِنْ
 حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ حِقَّةٍ مِنْ جُنُونٍ
 فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمْرَبَهَا الْحَمَلُ فَاتَمَّتْهُ
 يَنْزَعَنَّكَ يَسْخَفَنَّكَ طَيْفٌ مُلَمٌّ بِهِ لَمَّ
 وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمْدُ وَنَهْمٌ يَزِيدُونَ
 وَخِفَتُخُونًا وَخَفِيَّةٌ مِنَ الْخَفَائِدِ وَالْأَصَالُ
 وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَّا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ
 كَقَوْلِهِ مُبْكَرَةٌ وَأَصِيلٌ۔

بِأَمْرِ ۝۸۴ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ اِنَّمَا

حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۝۸۴۔
 حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ
 قُلْنَا إِنَّكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ
 وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمُدْحَاةُ مِنَ اللَّهِ قُلْنَا إِنَّكَ
 مَدَحَ نَفْسَهُ۔

بِأَمْرِ ۝۸۵ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ

لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ ارْنِي أَنْظُرَ
 إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ
 فَإِنْ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى
 رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا
 فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَنكَ ثُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا
 أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَعْطَانِي۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

وہ کہنے لگا، اے محمد! مجھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری مجھے
 لہجہ بخاری ہے، آپ نے فرمایا، اے بلال! وہ اسے بلالیا۔ آپ نے فرمایا
 تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ وہ انصاری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ!
 میں یہودی کے پاس سے گزرا ہوا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ
 قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو ساری قوم بصرہ سے چن لیا
 ہے، میں نے دل میں کہا کہ یہ تو محمد مصطفیٰ پر بھی فضیلت ہے رہا ہے، لہذا
 مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے
 انبیائے کرام میں سے کسی فرد پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ قیامت کے روز
 جب سارے انسان بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں
 آؤں گا، ایک دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے
 ہیں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا موسیٰ بیہوشی
 کے پہلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

الْمَنِّ وَالسَّلَوى کی تفسیر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی ایک سفیدی محمد بنی بات ہے جو برسات
 کے روزوں میں آگتی ہے، من کی قسم ہے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے
 لئے شفا بخش ہے۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ کی تفسیر

تم فرمادے لو گویا میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں
 اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلالے
 اور مالے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اس کے رسول ہے پھر مجھے غیب بتانے
 والے پر کہ اللہ اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی
 غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (آیت ۱۵۸)۔

ابو ادريس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر راہ

رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 حضرت عمر فاروق کے درمیان بھگڑا ہو گیا۔ حضرت ابو بکر نے
 حضرت عمر کو ناراض کر دیا۔ تو حضرت عمر صفی کی حالت میں ان کے
 پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابو بکر بھی ان کے پیچھے چلے گئے
 اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ
 الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ
 أَصْحَابِكَ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ
 ادْعُوهُ فَلَدَعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتُمْ وَجْهَهُ قَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ
 يَقُولُ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ
 وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذْتُ بِنِي غَضَبَةً فَلَطَمْتُهُ قَالَ
 لَا تَخَيَّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونُ أَدْلَ مَنْ يَفِيقُ فَإِذَا أَنَا
 بِمُوسَى أَخَذْتُ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا
 أَدْرِي أَفَأَن قَبْلَ أَمْرٍ جَزَى بِصَعْقَةِ الطَّوْرِ

باب ۶۸۴ قَوْلُهُ الْمَنِّ وَالسَّلَوى

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلْبَاءُ
 مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ

باب ۶۸۵ قَوْلُهُ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
 رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ
 فَأَمَّا بِلِلَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيُّ الْأَرْحَمُ الَّذِي
 يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَأَتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ
 تَهْتَدُونَ

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ
 حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ
 اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ الْخَوْلَافِيُّ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ

وَعَمْرٍاءَ فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ عَمَّا أَفْصَرَتْ عَنْهُ عَمْرٌ مُعْصِبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى افْتَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَاقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ عَامَرَ قَالَ وَتَدَامَعَهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَاقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذِبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ غَاثٌ سَبَقَ بِالْخَيْرِ -

بَابُ ۶۸۹ قَوْلُهُ وَقُولُوا حِطَّةً

۵۳۱- حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سَجْدًا وَقُولُوا حِطَّةً تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَلُوا فَادْخُلُوا يَرْحَفُونَ عَلَى آسَاتِهِمْ وَقَالُوا حِطَّةً فِي شَعْرَةٍ -

بَابُ ۶۸۹ قَوْلُهُ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابو بکر وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ دروازہ تو کسی نے کھول دیا ہے کہ بیان ہے کہ بعد میں حضرت طلحہؓ اس طرح ملے پر نادہم تھے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رسالہ دیا اور اقصیٰ عرض کر دیا کہ حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور حضرت ابو بکر بھی عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! نہ یادتی مجھ سے ہوتی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اسے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابو بکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غافر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

وَقُولُوا حِطَّةً تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ

ہم اہم بن غمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ، اور دروازے میں سجود کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری عطا میں بخش دیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سر پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے نیز کہتے ہوئے گئے کہ ہالی میں داسے۔ (آیت ۱۶۱)۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

(آیت ۱۹۹) اَعْرِضْ سے مراد ہے اچھا کام۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
قَدَامَ عِيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ بَيْنَ حَدِيثَةٍ فَنَزَلَ
عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرَيْثِ فَيَسِّرَ كَانَ مِنَ النَّفَرِ
الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عَنْهُمْ وَكَانَ الْقُرْآنُ أَصْحَابَ
مَجَالِسٍ عَنْهُمْ وَمَكَاتِلُهُ كَهَوْلًا كَانُوا أَوْ
شَبَابًا فَقَالَ عِيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي
لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ
قَالَ يَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَاسْتَأْذِنَ الْحُرَيْثُ فَاسْتَأْذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ أَخِي الْخُطَابُ قَرَأَ اللَّهُ
مَا تَعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ
فَغَضِبَ عَنْهُ حَتَّى هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرَيْثُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِيْنِيهِ هَلِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا الْعَفْوُ وَأَمْرًا بِالْعُرْبِ وَ
أَعْرَضَ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنْ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ وَ
اللَّهُ مَا جَاوَزَهَا عَنْ حِينَ تَلَاَهَا عَلَيْهِ وَكَانَ
وَقَائًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ -

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوُ
وَأَمْرًا بِالْعُرْبِ قَالَ مَا أَنْتَ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ
النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ
النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب
عبید بن جحش بن عبد اللہ آئے تو اپنے بھتیجے حضرت عیسیٰ کے
پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقررین میں تھے۔ حضرت عمر کی
مجلس مشاہدت میں قادی حضرات ہی ہوتے ہیں جو اوہ وہ لوگ
ہوں یا جوان۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری
تو امیر المؤمنین تک رسائی ہے لہذا میرے لئے انکی خدمت
میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ
مقررین میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں گا۔ حضرت
ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کے لیے
اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی جب یہ حضرت عمر کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ ابھی خطاب اخلاقی تم انہ تو آپ
ہم پر مال لگاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں
اس پر حضرت عمر نادان ہوئے اور انہیں پیٹنے کا ارادہ تک کیا،
لیکن حضرت عمر نے کہا۔ اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
سے فرمایا ہے۔ اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا
حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (آیت ۱۹۹) راوی کا بیان ہے
کہ خدا کی قسم، حضرت عمر نے اس حکم سے تجاوز نہ کیا اور
انہوں نے حسب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے
آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت = -
اے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو، یہ
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب و اخلاق کے لئے نازل فرمائی
ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکم فرمایا ہے، اے محبوب! درگزر سے کام لیا کرو اور
بھلائی کا حکم دو (آیت ۹۹) یہ لوگوں کو اخلاقی حسنہ کا
درس دیا ہے (اَوْ كَمَا قَالَ)۔

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَاب ۶۹۰ قَوْلُهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ
 قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
 ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 الْغَنَائِمُ قَالَ قِتَادَةُ رِيحُكُمْ الْحَرْبُ يَقَالُ
 نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ -

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
 أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
 قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تَزَلَّتْ
 فِي بَدْءِ الشُّوْكَ الْحَدَّ مُرْدِفِينَ فَوَجَّأ بَعْدَ فَوْجٍ
 رَدَفْنِي جَاءَ بَعْدِي ذُو قُوَا بِأَشْرُوا وَجَرَّ لَوَا
 لَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَرَسِ فَيُرَكَّمُ
 يَجْمَعُهُ شَرْدُ فَرَسٍ وَإِنْ جَعَوْا طَلَبُوا يُثْنُونَ
 يَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَكَاءُ إِدْخَالِ أَصَابِعِهِمْ فِي
 أَفْوَاجِهِمْ وَتَصْدِيَةُ الضَّفِيرِ لِيُثْبِتُوا
 لِيُجَسِّتُوا -

بَاب ۶۹۱ إِنْ شَرَّ الدَّوَابُّ عِنْدَ اللَّهِ
 الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ -

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 دُرَيْقُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ شَرَّ الدَّوَابُّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ
 الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ
 بَنِي عَبْدِ الدَّارِ -

بَاب ۶۹۲ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ
 وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ کا تفسیر
 نے محبوب ہم سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، ہم فرماؤ کہ غنیمتوں کے ملک اللہ
 اور رسول ہیں، تو اللہ کے اور رسول کے میں رسول رکھو پہلی آیت میں ہم اس کا قول ہے
 کہ الانفال سے غنیمتیں مراد ہیں، قنادر کا قول ہے کہ یہ محکم لڑائی کا گیا
 ہے کہ تا بیکے سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا
 تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی
 تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ الشوکۃ سے دھار
 مراد ہے۔ مردفین فوج در فوج۔ رد فنی میرے بعد
 آیا۔ ذو قوۃ عذاب چکھو، متحیر کر کے دیکھو۔ یہ منہ سے
 چکنے کے متعلق نہیں ہے۔ فیہ لکھ اس کو جمع کرے۔ شبرؤ
 جدا کر۔ جھکوا طلب کیا۔ یثخن غلب ہوں۔ مجاہد کا
 قول ہے کہ مکاء کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل
 کر کے سیبی کی آواز نکالنے کو لیٹتوت تاکہ مجھے فید کر لیں
 تاکہ تجھے مجسوس کر دیں۔

إِنْ شَرَّ الدَّوَابُّ عِنْدَ اللَّهِ تفسیر

یشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں (آیت ۲۲)
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت :-
 یشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں
 جو ہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (آیت ۲۲) -
 بنی عبد الدار کے بعض غلط کار لوگوں کے متعلق ہے۔
 (اگرچہ اس کا اطلاق عام ہے)۔

اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ کا تفسیر

لے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں
 اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی اور جان کو لڑنے اور کھانے اور سکے دلی

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُجِيبُكُمْ يَصْلِحْكُمْ

۱۷۵۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصْلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَارَنِي فَلَمَّ أَيْتُهُمْ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَأْتِهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا عَلِمْتُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مَعَاذَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبْرِ بْنِ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ فَإِذَا قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ تُنِيتْنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ مَا سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى مَطْطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتَسْيِيرَهُ الْعَرَبُ الْغَيْثُ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا

۱۷۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدَيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِي سَمِعَ النَّسَّابُ بْنُ مَيْلِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا

المادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے (آیت ۲۲) اسْتَجِيبُوا احاضر ہو جاؤ۔ لَمَّا اسْتَجِيبْتُمْ ہونے والی اطلاع کرے۔

حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے سعید میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں بلا میں (آیت ۲۲)۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت (معاذ ثواب یا ہامعیت) نہ بتا دوں اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے باہر نکلنے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کر دیا۔ معاذ شعیبہ، غیبی، حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ نے حضرت ابو سعید بن معقل سے یہی سنا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک فرد تھے حضور نے ان سے فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثنائی بھی کہتے ہیں

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً كَاتِمَةً

اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر ہے (آیت ۲۲)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہل عرب بارش کو غیث کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۱۔ ان کے بالوں کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

عبدالحمید بن کرید صاحب الزیادی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ اگر قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر ہے (آیت ۲۲) اس پر یہ وحی نازل ہوئی ۱۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے

حِجَارَةٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْنَتَا عَشْرَ آيَةٍ
فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
وَمَا لَهُمْ آلَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَقْسِدُونَ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ -

بَاب ۶۹ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ -

۱۷۰ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الْمُجِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادَةِ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ
هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا
حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْنَتَا عَشْرَ آيَةٍ
فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
وَمَا لَهُمْ آلَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَقْسِدُونَ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ -

بَاب ۶۹ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا
تَكُونَ فِتْنَةً -

۱۷۱ | حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا
تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا إِلَىٰ أَحَدِهِمَا نَصْرٌ
يَمْتَلِكُ أَنْ لَا تَقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ
فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي أَيْتَرٍ يَهْدِيهِ الْآيَةُ وَلَا
إِقَاتِلَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ الْيَتِي

جب تک اسے محبوب اتم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب
کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ورنہ
انہیں کیا سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ انہیں
عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک
رہے ہیں (آیت ۲۲ تا ۲۴) -

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ كِتَابِ

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اسے محبوب
اتم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۲۳) -

عبد الحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو جعفر نے کہا کہ اے اللہ!
اگر یہی (قرآن) تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان کے پتھروں کی
بارش برسا یا ہم پرادلہ کوئی درد ناک عذاب لے آ
(آیت ۲۲) اس پر یہ وحی نازل ہوئی ہے اور اللہ کا کام نہیں کہ
ان پر عذاب کرے جب تک اسے محبوب اتم ان میں تشریف فرما
ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش
مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب
نہ کرے جبکہ وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں
(آیت ۲۲، ۲۳)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً كِتَابِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک
آدمی آیا۔ پھر کہنے لگا اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نہیں سنے جو اللہ تعالیٰ نے
اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (سورہ
الحجرات آیت ۹) پس آپ کو کوئی چیز ان کے ساتھ لڑنے سے روکتی ہے حالانکہ
اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ
اے بھتیجے! مجھے اس آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ
پسند ہے نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم والی آیت میں
تاویل کروں کہ راہ جو کوئی مسلمانوں کو میان بوجھ کر قتل کرے (سورہ النساء
آیت ۸۱) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ یہ اولاد سے لڑو

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا
إِنِّي أَخْرِهَا قَالِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالِ ابْنُ عُمَرَ قَدْ
تَعَلَّمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ
الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِنَّمَا يَقْتُلُوهُ قَرَامًا
يُوثِقُهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ
أَقْلًا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَارِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالِ
فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالِ ابْنُ عُمَرَ
مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ
اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَيْفَ هُتِمَ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ
وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارِيْدُهُ وَهَذِهِ
إِبْنَتُهُ أَرِيْطُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ -

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ وَبَدَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أُرَيْسُ بْنُ
أَبْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ
الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَتْ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الشُّرَكَيَّةَ
وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ لِقِتَابِكُمْ
عَلَى الْمُلُوكِ -

بَابُ ۶۹۶- قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ
عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ قَرَأَنَ يَكُنْ
فِيكُمْ قَائِمَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ -

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُقْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ

یہاں تک کہ کوئی مستند نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) حضرت ابن عمر
نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ
میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی لہذا کافران کے
دین میں فتنہ ڈالنے کے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے یہاں تک کہ
مسلمان اکثریت میں آگئے لہذا فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا جب اس شخص نے
دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرما رہے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے
کہا: علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ؟
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت
عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ
حضرت عثمان کی معزز اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادی لیکن تمہیں
وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سنا چھا زاد بھائی اور داماد ہیں اور ہاتھ سے
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول خدا کے در و درخت
کے ساتھ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

سعيد بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
ہم سے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو
قتل و قتال اور فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو رہی ہے اس کے
بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ انہوں نے فرمایا: یہ کیا تم
جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں ؟ سنو! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکین سے ہجرت آزمائی کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا فتنہ میں
بتلا ہونا تھا۔ لہذا وہ جنگ آزمائی دہان بازی تہلاری طرح تاج و
تخت یا ملک گیری کے لئے نہ تھی۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ کی تفسیر

اے غیب کی خبر دینے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں
کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں
کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے، اس
لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (آیت ۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت
اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے (آیت ۶۵)

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا بینکس مسلمان دو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی (آیت ۴۴) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے اگر تم میں کے پیش صبر و حلم ہوں سفیان کہتے ہیں کہ ابن جریر رحمہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کار فرما ہے۔

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ کی تفسیر
اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۴)۔

بھیجی بن عبد اللہ سلمی، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن جریج، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اگر تم میں کے پیش صبر و حلم ہوں تو دو کافر پر غالب آئیں گے (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں کوئی محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آگئی اور فرمایا گیا اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہوا کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں کے سو ہوں تو وہ دو کافر پر غالب آئیں گے (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرمادی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی اسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہو گئی۔

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْرَءُوا مِنْ عَشْرَةٍ فَقَالَ سَفِينٌ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَقْرَءُوا مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْآيَةَ فَكُتِبَ أَنْ لَا يَقْرَءُوا مِائَةً مِنْ مِائَتَيْنِ زَادَ سَفِينٌ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سَفِيَانٌ وَقَالَ ابْنُ شَبْرُمَةَ وَارَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا۔
بَابُ ۶۹ قَوْلِهِ الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ أَنْ فِيكُمْ ضَعْفًا الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

۱۷۶۲۔ حدثنا يحيى بن عبد الله السليبي أخبرنا عبد الله بن المبارك أخبرنا جريز بن حازم قال أخبرني الزبير بن جريز عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما نزلت إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْرَءُوا وَاحِدًا مِنْ عَشْرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنْ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدَرٍ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ۔

بفضلہ تعالیٰ اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۱۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة التوبة

وَلِيَجْزِيَ كُلُّ شَيْءٍ أَذْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشَّقَّةِ السَّعْرِ
 الْخَبَالِ الْفَسَادِ وَالْخَبَالِ الْمَوْتِ وَلَا تَفْتِنِي
 لَا تُوَيْخِنِي كَرَهَا وَكُرَهَا وَاحِدٌ مَدَّ خَلَا
 قِيْدًا خُلُوْنَ فِيهِ يَجْمَعُونَ، يُسِرُّ عَوْنِ
 وَالْمَوْتِ فَكَانَتْ انْتَفَكْتَ انْقَلَبْتَ بِهَا الْكَرْخِ
 أَهْوَى الْقَاةُ فِي هَوَا عَذَابٍ خُلْدِ
 عَذَابُ يَأْسُ مِنْ أَمَى أَكْبَبْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنُ
 وَيُقَالُ فِي مَعْدُونٍ صِدْقٍ فِي مَنَبَتِ صِدْقِ
 الْخَوَالِفِ الْخَالِفِ الَّذِي خَلَقَنِي فَقَعَدَ
 بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُقُهُ فِي الْغَايِبِينَ وَيَجُوزُ
 أَنْ يَكُونَ النَّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ
 جَمْعُ الدُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ
 عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِمْ إِلَّا حَرْفَانِ قَارِئُ
 وَقَوَائِمُ وَهَآلِكَ وَهَآلِكَ الْخَيْرَاتِ
 وَاحِدٌ مَا خَيْرُهُ وَهِيَ قَوَائِمُ مُرْجُونَ
 مُؤَخَّرُونَ الشَّغَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَذُّهُ
 الْجُرْفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ الشَّيْءِ وَالْأَدْوِيَّةُ هَآ
 هَآئِ يَقَالُ تَهَوَّسَتِ الْبَيْتُ إِذَا انْهَدَمَتْ
 وَأَنَّهُمْ مِثْلُهُ لَا قَاةَ شَقَقَا وَهَرَقَا وَقَالَ

وَلِيَجْزِيَ كُلُّ شَيْءٍ أَذْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشَّقَّةِ السَّعْرِ
 الْخَبَالِ الْفَسَادِ وَالْخَبَالِ الْمَوْتِ وَلَا تَفْتِنِي
 لَا تُوَيْخِنِي كَرَهَا وَكُرَهَا وَاحِدٌ مَدَّ خَلَا
 قِيْدًا خُلُوْنَ فِيهِ يَجْمَعُونَ، يُسِرُّ عَوْنِ
 وَالْمَوْتِ فَكَانَتْ انْتَفَكْتَ انْقَلَبْتَ بِهَا الْكَرْخِ
 أَهْوَى الْقَاةُ فِي هَوَا عَذَابٍ خُلْدِ
 عَذَابُ يَأْسُ مِنْ أَمَى أَكْبَبْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنُ
 وَيُقَالُ فِي مَعْدُونٍ صِدْقٍ فِي مَنَبَتِ صِدْقِ
 الْخَوَالِفِ الْخَالِفِ الَّذِي خَلَقَنِي فَقَعَدَ
 بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُقُهُ فِي الْغَايِبِينَ وَيَجُوزُ
 أَنْ يَكُونَ النَّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ
 جَمْعُ الدُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ
 عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِمْ إِلَّا حَرْفَانِ قَارِئُ
 وَقَوَائِمُ وَهَآلِكَ وَهَآلِكَ الْخَيْرَاتِ
 وَاحِدٌ مَا خَيْرُهُ وَهِيَ قَوَائِمُ مُرْجُونَ
 مُؤَخَّرُونَ الشَّغَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَذُّهُ
 الْجُرْفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ الشَّيْءِ وَالْأَدْوِيَّةُ هَآ
 هَآئِ يَقَالُ تَهَوَّسَتِ الْبَيْتُ إِذَا انْهَدَمَتْ
 وَأَنَّهُمْ مِثْلُهُ لَا قَاةَ شَقَقَا وَهَرَقَا وَقَالَ

جیسا کہ شاعر نے کہا ہے :-

اِذَا مَا قُنْتُ اَلْحَلْفَ بِلَيْلٍ

تَاَذْكُرُ اَهْلَ الرَّحْلِ اَلْحَزِينِ

۶۹۸ * بِرَأَى قَوْلِهِ بِرَأَى مَنْ اَللّٰهُ وَرَسُولِهِ
اِلَى الدِّينِ عَاهِدَ تَقَرُّمِ الْمُشْرِكِينَ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا اُذُنٌ يُصَدِّقُ تَطْيِيرَهُمْ
وَتُذَكِّرُهُمْ بِهَا وَتَحْوَاهَا كَثِيرُ الرُّكُوءِ الطَّائِعِ
وَالْاِحْلَاصِ لَا يُؤْتُونَ الرُّكُوءَ لَا يَشْهَدُونَ
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَللّٰهُ يُضَاهَوْنَ يَشَبَّهُونَ

۱۷۶۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْبِرَاءَ
يَقُولُ اِذَا اِيَّاهِ تَزَلَّتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ
اَللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَ الْاِخْرُ سُوْرَةِ
تَزَلَّتْ بِرَأَى

۶۹۹ * بِرَأَى قَوْلِهِ فَسَيُحْوَا فِي الْاَمْرِ
اَرْبَعَةٌ اَشْهُرٌ وَ اَعْلَمُوا اَنْ تَكُوْنُ غَيْرُ مُدْجِرِي
اَللّٰهِ وَاَنْ اَللّٰهُ مُخْرِجُ الْكَافِرِيْنَ سَيُحْوَا
سَيُرَوَّ

۱۷۶۶. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
اَلثَّيْبِيُّ قَالَهُ حَدَّثَنِي عَقِيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَ
اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ اَبَا
هَرِيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو بَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَاجَةِ
فِيْ مُوَدِّيْنِ بَعَثَهُمْ يَوْمَ التَّخْرِيفِ يَوْمَ
يَمْنَى اَنْ لَا يَخْرُجَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَكَأَنَّ
يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ شَعْرًا رُدِفَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَ اَمْرُهُ اِنْ يُوَدِّنَ
بِرَأَى قَالَ اَبُو هَرِيْرَةَ فَكَانَ ذَنْ مَعْنَا عَلِيٍّ
يَوْمَ التَّخْرِيفِ اَهْلٌ مِنِّي بِرَأَى وَ اَنْ لَا يَخْرُجَ

آہ گتہوں میں جب ناکہ کو شب کے درمیان
مثل شخص غمزدہ لب پر وہ لاتی ہے فناں

بِرَأَى قَوْلِهِ مَنْ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ كِتَابُ
بِزاری کا حکم سنا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں
کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اذن اس کو
کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تطییر توہم و تزکیہ ہم
دونوں میں معنی ہیں ایسے قریب معنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزکاة
اور الطاعة اور الاخلاص۔ لَا يَكُوْنُ الرُّكُوءَ یعنی وہ خدا کے واحد کی
گواہی نہیں دیتے۔ یضاهون اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برادر بن عازب رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت
پر ہے۔ اسے محبوب اہم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کمال کے
بارے میں فتویٰ دیتا ہے اللہ سب سے آخر میں نازل ہونے
والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

فَسَيُحْوَا فِي الْاَمْرِ كِتَابُ
تو چار مہینے زمین میں پھیرا اور جان رکھو کہ تم اللہ کو شکا نہیں سکتے اور
اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سَيُحْوَا
کر دہلچھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت
ابو بکر صدیق نے (جب وہ امیر حجاج تھے) اعلان کرنے والوں کے
ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے
بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ ہو کہ خانہ کعبہ کا
طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر
نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب
کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزار می کا اعلان کر دینا۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہماریساتھ یوم النحر
کو منیٰ میں بیزار می کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس
سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ ہو
کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا
 * بَابُ قَوْلِهِ وَأَذَانُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبَسُّوْهُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
 وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُدْجِرِي اللَّهِ
 وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ اذْهَبْ
 أَعْلَمَهُمْ.

۱۴۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
 اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
 حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ بَرَّةً قَالَ تَعْلَقُ
 أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمَوْذِنِ بَعَثَهُمْ
 يَوْمَ التَّحْرِيقِ ذُنُوبٌ بِمَعْنَى أَنْ لَا يَحْتَجُّ بَعْدَ
 الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا
 قَالَ حَمِيدٌ ثُمَّ رَأَى رَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِحُلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤْذِنَ
 بِبَرَّةٍ أَمْرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعْتًا عَلَيْنَا
 فِي أَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَ التَّحْرِيقِ بِرَأْيِهِ وَأَنْ لَا يَحْتَجُّ
 بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
 عَرِيَانًا.

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ.

۱۴۶۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
 إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَصَالٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
 أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا
 هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ
 الَّتِي أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ حَجَّةَ الْوُدَّ فِي رَهْطٍ يُؤْذِنُ فِي
 النَّاسِ أَنْ لَا يَحْتَجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا
 يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا فَكَانَ حَمِيدٌ يَقُولُ

وَأَذَانُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اور منادی بکام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں
 میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ تو
 اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر نہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو ٹھکانہ
 سکون کے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت)
 افرتم انہیں بتا دینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
 (میرمجاہ) نے مجھے منادی کہنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو
 منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور
 کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن
 بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان
 کر دیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے پہلے
 ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال
 کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا نہ ہو کہ
 بیت اللہ خریف کا طواف نہ کرے۔ (گو یا مشرک
 میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب
 ہو گیا تھا)۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو جب
 حجة الوداع سے پہلے حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے میرمجاہ یا لو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے
 ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی
 مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف
 نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ
 کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

بیچ اکبر کا دن ہے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ)

يَوْمَ التَّحْرِ يُومَرُ الْحَيُّمُ الْكَبِيرُ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ
أَبِي هُرَيْرَةَ.

• بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ
لَا أَيْمَانُ لَهُمْ.

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يَدُبْنُ وَهْبُ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ حَدِيفَةَ قَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ
الْأَيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنْ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ
فَقَالَ أَعْرَابِي إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرُونَا قَالَ فَلَا مَذْرِعَ فِيمَا
بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقَرُونَ يَوْمًا وَيَسِرُّونَ
أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلُ لَهُمْ
يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ
تَوَشَّرَ بِالنَّارِ وَلَمْ يَجِدْ بَرْدًا.

فَقَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانُ لَهُمْ

نہید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنه کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین
(کفار) سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے
ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو مجھ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، لہذا آپ جانتے ہوں گے، خدا
آپہیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب
لگا کر عمدہ چیزیں چور کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ
وہ منافقان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ
رہ گئے ہیں یہ کہتوں میں سے اتنا بڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا
پانی پیئے تو اس کی ٹھنڈک محسوس نہیں کر سکتا۔

• بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ.

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَبِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَكُونُ كُنْزٌ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شُجَاعًا أَقْرَعَ.

وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ
اور وہ جو زور رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں
کرتے انہیں خوشخبری سناؤ کہ وہ دردناک عذاب کی۔

عبدالرحمن اعرجی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس کے پاس
جمع کیا ہوا مال (نا جائزہ) ہو گا وہ قیامت کے روز
گنجا سانپ بن جائے گا۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَبْرِ بْنُ حَصْبِينَ عَنْ نَرْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ
مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالْبَدَاةِ فَقُلْتُ مَا تَزَلُّ
يَهْدِي الْأَرْضَ قَالَ كُنَّا بِالسَّامِرِ فَقَرَأَتْ
وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

نہید بن وہب کا بیان ہے کہ نہ بدو کے مقام پر میں حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے
دریافت کیا کہ ایسی (غیر آباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے؟
فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی۔ اور وہ کہ
جو زور رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

کرتے انہیں خود بخاری سناؤ درود ناک عذاب کی (آیت ۲۴) اس پر
حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو
ابن کتاب کے بارے میں ہے، حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں
بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

يَوْمَ يُخْلَىٰ عَلَيْهِمْ
جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں
گے ان کی پیشانیوں اور گردنوں اور پیشانیوں پر ہے وہ جو
تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس
جوڑے کا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے
کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی
مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ
بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے، جب سے
اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے
ہیں۔ اُن تقیم سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے
آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ دورہ
کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال
بارہ مہینے کا ہوتا ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، ان میں
تو تین تریں یعنی ذوالفقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا جب
ہے جو مضر قبلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الاخریٰ و
شعبان کے مابین ہے۔

ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَايِ
دوسرے دو مہینے جب وہ دونوں غای میں تھے یعنی ہمارا مدعا
ہے۔ ان کی نسبت یہ قبیلہ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
قَالَ مَعْزُومٌ مَا هَذِهِ فِينَا مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ
الْكِتَابِ قَالَ قَدْ أَتَاهَا لَقِيْنَا دَ
فِيْمَ

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُخْلَىٰ عَلَيْهِمْ
فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَتَكُونُ بِهِمْ أَجْبَاهُهُمْ وَ
جُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ
لَا تُنَبِّئُكُمْ قَدْ وَفَّوْا مَا كُنْتُمْ تَكْفِرُونَ وَ
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ سَعْدٍ

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا أَقْبَلُ أَنْ تُنَزَّلَ
الشَّرَكَاءُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا
لِلْأَمْوَالِ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ
اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقِيَمُ
هُوَ الْقَائِمُ

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا لَحْمَاءُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ
عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الشَّرْكَانَ قَدْ اسْتَدَّ أَرْكَبَيْتَهُ يَوْمَ خَلَقَ
اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنَ السَّحَابِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مَتَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ
جَمَادَى وَشَعْبَانَ

بَابُ قَوْلِهِ ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْغَايِ مَعَنَا نَاصِرًا مِنَ الشَّكِيَّةِ فَحِيلَةٌ
مِنَ السَّكُونِ

٤٤٠ | حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
حَبِيبُ بْنُ حَدَّثَنَا هَمَامُ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ حَدَّثَنَا
النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ رِزْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَذُكِرَتْ آيَةُ إِشْرَاقِ
النُّجُومِ كَيْفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ
رَفَعَ قَدَمَهُ سَأَلَ قَالَ مَا ظَنُّكَ يَا ثَنِينُ اللَّهِ
ثَانِيَهُمَا

٤٤٥. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيَيْكَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ ابْنِ الرَّبِيعِ قُلْتُ أَبُوهُ الرَّبِيعُ وَامَتُهُ
أَسْمَاءُ وَذَلِكَ أَنَّ عَلِيشَةَ وَجَدَتْ أَبُوبَكْرٍ
وَحَبَّتْهُ صَغِيرَةً فَقُلْتُ لِسَعْدِيٍّ إِنْ إِسْنَادُكَ
فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَعَلَهُ السَّرَّانُ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ
جُرَيْجٍ

١٤٤٦. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا
شَيْءٌ فَقَعَدُوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ
أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الرَّبِيعِ فَتُجِلَّ حَوَمَ اللَّهِ فَقَالَ
مَعَاذَ اللَّهِ إِنْ أَنَا كَتَبْتُ ابْنَ الرَّبِيعِ وَبَنِي أُمَيَّةَ
مُحْرَلِينَ وَرَأَيْتُ وَاللَّهِ لَا أُجِلُّهُ أَبَدًا وَقَالَ
قَالَ الْقَاسِمُ بَايَعُ لَا بِنَ الرَّبِيعِ فَقُلْتُ وَابْنُ
بِهَذَا الْأَمْرِ عَذَّةُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِي الْقَبِيضِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الرَّبِيعَ وَاعْتَجِدُوا
فَصَاحِبُ الْغَايِمِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمَةُ قَذَاتُ
الْبَطَاقِ يُرِيدُ أَسْرَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَامْرَأَةُ
الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا: - یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا: - اُن دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا بغیرا ہو۔

ابن ابی یلیک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے دادا عبداللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) قیل و قال ہوئی تو میں نے کہا کہ ان کے والد محترم حضرت زبیر ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماءؓ انکی خالہ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ انکے نانا جان حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کی دادی حضرت صفیہؓ ہیں میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کردہ انہوں نے کہا کہ عجیب ہے یہ حدیث بیان کی، پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریر نے بیان کی۔

ابن حزم نے ابن ابی سلیمہ سے روایت کی کہ جب دونوں حضرات حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان حضرات نے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے لڑنا اور کہنے کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پتا وہ یہ جرات تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور ابی امیہ بن ابی سفیان کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرائیں اور خدا کی قسم میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے محبت سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ چیز ان سے دوسری ہے کیونکہ ان کے والد محترم فہم بن قیس رضی اللہ عنہ وسلم کے حواری ہیں، یعنی حضرت زبیرؓ ان کے نانا حضور کے باپ زاد ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء کا۔ ان کی والدہ ام المؤمنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ ان کی بیوی بھی نبی کریم رضی اللہ عنہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتهُ بَرِيَّةٌ مَفِيَّةٌ
حَمُوعِيَّةٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِيٌّ لِلْقُرْآنِ وَاللَّهُ
إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رُبُونِي
رَبِّي الْكَفَاءُ عِزَامٌ فَاتَرُ التَّوْبِيَّاتِ وَ
الْأَسَامَاتِ وَالْحَمِيدَاتِ يُرِيدُ أَبْطَنًا مِنْ
بَنِي أَسَدٍ بَنِي تَوَيْتٍ وَبَنِي أَسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ
أَنْ أَبْنِ إِلَى الْعَاصِ بْنِ رَمْثَةَ يَمْنِي الْقَدَمِيَّةَ يَعْنِي
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَابْنَهُ لَوْيَ ذَنْبَهُ يَعْنِي
ابْنَ الزُّبَيْرِ.

۱۷۷۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ مَلِيكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ
هَذَا فَقُلْتُ لِأَحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسِبُهَا
لَا فِي بَكْرٍ وَلَا لِعَمْرٍ وَلَهُمَا كَانَ أَوَّلِي بِكُلِّ خَيْرٍ قَبْلَهُ
وَقُلْتُ ابْنُ عَتَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي خَدِيجَةَ وَابْنُ
أُخْتِ عَالِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ إِيَّاهُ مِنْ هَذَا مِنْ نَفْسِي
فَيَدَّعِيهِ وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا جِدَّةَ
لَاَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَتَمَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُرُبَّنِي
غَيْرُهُمْ.

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمَوْلَفَةُ فَلَوْ بَهُمْ
قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ.

۱۷۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ بَعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَوَّ
فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ أَتَا لَفْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ
مَاعِدَلْتُ فَقَالَ يُخْرِجُ مِنْ ضَمْنِي هَذَا خَوْفٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ
پھر وہ خود پاک باز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں۔ خدا کی قسم
اگر وہ ہم سے اچھا سوگ کریں اور انہیں کرنا چاہتے ہیں تو وہ ہمارے
قریبی رشتہ والے ہیں۔ لہذا اگر یہ ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں
لیکن یہ کیا نماں شلہ ہے کہ انہوں نے بنی اسد یعنی تویت اور
بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہوئی ہے۔ کیا یہ خود طلب
مرحلہ نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبدالملک بن مروان کس مضبوطی
سے پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبداللہ بن زبیر اس کی چال
کا کوئی سٹور نہیں کر رہا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس بات
پر تعجب نہیں کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے لئے کھڑے ہیں میں نے
اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لئے ایسی سرتور کو شش گردوں کا جو
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے لئے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے
ہر طرح بہتر تھے۔ میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بھوپھی کے صاحبزادے، حضرت زبیر کے بھتیجے، حضرت ابو بکر
صدیق کے نواسے، حضرت خدیجہ کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ
کے بھانجے ہیں۔ لہذا وہ اپنے آپ کو اتنا اونچا اٹھائے گئے کہ میری
پیدا ہی نہیں کرتے اور مجھے نزدیک کھنا چاہتے ہی نہیں یہ بان میرے دم
دکان میں بھی دھکی کہ وہ مجھے اس طرح چھوڑ دیں گے، لیکن میں بھلائی کا داس کبھی بامعہ
سے نہیں چھوڑا۔ لہذا میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اپنے بچائی اولاد
کا کام ہوتا تسلیم کر لوں کیونکہ وہ مردوں کی بیعت کرنے سے مجھ پر زیادہ پسند ہے۔

وَالْمَوْلَفَةُ فَلَوْ بَهُمْ

مجاہد کا قول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال آیا تو آپ نے دو چار آدمیوں
کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تالیف کی
ہے اس پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ (اس معترض کے متعلق
اچھے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ (اسلام کے مدنی

يَمُرُّ قَوْنٌ مِنَ الدِّينِ
بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يُجِيبُونَ وَجْهَهُمْ
وَجْهَهُمْ طَائِفَتُهُمْ

۱۷۷۹- حَدَّثَنِي يَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالْقَدَقَةِ
كُنَّا نَحْمِلُهَا فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنُصْفِ صَاعٍ وَ
جَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ
إِلَّا رِمَاءَ قَتَرَلَيْهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
إِلَّا جَهْدَهُمْ وَالْيَاثِيَ

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ
لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ أَيْدٍ عَنْ سَيْبَانَ
عَنْ شَيْقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْقَدَقَةِ
فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِأَلْمِةٍ وَإِنْ
لَا أَحَدُهُمُ الْيَوْمَ مِمَّا رَأَى أَلْفَ كَاثٍ يَغْرِضُ
بِنَفْسِهِ

بَابُ اسْتَغْفِرَ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ
إِنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً

۱۷۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي
أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍ
قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَبِيصَةً يَكْفِيهِ فِيهِ أَبَاهُ
فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ

ہو کر دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ كِتَابُ التَّائِبِينَ
وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں۔ یلْمِزُونَ
عیب لگانا محمد بن مسلم سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں
خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی لیا کرتے تھے۔

چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز
لے کر حاضر بارگاہ ہوتے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمن
بن عوف) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال
کی اللہ کو کیا پروا ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ شخص کھاد
کے لئے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان
مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو ہمیں پانے مگر
اپنی محنت سے، تو ان پر ہنستے ہیں (آیت ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب خیرات کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی
جدوجہد سے ایک مد سہیز لے کر آ سکتے تھے، لیکن
آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش
کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ ارشاد خود اپنی جانب

مُتَّحَاتٍ اسْتَغْفِرَ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ كِتَابُ التَّائِبِينَ
اسْتَغْفِرَ لَهُمْ اسْتَغْفِرَ لَهُمْ اسْتَغْفِرَ لَهُمْ

تم اس کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ
بن ابی قحط ہو گیا عبد اللہ بن عبد اللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے
آپ سے قیص مبارک عطا فرماتے کہ اسوال کیا۔ آپ نے عطا فرمادی
پھر اس نے نماز جنازہ پڑھنے کا مطالبہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر
کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر

فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا خَيْرٌ فِي اللَّهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ
لَكُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَكُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ
سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُكَ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ
إِنْ كُنْتُمْ تَفْقَهُونَ قَالَ فَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى
أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى
قَبْرِهِ ۝

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ فِيهِابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَلَّوْا دُعَايَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَأَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَى ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا
وَكَذَا أَوْ كَذَا قَالَ أَعِدْ دُعَايَهُ قَوْلَهُ فَبَسَمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
أَخْبَرَنِي يَاعَمْرُو فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ
إِنِّي خَيْرْتُ فَأَخْبَرْتُ لَوْ أَعْلَمُوا أَنِّي إِنْ زِدْتُ
عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفِرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَصَلِّ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
انْصَرَفَ فَلَمْ يَمُكِّنْ إِلَّا يَسِيرًا حَقٌّ مَرَلَتْ
الْأَيَّامُ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
مَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ خَاسِعُونَ قَالَ
فَعَجِبْتُ بَعْدَ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

عزمن کرنے لگے۔ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے
تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بلکہ میرے رب نے
تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو یا اس کے لئے معافی
نہ چاہو۔ اگر تم شتر دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہذا میں اس کے لئے شتر
دفعہ زیادہ معافی طلب کروں گا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو منافق
ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے
یہ حکم نازل فرمایا۔ اعلان میں سے کسی کی میت پر
بھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا
(آیت ۸۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کا
انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ
پڑھانے کے لئے بلا یا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کے
لئے نکلے ہوئے تھے تو میں (حضرت عمر) نے آپ کا دامن قدام کر عرض کی۔
یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس
نے فلاں روزہ ادا فلاں روزہ بات کہی تھی حضرت عمر فرماتے ہیں کہ
میں نے اس کی خرافات بیان کئی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (جو ختم رحمت تھے) یہ سنا مسکرائے اور فرمایا اے عمر!
مجھے نہ روکا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے
بارے میں راسخان کہنے اور نہ کہنے کا اختیار دیا گیا ہے تو میں
یہ پہلو (احسان کرنا) اختیار کر رہا ہوں لہذا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ شتر دفعہ
سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی مغفرت ہو جائیگی تو میں زیادہ دفعہ اس کے لئے بخشش
کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کی نماز جنازہ
پڑھائی اور جب واپس لے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ برات
کی یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ اعلان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز
نہ پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ
کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے (آیت ۸۴) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس
کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کو روکنے کی جرأت کی حالانکہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَمَسْئُولُهُ أَعْلَمُ.
يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ وَلَا تَصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ
مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ.

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
الْأَسَدُ بْنُ عِيَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِرٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
جَاءَ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَبِيصَةً وَ
أَمَرَهُ أَنْ يَكْفِفَ فِيهِ شَرَّ قَامٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَآخَذَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَتَوَيْه فَقَالَ تَصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ
مُتَأَفِّقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا
خَبَّرَنِي اللَّهُ وَأَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَائِرُ يَدُهُ
عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ شَرُّ أَشْرَلِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا
وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ إِنَّكُمْ كُفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ.

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ تَعَالَى سَيَخْلِقُونَ يَا اللَّهُ
لَكَ مَا أَتَى قُلُوبُكُمْ لِيُغَيِّرَ ضَوْأَهُمْ
فَإَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِسٌ وَمَا وَهُمْ جَهَنَّمُ
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ.

۱۷۸۴۔ اسْحَدَاتُنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
حَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ جَمِينَ تَخْلَفَ عَنْ تَبَوُّذِ
وَاللَّهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى مَنْ رَحِمَ بَعْدَ إِذْ
هَذَا حَقِيٌّ أَعْطَاهُ مِنْ صِدْقِ رَسُولِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

وَلَا تَصِلْ عَلَى أَحَدٍ كِتَابُ التَّفْسِيرِ
اولان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ کسی قبر پر۔۔۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ
بن ابی ریحہ منافقین کی وفات ہوئی تو عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی
یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا چنانچہ
آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرمادیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن
دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے
ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کا دامن تقاطع کیا اور عرض گزار
ہوئے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے
لئے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے
یعنی فرمایا ہے کہ تم کی معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اگر تم سزا دینا چاہو تو اللہ
ہرگز انہیں نہیں بخشے گا آیت ۸۰ پھر آجے فرمایا کہ میں نے اسے ستر سے زیادہ
دفعہ معافی طلب کر لوں گا۔ رانی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ اولان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ کسی
قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور
وہ منافقوں کی حالت ہی میں مرے (آیت ۸۴)

سَيَخْلِقُونَ يَا اللَّهُ لَكُمْ كِتَابُ التَّفْسِيرِ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تم کھائے گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس
لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو، تو ہاں تم ان کا خیال بھول دو، وہ تو نہ سہیلید
ہیں اور ان کا حکم نہ پہنچے، اور اس کا جو کما تے تھے۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے اپنے
والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ
وہ غزوہ تبوک میں شامل ہونے سے روکے تھے کہ خدا کی قسم جبکہ
اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت پر لگایا ہے تو سارے انعامات میں
سب سے بڑا انعام مجھ پر یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور بھی بات عرض کر دی اور بھول کر ہلاک نہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا أَكُونُ كَذِبَةً فَأَهْلِكَ
كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ
سَيَخْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ
إِلَى الْفَاسِقِينَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا
بِدُنْيَانِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرًا سَيِّئًا
عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنْ اللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ.

۱۷۸۵. حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو
رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ
إِتْيَانٌ فَابْتَعْثَانِي فَانْتَهَيْتُنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
مَبْنِيَّةٍ يَلِكِينَ ذَهَبٌ وَلَبَنٌ فَضَمْنَا فَتَلَعْنَا
رِجَالٌ شَطْرَ مَن خَلَقَهُمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ
رَأَى وَشَطْرَ مَا أَنْتَ رَأَى قَالَ لَهُمْ
أَذْهَبُوا فَعَجُّوا فِي ذَلِكَ التَّهْرِ قَوْعُوا فِيهِ
ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوْمُ عَنْهُمْ
فَضَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَالَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ جَنَّةُ
عَدْنٍ وَهَذَا كَمَا نَزَّلَكَ قَالَ أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ
كَانُوا شَطْرَ مَن هُمْ حَسَنٌ وَشَطْرَ مَن هُمْ قَبِيحٌ
فَأَنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرًا سَيِّئًا
تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

بَابُ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

۱۷۸۶. حَدَّثَنَا سُحُبٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ
أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو ایسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ
یہ وحی نازل ہوئی کہ اب تمہارے حضور اللہ کی قسم
کھائیں گے، جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔
... (آیت ۹۵)۔

وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِدُنْيَانِهِمْ
اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور
ملا یا ایک اچھا کام اور دوسرا بُرا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول
کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت عمر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو
فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور
چاندی کی اینٹوں سے بنایا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے آدمی بھی ملے جن کا
آدھا جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت
ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان آدمیوں سے
کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے جب
وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں
سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے
مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش
جگہ ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا آدھا
جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ ایسے
لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے
عمل کئے تھے تو دریا سے رحمت میں غوطہ دیکر اللہ تعالیٰ نے انہیں
معاف فرما دیا ہے اور گناہوں کی بدصورتی مٹا دی ہے۔

أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
یہی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔

سعد بن مسیب نے اپنے والدِ کریم حضرت مسیب بن حزن
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب
آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی کریم

وَعِنْدَكَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ جِهًا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتُرْغَبُ عَنْ
مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا سَتَغْفِرَ لَكَ مَا لَمْ أُنْزِلْ عَنْكَ فَتَزَلْتَ مَا
كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ
يَزِيغُ قُلُوبُ فِرَاقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

۱۷۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدًا كَعْبٍ
مَنْ بَنِيهِ حِينَ قَامَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِهِ وَعَنِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا قَالَ
فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ إِنْ مِنْ تَوْبَةٍ أَنْ أُلْخِمَ مِنْ
مَالِي صَدَقَةٌ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ الشَّيْخُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْضُ مَا لَكَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا
حَقًّا إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ وَظَلَمُوا أَنْ لَا
مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيَا بَا كَلَسَ حِجَابًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا دُونَ مَا كَرِهَ
تَمَارَ مَتَلَقَ بَارَكَا وَخَدَا وَتَمَارَ مِثْلَ كَمُحَرِّقِ كَرَسُكُونَ - اسس پر
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اسے ابو طالب کی آپ
راہنے والد عبد المطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے؟ اس پر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر بخشش کی دعا کرتا رہوں
گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے منع نہ فرما دیا جائے پس یہ آیت
نازل ہو گئی نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں
کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر کھل چکا کہ وہ
دور نبی ہیں (آیت ۱۱۳)

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ كِتَابِ التَّوْبَةِ

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہر مومن ان غیب کی خبریں بنائے (نبی) اعلان
مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا،
بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں، پھر ان پر
رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ
حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راست
بتائے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے (اپنے والد) حضرت
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے
تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا
کہ میں عرض گزار ہوا (بارگاہ رسالت میں) کہ اپنی توبہ کے قبول
ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں
خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو
اور ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا كِتَابِ التَّوْبَةِ

اعلان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع
ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین آیا
کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب

عَلَيْهِمْ لِيَتَذَكَّرُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

یہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (آیت ۱۱۸)

۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إسمٰئیلَ أَنَّ الرَّهْزِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يَتَّبِعُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةَ الْفُرْسِ وَغَزْوَةَ بَدْرٍ قَالَ فَاجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَدْ مَآ يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالسَّجْدِ فَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ وَيُكْبِتُ الْيَمَانِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبِي وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَذَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَى الْأَمْرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ بِمِثْلِ الشَّرِيقَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثَّلَاثُ الْآخِرُ مِنَ النَّبِيِّ وَالرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ يَتَّبِعُ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ

حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ کہ تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے بھیجے رہ گئے تھے اور یہ غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک ہونے سے محروم نہیں رہے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیجے عرض کر دینے کا بکا ادا کر دیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سحر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور قیامت کی ابتدا مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دو بھائیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو منع فرمایا اور ہم نبیوں کے سوا کسی اور بھیجے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔ جب مجھے اس کس سہری کی حالت میں پہتے ہوئے ایک مدت لگ گئی تو مجھے یہ غم کھانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے اور خدا نخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ بھی سلوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ نیکی اور اعانت کو معمول بنائے رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کیا میں انہیں جو بخاری

إِلَيْهِ فَأَبَشِرْهُ قَالَ إِذَا يَحْطِمْكُمْ النَّاسُ فَيَمْتَحِنُكُمْ
التَّوَمَّسَ إِذَ الْبَلَاءِ حَتَّى إِذَا صَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْفَجْرِ أَذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ
عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبَشَرَ اسْتَبْنَا سَ وَجْهَهُ حَتَّى
كَانَتْهُ قِطْعَةً مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَقْبَاهَا الثَّلَاثَةَ
الَّذِينَ خَلَفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قَبْلَ مَنْ
هُوَ لَا يَزَالُ الَّذِينَ اعْتَدُوا مِنَّا حِينَ أَقْبَلَ اللَّهُ
لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذَكَرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ
وَاعْتَدُوا بِأَيِّ الْبَاطِلِ ذَكَرُوا بِشَرِّ مَا ذَكَرَ
بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَدُونَ إِلَيْكُمْ
إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ تَعْتَدُوا وَالَّذِينَ تَوَهَّنَ
لَكُمْ قَدْ نَبَأْنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى
اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا
الْكَوْثِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْهَابٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ يَحْدِثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ بَنِي
قَوَالِهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاكَ اللَّهُ فِي صَدَقِ
الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنَّا أَبْلَا فِي مَا تَعَمَّدَتْ
مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى
قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

دینے کے لئے کسی کو بیچ دوں، فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم
ہو جائے گی تو اپنے لوگ جمع ہو جائیں گے کہ نہیں باقی رات سونا
میر نہیں لے گا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر
ادا کر لی تو ہماری توبہ قبول ہو جانے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو
خوشی پہنچی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں دکھنے لگا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا
ہے جیسے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں ہیں جن کی توبہ سب سے آخر میں
قبول ہوئی تو درجہ بھی رہ جانے والے دوسرے لوگوں سے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے
عذر رنگ پیش کر دیتے تھے لیکن وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے
ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہو گا
چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا، تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان
کی طرف لوٹ جاؤ گے تم فرمانا، ہمارے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں
کر سکتے گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبر میں دے دی ہیں اور اب اللہ
اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۷)۔

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔
حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو
حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے
اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے بھیجے رہ جانے کا واقعہ بیان
فرماتے تھے کہ تمہاری قوم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو سچی بات
کہنے پر اس درجہ لواز آ گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے لواز لقا چنانچہ
جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحیح صورت حال
عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے
گوشہ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس
سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی، بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں
ان غیب کی خبریں بتلنے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں
نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا... اے ایمان والو! اللہ سے
ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (آیت ۱۱ تا ۱۹)۔

بَابُ الْقَوْلِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ
أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ سَخْوَةٌ رَّحِيمٌ مِنَ الرَّاحَةِ -

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ كِتَابُ التَّوْحِيدِ
بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ہیں جن پر تمہارا مشقت میں
پڑنا اگر اس سے تمہاری بھلائی کے حمایت چاہتے والے مسلمانوں پر کمال شفقت
مہربان، کو خوف یہ اراقت سے ہے یعنی مہربان

فہذا یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد کے اندر حدیث ۲۰۹۵ کے اندر تفصیلاً اور حدیث ۲۰۹۶ کے اندر مجملہ مذکور ہے۔ تفسیر
قرآن کی بات اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں ڈالی اور انھوں نے جنگ یمامہ کے بعد خلیفہ رسول، سیدنا ابوبکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو دلائل کے ذریعے قائل کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اس کام کی اہمیت و اہمیت کا قائل کر کے تدوین قرآن مجید پر مامور فرمایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتیہ مبارکہ
میں یہ کام نہیں کروایا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرام نے یہ کام کیا اور دینی ضرورت شمار کر کے کیا۔

جو کام عہد رسالت میں نہ ہوئے اور آج مسلمان انھیں دینی کام سمجھ کر کریں تو دعویٰ ان اسلام کا ایک طبقہ ایسا ہی ہے جو انھیں بدعتی
قرار دے کر ایسے بتے جاگتے ہوئے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیل دیتا ہے اور ان کو شہادت اسی کے اوپر کتنی ہی نامعلوم باطل اور فتوؤں کا
برجھاد دیتا ہے۔ ان میں سے جو حضرات ذرا نرمی برتتے ہیں وہ قرون ثلاثہ تک کی چھوٹے سے دیتے ہیں۔ یعنی عہد رسالت، عہد صحابہ کرام
اور عہد تابعین نظام کے بعد اگر کوئی دینی کام ایجاد کرے تو اسے ضرور بدعت قرار دیتے ہیں اور ان کے کرنے والوں کو بدعتی اور جنسی ٹھہرانے
میں سارا طائفہ ہی خاص لطف و لذت محسوس کرتا ہے حالانکہ قرون ثلاثہ قریباً دو تہائی تک اسے ان حضرات کا فرقہ تو انگریز بہادر نے گزشتہ
صدی میں اپنی فزولت کے لیے پیدا فرمایا تھا اور ان مہربانوں کے بہت بڑے بڑے بزرگوں سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام کیا
تھا اور ان میں ہر ایک کے سر پر بڑا غش تھا تا جہاں بھی سبایا تھا۔

ملت اسلامیہ کو بے پناہ نقصان پہنچانے والے اپنے اندر اپنے بزرگوں کے تمام تر سیاہ کارناموں کے باوجود یہ حضرات خود کو بدعتی یا غلط
کارہرگز نہیں مانتے بلکہ یہ باور کرانے میں کوشاں رہتے ہیں کہ انھیں خدائی فوجدار ساما جلتے جن کو پروردگار عالم نے دنیا سے شرک و بدعت
کو مٹانے کا خاطر پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روزِ پیدائش سے آج تک اہل مسلمانوں پر تقاضا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو
سچی ہدایت فرمائے آمین۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي بَنُ السَّبَّاقِ أَنَّ نَزِيدَ
بَنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ
قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتُلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَ
عِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ
إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ
وَأَنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْعَمَاءِ فِي
الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَيْدُ مَنْ الْقُرْآنِ إِلَّا أَن

ابن ساق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان جنگ آزمائی
کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس
وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر
نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ
شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہذا مجھے یہ عذر لاحق ہو گیا ہے
کہ مختلف مقامات پر کہیں قادی حضرات شہید نہ ہو جائیں۔
اگر خدا بخواسنہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے

أَتَجْتَمِعُونَ وَإِنِّي لَأَرَى أَن تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ
أَبُوبَكْرٍ قُلْتُ لَعَمْرُكَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ
هُوَ اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى
شَرَحَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ صَدْرِي وَمَا آيَةُ الَّذِي رَأَى
عُمَرُ قَالَ تَرَى بَنِي ثَابِتٍ وَعُمَرُ رَضِيَ عَنْهُ
جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌ
عَاقِلٌ وَلَا تَنْتَهِمُكَ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ
فَلَجَمْعُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَفَنِي نَقْلُ جَبَلٍ مِنْ
الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِي بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ
يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ هُوَ اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ أَسْأَلْ أَرَأَيْتَ حَتَّى شَرَحَ
اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرِي بِكُرٍ
وَعُمَرُ فَقُمْتُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُ مِنَ
الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَاكِ وَالْحُسْبِ وَصَدْرِي مِنَ الرِّجَالِ
حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَهُ
خَزِيمَةَ الْأَنْصَارِ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَهُ أَحَدًا
غَيْرَهُ لَقَدْ جَاءَ كَرَّ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ
عَلَيْهِمَا عَيْنَانِمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمُ إِلَى أَخِرِهِمَا وَ
كَانَتِ الْقِتْمَةُ حُفَّتِ الَّتِي جَمَعَهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي
بَكْرٍ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ
تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بْنِ شَيْخِ قَابِ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ
عَنِ ابْنِ شَيْخِ أَبِي وَقَالَ أَبِي خَزِيمَةَ الْأَنْصَارِ
وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْخِ أَبِي
بَكْرٍ

گاہ لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع
کروالیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس پہ میں نے حضرت
عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر نے کہا کہ
خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ
متفق کرنے پر برابر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر
کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے
ہیں کہ حضرت عمر اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ
بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر نے (محمد سے) فرمایا کہ تم جو ان اور
عقلمند آدمی ہو نیز تمہارے اور ہمیں اعتماد بھی بہت ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی ہوتی تو کسی بھی تم لکھا کرتے تھے، لہذا
قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے
کی جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے وہ کام مجھے
لے لیا ہر آدمی نہ ہوتا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے
ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر نے
فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ میں برابر میں انہیں اپنے ساتھ
متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا
سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے
سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس کام کے لئے کمر بستہ باندھ کر کھڑا ہو گیا
اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی، پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ
کے پٹھے اور لہگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ یہاں تک کہ مجھے
سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری سے ملیں اور ان
کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، یعنی تقد جاءکم رسول من
انفسکم سے آخری سورت تک (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآن کریم
کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکر کے پاس رہا، یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی
پھر حضرت عمر کے پاس رہا، یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا
لیا۔ پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا، (۶) عثمان بن عفان نے اسے
لوٹا، ابن شہاب (۷) لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خزیمہ

عبرت ہو جائے۔

سیدنا جبریل کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوا تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ ہوا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی خوشی مناسبت کے ان کی نسبت تم زیادہ محفلاً رہو، لہذا تم روزہ رکھا کرو۔

سورة هود

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 ابیسرہ کا قول ہے کہ الاداء حبشہ کا زبان میں رحیم کو
 کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ باؤنی اگر آئی جو ہم پر ظاہر ہوا۔
 مجاہد کا قول ہے الجدی یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے
اینک لائن .. یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے ابن عباس
 کا قول ہے ابن ابی ٹھہر جا۔ روک لے۔ غشیب شدید
 سخت۔ لا صرم کیوں نہیں۔ فازا لننزل پانی جوش
 مارنے لگا۔ عمرہ کا قول ہے کہ حمور سے سطح زمین
 مراد ہے۔

اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صِدْقَ وِسْهَقٍ كِ تَفْسِيْر
ستو وہ اپنے سینے دوسرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پمده کریں سنو
جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت
بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی
ہمات جملنے والا ہے (آیت ۵)، دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَقِیْق
اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صِدْقَ وِسْهَقٍ كِ تَفْسِيْر
مونا ہے، مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَسُّ عَمَّ كَمَا يَثْنُوْنَ صِدْقَ وِسْهَقٍ كِ
سینوں کو دوسرے اگر ناستر بھیلنے کی غرض سے لَبَسُوا حِذْرًا وَاَرْمَلُوا

الْمَرَّةِ تَفْعُلُ.
١٤٩١. حَدَّثَنَا ثِقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمْدَةُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ
عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا أَيُّومُ ظَهَرَ فِيهِ
مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا مَنَاجِيهَ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا.

سورۃ ہود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الْأَوَّلُ الرَّحِيمُ
بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الزَّمَانِ مَا
ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجَوْدِيُّ جَبَلٌ
بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ
يَسْتَنْهَضُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلَعِي
أَمْسِكِي عَصِيْبِي شَدِيدًا لَا جَرَمَ بَلَى وَقَالَ
الْتَنُورُ نَبَعَ الثَّمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ رَضَوْجُهُ
الْأَرْضِ .

بَابُ الْإِثْمِ يَشْنُونُ صَدُّوهُمْ
لَيْسَتْ خُفَا مِنْهُ الْأَحْيَانُ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ
يَعْلَمُ مَا يَسْتُرُونَ وَمَا يَعْلَمُونَ إِنْهُ عَلَيْهِمْ
يَذَاتُ الصَّدُورِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزْلَهُ
يَجِيئُ يَنْزِلُ يَكُونُ فَعُولٌ مِنْ يَلْسَبُتُ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ يَنْتَشِشُ تَحْزَنُ يَشْنُونُ
صَدُّوهُمْ شَكُّ وَأَمِيرٌ آءٌ فِي الْحَقِّ
لَيْسَتْ خُفَا مِنْهُ مِنَ اللَّهِ إِنْ اسْتَطَاعُوا

حَدَّثَنَا حَجَّابٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ إِلَّا أَنَّهُمْ يَثْنُوْنِي صَدُّوْهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أَنَا لَسْتُ كَأَنَّا أَيْسَتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفَضُّوْا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفَضُّوْا إِلَى السَّمَاءِ فَتَنَزَّلَ ذَلِكَ فِيهِمْ .

۱۴۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَرَأَ إِلَّا أَنَّهُمْ يَثْنُوْنِي صَدُّوْهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا يَثْنُوْنِي صَدُّوْهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحْيِي أَوَيْتَ خَلْفَهُ فَيَسْتَحْيِي فَتَنَزَّلَتْ إِلَّا أَنَّهُمْ يَثْنُوْنِ صَدُّوْهُمْ .

۱۴۹۴- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ حَدَّثَنَا عَنْهُ رُوِيَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا أَنَّهُمْ يَثْنُوْنِ صَدُّوْهُمْ لَيْسَتْ خَفُوا مِنْهُ إِلَّا جِئْنَ يَسْتَغْشَوْنَ فَيَا بَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشَوْنَ يُغْطَوْنَ دَعْوَاهُمْ سَيِّئٌ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَصَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ يَقْطِعُ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنْيَبُ أَرْجَعُ .

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَمْرُسُهُ عَلَى الْمَاءِ .

۱۴۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَبْدُ اللَّهُ مَبْدَايَ لَا تَغِيْضُكُمْ أَنْفَقَةً سَخَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَوَالَا أَنَّهُمْ يَثْنُوْنِي صَدُّوْهُمْ . . . پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے بلکہ میں ان سے دریافت کیا پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے فضلے حاجت سے فائدہ ہوتے اور اپنی بیویوں سے جماعت کرتے ہوئے ٹر مانتے تھے، جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کَآلَا أَنَّهُمْ يَثْنُوْنِي صَدُّوْهُمْ . . . کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ ابو عباس! یہ بیویوں کو دھرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے جماعت کرتے وقت اور رخصت ہو کر کے وقت اپنے پردہ دہکے سے ٹرتے تھے اس پر یہ آیت اتنی سنوا دہ جو اپنے سینے سے دھری کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو لوں پڑھا یَثْنُوْنِ صَدُّوْهُمْ لَيْسَتْ خَفُوا مِنْهُ . . .

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ

يَسْتَغْشَوْنَ اپنے سروں کو بھکا لیتے ہیں۔ رسیءُ بہم ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے و سَاقَ بِهْمُ اپنے مہالوں سے۔ يَقْطِعُ مِنَ اللَّيْلِ لات کی ناپاکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنْيَبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

وَكَانَ عَمْرُسُهُ عَلَى الْمَاءِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کرے میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں لات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اللہ زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے عز و نور میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس ولت اس کا

هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدٌ أَلَّا شَهِادٌ
شَاهِدٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَاصْحَابٍ

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهَيْشَامُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرَبٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ
عَبْدِ يَطُوفٍ إِذَا عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عَمٍّ سَمِعْتَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ
مِنْ شَرِّكُمْ وَتَالَ هَيْشَامُ بْنُ يَزِيدٍ أَلَا الْمُؤْمِنُونَ
حَتَّى يَضْمَعَ عَلَيْهِ كَنَفُهُ فَيَقْرَأُكَ بِذُنُوبِهِ
تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ
أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَأَرْفَعُكَ فِي
الدُّنْيَا وَآخِرَتِهَا لَكَ الْيَوْمَ شَقَرٌ تَطْوَى
صَحِيفَتُهُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوْ
الْكُفَّاءُ فَيُنَادِي عَلَى رَأْسِهِ الرَّشِيدُ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ
عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ
إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنْ أَخَذَهُ إِلَهُ
شَدِيدٌ الرَّفْدُ الرَّفُودُ الْعَوْنُ الْمَعِينُ
رَفْدُهُ أَعْنَتُهُ تَرَكْنُوا تَمِيْلُوا فُلُوْا لَا
كَانَ فَمَلًا كَانَ أَنْ تَرَفُّوا أَهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ نَافِيْرٌ وَشَهِيْقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتُ
ضَعِيفٌ

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ فَضِيلٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بَرْمِدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اود گواہ کہیں گے کہ یہ ہیں جنہوں نے لپٹے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ اسے
ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۸) اَلَّا شَهِادٌ اسی طرح شَہَادٌ کی
جمع ہے جیسے صَاحِبٌ کے اصْحَاب ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ اے
ابن عمر کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے انداز
میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز اہل ایمان کو ان کے
رب سے بہت نزدیک کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ موسیٰ
اپنے رب سے اتنے نزدیک ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر
اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے
وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ آدمی دوسرے کے
گناہوں کا اعتراف کرتا ہوگا۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں
اُن کی پردہ پوشی کی اور اُنہیں معاف کر دیتا ہوں،
پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور
دوسرے لوگ جو کافر ہیں اُن سے علی الاعلان کہا جائے
گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ
بولا تھا۔ شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت
کی ہے۔

وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ

اخذ ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے
ان کے ظلم پر۔ بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔
اَزْدَنْتُ فَرْدٌ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ رَفْدٌ تَرْكٌ... میں نے اس
کی مدد کی۔ تَرَكْنُوا تَمِيْلُوا فُلُوْا لَمْ يَكُنْ تَمِيْلُوا فُلُوْا لَمْ يَكُنْ تَمِيْلُوا
اَنْتَرُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تَرْفِشٌ
کریخت آواز اور تَرْفِشٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
ظالم کو دھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر چھوڑتا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ لِلظَّالِمِ
حَقًّا إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَقْبَلْهُ شَقْرًا وَكَذَلِكَ
أَخَذَ نَبِيَّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنُ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ
أَخَذَهُ إِلَيْكَ شَدِيدًا

بِأَذْنِ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ
وَرُفْعًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدَاهِبُنَ
السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرٌ لِلَّذِينَ أَلْبَسُوا
سَاعَاتٍ وَمِنْهُ مُسَيِّبَتِ الْمَرْءِ دَلْفَةً تَرُفُّ
مَنْزِلَةً بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا مَنْ لَعَنَ فَمُصَدِّقٌ
مِنَ الْقُرْآنِ إِذْ دَلَفُوا اجْتَمَعُوا انْتَلَفَسَا
جَمْعًا

۱۷۹۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ الْقَيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ
قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ ذَلِكَ فَانْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفْعًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ
الْحَسَنَاتِ يُدَاهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرٌ
لِلَّذِينَ أَلْبَسُوا قَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذِهِ قَالَ لَيْسَ عَمَلٌ
بِهَافٍ مِنْ أَمْتِي

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔
اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑنا
ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک
ہے (آیت ۱۰۲)۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ کی تفسیر
اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے
حصوں میں۔ بیشک نیکیاں براہیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت
ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ رُفْعًا گھڑیاں، ساعتیں اور منظر
بھی اسی سے بنا ہے۔ اُن وقت سے ایک منزل کے بعد دوسری اور
رُفْعًا مصدر ہے جیسے اُنقرئی اور اُذْ دَلَفُوا سے
مراد ہے جمع کئے اُن لفظ ہم نے جمع کئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک
پرائی عورت کو بوسہ دیا غلطی کا احساس ہونے پر وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر
کروا یا میں اس بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی، اور نماز قائم رکھو دن کے
دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں براہیوں
کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں
کے لئے (آیت ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ
حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے
اتنی کے لئے ہے۔

سورۃ یوسف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
فہیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مشکا سے مراد
ہیومن ہے۔ فہیل کا قول ہے کہ ہیومن کو حبشہ کی زبان میں مشکا کہتے
ہیں۔ ابو عیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت مجاہد کا قول
سنا کہ مشکا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پھری سے کافی چلتی ہے۔ قتادہ کا
قول ہے کہ کثیفہ ظلم عالم ہا عمل کو کہتے ہیں۔ ابن جریر کا قول ہے کہ صواع
کو فارسی میں صواع کہتے ہیں جس سے عجی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں،

سورۃ یوسف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ فَضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَ
الْأَقْرَبُ قَالَ فَضَيْلٌ الْأَقْرَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ
مُنْكَا وَقَالَ ابْنُ عَيَّيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ مُتَّكَ كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسَّيِّئِينَ وَقَالَ
قَتَادَةُ لَدُوْعِلْمٌ عَامِلٌ بِعَامِلِهِ وَقَالَ ابْنُ
جُبَيْرٍ صَوَاعٌ مَكُولٌ الْفَارِسِيُّ الَّذِي يَلْتَقِي

بْنِ وَقَاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَتَرَاهَا اللَّهُ
كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ بِرَبِّعَةٍ فَكَيْفَ بِرَبِّكَ
اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ
وَتَوَلَّيْ إِلَيْهِ قُلْتُ إِيَّيْ وَاللَّهِ لَا أَحَدٌ مِّثْلُكَ إِلَّا أَبَا
يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا
تَصِفُونَ ۚ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الدِّينَ جَاءَ ذَا الْإِفْكِ
الْمُشْرَ الْأَيَّاتِ.

۱۸۰۲. حَدَّثَنَا هُوَ مَوْلَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
حَصِينٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ ابْنُ
الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ وَمَنْ وَهِيَ أُمُّ
عَائِشَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا
الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّ فِي حِكْمَتِي تُحَدِّثُ قَالَتْ نَعَمْ وَقَدِّحْتُ
عَائِشَةُ قَالَتْ مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ كَيْفَ تُحِبُّونَ وَبَيْنَهُ
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ.

باب قولہ وَاوَدَّتْہَ الَّتِیْ هُوَ فِی بَیْتِہَا
عَنْ نَفْسِہِ وَغَلَقَتْ الْكُتُوبَ وَقَالَتْ هَيْتَ
لَكَ وَقَالَ عِکْرَمَةُ هَيْتَ لَكَ يَا خَوْرَانِیَّةَ
هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَى.

۱۸۰۳. حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يُشْرِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ
لَكَ قَالَ إِنَّمَا نَسَرُّ وَهَآكُمَا عِثْمَانَا هَآكُمَا
مَقَامُهُ وَالْفَيَا وَجَدَ الْغَوَا أَبَاءَهُ هُوَ الْغِيَا
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بَلْ تَجِبَتْ وَكَيْفَ خَرَدُونَ
۱۸۰۴. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

ابن ابی نعیم نے فرمایا کہ نبوت ظاہر فرمائی گا اور اگر تم سے گناہ مرزد
ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی جانب رجوع کرو حضرت
عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ہر ایک قسم کی گناہ میں کوئی مثال نہیں پائی مگر حضرت یوسف
علیہ السلام کے والد ماجد کی کہ وہ تو صبر و جفا اللہ ہی سے مدد و مدد گاہ ہے
ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (آیت ۱۸) چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ
نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ بیشک وہ لوگ جو بہت بڑا بہتان لائے
ہیں ان میں سے ہی وہ ایک جماعت ہے کہ اسے اپنے لئے مدد گاہ بلکہ
وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے
جو اس نے کیا اور ان میں سے وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس
کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۱۸)۔

مسروق بن احمد نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ
ہمارے گھر میں تھیں وہ انہیں بخانا تاکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو بات کہی جا رہی ہے شاید یہ (بخانا) اسی کی وجہ سے ہے یا انہوں نے
جواب دیا ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ الخ بطحان اور عرو بن کزاد
ہوئیں کہ میری اور آپ حضرت کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان
کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہذا اللہ ہی سے مدد و مدد گاہ ہے ان باتوں پر
جو تم بتا رہے ہو۔

وَرَأَوَدَّتْہَ الَّتِیْ هُوَ فِی بَیْتِہَا کِ تفسیر
اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے گھسیٹا کہ اپنے آپ کو۔ کے اور
دعا ہے سب بندہ کہ جسے لو بلی او نہیں کہتی ہوں مگر کہ اقول ہ کہ ہیتہ لک
حوالی نزلان ہے یعنی ادھر آؤ یا جیسے کہ قول ہے کہ آؤ۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
پڑھا ہیتہ لک اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا
گیا ہے۔ منشاؤہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ٹھکانا۔ نکلیا پایا ملا
الغوا اباءہ ہم اور الفینا اسی سے ہیں حضرت ابن مسعود
(رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں بن تجت اللہ یسخر دن
(سورۃ الصافات) ہیں۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَلُوا عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ اللَّهُمَّ الْفَيْنِيهِمْ
يَسْبِعُ كَسْبِعِ يُوسُفَ فَأَمَّا بَنُو هَاشِمٍ سَنَّهُ حَصَّتْ
كُلُّ شَيْءٍ بِحَقِّ أَكْلُوا الْعِظَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ
يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْتَهُ وَبَيْنَهُمَا مِثْلَ الدُّخَانِ
قَالَ اللَّهُ فَإِذَا تَقَبُّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
مُبِينٍ قَالَ اللَّهُ إِنْ كَانَتْ هُمْوُ الْعَذَابِ قَلِيلًا
أَتَكْفُرُ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتْ الْبُهْشَةُ.

بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ
ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي
قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ سَأَلْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ
نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَإِذَا بَدَأَ اللَّهُ وَحَاشَإِذَا
تَنَزَّاهُ وَأَنْتُمْ تَسْتَحْشَرُونَ

١٨٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَلْبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَضَرَ عَنْ
عَمْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَلَقَ
كَانَ يَأْوِي إِلَى سَكَنِ شَدِيدٍ وَلَوْ لَيْتُ فِي
السَّحَابِ مَا لَيْتُ يَرْسِفُ لَا جَبَّتِ الدَّاعِي وَنَحْنُ
أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَلَّهِ أَوْلَمُ نُونٍ
قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْطَمَّ مِنْ قَلْبِي

بَابُ قَوْلِهِ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ

١٨٠٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

نہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور اسلام لائے نہ تو آپؐ ان کے حق میں
یوں دعا کی کہ اے اللہ! میری حکومت میں ان پر ایسا طویل قحط بھیج جیسا
حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا چنانچہ قحط ہی کو ایسے
قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور لوگوں کو کھانے کے ہڈیاں
تک کھانے لگے۔ فوت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی
طرف دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے: "لَوْ اَنَّ اِسْمٰنًا مِّنْ سَمٰوٰتٍ فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّطَهَّرًا
لَّآتٰیكَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّطَهَّرًا" (سورۃ الدخان آیت ۱۰) نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ہم کچھ دھواں کو عذاب
کھول دیتے ہیں پھر تم دہی کر دو گے" (سورۃ الدخان آیت ۱۵)۔ (مذکورہ
عذاب کو ہی قحط قرار دیا گیا) اور قیامت میں تو ان سے عذاب بٹھایا نہیں جائے گا ۴

فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ كَيْ تَفْسِرُ

تو جب اسکے پاس پہنچی آیا۔ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس جا، پھر اس سے پوچھا
کیا حال ہے ان کو؟ قل کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، بیشک میرا رب ان کا
فریب جانتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: تم خود تو انہما را کیا کام تھا جب تم نے
یوسف کو اجی بٹھانا چاہا۔ بولیں اللہ کو پائی ہے؟ حاش اور کھاشی یہ تفسیر یہ
افلا مستفاد کے لئے آتے ہیں۔ محض غرض واضح ہو گیا۔ ظاہر ہو گیا۔

مسحود بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے (قوم کے سلوک سے تنگ آکر محمدؐ کی زبردست پناہ پکڑ لی تھی) اولاً اگر اتنے دلوں میں قید میں رہتا بننے دلوں حضرت یوسف علیہ السلام ہے تو مائے دلس کی دلوں کو قبول کر لیتا۔ ۱۰۰۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم یہ اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی کیوں نہیں، مگر یہ جانتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (سورۃ البقرہ، آیت ۲۶۰)۔

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ كَيْفَ يَنْقُذُكَ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ

مِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُعَالٍ عَقِبْتُ فِي أَرْهَ الْحَالِ
الْعَقِيبَةُ كَمَا سِطَ كَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى
الْمَاءِ رَابِعًا مَنْ رَمَى يُرِيوْا وَمَتَاعُ زَمَدَ الْمَتَاعِ
مَا تَمَتَّعَتْ بِصَفَاءٍ أَجْفَاتِ الْقِدْرِ إِذَا نَعَلَتْ
فَعَلَاهَا الرَّبْدُ حَمَرٌ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّمَدُ
بِلَا مَنَافِعَةٍ فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ
الْبَهَادُ الْفِئَاثُ يَدْرَأُونَ يَدْفَعُونَ دَرَأَتُهُ
دَفَعَتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ وَالْيَمِ
مَتَابِ تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ تَبَيَّنْ قَارِعَةٌ
ذَاهِيَةٌ قَامَتِ أَطْلُتْ مِنَ الْعَالِيَةِ وَالْمَلَاوَةِ
وَمِنْهُ مِيلًا وَيَقَالُ لِلْوَاثِقِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ
مَلَى مِنَ الْأَرْضِ وَاشْتَقَّ وَاشْتَدَّ مِنَ الشَّقِّ مَعْقِبُ
مُعَبَّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَتَجَاوَرَاتٌ طَيِّبَةٌ وَ
خَبِيثَةٌ السَّبَاحُ صِنَوَانُ النَّخْلَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرُ
فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرُ صِنَوَانٍ وَحَدَّ هَابِكَا
وَاحِدٌ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثَتُهُمْ أَبْوَهُمْ وَاحِدٌ
الْمُتَحَابُّ الثَّقَالُ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ كَمَا سِطَ كَفَيْهِ
يَدْعُو الْمَاءَ يَلْسَانِيهِ وَيَتَبَيَّرُ إِلَيْهِ بَيِّدٌ فَلَا
يَأْتِيهِ أَبَدًا سَأَلْتُ أَوْ دِيَّةً بِقَدْرِهَا تَمْلَأُ
بَطْنَ وَاحِدٍ مَبْدَأُ رَابِعًا ذَبْدُ الشَّيْلِ خَبَثُ
الْحَلِيدِ وَالْجَلِيَّةِ -

بِأَمْرِكَ قَوْلُهُ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ
أُنْثَى مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ غِيْضٌ لِقِصْرِ
۱۸۰۸ - حَدَّثَنِي أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَقَاتِلُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ
لَا يَعْلَمُ مَا فِي عَدِيٍّ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ
الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ

اسی کے پیچھے آیا۔ اَرْحَامُ عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لئے
ہاتھ بڑھانا۔ کَرَابِیَا یہ رُبَا۔ کَرُوا سے بنا ہے یعنی بڑھنے
والا۔ اِنْتَاعُ جس سے توفائہ حاصل کرے۔ جَعْفَارُ جھاگ جو
ہانڈی کے جوش مارنے پر ادبہا جلاتے ہیں اور سرد ہونے پر بیٹھ
جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سیکار خیر ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی
جاتی ہے۔ الْحَبَادُ۔ جھوٹا، بستر۔ یَدْرَأُونَ وہ ہٹائیں یہ دَرَأَتْ
سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ یعنی فرشتے
ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِنْتَابُ کتاب میں اس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔
أَفَلَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔
ذَاهِيَةٌ دل ہلا دینے والی۔ قَامَتِ میں نے حملت دی۔
یَمَلَى اور اَمْلَأَتْ سے بنا ہے اور اَمْلَأَتْ بھی اسی سے ہے چنانچہ
یہی جوڑی زمین کو مَلَى اَلْأَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشْتَقَّ سخت، بشتقت۔
مُعَبَّرٌ بدلنے والا۔ اَمْلَأَتْ کا قول ہے کہ شجرہ زراعت قابل کاشت
زمین اور غیر زمین۔ مَبْدَأُ سے ہوئے درخت۔ خَبَثُ صِنَوَانٍ وہ
درخت جو دو دو درہوں، چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی
سے پلتے ہیں، اسی طرح سارے ایک اور بدل انسانوں کا باپ ایک ہے۔
الْمُتَحَابُّ اِنْشِقَالُ... پانی سے بھرے ہوئے بادل کَمَا سِطَ كَفَيْهِ
زیادہ سے پانی مانگنا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا لیکن کہیں کچھ نہ پاتا
سَأَلْتُ اَوْ دِيَّةً بِقَدْرِهَا... نالوں میں اندازے سے
پانی بہتا ہے۔ رُبْدُ اَوْ رَابِعًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ رُبْدُ الشَّيْلِ
لوہے یا نہریات کی میں۔

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كَيْ تَفْسِيرُ

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ بڑھتے ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کچیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں
خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل
کیا ہوگا (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ دھموں میں کیا ہے۔
(۳) خدا کے سوا کوئی جانتا کہ بادشہ کب آئے گی (۴) خدا
کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

(۵) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي تَقَرَّرُ يَأْتِي أَرْجُو تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادِدٌ أَيْ وَقَالَ فَجَاهِدُ صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَدَّكَرُوا نِعْمَةً اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَيَا دَى اللَّهُ عِنْدَكُمْ وَأَيَاكُمْ وَقَالَ فَجَاهِدُ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ يَبْخَرُونَهَا عَوَجًا يَلْتَسِرُونَهَا لَهَا عَوَجًا وَإِذَا تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ أَعْلَمَكُمُ الْاِذْنَكُمْ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ هَذَا امْتَلَأُوا عَمَاءُ امْرُؤٍ بِهِ مَقَامِي حَيْثُ يُقِيمُهُ اللَّهُ صَبْرٌ يَدَايِهِ مِنْ وَرَاءِ آيَةٍ فَتَدَامِيهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدًا تَابِعٌ وَمِثْلُ غَبِيبٍ وَغَايِبٍ بِمُضَرٍّ خُكُّهُ اسْتَصْرَخْنِي اسْتَدْعَانِي لِيُشْفِي صَبْرٌ خُةٌ مِنَ الصَّبْرِ آخِرٌ وَلَا خِلَالَ مُصَدَّرٌ خَالَتْهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالَ اجْتَنَّتْ اسْتَوْصَلَتْ

بَابُ قَوْلِهِ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَرَهَا كُلَّ حَبْنٍ

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُهُ أَوَّلُهَا رَجُلٌ الْمَسَامُ كَأَيْتَحَاتٍ وَرَفْعُهَا وَكَأَوَّلُهَا تَوْتِي أَكْثَرُهَا كُلَّ حَبْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَقَرْتِي نَفْسِي أَهْلًا الدَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَرَكَمَانِ فِكْرَهُتِ أَنْ

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

اس کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ہادی ہدایت کی طرف بلانے

والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ صدید کا معنی خون اور پیپ

ہے۔ ابن عبینہ کا قول ہے کہ ادکر ڈانٹنا یعنی اللہ علیکم

جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انہیں ابدان کے دلوں کو

یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے کہ عوج جھکاؤ۔ . . . جن

چیزوں کی طرف تم رغبت کرتے ہو۔ یبغونہا عوج جہا . . .

اس میں کئی تلاش کرتے ہو۔ اذ تاذن لہم . . . تمہارے

رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ ددوا ایدیکم فی افواہہم . . .

تافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔

بن دنا ربہ سامنے سے۔ تبعا اس کا واحد تابع ہے

جیسے غیب سے غائب . . . بقصر حکم . . . اس سے منتظر رہی

اس سے میری فریاد سنی، یستقر خمر یہ الصراخ سے ہے

در خللان یہ مصد ہے خللہ کا نیز خللا بھی ہو سکتا

ہے اسکی جمع خللہ الہ خلل ہے۔ اجنت جہڑے اکھاڑا ہوا۔

کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا فِي التَّرَائِفِ

جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (آیت ۲۴، ۲۵)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا

درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو اس کے پتے بھی نہ جھڑنے

ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے

دل میں خیال آیا کہ وہ کجور کا درخت ہے، لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر جیسی بہنیاں بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند

نہ آیا جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَتَكَلَّمُ فَلَنَأْتِيَنَّوْا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُتِمَتْ قُلْتُ لِعَمْرٍأَ أَبَتَاكَ وَأَنْتَ لَقَدْ كَانَ وَقْتُ فِي نَفْسِي أَنْتَ النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَعَنَ أَرَاكُمْ تُكَلِّمُونَ فَكِرْهَتْ أَنْ تَكَلَّمَ أَوْ أَحُولَ شَيْئًا قَالَ عَمْرٌو لَأَنْ تَكُونَ قَلْبَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

بَابُ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

۱۸۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَإِسْلَامِهِ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ كَلَّ إِلَهًا إِلَّا اللَّهَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْخَيْرِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ.

بَابُ قَوْلِهِ أَلَمْ تَر إِلَى الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَكَيْتُ أَلَمْ تَر إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا أَلْبَايَا أَلْهَلَكَ بِأَرْبُوسٍ بَوْسًا قَوْمًا بَوْسًا هَالِكِينَ.

۱۸۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُتَيْبُ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ عَنِ عُبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كَقَارِ أَهْلِ مَكَّةَ.

کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اللہ گئے تو میں نے حضرت عمر سے کہا اے ابان! خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بوسے سے پھر کس چیز نے روکا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بوسے نہ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا المذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا كَاتِبُ

الثبات قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مرد سے حب قریش سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے واللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (آیت ۲۷)۔

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اس اَلَمْ تَرُ کافر کا وہی مطلب ہے جو اَلَمْ تَعْلَمْ اَلَمْ تَرِ کَیْفَ فَعَلَ اَلَمْ تَرِ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا اَلْبَايَا کا مطلب ہلاکت ہے یہ بادل بھڑک بھڑک رہا ہے۔ قرآن بول رہا ہلاک ہوتے والے لوگ۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

سورة الحج

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سورة الحجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ فَجَاهِدْ صِرَاطًا عَلَى مُسْتَقِيمٍ
الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُ لِبَاسٍ
مُبِينٍ عَلَى الظَّالِمِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
لَعَنُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ
لَوْطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَعْلُومٌ أَحْبَلُ
تَوَمَاتٍ تَيْنَانَا هَلَا تَاتَيْنَا شَيْعَ أُمُورٍ وَ
لَا دَلِيلَاءَ أَيْضًا شَيْعَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
يُفْهَرَعُونَ مُسِيرَ عَيْنٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاطِلِينَ
سُكْرَتٌ عَشِيَّتٌ بَرُوجًا مَنَازِلَ لِلشَّيْرِ
الْقَبْرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةٍ حَمَاءَ جَمَاعَةٍ
حَمَاءَةٍ وَهُوَ الظَّيْنُ التَّغْيِيرُ وَالْمُسْتَوَاتُ
الْمُصْبُوبُ تَوَجَّلَ تَخَفٌ دَائِرُ الْخَرِ لِبَاسٍ
مُبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا انْتَمَتْ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ
الطَّيِّبَةُ الْهَلَكَةُ

بَابُ قَوْلِهِ الْآمِنِ اسْتَرْقَ السَّمْعَ
فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ
بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالْتِسْلَسَةِ عَلَى
صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ يَنْفَذُ
ذَلِكَ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ
نَبِيُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ وَمُسْتَرْقُوا السَّمْعَ
هَكَذَا أَوْ أَحَدٌ فَوْقَ الْآخَرِ وَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ
وَفَرَّ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْهِ الِيمْنَى نَصَبَهَا
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ
الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرُدَّ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيَجْرُقُ

مجاہد کا قول ہے کہ میرا طرک علیؑ مستقیم... سے وہ
یعنی راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی طرف جاتا ہے۔ کیا نام بتائیں
راستے پر ابن عباس کا قول ہے کہ تم کوک تمہاری عمر کی قسم۔ قَوْمٌ
مُنْكَرُونَ انہیں اجنبی جانا حضرت لوطؑ نے دوسرے حضرات کا
قول ہے کہ کِتَابٌ مَعْلُومٌ مفہورہ وقت۔ کو مَاتَا تَيْنَانَا...
ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شَيْعَ اُمُورٍ اس
سے دوست مراد دیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُفْهَرَعُونَ
جلدی کرنے والے۔ یُسْمَرُونَ سَمْنًا دیکھنے والوں کے لئے۔
سُكْرَتٌ ذُحَابِ دِی گئیں۔ بَرُوجًا سُدُج اور چاند کی
منزلیں۔ تَوَجَّلَ اور مُلَاقِحَ سے مراد ہے ملحقہ کی جگہ۔
حَمَاءَ یہ حَمَاءَةُ کی جمع ہے یعنی کچھ مَشُونُ سیاہ رنگ۔ تَوَجَّلَ
دور۔ دَائِرُ آخَرِ۔ لِبَاسٌ مُبِينٌ.. ہر وہ چیز جس
کی اقتدا کی جائے اور اسے راستہ دکھائے۔ التَّغْيِيرُ
ہلاکت نیا ہی۔

الْآمِنِ اسْتَرْقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں
کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے
لگتے ہیں جیسے زخمی کو صاف پتھر پر مارا جائے۔ علی بن ابی طالب کا بیان ہے کہ
سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صَفْوَانٌ کہلے۔ پھر
اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرماتا ہے جب ان کے دلوں سے کچھ خوف دور
ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے
جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ سچ ہے اور وہی بلند مرتبہ ہے
پھر بات چرات والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری
چھپے سننے کے لئے شیطان یوں اور کرتے رہتے ہیں چنانچہ سفیان نے
اپنے واسطے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اندر نیچے اور پر کے دکھایا۔ چنانچہ
بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جا لگتی
ہے اور وہ جل جالتہ ہو کر اسے بیلے کر دیتا ہے۔ بات کو اسے سامنے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرُو بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ
أَكْذِبُوا أَمْ كَذَبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذَبُوا قُلْتُ
فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَبُوا هُمْ ذُنَا
هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلُ لَعْنَتِي لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا
بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَفْتَهُمْ فَذُنَا كَذَبُوا
قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تُظَنُّ ذَلِكَ
بِرَجْهٍ قَالَتْ خَمَاهُ فِي الْأَيَّةِ قَالَتْ هُمْ
أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ
فَقَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَهُمْ النَّصْرُ
حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَمَتَّنَ كَذِبُهُمْ قَوْمَهُمْ
وَوَضَّحَتْ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَبُوا هُمْ
جَاءَ هُوَ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ .
۱۸۰۴ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرُو بْنُ قُلْتُ لَهَا
كَذَبُوا أَمْ خَفَّهَ قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ :-
حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ کے بارے میں دریافت کیا کہ
اس میں لفظ اکذبوا ہے یا الکذب بوزن حضرت عائشہ صدیقہ نے
فرمایا کہ کذب بوزن دشمنید کے ساتھ ہے میں (حضرت عروہ) عرض گزار
ہو کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظن
کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے میری عمر کی کم پیر غیروں کو
واقعی اس بات کا یقین تھا میں عرض گزار ہوں کہ دَخَلْتُمْوَا اَنْهَمْ قَدْ
كَذَبُوا یہ لفظ میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ! یہ غیر اپنے رب پر ایسا
گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟
فرمایا یہ رسولوں کی پیروی کرنے والوں کے متعلق ہے جو اپنے رب پر
ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی، جب وہ مدت و مدت
آدمائش میں مبتلا رہے اور مدد آئے میں دیر ہوتی تو جہاں اپنی قوم کے
جھٹلنے والوں کے ایمان لانے سے رسول یا یوں ہوتے تھے وہاں انہیں
یہ گمان بھی گزرتے لگتا تھا کہ کہیں یہ پیروی کر سیر لے ہی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔
چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی تھی ۔
عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی
کہ (اس آیت ۱۸۰۴) میں شاید لفظ کذب بوزن غیر تشدید کے ہے؟ انہوں
نے فرمایا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے ۔

سُورَةُ الرَّعْدِ

سورة الرعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَّاسٌ كَفَيْهِ مِثْلُ الْمَشْرِقِ
الَّذِي عَبْدَ مَعْرُوفٍ إِلَهُهَا غَيْرُهُ كَمِثْلِ الْعُطَشَانِ
الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى خِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ
يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَمِعَ
ذَلِكَ مُتَجَاوِسَاتٍ مُسْتَدَاتٍ أَنْبَاءُ الْمُسْلِمَاتِ
وَاحِدَةً هَا مِثْلَهُ وَهِيَ الْأَشْبَاءُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ
الْأَمْثَالُ آيَاتُ الَّذِينَ خَلَوْا بِمَقْدَامٍ بَقِيَتْ مَقِيَّتُهُ
مَلَائِكَةُ حَقَّقَهُ تَعَقَّبُ الْأَوَّلَى مِنْهَا الْأُخْرَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ کبباس کا کف بڑا ہے مثلاً جو مشرق کے
ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اس پر اسے جیسی ہے جسے اپنے
خیالات کی دنیا میں کافی دور پالی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے
لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے
حضرات کا قول ہے کہ سَمِعَ تالبع کیا۔ متجاوِسات ایک دوسرے
کے نزدیک ہونا۔ اَمْثَلَتْ اس کا واحد مُثْلَتٌ ہے بمعنی بیشل
تظہیر بمقتدار اندازے کے مطابق۔ مُعَقَّبَاتٌ غلغلان فرشتے جو
باری باری آتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں عَقَبْتُ فِي الْأَثَرِ میں

والے کو بتائے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے نزدیک والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، ہٹا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچادی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آپ پہنچتی ہے۔ پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ تلو جھوٹ اپنی طرف سے ملتا ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کر کے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں روز ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو درست پایا مالا انکر یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چھری چھپے سنی تھی۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اللہ کا جادوگر کے منہ میں چنانچہ میں علی بن عبد اللہ نے سفیان سے کہا کہ کیا اسے آپ کا عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا ہاں میں نے سفیان سے کہا کہ ایک دمی نے آپ کو واسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابو ہریرہ کے مرفوعہ روایت کی ہے اور اس میں لفظ قرآن پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسِلِينَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، میاں جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ آجائے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس

وَرَبِّمَا لَعْنَدُ رَبِّكَ حَتَّى يَبْرَأَ إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ حَتَّى يُلْقَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى قِمَرِ السَّاجِدِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ فَيُصَدِّقُ فَيَقُولُونَ اللَّهُ يُخِيرُنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا أَيْكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَحَّدْنَا نَا حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا أَقْضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَأَدَّ الْكَاهِنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَقْضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى قِمَرِ السَّاجِدِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْشَاءَنَا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَرَأَ فَرَأَى عَمْرُو قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرُو فَلَا أَذِ بِي سَمِعَهُ هَكَذَا قَالَ سُفْيَانُ وَرَفَعَهُ قَرَأَ آءُتْنَا.

بِأَنَّ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسِلِينَ.

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَحَابِثَ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

۱۸۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَقِصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَخْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّيُ فَرَأَيْتُ قَلَمًا آتَاهُ حَتَّى صَلَّيْتُ خَمَ آتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّيُ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْظَمُ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَرْتُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ.

۱۸۱۶- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ.

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا مِنْهُ لَا أَقْسِمُ أَفَى أَقْسِمُ وَلَقَدْ لَعْنَهُمْ لَا أَقْسِمُ قَاسِمَهُمْ أَحَلَفَ لَهُمْ مَا وَلَّمُوا يَحْلِفُ لَهُ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوا فَحَالَفُوا.

۱۸۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّوْكَ أَجْزَاءُ فَأَمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ.

۱۸۱۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں (آیت ۸۷)۔
حضرت ابو سعید علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا ایک میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آئے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا میں عرض گزرا ہوا کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت بتا دوں اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لئے جانے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی تو آپ نے فرمایا کردہ سورت الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثنائی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثنائی (سات آیتوں والی سورت) اللہ قرآن عظیم (یعنی تمام قرآنی علوم کی جامع) ہے۔

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا مِنْهُ لَا أَقْسِمُ أَفَى أَقْسِمُ وَلَقَدْ لَعْنَهُمْ لَا أَقْسِمُ قَاسِمَهُمْ أَحَلَفَ لَهُمْ مَا وَلَّمُوا يَحْلِفُ لَهُ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوا فَحَالَفُوا.

اور شاہد بادہی تعالیٰ۔ جنہوں نے کلام الہی کو جتنے بونی کر لیا (آیت ۹۱) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (توریت) کے ٹکڑے بنائے ہیں کہ بعض حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی۔ جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر نازل کیا (آیت

والا۔ ثَقَانِت سے فرمانبردار مراد ہے۔

تَقَضَّتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مَعْلَمُ
الْعُمَرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى
أَرْضِ الْعُمَرِ.

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْضِ الْعُمَرِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے
تھے: اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے، نکلے پن
کی عمر سے، قبر کے عذاب سے، ادھیال کے فتنے
سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ
چاہتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام پھروں سے
بچائے صدقہ اپنے حبیب کا) آمین۔

۱۸۱۹. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمُرِيُّ عَنْ
شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْعُو أَعْوَدُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكِبَالِ وَأَرْضِ
الْعُمَرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدُّجَالِ وَفِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَيْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ يَزِيدَ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ
وَالْكَفِّ وَمَزِيدُ الرَّحْمَنِ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُولَى
وَهُنَّ مِنْ بِلَادِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَفْسِيرُ
يَهُدُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَغَضُّتْ سِتْرُكَ أَعَى
تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْتُ إِلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَخْبَرْتَهُمْ
إِنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وَجْهِهِ وَ
قَضَى رَبُّكَ أَمْرًا تَكُنْ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ
رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَفَضَاهُمْ
سَبْعَ سَلَوَاتٍ لَغَيْرِ مَنْ يَتَفَرِّمَعَهُ وَلِيَتَبَرَّأَ
بِنَاقِرٍ وَأَمَّا عَصَا حَصِيرٍ أَمْحِصَا مَحْصِرًا
حَقٌّ وَجَبَ مَيْسُورُ الْبِنَا خَطَا أَلَمَّا وَهُوَ
إِسْمٌ مِنْ خَطِئَتْ وَالْخَطَا مَفْتُوحٌ مَقْصُودٌ
مِنَ الْإِثْمِ خَطِئَتْ بِمَعْنَى أَخْطَأَتْ تَخَرَّفَ

سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
آدم، شعیب، ایو اسحاق، علیہ الرحمہ بن یزید کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل الکھف اور مریم
تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہیں
اور بدیت ہوتی کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول
ہے کہ تَفْسِيرُ الرَّحْمَنِ عَنقَرِيبَ اِپْتِے سرطانی گئے دوسرے حضرات
کا قول ہے کہ تَغَضُّتْ سِتْرُكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔ وَتَشْيِينَا
إِلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ عنقریب وہ
فساد کریں گے اور الفناء کے کئی معنی آتے ہیں یعنی: ذوقنی، زبانت
یہاں ہم مراد ہے اور اِنْ رَبُّكَ تَفْضِي میں مراد پیدا کرنا ہے
جیسے تَفْضِي لَعْنٌ سَبْعَ سَلَوَاتٍ میں۔ تَفْضِي وہ لوگ
لڑنے کے لئے ساتھ نکلیں۔ وَبِنَاقِرٍ أَمْحِصَا مَحْصِرًا
آئیں انہیں برباد کر دیں۔ تَحْصِيرٌ جیل خانہ، تَحْقِيقٌ ثابت ہوا۔
وَجَبَ ہوا۔ مَيْسُورٌ نرم عطا ہوا، یہ خطیئت اور اخطاء
سے مغفول اکم معذرت ہے معنی گناہ اور خطیئت بمعنی اخطات
ہے۔ تَخَرَّفَ تو کاٹا ہے۔ وَادِّعُہُمْ تَجْوِیٰ یہ تاجیئت

تَقَطَّعُوا وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ قَصْدًا رَّقِيقًا جَائِثًا
فَوَصَّيْنَاهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَا جَوْنَ رَفَاقًا
خُطَامًا وَاسْتَفْزِزُوا اسْتَفْزَعَتْ بِخَيْلِكَ
الْقُرُوسَانِ وَالرَّحُلُ الرَّجَبُ الْمَاءُ
وَاحِدُهُمَا رَاجِلٌ قَبْلُ صَاحِبٌ وَصَحْبٌ
وَتَاجِرٌ وَتَجَرَّحًا صَبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ
وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرَهَّى بِهِ الرِّيحُ
وَمِنْهُ حَصْبٌ جَهَنَّمُ يُرْمَى بِهِ فِي
جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصْبٌ بِهَا وَيُقَالُ حَصْبٌ
فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَالْحَصْبُ مُشْتَقٌّ
مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْجَبَارَةُ تَارَةً مَرَّةً
وَجَمَاعَتُهُ قَبِيرَةٌ وَقَارَاتٌ لَا حَتَمَكَ
لَا مَسْتَأْصِلَةً هُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فَلَانٌ مَا
عِنْدَ فَلَانٍ هُنَّ عِلْمٌ اسْتَقْصَا طَائِرُكَ
حَطَّةً قَالِ ابْنُ عَدَى كُلُّ سَلْطَانٍ فِي
الْقُرْآنِ فَهُوَ حَجَبٌ وَكَانَ الدَّلِيلُ لَمْ
يُحَالِفْ أَحَدًا.

باب ۳۱

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ جَرَّاحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
شَهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُنْزِلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِمِ
بَابِلِيَا ثُمَّ بَقِيَ حِينَ مِنْ لَيْلٍ وَخَمِي فَنَظَرَ
إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّيْلُ قَالَ جَبْرِئِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْحَمْدَ
غَوَتْ أُمَّتُكَ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ جَرَّاحٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ

کا مسدود ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ
مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتَا ایںدھن بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزُوا ہلکا کر دینا
وَبَخِيلُوا یعنی اپنے سوا دلوں سے۔ اَلرَّحُلُ پیدلوں سے اس
کا واحد راجل ہے، جیسے نعل سے صاحب اور بکر سے تاجر
صاحبنا احمدی، الحاصب احمدی اور وہ ہوا جو چیزوں کو الٹا کر
لائی ہے اور غصب کرنا۔ اور اس کی سے ہے یعنی وہ
جہنم میں پھینکے جائیں گے اور وہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے،
یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصْبٌ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں وہ جس
کیا المذیر الحَصْبَاءُ سے بھی مشتق ہے یعنی پتھر، سنگ پڑے۔
تَارَةً ایک دفعہ اس کی جمع تَبِيرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔
لَا حَتَمَكَ ضرور جہنم سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ
اِحْتَنَكَ فَلَانٌ مَا عِنْدَ فَلَانٍ . . . یعنی فلاں نے
فلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں، کیا پتھر اس
کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جتنی
جگہ بھی مشککائی کا لفظ آیا ہے اس سے حجت اور دلیل
مراد ہے۔ وَكَانَ الدَّلِيلُ . . . کمزوری کے باعث
کسی کو دوست بنانا۔

رسول خدا کی اسرار کا بیان۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
معایت کی ہے کہ شہید اسرار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیت المقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک
پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا جب آپ نے اُن
دو پیالوں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت
جبریل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا
کے لئے ہیں جس نے آپ کی جانب فطرت رہنمائی فرمائی، اگر آپ
شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ
ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنَا
كَذَبْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَى اللَّهُ
بِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُ عَنْ آيَاتِهِ
وَأَنْظُرُ الْيَهُودَ أَدِيعُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي نِيَهَابٍ عَنْ عِدَّةٍ لَنَا كَذَبْنِي قُرَيْشٌ
حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ عَنْهُ قَالِصًا
رَبِّي تَقْصِفُ كُلَّ قَوْمٍ كَمَا مَنَادَ الْكُرْمَانُ وَاحِدًا
صَنَعْتَ الْحَيَاتِ عَذَابَ الْحَيَاتِ وَصَنَعْتَ
الْمَسَاتِ عَذَابَ الْمَسَاةِ خَلَقْتَ وَخَلَقْتَ
سَوَاءً وَنَالِي تَبَاعَدَ شَاكِلَتُهُ نَا حِينَهُ وَهِيَ مِنْ
شَكْلِهِ صَرَفْنَا وَجْهَنَا قَبِيلًا مُعَايِنَةً وَمُقَابِلَةً
وَقِيلَ الْمُقَابِلَةُ لِأَنَّهُمَا مَقَابِلَتُهُمَا وَتَقِيلُ وَكَدَّهَا
خَشْيَةُ الْأَلْفَاقِ أُنْفَقَ الرَّجُلُ أَمْلَقُ وَتَفَقَّ
النَّشِيءُ ذَهَبَ قَتُورًا مُقْتَرًا الْأَذْقَانِ
مُجْتَمِعِ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقْنٌ وَ
قَالَ مُجَاهِدٌ مَوْقُورًا وَافِضًا يَتْبَعُ شَاكِلًا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرٌ أَحَبَّتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لَا تَبْرَأُ لَا تَنْفِقُ فِي الْبَاطِلِ الْإِبْتِغَاءُ
رَحْمَةُ رِزْقٍ مُتَبَرِّرًا أَمْلَعُونَ لَا تَنْفِقُ لَا تَقْتُلُ
وَجَا سَوَاتِيمُ أَيْزَجِي الْقُلْدُ يَجْرِي الْقُلْدُ
يَجْرُونَ بِلَا ذَقَانٍ يُلُوجُونَ

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ
قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا الْآيَةَ

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُقَيْنُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ يَدْعِي إِذَا كَثُرَ وَافِي
الْجَاهِلِيَّةِ أَمْرٌ بَنُو قَلَانٍ حَدَّثَنَا سُقَيْنُ
وَقَالَ أَمْرٌ

جب قریش نے روانہ معراج و اس کے متعلق مجھے جھٹلایا تو
میں مقام حجر میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے
لیے ظاہر فرمادیا پس جو نشانیاں وہ پوچھتے ہیں اس کی طرف دیکھ کر
انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابی نیاہ نے کہا کہ ہم نے اس کی زیادہ ہے
کہ جب قریش نے مجھے اس میر کے ہاں سے میں جھٹلایا جو مجھے
بیت المقدس تک کر دانی گئی تھی پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔
قاضی وہ آندھی ہو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔ کثر ثناء اور کثر ثناء
ہم معنی ہیں۔ ضعیف الثناء تو زندگی کا عذاب اللہ ضعیف
الثناء سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خلافت اور خلقت
ایک میں معنی تیرے مجھے شاکلہ اپنے طریقے پر یہ شکلیہ
سے ہے قُرْنَا واضح کیا۔ قبیلا سانس، مدد، بعض
حضرات نے اسے الثفا سے بتایا ہے کیونکہ دانی سانس
ہوتی اور پھر جناتی ہے۔ الا ثفاقی تنگ دست ہو جانا۔
نفق الثیابی جب کوئی چیز چلی جائے۔ قُورًا بخیل، کجوس
بلا ذقان ٹھوڑی، جہاں دونوں جڑے ملتے ہیں اس کا
واحد ذقن ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْقُورًا سے وافر مراد ہے۔
یَتْبَعُ بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَا تَبْرَأُ
سے مراد ہے کہ برے کاموں میں غرق نہ کر۔ ابْتِغَاءُ غنیمت
حلال روزی کی تلاش میں۔ تَبْرَأُ لعنت کیا گیا۔ لَا تَقْتُلُ
نہ کہہ۔ قُورًا سانس، مراد کیا۔ یَزْجُو الثفلت۔ کشتی کو
چلاتا ہے۔ یَجْرُونَ بِلَا ذَقَانٍ جہاں دونوں جڑے ملتے ہیں۔

(مجددے ہیں)۔
وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ

الجب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں (آیت ۱۶)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت
میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت بڑھ جاتے تو ہم کہا کرتے۔۔۔
أَمْرٌ بَنُو قَلَانٍ۔۔۔ یعنی بنو قلمان بہت بڑھ گئے۔ محمدی
نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی رُکُورٌ عیینہ
کے ساتھ (امیر ہے)۔

بِأَنَّكَ قَوْلُهُ ذُرِّيَّتِي مَنْ حَمَلْنَا مَمْنُوحًا
إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي
ثَرَّةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَحْمٍ
فَرَفَعَهَا إِلَيْهِ لِيَذْرَاهَا وَكَانَتْ تَعِجْبَةً فَهَسَرَ
مِنْهَا فَوْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ وَهَلْ تَذَرُونِ مَعَهُ ذَلِيلًا يَجْعَلُ
النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ
يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفَعُهُمُ الْبَصَرَ وَقَدْ نَزَلَا
الشَّشْرُ فَيُبْلَغُ النَّاسُ مِنَ الْخَيْرِ وَالْكَرْبِ مَا
لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَجْتُمِعُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا
تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ لَيْسَ فَعْمُ
لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ
عَلَيْكُمْ بِأَدَمَ قِيَانُونَ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ
لَا أَنْتَ أَبَوُ الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ يَبْدَاهُ
وَتَعَزَّ فَبِكَ مِنْ دُوحِهِ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَسَجَدُوا
لَكَ أَسْتَغْفِرُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ
فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ أَدَمُ إِنَّ
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ
مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّ خَلْقِي
عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي
أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى نُوْحٍ قِيَانُونَ
نُوْحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوْحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ النَّاسِ
إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَأَلَكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا
أَسْتَغْفِرُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ

ذُرِّيَّتِي مَنْ حَمَلْنَا مَمْنُوحًا کی تفسیر
ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوا کیا (آیت ۳)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت (بھنا ہوا) لایا گیا، چنانچہ ایک دینی اٹھا کر
آپ کے پیش کی گئی کیونکہ دینی کا گوشت آپ کی سمت پسند تھا۔ پس آپ نے
اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز سب
لوگوں کا سردار میں ہوں، کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو؟ سنا، اگلے پچھلے سارے
انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا، جو ایسا ہوگا کہ پکا دے
وہ کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سونے لوگوں کے
اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے ترپنے لگیں گے اور وہ ناقابل
برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی
حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب
کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ
تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے پس وہ حضرت آدم
علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے
باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ خاص سے بنایا ہے آپ کے
اولاد اس نے اپنی جانب کی دوح کھینچی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا
تو انہوں نے آپ کے لئے سجدہ کیا تھا، لہذا اپنے رب کے حضور ہمارے
شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟
حضرت نوح فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے
کہ ایسا اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا۔
بلکہ اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی
لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی
ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔
پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے
اے حضرت نوح آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آئے والے
رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبیاً شاکراً کا نام دیا تھا، آپ اپنے
رب کے حضور ہمارے شفاعت فرمائیے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس
حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزوجل

بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا
عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونُ
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ حَيٌّ
إِنَّهُ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِنَّهُمْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَكُمْ
إِنْ رَأَيْتُمْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ
إِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَّابًا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ قَدْ كَرِهْتُ
أَبُوحَتَّانِ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي
أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى مُوسَى
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ فَصَلِّ لَكَ اللَّهُ بِسَالتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى
النَّاسِ اسْتَغْفِرْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا
نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنْ رَأَيْتُمْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرُ
بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
أَذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ
يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى
مَرْيَمَ وَرُوحُ قُدُّوسٍ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَعْهَدِ
صَلِّيًا اسْتَغْفِرْ لَنَا أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
عِيسَى إِنْ رَأَيْتُمْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَلَوْ يَذْكُرُونَ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ
وَحَاشَ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدْ قَدْ

نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار
فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب
نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے
غلات استعمال کی لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے
مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت
ابراہیم کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے
نبی اور زمین والوں میں سے اس کے علیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور
ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا
ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب
کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے
بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تین سچی باتیں ایسی واقع ہوئیں
جو ظاہری صورت کے غلات تھیں، ابو حنیان نے اپنی معاویت میں ان
تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی جان کا کلمہ ہے۔ مجھے اپنی جان کا کلمہ
ہے۔ مجھے اپنی جان کا کلمہ ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ
کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کریں گے، اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو رمان و مدح کلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کو ہم پر فضیلت دی تھی۔ آپ اپنے
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے
ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے
ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک دعا کو عمان سے مانا یا تھا جبکہ
مجھے اس کوئی ذکر یا کلمہ نہیں یاد تھا لہذا مجھے اپنی نگاہ، مجھے اپنی نگاہ، مجھے اپنی نگاہ
تم کسی آدمی کے پاس جاؤ۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں
جو میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب سے سنا ہے کہ وہ ایک کلمہ ہیں اور
آپ نے بتوئے مجھے کہ انیسویں میں لوگوں سے باتیں کرتے ہیں۔ لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں
کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائے گا کہ تم میرے رب نے غضب کا
اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا وہ اپنی کسی
عرض یا مذہب میں فرمائیں گے۔ بلکہ فرمائیں گے کہ مجھے اپنا مذہب ہے۔ اپنا اندیشہ ہے۔ اپنا اندیشہ

مِنْ دُنَيْكَ وَمَا تَأَخَّرَ اسْتَفْعَلْنَا إِلَى رَبِّكَ
 الْآخِرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَإِنْ طَلِقَ فَإِنِّي تَحْتَ
 الْعَرْشِ فَأَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَنْتَهِي
 اللَّهُ عَلَى مِنْ مُحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
 شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلُ وَهُوَ يَقَالُ يَا
 مُحَمَّدُ اسْمُكَ رَأْسُكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاسْتَنْتَمُ تَشْتَمُ
 فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَاقُولُ أُمِّتُ يَا رَبِّ أُمِّتِي يَا رَبِّ
 قَبْلَ يَوْمِ مُحَمَّدٍ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِجَابَ
 عَيْنِي مِنَ الْبَابِ الْآخِرِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ
 هُمْ شُرَكَاءُ الثَّانِي فِيهِمَا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ
 ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَرَّ بِكَ
 الْمَسْرُوعِينَ مِنْ مَصَاعِيرِ الْجَنَّةِ كَعَابِينَ مَلَّةٍ
 وَحُمَيْرٍ أَوْ كَعَابِينَ مَلَّةٍ وَبَصْرِي .

باب ۲۷ قولہ وَاْتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِيَ
 عَلَى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَاوُدَ أَنْ يَتْلُوَ
 الْقُرْآنَ .

باب ۲۸ قولہ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ

رَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُوا كُشْفَ
 الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا . ۱۸۲۵ .
 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ أَبِي مُخَبَّرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ
 قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا
 مِنَ الْجِنِّ فَاسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هُوَ لَا يَرَى
 يَدَيْهِمْ تَرَادُّ الْأَشْجَعِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْجَعِي

ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ اسے تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچاؤ
 لوگ محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا ہو گئے اے محمد مصطفیٰ آپ اللہ کے رسول
 اور انبیاء کرام میں سب سے آخری ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے انگوٹھوں اور پھلوں کے گناہ معاف
 فرمائیے تھے۔ لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے کیا آپ نے حاضر نہیں فرمایا
 کہ تم کس آل کو پہنچ گئے ہیں میں میں اس کام کے لئے جیل پروردگار اور عرضِ عظیم کے نیچے گر پڑے
 رب عزوجل کے حضور بعد از یہ ہوا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمدیں و درجہ عظمیٰ
 ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوگی پھر مجھ سے فرمایا جائیگا۔ اے محمد
 زبیر اللہ! ہاں کہ تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔
 پس میں بنا کر لے کر عرض کروں گا اے رب! میری امت اے رب! میری امت۔
 پس فرمایا جائیگا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا تم نے حساب نہیں لینا
 بابا لایم سے جنت میں داخل کرو جو اس کے دوزخ و دوزخوں سے ایک دوزخ ہے
 اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دو کسے دوزخ و دوزخوں سے بھی جاسکتے ہیں۔
 پھر آیت فرمائی کہ تم اس ذات کو جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک جنت کے ہر دروازے کو

وَاْتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام
 پر قرأت (زبور کا پڑھنا) آسان فرمادیا گیا تھا۔ پس وہ
 اپنے گھوڑے کو کسے کا حکم دیتے اور اس کے
 تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا
 کرتے تھے۔

قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعَمْتُمْ کی تفسیر

تم فرماؤ بیکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے
 تم سے تکلیف دہ کرنے اور نہ پھیرنے کا (آیت ۵۶)۔
 ابو عمر نے آیت۔ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعَمْتُمْ کی تفسیر
 بالحدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
 انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ
 جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین (جنات پرستی) پر
 قائم رہے۔ اشجعی، بسفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
 مذکورہ واقعہ آیت۔ تم فرماؤ بیکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا

قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ
بِالْبَاطِلِ قَوْلِهِمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ
يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ
۱۸۲۶. حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي مَحْبَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ
قَالَ نَاسٌ مِنَ الْبَنِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَائِلِينَ

بِالْبَاطِلِ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا التَّوْرَةَ إِلَّا تَنبِيْ
أَرْيُنَاكَ الْآفِتْنَةَ لِلنَّاسِ

۱۸۲۷. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَدَسٍ عَنْ مَتَّى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
وَمَا جَعَلْنَا التَّوْرَةَ إِلَّا تَنبِيْ
لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ وَ
الشَّجَرَةُ الْمَعْرُوفَةُ شَجَرَةُ التَّوْحِيدِ

بِالْبَاطِلِ قَوْلِهِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ
كَانَ مَشْهُودًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلَوةُ الْفَجْرِ

۱۸۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ صَلَوةَ الْجَبْرِ
عَلَى صَلَوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَ
تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَوةِ
الصُّبْحِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِقْرَأُوا أَنْ شِئْتُمْ وَ
قُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

بِالْبَاطِلِ قَوْلِهِ عَلَيَّ أَنْ يَتَّبِعَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَحْمُودًا

۱۸۲۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا

گمان کرتے ہوئے کا نشان نزول ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر

جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔
ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت: وہ منہول
مندرجہ جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں
آیت: وہ کہے بارے میں فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ
عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن کو مسلمان ہو گئے۔

وَمَا جَعَلْنَا التَّوْرَةَ إِلَّا تَنبِيْ
أَرْيُنَاكَ الْآفِتْنَةَ لِلنَّاسِ کی تفسیر

مکر مر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ آیت: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھا اور جو تمہیں دکھایا
لکھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (آیت: ۴۰) کے بارے
میں انہوں نے فرمایا: یہ چشم سر سے دیکھنا ہے،
(خواب نہیں) کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب اسراء
میں دکھایا گیا اور شجر ملعونہ سے حقیر ہر کا درخت مراد ہے۔

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا کی تفسیر

تجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی
نماز کو نہ ان آدمی کی نماز پڑھیں گنا نصیبت ہے اور رات
کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نماز فجر کے
وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا
ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: اور صبح کا قرآن بیشک
صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور سورہ بنی اسرائیل
آیت: ۷۸

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا کی تفسیر

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَدَمَ بْنِ عِيَالٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبْنَ
عَمْرٍ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
جُثًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا خَلَانُ
أَشْفَعُ حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

۱۸۳۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا
شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِبْنَ لِسَعْمِ
الْبَدَاةِ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامَةِ وَ
الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ احْتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا ابْنِ النَّبِيِّ وَعَدَّتْهُ
حَتَّى لَدَى شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنَّهُ قَوْلُهُ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَ
زَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
بِزَهْقٍ يَهْلِكُ.

عہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گردہ بنا کر اپنے اپنے
نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ
محضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔ یہاں تک کہ شفاعت
کی بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔
پس اس روز (شفاعت کے لیے) اللہ تعالیٰ آپ کو
مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان تکبیریں دعا مانگے
آئے اللہ اس کو مکمل اعلان اور قائم ہونے والی نعمت کے رب محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما
اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کرنا جس کا تو نے اُن سے وعدہ
فرمایا ہے۔ ایسا کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت
محال ہو گئی۔ اس کی حمزہ بن عبد اللہ نے بھی اپنے والد
ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ كِتَابًا

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔
(آیت ۸۱)۔ یٰرَبُّهُ فَصْنٌ بِلَاکِ ہو گیا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقام محمود کا پیور و کار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید
میں ہے۔

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

(۱۷: ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے
جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

مقام محمود کا نام مقام وسیلہ اور مقام فضیلت ہے۔ اس مقام پر ساری مخلوق میں سے ایک ہی فرد فائز ہو گا اور وہ ہوں گے سید المرسلین
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مقام پر آپ اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کریں گے جو ساری مخلوق میں سے کسی کے دابرہ علم میں نہیں
ہوں گی۔ یہی مقام شفاعت ہے اور شفاعت کبریٰ صرف آپ ہی کی ذات باریکات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک آپ شفاعت کبریٰ
فرما نہیں لیں گے۔ اس وقت تک میدانِ عشر میں کوئی بڑے سے بڑا ولی یا کتا ہی معظم رسول کیوں نہ ہو حتیٰ کہ سلیم و نیل علیہا السلام تک
شفاعت کا ایک ننلا تک لو کہ زبان پر لانے کی جرات نہیں کریں گے۔ جب آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے اور بندگان خدا کا حساب کتاب
شرع ہو گا تو اب شفاعت صغریٰ کا وعدہ ملے گا جس میں آقا نے امداد رسدنا محمد رسدنا اللہ صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعیت و نجات و امل نے

کرام و ادبیا سے عظام بھی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ عام مومنین بلکہ نابالغ بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اُس ہستی کے مدد تھے جس نے شفاعت کر رہے ہوں گے جس کو خدا نے خدا مقرر فرمایا ہے۔

جب اذان سننے کے بعد ایک صاحب ایمان اپنے پروردگار سے اپنے آقا و مولا علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ مقام محمود کی دعا کے عزیز بنی غلامی اور راستی ہونے کا حق ادا کر تا ہے تو اتنی کائناتیں ادا کرتے ہوئے سر در گونہ دکان علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان نظروں کے ساتھ دعا کرنے والے کے یہ میری شفاعت طلال ہو گئی۔ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، آمین۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَخَوَّلَ الْبَيْتَ سِتُونَ وَ ثَلَاثِينَ نَضِيبًا فَبَحَلَ يَطْعُمُهَا بَعُودٌ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَنَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبِيدُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَةٍ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى حَبِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودِيُّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُهُ بَشَرٌ تَكَرَّهْتُمْ فَقَالُوا اسْأَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَحَلَسَتْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دوبارہ) داخلہ ہوا تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ہر بت کو وہ پھڑکی مارنے جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور فرماتے: حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱) حق آگیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ ٹوٹ کر رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سے ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے رزق کے بارے میں پوچھو، بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ، مبادا ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو، آخر کا یہی طے ہوا کہ پوچھنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے، پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر بقول (آیت ۸۵)۔

وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا

سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالِ تَزَلَّتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَبِ بِمَكَّةَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ تَزَلَّتْ دَعْوُ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُنَبِّئَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ يقرأ آءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ.

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرَأُهُمْ تَرَكُّهُمْ وَكَانَ لَهُ شَبْرٌ ذَهَبٌ وَفِقْدَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الشَّيْرِ بَانِيخٌ مَعْلُوفٌ أَسْفَا قَدْ مَا الْكَهْفُ الْفَتَمُ فِي الْجَبَلِ وَالْزَقِيمُ الْبِكْتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الْقَبْرِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمُ الْهَمَمَاتُ هُمْ صَبْرُ الْوَلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهَا شَرَطًا إِمْرَاطًا مَرْفُوعًا كُلُّ شَيْءٍ إِذَا تَقَسَّطَ بِهِ تَزَادَ تَمَلُّ مِنَ الشَّوْرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمِيلُ حَجْرَةٌ مُتَشَمِّرٌ وَالْجَبِيمُ قَبْرَاتٌ وَقِيَاءٌ مِثْلُ رُكُوعٍ وَرُكَاةٍ الْوَصِيدُ الْغَنَاءُ جُمُعَةٌ وَصَائِدٌ وَصِدٌّ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤَصَّدَةٌ مُطَبَّقَةٌ أَصَدَ الْبَابُ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَا هُوَ

ابن شاذ باری تعالیٰ :- اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ تلاش کرو (آیت ۱۱۰) کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی موجب آپ کہ مکہ میں ہی جلوہ افروز کئے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھانے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الہی کو گالیاں دیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا ان سب کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سکھ دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدگلامی کریں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت اُنْزِلَ تَزَلَّتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَبِ بِمَكَّةَ میں نازل فرمائی گئی ہے۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ تَقْرَأُهُمْ تَرَكُّهُمْ کا معنی ہے ان سے کتر جانا
وَكَانَ لَهُ شَبْرٌ ذَهَبٌ ذَهَبٌ سونا اور چاندی دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے پہلے مراد ہیں۔ باوجود ہلاک کرنے والا۔ اَسْفَا قَدْ مَا الْكَهْفُ یہاں کی غار۔ تَزَقِيمٌ مسکنا ہوا یہ رقم کرنا ہے۔ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں میں مہر ڈالا جیسے کہتے ہیں ہم اس کے دل میں مہر بند کر دیتے تھے شَطَطًا عمد سے پڑھنا۔ رَبَطْنَا ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں تَرَفًا جھک جانا یہ الزوق سے مشتق ہے وہ الزور سے مراد ہے بہت جھکنے والا۔ جُورَةٌ کشادہ اسکی جمع جُورَاتُ اور خُورَةٌ ہے جیسے رُكُوعٌ اور رُكَاةٌ کا جمع رُكُوعَاتٌ
میں آہٹیں اسکی جمع اُتْرَابٌ ہے بعض کہتے ہیں کہ جمع دُرُودٌ ہے اور بتاتے ہیں کہ الزُصِيدُ دراصل ہے کہتے ہیں چنانچہ ہر دُرُودٌ میں ہر ایک جیسے کہتے ہیں اَصْدَ الْبَابِ وَأَوْصَدَ یعنی دروازہ بند کر دیا گیا۔ مَعْلَمًا ہم نے انہیں نندہ کیا۔ اُنْزِلَ کی زیادہ بعض کہتے ہیں کہ بہت حلال معذی بعض کہتے ہیں

أَحْيَيْنَا هُمْ أَذَى أَكْثَرُوا يُقَالُ أَحَدٌ وَنُقَالَ
أَكْثَرُ رِبْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَكْثَرُ مَا وَلَوْ قُتِلَ
لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ
الَّذِي مِنْ رِصَاصٍ كَتَبَ عَلَيْهِمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ
طَرَحَهُ فِي سِزَانِيَةٍ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ أَرْنَاهُمْ
فَنَامُوا وَقَالَ غَيْرُهُ وَآلَتْ تَيْلُ تَنْجُو وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَرِيلاً مَحْجُورًا أَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا
لَا يَحْقِلُونَ

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ
شَيْءٍ جَدَلًا

۱۸۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ
حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً قَالَ أَلَا تَصْلِيَانِ رَجْمًا
يَا لَغَيْبٍ لَمْ يَسْتَبِينَ فَرُطَانًا مَأْسَرًا إِذْ قَامَا مِثْلُ
السَّهْوِ إِذْ فِي الْحُسْبَةِ التَّقِي تَطِيفُ بِالْفَسَا طَبِيطُ
يُحَاوِرُهُ مِنَ الْمُخَاوِرَةِ لَيْكُنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي أَمْ
لَيْكُنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي ثُمَّ حَدَّثَ الْآلُفَ وَأَدْعَمَ
إِحْدَى التَّوَلَّيْنِ فِي الْأُخْرَى زَلْفًا لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ هَالِكًا
الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيٍّ عَقْبًا عَاقِبَةً وَعَقْبُ وَ
عَقِبَةٌ وَاحِدٌ وَهِيَ الْأَخِيرَةُ قَبْلًا وَقَبْلًا وَقَبْلًا لَيْسَتْ نَفَا
لَيْدٌ حَضُوا لِيَزِيلُوا الدَّخْلَ حَضُّ الدَّلْوِ

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ
لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ
أَمْضِيَ حُسْبَاءَ مَنَا وَجَمْعُهُ أَحْقَابُ
۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَعْمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ

وہ دن جو پہلے پر بڑھ جائے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ان کی تعداد بڑھ کر ہوگی۔
جو کم نہ ہو۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا کہ۔ رقیق۔ سیسے کی ایک
تختی تختی جس پر ہم وقت نے اصحاب کعبہ کے نام لکھوا کر اپنے خزانے میں رکھ لئے
تھے۔ فخر بن اشعثی کہہ رہے ہیں۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انکو سزا

دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ توبہ کی آیت نازل ہوئی۔
سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ توبہ کا
محفوظ مقام۔ جیسے امن۔ لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا
مجھ پر مجھ سے عاری۔

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا کی تفسیر

امام حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ حضور ایک روز (بجلی رات) میرے اور حضرت فاطمہ
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے (تجملہ نماز
پڑھنا) سیکھا ہے؟ رجباً یا غیب۔ بغیر دیکھے بھلے کھڑا
ندامت، شرمندگی۔ سر ادا تھا ہر طرف سے گھرنے والی
فتنوں کی طرح۔ بجا و بڑے محاورہ سے مشتق ہے۔
انا ودا شہدنا۔ یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس
میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک لڑک کو دوسرے میں مدغم
کر دیا گیا ہے۔ انفا پھسلنے والی جگہ۔ ہنا ایک ایوان
اس کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ محققاً اور
نما قبلاً نیز قطعی اور ثابت ایک ہیں سب کا
معنی آخرت ہے۔ قبلًا۔ قبل اور قبلتینوں
طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ یہ
حضور بنا کر پھسلادیں، اللہ حفظ پھسلانا گمراہ
کرتا۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ کی تفسیر
اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے غلام سے کہا میں باز رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں
جہاں تمہارے باقری ملا جادوں آئیں۔ ہرادر عمر و ذہب کی جمع ہے
سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
وقت بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت عمر سے ملاقات کرنے والے حضرت

جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِبَنِي عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا ابْنًا لِي
يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى
صَاحِبُ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ
عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بَنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى
قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ فُسِّلَ أَقْيُ الْمَنَاسِكِ
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ
الْعِلْمُ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ رَافِعَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ
فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حَوْثًا فَتَجْعَلُهُ
فِي مَكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَتَدَّتِ الْحَوْثُ فَهُوْهُمُ فَتَأْخُذُ
حَوْثًا فَتَجْعَلُهُ فِي مَكْتَلٍ ثُمَّ تَطْلُقُ وَتَطْلُقُ مَعَهُ
بِقَتَاةٍ يُوسِشُ بَنُ ثَوْنٍ حَتَّى إِذَا أَتَيْتِ الصَّخْرَةَ
وَصَعَارُؤُهَا سَهْمًا فَتَأْمُرُهَا وَاصْطَرَبَ الْحَوْثُ فِي
الْمَكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ
سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَآمَسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحَوْثِ
جَزِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ بَلَدًا
اسْتَيْقَظَ لِسَيِّ صَاحِبِهِ أَنْ يُخِيرَهُ بِالْحَوْثِ
فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتُهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ
مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِقَتَاةٍ ائْتَا عَدَاةً نَأْتِدُ
لِقِينًا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا النَّصِيًّا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ
مُوسَى النَّصِيبَ حَتَّى جَاءَهُ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ
اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ قَتَاةٌ أَرَأَيْتَ إِذَا وَبْنَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَإِنِّي لَسَيِّدَتِ الْحَوْثُ وَمَا السَّابِيَةُ
إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ عَجْمًا قَالَ فَكَانَ لِلْحَوْثِ سَرَبًا وَلِمْوسَى
وَلِقَتَاةٌ عَجْمًا فَقَالَ مُوسَى ذَاكَ مَا كُنَّا نَبْغِي
فَارْتَدَّا عَلَى الْآثَارِ هِمَا فَصَصَا قَالَ رَجَعَا
يَقْصَتَانِ الْآثَارَ هُنَا حَتَّى أَتَيْتُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ

موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ اس خطبے کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا: بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لئے

کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ آج سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا
کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لوٹایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی
جانب دیکھی اور ایک بندہ ہے جو دو ممدوں کے لئے کی جگہ
پر ہے اللہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض گزار
ہوئے کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر
نذیل میں رکھ لو پس جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں
نے مچھلی لے کر نذیل میں رکھ لی، پھر چل پڑے اور ان کے سامنے ایک نو ہوا
حضرت یحییٰ بن قنن بھی گئے تھے ایسا تنگ کہ جب یہ ایک پتھر کے پاس پہنچے
تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران مچھلی نذیل میں تھپی، باہر نکلی اور پھر ممد
میں جا گئی اور اس نے ممد میں اپنی راہ لی مرگ بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے
پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا تو اس کے لئے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب
وہ بہنے لگا تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کی مچھلی کے پاس سے یہاں سے نہیں وہ باقی
دن کا صدمہ دل پوری رات چلتے رہے، یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ
نے غام کو کہا کہ ہمارا مچھلی کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت
کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو قضا کاٹ اسی
وقت مسوئ ہوئی جب وہ اس جگہ سے اٹھنے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم
فرمایا تھا پس غام ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا: بھلا دیکھتے تو جب ہم
نے اس جہان کے پاس جگہ ملی تو بیشک میں مچھلی لے کر آئی ہوں کیا اللہ مجھے
شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو ممد میں اپنی
راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا: مچھلی کا مرگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ
اور ان کے غام کے لئے تعجب غیر تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے
تھے۔ تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے
کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس
آپہنچے تو وہاں ایک گدی کو دیکھا جو کپڑے میں لپیٹا ہوا ہے حضرت موسیٰ نے اسے

فَلَمَّا رَجُلٌ مَسْبُحِي ثَوْبًا فَسَكَرَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ
الْخَضِرُ وَأَنَا بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى
قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ
لَتُعَلِّمَنِي مَا عَدَيْتُمُ شَيْئًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ
عِلْمِ اللَّهِ عَلِّمْنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ
مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى
سَتَجِدُنِي إِنِ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ
أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي
عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَإِنِ انْطَلَقَا
يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ
فَعَلَّمُوهُمْ أَن يَحْمِلُوهُمْ فَمَرَّ فَوَا الْخَضِرُ
فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ تَوَلٍّ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ
لَمْ يَفْجَأَا إِلَّا بِالْخَضِرِ قَدْ قَلَعَ نُوحًا مِّنَ الْوُجُهِ
السَّفِينَةِ يَا لَقَدْ وَفَّرَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمُ
حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدَتِ إِلَىٰ سَفِينَتِهِمْ
فَحَرَقَهَا لِتُغْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا
إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا قَالَ لَا تُؤْخِذْنِي بِمَا نَسِيتَ وَلَا تُرْهِقْنِي
مِنْ أَمْرِي عَسَىٰ أَقَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ الْأَوَّلَىٰ مِنْ مُّوسَى نِسْيَانًا
قَالَ وَجَاءَ عَصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَىٰ حَرْبِ السَّفِينَةِ
فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ الْخَضِرُ مَا عَلِمِي
وَعَلِمْتُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا
الْعَصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ
فَبَيْنَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ
الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَتَأَخَّذَ
الْخَضِرُ دَاسَةً بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهَا بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ

سلام کیا حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی تدبیر میں سلام کہاں سے آیا جواب دیا کہ
میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل کے لئے موسیٰ؟ جواب دیا ہاں وہی میں
نہاں سے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو جن کی تمہیں
تعلیم دی گئی ہے (آیت ۶۶) حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ
ٹھہر سکیں گے (آیت ۶۷) اسے موسیٰ! خدا کے علوم میں سے ہی ایک ایسا علم
سکھایا گیا ہوں جس کو آپ نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے
آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا: عنقریب
اللہ برابرے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کی خلاف ورزی
نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ: اگر آپ میرے ساتھ
رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود
اس کا ذکر کروں (آیت ۶۸) اس کے بعد دو لڑاں ساحل سمندر کے
ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تا کہ کشتی میں
پر بھی بٹھائے جائیں۔ ان سے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے
کے ٹھالیایا جب دو لڑاں کشتی میں سوار ہو گئے۔ بقول موسیٰ: گزری تھی کہ
حضرت خضر نے بسوئے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے
کہا کہ جن لوگوں نے ہمیں کراہے کے بغیر بٹھالیا انہوں نے جان بوجھ کر ان کی
کشتی کے تختے کو توڑ دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈوب دو۔ بیشک یہ تم نے
بڑا کیا ہے (آیت ۶۹) کہا: میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ
میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۰) حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے
بھول پر گزرتا نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (آیت ۷۱) راوی کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول
ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر کھڑی تھی اور اس
نے سمندر سے اپنی چوہچوہیں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے
کہ کتاب! میرے اور آپ کے علم کی مثال علم الہی کے سامنے ایسی ہے
جیسے اس چڑیا کے سمندر سے اپنی چوہچوہیں بھری لیکن اس ایک بوند سے
سمندر کے پانی میں کوئی مکی نہیں آتی۔ پھر وہ دو لڑاں کشتی سے باہر نکل
آئے اور ساحل کے ساتھ چلتے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو
دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے سر سے

نَفْسٍ تَقْدَحَتْ شَيْئًا مِّمَّا أَقَالَ لَمْ أَقُلْ
لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا
أَسَدُّ مِنَ الْأَوَّلِيِّ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي
عَذْرًا فَإِنْ تَطَلَّقَا حَتَّى إِذَا أَقْبَا أَهْلَ قَرْيَتَيْنِ
نِ اسْتَطَعَا أَهْلَهُمَا فَا بَوَّانَ يُضَيِّقُهُمَا فَوَجَدَا
فِيهَا جَدًّا أَرَادَ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ ذَاكَ مَا مِيلَ
فَقَامَ الْخَضِرَاءُ قَامَهُ بِبِدَا فَقَالَ مُوسَى
قَوْمِ أَتَيْتُمَا هَؤُلَاءِ فَتَطِيعُوهُمَا وَلَهُمَا حُكْمٌ قَالَا
نُؤْيِيكَ لَا تَخْذَلْ عَلَيْهِ أَجْدَا قَالَ هَذَا
فِرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ
صَبْرًا حَتَّى يَقْضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا قَالَ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ
أَمَامَهُمْ قِدْرٌ يَأْخُذُ كُلُّ سَفِينَةٍ صَالِحٍ يَعْصِبُهَا
وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ
أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

بَارِئٌ قَوْلُهُ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا
نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
سَرَبًا مَّا هَبَّ يَسْرُبُ يَسْرُبُ وَمِنْهُ
سَارِبٌ يَأْتِيهَا

۱۸۳۷ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُدَيْجٍ
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُبُ بْنُ مُسْلِمٍ وَدَعْمَرُ
بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا
عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْنَاهُ يَحْدِثُهُمَا
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَا لِحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي
بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَكُونِي قُلْتُ أَيْ يَا عَبَّاسُ

نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک منہری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کر دیا بیشک
تم نے یہ بڑا کام کیا ہے، کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ
نہیں لے کر سکیں گے (آیت ۱۸۳۷) راوی کا بیان ہے کہ یہ بات کچھلی سے
بھی زیادہ سنگین تھی چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے

کچھ پوچھوں تو میرے پاس ساتھ نہ رکھنا بیشک میری طرف سے تمہارا عندیہ پورا
ہو چکا پھر وہ دونوں چلے بیٹھا تنگ کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس گئے
ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی ہمان لڑائی کرنا قبول نہ کیا پھر وہ لوگ
لے گاؤں میں ایک دیوار پالی موجود تھی جہاں سے تو اس بندے نے اسے سیدھا
کر دیا (آیت ۱۸۳۷) راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک جانب تھکی ہوئی
تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے
کہا کہ جیسا ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور سہ ماہی ہمان لڑائی کرنے
سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس پران سے کچھ مزدوری لے لیتے
(آیت ۱۸۳۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری عداوت کی حمد ہے۔

یہ ہے پھر ان باتوں کا ترجمہ آپ سے سہ ماہی (آیت ۱۸۳۷) اس
پسند رسول اللہ نے فرمایا کہ تم تو یہی چاہتے ہو کہ حضرت موسیٰ میرے لئے تاکہ اللہ تعالیٰ
ان دونوں کی ہمیں درخیز ہو تاکہ سعید بن جبیر بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
یوں پڑھا کرتے تھے: وَمَا كَانَ أَمَامَهُمْ مِلْكٌ يَأْخُذُ كُلُّ سَفِينَةٍ
صَالِحَةٍ عَصَبًا اندر سے پورے پڑھتے تھے: وَأَمَّا تَدْرِى فَمَا كَانَ كَافِرًا
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر

جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی کچھلی بھول گئے اور
اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بنائی ہوئی: نَسِيَا حُوتَهُمَا لَاسْتَرَفَ
چلنا اچھے اور سارے پانچواں اسی سے بنا ہے۔

یعنی ابن عباس نے کہا کہ سعید بن جبیر سے روایت کی ہے اور
دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے اس جزیرے کا بیان ہے کہ ابن
عباس کے سوا میں نے اور حضرت سے بھی سنا کہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کے پاس ان کے دولت خانے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے
فرمایا: مجھ سے کچھ پوچھو میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے
آپ پر قربان کرے کہ وہ میں ایک قصہ گو ہے جسے وقت کہا جاتا ہے وہ دعویٰ
کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرتے ہوئے، حضرت موسیٰ کی سنی اسرار میں

جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ يَا لَكُوفَتِي رَجُلٌ قَاتِلٌ
يُقَالُ لَهُ نُوْتُ يَزْعُمُ أَنَّهُ كَيْسُ بَنِي
إِسْرَآئِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَاتِلْ قَدْ كَذَبَ
عَمْرُو اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَاتِلْ ابْنَ عَبَّاسٍ

حَدَّثَنِي أَبِي ابْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتْ
الْعُيُونُ وَرَقَبَ الْقُلُوبُ دَفَى فَأَذْرَكَ رَجُلٌ
فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَغْلَى
مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ أَذْكَرَ يَدْرَأُ الْعِلْمُ
إِلَى اللَّهِ قِيلَ بَلَى قَالَ أَيْ رَبِّ قَاتِلْ قَالَ يَمَجِّعُ
الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ
بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو قَالَ جَيْتُ يُفَارِقُكَ الْخَوْتُ
وَقَالَ لِي يَعْلَى قَالَ خُذْ نُوْتُ مَمِيَّتًا حَيْثُ
يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَاحْذِ خَوْتُ فَجَعَلَهُ فِي
مَكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ لَا أَكْثِفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي
بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْخَوْتُ قَالَ مَا كَلَفْتُ
كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ
مُوسَى لِفَتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَيْبِ
قَالَ قَبِيلُهُمَا هَرَفِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ شَرِيحٍ
إِذْ تَضَرَّبَ الْخَوْتُ وَمُوسَى نَازِحٌ فَقَالَ نَتَاهُ
لَا أَوْقِظُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ
وَتَضَرَّبَ الْخَوْتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَامْسَكَ اللَّهُ
عَنْهُ جَرِيئَةً الْبَحْرِ حَتَّى كَانَ أَشْرَهُ فِي حَجَرٍ
قَالَ لِي عَمْرٌو وَهَكَذَا كَانَ أَشْرُهُ فِي حَجَرٍ حَتَّى
بَيْنَ إِلَيْهَا مَيْهٌ وَالتَّيْنِ فَلْيَا نَهْمًا لَقَدْ لَعِنَتَا
مِنْ سَفَرِنَا هَذَا أَنْصَبَا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ عَنْكَ
النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَيْبِ أَخْبَرَهُ فَارْجِعَا
فَوَجَدَا اخْضَرَاتَا لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَيْفِي

والے نہیں ہیں عمرو بن وہب کی روایت میں ہے کہ۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا
کہ اس خول کے دشمن نے جھوٹ بول رہا ہے۔ یعنی بن سلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک روز اس کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں کے

سامنے ایسا مظاہر کیا کہ وہ رفتے گئے اندروں پر وقت طاری ہو گئی۔ جب یہ
واپس لوٹے تو ایک دکان سے آکر ملا اللہ کہنے لگا کہ اسے رسول اللہ کہا اس
وقت اللہ نے زمین پر کھلی تپ سے زیادہ علم والا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ کوئی
نہیں چنانچہ ان پر کتاب ہو گیا کہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں پھیرا
لہذا چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم والا کیوں نہیں عرض کر رہے ہو
اے رب! کہ اس ہے۔ فرمایا جہاں وہ سمجھتے ہیں عرض کی اسے رب!
مجھے ایسی نشانی بتاؤ کہ میں اس مقام کو پہچان لوں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عمرو بن
وہب اسے مجھ بتایا کہ جس جگہ چلی گئی سے بدلو جو جلسہ یعنی بن سلم نے مجھ سے فرمایا
کہ ایک مردہ چھلی لے جو جہاں کہیں بدلو چھوٹے گی جیسے (وہ بدلو اسی جگہ ملے گا)
پس انہوں نے چھلی لے کر زمین میں ڈال لی اللہ عام سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ نصیحت
دیتا ہوں کہ جہاں یہ چھلی ہمارا ساتھ چھوٹے تو اسی وقت مجھے بتا دینا، غلام
نے عرض کی کہ یہ نصیحت کوئی زیادہ ہے۔ چنانچہ اس بل سے میں ارشاد باری تعالیٰ
ہے۔ جب موسیٰ نے اپنے غلام سے کہا کہ آیت ہے۔ سعید بن جبیر نے یونس بن قوث کا
نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں آبرمان کے مقام پر ایک پتھر کے
سامنے بیٹھے تو اس وقت چھلی ٹپنے لگی (اللہ سند میں چلی گئی) اور حضرت موسیٰ
مخوف رہا تھے غلام نے سوچا کہ میں نہیں رہ جاؤں۔ یہاں تک کہ جب وہ خود
بیدار ہوئے تو یہ انہیں بتانا بھول گئے کہ چھلی ٹپ کر سند میں چلی گئی اللہ تعالیٰ
نے اس کے لئے باری کا ہاتھ ڈک دیا اور اس کے لئے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔
عمرو بن وہب اسے مجھ بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر میں سوراخ ہو جاتا ہے وہ اپنے دونوں
انگوٹوں اور ساتھ والی انگلیوں سے مٹکے بنا کر دکھائے۔ (حضرت موسیٰ نے کہا)
ہمیں اس سفر میں نصیحت پہنچی ہے۔ غلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نصیحت دفعہ
فرمادی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں۔ پھر اس نے انہیں بتایا
تو دونوں واپس لوٹے تو حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ
عثمان بن ابوسلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز زین پوش بھیگا کہ سچے سند پر
بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ انہیں کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جس کا ایک

عَلَى طَيْفِ سَيْتِهِ خَضْرَاءَ عَلَى كَيْدٍ أَلْبَعُزَّتْ أَل سَبْعِيْدُ
 بَنُ جَبْرِ مَسْجِي بِمَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ
 رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَكَوَعَيْدٍ مُوسَى
 فَكَشَفَ عَنْ دَجْرِهِ وَقَالَ هَلْ يَأْزِيهِ مِنْ سَلَامٍ
 مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ
 قَالَ نَعُو قَالَ قَبَا شَأْنُكَ قَالَ بِحُكْمٍ لِعَلِّمَتْنِي مِمَّا
 عَلَّمْتِ رُسُلَنَا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَةَ بِيَدَيْكَ
 وَأَنَّ التَّوْحَى يَا بُنِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَكْبِي
 لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَكْبِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ
 فَآخَذَ هَاتِرَ بَيْنَقَارِهِ مِنَ الْبَعْرِ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا
 عَلَّمْتِي وَمَا عَلَّمْتُكَ فِي جَنْبِ عَلِيٍّ اللَّهُ إِلَا كَمَا آخَذَ
 هَذَا النَّطَّارُ بَيْنَقَارِهِ مِنَ الْبَعْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي
 السَّيْفِيْنَتَيْنِ وَجَدَا مَعًا بَرَصًا زَارًا تَحْمِلُ أَهْلُ هَذَا
 السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الْآخِرِ عَرَفُوهُ
 فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِيَسْعِيْدُ خَضِرٌ
 قَالَ نَعُو لَا تَحْمِلْهُ يَا جَبْرِ فَخَرَقَهَا وَوَدَّ فِيهَا
 وَنَدَا قَالَ مُوسَى أَخْرِقْهَا لِتَخْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ
 حُجِّتْ نَيْبًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
 إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ الْأَفْئِدَةُ نَيْبًا
 وَالْوَسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَأَتَوَّخِذُ فِي
 بَيْتِي نَيْبًا وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِ عَسَا أَلْقِيَا
 غَلَا مَا فَتَكَتْهُ قَالَ يَعْنِي قَالَ سَعِيْدٌ وَجَدَا غُلَامًا
 يَلْبَسُونَ فَآخَذَا غُلَامًا كَانَتْ ظَرْفًا فَاصْجَعَهُ
 ثَوْرِيْنَهُ يَا لَيْكِيْنِ قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً
 بِغَيْرِ نَفْسٍ ثَوْرِيْنَهُ يَا لِحَنْثٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 قَدْ رَأَى زَكِيَّةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا
 فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جَدًّا أَرَابِيِيْنًا أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ
 قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا أَرْفَعُ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ
 قَالَ يَعْنِي حَسُنَتْ أَنْ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ

مردوں پر دلوں کے نیچے دیا ہوا تھا اور دو سران کے سر سے تھا پس موسیٰ علیہ السلام
 نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا: کیا میرے علاقے میں
 بھی سلام ہے؟ آپ کو کون ہیں؟ جو کہ آیا میں موسیٰ ہوں، کہا میں ان کے حضرت موسیٰ
 جو کہ آیا، ہاں وہی ہے، چہاں آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ میں اس لیے
 آیا ہوں کہ جو نیک بات تمہیں سکھائی گئی ہے میں سے مجھے بھی سکھاد دو کہ میں موسیٰ
 کیا آپ کے لئے کافی نہیں کہ تو دین مقدس آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ پر دعا آتی ہے
 بیشک میرے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا کوئی طرح سکھانا آپ کے لائق نہیں اور
 بیشک آپ کے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا کوئی طرح سکھانا میری بساط سے باہر ہے
 پھر کبیر بنی سے نے سمناء سے اپنی چوتھی بھری تو حضرت حضرت نے کہا کہ خدا کی قسم میرا
 اللہ آپ کا علم ہاں میں ہر علم اللہ کے حضور ایسے ہی جیسے اس پر بندے نے سمناء سے
 چوتھی میں پائی لی ہے، ہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے یعنی انہوں نے ایک
 چھوٹی سی کشتی پانی میں لوگوں کو ایک کنا سے سے دوسرے کی طرف لے جاتی تھی۔
 پس انہوں نے پہچان کر کہا کہ یہ تو اللہ کا ایک بندہ ہے، ہم نے سعید بن جبیر سے سنا تھا کہ
 کیا یہ انہوں نے حضرت خضر کے متعلق کہا تھا؟ ہاں، کہنے لگے کہ ہم ان سے کراہ
 نہیں لیں گے، پھر حضرت خضر نے کشتی کا ایک ٹھکانہ توڑ کر اس میں سوار ہو کر دیکھا حضرت موسیٰ
 نے کہا، کیا یہ تمہارے بیٹے جبرائیل کے سوا کسی اور کو تو بھلا دے، تم نے بڑا کام کیا
 (آیت ۱۷) حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ملے
 سکیں گے (آیت ۱۷) پہلی بات بھول کر دہرائی، دوسری بطور شرط اور تیسری
 جان بوجھ کر کہتی تھی، چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ پر میری بھول کے باعث گرفت
 نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (آیت ۱۷) ایک لڑکا ملا تو اس بندے
 نے اسے قتل کر دیا (آیت ۱۷) یعنی ابن سلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے
 کھیلے ہوئے پائے تو انہیں سے ایک لڑکا فرود بردار لڑکے کو بڑ کر لٹایا اور بھری سے
 ذبح کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا، تم نے ایک بھری جان کو بغیر کسی جان کے بھلے قتل
 کر دیا، ابھی تو یہ گنہگار بھی نہ تھا، ابن عباس کی ذرا ت میں نے کہ کشتی اندر آ کر
 دونوں طرح ہے جیسے لڑکا کہ کشتی پھر دونوں چل دیئے، یہاں تک کہ ایک یووا
 پانی میں گرنے والی تھی تو وہ سعید بن جبیر سے کہتا تھا کہ حضرت نے ہاتھ پیر کر دہ
 سے اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اس طرح سعید ہوا تھا، علی بن مسلم کا
 بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید بن جبیر نے کہا تھا کہ حضرت خضر نے ہاتھ پیر کر دہ
 سعید بن جبیر سے کہتا تھا کہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے

فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَا تَخَذُتْ عَلَيْهِ أَجْدًا قَالِ
سَعِيدًا أَجْدًا تَأْكُلُهُ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ وَكَانَ أَمَامَهُمْ
كَرَاهًا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَذْعُمُونَ عَنْ
عَبْدِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هَذَا ذَنْبٌ هَذَا ذَنْبٌ هَذَا ذَنْبٌ
أَمَهُ يَذْعُمُونَ حَبِيبُ رَبِّكَ يَا خَدُّ كُلِّ سَفِيَةٍ
عَصِيًّا فَارْدَتْ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَتَذَكَّرَهَا
لِعَيْنِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا صَلَحُوا فَانْتَفَعُوا بِهَا
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدُّهَا يَقَارُورَةٌ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ
كَافِرًا فَخَشِنَا أَنْ يَرَهُمَا طَحْيَانًا وَكَفَرًا أَنْ
يَحْمِلَهُمَا حَبْتَهُ عَلَى أَنْ يَتَابَعَاهُ عَلَى دِينِهِ
فَارْدَنَا أَنْ يُبْدِيَ لَهَا رَهْمًا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً يَقُولُ
أَتَمَلَّتْ نَفْسًا نَكِيَّةً قَاتِلًا رَحِمًا قَاتِلًا رَحِمًا
بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَقْلِ الذِّي قَتَلَ خَصْمَهُ وَزَعَمَ
عَبْدُ سَعِيدٍ أَنَّهَا أَبْدَى الْجَارِيَّةِ وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ
إِبْنِ عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّهَا جَارِيَّةٌ -
بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالِ
يَفْتَاهُ أَيْتَا غَدَاةً نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هَذَا انْصَبًا إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا صَنَعَا عَمَلًا
جَرَلًا تَحُولًا قَالِ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا
عَلَى أَثَرِهِمَا فَصَصَا مَرًّا وَكُرَادَا هَيْبَةً
يَنْقُضُ يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخَذَاتِ
وَالْتَخَذَاتِ وَاحِدًا رَحْمًا مِنَ الرَّحْمِ وَهِيَ
أَشَدُّ مَبَالِغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنُظُنُّ أَنَّ
مِنَ الرَّحْمِ وَتَدْعَى مَكَّةَ أَمْ رَحْمَرَايَ
الرَّحْمَةُ تَنْزِيلُهَا -

۱۸۳۸ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ

سعيد بن جبیر نے کہا کہ انہی مزدوری جس سے کھانا کھا لیتے اور گانہ دُرُا انہم ملک
کی جگہ حضرت ابن عباس کی قرأت میں کان انا انہم ملک ہے۔ سعید بن جبیر کے سوا
دوسرے حضرات کے گمان میں بادشاہ کا نام بتدین بدد ہے اور عقول بڑے کا نام
جیسو۔ بہر حال وہ بادشاہ ہر جمع سالم کشتی کو جبراً بچھین لیا کرتا تھا جب

یہ کشتی اسکے پاس سے گزرتے گی تو اس کے عیب کے باعث اسے کھو دیتے گا۔ چنانچہ
جب وہ گزر جائے گا تو وہ لوگ اسے درست کر لیں گے اور اسکے ساتھ نفع کمانے میں لگیں
بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے سوراخ کو سیسے سے بند کر دیا اور بعض نے کہا
ہے کہ وہ لاکھ سے بند کیا گیا۔ اس بڑے کے والدین مومن تھے اور وہ خود کافر تھا
تو ہمیں ڈر ہے کہ مبادا وہ ان کو کشتی اور کفر پر جبر طعنے (آیت ۸۰) کہ وہ
اس کی محبت سے مجبور ہو کر دین میں اس کے تابع نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے چاہا کہ ان
دونوں کا دیاس سے بستر سفر کیونکہ قرآن کریم میں اس کے لیے اُتُفِلْتُ
نَفْسًا تَرَكْنَاهُ... فرمایا گیا ہے۔ اور صراحت میں زیادہ قریب عطا کرے۔
و آیت ۸۱ یعنی ان دونوں کے لئے اس پہلے لڑکے سے جس کو حضرت حضرت نے قتل کیا
لئے واللہ اعلم میں زیادہ قریب ہو سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول
ہے کہ اسکی جگہ لڑکی پیدا ہوئی لیکن ان کی اگلی اولاد کے واسطے میں داؤد بن
الوحام نے کسی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالِ يَفْتَاهُ

جب وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے غام سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لالہ و بیٹک
ہمیں اپنے اس میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے۔ (آیت ۶۲) مشقت
عمل۔ جو لا پھر جانا موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو بھیجے اپنے
قدیموں کے نشان دیکھتے (آیت ۶۴)۔ ابراہیم کام یقین مگر گنہ والی جیسے
دانت گرنے والا ہوتا ہے۔ کُنْزُ ذَاتِ اِدْرَا تَخَذَتْ ہم معنی ہیں
رَحْمًا یہ اگرچہ سے ہے یعنی رحمت کا بہت ہی مسالہ اور
ہمارے خیال میں یہ اگرچہ سے ہے۔ جیسے کہ کمرہ کو اُمّ زعم
کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سعيد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ قوت بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل
کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ موسیٰ جلد ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات

کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے بھوٹا بولا ہے۔ ہم سے حضرت
الہی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے
ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (آج) سب سے زیادہ علم والا

کون ہے؟ انہوں نے کہا، میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا
کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی اور ان کی جانب دی فرمائی
کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے، عرض کی
میں رسید میں اس تک کیسے پہنچوں، فرمایا ایک بھلی لے کر ذنبیل میں رکھ لو۔ جب
بھلی تم سے جدا ہو جائے تو اس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ
جل س نے اور ان کے ساتھ انکا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ بھلی ان کے پاس تھی
یہاں تک کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ
اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے محمد بن دینار کے علاوہ دوسرے کی
روایت میں کہہ ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک بستر تھا جس کو چشمہ حیات کہتے ہیں
جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس بھلی کو اس چشمے کا پانی مل
گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی، پھر کوہِ ذنبیل سے باہر ہو گئی اور
مستند میں داخل ہو گئی جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا
کھانا لالہ (آیت ۶۳) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو ٹھکانا ڈال اسی وقت
محسوس ہوئی، عجب اس جگہ سے اُٹھ چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا، ان کے خادم
حضرت یوشع بن نون نے عرض کی کہ بھلا دیکھتے تو جب ہم نے اس جہان کے
پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں بھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا
کہ اس کا ذکر کر دوں (آیت ۶۳)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دو لوگ اپنے قدموں
کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح مستند میں
بھلی کی گزند گاہ دیکھی تو وہ غام کے لیے اچھا تھا اور بھلی کے لیے مرنے کی تھی۔
راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اکی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں
ایک دی کیڑے میں لیٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا، اس نے کہا،
آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل
جائے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا ہاں وہی، موسیٰ نے کہا، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں
اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ہے؟ حضرت خضر نے
کہا اے موسیٰ بیشک یہ ایک بے علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

تَوْفَا إِلَيْكَ يَا يَزْعُرَان مَوْسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ
لَيْسَ بِمُوسَىٰ الْخَضِرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَقِيلَ لَهُ أَيْ الْمَنَاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَغَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْهِ إِذْ لَوَّ بِرِدَائِهِ لَوَّ إِلَيْهِ وَأَوْحَىٰ إِلَيْهِ بَنِي
عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِي بِبَعْضِهِمُ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ
مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ
تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدَتْ الْحُوتَ
فَاتَّبَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَىٰ وَمَعَهُ قَتَاهُ يُوْشَعُ
بْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّىٰ أَتَاهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَىٰ سَاسَهُ فَتَامَ
قَالَ سَفِيَانٌ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ عَنِ عُمَرَ قَالَ وَفِي
أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا
يُصِيبُ مِنْ مَّاءٍ هَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ فَاصَابَ
الْحُوتُ مِنْ مَّاءٍ تِلْكَ الْعَيْنُ قَالَ فَتَحَرَّكَ
وَأَسَدَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ ابْتَحَرَ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ مُوسَىٰ قَالَ لِفَتَاهُ ائْتَا عَدُوَّكَ
الْأَيَّةَ قَالَ وَلَوْ لَجِجَا النَّصَبَ حَتَّىٰ جَاوَرَا
مَا أَمْرِيهِ قَالَ لَمَّا قَتَاهُ يُوْشَعُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ
الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَزَجَّجَا بِقَصَصَانِ فِي
أَفَارِهِمَا فَزَجَّجَا فِي ابْتَحَرَ كَالطَّاقِ مَتَرًا الْحُوتُ
فَكَانَ يَفْتَاهُ حَبَّيًّا وَلِلْحُوتِ سَرَبَاتٌ قَالَ فَلَمَّا
أَتَاهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُّسَبَّحٍ
يَتَوَبَّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَىٰ قَالَ وَآفِي بِأَرْضِكَ
السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَىٰ أَنَّ تَعْلِمَنِي
مِمَّا عَلِمْتُ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَىٰ إِنَّكَ

عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَمَّا كُنْتُمْ لَدَٰئِكَ
وَأَنَا عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْنِيْهِ اللَّهُ لَا تُعَلِّمُهُ
قَالَ بَلْ أَتَيْتُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ
عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَإِنِ انْطَلَقَا
يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعَرِفَتْ
الْخَضِرَ فَعَمَّوْهُمُ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ تَوَلٍّ يَقُولُ
يٰخَيْرَ جِرْ فَدَرَكَا فِي السَّفِينَةِ قَالَ دَفَعَهُ عَصْفُورٌ
عَنِ حَرْفِ السَّفِينَةِ فَخَمَسَ مِنْقَارُهُ الْبَحْرَ فَقَالَ
الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عَلِمْتُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ
فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مَقْدَارَ مَا عَمَسَ هَذَا الْعَصْفُورُ
وَمِنْقَارُهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى رَدَّ عَمْدًا الْخَضِرُ
إِلَى كَدُّهِمْ فَحَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
قَوْمٌ حَبَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمَدَاتٍ إِلَى سَفِينَتِهِمْ
فَحَرَقَتْهَا لِتُخْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتِ الْآيَةَ
فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا يَخْلُمُ تَلْعَبُ مَعَ الْعُلَمَاءِ
فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى
أَقْتَلْتَ نَفْسًا رَّيَكَةَ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا مُّكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِذْ لَكَ أَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ قِيَا بَا أَنْ يُضَيِّقُوهَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَقَالَ
بَيْنَهُمَا هَكَذَا فَاقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا
دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَتَوَضَّعْتُمْ وَكُنَّا
نُطْعِمُونَ قَوْمًا شَتَّى لَا تَخْذَلُ عَلَيْهِمْ أَجْرًا
قَالَ هَذَا أَفْرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَسْأَلُكَ
بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ
مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَغْفِرَ عَيْنَنَا مِنْ أَمْرِ هِمَا
قَالَ وَكَانَ أَمَّا عَبَّاسٌ يَعْرِفُ وَكَانَ أَمَّا مَهْمُ
مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ عَصَبًا

اور میں سے نہیں جانتا اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ اسے نہیں جانتے حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا یہاں تک کہ میں خود کہنے کے متعلق آپ سے ذکر کروں وہ پس وہ دونوں چل رہے، ساحل کے ساتھ جا رہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے کہنے کے بغیر نہیں بٹھایا۔ پس یہ معاذ نے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنا سے ہر ایک چڑیا ابلیسی اداس نے سمندر سے اپنی جو بچ میں پانی بھر لیا حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا آپ کا اولاد ساری مخلوق کا علم مل کر علم الہی کے سامنے ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی جو بچ میں پانی کی بوتل۔ حضرت موسیٰ کو نفوذی دیر ہی بیٹھے ہوئی رہی کہ حضرت خضر نے بسولہ کے کشتی میں سوار کر دیا یا تختہ چیر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاذ نے کے بغیر نہیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوار کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈوبو دو، یہ تو بڑا کیا ہے (آیت ۱۷) پھر وہ دونوں چل دیے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دو سرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور تن سے سر لگا کر دیا کہ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ یہاں تم نے سہری جان بغیر کسی جان کے رہنے نقل کر دی ہے بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۱۸) حضرت خضر کے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے... گاؤں والوں نے دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی، بھگونا ہی جا رہی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کو قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہذا اگر تم چاہتے ہو تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۱۹) حضرت خضر نے کہا: یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باغدار کا پھر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو گا (آیت ۲۰) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تاکہ دونوں کے اندر بھی واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس واقعہ میں حضرت ابن عباس و کان اہما مہم مملکت

يَا خُدَّ كُلَّ سَيِّئَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَافِرًا بِمَا كَفَرَ

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا كَيْ تَقِيرَ

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت :- تم فرمادے کیا تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (آیت ۱۰۳) کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ عوارج کے بارے میں ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرنے اور کہنے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، رہے مرد صالح عوارج، تو یہ ان لوگوں میں ہیں :- وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورۃ البقرہ آیت ۲۴) اور حضرت سعد بن ابی وقاص ان کا نام فاسق رکھتے تھے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِلَّا يَتَرَبَّعُوا كَيْ تَقِيرَ
یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا
دھرا سب اکالت گیا (آیت ۱۰۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- قیامت کے روز ایک بہت ہی موٹے تازے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو اتنا بھاری بھر کم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک ٹھکر کے پورے برابر بھی نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ آیت پڑھو :-
ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی منزل قائم نہیں کریں گے (آیت ۱۰۵) - اس کو یحییٰ بن جکیر، مغیرہ بن عبدالرحمن نے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سورۃ مریم

اللہ کے نام سے شروع ہو کر اہرمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ البصر بہیم و الشیخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار اپنی ظاہری گمراہی کے باعث اللہ کی باتوں کو سنتے

فَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَافِرًا -

يَا خُدَّ كُلَّ سَيِّئَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَافِرًا بِمَا كَفَرَ

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ عَنْ مَعْصِبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا اللَّهُمَّ الْحَدِّثْ بَيْنَنَا قَالُوا لَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا وَكَذَّبُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِمَا لَجَنُوا فَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَدِّثْ بَيْنَنَا الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدًا يُسَيِّرُهُمُ الْقَاسِفِيُّنَ -

يَا خُدَّ كُلَّ سَيِّئَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَافِرًا بِمَا كَفَرَ

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمَغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الدَّجَلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَأُوا فَلَا تَقْرَأُوا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنَادَ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ -

کھیلے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصُرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ اللَّهُ يَقُولُ وَهُوَ أَيْ يَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَكَأَنَّ

يُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ يُعْنِي قَوْلَهُ
اسْمَعُوا يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ
شَيْءٍ وَأَبْصِرُ لَا نَجْمُكَ لَا أَشْتَمُكَ وَرِثِي
مَنْظَرَ أَقْصَى أَبْوَإِيلَ عَلِمْتُ مَرِيحَاتِ

التَّيْحَ ذُو نَهْبَةٍ حَتَّى قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ
مِنْكَ إِنْ كُنْتَ نَقِيًّا وَقَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ لَوْ سَأَلْتَهُمْ
أَنَّا نَزَعْنَاهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي رُعَا جَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ
إِذَا عَوَّجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرُدًّا عَطَا سَأَلْنَا
مَا لَإِذَا قَوْلًا عَظِيمًا كَرَاهُوا مَوْتَ غِيَا خُسْرَانًا
بِكَيْتَا جَمَاعَةً بَاكٍ هَيْلِيَا صَبِي يَصْلِي نَسِيَا
قَالَتَا دُعَى مُجْلِسِيَا

بَابُ ٥٩ قَوْلِهِ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ -

١٨٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبِشٍ أَمْسَمَ
فَيَنَادِي مَنْادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَسْتَرْيَبُونَ وَ
يَنْظُرُونَ فَيَقُولُ أَهْلُ نَعْرِفُونَ هَذَا أَتَقْبَلُون
نَحْنُ هَذَا أَلَمْ تَوْتُمْ وَكُلُّهُمْ قَدْ لَاحَ ثُمَّ يَنَادِي
يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَسْتَرْيَبُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ
أَهْلُ نَعْرِفُونَ هَذَا أَتَقْبَلُونَ نَحْنُ هَذَا أَلَمْ تَوْتُمْ
وَكُلُّهُمْ قَدْ لَاحَ فَيَدْبُرُ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
خُودُ ذَلِكَ مَوْتٍ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُودُ ذَلِكَ مَوْتٌ
ثُمَّ قَرَأَ وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ
وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُوَ لَا دَرِي فِي غَفْلَةِ أَهْلِ الدُّنْيَا
وَهُوَ لَا يُزْمَنُونَ -

وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ -
بِآيَاتِ قَوْلِهِ، وَمَا نُنَزِّلُ إِلَّا
بِأَمْرِ رَبِّكَ

ہیں دیکھتے ہیں۔ پس ارشاد باری تعالیٰ اَنۡسِیۡحَ بِہِمۡ ذَاۤ اَبۡصِرْ
کفار کے متعلق ہے کہ قیامت میں خدا کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے
لَاۤ اَنۡرَکَکَ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ کَاۤیۡلِیۡنَ کَاۤیۡلِیۡنَ کَاۤیۡلِیۡنَ کَاۤیۡلِیۡنَ کَاۤیۡلِیۡنَ
کا قول ہے کہ حضرت مریم کو کھوئی معلوم تھا کہ مستحقِ غیرت والا ہوتا ہے

اسی لیے انہوں نے کہا تھا۔۔۔ اَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنَّكَ تَقْبِلُ
اِنْ عِيْنَكَ لَاقُوْلَہٗ کہ تُوڑ بگم ادا کا مطلب ہے کہ شیطان ان کو
گناہ پر ابھارتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِدْ اُسے ٹیڑھا بن مراد ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ وِثْر اُسے مراد ہیں پیاسے۔ اُنْا ثَمَالی لحاظ سے۔
اِدْ اِثْرٰی بات۔ کِرْکُر اُپسٹ آواز۔ عِیْنُ نَقْصَانِ میں۔ حِکْمٌ یہ ناک کی
جمع ہے مراد ہے رونے والے۔ عِلْمٌ جِلْمٌ، یہ صُلٰی کُفٰی سے ہے۔
نَدْرُ ثَا لِدِ السَّادِیْ دُونوں سے مجلس مراد ہے۔

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ يَكْفُرُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کو (قیامت کے روز) ایک
چمکبرے جیٹھے کی شکل ہی لایا جائے گا، پھر ایک چکاخنہ والا بکالے گا کہ
اے اہل جنت! پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے
جانتے ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہو گا
پھر بکالا جلے گا نلے اہل جہنم اور گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا
جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے
کیونکہ سب نے (مرنے وقت) دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے موت کے منڈے
کو ذبح کر کے کھا جائے گا۔ اے اہل جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور
اسے اہل جہنم! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں
آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :- اور انہیں ڈر سناؤ
پچھتاوے کے دن کا، جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت
میں ہیں (آیت ۳۹) یعنی دنیا کے شہیدانی اور ایمان
نہیں لانے۔

وَمَا تَنْزِيلُ الْآيَاتِ مَدْرَسَاتِكَ كِتَابُكَ

حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۸۳۵۔ أَخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۱ قَالَ مُوثِقًا تَهْتَبِقِدِ
الْأَشْجَعِي عَنْ سَفِيَانٍ سَيْفًا وَلَا مُوثِقًا۔

بَابُ قَوْلِهِ كَلَّا سَتَكْتُبُ مَا يَقُولُ
وَنَمَتَ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۱۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّدِنَا سَمِعْتُ أَبَا الصَّخِي
يُحَدِّثُ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ خُبَابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيْنًا
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي بْنِ
قَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَمْ أُعْطِيكَ
حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يَمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ
فَنَذَرْتَنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَتْ فَسُوفَ أُؤْتَى
مَا لَا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَتَذَرْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ
أَفْرَأَيْتَ الْكُفْرَ يَا بَنِيَّ قَالَ لَا وَتَيْنَ
مَا لَا وَوَلَدًا ۱۔

بَابُ قَوْلِهِ عَذَّوَجَلَّ وَنَرِشَ
مَا يَقُولُ وَيَا بَنِيَّ أَفَرَدَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْجِبَالُ هَذَا هَذَا ۱۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّخِي عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ خُبَابٍ
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَبِيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي بْنِ
قَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي كَا
أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ
بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ
مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسُوفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ
إِلَى مَا لِي قَوْلِكَ قَالَ فَتَذَرْتُ أَفْرَأَيْتَ الْكُفْرَ
كُفْرَ يَا بَنِيَّ وَقَالَ لَا وَتَيْنَ مَا لَا وَوَلَدًا ۱ طَعَمَ

نَدَاتٍ مِنْ نَوَافِلِ الْفَلَاحِ بَيْنَ الْجَمْعِيْنَ فِي حَقِّهَا مِنْ رَوَايَتِ كِي اِسْ مِنْ
سَيْفًا كَمَا مَقْطَعٌ هُوَ اِدْرَسَ مُوْتَقًا كَا۔

كَلَّا اسْتَلْتَبُ مَا يَقُولُ وَنَمَتَ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا اَلْ تَغْيِرِ

مسروق نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں
نے فرمایا۔ زمانہ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا میرا عام بن و محل
پر قرض تھا جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں
اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انکار نہ کرو۔ پس میں نے کہا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ مارد دو بارہ
زندہ کر دے میں پھر بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، تو میرا
بھیا بھوڑو، جب میں مارد دو بارہ زندہ ہو جاؤں گا، پھر مجھے
مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب
بیمانی کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کیا تم نے
اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اول کہتا ہے کہ مجھے ضرور
مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)

وَقَرِخَ مَا يَقُولُ وَيَا بَنِيَّ أَفَرَدَا اَلْ تَغْيِرِ

ابن عباس کا قول ہے کہ انجبال صدر سے پہاڑ کا غمدم ہونا مراد ہے۔
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لوہار
کا کام کرتا تھا اور عام بن و اس پر میرا قرض تھا میں تقاضا کرنے اس
کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک ادا نہیں کروں گا
جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے
کہا کہ مارد دو بارہ زندہ ہو جاؤں تب بھی میں ان کا انکار نہیں کروں گا اس نے
کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں گا لہذا عنقریب ہی
تمہارا قرض ادا کروں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں
گے۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی، کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے
منکر ہوا اول کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے، کیا غیب کو پہنچ
ایسا ہے یا ان سے کوئی وعدہ رکھا ہے، مگر کہ نہیں بزم لکھ رکھیں گے

مَدَّ أَوْدَاجَهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِيَنَّ فَرْدًا -

ہم ہی وارث ہوں گے اور ہمارے پاس تمہارا لٹے گا (آیت ۷ تا ۸)۔

سُورَةُ طه

سورة طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالضَّمَّاكُ بِالسَّبْطِيَّةِ طه
يَا بَجَلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ
أَوْ فِيهِ نَمِيَّةٌ أَوْ فَافَاهُ فَرَى عَقْدَةً أَمْزِي
تَهْدِي فَيُسَبِّحُكُمْ يُهْدِيكُمْ الْمَثَلُ تَابِيَتْ
الْأَمْثَلُ يَقُولُ بَدِيكُمْ يَقَالُ خُذِ الْمَثَلُ
خُذِ الْأَمْثَلُ تَوَاصُفًا يُقَالُ هَكَذَا تَبَيَّتِ
الْصَفَ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمَصَلَى الَّذِي يَصَلِيهِ
فِيهِ فَأَوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتْ أَمْوَالُ
مَنْ خِيفَتْهُ تَكْسَرُ الْخَاءُ فِي جَذْوَعٍ أَيْ عَلَى
جَذْوَعٍ خَطْبُكَ بِأَلْكَ مَسَاسٌ مَصْدَرٌ مَاسَةٍ
مَسَاسًا كَنَسِيفَتِهِ كَنَدِيرَاتِهِ قَاعًا يَعْلُوهُ
الْعَمَاءُ وَالصَّفِيفَتِ الْمُسْتَوَى مِنَ الْأَرْضِ وَ
قَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ يَرَى يَتَهُ الْقَوْمُ الْخَلَجَ الَّذِي
اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَدْ فَتَمَهَا فَالْقِيَمَةُ هَا
أَلْفِي صَنَعَ فَنَسِيَ مُوسَى هُوَ يَعْرِكُونَ
أَخْطَا الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا لِيَجْلَ هَمًّا
حِينَ الْأَقْدَامِ حَسْرَتِي أَعْنَى عَنْ حُجَّتِي
وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقْبِيزُ هَلَكُوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَاكِرِينَ
فَقَالَ إِنَّ تَمَرًا جَدَّ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ
أَنْتُمْ يَنْتَارُ تَوَقُّدُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَمْثَلُهُمْ أَعْدَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا
لَا يُطْلَعُ فِيهِ هَضْمٌ مِنْ حَسَابَتِهِ عَوَجًا
قَلْبِيَا أَمْثَلًا رَأَيْتُ سِيرَتَهَا حَالَتَهَا الْأُولَى

ابن جریر اور ضحاك کا قول ہے کہ حبشہ کی زبان میں طہ اور مد
لے فلاں کو کہتے ہیں۔ عقدة اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے صحیح صورت ادا
نہ ہو سکیں یا الگ الگ کلمات کرے۔ اذہنی میری بیٹی۔ تہدیں ہلاک کرے۔ انشائیہ انشائیہ کی موت ہے یعنی تمہارا دریا،
جیسا کہ کہتے ہیں خذ المثل یا خذ المثل۔ تم اس سے متعلم
کہتے ہیں کہ آج وہ صفت میں شامل ہو یعنی اس نے تمہارا جگہ پر
اگر غمانہ پڑھی۔ ناؤ جس دل میں غم محسوس کیا، یہاں غم کے کسر
کی وجہ سے داؤ صحت ہو گئی۔ جڈو مع شاخیں۔ خطبتک نیز اعمال
مساس مصدر ہے۔ ماسہ مساس سے۔ انشائیہ ہم کچھ دیکھیں گے
ناؤ جس زمین پر پانی چڑھ گئے۔ انشائیہ ہموار زمین۔ مجاہد کا
قول ہے کہ بن نریقہ انشائیہ۔ قوم کے زیورات جو فرعون
کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ نقد فتمہا۔ پس میں نے
ان کو ڈال دیا۔ انقی ڈالا۔ فتمہا مولا وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے
خلقی کی۔ لایہ جمع ایہم قول۔ یعنی پھر وہ ان کی
بات کا جواب نہیں دیتا۔ ہمسایہ کی چاپ۔ ششدر تھی آخری
یہ میری محنت تھی کہ۔ قد کنت بصیرا دنیا میں۔ ابن عباس کا
قول ہے کہ بقس جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی
تو کہا کہ میں جانتا ہوں شاید کوئی راستہ بتائے والا مل جائے یا
تاپنے کے لئے مسکوڑی کسی آگ لے آؤں گا۔ ابن عبیدہ کا قول
ہے کہ انشائیہ ان کا عقلمند آدمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ
ہمسایہ اس پر ظلم نہ ہو گا کہ اس کی نیکیاں ضائع کر دی جائیں۔
عزبنا نالہ۔ امثا ثلیلہ۔ ششدر تھا آدمی۔ پہلی
حالت پر۔ الہی پر ہنسنا۔ فتمہا بد بختی۔ مٹوای
بد بختی ہوا۔ انشائیہ بد بخت والی۔ مٹوای ایک دادی

ہمارے اور تمہارے درمیان - یکتا خشک -
کلی قدر اندازے پر مطابق وعدہ لائیا کمزور کا
نہ دکھانا -

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي كِتَابُ التَّوْرَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت
موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں
کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوا یا۔ حضرت آدم نے اُن
سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے
جنتا اور آپ پر تورات نازل فرمائی کہ ہاں وہی ہوں، کہا تو آپ نے
اس میں برکت کی بیکیدارش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوئی
جواب دیا۔ ہاں انہو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم
کر دی۔ البتہ سے سمندر مراد ہے۔

فَاَضْرِبْ لَكُم طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ كِتَابُ التَّوْرَةِ
اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وہی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو سہل اور آگے
لینے دیں سو کھارستہ نکالے تھے ڈر نہ ہو گا کہ فرعون کے اور نہ خطرہ، تو ان کے
پچھے فرعون پڑا پچھے شکوکہ کرے تو انہیں دریائے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا۔
اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو
یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے
اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت
موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ
سے زیادہ قریب ہیں لہذا (اسے مسلمانوں) تم بھی اس کا
روزہ رکھو۔

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى كِتَابُ التَّوْرَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

الْمُبَارَكِ طَوْرِي اسْمُ الْوَادِي بِمَكِّيْنَا بِأَمْرِنَا
مَكَانًا سَوِيًّا مِّنْصَفِّ بَيْتِهِمْ يَبْسُاطًا
عَلَى قَدَرِ مَوْعِدِ لَدُنِّيَا تَضَعُفًا -

بَابُ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي

۱۸۲۷- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَهْدِيٌّ عَنْ بَنِي مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اتَّبَعِي آدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لَأَدْمَ أَنْتَ
الَّذِي أَشَقِيَتِ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ
وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَةَ
قَالَ تَعْرِقَالَ فَوَجَدَ تَهَا كَتَبَ عَلَى قَبْلِ أَنْ
يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَفَجَّرَ آدَمَ مُوسَى الْيَمَّ الْبَحْرَ -

بَابُ قَوْلِهِ وَنَقَدَ آدَمَ حَيْثُ إِلَى
مُوسَى أَنْ أُسْرِبَ عِبَادِي قَاَضِرٌ لَمْ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبْسُاطًا لَا تَخَفْ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى
فَاتَّبَعَهُمْ فَرَدَعُونَ بِجُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ
مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فَرَدَعُونَ قَوْمًا وَمَا هَدَى -

۱۸۲۸- حَدَّثَنَا بَنِي يَعْقُوبَ بْنِ إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا
رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ سَعِيدٍ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ مَرَّ مُوسَى
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ
تَصُومُ عَاشُورًا فَرَسَّ لَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي
ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فَرَدَعُونَ فَقَالَ الْيَهُودُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ
فَصُومُوا -

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى
الْجَنَّةِ فَتَشْقَى -

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا تَيْيِبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ يُوْبَ

بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّهُ مُوسَى أَدَمَ فَقَالَ
لَمَّا أَنتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ
بِذَنْبِكَ وَأَشَقَّيْتَهُمْ قَالَ قَالَ أَدَمُ يَا مُوسَى
أَنْتَ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ
أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي
أَوْ قَدَرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ أَدَمُ مُوسَى -

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
بَيْنَ إِسْرَائِيلَ وَالنَّكَهَةِ وَمَرْيَمَ وَطُحَّةَ
وَالْأَنْبِيَاءِ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُولَى وَهُنَّ مِنْ
تِلَادِي وَقَالَ فَتَاحُهُ جَدًّا إِذَا قَطَعْتُمْ وَقَالَ
الْحَسَنُ فِي ذَلِكَ مِثْلُ ذَلِكَ أَلَمْ يَخْلُقْ يَسْمَعُونَ
يَبْدَأُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَسَتْ رَأْعَتُ
يَصْعِقُونَ يَمْنَعُونَ أَمَّا كَوَامَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ
دِينَكَوْرِي وَاحِدَةٌ وَقَالَ عِكْرَمَةُ حَصَبُ
حَطَبٍ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحْتَوَا تَوَقُّعُوهُ
مِنْ أَحْسَنُ خَامِدِينَ هَامِدِينَ حَصِيبًا
مُسَاصِلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْأُتَيْنِ وَالْجَمِيعِ
لَا يَسْتَحْسِرُونَ لَا يَعْیُونَ وَمِنْهُ حَيْزُ وَحَسَرَتُ
بَعِيرِي عَيْبِي بَعِيدٌ نَكِسُوا رَدُّوا صَنَعَةُ كَبُوسٍ
الَّذِي رُوِيَ تَقَطُّعُوا أَمْرُهُمْ اِخْتَلَفُوا الْحَسْبُ وَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے بحث کرتے
ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش
کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوا یا اولہ مشقت میں
ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ!
آپ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟
کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے میری
پیدا نش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی یا میری پیدائش سے
پہلے میرے لیے مقدر فرمادی تھی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو جواب کر دیا۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

اللہ کے نام سے شروع ہو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل
الکہف، ہریم، طہ اور الانبیاء ابتداء میں نازل ہوئے والی سورتوں
میں سے بہت فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی
ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ بعد ازاں اہل مکہ کے مکملے کرنا حسن بصری
کا قول ہے کہ بڑی ٹلک نادرے اس طرح آسمان میں ٹھوسے ہیں
جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نفثت چرخیں
یہ کھجور کے روکے جاہلی گئے۔ اُس نے ذرا جھڑپ تھا
دین ایک ہے۔ مگر کہ کا قول ہے کہ حضرت جبریل کی زبان میں خطبت
یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اُکسوا اس
سے توقع رکھی یہ اُکسیت سے ہے۔ عابد بن جعجے ہوئے۔
تھیلہ جڑ سے کاٹا یا اکھاٹا ہوا یہ واحد شنیہ اور جمع سب کے
یہ استعمال ہوتا ہے۔ لایسخرؤن وہ اکتاتے نہیں اور
تخریر اسی سے نکلا ہے، جیسے حضرت بَعِیْرَی میں نے اپنے
اونٹ کو نکلا دیا۔ عینی دور دراز۔ نکسوا اٹھائے
گئے۔ نکسوا نبوس زہریں۔ نکسوا اسر نما اختلاف
کیا۔ اُکسیت جس۔ اُکسیت اور اُکسیت ہم معنی ہیں یعنی
لگا آ۔ اُکسیت نکسوا کا گاہ کا۔ اُکسیت میں نے

الْخَفِيُّ اَذْنًاكَ اَعْلَمْنَاكَ اَذْنَتُكَ اِذَا اَعْلَمْتَهُ
فَاَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ تَحْتَ تَعْدَادٍ قَالَ مَجَاهِدٌ
تَعْتَكُوكُمْ كَسَلُوكُمْ تَقْرَهُمْ اَوْ تَقْضِي اَوْ تَقْضِي
الْاَصْنَافُ السَّجَلُ الصَّيْفَةُ

تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔
لَعَلَّكُمْ تَسْكُونُونَ... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اور نفسی
راضی ہوا۔ التناہیل بہت، اصنام۔ السجیل صغیر
کتابچہ۔

کتابہ انا اول خلقی کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت میں جب تمہیں اللہ تعالیٰ
کی طرف اکٹھا کیا جائے گا تو تم نگے باؤل نگے جسم اور عتقہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے پہلے اے جیسے بنایا تھا اسی
طرح پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ۔ ہم نے اس کو ضرور پورا
کرنا ہے (آیت ۱۰) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا
جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میری امت
کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لے
چلیں گے، میں عرض کر دوں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس
کہا جائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا پابند چھایا تھا؟ پس
میں دی کہو گا جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے حضرت عیسیٰ نے کھا تھا، اور میں ان پر مطلع
تھا جب انہیں وہ پھر چبائے تھے پھر اٹھایا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور میری چیز
تیرے سامنے حاضر ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۱۱) پھر کہا جائے گا جیسے ہی تم ۴

باب ۶۸ قولہ کما بدأنا اول خلقی

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
مُتَّعِبٌ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ سَمِعَهُ مِنَ الْفَخْرِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ
تَحْشُرُونَ اِلَى اللَّهِ حَقَّاهُ عِدَّةٌ كَمَا بَدَأْنَا
اَوَّلَ خَلْقٍ نَعْبُدُهُ وَعَدَّا عَلَيْهَا اِنَّا كُنَّا فَا عِلِينَ
نَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِبْرَاهِيمَ
اَلَا اِنَّهُ مَجَاءٌ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي نَبِيُّ خَدَّيْهِ
ذَاتِ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اصْحَابِي فَيَقَالُ
لَا تُدَارِي مَا اَحَدُكُمْ بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ
الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا اَمَّا دُمْتُ
اِلَى قَوْلِهِ شَهِيدًا فَيَقَالُ اِنَّ هُوَ لَا يَكُونُ
مُدَّتَيْنِ عَلَى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي اُمْنِيَّتِهِ اِذَا احْدَثَ
اَلْقَى الشَّيْطَانَ فِي خَدَّيْهِ فَيَبْطِلُ اَمَّا
مَا يَلْقَى الشَّيْطَانَ وَيُحْكِمُ اَيَاتِهِ وَيَقَالُ
اُمْنِيَّتُهُ فَرَامَتْهُ اِلَّا مَا فِي يَدَيْهِ وَقَدْ رَوَى
يَكْتُمُونَ وَقَالَ مَجَاهِدٌ مَشِيْدًا بِاَلْقَصَةِ
وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَفْطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ
فَيَقَالُ يَسْطُونَ يَبْطَسُونَ وَهَذَا اَلْاَوَّلُ

سُورَةُ الْحَجِّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عبیدہ کا قول ہے کہ اُمْنِيَّتِهِ الشَّيْطَانُ بھوسہ کرنے والے
ابن عباس کا قول ہے کہ فی اُمْنِيَّتِهِ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان
آپ کی بات میں ایسی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو
مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا بعض کے نزدیک یہ اُمْنِيَّتِهِ ہے
یعنی اس کا بھٹنا۔ اَلَا اَنَا فِی شَیْءٍ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے نہیں
مجاہد کا قول ہے کہ مَشِيْدًا چونکہ سافقہ دوسرے حضرات کا قول ہے
کہ یَسْطُونَ زبان سے کہتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے مراد ہے کہ پکڑ
کرتے ہیں۔ وَهَذَا اَلْاَوَّلُ الطَّيِّبُ مِنْ اَلْثَقُولِ دل میں

التَّائِبِينَ مِنَ الْقَوْلِ الْفُحْشِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
بِسَبَبٍ يَحْتَلِ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ سَدًّا هَلْ
تَشْغَلُ -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَدْرِي قَوْلَهُ وَتَدْرِي النَّاسُ

سُكْرَى -

۱۸۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمُخْذَرِّجِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا أَدَمُ يَقُولُ لَبَيْكَ رَبَّنَا
وَسَعْدَيْكَ فَيَنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ
تُخْرِجَ مِنْ دَرَجَتِكَ بَعَثَ إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ دَعَا
بَعَثَ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ أَمَامَةٌ قَالَ نَسْعِمَا نَسْعِمَا
وَسَعْدَةُ وَتَسْعِيمَانِ فَيُخْرِجُهُمَا تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا
وَيُشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَدْرِي النَّاسُ سُكْرَى وَمَا هُوَ
بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى
النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وَجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ فَيَسْعِمَانِ
وَتَسْعِيمَانِ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ
كَالْشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَأَمَّا الشَّعْرَةُ
الْبَيْضَاءُ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِي لَأَرْجُو أَنْ
تَكُونُوا رِجْمَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا
قَالَ أَيُّوَسَامَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ تَدْرِي النَّاسُ سُكَارَى
وَمَا هُوَ سُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ نَسْعِمَانِ وَتَسْعِيمَانِ
وَتَسْعِيمَانِ وَقَالَ جَدِيدٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَابْنُ مَرْجَانٍ
سُكْرَى وَمَا هُوَ بِسُكْرَى -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَدْرِي قَوْلَهُ وَتَدْرِي النَّاسُ
عَلَى حُرُوفٍ شَدِيدَةٍ فَإِنْ أَصَابَكَ خَيْرٌ مِنْ أَطْمَانٍ
بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ مِنْ أَنْفَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بسبب سے مراد ہے
کہ رومی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَذْهَلُ سے
مشغول ہونا۔ غافل ہو جانا مراد ہے۔

وَتَدْرِي النَّاسُ سُكْرَى كِتَابُ التَّائِبِينَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ
اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے
کے لئے تیار ہوں پس ایک دُاعی آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ
اپنی اولاد میں سے چوبیسویں کو علیحدہ کر دو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب!
جہنم کی طرف کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے
کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے
اور نونگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے
مگر ہوگا یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے؟ (آیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا
صد ہوا اور ان کے چہرے بدل گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یا جوج و ما جوج سے ہوں گے اور
ایک (جنت میں جملنے والا) تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں
اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بیل یا کالے بیل کے
پہلو میں سفید بیل ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھے
ہو گے پس ہم نے (توحشی میں) تکبیر کہی پھر آپ کے فرمایا۔ اہل جنت کا
تہا بی حصہ۔ ہم نے پھر تکبیر کہی پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف -
ہم نے پھر تکبیر کہی۔ ابواسامہ نے اعش سے روایت کی ہے کہ:- تو
لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں
گے۔ اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے - جریر اور
علاء بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ:- نشہ میں
ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ كِتَابُ التَّائِبِينَ
اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارے پر کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچی تو
وہ چین سے ہیں اور جب کوئی آفت آئے تو پڑی تو منہ کے بل بیٹھ گئے دنیا اور آخرت

دوڑوں کا نقصان... یہ ہے دوڑوں کی راہ (آیت ۱۲۴) علیٰ حرفت شک کے
ساختہ... انہوں نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذوق الناس
من یعبدا اللہ علی ضرب کے بارے میں فرمایا ہے کہ

ایک آدمی (مدعی اسلام) مدینہ منورہ میں ایسا بھی اگر
دہاکہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے
تو کہتا کہ یہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس
کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا
یہ دین تو برا ہے۔

هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ كِتَابُ

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ہذا میں خَصَمَانِ
اَخْتَصَمُوا اس کے نہ بہم (آیت ۱۹) یہ (۱) حضرت حمزہ
اور ان کے دوڑوں ساتھیوں اور (۲) عقبہ اور
اس کے دوڑوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ
غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر گئے۔ سفیان نے ابوہاشم سے
اس کی روایت کی ہے، عثمان، جریر، منصور، ابوہاشم نے
ابوہاشم سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز
رحمن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے
کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی
بارے میں نازل ہوئی ہے ہذا میں خَصَمَانِ اَخْتَصَمُوا
... کہ بہم فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں
ایک دوسرے کے ٹکڑے یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عقبہ
رضی اللہ عنہم اور دوسری جانب سے قلیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن
ربیعہ اور ولید بن عقبہ تھے۔

خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَى قَوْلِهِ ذَلِكُمْ هُوَ
الضَّلَالُ الْبَعِيدُ اَتَرَفْنَا هُوَ وَسَعْنَا هُوَ

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ الْحَدِيثِ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اسْرَافِيلُ عَنْ

أَبِي حَصْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ
كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِينَةَ فَإِنْ وَلَدَتْ أَمْرًا
عَلَمًا وَنَسِجَتْ خَيْلَهُ قَالَ هَذَا دِينٌ صَالِحٌ وَإِنْ
تَمَرَّتْ لِدَا أَمْرًا وَلَمْ تَنْسِجْ خَيْلَهُ قَالَ هَذَا
دِينٌ سَوِيٌّ

بَابُ كِتَابِ قَوْلِهِ هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا
فِي رَيْبِهِمْ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ أَخْبَنَةَ أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ

بْنِ عِبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ فِيهَا لَيْلًا
هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ
نَزَلَتْ فِي حَمْرَةَ وَصَاحِبِيَّةٍ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبِيَّةٍ
يَوْمَ بَدْرٍ فِي يَوْمٍ بَدْرٍ رَدَاكَ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي
هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَوْلُهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ اَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْتَوِيَنَّ بَدَايَ الدَّخْلِينَ
لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ
هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ قَالَهُ هُوَ
الَّذِينَ بَادَرُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى رَحْمَةَ وَعُتْبَةَ
وَشَيْبَةَ بَنِي رَيْبَةَ وَعُتْبَةَ بَنِي بَيْعَةَ وَالْوَلِيدُ
ابْنُ عُتْبَةَ

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ
 مَمْدُوحَاتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ
 قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ خَائِفِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 هِيَ هَاتِ هَاتِ هَاتِ بَعِيدًا بَعِيدًا فَاسْأَلِ
 الْعَالَمِينَ الْمَلَائِكَةَ لَنَّا كُنَّا نَعَادُكَوْنَ كَالْحَيَوْنَ
 عَابِسُونَ مِنْ سَلَالَةِ الْوَلَدِ وَالنَّطْفَةِ السَّلَالَةُ
 وَالنَّجْمَةُ وَالْحَيَوْنَ وَاحِدًا وَالنَّشَاءُ الزَّيْدُ
 وَمَا رَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يَنْتَفِعُ بِهِ
 يَجَارُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجَارُ
 الْبَقَرَةُ عَلَى أَغْقَابِكُمْ رَاجِعٌ عَلَى عَقْبَيْهِ
 سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَبِيعُ السَّمَامُ وَالسَّامِرُ
 هُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ تَسْحَرُونَ تَحْمُونَ
 مِنَ السَّحَرِ

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 ابن عبیدہ کا قول ہے کہ سَبْعَ طَرَائِقَ سے مراد ہیں
 سات آسمان۔ لَهَا سَابِقُونَ سعادت ان کا مفقود ہے
 قُلُوبُهُمْ دُحَالَةٌ دُور سے پھرتے۔ ابن عباس کا قول ہے
 حَبِيبَاتٌ حَبِيبَاتٌ دُور دور فَاَسْأَلِ الْعَالَمِينَ
 فرشتوں سے۔ لَنَّا كُنَّا نَعَادُكَوْنَ سیدھے راستے سے ہٹ جانے
 والے۔ كَالْحَيَوْنَ بدشکل۔ سَلَالَةُ لُطْ کا یا نطفہ۔ النَّجْمَةُ
 اور المیزان ہم معنی ہیں، دیوانگی۔ اَلنَّشَاءُ مَہْجَاگ جو پانی
 کی سطح پر آتا ہے اور جس سے فائدہ نہ ہو۔ يَجَارُونَ
 گائے کی طرح آواز نکالنا۔ عَلٰی أَغْقَابِكُمْ واپس
 لوٹ جانا۔ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ سے ہے اور اس کی
 جمیع المٹا ہے اور یہاں السَّامِرُ جمع کی جگہ ہے۔
 تَسْحَرُونَ جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

سُورَةُ النُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَمْثَلِ
 الْحَبَابِ سَنَابِقِهِ الضَّيَاءُ مِنْ عَيْنِ
 يَقَالُ لِلْمُسْتَحْدَى مَدِينِ أَشْتَاتَا وَشَتَى
 وَشَتَاتَا وَشَتَى وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 سُورَةُ أَنْزَلْنَا هَا بَيْنَ هَا وَقَالَ غَيْرُهُ
 سُمِّيَ الْقُرْآنُ بِجَمَاعَتِهَا السُّورِ وَسُمِّيَتْ
 السُّورَةُ لِأَنَّهُمَا مَقْطُوعَتَا مِنَ الْخُرُوجِ
 فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهُمَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا
 وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ التَّمَاثُلُ الْمَشْكَاةُ
 الْكُوفَةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ

سُورَةُ النُّورِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَمْثَلِ اس کی
 بجلی کی روشنی۔ مَدِينِ عابری کرنے والے۔ يَجَارُونَ کی جمیع
 ہے۔ أَشْتَاتَا وَشَتَى، شَتَاتَا اور شَتَى چاروں
 ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سُورَةُ أَنْزَلْنَا هَا بَيْنَ
 اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو
 قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری
 سے جدا ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا
 ہے۔ سعد بن عبادہ ثمالی کا قول ہے اَلْمَشْكَاةُ طاق یہ حبشہ کی زبان
 کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ
 قرآن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَا تِلْ فَسَالَهُ عُمَيْرٌ فَقَالَ
 إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ
 أَمْسَا تِلْ وَعَابَهَا قَالَ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَ بِي
 حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُمَيْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَرَّجُلٌ
 وَجَدَهُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ
 أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ
 فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّعْنَةِ
 بِمَا سَأَلَنِي اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَا عَنْهَا شَرْفٌ أَلَا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنْ جَسْتُمَا فَقَدْ ظَلَمْتُمَا فَطَلَقْتُمَا
 فَكَانَتْ سَنَةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَ هُمَا فِي الْمَتَلَعَيْنِ
 ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا
 فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْتَعْمَ أَوْ عَجَزَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمٍ
 الْأَيْتَيْنِ خَدَّيْ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُمَيْرًا
 إِلَّا لَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَرِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ
 كَانَتْ وَحَرَّةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُمَيْرًا إِلَّا لَقَدْ كَذَبَ
 عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتْ بِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعْدِي بِي
 عُمَيْرٍ فَكَانَ بَعْدَ يُنْسَبُ إِلَى أَقْبَى
 بِأَلَمِكِ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ
 اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ -
 ۱۸۵۷ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو
 الزَّيْنِ حَدَّثَنَا فَيْكُمُ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ
 سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا بَيْتَ رَجُلٍ رَأَى
 مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ
 يَقْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ
 مِنَ التَّلَاثِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

برآ جانا حضرت عومیر نے کہا کہ خدای تعالیٰ میں تو اس وقت تک چین سے
 نہیں بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت
 نہ کر لوں۔ چنانچہ حضرت عومیر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ایک
 شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے
 دیکھا، اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے؟
 بصورت دیگر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل
 فرمایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم
 طاعت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس
 انہوں نے عورت سے لعان لیا، پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر
 میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا، لہذا میں نے اس کو
 طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر
 ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر
 بچہ رنگ کا سا نولہ، کالی آنکھوں، بھائی سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا
 ہو تو میں سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی عورت کے بائے میں بچ کہا ہے اور اگر بچہ
 ان کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی عورت
 کے متعلق بھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس
 سے حضرت عومیر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی
 والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ
 مِنَ الْكَاذِبِينَ کی تفسیر

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا
 کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ
 بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کر دیں
 گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق
 لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے
 فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے، پس دونوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فُخِيَ فَبِكَ وَفِي أَمْرٍ لَكَ
قَالَ فَمَلَأْنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سِتَّةَ
أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ أُمَّتَلَا عَيْنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا

فَانْتَحَرَحَمَلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا شَحْرَ
جَرَّتِ السَّنَةُ فِي الْمَيْدَاتِ أَنْ كِيدَتْهَا وَتَوَثَّ
مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

بَابُ قَوْلِهِ وَبَدَأَ عَنْهَا
الْعَذَابُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ الْكَافِرِينَ -

۱۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا
عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدَفَ
لَا مَرَاتَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّكَ
ابْنِ سَجْمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَيْتَةُ أَوْحَدٌ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى أَمْرٍ رَجُلًا يَنْطَلِقُ
يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ فَعَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَرَأَى أَحَدًا فِي ظَهْرِكَ
فَقَالَ هِلَالٌ وَاللَّيْلَى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ
لَصَادِقٌ فَلْيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يَتَرَى ظَهْرِي
مِنْ الْحَدَفِ نَزَلَ جَبْرِيْلٌ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
وَالْغَدِيقُ يَرْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ فَفَرَّ بِحَتَّى بَلَغَ
لَنْ كَانَ مِنَ الْبَصَالِيْنِ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ
فَتَبَدَّدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَنْ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ
تَائِبٌ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ
عِنْدَا سَقَوْهُمَا وَقَالُوا لَهَا مَوْجِبَةٌ

لعان کیا اور اس وقت میں (حضرت پہل) بھی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس اس آدمی نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔
چنانچہ یہ دستور مقرر فرما دیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے مابین جہدنی کر دی
جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن عوانہ نے اپنا حمل ہونے سے انکار

کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ
دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہونگے جو اللہ تعالیٰ
نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابُ كِ تَفْسِيرُ

اور عورت سے یوں سزا مل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار
گواہی دے کہ مرد بھوٹا ہے (آیت ۸)۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگاہ میں حضرت ہلال بن اسید نے شریک بن
سجما پر نیت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے بھوکا لکھا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری بیٹی پر حد
قائم کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یہ رسول اللہ جب ہم میں سے
کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے
تو اس وقت کے گواہ کہاں سے تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بلا رہی فرماتے ہیں کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری بیٹی پر حد نذرت قائم کی جائے
گی۔ چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور بجا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور
میرے ہاتھ میں کوئی حکم نازل فرما کر مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔
پس حضرت جبریل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ اور وہ جو اپنی
عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں
(آیت ۶) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدھر فرمایا اور اُدھر سے کو
ہٹائے گئے لے آؤں یہی تو حضرت ہلال حاضر بارگاہ ہو گئے اللہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک
بھوٹا ہے۔ پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جب عورت کھڑی
ہوئی تو اس نے لعان کے چاروں کلمے دکر بیٹھے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا
کرنے لگی تو لوگوں نے کہا کہ یہ بھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا كَانَتْ وَتَكَصَّصَتْ حَتَّى ظَنَنْتَا أَنَّهُمَا تَرَجِعُ شَرَّتَا لَت لَدَا فَضَعُ قَوْحِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَخَضَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعِدُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْبَعْبَيْنِ سَابِغَةُ اللَّيْتَيْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ فَيَاقِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدَانَ جَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ بِي وَكَهَاشَانِ.

باب في قوله والخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصديقين.

۱۸۵۹- حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَفِيسٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَدَمَةَ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مَرَى امْرَأَتَهُ فَأَتَتْهُ مِنْ قَلْبِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاَعَا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ فَفَرَّقَ بَيْنَ الْمَتَلَعَيْنِ.

باب في قوله إن الذي جاءوا بالافتك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير لكم لكل امرئ منكم ما اكتسب من الإثم والذي تولى بكمرة منهم لكم عذاب عظيم آقا كذا ب.

۱۸۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالدَّيْلَمِيِّ بَكْرَةَ قَالَتِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

باب في قوله ولولا إذا سمعتموه

ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہیکچانی اندر گزرنے لگی، یہاں تک کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کر رہی ہے پھر اس عورت نے اپنے دل میں کہا کہ کیا میں ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو سو کر بدل پس وہ بھی کہہ گئی کہ یہی کہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو دیکھنے رہنا اگر یہ سیاہ آنکھوں، بخاری میں اس عورت کے پند بیوں والا بچہ جسے تو وہ ترکیب بن سجاد کا ہو گا چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- اگر اللہ کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا لہزا دیتا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا

کی تفسیر

اور پانچویں میں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد بچا ہو (آیت ۹)۔ تائیف نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی شہادت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلا یا گیا (زنا کا ثابت ہوتے پر) اور دونوں کے درمیان جدائی کرادی گئی۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

یہ کہ وہ کہہ کر بڑا بہتان لائے ہیں نہیں میں کی ایک جماعت ہے۔ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کیا اعدان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (آیت ۱۱) آقا اللہ بہت بھولا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نہایت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول ہے۔

وَلَوْلَا إِذَا سَمِعْتُمُوهُ کی تفسیر

قُلْتُ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ
هَذَا بَهْتَانٌ عَظِيمٌ تَوَلَّاهُ عَمَّا عَلَيْهِ
بَارَبَعَةٍ شَهْدَاءَ فَإِذَا كُنَّا تَوَابًا لَشَرِّهِمْ أَمْرٌ
فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ -

اور کیوں نہ ہو جب تم نے اسے سنا تھا، کہا ہوتا کہ ہمیں یہ حق نہیں
کہ ایسی بات کہیں۔ الہی پاکی ہے مجھے۔ یہ بڑا ہستان ہے آیت ۶۶
اس پر چاند گواہ کیوں نہ لائے۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے
نزدیک بھروسے ہیں (آیت ۱۲)

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدُوٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَسْنَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
الزُّبَيْرِ وَاسِيعُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ تَرْوِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا
فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ
مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يَصْدُقُ بَعْضًا
وَأَنَّ كَانَ بَعْضُهُمْ أَدْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ الَّذِينَ
حَدَّثَنِي عَمْرُو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ تَرْوِيهِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ
أَقْدَمَ بَيْنَ أَرْوَاحِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمَهَا
خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْدَمَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا
فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْكِجَابُ فَإِنَّا أَحْمِلُ
فِي هَوْدَجِي وَمَا نَزَلَ فِيهِ قَيْسَرٌ حَتَّى إِذَا خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ
قَالَ وَقِفْ وَدَنُونَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ
أَذِنَ لَيْلَهُ بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا
بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَكُنَّا
قَضِيبَتِ شَافِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا عَقْدٌ
لِي مِنْ جُزْءِ ظَفَارِ قِدَا لَقَطَعْتُهَا لَمْ تَسْتَعْقِدِي
وَحَبْسِي أَبْتِغَاؤَهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الْكَذِبَ كَانُوا

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص
اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عدبہ بن مسعود
رضی اللہ عنہما تروویہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا جبکہ انم لگاتے
والوں نے ان پر تصدق لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری
فرادیا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور
ادلان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ ان میں بعض کی
بیاداشت دوسروں سے زیادہ ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
تروویہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سفر کے لئے نکلتے تو اپنی اذواہج مطہرات میں قرعہ لٹختے کہ اپنے ساتھ کس کو
لے جانا ہے۔ چنانچہ عروہ بن مسیب کے وقت قرعہ ان کے نام نکلا اور یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر
کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ قرعہ اکرم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے میں مجھے
میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اٹھ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرتے رہے۔
یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر
واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آپ پہنچے تھے چنانچہ ایک رات آپ
نے کوہ کا حکم فرمایا اور میں اس وقت ریف حاجت کے لئے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ
نے کوہ کا حکم فرمایا تھا جب میں فضلے حاجت سے فارغ ہو کر واپس
لئے گئی تو دیکھا کہ ظفار کے گلیوں والا میرا ہار لوٹ کر گر گیا تھا۔ پس میں اسے
دھونڈنے لگی اور اس تلاش نے مجھے دیر کر دی اور جو حضرات مجھے سوار کر دئے
پر متعین تھے انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اندر میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا
کر میرے اوٹ پر رکھ دیا تھا جس پر میں سوار ہوا کرتی اور وہ یہی سمجھے کہ
میں ہودج میں بیٹھی ہوتی ہوں اور عورتیں ان کو گوشت اور دھونڈنے کی ہڈی
ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔ پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھانے
وقت اس کے کم وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں بھی بھی
کم عمر لڑکی۔ پس انہوں نے اوٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ مجھے لشکر کے چلے جانے

کے بعد ہار ملا۔ پس میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر پہنچی لیکن وہاں کوئی نہ پایا اور
خیرات و الا بھی نہ تھا، لہذا میں جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور خیال کیا کہ جب مجھے لشکر میں
نہ پائیں گے تو میری طرف لوٹیں گے۔ یہی دورانِ حیکمہ میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو
مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمیٰ ذکر اُتی

لشکر کے چھپے تھے۔ وہ پھر نہ بھرتے صبح کے وقت میری جگہ کے قریب آئے اور
سوئے ہوئے انسان کا جم دیکھ کر میرے پاس آئے۔ پس انہوں نے مجھے پہچان لیا
کیونکہ حکمِ حجاب سے پہلے مجھ دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان کر اُٹھ کر آنا بند
کر دیا۔ اُنہوں نے کہا: "جو تو کما اور میں جا رہی تھی۔ پس میں نے اپنا منہ اپنے
دوپٹے سے چھپا لیا۔ عدلیٰ قسم میں نے ان سے ایک لفظ کہا اور نہ ایک لفظ
سنا سوائے اُن کے کہ ان کے لفظوں کے یہاں تک کہ اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور
اس کے گھوڑے کو اپنے پیروں سے دبا دے رکھا تو میں سوال ہو گئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے
میرے ساتھ پیدل چلے گئے، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے جبکہ دو پیروں کے باعث
گرمی کی شدت تھی۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا (موت لگا کر) وہ ہلاک ہوا اور

جس نے اس بہننان کی سرپرستی کی وہ عبد اللہ بن ابی بن سول تھا۔ جب ہم
مدینہ منورہ میں گئے تو میں بیمار ہو گئی۔ چنانچہ ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگ
بہننان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے جبکہ مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی
معلوم نہ تھا۔ لیکن دورانِ تکلیف یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جو نگاہِ لطف و کرم میرے حال پر تھی وہ اب نظر نہ آتی تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہ تشریف لاتے، اسلام کرتے، پھر حدیث یافتہ فرماتے
کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر تو مجھے شک میں مبتلا کرتا تھا اور نہ
مجھے اور کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ نقاہت کے بعد جب میں قندسے صحت یاب ہوئی تو
ایک رات ہامِ سطح کے ساتھ مناصح کی طرف فضلے حاجت کے لیے گئی
کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے اس گھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے
صرف رات میں باقی تھیں۔ ان دنوں ہم لکھنؤ کے قریب بیت الخلاء نہیں
ہوتے تھے اور اہل عرب کا یہی دستور تھا کہ بدبو کے باعث وہ گھروں کے
قریب بیت الخلاء نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم تکلیف محسوس کرتے تھے۔ پس
میں گئی اور میرے ساتھ ام سلمہ تھیں جو ابوہریرہ بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔
انکی والدہ محترمہ بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور
ام سلمہ جب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آ رہی تھیں تو ام سلمہ کا

يَرْحَلُونَ فِي فَاخْتَمَلُوا هُوَ دَجِي فَرَحَلُوا عَلَى
بَعْدِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْبِبُونَ آتِي
فِيهِ وَكَانَ النَّسَاءُ ذَٰلِكَ خِفَافًا تَوْبَةً قَلِيلَةً
الَّذِينَ نَمَّا تَأْكُلُ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ

يَسْتَنْكِرُوا الْقَوْمَ خِفَةَ الْهُودِ جِئَنَ رَأَى قَعْوَهُ
وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ الْبَقِينِ فَبَعَثُوا الْجَمَلِ
وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عَقِيدَتِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ
الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَائِمٌ وَلَا
مُحِبٌّ فَامْتَمْتُ مَنَازِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ قَبِيلًا أَنَا
جَالِسَةٌ فِي مَنَازِلِي غَلَبَتْنِي عَيْبَتِي فَنِمْتُ وَ
كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السَّلْمِيُّ شَرَّ الذِّكْوَانِ فِي
مِنْ وَرَأَى الْجَيْشِ فَأَذْبَحَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَازِلِي
فَرَأَى سَوَادَ نِسَاءٍ تَأْتِيْنَ قَاتَانِي فَعَرَفَنِي جِئَنَ
رَأَيْتِي وَكَانَ يَدْرِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَنْقَضَتْ
بِاسْتِرْجَاعِهِ جِئَنَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجِئَنَ
يَجْلِبَانِي وَاللَّهِ مَا كَلَمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ
مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَا خَ
رَاجِلَتُهُ فَوَلَّيْتُ عَلَى يَدَيَّهَا فَرَكِبَتْهَا حَا نَطَلَتْ
يَقْرُدُنِي الدَّرَاحِلَةُ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا
نَزَلُوا أَوْغَرِيْنِي فِي خَيْرِ الظُّهَيْرَةِ فَمَلَكَتُ مَنْ هَلَكَ
وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ
سَلُولٍ فَقَالَا مِنَ الْمَدَائِنَةِ فَاسْتَنْكِمْتُ جِئَنَ
قَدَامَتُ شَهْرًا وَالتَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِفْكَ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ
وَهُوَ يَرِي بَيْنِي فِي دَجِي آتِي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ
أُرَى مِنْهُ جِئَنَ اسْتَنْكِمْتُ اسْتَمَامًا يَدْخُلُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلَمُ شَرَّ

يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُونَ كَمَا بَكَتِ امْرَأَةٌ فِي الْكَلْبِ فَذَلِكَ الْكَلْبُ
مِيرْيَبْنِي وَلَا اسْتَحْضَرْتُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَفَقْتُ
فَخَرَجْتُ مَعِي أَمْرٌ مُسْطَحٌّ قَبْلَ الْمَنَاصِمِ وَهُوَ
مُتَبَرِّزٌ نَادِكًا لَا نَحْزَمُ إِلَّا كَيْلًا إِلَى يَدَيْ

وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكَنْفَ قَرِيبًا مِمَّنْ يُؤْتِنَا
وَأَمْرُنَا أَمْرٌ تَرْبِ الْأُولَى فِي التَّبَرُّزِ قَبْلَ الْغَاكِطِ
فَكُنَّا نَتَأَذَى بِالْكَنْفِ أَنْ تَتَّخِذَ هَا عِنْدَ يُؤْتِنَا
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَمْرٌ مُسْطَحٌّ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رَهْمٍ
بَيْنَ عُبَيْدٍ مَنَافٍ وَأُمِّهَا بِنْتُ صَخْرٍ بِنِ عَامِرٍ خَالَه
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَبْنَاهَا مُسْطَحٌّ بِنْتُ أَثَا شَهْ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأَمْرٌ مُسْطَحٌّ قَبْلَ بَيْتِي قَدْ فَرَعْنَا
مِنْ شَانِنَا فَعَثَرْتُ أَمْرٌ مِجْرَجٍ فِي مِرْطَرِهَا
فَقَالَتْ تَحْسُ مُسْطَحٌّ فَقُلْتُ لَهَا بَنَسَ مَا قُلْتُ
أَتَسْمِينَ رَجُلًا شَهْدًا بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هُنْتَ
أَوَّلُ تَسْمِينِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ
فَاخْبَرْتُ بَنِي يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ حَرَمًا
عَلَى مَرْضَى قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَخَلَّ
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي
سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبْكُونَ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي
أَنْ أَتِي أَبَوِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُمٌّ يَدَّانِ
أَسْتَبْقِيَنَّ الْخَبْرَيْنِ قَبْلَهُمَا قَالَتْ فَآذَنُ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوِي
فَقُلْتُ يَا أُمَّي مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ هَذَا
قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هُوَ فِي عَيْبٍ فَوَلَّاهُ اللَّهُ لَقَلَّمَا
كَانَتْ أُمًّا قَطْرًا وَهَيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
وَلَهَا ضَرْأٌ إِلَّا كَثُرُونَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثُ النَّاسُ هَذَا قَالَتْ
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَدْقَانِي
دَمْعٌ وَلَا أَكْتُمِلُ يَوْمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَمَا عَا

پاؤں ان کی چادر میں لپک گیا جس کے باعث وہ گرنے لگیں انہوں نے
کہا کہ سچ کا برا ہو میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے
کیا آپ ایسے آدمی کو بلا لیا کہ یہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا
وہ کہنے لگیں تم تو بھولی بھالی ہو تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کہتا ہے ان

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے
مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتادی۔ پس میری اطلاع میں روز بروز
اضافہ ہونے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی تشریف لائے تھے، وہ دوسرے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال
ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی
اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق
کروں، ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت
مرحمت فرمادی۔ میں اپنے والدین کے پاس گئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے
کہا، اے امی جان! لوگ کیا باتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا، میری بچی! تو غم نہ کھا،
خدا کی قسم! ایسا ہونا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسینہ ہو اور کما غاوند
بھی اسے چلے تو اس کی سونکھیں ٹوٹا ایسا کیا ہی کتنی ہیں! کامیاب ہے کہ
میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ اتنی بڑی بات کہنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس
رات میں صبح تک رونے لگی، میرے آنسو بہتے تھے اور مجھے نیند آنی تھی
یہاں تک کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک مدت سے وحی
نہیں آ رہی تھی تاکہ انہی کو جلا کر دینے کے واسطے ہی مشورہ کیا جاسکے۔
وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے روتے روتے ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ اشارہ کیا کہ وہ اہل بیت کی برأت کے بخون کی داغ بیل درج
کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ وہ عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ میں ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔
علی بن ابی طالب عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر بھی
نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ یہی حقیقت، تو وہ اس
لوٹنے سے پوچھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بربرہ (لوٹنے کی)
کو بلا کر فرمایا، اے بربرہ! کیا تم ان کے اندر کوئی شک والی بات دیکھی
ہے؟ بربرہ عرض گزار ہوئی کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي أَبِي
طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَكْتَ أَوْحَى
يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي خِدَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَلَمَّا اسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالَّذِي يَعْهَدُونَ بَرَاءَةً أَهْلِهِ وَيَا لَذِي بَجَلِهِ
لَمْ يَكُنْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَهْلَكَ وَمَا نَعَكَ إِلَّا خَيْرًا وَمَا عَلَيَّ بَنِي أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَصِيبِكَ اللَّهُ عَلَيْكَ
وَالْتَمَأَمَ سِوَاهَا كَيْتُ بَرٍّ إِنَّ تَسَالِ الْجَارِيَةِ
كَصَدُفِكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِيعَةَ فَقَالَ أَيْ بِرَبِيعَةَ هَلْ
رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يَمُرُّ بِكَ قَالَتْ بِرَبِيعَةَ لِأَقَالِ لِي
بِعَثْكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهِمَا أَمْرًا غِيصَةً
عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنَّهُمَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّتْرِ
تَنَامُ عَنْ عَجَائِلِ أَهْلِهَا تَنَافِي الدَّاحِنِ فَتَاكُلُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَدَ
يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَكْوَلٍ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَلَى الْبَيْتِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذُرُ فَيَنْ
رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي إِذَاكَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِ الْإِخْيَارِ وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدُوحُكَ عَلَى أَهْلِ الْإِمَامِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَعْذَرُكَ
مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّلِينَ ضَرَبْتَ عَنْقَهُ وَإِنْ
كَانَ مِنَ الْآخِرِينَ مِنْ الْخَزَرِجِ أَمَرْتَنَا فَنَعْلَمَا
أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزَرِجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ
احْتَمَلَنِي الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِيَسْعِدَ كَذَبْتُ فَعَمَّرَ اللَّهُ

کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی
جس کے باعث ان پر کوئی معرت رکھوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ
کم عمر لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہونا ہے کہ ناگوں نہ ہو کر سو جاتی ہیں اور بیکری
اگر اسے کھا لیتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور

اس روز آپ نے عبد اللہ بن ابی بنی سول کے خلاف مدد جاری کی وہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چلو اور فرما کر فرمایا اے مسلمانو
اس شخص کے مقابلے پر کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھڑی کے بارے
میں مجھے فریب دیا ہے؟ حدیث کی قسم میں اپنی روبرو مٹھ رہی بھلائی کے سوا
اور کچھ نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے
ساتھ ہیں حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔
یا رسول اللہ میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اس سے ہے تو
میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں
سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی حضرت سعد بن
فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے کفر اور حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس بات پر
ابھارا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اُسے
قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے
چچا زاد بھائی حضرت اسید بن جعفر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے
کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں تمہاری قسم اہم اسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا
ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرف سے بھڑکنے ہیں۔ اس
پر اس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے
کے لیے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے
ہوئے برابر انہیں خاموش ہو جانے کے لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی حضرت سعد بن معاذ فرماتی ہیں کہ
اس روز بھی میری یہی حالت رہی کہ نہ آنسو نکلتے تھے اور نہ نیند آتی
تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح سے میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے
روتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور ایک دن گم ہو چکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ
آنسو نکلتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کچھ بچھٹ
جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے

لَا تَقْتُلْهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ
حَضِيرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ
عَبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ
مَنَافِقٌ تَجَادُلُ عَنِ الْمَنَافِقِينَ فَتَشَاوَرُوا الْحَيَّانِ
الْأَدُسَ وَالْخَزِرَجَ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُمَا عَلَى الْمَنَبْرِ قُلِمَ بِذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِفَظِهِمْ حَتَّى
سَكَبُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكُثْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا
يُرْقَانِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ فَاصْبِرْ أَبَوَايَ
عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ
بِنَوْمٍ وَلَا يُرْقَانِي دَمْعٌ يَظُنُّانِ أَنَّ ابْنَكَ عَرَفَانِي
كَيْدِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَآتَا
أَبِي فَاسْتَاذَنَتْ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ
لَهَا فَجَلَسَتْ بِيكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى
ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَوْ بَجَلِيسٍ عِنْدِي مُنْذُ فِيلٍ
مَا قَبِلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَيْتُ شَهْرًا لَا يُدْعَى إِلَيْهِ فِي
شَأْنِي قَالَتْ فَتَنَشَّهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَابٌ كَذَابٌ فَإِنْ كُنْتُ
بَرِيئَةً فَسَيَبْرُئُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ
فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَكُونِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ شَفَعَتْ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَهُ فَكَلَصَ دُمْعِي حَتَّى مَا أَحْسَنَ مِنْهُ قَطْرَةٌ
فَقُلْتُ لَا بِي أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيمَا قَالَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا يَمُنِّي أَحَبُّ إِلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَذْرِي

اور میں نے بھی یہی تو ایک نصاریٰ عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت
طلب کی۔ پس میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ
رہنے لگی۔ اسی شانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تمہارے وقت سے
بے کربل انہی آپ میرے پاس نہیں بیٹھتے اور ایک بیٹے سے آپ
پر میرے متعلق کسی قسم کی دھجی نہیں آتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے وقت وہ حدیث محبوبہ کی شہادت دی،
اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق مجھے تنگ یہ
بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس
سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے
معافی چاہو اور توبہ کر دو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ
قبول فرماتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو ٹپک گئے یہاں تک کہ ایک
قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ جتنا مجھ میں نے اپنے والد محترم سے عرض
کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں
نے فرمایا: یہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کے لئے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ
میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب
دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی کہ حالانکہ میں کم سن
لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک
خدا کی قسم، میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سن کر آپ کے دلوں میں
سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ جان لیا ہوگا۔ دریں حالات اگر میں
آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے
بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
کا اعتراف کر دوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ
ضرور میری تصدیق کریں گے، خدا کی قسم مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری والدہ
آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی

مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
فَقُلْتُ دَأَا جَارِيَةً حَدِيثَهُ السِّينَ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا
مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَمِلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفِكَ وَصَدَّقْتُمْ
بِهِ فَلَمَّا قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي
بَرِيئَةٌ لَلنَّصْدِ قُوْنِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَدْتُ لَكُمْ
يَا مَرْءَا اللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَلنَّصْدِ قُوْنِي وَاللَّهُ
مَا أَحَدٌ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلُ إِنِّي يُوسُفُ قَالَ
فَصَبْرٌ حَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ
قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَأَصْطَنَجَعْتُ عَلَى فِدَائِي
قَالَتْ وَأَنَا جُنَيْدٌ أَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مَبْرُؤِي
بِرَأْيِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلُ
فِي شَأْنِي وَحَيَّا يَتْلُو وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ
أَحَقُّ مِنِّي أَنْ يَسْكُوَ اللَّهُ فِي يَأْمُرُ يَتْلُو وَلَكِنْ
كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يَبْرُؤُنِي اللَّهُ بِرَأْيَا قَالَتْ
فَوَاللَّهِ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا خَدِجٌ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ
فَاخْذُهُ مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبَرَحَاءِ حَتَّى إِذَا
لَيْتَحَدَّ سِنُهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْحَرَقِ وَهُوَ فِي
يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يَنْزَلُ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَلَمَّا سَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَرَى عَنْهُ وَهُوَ يَطْمَعُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ
بَدَأْتُ فَقَالَتْ أُمِّي قُوْنِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللَّهُ
لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ
اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ
لَا تَحْسَبُوهُ الْغَيْبُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ

ہے جبکہ انہوں نے فرمایا: تو میرا چچا ادا اللہ ہی سے مدد چاہتا
ہوں اُن باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (سورہ یوسف، آیت ۱۸) پھر میں
وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں
بھڑکی جانتی ہوں کہ اس سے بڑی ہوں اور اللہ تعالیٰ عز و بیری
برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم! میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی
تھی کہ میرے پاس سے میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری
شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت
کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام فرمائے جس کی
تلاوت کی جائے، ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو زندگی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے
گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس سے خدا کی قسم! ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور
ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا
تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور معمول کے مطابق
آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسم اطہر
سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سر دیوں کے دن
تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی ثقالت
کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا
اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تبسم دینے لگے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے
عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا
ہے۔ اس پر میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر
ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں
نے کہا کہ، خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی
بلکہ میں اللہ عز و جل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں: بیشک وہ کہ
یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے، اسے
اپنے لیے برا نہ سمجھو (آیت ۱۱ تا ۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری
برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا:

كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَنَسَةَ يَقْرَأُ بَيْتَهُ
مِنْهُ وَقَعْرَهُ وَاللَّهُ لَا يُفْنِي عَلَى مِسْطَحِ شَيْئًا
أَبَدًا أَبَدًا الَّذِي قَالَ يَقَائِشُهُ مَا قَالَ فَانْزَلَ
اللَّهُ وَلَا يَأْتِلِ أَوْ كَوَالْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالتَّعْتِزَاتِ
يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْفُوا وَلِيَصْفَحُوا أَلَا تَحِبُّونَ
أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
بَنَى وَاللَّهُ فِي أَحَبِّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَجَعَلَ لِي
مِسْطَحُ التَّفَقُّهُ الَّذِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ
وَاللَّهُ لَا أَنْزِعَهَا مِنْهُ أَبَدًا فَاتَّكَتْ عَائِشَةُ وَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ
زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ
مَاذَا عَلِمْتِ أَوْرَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَحْيَى سَبْعِي وَبَصِيرَتِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا
قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تَسَامِيئِي مِنْ أَرْوَاحِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَصَمَهَا
اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِيقَتِ أُخْتَهَا حَمْنَةَ نَحَارِبَ
لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ
الْأَقْلَاقِ -

بَابُ قَوْلِهِ وَكَوَلَا فَضْلًا
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِمَسْكُكُمْ
فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْهُ بِرُؤْيَاهُ بَعْضُكُمْ عَنْ
بَعْضٍ يُفِيضُونَ تَقْوَاهُ -

۱۸۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَرْوَةَ
عَنْ أُمِّ رُوْمَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا
رَمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًا عَلَيْهَا -
بَابُ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْهُ بِالسِّنِّكُمْ

جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اعلان کی عزت کے باعث مالی
امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی ایک پیسہ
بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق نازیبا بات کہی
تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور تم نہ کھاؤ وہ جو
تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور
اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہے کہ معاف کریں اور
دور کر دیں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۲۲) حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ
خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ
حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی
قسم! اب میں کبھی اسے بند نہیں کروں گا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش
سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ کسے غیب: تم اسے کیسا جانتی ہو یا تم نے اسے کیسا
دیکھا ہے، وہ عرض کر اچھوٹیں، یا رسول اللہ! میں اپنے کالوں و لپٹی آنکھوں کو
بدگوئی سے بچاتی ہوں، میری نظر میں تو اللہ کا امداد بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔
حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اندراج مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا
نسبت کی برابر ہی تھیں لیکن انکی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں میری
بدگوئی کے گناہ میں ملوث ہونے سے بچا لیا لیکن انکی بہن محمد اس بات پر لڑتی
تھیں اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَكُوَلَا فَضْلًا اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ
اللَّهُ الرَّحْمَنُ الْكَافِلُ اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوگی
جس چیز سے تم بڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (آیت ۴۴)
مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْهُ ثُمَّ ایک دوسرے سے کہتے پھرتے۔
تَفِيضُونَ تم کہتے ہو۔

سروقی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ
عنها نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو
بہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

إِذْ تَلَقَّوْهُ بِالسِّنِّكُمْ کی تفسیر

وَقُولُوا هَکُم مَّا لَیْسَ لَکُمْ بِهِ عِلْمٌ
وَتَحْسِبُونَهُ هَبِئْنَا وَهوَ عِنْدَ اللَّهِ
عَظِیمٌ۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ مُوسَى

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جَرِیجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ
أَبِي مُلَیْکَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْدِرُ إِذْ تَلْقَوْنَهُ
بِالنِّسْبَةِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ
مَّا یَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَّکِفَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ
هَذَا بِهَتَّانِ عَظِیمٌ۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
یَحْیٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي مُلَیْکَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ
مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَخْکُوبَةٌ فَتَأْتَتْ
أَخْشٰی أَنْ یُثَنِّیَ عَلَی فَقِیْلَ ابْنِ عِیمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رُجُومِ الْمُسْلِمِینَ
قَالَتْ اسْتَدْنُوا لَمْ فَقَالَ کَیْفَ یُجِدُ یُنْذِرُ تَأْتَتْ
بِخَبْرٍ أَنْ تَقِیْتُ قَالَ قَانَتْ بِخَبْرٍ أَنْ شَاءَ اللَّهُ
رُجُومَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ
یُنْکِحُ بِکُنَا عَیْرَکَ وَنَزَلَ عِنْدَکَ مِنَ السَّمَاءِ
وَدَخَلَ ابْنُ الذَّبَّارِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَأْتَنِي عَلَی وَدِدْتُ أَفَی کُنْتُ
نَسِیًا مَنَسِیًا۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْجَبْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍ
عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ
نَحْوَهُ وَلَوْ یُذْکَرُ نَسِیًا مَنَسِیًا۔

بَابُ قَوْلِهِ یَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا
لِیَمِثِلَهُ أَبَدًا۔

جب یہ قسم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے
اودھانے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں وہ تمہاری معمولی بات
سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ۱۵)۔

ابن علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں)
پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ کِی تَفْسِیرُ
اور کیوں نہ ہو جب تم نے سنا تھا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں
اللہ کی پابکی ہے سمجھتے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

ابن ابی علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
حضرت عائشہ صدیقہ سے اندھا کرنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے
پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری
تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا
انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال
ہے؟ جواب دیا: اگر ہمیں گناہ ہوں تو منتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ
تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مذبحہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کتواہری
عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے
نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندھا آئے تو
حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے ہاتھ اور وہ میری تعریف کرتے
تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں گناہ نہ ہوتی۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے
نَسِیًا مَنَسِیًا ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

یَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا لِیَمِثِلَهُ أَبَدًا کِی تَفْسِیرُ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّخْرِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَسَنُ بْنُ قَابِطٍ يَسْتَاذِنُ
عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذِنُ لِيْهِ هَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ
قَدْ أَصَابَكَ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَحْنِي
ذَهَابُ بَصَرِهِ فَقَالَ هـ
حَصَانُ رَزَانُ مَا تَزْنِي بِرَبِّكِ هـ
وَقُصِبَ عَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
قَالَتْ لَكِنْ أَنْتِ هـ

بَابُ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ
الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِي عَدِيٍّ أَنَّنَا شَجَعَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي الصُّخْرِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَنُ
بْنُ قَابِطٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَتَبَ وَقَالَ هـ
حَصَانُ رَزَانُ مَا تَزْنِي بِرَبِّكِ هـ
وَقُصِبَ عَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
قَالَ لَسْتُ كَذَاكَ قُلْتُ تَدْعِينِ مِثْلَ هَذَا
يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَدَّى
كِبْرُكُهُ مِنْهُ فَقَالَتْ وَاعْتَى عَذَابُ اللَّهِ مِنْ
الْعَتَى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَبْدُو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هـ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَحِبُّونَ
أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ سَاعِدُوكُمْ وَرَحِيمٌ تَشِيْعُ
نَظَرُهُمْ هـ
بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتِلُ أَوْ كَوِ الْفَضِيلِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی
اجازت مانگی۔ میں نے کہا، کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت
دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب مل گیا ہے۔ یحییٰ بن رازی
کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت
حسان نے کہا:۔

زبان عقیقہ و سنجیدہ، شوکارا
نہیں اس سے کہ ہر غیبت سے گنہگار

حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔
وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ کی تفسیر
اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرمانا ہے (آیت ۱۸)۔
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور
ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا:۔

عقیقہ و سنجیدہ و پروقار

زبان پاک رکھتی ہے غیبت سے جو
حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ
آپ ایسے آدمی کو بھی اپنے پاس آنے کی رحمت فرمادیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ
نے انکے متعلق یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ دیا؟
آیت ۵۱۔ انہوں نے فرمایا کہ اندھا ہونے سے رو دیا میں اور کوئی سزا عذاب بڑا ہے اور
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيْعَ کی تفسیر
وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بڑا چرچا پھیلے، ان کے لیے
درد ناک عذاب ہے، دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور
تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی
اور یہ کہ اللہ تم پر مہربان، کرم کرنے والا ہے۔ تو تم اس کا مزہ
چکھتے (آیت ۱۹، ۲۰)۔

وَلَا يَأْتِلُ أَوْ كَوِ الْفَضِيلِ کی تفسیر

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى
وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلِيَعْلَمُوا وَيُصَفِّحُوا إِلَّا تَجْعَلُونَ أَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

۱۸۶۸. وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ
مِنْ شَأْنِي النَّبِيُّ ذَكَرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَطِيبًا فَتَشَرَّقَ
تَحْمِيدًا لِلَّهِ وَاشْتَنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ أَسْتَبْرَأُ عَلَى فِي أَنْبَاءِ آبَائِي وَأَهْلِي وَأَيْمُ
اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَلَا بَنُوهُمْ
يَمُنُّ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا
يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَافِرٌ وَلَدَغِبْتُ فِي سَفَرٍ
إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَتَذُنُّ
فِي يَارَسُولَ اللَّهِ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالَ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي الْخَزْجِ وَكَأَنْتَ أُمُّ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ
مَنْ رَهَطَ ذَلِكَ التَّزْجِيلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَّا وَاللَّهِ
أَنْ تُوَكَّلُوا مِنَ الْوَدِيِّ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تُضْرِبَ
أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَاذَنْ تَبْكُونَ بَيْنَ الْوَدِيِّ وَالْخَزْجِ
شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً
ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ
مُسْطَحٍ فَعَثَرْتُ وَقَالَتْ تَعْسُ مَسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ
أُمُّ تَسْبِيْنِ ابْنِكَ وَسَكَمْتُ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعْسُ مَسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسْبِيْنِ ابْنِكَ
ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعْسُ مَسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهَ إِلَّا فَيْدِكَ فَقُلْتُ فِي أَيْ
شَأْنِي قَالَتْ فَتَعَثَرْتُ لِي الْحَدِيثُ فَقُلْتُ وَقَدْ
كَانَ هَذَا قَالَتْ تَعْسُ وَاللَّهِ فَدَجِبْتُ إِلَى بَيْتِي

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، اقرباء والوں
اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ
معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری
بخشنش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ جب محمد پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے بارے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے حدیث
معبرہ کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔
مجھے ان لوگوں کے بارے میں شوروہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی
ہے اور تمہاری قسم مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور جس شخص
پر بدہ الزام لگا رہے ہیں مجھے اس کے اندر بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور
اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا اگر میری موجودگی میں اور جب
میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے
ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ ان سارے
آدمیوں کی گھون اڑا دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور
والدہ حسان بن ثابت اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا آپ غلط
کہتے ہیں، اگر وہ اس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہر گز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مسجد میں طوائف ملنے جلنے کا عندیہ لاحق
ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کوئی مدغم نہ تھا جب اس روز شام کا
وقت ہو گیا تو میں قضا کے لئے ام مسطح کے ساتھ باہر
نکلے۔ ان کا پیر لہجہ تو کہنے لگیں۔ مسطح کا بڑا ہوا میں نے کہا، آپ اپنے
بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر لہجہ تو
کہنے لگیں کہ مسطح کا بڑا ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا
کہہ رہی ہیں۔ پھر میری مژدہ ان کا پاؤں اٹھا تو کہا کہ مسطح کا سنیا ناس
جاسے۔ پس میں نے ان کو بھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدایا قسم! میں تو آپ کی
دبیر سے کہہ سکتی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ میری وجہ سے کیوں ان کا بیان
ہے کہ پھر انہوں نے تہمت کی پلیدی داستان سنا دی۔ میں نے کہا کہ یہ بات
ہے، انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدایا قسم پھر میں اپنے گھر کو
۱۸۶۸۔ ۱۸۶۹۔ ۱۸۷۰۔ ۱۸۷۱۔ ۱۸۷۲۔ ۱۸۷۳۔ ۱۸۷۴۔ ۱۸۷۵۔ ۱۸۷۶۔ ۱۸۷۷۔ ۱۸۷۸۔ ۱۸۷۹۔ ۱۸۸۰۔ ۱۸۸۱۔ ۱۸۸۲۔ ۱۸۸۳۔ ۱۸۸۴۔ ۱۸۸۵۔ ۱۸۸۶۔ ۱۸۸۷۔ ۱۸۸۸۔ ۱۸۸۹۔ ۱۸۹۰۔ ۱۸۹۱۔ ۱۸۹۲۔ ۱۸۹۳۔ ۱۸۹۴۔ ۱۸۹۵۔ ۱۸۹۶۔ ۱۸۹۷۔ ۱۸۹۸۔ ۱۸۹۹۔ ۱۹۰۰۔ ۱۹۰۱۔ ۱۹۰۲۔ ۱۹۰۳۔ ۱۹۰۴۔ ۱۹۰۵۔ ۱۹۰۶۔ ۱۹۰۷۔ ۱۹۰۸۔ ۱۹۰۹۔ ۱۹۱۰۔ ۱۹۱۱۔ ۱۹۱۲۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۴۔ ۱۹۱۵۔ ۱۹۱۶۔ ۱۹۱۷۔ ۱۹۱۸۔ ۱۹۱۹۔ ۱۹۲۰۔ ۱۹۲۱۔ ۱۹۲۲۔ ۱۹۲۳۔ ۱۹۲۴۔ ۱۹۲۵۔ ۱۹۲۶۔ ۱۹۲۷۔ ۱۹۲۸۔ ۱۹۲۹۔ ۱۹۳۰۔ ۱۹۳۱۔ ۱۹۳۲۔ ۱۹۳۳۔ ۱۹۳۴۔ ۱۹۳۵۔ ۱۹۳۶۔ ۱۹۳۷۔ ۱۹۳۸۔ ۱۹۳۹۔ ۱۹۴۰۔ ۱۹۴۱۔ ۱۹۴۲۔ ۱۹۴۳۔ ۱۹۴۴۔ ۱۹۴۵۔ ۱۹۴۶۔ ۱۹۴۷۔ ۱۹۴۸۔ ۱۹۴۹۔ ۱۹۵۰۔ ۱۹۵۱۔ ۱۹۵۲۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۴۔ ۱۹۵۵۔ ۱۹۵۶۔ ۱۹۵۷۔ ۱۹۵۸۔ ۱۹۵۹۔ ۱۹۶۰۔ ۱۹۶۱۔ ۱۹۶۲۔ ۱۹۶۳۔ ۱۹۶۴۔ ۱۹۶۵۔ ۱۹۶۶۔ ۱۹۶۷۔ ۱۹۶۸۔ ۱۹۶۹۔ ۱۹۷۰۔ ۱۹۷۱۔ ۱۹۷۲۔ ۱۹۷۳۔ ۱۹۷۴۔ ۱۹۷۵۔ ۱۹۷۶۔ ۱۹۷۷۔ ۱۹۷۸۔ ۱۹۷۹۔ ۱۹۸۰۔ ۱۹۸۱۔ ۱۹۸۲۔ ۱۹۸۳۔ ۱۹۸۴۔ ۱۹۸۵۔ ۱۹۸۶۔ ۱۹۸۷۔ ۱۹۸۸۔ ۱۹۸۹۔ ۱۹۹۰۔ ۱۹۹۱۔ ۱۹۹۲۔ ۱۹۹۳۔ ۱۹۹۴۔ ۱۹۹۵۔ ۱۹۹۶۔ ۱۹۹۷۔ ۱۹۹۸۔ ۱۹۹۹۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۱۔ ۲۰۰۲۔ ۲۰۰۳۔ ۲۰۰۴۔ ۲۰۰۵۔ ۲۰۰۶۔ ۲۰۰۷۔ ۲۰۰۸۔ ۲۰۰۹۔ ۲۰۱۰۔ ۲۰۱۱۔ ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۳۔ ۲۰۱۴۔ ۲۰۱۵۔ ۲۰۱۶۔ ۲۰۱۷۔ ۲۰۱۸۔ ۲۰۱۹۔ ۲۰۲۰۔ ۲۰۲۱۔ ۲۰۲۲۔ ۲۰۲۳۔ ۲۰۲۴۔ ۲۰۲۵۔ ۲۰۲۶۔ ۲۰۲۷۔ ۲۰۲۸۔ ۲۰۲۹۔ ۲۰۳۰۔ ۲۰۳۱۔ ۲۰۳۲۔ ۲۰۳۳۔ ۲۰۳۴۔ ۲۰۳۵۔ ۲۰۳۶۔ ۲۰۳۷۔ ۲۰۳۸۔ ۲۰۳۹۔ ۲۰۴۰۔ ۲۰۴۱۔ ۲۰۴۲۔ ۲۰۴۳۔ ۲۰۴۴۔ ۲۰۴۵۔ ۲۰۴۶۔ ۲۰۴۷۔ ۲۰۴۸۔ ۲۰۴۹۔ ۲۰۵۰۔ ۲۰۵۱۔ ۲۰۵۲۔ ۲۰۵۳۔ ۲۰۵۴۔ ۲۰۵۵۔ ۲۰۵۶۔ ۲۰۵۷۔ ۲۰۵۸۔ ۲۰۵۹۔ ۲۰۶۰۔ ۲۰۶۱۔ ۲۰۶۲۔ ۲۰۶۳۔ ۲۰۶۴۔ ۲۰۶۵۔ ۲۰۶۶۔ ۲۰۶۷۔ ۲۰۶۸۔ ۲۰۶۹۔ ۲۰۷۰۔ ۲۰۷۱۔ ۲۰۷۲۔ ۲۰۷۳۔ ۲۰۷۴۔ ۲۰۷۵۔ ۲۰۷۶۔ ۲۰۷۷۔ ۲۰۷۸۔ ۲۰۷۹۔ ۲۰۸۰۔ ۲۰۸۱۔ ۲۰۸۲۔ ۲۰۸۳۔ ۲۰۸۴۔ ۲۰۸۵۔ ۲۰۸۶۔ ۲۰۸۷۔ ۲۰۸۸۔ ۲۰۸۹۔ ۲۰۹۰۔ ۲۰۹۱۔ ۲۰۹۲۔ ۲۰۹۳۔ ۲۰۹۴۔ ۲۰۹۵۔ ۲۰۹۶۔ ۲۰۹۷۔ ۲۰۹۸۔ ۲۰۹۹۔ ۲۱۰۰۔ ۲۱۰۱۔ ۲۱۰۲۔ ۲۱۰۳۔ ۲۱۰۴۔ ۲۱۰۵۔ ۲۱۰۶۔ ۲۱۰۷۔ ۲۱۰۸۔ ۲۱۰۹۔ ۲۱۱۰۔ ۲۱۱۱۔ ۲۱۱۲۔ ۲۱۱۳۔ ۲۱۱۴۔ ۲۱۱۵۔ ۲۱۱۶۔ ۲۱۱۷۔ ۲۱۱۸۔ ۲۱۱۹۔ ۲۱۲۰۔ ۲۱۲۱۔ ۲۱۲۲۔ ۲۱۲۳۔ ۲۱۲۴۔ ۲۱۲۵۔ ۲۱۲۶۔ ۲۱۲۷۔ ۲۱۲۸۔ ۲۱۲۹۔ ۲۱۳۰۔ ۲۱۳۱۔ ۲۱۳۲۔ ۲۱۳۳۔ ۲۱۳۴۔ ۲۱۳۵۔ ۲۱۳۶۔ ۲۱۳۷۔ ۲۱۳۸۔ ۲۱۳۹۔ ۲۱۴۰۔ ۲۱۴۱۔ ۲۱۴۲۔ ۲۱۴۳۔ ۲۱۴۴۔ ۲۱۴۵۔ ۲۱۴۶۔ ۲۱۴۷۔ ۲۱۴۸۔ ۲۱۴۹۔ ۲۱۵۰۔ ۲۱۵۱۔ ۲۱۵۲۔ ۲۱۵۳۔ ۲۱۵۴۔ ۲۱۵۵۔ ۲۱۵۶۔ ۲۱۵۷۔ ۲۱۵۸۔ ۲۱۵۹۔ ۲۱۶۰۔ ۲۱۶۱۔ ۲۱۶۲۔ ۲۱۶۳۔ ۲۱۶۴۔ ۲۱۶۵۔ ۲۱۶۶۔ ۲۱۶۷۔ ۲۱۶۸۔ ۲۱۶۹۔ ۲۱۷۰۔ ۲۱۷۱۔ ۲۱۷۲۔ ۲۱۷۳۔ ۲۱۷۴۔ ۲۱۷۵۔ ۲۱۷۶۔ ۲۱۷۷۔ ۲۱۷۸۔ ۲۱۷۹۔ ۲۱۸۰۔ ۲۱۸۱۔ ۲۱۸۲۔ ۲۱۸۳۔ ۲۱۸۴۔ ۲۱۸۵۔ ۲۱۸۶۔ ۲۱۸۷۔ ۲۱۸۸۔ ۲۱۸۹۔ ۲۱۹۰۔ ۲۱۹۱۔ ۲۱۹۲۔ ۲۱۹۳۔ ۲۱۹۴۔ ۲۱۹۵۔ ۲۱۹۶۔ ۲۱۹۷۔ ۲۱۹۸۔ ۲۱۹۹۔ ۲۲۰۰۔ ۲۲۰۱۔ ۲۲۰۲۔ ۲۲۰۳۔ ۲۲۰۴۔ ۲۲۰۵۔ ۲۲۰۶۔ ۲۲۰۷۔ ۲۲۰۸۔ ۲۲۰۹۔ ۲۲۱۰۔ ۲۲۱۱۔ ۲۲۱۲۔ ۲۲۱۳۔ ۲۲۱۴۔ ۲۲۱۵۔ ۲۲۱۶۔ ۲۲۱۷۔ ۲۲۱۸۔ ۲۲۱۹۔ ۲۲۲۰۔ ۲۲۲۱۔ ۲۲۲۲۔ ۲۲۲۳۔ ۲۲۲۴۔ ۲۲۲۵۔ ۲۲۲۶۔ ۲۲۲۷۔ ۲۲۲۸۔ ۲۲۲۹۔ ۲۲۳۰۔ ۲۲۳۱۔ ۲۲۳۲۔ ۲۲۳۳۔ ۲۲۳۴۔ ۲۲۳۵۔ ۲۲۳۶۔ ۲۲۳۷۔ ۲۲۳۸۔ ۲۲۳۹۔ ۲۲۴۰۔ ۲۲۴۱۔ ۲۲۴۲۔ ۲۲۴۳۔ ۲۲۴۴۔ ۲۲۴۵۔ ۲۲۴۶۔ ۲۲۴۷۔ ۲۲۴۸۔ ۲۲۴۹۔ ۲۲۵۰۔ ۲۲۵۱۔ ۲۲۵۲۔ ۲۲۵۳۔ ۲۲۵۴۔ ۲۲۵۵۔ ۲۲۵۶۔ ۲۲۵۷۔ ۲۲۵۸۔ ۲۲۵۹۔ ۲۲۶۰۔ ۲۲۶۱۔ ۲۲۶۲۔ ۲۲۶۳۔ ۲۲۶۴۔ ۲۲۶۵۔ ۲۲۶۶۔ ۲۲۶۷۔ ۲۲۶۸۔ ۲۲۶۹۔ ۲۲۷۰۔ ۲۲۷۱۔ ۲۲۷۲۔ ۲۲۷۳۔ ۲۲۷۴۔ ۲۲۷۵۔ ۲۲۷۶۔ ۲۲۷۷۔ ۲۲۷۸۔ ۲۲۷۹۔ ۲۲۸۰۔ ۲۲۸۱۔ ۲۲۸۲۔ ۲۲۸۳۔ ۲۲۸۴۔ ۲۲۸۵۔ ۲۲۸۶۔ ۲۲۸۷۔ ۲۲۸۸۔ ۲۲۸۹۔ ۲۲۹۰۔ ۲۲۹۱۔ ۲۲۹۲۔ ۲۲۹۳۔ ۲۲۹۴۔ ۲۲۹۵۔ ۲۲۹۶۔ ۲۲۹۷۔ ۲۲۹۸۔ ۲۲۹۹۔ ۲۳۰۰۔ ۲۳۰۱۔ ۲۳۰۲۔ ۲۳۰۳۔ ۲۳۰۴۔ ۲۳۰۵۔ ۲۳۰۶۔ ۲۳۰۷۔ ۲۳۰۸۔ ۲۳۰۹۔ ۲۳۱۰۔ ۲۳۱۱۔ ۲۳۱۲۔ ۲۳۱۳۔ ۲۳۱۴۔ ۲۳۱۵۔ ۲۳۱۶۔ ۲۳۱۷۔ ۲۳۱۸۔ ۲۳۱۹۔ ۲۳۲۰۔ ۲۳۲۱۔ ۲۳۲۲۔ ۲۳۲۳۔ ۲۳۲۴۔ ۲۳۲۵۔ ۲۳۲۶۔ ۲۳۲۷۔ ۲۳۲۸۔ ۲۳۲۹۔ ۲۳۳۰۔ ۲۳۳۱۔ ۲۳۳۲۔ ۲۳۳۳۔ ۲۳۳۴۔ ۲۳۳۵۔ ۲۳۳۶۔ ۲۳۳۷۔ ۲۳۳۸۔ ۲۳۳۹۔ ۲۳۴۰۔ ۲۳۴۱۔ ۲۳۴۲۔ ۲۳۴۳۔ ۲۳۴۴۔ ۲۳۴۵۔ ۲۳۴۶۔ ۲۳۴۷۔ ۲۳۴۸۔ ۲۳۴۹۔ ۲۳۵۰۔ ۲۳۵۱۔ ۲۳۵۲۔ ۲۳۵۳۔ ۲۳۵۴۔ ۲۳۵۵۔ ۲۳۵۶۔ ۲۳۵۷۔ ۲۳۵۸۔ ۲۳۵۹۔ ۲۳۶۰۔ ۲۳۶۱۔ ۲۳۶۲۔ ۲۳۶۳۔ ۲۳۶۴۔ ۲۳۶۵۔ ۲۳۶۶۔ ۲۳۶۷۔ ۲۳۶۸۔ ۲۳۶۹۔ ۲۳۷۰۔ ۲۳۷۱۔ ۲۳۷۲۔ ۲۳۷۳۔ ۲۳۷۴۔ ۲۳۷۵۔ ۲۳۷۶۔ ۲۳۷۷۔ ۲۳۷۸۔ ۲۳۷۹۔ ۲۳۸۰۔ ۲۳۸۱۔ ۲۳۸۲۔ ۲۳۸۳۔ ۲۳۸۴۔ ۲۳۸۵۔ ۲۳۸۶۔ ۲۳۸۷۔ ۲۳۸۸۔ ۲۳۸۹۔ ۲۳۹۰۔ ۲۳۹۱۔ ۲۳۹۲۔ ۲۳۹۳۔ ۲۳۹۴۔ ۲۳۹۵۔ ۲۳۹۶۔ ۲۳۹۷۔ ۲۳۹۸۔ ۲۳۹۹۔ ۲۴۰۰۔ ۲۴۰۱۔ ۲۴۰۲۔ ۲۴۰۳۔ ۲۴۰۴۔ ۲۴۰۵۔ ۲۴۰۶۔ ۲۴۰۷۔ ۲۴۰۸۔ ۲۴۰۹۔ ۲۴۱۰۔ ۲۴۱۱۔ ۲۴۱۲۔ ۲۴۱۳۔ ۲۴۱۴۔ ۲۴۱۵۔ ۲۴۱۶۔ ۲۴۱۷۔ ۲۴۱۸۔ ۲۴۱۹۔ ۲۴۲۰۔ ۲۴۲۱۔ ۲۴۲۲۔ ۲۴۲۳۔ ۲۴۲۴۔ ۲۴۲۵۔ ۲۴۲۶۔ ۲۴۲۷۔ ۲۴۲۸۔ ۲۴۲۹۔ ۲۴۳۰۔ ۲۴۳۱۔ ۲۴۳۲۔ ۲۴۳۳۔ ۲۴۳۴۔ ۲۴۳۵۔ ۲۴۳۶۔ ۲۴۳۷۔ ۲۴۳۸۔ ۲۴۳۹۔ ۲۴۴۰۔ ۲۴۴۱۔ ۲۴۴۲۔ ۲۴۴۳۔ ۲۴۴۴۔ ۲۴۴۵۔ ۲۴۴۶۔ ۲۴۴۷۔ ۲۴۴۸۔ ۲۴۴۹۔ ۲۴۵۰۔ ۲۴۵۱۔ ۲۴۵۲۔ ۲۴۵۳۔ ۲۴۵۴۔ ۲۴۵۵۔ ۲۴۵۶۔ ۲۴۵۷۔ ۲۴۵۸۔ ۲۴۵۹۔ ۲۴۶۰۔ ۲۴۶۱۔ ۲۴۶۲۔ ۲۴۶۳۔ ۲۴۶۴۔ ۲۴۶۵۔ ۲۴۶۶۔ ۲۴۶۷۔ ۲۴۶۸۔ ۲۴۶۹۔ ۲۴۷۰۔ ۲۴۷۱۔ ۲۴۷۲۔ ۲۴۷۳۔ ۲۴۷۴۔ ۲۴۷۵۔ ۲۴۷۶۔ ۲۴۷۷۔ ۲۴۷۸۔ ۲۴۷۹۔ ۲۴۸۰۔ ۲۴۸۱۔ ۲۴۸۲۔ ۲۴۸۳۔ ۲۴۸۴۔ ۲۴۸۵۔ ۲۴۸۶۔ ۲۴۸۷۔ ۲۴۸۸۔ ۲۴۸۹۔ ۲۴۹۰۔ ۲۴۹۱۔ ۲۴۹۲۔ ۲۴۹۳۔ ۲۴۹۴۔ ۲۴۹۵۔ ۲۴۹۶۔ ۲۴۹۷۔ ۲۴۹۸۔ ۲۴۹۹۔ ۲۵۰۰۔ ۲۵۰۱۔ ۲۵۰۲۔ ۲۵۰۳۔ ۲۵۰۴۔ ۲۵۰۵۔ ۲۵۰۶۔ ۲۵۰۷۔ ۲۵۰۸۔ ۲۵۰۹۔ ۲۵۱۰۔ ۲۵۱۱۔ ۲۵۱۲۔ ۲۵۱۳۔ ۲۵۱۴۔ ۲۵۱۵۔ ۲۵۱۶۔ ۲۵۱۷۔ ۲۵۱۸۔ ۲۵۱۹۔ ۲۵۲۰۔ ۲۵۲۱۔ ۲۵۲۲۔ ۲۵۲۳۔ ۲۵۲۴۔ ۲۵۲۵۔ ۲۵۲۶۔ ۲۵۲۷۔ ۲۵۲۸۔ ۲۵۲۹۔ ۲۵۳۰۔ ۲۵۳۱۔ ۲۵۳۲۔ ۲۵۳۳۔ ۲۵۳۴۔ ۲۵۳۵۔ ۲۵۳۶۔ ۲۵۳۷۔ ۲۵۳۸۔ ۲۵۳۹۔ ۲۵۴۰۔ ۲۵۴۱۔ ۲۵۴۲۔ ۲۵۴۳۔ ۲۵۴۴۔ ۲۵۴۵۔ ۲۵۴۶۔ ۲۵۴۷۔ ۲۵۴۸۔ ۲۵۴۹۔ ۲۵۵۰۔ ۲۵۵۱۔ ۲۵۵۲۔ ۲۵۵۳۔ ۲۵۵۴۔ ۲۵۵۵۔ ۲۵۵۶۔ ۲۵۵۷۔ ۲۵۵۸۔ ۲۵۵۹۔ ۲۵۶۰۔ ۲۵۶۱۔ ۲۵۶۲۔ ۲۵۶۳۔ ۲۵۶۴۔ ۲۵۶۵۔ ۲۵۶۶۔ ۲۵۶۷۔ ۲۵۶۸۔ ۲۵۶۹۔ ۲۵۷۰۔ ۲۵۷۱۔ ۲۵۷۲۔ ۲۵۷۳۔ ۲۵۷۴۔ ۲۵۷۵۔ ۲۵۷۶۔ ۲۵۷۷۔ ۲۵۷۸۔ ۲۵۷۹۔ ۲۵۸۰۔ ۲۵۸۱۔ ۲۵۸۲۔ ۲۵۸۳۔ ۲۵۸۴۔ ۲۵۸۵۔ ۲۵۸۶۔ ۲۵۸۷۔ ۲۵۸۸۔ ۲۵۸۹۔ ۲۵۹۰۔ ۲۵۹۱۔ ۲۵۹۲۔ ۲۵۹۳۔ ۲۵۹۴۔ ۲۵۹۵۔ ۲۵۹۶۔ ۲۵۹۷۔ ۲۵۹۸۔ ۲۵۹۹۔ ۲۶۰۰۔ ۲۶۰۱۔ ۲۶۰۲۔ ۲۶۰۳۔ ۲۶۰۴۔ ۲۶۰۵۔ ۲۶۰۶۔ ۲۶۰۷۔ ۲۶۰۸۔ ۲۶۰۹۔ ۲۶۱۰۔ ۲۶۱۱۔ ۲۶۱۲۔ ۲۶۱۳۔ ۲۶۱۴۔ ۲۶۱۵۔ ۲۶۱۶۔ ۲۶۱۷۔ ۲۶۱۸۔ ۲۶۱۹۔ ۲۶۲۰۔ ۲۶۲۱۔ ۲۶۲۲۔ ۲۶۲۳۔ ۲۶۲۴۔ ۲۶۲۵۔ ۲۶۲۶۔ ۲۶۲۷۔ ۲۶۲۸۔ ۲۶۲۹۔ ۲۶۳۰۔ ۲۶۳۱۔ ۲۶۳۲۔ ۲۶۳۳۔ ۲۶۳۴۔ ۲۶۳۵۔ ۲۶۳۶۔ ۲۶۳۷۔ ۲۶۳۸۔ ۲۶۳۹۔ ۲۶۴۰۔ ۲۶۴۱۔ ۲۶۴۲۔ ۲۶۴۳۔ ۲۶۴۴۔ ۲۶۴۵۔ ۲۶۴۶۔ ۲۶۴۷۔ ۲۶۴۸۔ ۲۶۴۹۔ ۲۶۵۰۔ ۲۶۵۱۔ ۲۶۵۲۔ ۲۶۵۳۔ ۲۶۵۴۔ ۲۶۵۵۔ ۲۶۵۶۔ ۲۶۵۷۔ ۲۶۵۸۔ ۲۶۵۹۔ ۲۶۶۰۔ ۲۶۶۱۔ ۲۶۶۲۔ ۲۶۶۳۔ ۲۶۶۴۔ ۲۶۶۵۔ ۲۶۶۶۔ ۲۶۶۷۔ ۲۶۶۸۔ ۲۶۶۹۔ ۲۶۷۰۔ ۲۶۷۱۔ ۲۶۷۲۔ ۲۶۷۳۔ ۲۶۷۴۔ ۲۶۷۵۔ ۲۶۷۶۔ ۲۶۷۷۔ ۲۶۷۸۔ ۲۶۷۹۔ ۲۶۸۰۔ ۲۶۸۱۔ ۲۶۸۲۔ ۲۶۸۳۔ ۲۶۸۴۔ ۲۶۸۵۔ ۲۶۸۶۔ ۲۶۸۷۔ ۲۶۸۸۔ ۲۶۸۹۔ ۲۶۹۰۔ ۲۶۹۱۔ ۲۶۹۲۔ ۲۶۹۳۔ ۲۶۹۴۔ ۲۶۹۵۔ ۲۶۹۶۔ ۲۶۹۷۔ ۲۶۹۸۔ ۲۶۹۹۔ ۲۷۰۰۔ ۲۷۰۱۔ ۲۷۰۲۔ ۲۷۰۳۔ ۲۷۰۴۔ ۲۷۰۵۔ ۲۷۰۶۔ ۲۷۰۷۔ ۲۷۰۸۔ ۲۷۰۹۔ ۲۷۱۰۔ ۲۷۱۱۔ ۲۷۱۲۔ ۲۷۱۳۔ ۲۷۱۴۔ ۲۷۱۵۔ ۲۷۱۶۔ ۲۷۱۷۔ ۲۷۱۸۔ ۲۷۱۹۔ ۲۷۲۰۔ ۲۷۲۱۔ ۲۷۲۲۔ ۲۷۲۳۔ ۲۷۲۴۔ ۲۷۲۵۔ ۲۷۲۶۔ ۲۷۲۷۔ ۲۷۲۸۔ ۲۷۲۹۔ ۲۷۳۰۔ ۲۷۳۱۔ ۲۷۳۲۔ ۲۷۳۳۔ ۲۷۳۴۔ ۲۷۳۵۔ ۲۷۳۶۔ ۲۷۳۷۔ ۲۷۳۸۔ ۲۷۳۹۔ ۲۷۴۰۔ ۲۷۴۱۔ ۲۷۴۲۔ ۲۷۴۳۔ ۲۷۴۴۔ ۲۷۴۵۔ ۲۷۴۶۔ ۲۷۴۷۔ ۲۷۴۸۔ ۲۷۴۹۔ ۲۷۵۰۔ ۲۷۵۱۔ ۲۷۵۲۔ ۲۷۵۳۔ ۲۷۵۴۔ ۲۷۵۵۔ ۲۷۵۶۔ ۲۷۵۷۔ ۲۷۵۸۔ ۲۷۵۹۔ ۲۷۶۰۔ ۲۷۶۱۔ ۲۷۶۲۔ ۲۷۶۳۔ ۲۷۶۴۔ ۲۷۶۵۔ ۲۷۶۶۔ ۲۷۶۷۔ ۲۷۶۸۔ ۲۷۶۹۔ ۲۷۷۰۔ ۲۷۷۱۔ ۲۷۷۲۔ ۲۷۷۳۔ ۲۷۷۴۔ ۲۷۷۵۔ ۲۷۷۶۔ ۲۷۷۷۔ ۲۷۷۸۔ ۲۷۷۹۔ ۲۷۸۰۔ ۲۷۸۱۔ ۲۷۸۲۔ ۲۷۸۳۔ ۲۷۸۴۔ ۲۷۸۵۔ ۲۷۸۶۔ ۲۷۸۷۔ ۲۷۸۸۔ ۲۷۸۹۔ ۲۷۹۰۔ ۲۷۹۱۔ ۲۷۹۲۔ ۲۷۹۳۔ ۲۷۹۴۔ ۲۷۹۵۔ ۲۷۹۶۔ ۲۷۹۷۔ ۲۷۹۸۔ ۲۷۹۹۔ ۲۸۰۰۔ ۲۸۰۱۔ ۲۸۰۲۔ ۲۸۰۳۔ ۲۸۰۴۔ ۲۸۰۵۔ ۲۸۰۶۔ ۲۸۰۷۔ ۲۸۰۸۔ ۲۸۰۹۔ ۲۸۱۰۔ ۲۸۱۱۔ ۲۸۱۲۔ ۲۸۱۳۔ ۲۸۱۴۔ ۲۸۱۵۔ ۲۸۱۶۔ ۲۸۱۷۔ ۲۸۱۸۔ ۲۸۱۹۔ ۲۸۲۰۔ ۲۸۲۱۔ ۲۸۲۲۔ ۲۸۲۳۔ ۲۸۲۴۔ ۲۸۲۵۔ ۲۸۲۶۔ ۲۸۲۷۔ ۲۸۲۸۔ ۲۸۲۹۔ ۲۸۳۰۔ ۲۸۳۱۔ ۲۸۳۲۔ ۲۸۳۳۔ ۲۸۳۴۔ ۲۸۳۵۔ ۲۸۳۶۔ ۲۸۳۷۔ ۲۸۳۸۔ ۲۸۳۹۔ ۲۸۴۰۔ ۲۸۴۱۔ ۲۸۴۲۔ ۲۸۴۳۔ ۲۸۴۴۔ ۲۸۴۵۔ ۲۸۴۶۔ ۲۸۴۷۔ ۲۸۴۸۔ ۲۸۴۹۔ ۲۸۵۰۔ ۲۸۵۱۔ ۲۸۵۲۔ ۲۸۵۳۔ ۲۸۵۴۔ ۲۸۵۵۔ ۲۸۵۶۔ ۲۸۵۷۔ ۲۸۵۸۔ ۲۸۵۹۔ ۲۸۶۰۔ ۲۸۶۱۔ ۲۸۶۲۔ ۲۸۶۳۔ ۲۸۶۴۔ ۲۸۶۵۔ ۲۸۶۶۔ ۲۸۶۷۔ ۲۸۶۸۔ ۲۸۶۹۔ ۲۸۷۰۔ ۲۸۷۱۔ ۲۸۷۲۔ ۲۸۷۳۔ ۲۸۷۴۔ ۲۸۷۵۔ ۲۸۷۶۔ ۲۸۷۷۔ ۲۸۷۸۔ ۲۸۷۹۔ ۲۸۸۰۔ ۲۸۸۱۔ ۲۸۸۲۔ ۲۸۸۳۔ ۲۸۸۴۔ ۲۸۸۵۔ ۲۸۸۶۔ ۲۸۸۷۔ ۲۸۸۸۔ ۲۸۸۹۔ ۲۸۹۰۔ ۲۸۹۱۔ ۲۸۹۲۔ ۲۸۹۳۔ ۲۸۹۴۔ ۲۸۹۵۔ ۲۸۹۶۔ ۲۸۹۷۔ ۲۸۹۸۔ ۲۸۹۹۔ ۲۹۰۰۔ ۲۹۰۱۔ ۲۹۰۲۔ ۲۹۰۳۔ ۲۹۰۴۔ ۲۹۰۵۔ ۲۹۰۶۔ ۲۹۰۷۔ ۲۹۰۸۔ ۲۹۰۹۔ ۲۹۱۰۔ ۲۹۱۱۔ ۲۹۱۲۔ ۲۹۱۳۔ ۲۹۱۴۔ ۲۹۱۵۔ ۲۹۱۶۔ ۲۹۱۷۔ ۲۹۱۸۔ ۲۹۱۹۔ ۲۹۲۰۔ ۲۹۲۱۔ ۲۹۲۲۔ ۲۹

کَثِيرًا دُعِيتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْخَلَامَ
فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السَّفَلِ
وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَكَ
بِكَ يَا بَنِيَّةُ فَأَخْبَرْتُهُمَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَ
إِذَا هُوَ لَوْ يَبْلُغُ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِثْنِي فَقَالَتْ
يَا بَنِيَّةُ خَفِضِي عَيْنَكَ الشَّانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَنَقَلَمَا
كَأَنْتِ إِمْرَأَةٌ حَسَاءٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرًّا يَرُدُّ
إِلَّا حَسَدَ لَهَا وَقِيلَ لَهَا إِذَا هُوَ لَوْ يَبْلُغُ مِنْهَا
مَا بَلَغَ مِثْنِي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمْتُ بِهِ أُمِّي قَالَتْ نَحْنُ
قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
نَحْنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ
وَبَكَيْتُ فَمِمَّ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ
فَنَزَلَ فَقَالَ لَأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي
ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِهَا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ أَقْسَمْتُ
عَلَيْكَ أُمِّي بَنِيَّةُ إِنْ لَمْ رَجَعِي إِلَى بَيْتِكَ فَارْجِعِي
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِئَنِّي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْنًا إِلَّا أَنَّهُمَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى
تَدْخُلَ الشَّاءُ فَتَأْكُلُ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا وَ
أَزْبَهَ رِهَا بَبْصَ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدَقِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا
بِهِ فَقَالَتْ مَبْتَحَاتُ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا
إِلَّا مَا يَكُونُ الصَّائِعُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ
وَبَلَغَ الْأَمْرَ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قَبْلَ لَهُ فَقَالَ
مَبْتَحَاتُ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنْفَ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ
عَاثُشَةُ فَقِيلَ شَرِيفَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَ
أَصْبَحَ أَبُو أُمِّي عِنْدِي فَلَوْ يَزَالُ أَحْتَضِي دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى

ہوئی نہ رہا اہل بیت میں سے نہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والدین سے بھیج دیجئے۔ چنانچہ
اپنے ایک لڑکے کا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں ان کے گھر میں داخل ہوئی اور
اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں بھیجے پایا جبکہ والدہ معظمہ حضرت
ابوبکر صدیق بھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے والدہ فخر منہ فرمایا بیٹی!
کیسے آتا ہوا میں نے سارا واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ
کو اس کا اتنا مدد نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! تم نہ کھاؤ
نہ پیاؤ، ایسا تو ہونا ہی آئی ہے۔ جب کئی عورتوں نے یہ سنا تو
خاندان بھی اسے چلبے تو سوئیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو
بات تم تمنا بھی سہے ایسی باتیں پھیلا یا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا
ایا جان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں میں نے کہا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں روئے
گئی تو حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی وہ بھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس
وہ نیچے آئے۔ والدہ میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے سوجا دیا
کہ جو بات مشہور کی جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر ان کی آنکھوں
میں بھی آنسو پھرتے۔ فرمایا بیٹی! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔
پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے
تو میری خادما میرے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، انہیں تمہاری
قسم میں تو ان کے اندر کوئی عیب نہیں پائی، ہاں یہ تو ہے کہ یہ آٹا گوندھ کر
بھول جاتی اور سوجاتی ہیں، یہاں تک کہ بکری اگر لے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ
کے اصحاب میں سے کسی نے بھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کچھ بھلا ہے بلکہ اس پر اسے سخت حسرت بھی گھا۔ پس اس نے
کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم میں ان کو اس طرح مانتی ہوں جس طرح سنا
خالق مومن کی ڈی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان) تک
پہنچی جس کے متعلق سخت کڑی گویا تھی، تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ!
خدا کی قسم جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے
پرے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ مدینہ فرماتی ہیں کہ
حضرت صفوان نے جہاد فی سبیل اللہ میں جام شہادت نوش کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ مجھ کو

الْحَصْرُ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ انْتَفَعَى أَبْوَابُ عَنْ يَمِينِي
وَعَنْ شِمَالِي فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتَ قَارِئَتِ سُورَةَ
ظَلَمْتَ قَتَوْتِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ فَمَی جَالِسَةً بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَكَا تَسْتَعِی
مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَرَوَعْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتْتُ إِلَى
أُمِّي فَقُلْتُ أَجِبُهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتْتُ إِلَى
أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا أَفْلَمَّا
لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدَتْ خَدِمَتُ اللَّهِ وَأَ تَشِيدُ
عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَبَدَأَ اللَّهُ
لَنْ قُلْتُ لَكُمْ أَفِي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَشْهَدُ أَفِي تَصَادِقُهُ مَا ذَلِكُ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ
لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِهِ وَأَشْرَيْتُهُ فَلَوْ كُفِّرُوا عَنْ قُلْتُ
أَفِي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَفِي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولَنَّ قَدْ
بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهِمَا وَأَفِي وَاللَّهُ مَا أَجِدُنِي
وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ لَمْ تَسْتِ رَسُو يَعْقُوبُ لَهَا قَدِيرٌ
عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيبٌ
وَاللَّهُ الْمُتَعَانِ عَلَى مَا تُصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ
فَسَكَنَّا فَرَفِعَ عَنْهُ وَإِي لَا تَبَيَّنَ السُّرُورُ
فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَسْمَعُ حَبِيبُهُ وَيَقُولُ أَبِشْرِي
يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَةً لِي قَالَتْ وَ
كُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبْوَابِي
قَوْمِي إِلَيْهِ فَعَلْتُ وَاللَّهُ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا
أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي
أَنْزَلَ بَرَاءَةً لِي لَقَدْ سَمِعْتُكُمْ فَمَا أَنْكَرْتُكُمْ
أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي جَاءْتُكُمْ بِبَرَاءَةٍ تَقُولُ أَمَّا زَنْتُ

تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے۔ نماز عصر پڑھ
لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین نے دائیں بائیں سے میرے
کندھے پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے عائشہ! اگر تم سے برائی

ہو گئی اور تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لو،
بیشک وہ پھر بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس وقت ایک انصاری عورت
اُئی ہوئی تھی جو دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں عرض کر رہی تھی کہ اس عورت کا خیال
دیکھ کر آپ یہ ذکر فرماتے ہیں کہ بعد پھر رسول اللہ نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں
اپنے والد ماجد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔
انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ کی جانب متوجہ
ہو کر کہا کہ آپ حضور کو جواب دیں، انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں؟
جب ان دونوں نے کوئی جواب دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد عرض کر رہی تھی کہ خدا کی قسم اگر آپ کے
حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے ہرگز نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں
بھی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ
لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ آپ کے دلوں میں گھر کر چکی ہے وہ اگر میں یہ کہوں کہ
میں نے یہ کام کیا ہے وہ خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو آپ ضرور
کہیں کہ اس نے خود اعتراف جرم کر لیا۔ پس میں اپنی والدہ آپ کی مثال تلاش کرتی ہو
تو مجھے حضرت یعقوب کا اکہ گروای ملتا ہے۔ پس میں اسے سوا کیا کروں کہ حضرت
یوسف کے والد یحسرم کی طرح کموں جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا۔ تو میرا بھیا اللہ
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان بالوں پر جو تم بتاتے ہو (سورۃ یوسف آیت ۱۸)۔
چنانچہ اسی ساعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا،
تو ہم سب خاموش ہو گئے جب وحی نازل ہو چکی تو حجرۃ الفدوی سے جھٹکا رہا تھا
اور آپ فرماتے ہیں کہ لے عائشہ! تجھے بشارت ہو کہ غنیمت اللہ تعالیٰ نے تیری
برأت نازل فرمادی ہے اس وقت چونکہ میں غصے کی حالت میں تھی کہ میرا اعتبار
نہیں کیا گیا تھا، لہذا جب میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا
کر دو تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کرتی اور اس بلے میں نہ ان کا
تعریف کرتی ہوں اور نہ آپ دونوں کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتی ہوں
جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے۔ آپ حضرات نے جو بات سن لی تھی نہ تو ان کا

ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ
 إِلَّا خَيْرًا قَامَا اخْتَمَاهَا حِمْنَةً فَهَلَكْتَ فِيمَنْ
 هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مُسْطَحًّا وَحَتَمَانُ
 بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَهُوَ
 الَّذِي كَانَ يَشْتَرِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي
 تَوَلَّى كِمْنَةً مِنْهُمْ وَهُوَ وَحِمْنَةٌ قَالَتْ فَحَلَفْتُ
 أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَهُ مُسْطَحًّا بِنَا فَعَيَّ أَبَدًا
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا جَلًّا وَلَا يَأْتِلُ أَوْ كَرَّ الْفَضْلُ
 مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ قَالَتْ لَسَعَوُ
 أَنْ يَكُونُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ يَعْنِي
 مُسْطَحًّا إِلَى قَوْلِهِ إِلَّا تَجِدُونَ أَنَّ بَغْفِرَ اللَّهِ
 لَكُمْ وَاللَّهُ عَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ
 بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَ
 عَادَ لَنَا بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

باب ۸۵ قَوْلِهِ وَلِيَضْرِبَنَّ
 بِخُمْرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَقَالَ أَحْمَدُ
 بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ
 ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 يُوْحِمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى
 لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلِيَضْرِبَنَّ بِخُمْرِهِنَّ
 عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مِرْوَطَهُنَّ
 فَأَخْتَمَرْنَ بِهِ

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
 ابْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ
 بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ
 تَقُولُ لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ وَلِيَضْرِبَنَّ
 بِخُمْرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ أَخَذَنَ أَمْرًا هُنَّ
 شَقَقْنَهَا مِنْ قَبْلِ الْحَوَائِثِ فَأَخْتَمَرْنَ بِهَا

انکار کیا اور اسے مٹا یا اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب بنت
 جحش کو اللہ تعالیٰ نے بھی دینداری کے باعث اس گناہ میں ملوث ہونے سے
 بچالیا، چنانچہ انہوں نے بھلائی کے سوا میرے متعلق کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن انکی بہن
 محمدہ دوسرے ہلاک ہونے والی کی طرح ہلاک ہوئی اور اسکا چہرہ کھلنے والے
 مسطح ہسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن ابی بنفہ یہ شخص بھوٹ گھر میں
 اور لوگوں کو جمع کر کے ساتھ ساتھ ادب و نصیحت لگانے والوں کی سربراہی کر رہا تھا
 جبکہ انہوں نے اور محمد نے کی حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر نے
 قسم کھالی تھی کہ اب مسطح کی کبھی مالی ابداد نہیں کریں گے، اس پر سورۃ النور
 کی آیت ۲۷ نازل ہوئی، اس میں فضیلت اور نجاشٹ والے سے حضرت ابو بکر
 مراد ہیں اور اہل قربت و مساکین سے مسطح، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری بخشش کر دے اور اللہ بخشنے والا
 مہربان ہے، اس پر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یہ کون نہیں خدا کی قسم! اسے
 ہمارے رب! ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہمارے بخشش کر دے چنانچہ جو مالی امداد
 یہ کیا کرتے تھے وہ حسب سلیق ہماری کر دی۔

وَلِيَضْرِبَنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ کی تفسیر

ابن شیبہ، ان کے والد یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں
 نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم
 نازل فرمایا کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے
 رکھا کہ جس تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں
 بنالیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور دیکھئے اپنے
 گریبانوں پر ڈالے دیں (آیت ۳۱) تو اس وقت کی
 مسلمان عورتوں نے اپنے ہمد ایک جانب سے پھاڑ
 کر اس حاشیے کے ساتھ اپنے سینوں کو پھپھایا تھا۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِدَّةٌ سَرِينَا -

بَابُ مَا فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَ
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوبَةُ -

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي
وَإِيلَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي
وَإِصْلَ عَنْ أَبِي وَإِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ
مُسَيْلِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ
عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً هُوَ خَلْقُكَ
فَقُلْتَ شَرًّا أَيْ قَالَ شَمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيئَةً أَنْ
يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتَ شَرًّا أَيْ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِجَنَابَتِكَ
جَارِدُكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَعْدِيدًا لِقَوْلِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا
يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ -

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جَدِّهِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْقَسِيمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ
جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مَنَعَةً مِنْ تَوْبَتِهِ
فَقَدَرَتْ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَدَرَتْهَا عَلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ كَمَا قَدَرَتْهَا عَلَى فَقَالَ هَذِهِ مَكِيلَةٌ
فَسُخِّطَهَا آيَةً مَدَنِيَّةً الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ -

۱۸۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ
فِي تَتْلِيَةِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلَتْ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

کی قسم کیوں نہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے
اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے۔
اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے
ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا
ہے؟ فرمایا، یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے
پیدا اسی نے کیا ہے، میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ
تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ
اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے بڑے کسی کی بیوی سے بدکاری
کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ارشادات
کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: - اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی
دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی
ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام
کرے وہ سزا پائے گا (آیت ۷۸)۔

فقہ ابن ابی بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر
(تابعی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے
تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ
آیت پڑھی: وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے
سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کی ہے اور اس مدنی
آیت سے شروع ہے جو سورۃ النساء کے اندر موجود ہے۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا:-
قتل مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف ہے اس لیے میں سفر کر کے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے
فرمایا کہ اس سلسلے کی یہ آخری آیت ہے اور اسے شروع کرنے

فَقَالَ نَزَلْتُ فِي أَخِيرِ مَا نَزَلَ وَكَمْ يَنْسَخُهَا شَيْءٌ
 ۱۸۷۴. حَدَّثَنَا أَبُو دُرٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
 مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ
 عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ قَالٍ
 لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ
 مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالٍ كَأَنْتَ هَلْدِي فِي
 الْحَاذِلَةِ.

**باب ۱۸۷۵ قَوْلُهُ يَضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُجْلَدُ فِيهِ مَرَّاتًا.**

۱۸۷۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ
 ابْنُ أَبِي سُرَيْبٍ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَهُمْ
 يَقْتُلُونَ أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ قَالٍ وَلَا
 يَقْتُلُونَ أَنْفُسَهُمْ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّى
 بَلَغَ الْأَمِنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ
 أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا يَا اللَّهُ وَقَتَلْنَا أَنْفُسَهُ
 الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَقْبَلْنَا الْفَوَاحِشَ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْأَمِنْ تَابَ وَأَمِنْ وَعَمِلَ عَمَلًا
 صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا.

**باب ۱۸۷۶ قَوْلُهُ إِلَّا مَن تَابَ وَأَمِنَ
 وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
 حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا.**

۱۸۷۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ نا عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ
 أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي دُرٍّ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ
 عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ
 مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَوْ بَيَّنَّهَا
 شَيْءٌ مِّنْ دُونِ الْكُفَرِ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا
 آخَرَ قَالٍ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ.

والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

سعد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے فجزائہم ص... کے بارے میں دریافت کیا تو
 انہوں نے فرمایا کہ (مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) توبہ قبول
 نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ - لَا يَدْعُونَ مَعَ

إِلَهًا آخَرَ... کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صورت
 میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو۔

يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُجْلَدُ فِيهِ مَرَّاتًا

سعد بن جبیر نے ابن ابی دُرٍّ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ - اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے
 تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ - اس جان کو جس کی حرمت اللہ نے
 رکھی مانتی قتل نہیں کرتے۔ (آیت ۶۸) اور لَمْ يَكُنْ يَكْفُرْ
 ان کے بدلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب مذکورہ کلمہ نازل ہوا تو
 اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہرتے ہیں جس جان کو قتل کرنا اللہ نے
 حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے ہلکے جیانی کے کام بھی کیے، تو
 اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ نازل فرمایا، مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا
 کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا
 اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰)۔

إِلَّا مَن تَابَ وَأَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا کی تفسیر
 مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ
 بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سعد بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبد الرحمن بن ابی دُرٍّ نے
 حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو
 آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، پہلے جو کسی مسلمان
 کو جان بوجھ کر قتل کرے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ
 یہ کسی آیت سے غصہ نہیں ہوئی ہے اور دوسری کہ جو
 اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (آیت ۶۸)
 یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ قَسَوْتَ يَكُونُ
لِذَا مَا هَلَكَةً

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ تَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ خَسَنٌ قَدْ مَضَيْنَ الدَّخَانَ وَالْقَهْرَ وَالرُّدْمَ وَالْبَطْشَةَ وَاللِّدَامَ قَسَوْتَ يَكُونُ لِذَا مَا

قَسَوْتَ يَكُونُ لِذَا مَا (یعنی ہلکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزری چکی ہیں (۱) دھواں (۲) معجزہ شوقِ فقر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پیکل جو قبش پر شدید قحط مسلط کیا گیا، (۵) بربادی (جو کفار قریش کی غزوہ بدر میں ہوئی) میں اسی کا ذکر ہے۔

الشُّعْرَاءُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُونَ تَبْثُثُونَ هَضْبُكُمْ يَتَفَتَّتْ إِذَا مَسَّ مُسَعَّرِينَ الْمَسْحُورِينَ لَيْكَةً وَالْأَيْكَةَ جَهْمٌ أَيْكَةً وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمَ الظَّنِّ إِذْ ذَاكَ الْعَذَابُ آيَاهُمْ مَوْزُونٌ مَعْلُومٌ كَالطُّودِ الْجَبَلِ الشَّرِذْمَةِ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَحْدُدُونَ كَأَنَّكُمْ الرِّيعَ الْإِيغَاءُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُ رِيْعَةٍ وَارْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيعَةِ مَصَارِعُ كُلُّ بَنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَارْهَيْنَ مَرِحِينَ قَارِهَيْنَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ قَارِهَيْنَ حَاذِقَيْنِ تَحَقَّتُوا أَشَدَّ الْفَسَادِ عَاتٍ يَعِثُ عَيْثُ الْجَيْلَةِ الْخَلْقُ جَيْلٌ خَلِقَ وَمِنْهُ جَبَلٌ وَجَبَلٌ وَجَبَلٌ يَعْنِي الْخَلْقَ

سورة الشعراء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْثُثُونَ تم بٹکتے ہو۔ تَبْثُثُ تم جو پھونکنے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مُسَحَّرُونَ جن پر جادو کر دیا گیا ہو۔ لَيْكَةً اور اَلْأَيْكَةُ دونوں ایک لکڑی کی سمج ہیں بمعنی جھگڑا۔ لَوْثٌ الْبَلْبَلَةُ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُونٌ معلوم۔ کَالطُّودِ پہاڑ کی طرح۔ الشَّرِذْمَةُ پھول جماعت۔ فِي السَّاجِدِينَ نمازیوں میں۔ ابْنُ عَبَّاسٍ کا قول ہے تَعْلَمُ تَحْدُدُونَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ رِيْعَةٌ اور اَرْيَاعٌ ہم معنی ہیں۔ مَصَارِعُ ہر ایک عمارت۔ یہ مَصْنَعَاتُ کی جمع ہے۔ قَارِهَيْنِ انرا تے ہونے۔ یہ قَارِ صِیغ کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ قَارِ صِیغ ماضی کو کہتے ہیں۔ تَعَثُّوا سخت فساد۔ عَاتٍ يَعِثُ عَيْثُ۔ اَلْجَيْلَةُ اَلْجَيْلَةُ پیدائش۔ جَيْلٌ پید کیا گیا۔ اسی طرح جَبَلٌ اور جَبَلَاتُ تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ

۱۸۷۸- وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بَنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُورِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

وَلَا تُخْزِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت ابوالہریرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ سَأَلَ أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَيْهِ الْعَبْدَةُ
وَالْقَتَرَةُ الْغَبْرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ -

۱۸۷۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا آدِيُّ عَنِ
أَبْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْفَى
إِبْرَاهِيمَ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ دَعَدْتَنِي إِلَّا
تُخَذِرُنِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي حَرَمْتُ
الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ -

بَابُ ۴۲ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
وَأَخْفِضْ جَنَاحَكَ إِلَى جَانِبِكَ

۱۸۸۰. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصُّفَا
فَجَعَلَ يَنَادِي يَا بَنِي قُرَيْشٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبَطُونٍ
قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ النَّدْوَى إِذَا كَرِهَ
يَسْتَظِرُّ أَنْ يُخْرِجَ أَرْسَلَ مَا سُوِّدَ لَا يَسْتَظِرُّ مَا
هُوَ خَجَاءُ أَبُو لَهَبٍ وَكَرَيْشٌ فَقَالَ أَمَا أَيْتَكُمْ نُو
أَخْبَرْتُكُمْ أَنْ خِيَلًا بِالْوَادِي تَكْرِيدُ أَنْ تَغِيرَ
عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي تَأْتُوا فَعَمَّ مَا جَدَّ بِنَا
عَلَيْكَ الْأَمِيقُ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ يَدِي
عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَا لَكَ سَائِرُ
الْيَوْمِ الْهَذَا جَمَعْتُمْ فَانْزَلَتْ تَبَّتْ يَدَايِ
لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ -

۱۸۸۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ انْفِرَةٌ
اور انْفِرَةٌ دونوں ہم معنی ہیں (بعض کے نزدیک یہاں
ان کے چچا آذر مراد ہیں)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام

اپنے والد (یا چچا آذر) کو دیکھ کر عرض کریں گے: اے رب!
بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے
روز رسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے
کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

وَأَخْفِضْ جَنَاحَكَ إِلَى جَانِبِكَ
وَأَخْفِضْ جَنَاحَكَ إِلَى جَانِبِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت :-
اولیٰ محبوب! اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱) نازل
ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منہ پر چڑھے اور آپ نے آواز دی:-
اے بنی قریظ! اے بنی عدی! قریش کی شاخو پھانٹک کر تمام لوگ جمع
ہو گئے اور جوڑا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ اگر بتائے کہ بات
کیا ہے۔ ابوالہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا: فلا
یہ تو بتائیے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکر حرا
ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب
نے کہا: ہاں کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ فرمایا
تو میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب
کے سامنے ہے۔ پس ابوالہب نے کہا: ہلاک ہونے، کیا ہمیں اسی
لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی :- تنہا ہو جائیں
ابوالہب کے دونوں ہاتھ اودھ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ
آیا اس کا مال اودھ وہ جو گمایا اب دھنسنے لپٹ مالتی
آگ میں دھاندلس کی جودو۔۔۔۔۔ (سودہ لہب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
آیت :- اے محبوب! اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱)
نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے

أَبَاهُ يَزِيدَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْزِلَ عِشْرِينَ نَكْتًا الْأَقْدَرِيَيْنِ قَالَ يَا مَعْشَرَ قَدَرِيٍّ أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أَغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاكِ لَا أَغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أَغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَتِي مَا شَيْئٌ مِنْ مَالِي لَا أَغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ بْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ ۝

فرمایا: اے یزید! کہنے لگا: اور کلمہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ اگر ایمان نہ لائے تو اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صغیر! رسول خدا کی بیوی بھی! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا سچا ہوتا ہو لیکن اگر تم ایمان نہ لائے تو اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہیں آؤں گا۔ اصبع! ابن ذہب! یونس سے بھی اسی طرح ابن شہاب کی ہے۔

الْمَلَّةُ

سورة النمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَبْأَ مَا خَبَأَتْ لَأَقْبَلَكَ لَأَطَاقَةُ
الصَّخْرُ كُلُّ مِلَاطٍ أَتَخَذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ
وَالصَّخْرُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُورُوحٌ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ
الصَّنْعَةِ وَغُلَاقُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ
رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةٌ قَائِمَةٌ أَوْزَعْنِي
أَجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكَّرُوا غَيْرُوا
وَأَوْتِنَا أَعْلَوْ يَقُولُ سُلَيْمٌ الصَّخْرُ
بِرْكَةٌ مَا خَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمٌ قَوَارِيرُ
أَلَسَمَهَا إِيَّاهُ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
الحب ما خبأ لا قبلك طاقت نہیں۔ الصخر محل۔
شیشہ ملایا ہوا گلدایا مسالہ اداس کی جمع صورت ہے
ابن عباس کا قول ہے کہ وہ کہا عرش سریر کرمی تحت۔
کریم کا رنگری کا بہترین نمونہ اور عیش قیمت۔
مسلمین اطاعت گزار ہو کر۔ کہ دف قریب آیا۔
جامدہ قائم۔ اوزعنی مجھے مفروضہ کر دے۔ مجاہد
کا قول ہے کہ نکرہ اسے مراد ہے شکل بدل دو۔ و
اوتینا انعم یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض
کے نزدیک یاقین کا مقولہ ہے۔ الصخر بیان کا جو حضرت سلیمان
نے شیشوں سے چھپایا ہوا تھا۔

الْقَصَصُ

سورة القصص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُدْكُهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
کلی شئی ہلاک الی الا وجهہ یعنی سوائے اسکی بادشاہی

وَيَقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدُ بِهِ وَجِبَهُ اللَّهُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ لَا نَبَأَ إِلَّا الْحَجُّ
يَاب ۱۳ تَوَلَّيْهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
۱۸۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ
أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُخَيَّرِ
فَقَالَ أَيْ عِمٌّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَجَاخِرُ لَكَ
بِمَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
أُمَيَّةَ اتْرَعَبْ عَنْ مَلَكَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَكَلِمَةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَرَ بِخَبَرِهَا عَلَيْهِ
وَيَعْبُدُ إِلَهَهُ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ
أَخِذْهَا كُلَّهَا ثُمَّ عَلَى مَلَكَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَيْ أَنْ
يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مَا لَوْ
أَنَّهُ عِنْدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ خَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولَى الْقَوْلِ
لَا يَرْكَعُهَا الْعَصَبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنْتَوُ كَتَشَقُّقُ
فَارِغًا مِنَ الْأَمْرِ ذِكْرُ مُوسَى الْفَرِحِينَ الْقَضِيَّةِ
اتَّبَعِي أَكْرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقْصَ الْكَلَامَ نَحْنُ
نَقْصُ عَلَيْكَ عَنْ جَنْبٍ عَنْ بَعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ
وَاحِدًا وَعَنْ اجْتِنَابِ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطِشُ
يَا تَمْرُونَ يَنْشَاوَرُونَ الْعَدَاوَةَ وَالْعَدَاوَةَ
وَالْتَعَادِي وَاحِدًا نَسَّ أَبْصَرَ جَدَّةً قِطْعَةً

کے بعض حضرات نے کہا ہے کہ رسول اللہ کی ذات کے اعجاز کا قول ہے
کہ اللہ کے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔
إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ مَوْلَا تَفْسِيرِ
سعيد بن مسيب نے اپنے والد ماجد حضرت مسيب بن عمیر سے

سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا
یہاں! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے
متعلق کچھ عرض کر سکوں پس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے
کہ کیا آپ عبد المطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم براہِ ایمان پر یہی چیز پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار
بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری کلام یہی کہہ کر عبد المطلب
کی ملت پر ادا اللہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں براہِ آپ کے لیے
استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰٰمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
ہے کہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں اور ابو طالب کے بارے میں
حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ فرمایا: یٰٰمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (آیت ۵۶)۔ ابن عباس کا قول ہے
کہ اُنہی القوۃ مراد یہ ہے کہ اس کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں کے
میں اٹھان جاتی تھیں۔ لَتَنْتَوُ كَتَشَقُّقُ ہوتی تھیں فارغاً صرف
حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ الْفَرِحِينَ خوشی سے اترتے تھے۔ تَفْصِيْلُ
اس کے پیچھے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَقْصٌ مِلْكُکَ ہم
یہ تعذیم کے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ جَنْبٍ دوسرے اور عَنْ اجْتِنَابِ کا معنی
بھی یہی ہے۔ یَبْطِشُ کو یَبْطِشُ بھی پڑھتے ہیں۔ یَا تَمْرُونَ مشورہ کہہ رہے ہیں
اَلْعَدَاوَةُ الْعَدَاوَةُ التَّعَادِي ہم معنی ہیں۔ اَنْسَ دیکھا۔ جَدَّةُ
لکڑی کا وہ موٹا سرا جس میں آگ لگی ہوتی نہ ہو۔ اَلْجَنَابُ بیٹ دالی

میں۔ اَلْاٰیٰتِ سَابِغِہ کی کئی تفسیریں ہوتی ہیں جیسے اَلْاٰیٰتِ پَنلَا سَابِغِہ
اَلْاٰیٰتِ قُبٰی کَالَا اور دُہرِیلا سَابِغِہ، اَلْاٰیٰتِ کَالَا اور دُہرِیلا سَابِغِہ، اَلْاٰیٰتِ کَالَا
سَابِغِہ، ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ یقیناً قُبٰی ہے۔ دوسرے حضرات کا
قول ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ
تو کہتے تھے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ

بڑا کئی کئی تفسیریں ہوتی ہیں جیسے اَلْاٰیٰتِ پَنلَا سَابِغِہ
اَلْاٰیٰتِ قُبٰی کَالَا اور دُہرِیلا سَابِغِہ، اَلْاٰیٰتِ کَالَا اور دُہرِیلا سَابِغِہ، اَلْاٰیٰتِ کَالَا
سَابِغِہ، ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ یقیناً قُبٰی ہے۔ دوسرے حضرات کا
قول ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ
تو کہتے تھے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ کِی تفسیر

عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
ارشاد باری تعالیٰ:۔ وہ تمہیں نے مائے گاہاں پھرنا چاہتے ہو
(آیت ۸۵) میں یہ اشارہ کہ کرمہ کی جانب ہے۔

سورة العنکبوت

اللہ کے نام سے شروع ہو کر اصرار نہایت رکھ کر لے والا ہے۔
عبارت کا قول ہے کہ وہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ
اللہ پس اللہ تعالیٰ صمد شاد گاہاں یہ تفسیر کرنے کی جگہ ہے جیسے فرمایا
ہے یہ تفسیر اللہ الخبیث الشناک کی تفسیر کر دیا ہے گا۔ اَلْاٰیٰتِ
سَبَّحْ اَلْاٰیٰتِ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

سورة الروم

اللہ کے نام سے شروع ہو کر اصرار نہایت رکھ کر لے والا ہے۔
عبارت کا قول ہے کہ وہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ سَابِغِہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لفظ
اللہ پس اللہ تعالیٰ صمد شاد گاہاں یہ تفسیر کرنے کی جگہ ہے جیسے فرمایا
ہے یہ تفسیر اللہ الخبیث الشناک کی تفسیر کر دیا ہے گا۔ اَلْاٰیٰتِ
سَبَّحْ اَلْاٰیٰتِ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

غَلِیْظَةً مِّنَ الْخَشَبِ لَیْسَ فِیْهَا رَهَبٌ وَ اَلِشَّهَابِ
فِیْهِ رَهَبٌ وَ اَلْخَبَاتِ اَجْنَاسُ الْجَبَاتِ وَ اَلْاَفَی
وَ اَلْاَسَاوِدُ رَدَّ اَمِیْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَصْدُقُنِیْ
وَقَالَ وَ غَیْرَهُ سَنَسْتَدَا سَنَعِیْنُکَ کَمَا عَزَمْتَ
شَیْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَہٗ عَصَدًا اَمَقْرُو حِیْنَ

مُہِدِیْنَ وَ صَلْنَا بَیْنَہٗ وَ اَعْمَنَہٗ یُجِبِیْ یُجَلِبِ
بَطِیْرَتِ اَمِیْرَتِ فِیْ اَمَہَا رَسُوْلًا اَمَ الْقُرْیَ مَکَہٗ
وَ مَا حَوْلَہَا تَکُنْ تُخَفِیْ اَکُنْتُ الشَّیْءِ اَخْفِیْتُہٗ وَ
کُنْتُہٗ اَخْفِیْتُہٗ وَ اَظْہَرْتُہٗ دِیْکَانَ اللّٰہِ مِثْلُ
اَلْمِ تَدَانَ اللّٰہِ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَشَاءُ وَ یَقْدِرُ
یُوسِعُ عَلَیْہِ وَ یَضِیْقُ عَلَیْہِ

بَاذِیْ قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ
الْقُرْآنَ الْاٰیۃ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
یَعْلٰی حَدَّثَنَا سَفِیْنُ الْعَصْفَرِیُّ عَنْ عِکْرَمَہٗ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا رَدَّ اِلَیْ مَعَاذٍ قَالَ اِلَیْ مَکَہٗ۔

العنکبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ مُجَاهِدٌ وَ کَانُوا مُسْتَبْصِرِیْنَ ضَلَلَتْ
فَلِیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَہٗ
فَلِیَمِیْزَہُ کَقَوْلِہٖ یَمِیْزَہُ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ اَثَقَالَ
مَعَ اَثَقَالِہُمْ اَوْ اَرِہِمْ۔

الْعَنْکَبُوتِ الرَّوْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَلَا یَرْبُوا مَنْ اَعْطٰی یَبْتَغِیْ اَفْضَلَ فَلَآ
اَجْرَ لَہٗ فِیْہَا قَالَ مُجَاهِدٌ یُحْبَدُّونَ
یَتَعَمَّرُونَ یَمُہِدُونَ یَسْتَوُونَ الْمَضَاجِعَ

الْوَدَّعِ الْبَطْرُفَالِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ تَكُونُ
مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فِي الْإِيْمَةِ وَفِيهِ
تَخَافُونَهُمْ أَنْ يَرْتَوْكُمُ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا يَصْدَعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْطَلَمَ
وَقَالَ غَيْرُهُ صَنَعْتُ وَصَنَعْتُ كُنْتُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ السَّوْءُ إِلَّا سَاعَةً جَزَاءُ
الْمُسِيئِينَ

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصَّفِيِّ
عَنْ مَسْرُوتٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ
فَقَالَ يَجِبُ مَقْعَاكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا خُدَّ يَا سَمَاعَ
الْمَنَافِقِينَ وَابْصَارِهِمْ يَا خُدَّ أَلَمْؤُومِينَ كَرِيبَةَ
النَّكَامِ فَعَزَّ عَنَّا فَاتَّيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ
مُتَكِيًا فَعَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ
وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنْ مِنْ أَعْلَمَ
أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ
لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنْ
قَدَرْنَا أَبْطُوا عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ عَا عَلَيْنَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ
بِسَبْعٍ كَسَبِمُ يَوْسُفَ فَاخْتَدَهُمْ سَنَةً حَتَّى هَلَكَوا
فِيهَا وَكُلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَبَرَى الرَّجُلُ
مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ
فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا
بِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ
اللَّهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
مُبِينٍ إِلَى قَوْمٍ عَابَثُوا وَنَافِيكَ شَفَعَهُمْ
عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَتْهُمْ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ

عَنْ لَيْثٍ مِمَّا تَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اپنے فرضی خداؤں سے
تخافو گے کہ تمہارے وارث ہو جائیں گے جیسے ایک دوسرے کا
وارث ہوتا ہے۔ یَقْدَعُونَ اَلْکُلُکُ ہو جائیں گے۔ تَأْمُرُ
کھول کر بیان کر دو۔ دوسرے کا قول کہ صُنَعْتُ اور
صُنَعْتُ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ
السَّوْءُ اور إِلَّا سَاعَةً برائی کرنے والوں کا
بدلہ۔

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت
کے روز ایک ایسا دھواں آئے گا جو ناقوں کے کالوں اور آنکھوں میں داخل
ہو جائیگا اور اہل ایمان کو اس سے موت آتی تھیلیٹ پہنچے گی جیسے نکال ہو جاتا
ہے۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے پچنانچہ میں حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہو گیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب میں نے واقعہ بیان
کیا تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات
کو جانتا ہو تو کہے اور جو نہ جانتے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ خوب
جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانتے تو کہہ دے کہ
میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا: تم فرما دو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاذ منہ نہیں مانگتا اور
ہیں بناؤں باتیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں پچنانچہ جب قریش
اسلام نہ لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دھامائی۔
اسے اللہ ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال
بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔ پس انہیں قحط
نے گھیر لیا یہاں تک کہ کہتے ہی اس میں ہلاک ہو گئے اور اس کے دوران
وہ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و
آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا ابیوسفیان
آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ آپ کی میں ہلکے کا گھینے آئے تھے دیکھیے تو وہی
آپ کی قوم ہلاک ہوئی پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے پھر یہ آیت پڑھی: تو تم اس من کے منظر
دیکھو جب کہان ایک ظاہر دھواں آئے گا سورۃ المدخان آیت ۱۰ کو کیا ان سے آخرت کا
عذاب مل جائے گا جبکہ وہ اسے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق

الدرخان، آیت ۱۶: یہ جتنا کاغذ ہے اور اتنے اٹکے بھی جنگ بندی میں مر رہے اور
لڑائیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

لَا تَدْرِي لِمَ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ لَئِنْ سَأَلْتَهُ لَقَالَ إِنَّي عِلْمٌ عِنْدِي ۚ
خَلْقُ الْمَلَكُوتِ يَعْنِي الْإِنْسَانِ - خَلْقُ الْإِنْسَانِ عِلْمٌ عِنْدِي ۚ
اسلام جو قدرت کے عین مطابق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جلاتور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہونے دیکھا ہے ؟ پھر آپ کہتے ہیں :- اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلتا، یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (آیت . ۳)۔

سورۃ لقمان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر جبرائیل نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ كِتَابُ التَّوْحِيدِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت : جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملاتے تا نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر پڑی سخت گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم رکھی نہ کسی گناہ کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات تمہیں ہے کیونکہ تمہیں سستے کر لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا : یا بے شک شرک بڑا ظلم ہے (آیت ۱۳) پس سابقہ آیت میں بھی ظلم سے شرک ملا ہے)

يَوْمَ بَدَارٍ وَلَإِذَا مَا يَوْمَ بَدَارٍ الْفَرْغُ عِلَّتِ الدُّمُ
إِلَى سَيِّئُونَ وَاللُّومُ كَدَ مَضَى -

بِأَنَّهُ قَوْلُهُ كَمَا تَبْدِئُ يَخْلُقِ اللَّهُ
يُدِينُ اللَّهُ خَلْقَ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ
وَالْفِطْرَةِ الْإِسْلَامِ -

١٨٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
مَرْءٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيَّةً
أَوْ نَصْرَانِيَّةً أَوْ مَجَسَّانِيَّةً كَمَا تَنْتَجِبُ الْبَهِيمَةُ
بِهَيْمَةِ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّعَاءَ
ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

لَقِيمَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ٤٩ قَوْلُهُ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ :

١٨٨٦. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
الَّذِينَ آمَنُوا دَلُّكُمْ يَكُونُوا إِيْمَانَهُمْ يُظَلِّمُ شَيْءٌ
ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالُوا إِنَّا لَمُ يَكُونُ إِيْمَانُهُ يُظَلِّمُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ
لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُعْمَانَ لِابْنِهِ
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

بَارِئٌ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

السَّاعَةِ -

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ كِتَابٌ

۱۸۸۴. حَدَّثَنَا عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِي

حَبِيبٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِئًا

لِلنَّاسِ إِذَا اتَاكَ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ

وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُوْمِنَ بِمَا لَبِغْتَ الْأَخِيرَ قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ

اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ شَيْئًا وَتَقِيَهُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ

الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ

اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّ يَرَاكَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمُسَوَّلُ عَنْهَا

بِمَعْلُومٍ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ

أَشْرَاطِهَا إِذَا وَكَلَّتِ الْمَرْءُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ

أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحَقُّ الْعُرَاةَ وَرُدَّ مِنَ النَّاسِ

فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ

يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ

رُدُّوْا عَلَيَّ فَأَخَذُوا إِلَيْهِمْ يَدًا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا

جَبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے

کہ ایک شخص چلتا ہوا احاسن پرانے گاہ ہو کہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ!

ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے

فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے چلاؤ

دو بارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام

کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو

اور اللہ رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ!

احسان کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت

اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے

تو یہ فرض نہیں رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اس نے کہا یا رسول اللہ!

قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کئے جانے سے

اسکے متعلق زیادہ نہیں جانتا، ہاں میں نہیں کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں،

جب لوگوں کے اپنے آپ کو جتنے گئے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، ان پانچ چیزوں میں

جو کوئی نہ سو کوئی نہیں جانتا، میں کا ذکر اس آیت میں ہے: بیشک اللہ کے پاس ہے

قیامت کا علم ادا تارتا ہے میرے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔۔۔

آیت ۴۴، پھر وہ آئی چلا گیا، اپنے فرمایا: اس دن کو میرے پاس بلا کر لو لوگ آئے

بلانے کے لئے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا: وہ حضرت جبریل تھے

جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔

قرہ اس کے لئے ایک تندہ است آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

لہذا تادیر مطلق نے اپنے محبوب، علامہ کائنات، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری بشر بنایا ہے تو اس میں استحکام کیلئے؟

بعض ائمہ نے والوں کو آپ کے متعلق نور کا لفظ سننے سے معلوم نہیں تکلیف کیوں ہونے لگتی ہے؟ علامہ بریل وہ مہربان نور اور بشر کو نور و شہاد

چیزی سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ جو نور ہو وہ بشر نہیں ہو سکتا اور جو بشر ہو وہ نور نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت ان لوگوں کا یہ خیال درست

نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نہ صرف نوری بشر ہیں بلکہ آپ سرایا نور، نور علی نور، جان نور اور مصدر نور ہیں۔ جو رحمت و عالم

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا - (۱۷: ۱۹)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے زادی سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ اُن کے پاس میں ہر ایہ وقت کے مدیم افعال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی ۱۲۴۳ھ نے فرمایا ہے۔

مخبریاں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بشر گفتند و در رتب سائر بشر تصور نمودند تا چار منکر آمدند و صاحب دولت گرداورد علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ عنوان رسالت و در محبت عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند و دولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند و مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۴۳۔

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں بیبا تصور کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور نبوت شتمت لوگوں نے انہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور درجہ دو عالم ہونے کے عنوان سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز دیکھا تو ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے۔ اور نجات پانے والوں میں اُن کا شمار ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فوری بشر ہونے کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے بلکہ حدیث نوری تصدیق کرتے ہوئے آپ یوں رقمطراز ہیں۔

بايد دانست کہ خلق محمدی در رتب خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلفیہ بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کہا قال علیہ وعلیٰ آلہ للصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگر اہل راہ دولت میسر نشدہ است۔

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ۔ دوسرے حضرات کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

انتہ محمدیہ کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوری بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی تھی کس طرح ہوئی؟ یہ پروردگار عالم ہی جانتے ہیں۔ ہم تو آپ کے ارشاد گرامی خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کی کیفیت و حقیقت کو اللہ جل مجدہ کے ہیرو کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا اختر الہامی رضوی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی ۱۲۹۱ھ لکھا کہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سزا پا تو بشر ہے بشر سے سزا بھی ہے

یعنی تمام ظہیر نذر سزا بھی ہے؛

سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے فوری ہیں کہ جس کو چاہتے اسے بھی فوری بنا دیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث مدینہ طیبہ کو مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے آپ کا نور ہونا تو ہر قسم کے شک شبہ سے بالاتر ہے الٰہی حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی نور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں جن کے باعث انہیں

ذی النورین کا لقب ملا۔ اگر آپ کی اولاد بھی نور نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی النورین کا لقب کس وجہ سے ملا۔ پاس حقیقت کو جو دو حدیثیں مدنی کے عظیم الشان دانائے راز نے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے تجو تجو نور کا

تو ہے میں نور تیرا سب گھرنا نور کا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاكَ حَدَّثَكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَارِثُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (کلیدی امور) پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی ہے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارنا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماضی کے پیٹ میں ہے۔۔۔۔۔ (آیت آخری)

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَرَّ بِبَنٍ ضَعِيفٍ نَطَفَهُ
التَّجَلَّى ضَلَلْنَا هَاكُنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُودُ
الَّذِي لَا تَنْظُرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا
يَهْدِي بَيْنَ يَدَيْهِ۔

سورہ گم سجدہ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ کھینچ کر دے یعنی مرد کا نطفہ۔ ضلکنا ہم گم ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انجور سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ تنصیر ہم نے ظاہر کیا۔

بَابُ ۹۶ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسًا مَّا أَخْفَى لَهُمْ۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا أَعْيُنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْدَرُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسًا مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسًا مَّا أَخْفَى لَهُمْ کی تفسیر
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خطرہ (خیال یا تصور) گزرا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، تو کسی بھی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔ (آیت ۷۱)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔۔ اُنکے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اسے حضور سے روایت

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا أَعْيُنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْدَرُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسًا مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

کہے ہیں: جو اب دیا اور کس سے۔ ابو معاویہ، اعش ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرأت پڑھ لی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں بنایا کہ رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزارا بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گئے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی: - تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے پھر یہ آیت کی کمائی کا (آیت ۱۷)۔

سورة الاحزاب

اللہ کے نام سے شروع جو خدا تعالیٰ نے نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ صیاحیہ میں ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

الَّتِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: - نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (آیت ۴)۔ پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سسرور قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ کی تفسیر

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم

أَبُو مُغْرِبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَدَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَرَاتٍ۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ دُخِرَ لَهُ مَا أَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ شَيْئًا فَذَلِكُمْ أَنْفُسٌ مَّا أَخْفَى لَكُمْ مِنْ فَتْرَةٍ أَفَعَيْنَ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

الاحزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ صَيَاحِيَهُمْ مُصَوِّرُهُمْ۔
يَا ذِي قَوْلِهِ النَّبِيُّ أُولَىٰ يَأْتُهُمُ مِّنَ أَنْفُسِهِمْ۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أُولَىٰ النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أُولَىٰ يَأْتُهُمُ مِّنَ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُّؤْمِنٍ تَرَكَ مَا لَا فَلَيرِثُهُ عَصْبَتُهُ مِمَّنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَا يَتِي وَآنَا مَوْلَاهُ۔

يَا ذِي قَوْلِهِ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ
۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ

بَنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدًا بَنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ
الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ
بِأَنبِئَ قَوْلِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا أَبَدًا وَلَا نَحْبَهُ
عَهْدَهُ أَقْطَارُهَا جَوَارِيهَا الْغَنَمَةُ لَا تَوْحَا
لَا عَطْوَهَا

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ
فِي أَنَسِ بْنِ النَّظَرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا مِمَّنْ قُوا مَا
عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ثَابِتَ
أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الصَّاحِفِ
فَقَدَّتْ آيَةٌ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا لَوْ أَجِدَهَا
مَعَ أَحَدِ الْأَمَةِ خَزِيمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْكَلْبِيِّ جَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً
رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ

بِأَنبِئَ قَوْلِهِ قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ إِنْ كُنْتَ
تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ امْتَبِعْنِ
وَأَسْرَحْكِ سَرَّاحًا جَمِيلًا التَّبَرُّجُ أَنْ تُخْرِجَ
تَحَابِسَهَا سُنَّةَ اللَّهِ اسْتَنْهَاهَا جَعَلَهَا

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ

زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ
حکم نازل ہو گیا۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر بکار دے، یہ
اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (آیت ۵)۔
هَذِهِ هُوَ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ کی تفسیر
تو ان میں کوئی ایسی منت پوری کر چکا اور کوئی دہ دیکھ رہا ہے اور
وہ دن دہلے (آیت ۲۳)۔ تفسیر اپنا وعدہ۔ اقطارہا فتنہ
کے کناروں سے لاکھوا اسے قبول کر لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے
خیال میں یہ آیت دس جنہوں نے سچا کر دیا جو اللہ سے
عہد کیا تھا (آیت ۲۳)۔ حضرت انس بن نضر انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

خادمہ بن زید نے اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر لیں
تھے تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ
میں اسے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ وہ
آیت یہی حضرت خزیمہ انصاری کے سوا اور کسی مسلمان کے پاس نہ
ملی۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کو
دو مسلمان مردوں کی شہادت دگواہی کے برابر قرار دیا
تھا۔ یعنی یہ کچھ مرد ہیں جنہوں نے اپنا عہد سچا کر دیا جو اللہ
سے کیا تھا (آیت ۲۳)۔

قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّونَ
اپنی بیویوں سے فرادہ اگر تم دنیا کی زندگی اور زینت پسند ہو تو آؤ میں تمہیں مال
دوں اور ابھی طرح چھوڑ دوں (آیت ۲۸)۔ التبرج یعنی اپنا سنا کر دکھانا۔ سُنَّةُ
التبرج اس وقت سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ظہر یا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہ بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی اذواج مطہرات کو پاس نہ رہنے کا
حکم دیا۔

أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُخَيَّرَ أَزْوَاجَهُ فَبَدَأَ فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ أَمْرًا فَلَا
عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَعْجِلَنِي حَتَّى تَسْتَأْمِرَ أَبِي أَبَوَيْكَ
وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْكَ لَوْ كُنَا يَا مَرْءَانِي بِفِرَاقِهِ
قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَالَ بَيِّنَاتُهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِلْأَزْوَاجِ كَإِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَعَلْتُ لَهُ فَمَنِي
أَتَى هَذَا اسْتَأْمَرَ أَبُوِّي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَالدَّارَ الْآخِرَةَ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا وَآلِ الْأَيْمَنِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْآخِرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنِينَ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَادْكُرْنَا مَا بَشَلْنِي فِي بَيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْآنِ وَالسَّنَةِ

١٨٩٦- وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُنُسُّ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِرُ زَوْجَهُ بِمَا فِي ذَاكَ
أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُعْجِلَنِي حَتَّى تَسْتَأْمِرَ
أَبِيكَ قَالَتْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبِيَّ نَسِيَ يَكُونُ
يَا مَرْأَتِي يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
جَلَّ شَأْنُهُ قَالَ يَا بَيْتَهَا النَّبِيُّ قَدْ لَزَّ وَاجُكَ
إِنْ كُنْتِ تَرْضَيْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِيتَهُمَا إِلَى
أَجَدٍ عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَعَيَّ أَيْ هَذَا اسْتَأْمِرَ
أَبِيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ
قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلَتْ تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ
عَنْ مَعْصَرٍ عَنِ النَّهْشَبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سَعْيَانَ الْمُعَصَّرِيُّ عَنْ مَعْصَرٍ

میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اس کا جواب جیسے میں جلد ہی نہ کرنا
 عیب ننگ اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو اور آپ ابھی طرح جانتے تھے کہ
 میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری جدائی پسند نہیں کریں گے حضرت عذیقہ
 کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَالْأَسْرَافُ** اپنی بیویوں سے فرماؤ۔
 (آیت ۲۸، ۲۹)۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین
 سے میں کیا مشورہ کر دوں جبکہ میں بذات خود صرف اللہ کی رضا اس کے
 رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری اسی چاہتی ہوں (اولاد کے مقابلے
 میں مجھے کوئی ترجیح پسند نہیں)۔

وَأَنْ كُنْتُمْ تَرَدُّنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كِتَابُكَ
اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو ادا فرماتے ہو تو بیشک اللہ
نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر قرار دے رکھا ہے (آیت
۲۹) قتادہ کا قول ہے کہ مَا يَتْلِي فِي يَوْمَيْكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
وَالْحِكْمَةِ - سے قرآن و سنت مراد ہیں۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دہریہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اندراج مسطرات کو پاس نہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ میں تم سے ایک بات کہتے

لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ کے جہاں ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے حضرت صدیق اکبر کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ایک غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادو: اگر تم دنیا کی زندگی اور آزمائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور ابھی طرح چھوڑ دوں" آیت ۲۸، ۲۹۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود اللہ کی رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اندراج مطرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی حضرت موسیٰ بن اعلیٰ، معزز نہری نے ابو سکر بن عبدالرحمن سے روایت کی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ -
بَابُ قَوْلِهِ وَلَخَفِي فِي نَفْسِكَ مَا
اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
تَخْشَهُ -

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ
حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ
الْآيَةَ وَلَخَفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ
فِي مَثَانِ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ -
بَابُ قَوْلِهِ تَرَجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ
وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مَتْنٌ
عَذَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرَجِي
تُؤَخِّرُ أَرْجُوهُ أَخَذَهُ -

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعَارِعُ عَلَى اللَّائِي وَهَبُ بْنُ
أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
تَرَجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ
وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مَتْنٌ عَذَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
قُلْتُ مَا أَرَى رُبَّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَوَالٍ -

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ تَرَجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي
إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مَتْنٌ عَذَلَتْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتُ تَقُولِينَ قَالَتْ

نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے -
وَلَخَفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ کی تفسیر
اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بات جو اللہ کو ظاہر
کرنا منظور تھی -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت : - اور تم اپنے
دل میں وہ بات چھپاتے تھے جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی اور تمہیں لوگوں کے طعن
کا اندیشہ تھا (آیت ۴) یہ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی
اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی -

بچے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے
کنا سے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس کا بھی تم پر کوئی گناہ نہیں (آیت ۵)
ابن عباس کا قول ہے کہ تَرَجِي تم بچے ہٹاؤ۔ اسی سے اُذِیۃ ہے
میں بچے ہٹاتا ہوں -

عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن
لوگوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر کر دیا تھا مجھے ان پر
رشتہ آسان تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہر کر سکتی
ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا یہ بچے ہٹاؤ ان میں سے جس کو
چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنا سے کر دیا تھا، اُسے
تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵)۔ اس پر میں
عرض گزار ہوئی : میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے
میں جلدی فرماتا ہے -

معاذ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے باری والی اپنی بیوی سے اجازت لے کر
دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہو گئی پس بچے ہٹاؤ ان میں
سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنا سے کر دیا
تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵) میں
عرض گزار ہو کر آپ نے کیا جواب دیا تھا : انہوں نے فرمایا کہ میں آپ
کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوئی تھی : اگر آپ مجھ سے دریافت فرما
: -

رَسُولَ اللَّهِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ أَحَدٌ تَابَعَهُ عِبَادُ بَيْنَ
عَبَادِ سَمِعَ عَلَيْهِمَا -

بَابُ ۴۷۰ تَوَلَّيْهِ لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ
كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَعْجِلُ مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعْجِلُ
مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ دُونِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ
لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُسْأَلُوا أَرْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِ
أَبَدٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا يَفْتَأَلُ
إِنَّمَا أَذْرَاكُهُ أَنَا يَا فِي أَنَا لَعَلَّ السَّاعَةَ
تَكُونُ قَرِيبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤْمِنِ
قُلْتُ قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا
وَلَمْ تَدِرْ الصِّفَةَ مَنَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤْمِنِ
وَكَذَلِكَ لَفْظُهَا فِي التَّوْحِيدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَ

الْجَمْعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنثَى -

۱۹۰۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَبِيبٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرُوفُ وَالْفَاجِرُونَ
أَمَرْتُ أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حِجَابٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
أَيُّهُ الْحِجَابَ -

۱۹۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيشِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا
تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا
يَتَحَدَّثُونَ وَإِذْ هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا

ترجمہ دونوں نے اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عائشہ سے
سنا ہے -

مَا كُنَّا نَدْخُلُ بَيْتَ النَّبِيِّ فِي تَفْسِيرِ

نبی کے گھروں میں نہ مہمان جب تک اجازت نہ مل جائے شوق کھانے کے لیے
بلاتے جاؤ، نہ یوں کہ اس کے پکے کا انتظار کرتے رہے، ہاں جب بلائے
جاؤ تو حاضر ہو جایا کرو اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، یہ نہیں کہ
بیٹھے باتوں سے دل بہلاؤ، بیشک اس میں نبی کو ایذا پہنچتی تھی وہ تمہارا
تحفظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے سے نہیں ٹھراتا اور جب تم ان سے
پرستے کی کوئی چیز مانگو تو پرستے کے باہر سے مانگو۔ اس میں زیادہ سحرانی
ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں یہ حق نہیں کہ کھانا
کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بیشک
یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے (آیت ۵۳) کہ کیا ہے کھانا پکے
کا انتظار مرا ہے جیسے انا یا بی انا میں نے خوب پکا لیا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ
تَكُونُ قَرِيبًا اگر قریب کو السَّاعَةِ کی صفت قرار دیں تو مؤمنین کے
باعث قریب پر مہمان ہوگا اور اسے ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی
صفت نہیں بدے گی بلکہ مؤمنین کی صفاء ہشادی ملے گی اور یہ
لفظ واحد تثنیه اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف

مذکر ہو یا مؤنث -

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-
میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں پہلے
برسے ہر قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں لہذا آپ ازواج مطہرات
کو پردے کا حکم فرمادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا
حکم نازل فرمادیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو ہجر کے لیے
لوگوں کو بلایا۔ چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے
رہے گویا وہ یہیں رہنے کا اللہ کر کے گئے ہیں اور کوئی بھی کھڑے ہونے
کا نام نہیں لیتا تھا۔ جب حضور نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے
ہو گئے اور آپ کے ساتھ دو سب حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن ان افراد

فَلَمَّا رَأَىٰ ذَٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ قَامٍ
وَقَعْدَ ثَلَاثَةٍ نَفَرَ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ اتَّهَمُوا
قَامًا فَأَنطَلَقَتْ فِجْتٌ فَأَخْبَرَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَهُ
حَتَّى دَخَلَ قَدْ هَبَّتْ أَدْخَلَ فَأَتَى الْحِجَابَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
نَبِيِّ النَّبِيِّ الْآيَةِ

۱۹۰۲. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ
الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ تَمَّ أَهْدِيَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ
نَسْرِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ
فِي الْبَيْتِ مَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَتَعَدُّوا
بِتَحَدُّوْنَ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُهُمْ ثُمَّ يَدْجِعُهُمْ فَعَمَدٌ يَتَحَدُّوْنَ فَأَنزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعُوا لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِنَّهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ ذَوِّ الْحِجَابِ فَخَرَّبَ الْحِجَابُ
وَقَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۳. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
بَنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزَيْنَبُ
ابْنَةُ جَحْشٍ بِخُبْرٍ وَنَحْمُ فَارِسَاتٍ عَلَى طَعَامٍ
دَاعِيَا فَيُخْرِجُهُمْ قَوْمٌ مِمَّا كُنُوا وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ
يَبْنِي قَوْمٌ مِمَّا كُنُوا وَيَخْرُجُونَ قَدْ دَعَوْتُ
حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ أَرْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَ
بَقِيَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ يَتَحَدُّوْنَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ

پھر بھی بیٹھے رہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اندر تشریف
لائے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو
میں نے جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس
آپ گھر میں اندر تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے
درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا
اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل
جائے۔ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ اُس کے
پچکنے کا انتظار کرتے رہو (آیت ۵۳)۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
فرمایا۔ دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شان نزول کا
مجھے زیادہ پتہ ہے۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھریں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوت
دیمر کی ادلوگوں کو بلایا گیا تو لوگ اگر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے، پس نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے
باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما
دی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت
نہ مل جائے، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ
انس کے پچکنے کا انتظار کرتے رہو۔۔۔۔۔ (آیت ۵۳)۔
پس پردہ لٹکا دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زینب بنت جحش کا ولیمہ گوشت اور دھن سے کیا۔ پس آپ نے
مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات
آئے اور وہ کھا کر چلے گئے۔ پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔
چنانچہ اسی طرح جہنم میں بلاتا رہا حضرت انسؓ اور کھا کر چلے جاتے۔ یہاں تک
کہ آپ مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا
اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن میں آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہا
تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ
کے گھر سے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا اے ابی ہریرہ!

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى مَجْرَه
عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ فَغَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
فَنَقَرْتُ حَجَرَ نِسَائِهِمْ كُلَّهُنَّ يَقُولُ لَيْسَ كَمَا
يَقُولُ بَعَائِشَةُ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ
ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ
مُطِيقًا حَتَّى مَجْرَهَ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرَى أَخْبَرْتَهُ
أَوْ خَبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَدَجَّعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ
رِجْلَهُ فِي اسْتِغْفَةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خَارِجَةً
أَرْنَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلْتُ آيَةَ الْحِجَابِ -
۱۹۰۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ أَوَّلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ بَنَى بَيْتَ نَبْتِ أُمِّ جَحْشٍ فَأَشْبَهَ النَّاسُ
خَبْرًا وَلَحْنًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حَجَرِ أُمِّ هَانِثِ الْمُؤْمِنِينَ
كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بَنَاتِهِ فَيَسْلُوْنَ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُوْنَ
لَهُنَّ وَيَسْلِمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْنَ لَهُ فَلَمَّا سَرَجَعَ
إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جُلِيَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا
رَأَاهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَبَا مَسْرِعَيْنِ
فَمَا أَدْرَى أَنَا أَخْبَرْتَهُ بِخَبْرِهِمَا أَمْ أَخْبَرْتَهُ جَمْعَ
حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ دَارِغَى السِّتْرِ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَ
أَنْزَلْتُ آيَةَ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنِي حَمِيدٌ سَمِعَ أَنَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
۱۹۰۵- حَدَّثَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی
سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ کو کیسا پایا! اللہ تعالیٰ
آپ کو ان میں برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ بادی بادی اپنی تمام ازواج مطہرات کے
پاس تشریف لے گئے اور ان سے یہی فرماتے تھے جو حضرت عائشہ سے فرمایا
تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ
عندیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس
لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ دونوں بس بھی گھریں بیٹھے ہوتے باتیں کر رہے ہیں جو تک
نبی کریم بہت ہی قریبی تھے لہذا آپ باہر آئے اور اگر حضرت عائشہ کے گھر کے
پاس بیٹھے تھے مجھے یاد نہیں ہاں اگرچہ میں نے مبارک آپ کو بتایا کسی درخت کے
وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی
ایک قدم مبارک ہی اندر لے گیا تھا اور وہ سر باہر ہی
تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لگا دیا۔ اور
اس وقت پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو دعوت و میر کا
انتظام فرمایا۔ چنانچہ ایک روٹی گوشت کے شکم میں جو گئے پھر آپ اُتھاتے
المومنین کے حجروں کی طرف نکلتے جیسے کہ شب زفاف کی رات کو آپ کا معمول
تھا۔ آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و
دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ بیٹھتے تھے کی جانب واپس تشریف
لائے تو وہ آدمیوں کو وہاں باتیں کرنے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے
واپس لوٹ گئے۔ جب ان دونوں آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کا شاعرہ اقدس سے واپس لوٹ کر دیکھا تو وہ جلدی سے کھسک گئے۔ یہ
مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں کے چل جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا
کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر آئے یہاں تک کہ اندر داخل ہو گئے
پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لگا دیا اور اس کے بعد پردے کی
آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل

بجائیں مٹی بھرے ہاتھ دال - سروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رذعات کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَكْتُبُوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ كُلِّ مِصْرٍ
 بیشک اللہ کے فرشتے دلوں میں بھیجے ہیں اس غیب کی خبریں بتانے کے لئے (نبی)
 پر اسے ایمان والوں اور ان پر بددعا و خوب سلا بھیجو (آیت ۵۶)۔ اہل اعلیاء کا
 قول ہے کہ ان کی صلوات یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے
 اور فرشتوں کی صلوات دعا کرتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُصَلُّونَ بہ کث
 راً لے ہیں۔ تعریف و تحکیم ہم ضرور نہیں غالب کر دیں گے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے مگر کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو: اے اللہ! دودھ بھیج محمد پر اور دھندلے آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر دودھ بھیجی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزدگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج اور محمد کے اہل و آل پر محمد کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزدلی والا ہے۔

حضرت الامام سید محمد علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارہ گاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! سلام کرتا تو یہ ہے لیکن تم آپ پر درود کس طرح بھیجیں ؟ فرمایا ایوں کہ ۔ اے اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجی اور نوح پر بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور صالح نے لبثت سے لوں سعادت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر ۔

ابن ابی حاتم اور دارقطنی نے یزید بن حماد سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جیسے درد بھیج تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی

الْقُعَيْسِ فَقَالَ اُنْذِرْنِي لَهٗ فَاِنَّهُ عَمْدُكَ تَرَسَّتْ
بَيْنَكَ قَالَتْ عَمْرَاؤُهُ فَاِنْ لَكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ
حَدِيثًا مِنَ الرِّفَاعَةِ مَا تُحَدِّثُونَ مِنَ النَّسَبِ.

باب قولہ ان اللہ وملائکته
یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیما قال ابوالعالمیہ
صلوہ اللہ ثناءہ علیہ عند الملائکۃ و
صلوہ الملائکۃ الدعاء قال ابن عباس
یصلون یتبرکون لتغریبتک لتسلطتک -
۱۹۰۷. حدثنی سعید بن یحیی حدثنا
ابی حاتم عن سعید عن الحكم عن ابي لیلى عن
کعب بن عجرۃ قیل یا رسول اللہ اما السلام
علیک فقد عرفناه فکیف الصلوۃ قال قولوا
اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی
محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم
انک حمید مجید -

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّبْتُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَعْدَنِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ الثَّبْتُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ -

١٩٠٩. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّارُودِيُّ عَنْ تَزْيِيْدٍ قَالَ كَمَا
صَلَّيْتُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارَكْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

تو نے ابراہیم اور ابراہیم کے والد ابراہیم پر۔

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
بِأَنَّهُ قَوْلُهُ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
أَذُوا مُوسَىٰ

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذُوا مُوسَىٰ كِتَابُ التَّوْحِيدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شریف آدمی تھے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے: اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہو جانا جہنم میں۔ موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بری فرما دیا۔ اس بات سے جو انہوں نے کبھی فتنی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک اہم والہ سے (آیت ۶۹)۔

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا
وَحْدَانٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَىٰ كَانَ رَجُلًا حَيًّا وَذَلِكَ
قَوْلُهُ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
أَذُوا مُوسَىٰ فَجَاءَهُ اللَّهُ وَمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ
اللَّهِ وَجِيهًا

سورة السبا

سَبَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
کہا گیا ہے کہ معجزین کے مراد ان کے نکل جانے والے ہیں۔
معجزین ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں۔
معجزین وہ ہیں عاجز نہیں کر سکتے۔ معجزین دو سری
قرآن میں بمعجزین ہے۔ یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے

يُقَالُ مُعَاجِزِينَ مُسَابِقِينَ بِمُعْجِزِينَ
يَقَاتِلِينَ سَبَقُوا قَاتِلُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَقُولُونَ
يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَ قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ يَفَاتِنِينَ
وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ

دوسرے ایک دوسرے کا بجز ظاہر کرنے والے۔ معجزانہ سوال حصہ
الآن بھل۔ یا بجز اور بعد دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا
قول ہے کہ لا يُعْجِزُ غَائِبٌ نہیں ہوتے۔ العزیم رکاوٹ
یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بندہ گھ گیا
میدان میں گر پڑا گیا اور باغ کی دو طرفت اوپنی ہو گئیں۔
پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں
بلوغت ہو گئے اور سرخ پانی بندہ کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب
تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔
عمر دین شریعتیں کا قول ہے کہ العزیم یمن والوں کی زبان میں
بندہ کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ العزیم سے میدان
مراد ہے۔ السابغات نہ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے۔ سبحان ذی
عذاب دینے والے ہیں۔ اَعْلَمُكَ بِلَا جَدَّةِ الشَّكْلِ اطاعت

وَاحِدًا مِنْهَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ
مُعْشَارُ عَشْرِ الْأَكْثَرِ بَاعِدًا وَبَعِيدًا
وَاحِدًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُعْجِزُ لَا يُخِيبُ
الْعِزُّ الْمَاءُ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي السَّيِّئِ
فَشَقَّهَ وَهَدَمَهُ وَحَقَّرَ الْوَادِيَّ فَارْتَفَعَتْ
عَنِ الْجَنَبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَبَيَّسَتْ
وَلَوَيْكَيْنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السَّيِّئِ وَلَكِنْ
كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ
شَاءَ وَقَالَ عَمْرُ بْنُ سَعْدٍ حَبِيلُ الْعِزِّ
الْمُسْتَأْتِ يَلْحَنُ أَهْلَ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ
الْعِزُّ الْوَادِي السَّابِغَاتِ السُّرْدُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَاءُ الْأَنْبَاءِ مَاءُ الْخَلْقِ مَاءُ الْحَدَاةِ

کرنے کی۔ مثنیٰ و فرادی دو دو یا ایک ایک۔ التناؤش
آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ ماہ تہنون مال و اولاد
اور سامان کی جو نہ منت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے
کا ثواب زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔
التناؤش پیلو کا درخت۔ التناؤش رجھاؤ کا درخت۔
التعیرم سخت چیز۔

حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ تَعْسِيرُ

یہاں تک کہ جب ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی
ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو غائبانہ
سے فرشتے یوں پردوں کو پھر پھرنے لگتے ہیں جیسے پھر پھرنے والے کی
جھنکار۔ یہاں تک کہ جب ان کے دے کر اللہ دلوں کی گھبراہٹ دور فرما
دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی
وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی یا (آیت ۲۳)۔
پس انکی گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں اور
وہ اس طرح ادا کرتے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے

اپنی تفسیل کو موڑا اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر
وہ ایک بات بھی سن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو
بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو یہاں تک کہ
وہ بات حاد و گراوہ کا ہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔
بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے
پہلے ان کی جھگڑاؤں لگتی ہے اور کبھی وہ جھگڑاؤں سے پہلے دوسرے کو بتا چکا
ہوتا ہے۔ پھر حاد و گراوہ کا ہن کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے
ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں بات نہیں بتائی تھی۔
چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی آواز ایک بات کے باعث اپنی تصدیق کر دیتے ہیں۔

إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صفا

بِطَاعَةِ اللَّهِ مَتْنِي وَفَرَادَى كَاحِدًا وَ
اِثْنَيْنِ التَّنَاوُشِ الدُّكْمُ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الْآخِرَةِ
وَبَيْنَ مَا يَسْتَهْمُونَ مِنْ مَالٍ أَوَّلًا أَوْ نَهَارًا
بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِ هِرٍّ وَتَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
كَالْجَرَابِ كَالْجُوبَةِ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ الْخَطِّ الْأَرْضِ
وَالْأَثَلُ الْظُّرْفُ الْعَرَمُ الشَّدِيدُ

بَابُ قَوْلِهِ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ
قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عُمَرُ وَقَالُوا سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ
ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا يَقُولُ
كَأَنَّهُ سَلَسِلَةٌ عَلَى صُفْرَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ
قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقٌ

لَسَمِعَ وَمُسْتَرِقٌ السَّمْعُ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ
وَوَصَفَ سُفْيَانُ يَكْفُمُ فَحَرَفَهَا وَبَدَّلَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِمْ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ
حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ الْكَاهِنِ
فَرُبَّمَا أَدْرَكَ السَّاحِرُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا
أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً
كَذِبَةٍ فَيَقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا
وَكَذَا أَكْذَابًا كَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ
الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ
۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

بِمُحَمَّدٍ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ فَنَادَى
يَوْمَ فَقَالَ يَا صَبَاحًا فَاجْتَمَعَتِ إِلَيْهِ قُرَائِشُ
قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ
يَصْبِيحُكُمْ أَوْ يَمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تَصَدِّقُونِي
قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ هَيْبُ تَبَّ لَكَ إِلَهٌ هَذَا جَمَعْتَنَا
فَانْتَرَلَ اللَّهُ تَبَّتْ يَدَايَ لِهَيْبٍ.

پھر حضرت محمدؐ نے وضو کیا، پھر فریاد فرمادے کہ لوگو! میری قوم! یہ سب کفر و شرک کے تمام افراد آپ کے پاس آ گئے، ہو گئے اندک بتائیے کس نے اپنے
بھائی یا سہیل آپ کو فرمایا اگر میری قوم لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام
کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے بچا جائیں گے؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔
پھر آپؐ فرمایا: میں تمہیں ڈرانا والا ہوں سخت عذاب آنے سے پہلے کہ تم
اس پر ابولہب نے کہا: ہلاک ہونے لگا، کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا
ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ لہب نازل فرمادی کہ تباہ
ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اُسے
کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا؟

بِرَكْعَةٍ
بِفَضْلِهِ تَعَالَى سَوَاءٌ كَانَ خَتْمًا

پارہ ۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۱۲ الملائكة

قَالَ مُجَاهِدٌ: الْقَطْمِيرُ: لِفَافَةُ النُّوَاةِ مُنْقَلَةٌ مُنْقَلَةً وَقَالَ غَيْرُهُ: الْخُرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْخُرُورُ بِاللَّيْلِ وَالْتِمُومُ بِالنَّهَارِ وَغَيْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَشَدُّ سَوَادِ الْغُرْبِ يَبِيبُ: الشَّدِيدُ يَدُ السَّوَادِ.

باب ۱۱۳ سورة لا يلى

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَخَرْنَا: شَدَّ دُنَايَا حَسَرَ عَلَى الْعِبَادِ كَمَا كَانَ حَسَرَ عَلَيْهِمْ اسْتَفْهِنَ أَوْ هَمَّ بِالرُّسُلِ أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتَرْضَوْنَ أَحَدَهُمَا ضَوْءَ الْآخِرِ وَلَا يَنْبَغِي لِهَذَا ذَلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَشِيَّتَيْنِ نَسْلَمُ: نَخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْخُرُورِ يَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ قَتْلِهِ مِنَ الْأَنْفَاءِ فَيَكُونُ مُعْجِبُونَ جُنْدٌ مُّخْطَرُونَ وَنَاصِرُونَ الْحَوَادِثَ وَيَذْكُرُونَ عِلْمَ مَنَ الشَّحُونِ الْمَوْقَرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَارَتْ كُمُ مَصَابِيكُكُمْ يَنْسِلُونَ: يَخْرُجُونَ مَوْقِدَنَا مَخْرَجَنَا أَحْصَيْنَا كَافِظَنَا كَمَا كَانَتْ هُمُ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ.

باب ۱۱۴ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّجْدِ

سورة فاطر کی تفسیر مجاہد کا قول ہے کہ القطمیر کبوتر کی گھٹلی کا چمکا۔ منقلہ لہی ہوئی۔ دوسرے کا قول کہ الخور دن میں سورج کی گرمی یا بن عباس کا قول ہے کہ الخور رات کی گرمی اور التموم دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غرابیب بہت ہی سیاہ الخرابیب سخت کالی چیز۔

سورة لیس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فخرنا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی یا حَسَرَ عَلَى الْعِبَادِ ان لوگوں پر انوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کئے گی اور نہ یہ اس کے لائق ہے سابق النهار دو دنوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں تسلم ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں ملتے رہتے ہیں۔ فیکون غرض و قزم جند مخفون صاحب کے لئے۔ بکرم سے منقول ہے کہ الشحون سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طار کمر تبارک مصیبتیں ینسلون نکل آئینگے۔ موقدنا اپنے نکلنے کی جگہ رکھنا احصینا ہم نے اسے محفوظ کر لیا ہے کما یسمیہم اور مکافئہم دونوں ہم معنی ہیں۔

والشمس تجری لمستقر لها کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سجدہ تھا۔ پس آپ نے فرمایا

بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سمجھ کر رہتا ہے، اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:- یہ حکم ہے زبردست حکم والے کا (آیت ۱۳۸)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے ارشادِ باری تعالیٰ ۱۔ اور سورج چلتا ہے اپنے
ایک ٹھکانہ کے لئے (آیت ۳۸) کے بارے میں نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ
اس کا ٹھکانہ عرشِ اعظم کے نیچے ہے۔

سُورَةُ الصَّافَّاتِ

مجاہدہ قول ہے کہ وَتَقْدِرُ قُوْنٌ بِأَلْفَيْبٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَعْبُدُ
اس میں مَکَانٍ یَعْبُدُ سے مراد ہے ہر جانب سے اور تَقْدِرُ قُوْنٌ
سے مراد ہے وہ پسند کیے جاتے ہیں وَاصْبِرْ ہمیشہ لُحْنَابٌ لازم
منجھ سے اَتَاتُوْنَ عَيْنَ الْعَبْرِ یعنی کہ فرج جن جنہیں شالین کہا جاتا ہے
سُوْلٌ پیریت کا درود۔ لَا یَنْزِلُ قُوْنٌ اِنْ کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔
قَرْنِیْنِ شَیْطَانٍ۔ یَکُوْنُوْنَ تِزْرُوْنَ تِزْرُوْنَ تِزْرُوْنَ تِزْرُوْنَ تِزْرُوْنَ
ہوں گے بَیْرَ الْجَنَّةِ سَبَابُ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی
بیٹیاں ہیں اور انکی ماہیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّ أَنِمْ
لِخَضِرٍ يُدْعَىٰ عَقْرِبَاسٍ كَإِسْمِ الْيَوْمِ لَمْ يَكُن لَّهُ
كَاتِبٌ قَبْلُ لَمْ يَكُنْ الصَّاقُونَ فَرَسَاتٍ أَلْجَبِمْ جَهَنَّمَ
أَمْدًا لَّشَرًّا بِمَنِيَّوْنَ كَعَانِ فِي سَمْتِ غَرَمٍ يَلِيَّ مَا جَارِمْ
مَدْمُورًا بَعَا يَهْوَا - بَيْضٌ تَكُونُ جَمَكِ دَارِ مَوْتِ دَوَّرَ كُنَّا عَلِيَّهِ
فِي الْآخِرِينَ انہیں بعد ازلے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔
يَسْتَجِدُّونَ هَنِي كَرْتِ فِي بَدَلًا مِّن دَارِوْنَ كِي بُولِي مِّن رَّبِّ
کھو گئے ہیں۔

قرآنِ یونسَ لِمَنْ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي
أَيُّنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّمَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْبِغَ دَعَوْتَ الْحَرِيشِ
فَذَلِكَ قَوْلُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا
ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَرَبِيِّ الْعَلِيمِ.

١٩١٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ
تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا
تَحْتَ الْعَرْشِ .

بَابُ ٨١٥ وَالصَّفَافَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَيَقْدِرُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ
مَكَانٍ بَعِيدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيَقْدِرُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
يُرْمُونَ. وَاصْبُ: دَائِمٌ لَا يَزِلُّ لَا يَزُولُ تَأْتُونَ أَعْيُنَ
الْيَمِينِ، يَعْنِي الْجَنَّةَ الْكَفَّارُ تَقُولُ لِلشَّيْطَانِ غُولُ
دَجَمُ بَطْنٍ. يُزْفُونَ: لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ قَرِيبُ
شَيْطَانٍ يُهْمَعُونَ كَهَيْدَةِ الْعُرْوَةِ. يَزِفُونَ
الْمَسَلَاتِ فِي الْمَشْرِقِ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ لَسَا، قَالَ كُفَّارُ
قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ نَبَأُ اللَّهِ دَأْمَهَا لَهُمْ بَنَاتُ
سَرَائِثِ الْجِنِّ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَقَدْ عَلِمَتْ
الْجَنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَتَحْضَرُ لِيَحْسَابٍ. وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّاحُونَ لِلْمَلَائِكَةِ صِرَاطُ
الْجَحِيمِ، سَوَاءٌ الْجَحِيمِ، وَوَسَطُ الْجَحِيمِ لَشَوْيَا
يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ قَرِيبًا طَيِّبًا لَمِيمًا مَذْخَرًا مَطْوَرًا
بَعْضُ مَكْنُونِ التَّوَلُّوْهُ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
الْآخِرِينَ يَذْكُرُ بِخَيْرِ يَسْتَسْخِرُونَ. يَسْخَرُونَ
تَعْلَا رُتَبًا.

بَابُ ١٩٦ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

١٩١٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

بِهِمْ أَتَرَأَبْ. أَمْثَالُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْإِيدُ
الْقَوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ. الْأَبْصَارُ: الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ
حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرِ طِفْطِقٍ مَسْحًا يَمْسَحُ
أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَنْ أَقْبِيَّةَ الْأَصْفَادِ الْوَقَاقِ
بَابُ ۱۸ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ
بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ
وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ عَفِرَ يَتِيمًا مِّنَ الْيَتِيمِ تَقَلَّتْ عَلَى الْبَارِيَةِ أَوْ
كَلِمَةً نَحْوَهَا لَيَقْطَعَنَّ عَلَى الصَّبَلَةِ فَإِذَا مَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ
وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي السُّجْدِ مَتَى
تُصِحُّوْا دَنْتُمْ لَهُ وَإِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي
سَلِيمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي
قَالَ رَسُولُكَ فَزِدْهُ خَاسِيًا

بَابُ ۱۹ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّنْجِي عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ فَخَلَا
عَلَى عِيدِ اللَّهِ بَيْنَ مَسْحُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ
عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ
أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ
وَسَأَلَكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

الْأَبْصَارُ حُكْمُ اللَّهِ بِالنَّظَرِ كَمَا - حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي
عَنْ يَمَانِ بْنِ كَثِيرٍ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ
بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شے رات ایک پڑا بیٹھ جوت
اگر مجھے چھوٹے لکھا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز
مستطیل کر دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عرمت فرمایا۔
چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون
کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے ہو مجھے
اپنے نبی حضرت سیدنا کی دعا یاد آگئی کہ: اے رب مجھے ایسی
سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو ملے نہ ہو (آیت ۲۵) روح بن عبادہ راوی
کا قول ہے کہ پھر وہ ذیل وغیرہ برکات لکھ گیا۔

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

مسنوق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا علم رکھتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا
ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ
ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اسے شوق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا
ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں کریم کا حکم فرمایا
کہ: تم فرماؤ، میں اس قرآن پر تم سے اجر نہیں مانگتا اور میں بادشاہوں
میں سے نہیں راہیت (۸۸) اور مجھے میں تمہیں دعوتیں کے بار میں بتا ہوں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ

تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَدَعُوا رَبَّنَا الْكَاشِفَ الْعَذَابِ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تُرُوُّهُ عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلِّمٌ مِثْلُنَا وَإِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا أَنْتُمْ عَائِدُونَ أَفَيْكَتْ لِلْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ نَكْشِفُ مَسْئَرَةً عَادًا فِي كُفْرِهِمْ فَاحْذَرُوا اللَّهَ يَوْمَ يَدْرُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطِشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ

بَابُ الزَّمَرِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: أَفَنَنْ يَتَّقِي بَوَاجِهِمْ يُجَزُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَنَنْ يَلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ أَمَنْ يَأْتِي أَمِنًا ذِي عِوَجٍ لَيْسَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلُ الْإِلَهِيِّتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلَهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّضُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أُعْطَيْنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ: الْقُرْآنِ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ يَجِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ هَذَا الَّذِي أُعْطِيتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ مُتَشَابِهُونَ الشَّكْسُ الْحَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا شَمَانًا نَفَرَتْ بِغَارَتِهِمْ مِنَ الْعَوْنِ حَافَتَيْنِ أَطَافُوا بِهِ مُطِيعِينَ بِحَافَتِهِ يَجَوَانِيهِ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ وَلَكِنْ يُشَبِّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ

بَابُ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى

أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۱۹۲۰ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلِيٌّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَامِسًا مِنْ أَهْلِ الشَّرِّ لَكَ كَلَامًا

سورہ کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا پھر اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تم اس دھواں کے قتل پر مجب آسمان ایک نامہ دھواں لایا کہ اگر لوگوں کو تائب نہ ہوگا یہ ہے عذاب کہ عذاب رندوں کا بیان ہے کہ پھر اللہ نے دھواں دھواں کے نام سے عذاب کہول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہ اسے پورا نہیں نصیحت ماننا سالانہ کہ اس کے پاس صاحبان فرما سکتے ہیں کہ رسول تشریف لایا کہ پھر اس سے درگزر ان سے اور جو کچھ کیا یا ہوا یا نہ ہے ہم کہہ دوں کہ عذاب کہول دیتے ہیں پھر تم ہی کرو گے سورہ الدخان آیت (۱۱۱) کیا ان لوگوں کیامت کیمن مذاب بٹایا جائیگا ہمالا کہ یہ مذاب بٹایا گیا لیکن پھر وہ اپنے کفر میں اور سخت جہنم کے پس اللہ تعالیٰ نے نہیں مہلتا ہمیں پھر پھر پھر

سورہ الزمر کی تفسیر

محمد کا قول ہے أَفَنَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ - جو منہ کے بل آگ میں گیسے جائیگے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے أَفَنَنْ يَلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ أَمَنْ يَأْتِي أَمِنًا ذِي عِوَجٍ لَيْسَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلُ الْإِلَهِيِّتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلَهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّضُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أُعْطَيْنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ: الْقُرْآنِ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ يَجِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ هَذَا الَّذِي أُعْطِيتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ مُتَشَابِهُونَ الشَّكْسُ الْحَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا شَمَانًا نَفَرَتْ بِغَارَتِهِمْ مِنَ الْعَوْنِ حَافَتَيْنِ أَطَافُوا بِهِ مُطِيعِينَ بِحَافَتِهِ يَجَوَانِيهِ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ وَلَكِنْ يُشَبِّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ

بَابُ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۱۹۲۰

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کہہ آدمیوں نے بڑے قتل اور بہت ہی زنا کئے تھے پس وہ کور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ باتیں تو بہت پریمی ہیں

قَدْ قَتَلُوا ذَاكَ كَثْرًا وَزَنُوا ذَاكَ ثَرًا فَأَنزَلْنَا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي نَقُولُ
وَتَدْعُوا إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تَخَيَّرْنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْنَا كَفَّارَةً
فَنَزَّلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَكَانُوا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْإِبْرَاطِيقَ وَلَا يَزِنُونَ
وَنَزَلَ قُلُوبًا عِبَادِي الَّذِينَ اسْرَكُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ
لَا تَنْقُطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

بَابُ وَمَا قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرُومٌ مِنَ الْأَنْبَارِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّا نَحْدُ أَنْ اللَّهُ يَجْعَلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَى
إَصْبَعٍ وَالْأَرْضِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالشَّجَرِ عَلَى إَصْبَعٍ
وَالشَّمْسِ عَلَى إَصْبَعٍ وَنَسَاطِثُ الْخَلَائِقِ عَلَى إَصْبَعٍ
فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بَدْتُ نَوَاحِدُهُ تَصْدِيقُ الْقَوْلِ
الْحَبْرُومُ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ وَالْأَرْضُ بِجَمْعِ أَصْبَعَةٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ قَطُوعًا بِبِيَمِينِهِ سُبْحَانَ
وَعَالِي عَمَّا يُشْرِكُونَ

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَلَيْشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ
مُسَانِدِي عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَدِيدَةَ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ
بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلْكُ الْأَرْضِ

بَابُ وَلَفْخٍ فِي الصُّورِ فَصَبَحَ مَنْ فِي
السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

لیکن ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بارے اتنے سارے گل ہوں کا
کون کفارہ ہو سکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور وہ جو کفارہ
کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پرستتے اور اس جان کو جس کی
اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے
رسولہ الفرقان، آیت ۲۸۔ اور یہ آیت نازل فرمائی: ہم فرمائی،
اسے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت
سے ناامید نہ ہو۔ (سورہ الزمر، آیت ۵۳)۔

وَمَا قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ کی تفسیر
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علمائے
یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! ہم روتہ ہیں، اپنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
آسمانوں اور زمین کو اپنے انگلی میں رکھا ہے زمینوں کو بھی اپنے
انگلی میں درختوں کو بھی اپنے انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنے
انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنے انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی
بادشاہ میں ہوں، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے،
میں کہہ کہ وہاں سبک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق
فرمائی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت
فرمائی اور انہوں نے اللہ کی قدر کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت
کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے
سب آسمان لپیٹ دے جائیں گے اور وہ ان کے شرک سے
پاک اور برتر ہے (آیت ۶۷)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور
آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا: میں حقیقی
بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ (آج) کہاں
ہیں؟

وَلَفْخٍ فِي الصُّورِ فَصَبَحَ کی تفسیر اور سورہ الزمر کا بیان
تو یہی ہے کہ زمین اور آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ

چاہے پھر دوبارہ سورہ بقرہ کا ہائیکا بھی وہ کہتے ہوئے کھڑے ہوا کیے (آیت ۸۸)
 ماسر شعی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا: دوسرا سورہ بقرہ پڑھنے کے بعد میں اپنا سر
 سب سے پہلے اٹھاؤں گا، تو دیکھو گھبراہٹ سے حضرت موسیٰ
 علیہ السلام عرش اعظم کو کھڑے ہوئے ہولکے میں نہیں
 کہہ سکتا کہ وہ اسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے
 یا سورہ بقرہ پڑھنے کے بعد ہوش میں (سب سے پہلے) آئے۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 دونوں دفعہ سورہ بقرہ پڑھنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے
 حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس دن کا؟ وہ فرماتے ہیں
 کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے
 ہیں کہ میں نے انکار کر دیا لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس ماہ کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 انکار کر دیا حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی عمر پوری کی گئی کہ اسے سب کچھ
 مل جائے گا اور اسی پر اس کی دوسری پیدائش مرتب فرادی جائے گی۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حسم
 بطور مجاز (محنت، محنت) سے ہے جیسے دیگر سورتوں
 کی ابتداء میں بھی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام
 جو جیسے شریح بن ابی الدنایہ جی نے کہا ہے۔

پہلے رہے نیزے ہیں اور ماہیم کروائی ہے یاد
 کاش! تو ماہیم پڑھنا پیشتر یفارسے

القول احسان کرنا۔ داجیر بن ذیل دغوار جو نے ولے مجاہد
 کا قول ہے کہ النجاة سے مراد ایمان ہے کیسے کہ
 دعوۃ بہت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکے تبسجدون جہنم
 کا اندھن نہیں گئے تہ حوون اترتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت
 علامہ ابن زید (تابعی) لوگوں کو جہنم سے ڈرارے تھے ایک آدمی نے
 کہا کہ آپ لوگوں کو نادمہ کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو
 نادمہ اور ایس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اسے میرے

نُفَخَ فِيهِ أُنْزِي قَاذَاهُ فَيَأْمُ تَنْظُرُونَ
 ۱۹۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
 بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي
 نَافِعَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ
 يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْأُولَى فَإِذَا أَنَا بِمَنْ
 مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكُنْ ذَلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ
 النَّفْخَةِ

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي
 قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ذَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ
 قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْثَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ أَوَّلُ أَبَا هُرَيْرَةَ
 أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَدٌ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً
 قَالَ أَبَدٌ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَدٌ وَ
 يَكُنْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ ذَنْبِهِ فِيهِ
 يَرْكَبُ الْخَلْقُ

بَابُ الْمُؤْمِنِ

قَالَ جَاهِدٌ عَجَزَ هَامِيًا زَادَ أَوَّلَ السُّورَةِ وَ
 يُقَالُ هَلْ هُوَ اسْمٌ يَقُولُ شَرِيحُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
 الْحَبَشِيُّ

يُذَكِّرُنِي حَامِيَةً وَالزَّمَمُ شَاوِدٌ
 فَهَلَا تَلَا حَامِيَةً قَبْلَ الشَّتْ تَم
 الْقَوْلُ. التَّفْصِيلُ. دَاخِرِينَ. خَاضِعِينَ
 قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى الْخَوَافَةِ. الْإِيمَانُ. لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ
 يَغْنِي الْوَقْنَ. يُسَجَّدُونَ كَرَقْدٍ بِهِمُ الْمَاءُ
 تَمَّ سَوْنٌ تَبَطُّوْنَ. وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ
 يَذْكُرُ النَّاسَ فَقَالَ رَبِّ لِمَ تَقْنِطُ النَّاسَ؟ قَالَ
 وَأَنَا أَقْنِطُكَ النَّاسَ. وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ
 يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

طَائِعِينَ. فَذَكَرَ فِي هَذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ
السَّمَاءِ. وَقَالَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. عَنِ ابْنِ
حَكِيمٍ سَمِعَ أَبَا بَصِيرٍ أَفَكَاتَهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى. فَقَالَ
فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى ثُمَّ يَنْفَخُ
فِي الصُّبُورِ فَصَيِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ. ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ أَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ. وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا
مُشْرِكِينَ وَلَا يَتَكْفَمُونَ اللَّهَ. فَإِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ لِلْأَهْلِ
الْإِخْلَاصِ ذُنُوبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكِينَ تَعَالَوْا
تَقُولُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ فَخْتَمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ فَتَقَطُّقُ
أَيْدِيهِمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَكْتُمُ حَدِيثًا
وَعِنْدَهُ يَوْمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْآيَةُ وَخَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ
فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخِرِينَ ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ
وَدَحَّوْهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعَى وَخَلَقَ
الْجِبَالَ وَالْجَمَالَ وَالْأَكَامَ وَبَيَّنَّهَا فِي يَوْمَيْنِ
آخِرِينَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ دَحَاَهَا. وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي آدَمَةِ
آيَاتِهِمْ وَخُلِقَتِ السَّمَوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَحِيمًا نَفْسَهُ ذَلِكَ. وَذَلِكَ قَوْلُهُ أَيْ
لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ لَعَزِيزٌ ذُو شَيْئًا إِلَّا
أَصَابَ بِهِ أَرَادَ الَّذِي فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ
الْقُرْآنُ فَإِنْ كَلَّامِينَ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَنُونَ
مَحْسُوبٌ أَقْوَاتُهَا أَرْضًا أَقْهًا فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا
مِقَاتُ مَرْبِهِمْ نَحْسَابُ مَشَارِيمِهِمْ وَتَقِيْمُنَا لَهُمْ
فَمَنْ نَاءَ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ
أَهْتَرَتْ بِالنَّبَاتِ. وَرَبَّتْ إِرْتَفَعَتْ. وَقَالَ
غَيْرُهُ مِنْ أَكْثَرِ مَا جِئْنَاكَ تَطْلَعُ لِنَقُولَنَّ هَذَا إِلَى

اس آیت میں آسمان کی پیدائش کا زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر
فرمایا ہے۔ اور فرمایا دُکَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔ عَنِ ابْنِ
بَصِيرٍ۔ گریوہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا جو کئی گز زمی بات ہوئی پس
انہوں نے جواباً فرمایا۔ فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ یہ پہلی دفعہ صریحاً
کے وقت کی بات ہے پھر دوبارہ صریحاً پھر ان کا جائیگا تو سب
بیہوش ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں پھر جس کو اللہ چاہے
لہذا فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ۔ پہلی دفعہ اس بات
سے پھر صریحاً دفعہ صریحاً پھر ان کا جائیگا اقبل بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُونَ کہ سماں ہوگا۔ اور وہ ان کا یہ کہنا کہ وہاں کائنات کی کائنات
يَكُونُ اللَّهُ حَدِيثًا کا معاملہ، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اہل ایمان والوں کے
گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ اؤ ہم بھی کہہ دیں کہ ہم
مشرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر
مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت
سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات چھائی نہیں جا سکتی پس
اس وقت یَوْمُ الَّذِينَ كَفَرُوا آیت کی جگہ گری ہوگا کہ خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا، پھر آسمان کی طرف تفسیر کیا اور
انہیں دُور سے دیکھ میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پیدا کیا اور اس کا
پیدا کیا یہ ہے کہ پانی اور چرے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پھاڑ
میلے، جانور وغیرہ جو کہ ان مخلوق کے درمیان ہیں دوسرے دوسرے
میں پیدا فرمائے اسی لئے فرمایا ہے وَحَاَهَا اور یہ جو فرمایا ہے
کہ زمین کو دو روز میں پیدا فرمایا، پس زمین کو اور جو کہ اس میں
ہے انہیں چار روز میں پیدا فرمایا گیا جبکہ آسمان کو دو روز میں پیدا
فرمایا گیا۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یہ خدا کا ارشاد ہے اور وہ ہمیشہ
اسی طرح رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ اسی
طرح ہو جاتی ہے لہذا انہیں قرآن مجید میں عِزَّتَانِ جیسا کہ سب
کچھ خدا کی طرف سے ہے اور ہماری کافلوں سے کہ مَعْنُونٌ سے
تھا کہ ہر امر اور ہے أَقْوَاتُهَا اس کی روزی فی کل سَمَاءٍ
أَمْرَهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم کار فرما ہے نَحْسَابُ مَرْبِهِمْ

أَيُّ بَعْلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهَذَا سَوَاءٌ لِلنَّسَائِلِينَ
قَدْ دَهَا سَوَاءٌ فَهَذِهِ نَاهَا عَلَى الْخَيْرِ
وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ وَهَذِهِ نَاهَا عَلَى الْخَيْرِ
هَذِهِ نَاهَا السَّبِيلُ وَالْهَدْيُ الَّذِي هُوَ الْوَسِيلُ
يُنْزِلُهُ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ قَوْلِهِ أُولَئِكَ
الَّذِينَ هَمَّ اللَّهُ فِيهِمْ أَهْمُ اقْتِدَاءٍ يَكُونُ عَوْنٌ
يُكَفِّرُونَ مِنَ الْكُفْرِ الْكَفَرُ هِيَ الْكُفْرُ وَهِيَ
حَقِيمٌ الْقَرِيبُ مِنْ مَحِيضٍ حَاصٍ خَادٍ مَرِيَّةٍ
مُزِيَّةٍ وَاجِدٌ أَيْ امْتِزَاجٌ وَقَالَ جَاهِدٌ ائْتَلُوا
مَا يَشْتُمُّ الْوَعِيدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّيِّئَةُ
أَحْسَنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ
فَإِذَا قَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَضَعُوا لَهُمْ عَدُوَّهُمْ
كَانَتْ وَرَى حَقِيمٌ

بَابُ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ
عَيْنُكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ
ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ تَكْتُمُونَ
۱۹۲۶ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَوَّاحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَخْمُورٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ أَلَا كَانَ
رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنَ لِهَمَانٍ ثَقِيفٌ أَوْ رَجُلًا
مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنَ لِهَمَانٍ قُرَيْشِيٌّ فِي بَيْتٍ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اتُّرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ دِينَنَا قَالَ
بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضُهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَبْنٍ كَانَ
يَسْمَعُ بَعْضُهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلُّهُ فَأَنْزَلَتْ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
أَلَا كَانَ ذَلِكَ ظَنَنْتُمْ أَلَا يَشْهَدُ

۱۹۲۷ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَخْمُورٍ عَنْ مَنْصُورٍ

فَقَضَيْنَا لَهُمْ قَوْلَهُ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ
وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ تَكْتُمُونَ
الْكُفْرُ هِيَ الْكُفْرُ وَهِيَ الْكُفْرُ وَهِيَ الْكُفْرُ
سَوَاءٌ لِلنَّسَائِلِينَ يَعْنِي لِرَبِّهِمْ وَاللَّهِ
تَعَالَى بَرَاءً لِيَكُونَ سَبِيلُ الْوَسِيلِ
يُنْزِلُهُ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ قَوْلِهِ أُولَئِكَ
الَّذِينَ هَمَّ اللَّهُ فِيهِمْ أَهْمُ اقْتِدَاءٍ يَكُونُ عَوْنٌ
يُكَفِّرُونَ مِنَ الْكُفْرِ الْكَفَرُ هِيَ الْكُفْرُ وَهِيَ
حَقِيمٌ الْقَرِيبُ مِنْ مَحِيضٍ حَاصٍ خَادٍ مَرِيَّةٍ
مُزِيَّةٍ وَاجِدٌ أَيْ امْتِزَاجٌ وَقَالَ جَاهِدٌ ائْتَلُوا
مَا يَشْتُمُّ الْوَعِيدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّيِّئَةُ
أَحْسَنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ
فَإِذَا قَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَضَعُوا لَهُمْ عَدُوَّهُمْ
كَانَتْ وَرَى حَقِيمٌ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت :- اور تم اس سے
کہاں چھپ کر جانتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور
تمہاری کھالیں یہ آیت ۱۹۲۶ کے بارے میں فرمایا کہ قریش کے دو آدمی
اور ان کی کسرال بنی ثقیف کا ایک آدمی یا بنی ثقیف کے دو آدمی
انکی کسرال قریش کا ایک آدمی یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تھے تو
ایک نے دوسرے سے کہا :- کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری
باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض باتیں سن لیتا ہے تمہارا
کہنے والا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا ہے

بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی :- اور تم اس سے کہاں
چھپ کر جانتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری
کھالیں اور یہ تمہارا وہ گمان ہے (آیت ۱۹۲، ۱۹۳)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
دو قریشی اور ایک ثقیفی یا دو ثقیفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ

رَبِّهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعُوا عِنْدَ النَّبِيِّ قَرِيبًا
وَتَقْبَلُوا أَوْ تَقِيفَانِ وَفَرَّ بَيْنَهُمَا كَثِيرَةٌ ثُمَّ بَطَلُوا بِهِمْ
قَلِيلَةً فَقَالُوا قُلُوهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ
اللَّهَ يَسْتَرْ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِذَا خَفَرْنَا
وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ
إِذَا جَهَرْنَا فَاتَّهَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَاتَّزَلَّ اللَّهُ
عَنْ دَجَلٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبِزُّونَ أَنْ يَشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعَكُمْ وَلَا أَبْصَارَكُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ الْآيَةُ
وَكَانَ سَفِيَّانَ يَخْذُلَانِ بِلَهْذَا فَيَقُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ
مَنْصُورٌ وَأَبْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ حَمِيدٌ أَحَدُهُمَا أَوْ
أَشْنَابُ مِنْهُمْ شَرَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ
مَرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ

بَابُ ۸۲۸ فَإِنْ يُصْبِرُ أَفَالْتَأُ مَثْوًى لَمْ
الْآيَةُ

۱۹۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَیْنٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی
حَدَّثَنَا سَفِیَّانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی مَنْصُورٌ
عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرْدَةَ

بَابُ ۸۲۹ حَامِ عَسَقٍ

وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَقِيبًا لَا تَلِدُ رُوحًا
مِنْ أَمْنِيَا الْقُرْآنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْهَبُ رُوحُكُمْ
فِيهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا لِأَحْسَنُوهَ
طَرَفٍ خَفِيٍّ ذَرِيعٍ وَقَالَ غَيْرُهُ فَيُظَلِّلَنَّ رُوحًا
عَلَى ظَهْرِهِ يَتَحَرَّكُنَّ وَلَا يَجِيرِينَ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوا
إِمْتَدَعُوا

بَابُ ۸۳۰ إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى

۱۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ

کے پاس اکٹھے ہوئے۔ انکی توند چربی سے پھولی ہوئی تھیں لیکن دل
سجود جوڑے ملے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ کیا آپ کے خیال میں
اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سناتا ہے؟ دوسرے نے کہا: جب ہم اپنی آواز
سے جوتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب آہستہ جوتے ہیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے
نے کہا: جب وہ ہماری اپنی آواز کو سناتا ہے تو کبھی آواز کو بھی سن لیتا ہوگا
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ۸۲۸ - اَلَا تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِعَ اَصْوَاتَ الْاِنْسَانِ
کے جانے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری
کھالیں۔ لیکن تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام
نہیں جانتا (آیت ۱۲۳)۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان
کرتے وقت منصور یا ابن نجیح یا حمید میں سے ایک یا دو
سے روایت کی کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی دفعہ
دوسروں کا ذکر کیا۔

فَإِنْ يُصْبِرُ أَفَالْتَأُ مَثْوًى لَمْ

علمی علی بن یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابو سعید نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے

مطابق روایت کی ہے۔
سورۃ الشوریٰ کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے کہ عَقِيبًا وہ عورت جو بچہ نہ
جمنے۔ رُوحًا مِنْ أَمْنِيَا الْقُرْآنِ مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ یَذْهَبُ رُوحُكُمْ
فِيهِ نَسْلٌ ایک نسل کے بعد دوسری نسل لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا کوئی
جھگڑا دشمنی نہیں۔ طَرَفٍ خَفِيٍّ غریب کی طرف۔ دوسرے کا قول ہے
فَيُظَلِّلَنَّ رُوحًا عَلٰی ظَهْرِهِ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ
چلنا شَرَعُوا ابتداء کی طرح ڈال۔

إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى کی تفسیر

طاووس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے آیت اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى (آیت ۲۳) کے
بارے میں پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے (طبیعی) کہا کہ اس سے
عہد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس

نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی ہے بیشک قریش کی کوئی شاخ
ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربت
رشتہ داری نہ ہو۔ لہذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے
اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا
چاہیے۔

سورۃ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ علیٰ امتیایاں علیٰ اہل اہم کے معنی میں ہے
اور پہلی آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم
ان کی پوشیدہ باتیں، مشورے اور گفتگو کو نہیں سنتے؟ ہنر جاس
کا قول ہے کہ لَوْلَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَاحِدَةً سے مراد
ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہوجانے کا فائدہ نہ ہوتا تو کفار کے گھروں
کی چھتیں اور سیریاں ہم سونے کی بنا دیتے اور ان کے تاج و تخت سونے
کے ہوتے مقررین کے زور والے۔ استغوثا ہمیں غصہ دلایا۔

يعتس انہما ہر ہے مجاہد کا قول ہے اخفقرب عنكم الذکر
کہ تم قرآن مجید کو محض اسے رہا اور تم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَنْ مِّنْهُمْ
الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْكُفْرِ يَسْتَمِعُونَ لَهُمْ يَوْمَ يَدْعُنَ إِلَى الْهَيْمَةِ
يَنْشَأُ فِي الْحَيْمَةِ يَمِينُ تَمْنَأُ كِي تَمْنَأُ كِي تَمْنَأُ كِي تَمْنَأُ كِي
ہر توشاء الرحمن ما عبدنا اھم یعنی تیرے کو۔ مانتہم بذلک
منہم بت کہہ نہیں جانتے۔ فی عقیبہ اس کی اولاد میں۔

مقررین کے ساتھ چلتے ہیں۔ سلفنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی امت کے کفار کے اسلام فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں
مثلاً سامان عبرت۔ یھمدون فی حق مجاہد کے مقررین۔

متفق ہونے والے۔ اَوَّلُ الْعَالَمِينَ سب سے پہلا ایمان والا
انہی براءۃ مقررین کے اہل عرب براءۃ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
لئے استعمال کرتے ہیں البراءۃ اور الخلاۃ۔ دونوں کا معنی
میں اور نہ مقررین سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں براءۃ
کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مصدر ہے اگر خبر غرض

کہیں تو تشبیہ کے لئے بریئان اور جمع بریئون ہر گاہ
یہ عبد اللہ بن مسعود کی قرأت میں بریئ ہے الزخرف نوا

سَعِيدٌ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى الْإِلَهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَلْتُ أَنْ التَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ
فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
مِنَ الْقَرَابَةِ.

بَابُ حَمِ الزُّخْرَفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى أُمَّةٍ عَلَى إِمَامٍ. وَبَقِيَّةُ
يَأْتِي تَفْسِيرُهُ. أَيَحْسِبُونَ أَنَا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ
وَلَا نَسْمَعُ قَوْلَهُمْ؟ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَ
لَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَوْلَا أَنْ جَعَلَ
النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِيُؤْتِيَ الْكُفَّارِ سَقْفًا
مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجَةٌ وَسُورَةٌ
فِضَّةٌ مُّقَرَّبِينَ مَطِيقِينَ اسْمُؤْنَا. اسْحَطُوتْنَا
يَعْنِي. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَتَضَرَّبُ عَنْكُمْ الذُّكُورُ
أَيُّ تَكْذِبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تَعْقِبُونَ عَلَيْهِ وَمَعْنَى
مَثَلُ الْأَوَّلِينَ سِتَّةُ الْأَوَّلِينَ مَقَرَّبِينَ يَمْنَأُ الْإِيلِ
وَالْخَيْلِ وَالْبَعَالِ وَالْحَمِيرِ يَنْشَأُ فِي الْحَيْمَةِ الْخَوَارِجُ
جَعَلْتُمُوهُمْ لِلرَّحْمَنِ وَلِدَافِيفَ تَحْلُمُونَ لَوْ شَاءَ
الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَا هُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ يَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى مَا لَكُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ أَيْ الْأَوْثَانُ إِنْ هُمْ لَا
يَعْلَمُونَ فِي عَقِيبِهِ. وَلَيْدِهِ مَقَرَّرِينَ يَمَشُونَ
مَعًا سَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِّلْكَفَّارِ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلُ عِبْرَةٍ يَصْدُوتُ
يَضْحَكُونَ. مُبَرِّمُونَ. مَجْمُوعُونَ. أَوَّلُ الْعَالَمِينَ
أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ
تَقُولُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَائِفَةُ وَالْوَحِيدُ
الْإِثْنَانِ وَالْجَمِيعُ مِنَ الْمَذْكُورِ وَالْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ فِيهِ
بَرَاءٌ لِّلَّذِينَ مَصْنَعُهُمْ وَلَوْ قَالَ بَرِّئُ لِقِيلِ الْأَوَّلِينَ
بَرِّئَانِ فِي الْجَمِيعِ بَرِّئُونَ. وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي

بَرِيٍّ بِالْيَأْيِ وَالزُّخْرُفِ، الذَّهَبُ، مَلَأْتُكَ
يَخْلُقُونَ يَخْلُقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

بَابُ ۱۲۱ وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رُبُّكَ الْآيَةَ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَقْوَانَ
بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنَبَرِ وَنَادَوْا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ: مَثَلًا لِلْآخِرِينَ: عِظَةٌ، وَقَالَ
غَيْرُهُ: مُقَرِّدِينَ صَابِطِينَ. يُقَالُ قُلَانٌ مُتَمَرِّدٌ
لِغُلَانٍ صَابِطٌ لَهُ وَالْأَكْوَابُ: الْأَبَارِيقُ النَّارُ لَا
خَرَاطِيمُ لَهَا أَوَّلُ الْعَايِدِينَ أَيُّ مَا كَانَ خَاتَمًا أَوَّلُ
الْآخِرِينَ، وَهَمَّا لَعَنَتَيْنِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِيدٌ وَكَرَأٌ
عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ، يُقَالُ أَوَّلُ الْعَايِدِينَ
لِلْحَاجِدِينَ: مِنْ عَبِيدٍ يَعْبُدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي أَمِّ الْكَلْبِ
جُمْلَةُ الْكِتَابِ، أَصْلُ الْكِتَابِ أَهْضَرُ بَعْضُهُمُ لِلذِّكْرِ
صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ، مُسْرِفِينَ، وَاللَّهُ
لَوَاتُ هَذَا الْقَوْمِ أَنْ رُفِعَ حَيْثُ مَادَّةٌ أَوَّلُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ لَهْلَكُوا، فَاهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَقْصُ
مَثَلُ الْوَلِيِّنَ، عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ: جَزَاءُ أَعْدَاءِ

بَابُ الدُّخَانِ

وَقَالَ جَاهِدٌ، دَهْوًا: طَرِيقًا يَأْتِي بِسَائِلِ الْعَالَمِينَ
عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرِيهِ فَاغْتَلَوْا، إِذْ قَعُوا - وَ
نَادَجْنَا هُمْ بِجُورٍ: أَنْكَعْنَا هُمْ حُورًا عَيْنًا يَحَارِبُونَهَا
الْقَرْفُ تَرْجُمُونَ: الْقَتْلُ. وَدَهْوًا: سَاكِنًا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَالْمُهْلِ: أَسْرَدَ كَمُهْلِ الرَّحْمَةِ
وَقَالَ غَيْرُهُ تَبِعَ مَلُوكُ الْيَمِينِ كُلُّ وَاحِدِهِمْ
لِيَسْتَبِيحَ لِقَائِهِ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ وَالظَّلُّ يُسْتَبِيحُ
تَبَعًا لِذَلِكَ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ.

الْمَلِكُ يَخْلُقُونَ فَرَشَتِ أَيْكَ دُورِ كَيْسَ
بِ

وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ كِتَابُ

حضرت یحییٰ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت میں تلاوت فرماتے
ہوئے سنا۔ یا مَلِکُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور تارہ کا قول ہے
کہ مَثَلًا لِلْآخِرِينَ میں مثل سے نصیحت مراد ہے دوسرے کا قول ہے
مُقَرِّدِينَ تاجر میں لانے والے جیسے کہ باتا ہے کہ قُلَانٌ مُتَمَرِّدٌ
بِغُلَانٍ یعنی غلام فلاں پر تاجر کہتا ہے اَلْأَكْوَابُ بغیر ٹوٹی کے ٹوٹے
أَوَّلُ الْعَايِدِينَ پر تاجر کہتا ہے کہ فلاں سے نہیں لیتا سب سے پہلا تاجر
کرنا والا میں ہیں یہ دوسرا طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رَجُلٌ عَابِدٌ اور عَبِيدٌ
اور حضرت ابن مسعود کا قول ہے کہ دُورِ کَیْسَ کا قول ہے کہ
یَقَالُ أَوَّلُ الْعَايِدِينَ اس میں الْعَايِدِينَ سے مراد اللہ کریم کے
ہیں اور یہ عِبْدٌ یَعْبُدُ سے ہے تارہ کا قول ہے کہ اَمِّ الْكِتَابِ
سے ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے اَهْضَرُ بَعْضُهُمُ لِلذِّكْرِ
صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ میں مُسْرِفِينَ سے مراد
مشرکین ہیں۔ ہذا کہ قسم جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کو انکار
کیا تھا، اگر یہ اٹھایا جاتا تو ہم ہاک ہو گئے ہر گز اَشَدَّ مِنْهُمْ
بَطْشًا وَمَقْصُ مَثَلُ الْوَلِيِّنَ سے لوگوں پر ہرزاد آئے جزاء اَعْدَاءِ

سورۃ الدخان کی تفسیر

جہاد کا قول ہے کہ دَهْوًا سے غفلت کا راستہ مراد ہے عَلَى الْعَالَمِينَ
سے پیچھے تمام لوگ مراد ہیں۔ فَاغْتَلَوْا پر سے ہٹاؤ۔ وَنَادَجْنَا هُمْ
بِجُورٍ یعنی غریب آنکھوں والی ایسی قوموں سے ہم نے ان کا انکار کر
کر دیا جو آنکھوں کو غریبہ کر دیں۔ تَرْجُمُونَ قتل کرنا دَهْوًا رہنا
سکونت اختیار کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ كَالْمُهْلِ ایسا رہ
جو تیل کی چکیٹ کے اندر دوسرے کا قول ہے تَبِعَ جیسے کے
بادشاہ جن میں سے ہر ایک تَبِعَ کہتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیشرو کے بعد
اسکا جانشین ہوتا تھا دوسرے کو بھی تَبِعَ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سورہ کے

بِأَنَّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
قَالَ قَتَادَةُ: فَأَرْقُبُ، فَأَنْتَظِرُ.

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
قَتَادَةُ: قَوْلُهُ هُوَ فَأَرْقُبُ، أَيْ أَتَقَارَبُ.

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ
الرَّعْمَشِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
مَصْعُومَ بْنَ الدُّخَانِ، وَالرُّومَ وَالْقَسْرَ الْبَطْشَةَ وَنَحْوَهُ
بِأَنَّكَ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا أَعْدَابُ الْيَوْمِ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ قریش کی پہلے نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) و صوات (۲) و ہور
کا مغرب و غلب ہوا، ہمارے ہاں قریش کی کج کردہ، ان کی ہلاکت۔
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا أَعْدَابُ الْيَوْمِ کی تفسیر

۱۹۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ
عَنِ الرَّعْمَشِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْإِنِّ كَمَا نَبَشَأَ لَمَّا اسْتَحْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ سَبْعِينَ كَيْسِي
يُوسُفَ فَأَمَّا بَنُوهُمْ فَحَطَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَلَّوْا الْعِظَامَ
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَ
بَيْنَهُمَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهَنَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى فَأَرْقُبُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا أَعْدَابُ الْيَوْمِ قَالَ فَتَأْتِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمَصْرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ
لِمَصْرَ إِنَّكَ لَجَرِي فَاسْتَسْقِ فَسَقُوا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ
عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرِّفَاهِيَّةُ عَادُوا إِلَى
حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرِّفَاهِيَّةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ بَطِشُ الْبَطْشَةِ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَّقِمُونَ
قَالَ يَقْرَأُ يَوْمَ بَدْرٍ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو
آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ذمے جیسے سات سالوں کی
انکے لئے دعا مانگی پس ان کا قحط اور مصیبت سے ایسا سنا کہ بڑیاں
تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو
اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی نظر آتا
تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: تو تم اس دن کے متظر ہو
جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا،
یہ ہے دردناک عذاب (آیت ۱۰، ۱۱) آپ فرماتے ہیں کہ پھر وہ روز اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ
اللہ تعالیٰ سے مضر قریش کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک
ہو گئے آپ نے قریش سے فرمایا کہ تم تو طرے بہار رہتے ہو راب
قدس سے متجاہد کرو، ہر حال اپنے بارش کی دعا کی تران پر بارش ہوئی۔
پس یہ آیت نازل فرمائی گئی: پھر تم وہی کرو گے (آیت ۱۵) چنانچہ جب
ان پر خوشحالی کا وعدہ آگیا تو خوشحال آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ
گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جس روز ہم سب سے

بِأَنَّ رَبَّنَا آكُفُّ عَنَّا الْعَذَابَ
إِنَّا مُؤْمِنُونَ

رَبَّنَا آكُفُّ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ کی تفسیر

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ
الرَّعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَخَّلَتْ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ مِنْ أَعْلَمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا
تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات مجھے علم کا
ایک حصہ ہے کہ جس بات کو تم نہ جانتے ہو تو تمہارے متعلق کہہ دو کہ
میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے فرمایا: یہ تم فرماؤ کہ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ میں

بنادٹ والوں سے ہوا۔ بیشک قریش جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
سکھڑی کی آمد کی تاخیر کی تو اپنے آپ کے حق میں دماغی نہ اسے اشرار کے مقابلے
پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے
زمانہ میں آئے پس ان پر قحط سالی آگئی اور ایسی آئی کہ تنگی میں بدل لیا
مردار تک کھائے یہاں تک کہ جب ان میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے
درمیان نظر ڈالتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا
تھا اس پر وہ کہنے لگے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے ہمارے
ہم ایمان لے آئیے۔ چنانچہ اس بارے میں فرمایا گیا کہ اگر ہم نے ان سے
عذاب ہٹا دیا تو وہ پھر جاہل رہیں گے۔ بہر حال اپنے رب سے دعا کی
تو ان سے عذاب ہٹ گیا لیکن وہ اپنے دوسرے سے پھر گئے، پس
اللہ تعالیٰ نے اس کا ان سے بدلہ کے روز انتقام لیا۔ اسی کے بارے میں یہ
آئی کہم الذکر فی ذلک کہم کی تفسیر۔ کہاں سے ہوا نہیں نصیحت نہ ملتا کہ
انکے پاس مسلمان فرماؤ اور رسول شریف لا پکارت (۱۴) اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ
مصدقہ بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا
اور نہ فرمایا کی۔ پس آپ نے دعا کی: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف
علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔ چنانچہ انہیں
قحط سالی نے آیا یہاں تک کہ رکھانے کی ہر چیز ختم ہو گئی تو وہ مرد
تک کھانے لگے اور جب ان میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے
درمیان دیکھتا تو تکلیف اور بھوک کے باعث انہیں دھواں ہی
نظر آتا تھا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: تو تم اس دن کے منتظر
ہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو کھانا پیلے گا
یہ سب دردناک عذاب..... پھر تم وہی کرو گے کہ آیت آتا تھا
حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں سے قیامت
کے روز عذاب ہٹایا جائے گا؟ نیز انہوں نے فرمایا کہ بڑی کھڑ
سے سر اور بدن کی لڑائی ہے۔

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مَعَهُمْ مَجْنُونٌ کی تفسیر

مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ اَنْ قُرَيْشًا تَلَا عَلَیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَا سْتَعَصُوا عَلَیْہِ قَالَ اللّٰہُ
اَعِیْ عَلَیْہِ یَسْبِغْ لَسْبِغِ یُوسُفَ فَاَخَذَ قَلَمٌ
اَکَلُوْا فِیْہَا الْعِظَامَ وَالْمِیْتَةَ مِنَ الْجَہْدِ حَتّٰی جَعَلَ
اَحَدُھُمْ یَرٰی مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ السَّمَاءِ کَھِیْسَةٍ
الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ قَالُوْا رَبَّنَا کَشِفْ عَنَّا
الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَبَقِیْلَ لَہٗ اِنْ کَشَفْنَا عَنْھُمْ
عَاذًا وَاَفَادَ رَبَّہٗ فَکَشَفَ عَنْھُمْ قَعَادًا وَاَفَاتَھُمْ
اللّٰہُ مِنْھُمْ یَوْمَ یَذِیْرُ قَدْ لَکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ تَأْتِی
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی قَوْلِہِ جَلَّ ذِکْرُہٗ اِنَّا
مُنْتَظِمُوْنَ

بَابُ اَنْ لَّھُمْ الذِّکْرُی وَقَدْ جَاءَھُمْ
رَسُولٌ مُّبِیْنٌ الذِّکْرُ وَالذِّکْرُی وَاحِدٌ

۱۹۳۳. حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ رَافِی الصُّغَمِی عَنْ
مُسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ شَرَفًا قَالَ اِنْ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَیْشًا
کَذَبُوْهُ وَاَسْتَعَصُوا عَلَیْہِ فَقَالَ اللّٰہُ اَعِیْ
عَلِیْھِمْ یَسْبِغْ لَسْبِغِ یُوسُفَ فَاَصَابَھُمْ سَنَةٌ حَصَّةٌ
یَخْبِیْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی کَانُوْا یَاکُلُوْنَ الْمِیْتَةَ فَکَانَ
یَقُوْمُ اَحَدُھُمْ فَاَن یَرٰی بَیْنَہُ وَبَیْنَ السَّمَاءِ
مِثْلُ الدُّخَانِ مِنَ الْجَہْدِ وَالْجُوعِ فَعَرَفُوْا اَفَادَ رَبَّہِ
یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَخْشٰی النَّاسُ هٰذَا
عَذَابُ الْیَوْمِ حَتّٰی بَلَغَ اِنَّا کَاْمِثُوْا الْعَذَابَ قَلِیْلًا
اِنْ کُمْ عَاثِدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَفَیْکَشَفَ عَنْھُمْ
الْعَذَابَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ؟ قَالَ وَالبَطْشَةُ الْکُبْرٰی
یَوْمَ یَذِیْرُ

بَابُ اَنْ تَوَلَّوْا عَنْھُ وَقَالُوا مَعَهُمْ
مَجْنُوْنٌ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ وہ تم فرمادے کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ والوں سے ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبیب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کرتے رہا ہے ہیں تو وہاں کی رہا۔ اسے اللہ ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر سری مد فرما۔ تو انہیں قحط سال کے آدھو چا، بیان تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ٹہیل اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ایساں تک کہ بڑیاں اور مردار بھی کھا گئے۔ اور انہیں زمین سے دھواں جیسی چیز نکلتی ہوئی نظر آتی تھی چنانچہ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے محمد اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس مذاب کو ہٹائے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم دوسرے سے پھر جاؤ گے عذاب ہٹنے کے بعد۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں۔ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو طوحاب لے گا۔ ریت ہٹا دے گی کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائیگا؟ پس دھوئیں کی یہ بات زیادہ واضح ہے۔

یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی اپنی نشانیاں گزر چکی ہیں، سلام قریش کی ہلاکت دھوئیں کی قحط (۲) قریش کو پھڑنا (۳) شق القمر (۴) دھواں۔

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے مجاہد کا قول ہے: نَسْتَسِيحُ ہم کہتے ہیں نَسَاكُمْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّنْحِي عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَلِّغُوا أَسْمَاءَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ آخِرِ مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبَعِ يُوسُفَ فَآخَذَ قُلُوبَهُمُ السَّنَةَ حَتَّى حَضَرَتْ كُلُّ نَفْسٍ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ أَفَى مُحَمَّدٌ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَدَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ قَدْ عَاثَرُوا قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ خَرَفَ قُرَاشٌ فَأَرْتَقِبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَيْ كَشَفَ عَذَابَ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَعْنَى الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمْ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ

بَابُ ۲۸ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعَشَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اللَّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالْدُّخَانُ.

بَابُ ۲۹ الْجَاثِيَةِ

مُسْتَوْفِيزِينَ عَلَى الرُّكْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَسِيحُ نَكَبْتُ، نَسَاكُمْ، نَتَرَكُكُمْ

بَابُ ۳۰ وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةُ

۱۹۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

الرُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ النَّسِيبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَنْ وَجَلْتُ يَوْمَئِذٍ ابْنَ آدَمَ
يَسُبُّ الذَّهْرَ وَأَنَا الذَّهْرُ يَمِيدِي الْأَمْرَ أَقْبَلْتُ
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
آدم کی اولاد زمانے کو گالی دے کر مجھے ازیت پہنچانے کی
کوشش کرتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ
میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا
ہوں۔

باب ۵۴ رَأَى الْأَحْقَافَ

سورة الاحقاف کی تفسیر

وَقَالَ هَٰذَا تُفَيْضُونَ، تَقُولُونَ، وَقَالَ
بَعْضُهُمْ، أَثَرٌ وَأَثَرٌ وَأَثَرٌ بَقِيَّةٌ يَعْلَمُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْعَاؤُ مِنَ الرَّسْلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسْلِ
وَقَالَ غَيْرُهُ، أَسْرَ أَيْكُمْ، هَذِهِ الْأَيْلَةُ إِنَّمَا هِيَ
تَوْعَدُ، إِنْ صَحَّ مَا تَدْعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ
لَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَا الْعَيْنِ، إِنَّمَا هُوَ
أَتَعْلَمُونَ أَيْلَعُكُمْ أَنْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
خَلَقُوا شَيْئًا؟

مجاہد کا قول ہے: تَفَيْضُونَ تم کہتے ہو یعنی نفل کا قول ہے أَثَرٌ أَثَرٌ
اور اثنائاً تَفَیْضُونَ کا معنی ہے ملک کا باقی حصہ ہے ابن عباس کا قول ہے
يَدْعَاؤُ مِنَ الرَّسْلِ سب سے پہلے آنے والا رسول ہیں ہوں مدد کے کا قول
ہے أَرَأَيْتُمْ یہ ابتدائی الفاظ عید کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا خیال
درست ہو تو میں چیزوں کو تم پر جتے ہو وہ عبارت کے لائق نہیں
ہیں اور یہ أَرَأَيْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس
سے مراد ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ کیا تمہارے ملک کوئی ایسی چیز پہنچی ہے
کہ جس پر تم اللہ کے سوا پوجتے ہو یا نہ ہونے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

بَابُ ۵۴ وَالَّذِي قَالَ لَوَالِدَيْهِ أَفِ لَكُمَا
أَتَعِدَانِي أَنْ أُخْرِجَ وَقَدْ خَلَيْتَ الْقُرُونُ مِنْ
قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَعْجِلَانِ اللَّهَ وَبَيْتُكَ أَمِنْ إِنْ وَعَدَ
اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

وَالَّذِي قَالَ لَوَالِدَيْهِ أَفِ لَكُمَا کی تفسیر اور وہ جس نے اپنے
والدین سے کہا کہ اے تم سے دل بک گیا کیا مجھے یہ مدد دیتے ہو کہ پھر زندہ
کیا جاؤ گا حال کو مجھ سے پہلے سنگتیں گزری چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد
کرتے ہیں تیری عزت اور ایمان لا۔ بیشک اللہ کا مدد سچا ہے تو کیا یہ قوم
الوہی نے یوسف بن مالک سے روایت کی ہے کہ مروان جب

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ
قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَحْمَلَهُ مَعَاوِيَةُ
فَعَطَبَ فَجَعَلَ يَدُ كُرَيْرٍ بَنِ مَعَاوِيَةَ لِي بِيَايَعُ
لَهُ يَحْدُ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ شَيْئًا
فَقَالَ حَدُّهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا
فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ الَّذِي
قَالَ لَوَالِدَيْهِ أَفِ لَكُمَا أَتَعِدَانِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ
مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنْ
الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَذَابِي

عجاذ کا گورنر ہوا ہے حضرت معاویہ نے بنایا تھا اس وہ خطبہ دیتے ہوئے
یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تا کہ اس کے والد ماجد کے بعد لوگ
اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابوجہاس بات
پر معترض ہوئے۔ اس نے کہا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ
صلی اللہ علیہا وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث وہ انہیں
نہ پکڑ سکے مروان نے کہا، یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِي قَالَ لَوَالِدَيْهِ أَفِ لَكُمَا
لَكُمَا أَتَعِدَانِي یعنی اس پر حضرت عائشہ مدینہ نے پرسد کے پیچھے
سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ہمارے

باب ۱۴۲۲ فَلَئِمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالَ لَوْ هَذَا عَارِضٌ مِّنْ مُّطَرٍ نَّابِلٌ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رَئِيتُمْ فِيهَا عُذَابَ ابْنِ عَدَّ ابْنِ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابِ.

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهَبُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي النَّخَعِ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِذَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا لَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا مَا أَوْ الْغَيْمَ فَرَحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَإِذَا لَأَ أَرَأَيْتَ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكُرْهِ يَتَبَسَّمُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ يُؤْمِنُ بِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ عَذِبَ قَوْمٍ يَأْتِيهِمْ وَقَدْ رَأَى قَوْمُ الْعَذَابِ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مِّنْ مُّطَرٍ نَّابِلٌ

فَلَئِمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا کی تفسیر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پیدا ہوا ان کی دادوں کی طرے آتا ہوا بولے یہ بادل ہم پر برے گارا آیت میں ابن عباس کا قول ہے۔ عَارِضٌ سے بادل مراد ہے۔

سلمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ کا ہنسنا صرف قہقہے کی طرح ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابریا ہوا کہ دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی پکھنے لگتی۔ ایک دفعہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ اگر جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے کراہیت کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ! مجھے یوں تسلی نہیں ہوتی کہ مبادا اس میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو برا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل تو ہم پر بارش برسانے کا۔

سورہ محمد کی تفسیر

أَوْدَارُهَا ان کے گناہ، بیان تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عَرَفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے: مَوَى الَّذِينَ آمَنُوا ان کا مددگار ہے عَزَمُوا اَمْتِہم کا کام فَلَا يَهْتَدُوا کمزوری نہ دکھانا۔ ابن عباس کا قول ہے اصْنَعُوا فَنُفِّرَ ان کا سد کرنا۔ اسین رنگ بدل جانا۔

وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے تدارک ہو چکا تو خدا رحمتی نے کھڑے ہو کر پروردگار کا واسن رحمت تمام لیا۔ اس سے فرمایا گیا، تمہارے عرض گزار ہوا کہ میں اس نے تیری پیادہ پا ہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع ذکر کے ارشاد ہو نہ کیا

باب ۱۴۲۳ الَّذِينَ كَفَرُوا

أَوْدَارُهَا، اَتَامَهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمُونَ عَرَفَهَا يَتَّبِعُهَا، وَقَالَ عَجَائِدُ: مَوَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْتُمْ عَزَمَ الْأَمْرُ: جَدَّ الْأَمْرُ. فَلَا قِيَمَتُوا، لَا تَضَعُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اصْنَعُوا فَنُفِّرَ. حَسَدَهُمْ أَسِين مَتَّعِي

باب ۱۴۲۴ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَمَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْلِ الرَّحِمِ

فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَاذِ بِكَ مِنْ
الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصَلِي
وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَلِكَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتُمْ فَقُلْ عَسَيْتُمْ أَنْ
تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَقْسُدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ
۱۹۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحَبَابِ
سَعِيدُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَأُ وَإِنْ
شِئْتُمْ فَقُلْ عَسَيْتُمْ

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَيْدُ
اللَّهُ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُرَّادِ بِهَذَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْرَأُ وَإِنْ
شِئْتُمْ فَقُلْ عَسَيْتُمْ

بَابُ سُورَةِ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَيِّمَاهُمَا فِي وَجْهِهِمْ
السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ الْبَوَاضُ
شَطَأٌ فِرَاحَةٌ فَاسْتَقْلَطَ غُلْظَ سَوْقِهِ السَّاقِ
حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ ذَايِرَةُ السَّوَرِ كَقَوْلِكَ
رَجُلٌ السَّوَرِ وَذَايِرَةُ السَّوَرِ الْعَذَابُ لِمَنْ رَدَّ
تَنْصُرُ وَكَالشَّطَأُ شَطَأُ السُّبُلِ تَنْبِتُ
الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًّا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ
بِبَعْضٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَازْرُقْهُ قَوَاهُ وَ
لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقْوَعْ عَلَى سَاقٍ وَهُوَ
مِثْلُ ضَرْبِهِ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا خَرَجَ وَخَذَهُ تَعَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَرَأَ الْحَبَّةُ
بِمَا تَنْبِتُ مِنْهَا

بَابُ إِنْ أَفْتَحْنَا لَكَ فَتَحْنَا مِثْلَنَا

تو اس پر راہنی نہیں کہیں اس سے ہوں جو تجھے ملائے اللہ میں اس
سے توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ وہ عرض گزار ہوا: اے رب! کیوں نہیں فرمایا! بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ نے
فرمایا کہ اگر تم باہر توبہ آیت پڑھو، تو کیا تمہارے یہ لہجہ نظر آتے ہیں
کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلانا اپنے رشتے کاٹ دینا آیت ۳
سعید بن مسدد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی
طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پڑھتے ہو توبہ آیت پڑھ لو
تو کیا تمہارے یہ لہجہ نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں
(آیت ۲۲)۔

عبد اللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابی المیزان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم پڑھتے ہو
توبہ آیت پڑھ لو، تو کیا تمہارے یہ لہجہ نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں (سورۃ ۲۲)۔

سُورَةُ الْفَتْحِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

اور مجاہد کا قول ہے سَيِّمَاهُمَا فِي وَجْهِهِمَا
خوشنما کی منصورہ نے مجاہد سے نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے شَطَأٌ
اپنی سولی یعنی چٹا فَاَسْتَقْلَطَ پیر مرئی ہوئی۔ سَوْقِهِ یہ الساق سے
مشق ہے یعنی تاجس پر درخت کھڑا ہوتا ہے ذَايِرَةُ السَّوَرِ
بھی اسی طرح بر لایا ہوا ہے جسے رَحْلُ السَّوَرِ اور اس سے مراد
مذاب ہے تَعَوَّاهُ تم اس کی مذکورہ شَطَأٌ بالی کا پٹا جس سے
دلے پیدا کرتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک دوسرے کو
تقویت پہنچاتے ہیں اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَادْرُكْهُ پھر اسے
قوت دی۔ اگر وہ بالی تھا ہوتی تو اپنے پٹے پر قائم نہ ہکتی یہ اللہ تعالیٰ نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ تنہا
راہ خدا میں لکے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی گئی جس طرح دلے
کو اس پر سے تقویت پہنچتی ہے جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا كِتَابُ التَّحْقِيقِ

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَوَلَّوْهُ جِبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَيْكَلْتُ أَمْرًا تَرْمِثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَكْتُ بَعْدِي شَيْءًا فَقَدْ مَتُّ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَمَا نَشِيتُ أَنْ يَكُونَ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُتِرِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةُ سُورَةٌ لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحَدِيثُ

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةٌ الْفَتْحُ فَرَجَعَهَا قَالَ مَعَاوِيَةُ كَوْنِي أَنْ أَخْبِي لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

بَابُ لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتَقَرَّبَ رَحْمَةً إِلَيْكَ وَفِيهِ دِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي سَمْعَةَ الْخَيْمَرِيُّ يَقُولُ

نصیب بن اسلم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات پر عرض کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے سہ بارہ دریافت کیا تو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پس حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا: عمر یہ اس کی ماں روئے تو نے تین دفعہ سوال کیا لیکن کسی دفعہ بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور لوگوں کے آگے بالگہ اودھ میں دوڑتا تھا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو جائے ابھی توڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک پکھرنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو گیا ہو پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورت طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورہ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

قادر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا سے مراد صحیح حدیث ہے۔

معاویہ بن قترہ نے حضرت عبد اللہ بن مسفل سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز سورہ الفتح کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قترہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس انداز پر پڑھتا یا ہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔

لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتَقَرَّبَ رَحْمَةً إِلَيْكَ وَفِيهِ دِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

تاکہ اللہ تمہارے سب گناہ بخشے تمہارے ان گنہوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی رحمتیں تم پر قیام کرے اور تمہیں سیدھا راہ دکھائے (آیت ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت کر اس درجہ قیام فرماتے تھے کہ آپ

حَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ
فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا
۱۹۳۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَيْحَى أَخْبَرَنَا حَبِيبُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ
سَمِعَ عُمَرَوَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ
النَّوِيلِ حَتَّى تَتَفَقَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ
تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ
أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْظُهُ صَنَعَ جَالِسًا
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ

بَابُ ۲۱۱ إِنْ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ آيَةُ النَّبِيِّ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا فَإِنَّهَا النَّبِيُّ إِنْ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا إِلَّا مَتَّيْنِ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي
سَمِعْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِقَظٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا مَخِيَابٍ
بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدُ فَعْرِ الشَّيْثَةِ بِالسَّيْثَةِ وَلَكِنْ يَقْفُو
وَيَصْفَعُ وَلَنْ يَقْبِضَنَّهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ
الْعَوَجَاءِ يَأْنِ يَقُولُوا كَذَابًا إِلَّا اللَّهُ تَفْتَحُ جِهًا
أَعْيُنًا عَمِيًّا وَإِذَا نَاصَتَا ذُكِرُوا بِغُلْفَاءِ

کے مبارک قدموں پر دردم آجائیں آپ کے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے
سبب آپ کے انگوٹوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرمائے (تو اب اتنا
قیام کریں فرمایا جاکسے؟) فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

حضرت عائشہ مدینہ منورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت اس در پر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں
قدم مبارک پیٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ عظمیٰ غرار ہوجی
یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب
اللہ تعالیٰ نے آپ کے انگوٹوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرما دیے
ہیں آپ نے فرمایا: کیا مجھے پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ
ہوں؟ جب جسم مبارک قدم سے بھاری ہو گیا تو آپ نماز تہجد
بیچ کر ادا فرماتے تھے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو
کھڑے ہو قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیشک
ہم نے تمہیں پہچاننا نظر انداز نہیں کیا اور نہ سنا اور آیت ۸ پر توجہ
ہیں اس طرح ہے۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)
بیشک ہم نے تمہیں پہچاننا نظر انداز نہیں کیا اور نہ سنا اور آیت ۸ پر توجہ
کی جائے پناہ بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے
تمہارا نام المتوکل رکھا ہے نہ تم سخت غرور نہ سنگ دلی نہ بازو
میں پھرنے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو لیکن
معاف کر دیتے ہو اور درگزر فرماتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت
تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے سبب بگڑی ہوئی ملت کو
میدان کوئے اور وہ یہ نہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس تمہارے
ذریعے اندھی آنکھوں ابھرے گاؤں اور یوں پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے،

فہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے جیسے ان پرورد
لوگوں کو جائے پناہ بنایا ہے اور فرمایا کہ اسے محبوب! میں اس وقت تک تمہیں دنیا سے نہیں بلاؤں گا جب تک تمہارے ذریعے میری ملت کو
میدان کوئے دلوں اور جب تک تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں ابھرے گاؤں اور پروردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دوں مایہ تمام لوگوں

کی یہ بلائیں پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ذریعے دفع فرمائیں۔ آپ ہی کے ذریعے ان کی شکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی۔ معلوم ہوا کہ خدا نے آپ کو دفع بلا کا سبب بنایا ہے۔ حقیقی طور پر تو پروردگار عالم ہی دافع بلا، شکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی کسی کا ذاتی طور پر کچھ بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اس کے طاقت و اہلیت دینے اور رتقہ للعالمین بنانے کے باعث مجازی اور عطائی طور پر اس کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا دافع بلا، شکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ساری مخلوق خدا کے بعد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مرہون منت ہے۔ مخلوق کا کوئی بڑے سے بڑا فرد آپ سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیا دزدی شیع آدم

نه آدم یافتنه توبه نه نون از غرق کجینا

بَابُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِفُ أَوْ قَرَأَ لَهُ مَرَّةً فِي الدَّارِ

فَجَعَلَ يَنْفُزُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا

وَجَعَلَ يَنْفُزُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَلُوكَ السَّكِينَةَ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

بَابُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ

أَلْفَاؤًا رَّبْعِيَّةً

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عُقْبَةَ بْنَ صُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ

الْمُرِّي أَيْ مَنُ شَرِهُدِ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ

صُهَيْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک صحابی تلاوت

کر رہے تھے اور وہیں گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ

بدکنے لگا۔ پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی

چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم

کی تمہوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

رَأَى سَيِّئًا يَعُونُكَ لَحْتَ الشَّجَرَةَ

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک مدینہ کے روزہم (صحابہ کرام)

چودہ سو کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے ہجرت کے

نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لنگریاں

پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبہ بن صہبان کا بیان ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مذہ سے غل خانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنار

الوقلاب نے حضرت ثابت بن مہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ اسے حور بنت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے

أَنِّي قَلَابَةٌ عَنْ قَابِئِ بْنِ الْحَقَّاقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
إِسْحَاقَ السَّيِّدِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ سَيَّاحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ
أَسْأَلُهُ فَقَالَ لَنَا يَصِفَانِ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى
الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى نَعَمْ
فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ انْقُصُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ
رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ يَعْنِي الصَّلَامَ الَّذِي كَانَ
بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ
وَلَوْ تَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ غُزْرٌ فَقَالَ السَّنَا
عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قِتَالًا فِي الْحَقِّ
وَقِتَالَهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيكُمْ
نُعْطَى الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا وَتَرْجِعُ وَلَمْ يَخْكُمُ اللَّهُ
بَيْنَنَا فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَ
لَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعُ مَتَفِئْطًا فَلَوْ يَصْبِرُ
حَتَّى يَأْتِيَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ
وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ
اللَّهُ أَبَدًا فَتَرَلْتُ سُورَةَ الْفَتْحِ

ابن سہل بن حنیف نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم مدینہ کے مقام پر صلح کو دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے کیونکہ کافر نیم جان تھے اس پر حضرت عمر فاروقؓ اور رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار بھی ہوئے کہ یہ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا اکیسویں نہیں عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہے ہیں اور غالی لا تعدوا پس لو میں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا پس حضرت عمر یہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بنے معنی میں حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا اے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر حضرت عمرؓ

ہیں۔ عبدالعزیز بن سہیل نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں ابو وائل کے پاس (مذہبوں کا حال) پوچھنے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم جنگ مسقین میں موجود تھے تو ایک شخص نے کہا: یہ کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں اس پر سہل بن حنیف نے اس شخص سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم مدینہ کے مقام پر صلح کو دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے کیونکہ کافر نیم جان تھے اس پر حضرت عمر فاروقؓ اور رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار بھی ہوئے کہ یہ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا اکیسویں نہیں عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہے ہیں اور غالی لا تعدوا پس لو میں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا پس حضرت عمر یہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بنے معنی میں حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا اے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر حضرت عمرؓ

سورۃ الحجرات کی تفسیر

جہاد کا قول ہے لَا تَقْتَدِمُوا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جراب دینے میں پیش قدمی نہ کرنا یاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک سے جراب پورا کر دے۔ امتحان خالص کر دیا۔ بتا دیا کہ مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر نہ کہو بلکہ شکوہ کم کر دے گا لَنْتَنَّا ہم نے کم کر دیا۔

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر تَشْعُرُونَ تم جانتے ہو اور لفظ الشاعیر بھی اسی سے مشتق ہے۔

بَابُ الْحُجُرَاتِ

وَقَالَ جَاهِدْ لَنْتَقْدِمُوا لَا تَقْتَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى سَلَابِهِ، أَمْتَحَنَ أَخْلَصَ نَتَابَرُوا يُدْعَى بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ: يَلْتَكُمُ يَنْقُصُكُمْ اللَّهُ تَقْصُصًا.

بَابُ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْأَيَّةِ: تَشْعُرُونَ: تَعْلَمُونَ. وَمِنْهُ الشَّاعِرُ:

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبِيلٍ
الْحَمَاقِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ
قَالَ: كَادَ الْخَبْرَانِ أَنْ يَهْلِكَمَا، أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَ أَصْوَاهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبٌ بَنِي تَمِيمٍ
فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَشَارِ بَيْنَ حَالِيَيْنِ أَخِي بَنِي
مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ، قَالَ نَافِعٌ لَا
أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا
خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاهُمَا
فِي ذَلِكَ فَانْزَلَ اللَّهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ إِلَى اللَّهِ قَالَ ابْنُ الرَّبِيعِ فَمَا كَانَ عُمَرُ
يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ
عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَزْهَرِيُّ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى
ابْنُ أَبِي عَنَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُكَ بِمَكَامِهِ، فَاتَّاهُ
فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنْكِسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ
مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَرُّكَ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَصَوْتُ
صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ
عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذَا
فَقَالَ مُوسَى فَجَعَلَ إِلَيْهِ الْعَمْرَةَ الْآخِرَةَ بِبَشَائِرِ
عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت ابن ابی ملکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بہترین
حضرات ہلک کر گئے تھے ایک جاسپینے تھے ہر ایوں کہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادا کی تھیں جبکہ بنی تميم کے سوار
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے
آواز بن مالک کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے
نے ایک اور شخص کی جانب اشارہ کیا بیان سے کہ مجھے اس شخص کا نام
یاد نہیں رہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری
خفاقت کرنا چاہتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ میں تمہیں کسی خفاقت کرنا
نہیں چاہتا پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں
بندر ہو گئیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے ایمان
والہ اپنی آوازیں ادائیگی نہ کرو نبی کی آواز سے راہیت تا حضرت

عبداللہ بن زبیر بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے اور دوبارہ فرمایا کہ لیکن اہل بیت اپنے نامہان
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا اور
اس کا ذکر فرمایا تو ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ آپ کو
میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا
کہ اپنے گھر میں سر جھکے بیٹھے ہیں اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا
کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت برا کیونکہ جو اپنی
آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے ادائیگی کر دے
اس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے پس
وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور
بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ
شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت طری بشارت
لے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو
کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

بِأَنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ

الْحُجُرَاتِ الْكَثْرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ ابْنِ مَرْثَدَةَ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ التَّمِيمِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدِيرَ رُكْبٍ
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الْقَعَقَاءُ بَنُ مَعْبِدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ
أَقِيرَ الْأَقْرَبُ بَنُ حَارِيسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ
إِلَى أَوْ الْإِخْلَافِ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ
فَتَمَارِيًا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعُدُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
حَتَّى تَقْضِيَ الْآيَةَ

ابن ابی نمیکہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب بنی تمیم کے سردار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر نے اسے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنا با قلم ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

بَابُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

بَابُ (سُورَةِ ق)

رَجَعُ بَعِيدٌ رُدٌّ. فُرُوجٌ، فَتَوَقَّيْ وَاحِدُهَا
فُرْجٌ. وَبَيْدٌ فِي خَلْقِ الْجِبَلِ الْجَلْعَاتِقُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ
تَبْصِرَةٌ: بَصِيرَةٌ. حَبَّ الْحَصِيدِ. الْحِنْطَةُ
بِاسْتِقَابٍ: الطَّرَالُ أَفْعَيْنَا أَفَاعِي عَلَيْنَا وَقَالَ
قَرِيبَةُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قَبِضَ لَهُ فَتَقَبَّضُوا أَصْرًا
أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يَحْدِثُ نَفْسَهُ بِخَيْرٍ: حِينَ
أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَخْلَقَكُمْ: قَيْبٌ عَنَيْدٌ نَصْدٌ
سَائِقٌ وَشَهِيدٌ: الْمَلَكُانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ
شَهِيدٌ شَهِدًا بِالْقَلْبِ لِقُوبٍ: النَّصَبُ. وَ
قَالَ غَيْرُهُ نَصِيدٌ: الْكَفَرَةُ مَا دَامَ فِي الْكُفَامِ
وَمَعْنَاهُ مَنْصُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ. فَإِذَا خَرَجَ
مِنَ الْكُفَامِ فَلَيْسَ بِنَصِيدٍ فِي آذَانِ النُّجُومِ
وَإِذَا بَادَ الشُّجُودُ كَانَ عَاجِبُهُ يَفْتَحُ النَّبِيُّ فِي قَا

اَلْكَثْرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ كِى تَفْسِيْر

ابن ابی نمیکہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب بنی تمیم کے سردار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر نے اسے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنا با قلم ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

سُورَةُ ق کی تفسیر

رَجَعُ بَعِيدٌ رُدٌّ. فُرُوجٌ، فَتَوَقَّيْ وَاحِدُهَا
فُرْجٌ. وَبَيْدٌ فِي خَلْقِ الْجِبَلِ الْجَلْعَاتِقُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ
تَبْصِرَةٌ: بَصِيرَةٌ. حَبَّ الْحَصِيدِ. الْحِنْطَةُ
بِاسْتِقَابٍ: الطَّرَالُ أَفْعَيْنَا أَفَاعِي عَلَيْنَا وَقَالَ
قَرِيبَةُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قَبِضَ لَهُ فَتَقَبَّضُوا أَصْرًا
أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يَحْدِثُ نَفْسَهُ بِخَيْرٍ: حِينَ
أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَخْلَقَكُمْ: قَيْبٌ عَنَيْدٌ نَصْدٌ
سَائِقٌ وَشَهِيدٌ: الْمَلَكُانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ
شَهِيدٌ شَهِدًا بِالْقَلْبِ لِقُوبٍ: النَّصَبُ. وَ
قَالَ غَيْرُهُ نَصِيدٌ: الْكَفَرَةُ مَا دَامَ فِي الْكُفَامِ
وَمَعْنَاهُ مَنْصُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ. فَإِذَا خَرَجَ
مِنَ الْكُفَامِ فَلَيْسَ بِنَصِيدٍ فِي آذَانِ النُّجُومِ
وَإِذَا بَادَ الشُّجُودُ كَانَ عَاجِبُهُ يَفْتَحُ النَّبِيُّ فِي قَا

ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرو اور بعض نے دونوں جگہ
فتح بتائی ہے ابن عباس کہ قول ہے کہ ۱۔ یَوْمَ الْخُرُوجِ جہ
قبروں سے نکلیں گے۔

وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں
ٹوالے جائیں گے تو وہ کہیں گے کیا اور بھی ٹوالے جائیں گے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھیں کی حقیقت وہ خود جانے رکھ
دے گا تو وہ کہیں گے: بس بس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان رادی سے اکثر سو فوار روایت
کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا: کیا تو بھر گئی؟ وہ
عرص کرے گی۔ کیا اور بھی ٹوالے ہیں؟
پس اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر اپنا
قدم رکھ دے گا تو وہ کہیں گے: بس، بس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ آپس میں بحث
کرتے ہیں تو دوزخ کے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے
لئے مخصوص کر دی گئی ہوں۔ جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہو گیا جبکہ میرے
افراد تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں (معاشرے میں) کمزور اور حقیر سمجھا
جاتا تھا اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا: تو میری رحمت ہے، میں
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤ گا۔ اور
دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے
بندوں میں سے جسکو چاہوں گا عذاب دلاؤ گا اور ان دونوں میں سے
ہر ایک کے لئے ایک تعداد مقرر ہے لیکن دوزخ کو چونکہ نہیں بھرے گی
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس
کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اسی کے حصے سمیٹ کر ایک دوسرے سے
مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظم نہیں

وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي الظُّلُمِ وَيَكْسِرُ اِنْ جَمِيعًا وَيَنْصَبَانِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَعْرُجُونَ مِنَ
الْقُبُورِ۔

بَابُ ۱۹۵۶ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ
قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ
حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ الْخَمِيرِيُّ سَيِّدُ بْنُ يَحْيَى
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَكَثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سَفْيَانَ
يَقَالُ لِحَبَنَتِهِمْ هَلْ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ
مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ
عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَتَّامٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ
أَوْ فِرْتُ بِالسُّمُكِيِّينَ وَالْمَسْجُورِينَ وَقَالَتِ
الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضَعْفَاءُ النَّاسِ وَ
سَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي
أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءٍ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ
أَنْتِ عَذَابٌ أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءٍ مِنْ
عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَلَكُوهَا فَا مَّا النَّارُ
فَلَا تَسْتَبَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا
يُظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقٍ أَحَدًا وَأَمَّا
الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔

بَاب ۱۹۵۹ وَ سَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ .

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ
عَنْ إسماعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَّ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً أَرْبَعَةَ عَشَرَ
فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا، لَا
تَضَامُونَ فِي رُؤْيَاهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَخْلُبُوا
عَلَى حُلُوعِ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلِ غُرُوبِهَا
فَاَفْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ .

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَرِثَاءُ عَنِ ابْنِ
أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْرَبُ
أَنْ يُسَبَّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا يَعْنِي قَوْلَهُ
إِذَا بَدَأَ السُّجُودَ .

وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ كَاتِبُ

حضرت جریر بن عبد اللہ بھی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے
چودھویں کے پانچ طرف دیکھ کر فرمایا: منقریب تم اپنے رب
کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کی رویت میں تمیں کسی قسم کی
زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو سورج
طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا چھوڑنا
اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور اپنے رب کی
تعلیف کرتے ہوئے اس کی پاکی اور سورج طلوع ہونے اور غروب
سے پہلے (آیت ۱۳۹)۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: سادہ کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور
نمازوں کے بعد (آیت ۱۴۰)۔

سورة الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ: الذاریات سے مراد ہیں
دوسرے کاقول ہے: تَذَرُوهُ بَكْرِهٍ دَتِي فِي الْفَلْبِكُو
أَفَلَا تَبْصُرُونَ کہ تم کہاتے پیتے کن راستوں سے ہر اور وہ
نکلتا کن راستوں سے ہے۔ فَرَاغَ لَيْسَ لَوْهَا فَصَلَّتْ
اپنی انگلیوں کو ہلا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ التَّوْبَتِمْ وہ سوکھی
ہوئی گھاس جو روند دی گئی ہو۔ التَّوْبَتِمْ لَمَاتٍ والے اور
عَنْ التَّوْبَتِمْ میں بھی یہی مراد ہے تَذَجِبِينَ یعنی مرد و عورت
رنگوں کا اختلاط اور بیٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔
فَخَرَّ وَابِلًا إِلَى اللَّهِ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ہی نودرد
الْأَلْبَعْدُ ذُنَّ جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید
پر قائم رہنے کے لئے، بعض حضرات کا قول ہے کہ رضائے
الہی کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس

بَاب ۱۹۶۰ (وَالذَّارِيَاتِ)

قَالَ عَلَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرِّيَاسُ . وَقَالَ غَيْرُهُ
تَذَرُوهُ: تَضَرَّفَهُ . وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تَبْصُرُونَ
تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْحَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ
مَوْضِعَيْنِ . فَرَاغَ . فَجَمَعَتْ . فَصَلَّتْ : فَجَمَعَتْ
أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا . وَالتَّوْبَتِمْ نَبَاتُ
الرَّحَى إِذَا بَيَسَ وَدَيْسَ . التَّوْبَتِمْ أَيْ
لَذَّةٌ وَسَعَةٌ . وَكَذَلِكَ عَلَى التَّوْبَتِمْ قَدَرُهُ يَخْفُ
الْقَوَى رَوْجَبِينَ الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى وَاخْتِلَافِ
الْأَلْوَانِ حُلُوٌّ وَحَامِصٌ وَهَمَّا زَوْجَانِ فَرَّوَا إِلَى
اللَّهِ مِنَ اللَّهِ إِلَيْهِ إِلَّا لِيَعْبُدُوهُ مَا خَلَقْتُ أَهْلَ
السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَر_يَقِينِ إِلَّا لِيُؤْخِذُوهُ . وَ
قَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَعَلُوا بَعْضٌ وَتَرَكَ

بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدْرِ وَالذُّنُوبِ
الَّذِينَ الْعَظِيمُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَفَ صِيغَةَ ذُنُوبًا
سَبِيلًا الْعَظِيمُ الْبَقِيَّةَ لِقَوْلِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَالْحَبْكُ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. فِي عَمْرٍاءَ فِي
صَلَاةِهِمْ يَتَمَادُونَ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَوَاصَوْا
تَوَاطَوْا وَقَالَ مُسَوِّمٌ: مُعَلِّمَةٌ مِنَ
النَّبِيِّينَ.

بَابُ ۴۷ (وَالطُّورِ)

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٌ: مَكْتُوبٌ. وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالشَّرِّ يَا بَنِيَّ رَقِيَ مَشْهُورٌ
صَحِيفَةٌ وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوعُ سَمَاءٌ. الْمَسْجُورُ
الْمَوْقُودُ وَقَالَ الْحَسَنُ تَسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَا وَفَا
فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلْتَنَاهُمْ
نَقْصًا. وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُومٌ: تَدُومٌ. أَصْلَاهُمْ
وَالْعُقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ اللَّطِيفُ. كَسَفًا
قَطْعًا الْمَنُونُ الْمَوْتُ. وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ
يَتَعَالَوْنَ.

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُلَيْنَ بْنِ تَوَّحُّدٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَشْتَكَيْتَنِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ
النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ
بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ.

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ النَّهْضِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ
ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

میں تدریج فرماتے کے لئے کوئی دلیل نہیں لکھ کر دیں
مجاہد کا قول ہے۔ صَرَفَ پڑھ لکھا۔ ذُنُوبًا راستہ۔ انْعِيمٌ
وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا ہوں۔ ابن عباس کا
قول ہے الْجَبْكُ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِي
عَمْرٍاءَ پڑھ لکھا میں کہنے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے
تَوَاصَوْا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوِّمَةٌ نشان لگاتے
ہوئے یہ الیٹینا سے مشتق ہے۔

سورة الطور کی تفسیر

قَتَادَةُ کا قول ہے مَسْطُورٌ لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الطُّورُ
سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے بقی مَشْهُورٌ لکھا ہوا سَقْفُ
الْمَرْفُوعُ آسمان۔ الْمَسْجُورُ پھرا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے
تَسْجَرُ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی
باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے أَلْتَنَاهُمْ نے انہیں کم
کیا۔ دوسرے کا قول ہے تَمُومٌ گھومتے گا۔ أَصْلَاهُمْ
مقبلیں۔ ابن عباس کا قول ہے الْبَرُّ اللطیف۔ بہرہاں کسب
مکسر طاء الْمُتُونُ سرت۔ دوسرے کا قول ہے یَتَنَازَعُونَ
یَتَعَالَوْنَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں لہذا
طواف کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم سر پر ہونے لگوں
کے پیچھے پیچھے طواف کر لیا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ طریف
کے ایک گوشے میں رہ بیٹھے ہوئے، سورہ الطور
کی تلاوت فرما رہے تھے۔

حضرت جریر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ الطور
پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ کیا وہ کسی

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِالتَّوْحِيدِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمَرَ خَلْقُوا مِنْ غَيْرِ
شَيْءٍ أَمْ هُوَ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
بَلْ لَا يَكُونُونَ أَمْ سَعْدٌ هُمْ خَزَائِنُ رَيْكَ أَمْ هُوَ
الْمُصْطَفُونَ كَأَذَقَلْبِي أَنْ يَطِيرَ قَالَ سَقِيَانُ
فَأَمَّا أَنَا فَأَنَا سَمِعْتُ الرَّهْزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالتَّوْحِيدِ
لَقَدْ سَمِعْتُهُ نَادَا لَدَى قَالُوا لِي.

اصل سے نہ بنا کے گئے اور نہ ہی بنائے والے ہیں؟ یا ان کے
پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کڑوڑے ہیں (آیت ۱۶۴)
تو قریب تھا کہ میرا دل نفل ہو جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ
یہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے زہری نے انہیں محمد بن جابر نے
اور ان سے ان کے والد حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے منہ پایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ التوحید پڑھتے
ہوئے سنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے
نہیں سنا۔

باب ۴۱ (والتجمل)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ذُو مِرَّةٍ، ذُو قُوَّةٍ، قَابُ قَوْسَيْنِ
حَيْثُ الرُّكْبَيْنِ الْقَوْسِ ضَبْرِي، عَوْجَاءُ
وَأَكْدَى، قَطْعُ عَطَاءٍ، رَبُّ الشَّجَرِ هُوَ مِرَّةٌ
الْجَوْنَاءُ، أَلَذِي وَفِي، وَفِي مَا فَصَلَ عَلَيْهِ إِفْقَةُ
الْمَرْحَةِ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، سَامِدُونَ الْبَرْطُومَةُ
وَقَالَ عِكْرَمَةُ يَتَعَنُّونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ، وَكَأَنَّ
إِبْرَاهِيمَ أَفْتَمَارُونَهُ أَفْتَجَادُ كَوْنَهُ وَمَنْ قَرَأَ
أَفْتَمَارُونَهُ يَعْنِي أَفْتَجَحَهُ وَنَهْ، وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ
بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغَى وَلَا
جَاوَزَ مَا رَأَى، فَتَمَارَوْا أَكْدَبُوا وَقَالَ الْحَسَنُ
إِذَا هَوَى، غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَعْطَى وَ
أَفْطَى، أَعْطَى مَا رَضَى.

سورۃ النجم کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ذُو مِرَّةٍ، قَابُ قَوْسَيْنِ، ذُو قُوَّةٍ، قَابُ قَوْسَيْنِ
دو کمانوں کا نام۔ ضَبْرِي طبرستان، اکْدَى اپنی بخشش
دو کمانوں، ذُو الشَّجَرِ شجرہ کے کمان، أَلَذِي وَفَا
جو اس پر فرض ہوا ہے پر رکھا۔ اَزْدَبَتِ الْخَزْفَةَ قیامت
قریب آگئی، سَامِدُونَ یہ بڑے نامی ایک قبیلہ بھی ہے۔
عکرمہ کا قول ہے: يَتَعَنُّونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے
ابراہیم کا قول ہے: أَفْتَمَارُونَهُ کیا تم جھگڑتے ہو اور
جس نے أَفْتَمَارُونَهُ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار
کرتے ہو۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نظر۔ قَطْعُ عَطَاءٍ اور جو چیز رکھی اس سے اور مردِ حضرت
ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھگڑا۔ حَسَنُ الْقَوْلِ ہے (اذا هوى
جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے: أَعْطَى وَافْطَى یا اللہ عرض کیا۔

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ قُلْتُ لِعَلَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمَّتُكَ
هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ
فَقَالَتْ لَقَدْ فَتَّ شَعْرِي حَتَّى مَاتَا قُلْتُ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ
ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَ هُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ امی بنی: کیا یہ نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رزق کے کٹے
ہو گئے تو تم نے کہا کہ تم سے کوئی ان میں سے کہے کہ اس نے
جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا
تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: اَلَا تَكْفِيكَ اسکا اعلان نہیں

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَى رَبَّهُ
فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ لَاتُ دِرْكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، وَمَا
كَانَ يُبَشِّرُ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي
فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَادَا
تَكْسِبُ عَدَا، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ
ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ الْآيَةَ وَلِكُنْ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّاعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا
أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ
لَهُ سِتْمَانَةُ جَنَاحٍ.

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْحُ بْنُ عَتَاهٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّاعًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا
أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِمْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمَانَةُ
جَنَاحٍ.

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کہ قیام اور سب انہیں اچانکے اچانکے میں ہیں اور وہی ہے نہایت بلن پورا
خبردار سورہ الانعام، آیت ۱۰۳ نیز۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہنچا کہ شام سے
کلام فرمائے مگر وہی کے طور پر یا یہ کہ وہ بشر پر وہ عظمت کے پیچھے ہو۔
سورہ الزمر، آیت ۵۱۔ اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کسی کی بات جانتا ہے
تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اور کوئی جان نہیں
جانتی کل کیا کائنات کی سورہ لقمن، آیت آخری۔ اور جو تمہیں یہ بتائے کہ
حضرت نے کوئی بات چھپائی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت
پڑھی۔ اے رسول! اپنا مدد جو کچھ آمار تمہیں تمہارے رب کی طرف سے
سورہ المائدہ، آیت ۶۷۔ بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبریل
علیہ السلام کو دو دفعہ ان کی اصلی شکل صورت میں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمادی
تعالیٰ۔ تو اس سے اس محبوب میں وہ ہاتھ کا فاصلہ رہا
بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وہی فرمائی اپنے بندے کو جو وہی فرمائی
آیت ۱۰۹ کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو
دیکھا اور اس کے چھ سو پر تھے۔

ارشاد فرمادی تعالیٰ۔ تو اس سے اس محبوب میں
وہ ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وہی فرمائی اپنے
بندے کو جو وہی فرمائی آیت ۱۰۹ کے بارے میں حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے
چھ سو پر تھے۔

مقرر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے آیت ۱۔ بیشک آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَالْبَلَدِ وَالْعَشِيرَةِ
فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ
أَقَامِرًا فَلْيَتَصَدَّقْ.

باب وَمَنَاةُ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ مَنَاةَ
الْقَطَاغِيَةِ النَّحْيِ بِالسُّبُلِ لَا يُطَوِّفُونَ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللَّهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالسُّبُلِ مِنْ
قَدِيدٍ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فِي
الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَعَتَانُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا
يُحْدِثُونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
يَمْتَنُ كَانَتْ يَهْدِي لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ هُنَّ بَيْنَ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ.

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ
وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ
تَابِعَهُ ابْنُ طَاهِمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَوْ يَذْكُرُ
بْنُ عَلَيْهِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی سہواً یہ
کہہ بیٹھے کہ لات و عزیزی کی قسم، تو اسے چاہیے کہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
پڑھ لے اور اگر کوئی رسول کہے اپنے ساتھی کے کہ
دے کہ اؤ جواد کیسیں تو اس کو غیرت کرنی
چاہیے۔

وَمَنَاةُ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى کی تفسیر

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے
متعلق ہے جو ساقیہ طافیہ سے احرام باندھا کرتے تھے جو مشیل میں
ہے اور سقاہ و مردہ کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔
پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک سقاہ اور مردہ تو اللہ
تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور سارے مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے
وہ سری سند کے ساتھ عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ
اور قبیلہ عتات والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس آکر
احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ
سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے
پس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک جگہ تھا جو مکہ و مدینہ
کے درمیان رکھا ہوا تھا چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یا نبی اللہ! ہم منات
کی تعظیم کے پیش نظر سقاہ و مردہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھ کر سجدہ
تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور
انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن عباس نے بھی ایوب سے
اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن عساکر نے حضرت ابن عباس
سما ذکر نہیں کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُلَيٍّ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ
أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالتَّجْوِيدُ قَالَ فَسَجَدَ مَنْ
خَلَقْنَا إِلَّا رَجُلًا رَأَيْنَاهُ أَخَذَ كَقَائِمٍ تَرَابٍ
فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْنَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَبِيلَ كَافِرٍ أَهْلِيَّةٍ
بْنُ خَلْفٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورہ البقرہ نازل ہوئی
اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ
کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان سب نے
سجدہ کیا ماسوائے ایک شخص کے میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے
ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پس اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر
کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا امددہ تھا امیر بن خلف۔

بَابُ رَأَيْتُ السَّاعَةَ

سورة القمر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُسْتَمِرٌّ، ذَاهِبٌ، مُرْدَجِرٌ
مُتَّاعٌ، وَارْدٌ جَرَّ فَاسْطُطِيرَ جَنُونا: دُسْرُ
أَصْلَاعِ السَّيْفِيَّةِ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا يَقُولُ كُفْرًا لَمْ
جَزَاءً مِنَ اللَّهِ، مُحْتَضِرٌ يَحْضُرُ ذُنُ الْمَاءِ وَقَالَ
ابْنُ جَبْرِ مَهْطِعِينَ، النَّسْلَانُ، الْخَبِيبُ الْبِرَاعِ
وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى فَعَاطِيَا يَبِيدُهُ فَحَقَرَهَا
الْمَحْطِطُ كَحِطَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٌ إِذْ جَرَّ
أَنْتَعِلَ مِنْ زَجَرَتِ كُفْرٍ فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا قَعَلْنَا
جَزَاءً لِمَا صَنَعْتُمْ يَنْوِجٍ وَأَصْحَابِهِ مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ
حَقٌّ يَقَالُ الْأَشْرُ الْمَرَحُ وَالْتَجَبُرُ.

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جاسنے والا۔ مُرْدَجِرٌ رکاوٹ
آزاد جہ پائل کر کے چھوڑا گیا۔ دُسْرُ کشتی کی مینیں۔ لَمَّا
کَانَ کُفْرًا جس کے لئے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ
مُحْتَضِرٌ پانی کے پاس ماضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے
مُهْطِعِينَ تیز روڑنے والے۔ الْخَبِيبُ تیز چلتا۔ دوسرے
کا قول ہے۔ فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھراسے
زنج کیا۔ الْمُحْطِطُ بل ہوئی باڑ۔ إِذْ جَرَّ یہ زجرت کا
باب انتقال ہے کھڑے ہونے کے اور ان کے ساتھ یہ اس لئے کیا
کہ جو حضرت نوح اور ان کے ساتھیوں کیساتھ لوٹ گیا تھا اس کا بدلہ
جملے مُسْتَقِرٌّ مذاب حق ہے الْأَشْرُ اترنے کو کہتے ہیں اسی طرح دیکھا کہ
ابو عمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا چنانچہ
اس کا ایک ٹکڑا پھاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پھاڑ
کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
گواہ رہنا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي
مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتَيْنِ فِرْقَةً
فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے
ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا:۔ گواہ رہنا،

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا
ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا انْشَقَّ الْقَمَرُ.

الْمَدَنُ ۱۰

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ
يَكْرِ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشَّقُّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يونسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ إِنْ يُرْفَعُ
أَيَّةٌ فَأَرَاهُمُ الشَّقُّ لَوْ الْقَمَرُ.

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: الشَّقُّ الْقَمَرُ

فَرَقَتَيْنِ تَجْرِي بَاعَيْنِنَا.

باب ۱۶۵ جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا وَلَقَدْ
تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ
أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَتَهُ تَوُجَّحَتْ أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ.

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَذِهِ
مِنْ مُدْكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسْرُنَا هَؤُلَاءِ قِرَاءَتَهُ.

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ
فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ.

باب ۱۶۶ أَحْجَازُ نَحْلٍ مُنْقَحٍ فَكَيْفَ كَانَ
عَدَاؤِي وَنَذِيرٌ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَهَلْ

گواہ رہنا۔

بسید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن سعد نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم سے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں
ہوا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں
کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے
ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے

تھے۔

جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا كُفْرًا كُفْرًا

ہماری نگاہ کے سامنے بستی اسکے صلیب جسے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور
نے اسے نشان بنا چھوڑا، پس ہے کوئی دھیان کر نور اللہ آیت ۱۵۰۔

قتادہ کا قول، اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یا نہ؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کو پڑھا کرتے
تھے۔ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ۔ مجاہد کا قول ہے یسرنَا ہم نے
اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم سے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ۔ پڑھا کرتے
تھے۔

أَحْجَازُ نَحْلٍ مُنْقَحٍ فَكَيْفَ كَانَ عَدَاؤِي وَنَذِيرٌ

کسی آدمی نے اسود سے پوچھا کہ اس آیت میں نذیر
ہے یا مذکر؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت

مِنْ مُذَكِّرٍ أَوْ مُذَكَّرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُهَا
فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ قَالَ رَسِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ
دَاۓماً.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فہل من مذکر
پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فہل من مذکر پڑھتے ہوئے سنا
تھا یعنی اس کے اندر حرف مال ہے۔

بَاب ۸۶۷ فَكَانُوا أَكْهَشِيْمَ الْمُحْتَظِرِ وَ
لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ.

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ الْآيَةَ.

فَكَانُوا أَكْهَشِيْمَ الْمُحْتَظِرِ کی تفسیر
اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فہل من مذکر
پڑھا کرتے تھے۔

بَاب ۸۶۸ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمُ بَكْرَةٌ عَذَابٌ
مُسْتَقَرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنَذِيرٌ.

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ.

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمُ بَكْرَةٌ عَذَابٌ مُسْتَقَرٌّ کی تفسیر
اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
کو فہل من مذکر پڑھا ہے۔

بَاب ۸۶۹ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ
مِنْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ
مِنْ مُذَكِّرٍ.

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ کی تفسیر
اسود بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے اسے فہل من مذکر پڑھا ہے
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسے فہل من مذکر
پڑھتے تھے۔

بَاب ۸۷۰ سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ
الدُّنْبَ

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ وَهْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّتِهِ يَوْمَ يَدْعُ إِلَهُهُمْ

سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّنْبَ کی تفسیر
حکمر مے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو
سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر
کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں بیٹھے وہاں سے
ہٹے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کروا رہا ہوں اے اللہ
اگر تیرا پابا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔۔۔۔۔ اتنے میں
حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ!

سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّنْبَ کی تفسیر
حکمر مے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو
سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر
کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں بیٹھے وہاں سے
ہٹے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کروا رہا ہوں اے اللہ
اگر تیرا پابا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔۔۔۔۔ اتنے میں
حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ!

إِنِّي أَنشَدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي نَسَاكَ
تَعْبُدُ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ
حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ
يَثْبِتُ فِي الدُّمْرِ بِفَخْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْرُمُ
الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّمْرُ بِلِلسَةِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ
وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ يَعْنِي
الْمَرَارَةَ

۱۹۸۴. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ إِنِّي بَعْدَ سَأَلِ
أُولَى الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمَّةٍ وَإِنِّي لَجَارِيَةُ الْعَبَّ

۱۹۸۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ
عَنْ عِلْرِ مَتَّى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنَشَدُكَ
عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي شَدْتُ لَمْ تَعْبُدْ بَعْدَ
الْيَوْمِ أَبَدًا فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَحْحَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي
الدُّمْرِ بِفَخْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْرُمُ الْجَمْعُ وَ
يَكُونُ الدُّمْرُ بِلِلسَةِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
أَذْهَى وَأَمْرٌ

یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التماس پیش کر چکے ہیں
اس وقت حضور نے زبردستی ہرٹی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے
ہوئے بہر تشریف لے آئے :- ”اب بھائی جاتی ہے یہ جماعت
اور پیڑ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ ترقیامت پر ہے اور
تسامت نہایت سخت اور کڑی ہے“ اور آیت
۱۹۸۴، ۱۹۸۵ اَمْرٌ بِهِنَّ الْمَرَارَةُ سے مشتق
ہے۔

ابن جریر کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن مالک نے
بتایا کہ میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان
دنوں میں تو عمر بڑی تھی اور کھیل کر تھی۔

نکاح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پیچھے
یوں دعا کر رہے تھے :- اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد
دلاؤ تاہم میں اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد کبھی تیرے
ہمراہ نہ ہو۔ تو حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ
آپ کے لئے آساہی کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التماس پیش کر چکے ہیں
وقت حضور نے زبردستی ہرٹی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے
آئے۔ اب بھائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیڑ پھیر دیں گے۔ بلکہ ان کا وعدہ
توقیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑی ہے (آیت ۲۵، ۲۶)

سورة الرحمن کی تفسیر

وَأَنبِئُوا النَّوَاسِرَ بِرَبِّكَ الَّذِي مَرَّ بِهِ
أَسْءَلُكَ عَنْ سَبْعَةِ كُتُبٍ مِنَ الرِّيحَانِ وَرَبِّكَ الَّذِي
يَسْأَلُكَ الْعِصْفُ وَالرِّيحَانُ وَرَبِّكَ الَّذِي
يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرِّيحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الْمَرْفُوعُ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعِصْفُ يُرِيدُ الْمَاكُولَ مِنَ الْحَبِّ
وَالرِّيحَانُ التَّضْيِيقُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ كُلُّهُ وَقَالَ غَيْرُهُ

بَابُ (سُورَةِ الرَّحْمَنِ)

وَأَنبِئُوا النَّوَاسِرَ بِرَبِّكَ الَّذِي مَرَّ بِهِ
أَسْءَلُكَ عَنْ سَبْعَةِ كُتُبٍ مِنَ الرِّيحَانِ وَرَبِّكَ الَّذِي
يَسْأَلُكَ الْعِصْفُ وَالرِّيحَانُ وَرَبِّكَ الَّذِي
يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرِّيحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الْمَرْفُوعُ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعِصْفُ يُرِيدُ الْمَاكُولَ مِنَ الْحَبِّ
وَالرِّيحَانُ التَّضْيِيقُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ كُلُّهُ وَقَالَ غَيْرُهُ

النَّصْفُ وَرَقٌ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الصَّحَابُ النَّصْفُ
 التَّيْنُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: النَّصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ
 شَجَرُهُ النَّبْتُ هَبْوَرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ النَّصْفُ
 وَرَقٌ الْحِنْطَةِ وَالذَّيْحَانُ: الزَّرْقُ وَالْمَارِجُ
 الذَّهَبُ الْأَصْفُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَخْلُو النَّارَ
 إِذَا أُوقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَأَتْ
 الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الْيَمِينِ وَمَشْرِقُ
 فِي الصَّيْفِ وَمَتَّعَ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبَهُمَا فِي الْيَمِينِ
 وَالصَّيْفُ لَا يَبْغِيَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ لِلْمُتَشَاكِلَاتِ
 مَا رَفَعَ قَلْعَهُ مِنَ السَّنَنِ فَأَمَّا مَا لَمْ يَرْفَعْ قَلْعَهُ
 فَلَيْسَ بِمُتَشَاكِلٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَنَحَاسُ الشَّغْرِ
 يُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ يُحْدَبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ
 رَبِّهِ يَهْتَفُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 فَيُتَرَكُّهَا الشَّوَاطِطُ لَهَبٌ مِنْ قَارٍ مَدَّهَا مُتَابِ
 سُرُودَانِ مِنَ الرِّقِّ صَلَّصَالٍ طِينٌ خَلَطَ بِمِلْ
 فَصَلَّصَ كَمَا يَصْلُصُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مَنْزِقٌ
 يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ يَقَالُ صَلَّصَالٌ كَمَا يَقَالُ
 صَرَّ النَّجَابُ عِنْدَ الْإِعْلَاقِ وَصَرَّ صَرٌّ مِثْلُ كَبْكَبَةٍ
 يَحْنِي كَبْكَبَةً فَأَكْبَهَتْ وَنَخَلٌ وَرُمَانٌ وَقَالَ
 يَحْضَمُّهُمْ لَيْسَ الرُّمَانُ وَالتَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا
 الْعَرَبُ فَافْتَقَرُوا نَعْدَهُمَا فَأَكْبَهَتْ كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
 حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَأَمْرُهُمْ
 بِالْمَحَافِظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثَقَرَا عَادَ الْعَصْرُ
 شَدِيدًا أَلْهَا كَمَا أَعْيَدَ التَّخْلُ وَالرُّمَانُ أَوْ مِثْلُهَا
 أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ
 فِي الْأَرْضِ مِمَّنْ قَالَ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقٌّ
 عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرْتَهُمْ فِي آيَةِ الْقَوْلِ مَنْ
 فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ عَمِيرُكَ أَفَنَانَ
 أَوْ مِثْلُهَا وَحَقَّ الْحَقُّ أَنَّ مَا جَعَلْتَنِي قَرِيْبًا

گھاس۔ ابو مالک کا قول ہے۔ النصف جو فعل سب سے پہلے اُگے اور جس
 کو پہلی زبان میں ہبوز آگئے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ النصف گندم کے
 پتے۔ الزئحان رزق۔ الناس جو وہ نہ داور سبز رنگ کے شے جو آگ
 سناگنے پر بلند ہوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔
 رَبَّ الْمَشْرِقَيْنِ دو مشرق اس نے کہا کہ وہ جہاں سے سرریوں میں سورج
 طلوع ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہ جہاں سے گرمیوں میں طلوع ہوتا ہے۔
 لَا يَبْغِيَانِ دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ الْمُتَشَاكِلَاتِ ایسے جہاز مراد ہیں
 جن کے بار بار بلند کر دئے گئے ہوں اور جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں
 مُتَشَاكِلَاتِ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نَحَاسُ وہ تانا جو پھل کر ان کے
 سرور پر ڈال دیا جائے گا تاکہ یوں عذاب دیے جائیں خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
 گناہ کا ارادہ کرنے پر خدا کو یاد کر کے اس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔
 الشَّوَاطِطُ آگ کے شے جو مُتَشَاكِلَاتِ گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔
 صَلَّصَالٌ ریت ملی ہوئی مٹی جو کھنکھاتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد گلی
 ہوئی مٹی ہے اور اُسے صلّ کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح جند کرتے وقت
 وہ دائرہ بچتا ہے اس طرح جنتی ہوئی مٹی۔ رہا مَنْزِقٌ تو وہ کبکبتہ کی طرح
 ہے فَأَكْبَهَتْ وَنَخَلٌ ذُرْمَانٌ بعض کا قول ہے کہ کچھ اور انار میووں
 میں شمار نہیں ہیں لیکن ان عرب انہیں میووں میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ
 ارشاد خداوندی ہے: — تمام نازوں کی حفاظت کر دو اور خاص
 طور پر درمیانی ناز کی یہ جہاں شروع میں ہر ناز کی
 حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کا تاکید کی فرض سے
 دوبارہ ذکر فرمایا، پس اس طرح کچھ اور انار
 کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ
 ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: — کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے
 سجدہ کرتی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین
 میں ہیں یہ پھر فرمایا کہ: — ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت
 سے وہ ہیں جن پر عذاب ضروری ہو گیا حالانکہ پہلے ارشاد میں
 عَزَّ وَجَلَّ اور فرشتے ساری مخلوق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے
 أَفَنَانَ مہنیاں وَجْنِي الْبَعَثَيْنِ دَانِ جس پہلے کہ چاہیں گے قریب
 آجائے گا۔ حَسَنٌ بَصْرِيٌّ کا قول ہے: — قُبَايِیْ اَلَا تَأْمُرُ اس کی نعمت

وَقَالَ الْحَسَنُ فَيَأْتِي الْأَعْرَابَ نَعِيمًا . وَقَالَ قَتَادَةُ
رَبِّكُمْ يَأْتِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ . وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا
وَيَرْفَعُ قَوْمًا ، وَيَضَعُ الْآخَرِينَ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
بَرَزَ مَنْ حَاجَزَ الْأَنْفَامَ . الْخَلْقُ نَصَاحَتَانِ
فَيَأْتِيَانِ ذُو الْجَلَالِ . ذُو الْعِظَمَةِ . وَقَالَ
عُبَيْدُ اللَّهِ مَالِ بَحْرٍ : خَالِصٌ مِنَ النَّارِ يُقَالُ مَرَجٌ
الْأَمِيرُ رَعِيَّتُهُ إِذْ خَلَا هُمْ بَعْدَ وَبَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ مَرَجٌ أَمْرُ النَّاسِ . مَرَجٌ مُلْتَبِسٌ . مَرَجٌ :
اِجْتِلَاطٌ . لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَرَجَةٍ أَبَتَكَ ، تَرَكْتَهَا
سَتَفَرَّغَ لَكَ سَخَايِبُكَ لَا يَشْغُلُهُ شَيْءٌ عَنْ
شَوْغٍ ، وَهُوَ مَرَجٌ رَوَتْ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ . يُقَالُ لَا
تَفَرَّغَتْ لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ . يَقُولُ : لَا خَذَلْتُكَ
عَلَى غَيْرَتِكَ .

باب ۱۹۸۶ مِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

۱۹۸۶ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو
الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
جَنَّتَانِ مِنْ فَضِيلَةِ آيَاتِهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ
الْعُومَرِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمَا إِلَّا يَرَاةً
أَكْبَرَ عَلَى وَجْهِهِ فِي بَنَةِ عَدْنٍ .

باب ۱۹۸۷ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ : سُودُ الْحَدَقِ وَ
قَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ : مَحْبُوسَاتٌ قَصَرَ
طَرَفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَمْرٍ وَاجِبٍ : قَاصِرَاتُ
لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَرْوَاجِهِنَّ .
۱۹۸۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي

قَتَادَةُ كَقَوْلِهِ : رَبِّكُمْ يَأْتِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ .
ہے کل یوم ہوتی شان گماہ کو معاف کرتا اور مصیبت کو دور کرتا
ہے کسی قوم کو اٹھاتا اور کسی کو گرتا ہے ۔ ابن عباس کا قول ہے :
بَرَزَ مَنْ حَاجَزَ الْأَنْفَامَ خَلْقُ نَصَاحَتَانِ جو شخص مارنے
والے ۔ ذُو الْجَلَالِ عظمت والا دوسرے کا قول ہے :
مَالِ بَحْرٍ خالص آگ کہتے ہیں کہ مَرَجٌ أَمْرُ النَّاسِ عینہ : جب
حاکم اپنی رعیت کو ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے
پھوڑ دے ، تو اسے مَرَجٌ أَمْرُ النَّاسِ کہیں گے مَرَجٌ
ظاہر ۔ مَرَجٌ دور یا دلی کا ملنا جیسے تم جانور کو چھوڑ دو یہ
لفظ اسی مَرَجٌ سے نکلا ہے ۔ سَتَفَرَّغَ لَكَ سَخَايِبُكَ ہم فرود تیار ہا ہر
چیز کا حساب لیں گے اور یہ کلام عرب میں مشہور
ہے کہ ایک چیز اس کی توجہ کو دوسری چیزوں کی طرف

سے نہیں روک سکتی جیسے عربی کا مقولہ ہے کہ میں تیرے لئے ہر بات سے

فلاح ہوگی اور تیری غفلت پر تجھ کو کچھ نہیں

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو جنتیں ۔
چاندنی کی ہوگی ، یہاں تک کہ اُن کے برتن اور اُن کی تمام چیزیں بھی اور
جنتیں سونے کی ہوں گی ، یہاں تک کہ اُن کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز
سونے کی ہوگی لوگ اپنے خدا کو دیکھیں اس پر جنت عدن میں کوئی رنگ
نہ ہوگی ماسوائے اس کے کہ اُس کے چہرے پر عظمت کی چادر
پڑی ہوگی ہوگی ۔

حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ حُورٌ سیاہ آنکھ والی کہتے ہیں ۔ مجاہد کا قول ہے
مَقْصُورَاتٌ روکی ہوئی جنہوں نے اپنی آنکھیں اور اپنے نفس اپنے غاؤں
کے لئے وقف کر رکھے ہیں قاصِرَاتُ وہ اپنے غاؤں کے سوا اور
کسی کی تلاشی نہ ہوں گی ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّهْدِ حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمَةَ
الْحَوْثِيُّ عَنْ أَبِي يَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ
فِي الْجَنَّةِ خِيَمَةً مِنْ ثَوْبٍ مَجُوفَةٍ مَرَّضَةً يَتَوَقَّفُ
بِهَا فِي كُلِّ رَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ
يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّاتٍ مِنْ فِضَّةٍ لَيْلِيَّةٍ
وَمَافِيهِمَا، وَجَنَّاتٍ مِنْ كَذَا الْيَتَّةِ هُمَا وَمَا
فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْعَتَمَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى
رَبِّهِمْ إِلَّا رَأَوْا الْكِبْرَ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ
عَذِيبَةٍ.

بَابُ الْوَأَقِصَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رُجَّتْ: سُئِلَتْ، بُسَّتْ: قُتِلَتْ
لُتَّتْ كَمَا يُلْتَمَسُ السَّوِيْقُ، الْمُخَضُّوْدُ: الْمُؤَقَّرُ حَمَلًا
وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنصُودٌ، الْمَوْنُ: وَالْعَرَبُ
الْمُحَبَّاتُ إِلَى أَرْوَاحِهِنَّ قُلَّةٌ، أَمَةٌ: يَحْمُوهُمُ
دُخَانُ أَسْوَدٍ يُصْبِرُونَ: يُدَيِّمُونَ، الْهَيْيَعُ
الْإِبِلُ الظَّمَاءُ، لَمْعَرَبُونَ: لَمَعَزَمُونَ، رَدَحُ جَنَّةٍ
وَرُحْلُ وَرِيحَانٌ، الرَّزْقُ: وَنُشَأُ كَعْرِقٍ لِقَاطِنٍ
نَشَأَ، وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ: تَعَجَّبُونَ: عُرْبًا
مُثْقَلَةً، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصَبْرٍ
يُسَمِّيَهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِيَّةَ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ
الْعَرَبِيَّةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكْلَةَ، وَقَالَ فِي
خَافِضَةٍ لِقَوْمِهِ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةً إِلَى الْجَنَّةِ
مَوْضُوعَةٌ مَنَسُوجَةٌ وَمِهْدَةٌ وَضِيئَةٌ النَّاقَةُ
وَالْكُوبُ لَا أَذَانَ لَهُ وَلَا عَرَّةَ وَالْبَارِقُ ذَوَاتُ
الْأَذَانِ وَالْعَرَى مَسْكُوبٌ جَاكِرٌ وَفَرَسٌ مُرَقَّقَةٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مَتَرَفِيضٌ مَتَمَتِّعِيْنٌ: مَا
تَمْنَعُونَ هِيَ التُّطْفَةِ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ لِلْمُؤْمِنِينَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک
خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے ہوئی کا ہوگا اور اس کی چوڑائی ساٹھ
میل ہوگی اس کے ہر کونے میں عورتیں ہوں گی ایک کونے والی دوسرے
کونے والی عورتوں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان اُن کے پاس
آئیں گے۔ وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ اُن کے
برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں ہونے کی بلکہ اُن کی
برجیسز بھی اُن لوگوں کے لئے جنتِ عَدْن میں اپنے رب
کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی مگر اس کے کماؤں
کے جسدے پر کبریا کی چادر پڑی ہوگی۔

سورة الواقعة کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: رُجَّتْ: سُئِلَتْ، بُسَّتْ: قُتِلَتْ
شکوہیے جاتے ہیں، الخفود: بوجہ سے لدا ہوا آدمی چیز کو بھی کہتے
ہیں جس میں کائنات ہو، منضود: کیلا، عرب: اپنے شوہر سے قتل کرنے
والی، شمة: جماعت، موم: دھواں سیاہ رنگ کا، یصبرون: بیدار
کرتے رہتے ہیں، عظم: پیارے اونٹ، لغزون: الزام دینے والے
”روح“ جنت اور خود بخالی ”سبحان“ ”رندی“ و نشاکم جس صفت
میں ہم جا میں پیدا کرتے ہیں دوسرے کا قول ہے ”تفکھون“ تم تعجب
کرتے ہو ”عرب“ خوبصورت عورتیں اس کا واحد ”عروب“ جیسے عرب
کا واحد ”عروب“ ہے، اہل مکہ سے ”عرب“ اور اہل مدینہ ”عرب“ کہتے
ہیں جب کہ اہل عراق ”شکله“ کہتے ہیں اور ”خافضة“ کے بارے میں
کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گرانا اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھانا
مراد ہے ”موضوعة“ ”جاہل اور“ ”ضیون الناقہ“ اس سے مشتق ہے۔
”الکوب“ وہ برتن جس میں ٹوٹی اور دستہ نہ ہو ”البارق“ ایسے برتن
جس میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ ”مسکوب“ بہتا ہوا، فرش مرقدہ“
ایک دوسرے کے اوپر تہہ بر تہہ ”مترنین“ نفع کھانے والے ”ما تمنون“
بر عورت کے رحم میں لطف ڈالنے سے استعارہ ہے ”للمقون“ مسافر
کے لئے ”القی“ قبیل میدان۔ ”مواقع الخوم“ قرآن مجید کی آیات فکر

يُحْكِمُ الْفَرَّانَ: وَيُعَالِ بِسَقَطِ الدُّجُومِ إِذَا سَقَطَ. وَمَوَاقِعُ وَمَوَاقِعُ وَاحِدٌ مَذْهُبٌ مَكْدُبُونَ، وَمِثْلُ لَوْ تَدَّهْنُ فَيَدَّهْنُونَ. فَسَلَامٌ لَكَ أَيُّ مُسَلِّمٍ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَالْغَيْثِ إِنَّهُ وَهُوَ مَعَهَا كَمَا تَقُولُونَ أَنْتَ مُصَدِّقٌ مَسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِنْ مَسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ وَتَذْكَرُونَ كَالدُّعَاءِ لَمَّا كَتَبُوا لَكَ فَسَقِيًا مِنَ الْيَمِينِ جَالٍ إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ تَوَرُّدٌ لَمْ تَخْرُجُونَ أَوْ رَيْتَ أَوْ قَدَّاتُ لَعْنًا بَاطِلًا تَأْتِي مَا كُنَّا بَا

باب وظل ممدود

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُقَيَّانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ الْيَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَيِّرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَأْ أَوْ إِنْ شِئْتُمْ وَظِلُّ مَمْدُودٍ.

باب (الحديد)

قَالَ مُجَاهِدٌ: جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ مُخْتَرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى التَّوَرِ مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ: جَنَّةٌ وَسِلَاحٌ. هُوَ لَكُمْ أَوْ لِي يَكُونُ يَتَلَوْنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمُوا أَهْلُ الْكِتَابِ يَقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا أَنْظَرْنَا أَنْظَرْنَا.

باب (المجادلة)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَحَادُّونَ يَشَاقِقُونَ اللَّهُ كَيْتُوا أَخْزَبُوا مِنَ الْخَيْزِ اسْتَحْزَوْا: غَلَبَ.

قوله "يَحَادُّونَ" مَوَاقِعُ وَاحِدٌ مَذْهُبٌ مَكْدُبُونَ، وَمِثْلُ لَوْ تَدَّهْنُ فَيَدَّهْنُونَ. فَسَلَامٌ لَكَ أَيُّ مُسَلِّمٍ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَالْغَيْثِ إِنَّهُ وَهُوَ مَعَهَا كَمَا تَقُولُونَ أَنْتَ مُصَدِّقٌ مَسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِنْ مَسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ وَتَذْكَرُونَ كَالدُّعَاءِ لَمَّا كَتَبُوا لَكَ فَسَقِيًا مِنَ الْيَمِينِ جَالٍ إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ تَوَرُّدٌ لَمْ تَخْرُجُونَ أَوْ رَيْتَ أَوْ قَدَّاتُ لَعْنًا بَاطِلًا تَأْتِي مَا كُنَّا بَا

وظل ممدود کی تفسیر

عشرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ بیشک جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلا رہے تو سایہ فتم نہ ہوگا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:۔ "اور ہمیشہ کے سایہ میں" (آیت ۳۰)

سورہ الحديد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: "جعلكم مستخلفين" اس میں رہنے والے۔ "من الظلمات إلى النور" گمراہی سے ہدایت کی طرف "منافق للناس" دھوکا دینا اور ہتھیار۔ "مولایکم" تم سے زیادہ نزدیک، تمہارا خیر خواہ "لعلہم ابل الکتاب" تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے وہ "الظاہر الباطن" اس لحاظ سے ہے کہ ہر چیز اس کے علم میں ہے "انظرونا" ہمارا انتظار کرو

سورہ المجادلہ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ:۔ "بمجادون" مخالفت کرنے میں "کیتوا" ذلیل کیے گئے یہ "الخزیر" سے مشتق ہے "استحزوا" غلب آیا۔

باب (الحشر)

الْجَلَاءِ مِنْ أَرْضِ إِلَى أَرْضٍ

۱۹۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا ذَا الَّذِي تَنْزِلُ فِيهِمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا ذِكْرُ فَيْضٍ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ، قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

۱۹۹۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَدْرِيكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَتَّابٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ قُلْتُ سُورَةُ النَّضِيرِ.

باب مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ نَخَلْتُمْ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً

۱۹۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَهُ وَهِيَ الْبَرْنِيَّةُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَاتَّقُوا اللَّهَ عَلَى أَسْوَأِ مَا فَعَلْتُمْ وَاصْبِرُوا لِلْفَيْضِ

باب مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سورة الحشر کی تفسیر

”الْجَلَاءُ“ ایک علاقے سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلا وطن کرنا۔
سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورة التوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت (کافروں اور منافقوں کو) دلیل کرنے والی ہے۔ جب تک اس کی وہ آیتیں نازل ہوئی رہیں جن میں ”وَسِيمٌ“ ”وَسِيمٌ“ ہے تو ہم سمجھتے رہے کہ قن میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا جائے۔
ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورة الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ غزوہ بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورة الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورة الحشر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورة النضیر کہو۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ کی تفسیر

عجوة اور برنی کے سوا کچھ کی دیگر اقسام کے درختوں کو لیتہ کہتے ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے جن میں بونیرہ بان بھی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور۔

اس نے کہنا فرمان لوگوں کو رسوا کرے (آیت ۵)

مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ کی تفسیر

اوس بن مدثنان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور ختم مرحمت فرمایا، کیونکہ مسلمانوں نے ان پر گھوڑوں یا سواروں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی اندراج منسلکات کو سال بھر کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يَتَّبِعُونَ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةً
سَلَّمَتْهُ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَامِ عِدَّةً
فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب مَا أَنَا كَرُّ الرَّسُولِ فَخَذُّوهُ

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَسْمَاءَ وَالْمَوْتِئِصَاتِ
وَالْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْأَشْعَرِيَّ
حَقَّقَ اللَّهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ أَمْرًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ
لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ يَكْذِبُ أَنَّكَ
لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَقَالَ: مَا لِي لَا لَعْنُ مِنْ
لَعْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ

فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ: لَعْنَةُ قَوْمٍ أَتُ مَآيِينَ الرَّحْمَنِ
فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ لَيْتَنِي كُنْتُ قَرَأْتِي
لَقَدْ وَجَدْتِي، أَمَا قَرَأْتَ وَمَا أَنَا كَرُّ الرَّسُولِ
فَخَذُّوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْهَوْا قَالَتْ بَلَى قُلْتُ
قَالَ: قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ
يَفْعَلُونَ، قَالَ فَاذْهَبِي فَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ
فَنَظَرَتْ فَلَمَّا تَرَتْ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ
كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جِئْتَنِي

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوَأَسْمَاءَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَمْرٍ لَا يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

باب الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ حَصِينٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ

خَرَجَ مَرَحَمَتُ فَرِيَا كَرْتِ ادر جو باقی بچتا اس سے جدا
فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے ہتھیار اور زمین خریدی
جاتی تھیں۔

وَمَا أَنَا كَرُّ الرَّسُولِ فَخَذُّوهُ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گوشت
والی اور گدوائے والی پھر سے کے بال لینے والی اور دانتوں کو جدا کرنے
والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی پیداوار
کو بدلتی ہیں جب یہ بات اُمّ یعقوب نامی بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی
تو وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگیں: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں کام
کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں ان پر
کیوں لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت
فرمائی ہے اور میں کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس عورت نے

کہا: میں نے قرآن مجید پڑھا ہے، وہ میرے پاس دو تختوں میں موجود
ہے لیکن اس میں تو یہ بات نہیں جو آپ بتاتے ہیں۔ فرمایا مگر تم نے سمجھ کر
پڑھا تو اس بات کو ضرور پایا ہوتا۔ اچھا تم نے یہ تو پڑھا ہے: رسول
نہیں جو کہہ دیں وہ لے لاد جس سے منع فرمائیں اس سے مرگ جائے
م عورت نے کہا کیوں نہیں، فرمایا تو بیشک حضور نے ان باتوں سے روکا
لایا ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں آپ کی اہلیہ فخرہ کو بھی تو ایسا کرتے ہوں گے
دیکھتی ہوں۔ فرمایا، اچھا جا کر تو دیکھو پس وہ عورت گئی، اس نے دیکھا
بھلا لیکن اپنے مقصد کی کوئی چیز نہ پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسی

علقمتے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرما
ہے۔ جو اپنے بال دوسری عورت کے بالوں سے جوڑے چنانچہ عبدالرحمن
بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا۔ جس کو اُمّ یعقوب
کہا جاتا تھا، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی حدیث منقولہ کے
مطابق روایت کرتی ہے۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ کی تفسیر

عمر بن مایمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: میں خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مجاہدین اور ان کے

پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا، مالاکنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ ان کی نیکیوں کو قبول کریں اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں۔

وَيُؤْتِرُونَ عَلَى الْفُقَرَاءِ

”الانصارۃ“، فاذکثر من الغنم “بت میں داخل ہو کر کامیابی پانے والے۔ ”الفلح“ عیات جاوید ”عش علی الفلاح“ جلدی اور حسن بصری کا قول ہے: ”عاجد“ سے مراد صدمہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج

کر مادم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا ہے کوئی آدمی، جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔“ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھی۔“ اُس نے فرمادے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کی تھوڑی سی سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا: جب مشاء کا وقت ہو جائے تو تم پہلا پھل کھو کر بچوں کو سلا دینا پھر جب ہم کھانا کھائے بیٹھیں (تو تم چراغ درست کرنے کے یہاں آکر اُسے بجھا دینا۔ کیا ہوا، آج رات ہم بھوکے پیاسے ہیں گے۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو نفلان آدمی اور نفلان عورت پر نفی آگئی (جس طرح اُس کی شان کے لائق ہے) پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اپنی جانوں پر ان کو تبرج دیتے ہیں اگرچہ انہیں محتاجی ہو (آیت ۹)“

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَرْضَى الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ
الَّذِينَ أَنْ تَحْرِتَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَرْضَى الْخَلِيفَةَ
بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوُّوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَهْجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ
مُحْسِنِيهِمْ وَيَعْفُو عَنْ مَسِيئَتِهِمْ.

بَابُ ۱۸۳ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى الْفُقَرَاءِ

الْخَصَاصَةُ الْفَاقَةُ. الْمَغْلُحُونَ الْفَاقَةُ
بِالْخُلُودِ. الْفَلَاحُ. الْبَقَاءُ. حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ عَجَلٌ
وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَنًا.

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عَزْوَانَ
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي الْجُحْدُ فَأَرْسَلْ
إِلَى نِسَاءٍ فَلَمَّوْا بِي حَتَّى عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّقُ هَذِهِ
النَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ أَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ اخْذْ هَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَقَالَ
لَا مَرَأَتِي ضَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَدْخِرِيهِ شَيْئًا. قَالَتْ ذَا اللَّهُ مَا عِنْدِي إِلَّا
كُوْتُ الصَّبِيَّةِ. قَالَ فَإِذَا أَمَادَ الصَّبِيَّةُ الْحَشَاءُ
فَنَوِيْمِيهِمْ وَتَعَالَى فَأَطْفَيْتِ السِّرَاجَ وَتَطَوَّيْتُ بَطَوْنَنَا
النَّيْلَةَ فَفَعَلْتُ. ثُمَّ عَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ حَجَبَ اللَّهُ عَنْكَ
جَلَّ أَفْضَلُكَ مِنْ قُلَانٍ وَقُلَانَةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَنْ رَجُلٍ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَلَوْ صَكَتْ
بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

بَابُ ۱۸۳ (الْمُسْتَحَنَّةُ)

سورة المتحنه کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلُنَا فِتْنَةً، لَا تَعْدِبُنَا بِأَيِّدِيهِمْ، فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا بَعْضُ الْكَوَاثِبِ أَمْ يَرَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُونَ أَوْ لَا يَفْعَلُونَ كُنْ كَوَافِرًا بِمَكَّةَ.

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَيْنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالرَّبِيعُ وَالْمَقْدَدِيُّ فَقَالَ الطَّلِيقُ أَحْتَى تَأْوِيلَ بَعْضَةِ خَاطِرَاتٍ بِهَا طَلِيقَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ فَخَذُوا مِنْهَا، فَذَهَبَ تَعَادَى بَيْنَ أَهْلِنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرُّوضَةَ فَإِذَا أَحْمَنُ بِالطَّلِيقَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجْنِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَكُمُ فِرْعَانُ الْكِتَابِ أَوْ لَنُفَيْقَيْنِ الشَّيَابِ فَإِذَا خَرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا أَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ الْمُسْرِكِينَ مِثْقَلُ يَمَّةٍ يَخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَالِبُ، قَالَ لَا تَجْعَلُنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَمْرًا مَرْتَبِي، وَ لَمْ أَكُنْ مِنَ النَّسِيرِمْ وَكَانَ مِنْ مَتَدِّ مِرْ الدُّهَابِ يَمِينِ لَمْ تَرَأَبَاتُ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلَهُمْ وَأَمْرًا لَهُمْ يَمْدَةً فَاسْتَبَعْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسِيرِ فَيَرِيمُ أَنْ أَصْنَعُ الْيَمِيمَ يَدًا يَحْمُونَ قَرَأَتْنِي وَمَا قَعَلْتُ ذَلِكَ كَغَرًا أَوْ لَا إِمْرَةً أَدَا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَو فَقَالَ: عَمْرُو دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا ضَرَبَ عَنْقَهُ

مجاہد کا قول ہے "لا تجعلنا فتنه" ہم کو ان کے ہاتھوں مصیبت میں مبتلا نہ کرنا ورنہ وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی۔
"بعض الکواثر" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ جن کی بیویاں کافر ہونے کے باعث مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں (مطابق دس کرم) جدا کر دیں۔

عبد اللہ بن ابی ورائع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اور ذریعہ مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا کہ جب تم روضہ خارج کے پاس پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بوڑھی عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے اسے اس خط اس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑا دیے تو وہاں تک کہ روضہ خارج کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک بوڑھی عورت تھی جس کے پاس وہ خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا یہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جان بچاؤں گے۔ چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام لکھا تھا۔ اس کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حاطب یہ کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے پاس سے میں جلدی نہ فرماتا میں قریش کے اندر شمار ہوتا ہوں لیکن ان کے خاندان سے نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ کے ساتھ جو مجاہدین ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو جس کے باعث وہ ان کے اہل دیال اور مال و مثال کا خیال رکھتے ہیں۔ چونکہ میری ان میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے لہذا میں نے چاہا کہ ان پر کچھ اسمان کر دوں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں۔ یہ میں نے کفر اپنے دین سے پھر جانے کے باعث نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شک تم نے بھی بات بتا دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ ارشاد فرمایا: اسے یہ تو غزوہ بدر میں قاتل تھا۔ اور تمہیں معلوم نہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اہل بدد کے حالات پر مطلع نہ تھا جس نے یہ فرمایا کہ اب

فَقَالَ إِنَّ شَهْدَ بَدْءًا وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ أَظْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَدْءٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا
مَا بَشَرْتُمْ فَتَدْعُكُمْ عَنْكُمْ قَالُوا عَمَّا وَوَنَزَلَتْ
فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي
وَعَدُوَّكُمْ قَالُوا لَا دَرِيءَ عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فِي الْحَدِيثِ
أَوْ قَوْلٍ عَمَّا.

۱۹۹۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَيْلٍ سَفِيَّانُ فِي هَذَا
خَاتَمُ لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي قَالَ سَفِيَّانُ هَذَا
فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ حَقِيقَةٌ مِنْ عَمَّا وَمَا تَرَكْتُ
مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَقِيقَةً غَيْرِي.

باب ۸۱۵ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَاتُ

۱۹۹۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
عَمَّا أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعَنُ مَنْ
هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَقُولُ
اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ
إِلَى قَوْلِهِ عَقُورٌ رَجِيعٌ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَنَسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا التَّشْرِيطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكَ
كَلَامًا قَلِيلًا وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُكَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطَّ
فِي الْمَبَايَعَةِ مَا يَبَايِعُكَ إِلَّا يَقُولُ قَدْ بَايَعْتُكَ
عَلَى ذَلِكَ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الرَّهْزِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ
عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَمْرُو بْنِ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ أَنَسٍ.

باب ۸۱۶ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ

تم جو باہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ
آیت ۱۔ اسے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست
نہ بناؤ (آیت پہلی)۔ سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں
کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار
نے اسے اپنی طرف سے بیان کیا ہے

سفیان سے آیت ۲ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ
کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے متعلق ایسی حدیث
ہے جس کو میں نے عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے اور ایک لفظ چھوڑا نہیں اور
جس خیال میں کسی دوسرے نے ان سے اسے یاد نہیں کیا ماسوائے میرے۔

إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَاتُ کی تفسیر

عمرہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زور میں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی
طرف ہجرت کر کے آئیں تو آپ ان کا امتحان لیا کرتے ہو جب آیت ۲
اسے نبی واجب تھا کہ حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (آیت ۳) عمرہ
کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا
کا اقرار کر رہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
عورتوں سے فرما دیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا
اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک
نے کسی عورت کے ہاتھ کو قطعاً نہیں چھوا۔ آپ کا
عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی کلامی ہوتا کہ
فرما دیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت
کر لیا ہے۔ زہری نے بھی عمرہ اور عمرہ
سے اسی طرح روایت کی ہے۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ کی تفسیر

حفظ شدہ ہے کہ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ان سے

۱۹۹۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ شرط رکھی کہ کسی کو شریک نہ بنائیں اور میں نے فوج کو کہنے سے منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے فوج کو کہنے میں میری مدد کی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ پہلے اتار دوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس اگر بیعت کر لی۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا تھا: ۱۔ اور کسی نیک بات میں تمہارے نافرمانی نہ کریں گی ۲۔ (آیت ۱۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک بشرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

حضرت عباد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم جن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، جھوٹی نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت فیہما کے متعلق ہے۔ سفیان اکثر مرت آیت ہی کا ذکر کرتے تھے۔ پھر فرمایا: پھر جہاں ہمارا ہوا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہوا اللہ اس پر عذاب قائم ہوگا تو اس کے لئے وہ کفار ہو گئے۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پروردہ بخشنے فرمائیے تو اس کا معاملہ اللہ کے ہر ذمہ ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اسے معاف کر دے۔ عبد اللہ بن مسعود نے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عبد الغفر کی ناز میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عبد کی ناز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور وہ منظر

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَذَلَّكَ نَا عَنِ النَّبِيِّ حَتَّى فَتَضَعُ أَمْرًا أَوْ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدْتُ نَفْسِي فَلَئِنْ أُرِيدَ أَنْ أَجْزِيَهَا قَالَتْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَأَنْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِلَازِ بْنِ مَتَاعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يُعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّهَا هُوَ شَرْطُ شَرَطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ.

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا بِعِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى أَشْيَاءُ يُعَوِّزُ عَلَيَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا. وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَالْكَثْرُ لِقَوْلِ سُفْيَانَ قَرَأَ آيَةَ ثُمَّ وَفَى مِنْكُمْ فَاجْزُوا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَمَرَهُ اللَّهُ فَمَلَأَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ نَعَذِّبُ وَإِنْ شَاءَ عَفَوْنَا لَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَوَابُ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ.

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَكَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَةُ
فَكَانَ يُصَلِّيَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ
خَزَلِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرَّجُلَ يَبْدُوهُ شَرًّا
أَقْبَلَ يَشْقَاهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ
لِيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايَعُكَ
عَلَى أَنْ لَا يُشِيرَنَّ بِأَنَّهُ شَيْئًا يَسْرِقَنَّ وَلَا يُزْنِينَ
وَلَا يَقْتُلَنَّ أَوْ كَذِبَنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِهَهْتَانٍ
يَعْتَوِرُ بَعْدَ بَيْنٍ أَوْ يَفِيضَنَّ وَأَرْجُلُهُنَّ حَتَّى تَخْرُجَ
مِنَ الْاِيَةِ طَرَفًا شَرَقًا حِينَ تَخْرُجُ أَنْتَ مَنْ
عَلَى ذَلِكَ وَقَالَ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ
غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَدْرِي الْحَسَنُ
مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقَنَّ وَبَسْطِ بِلَالُ الْقَرْبِ
فَجَعَلَنَ يُقْلِعِينَ الْقَدَمَ وَالْحَوَاتِيمَ فِي تَوْبِ بِلَالٍ

ابن عباس میری نکاحوں کے ساتھ بھرا ہے جب کہ آپ ہاتھ
سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں
کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے پس آپ نے فرمایا
"اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں، اس پر
بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں
اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان
لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت
میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو
اُن سے بیعت کرو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے۔" (آیت ۱۲) جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا
: کیا تمہیں یہ منطوق ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی
جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں جس بنی مسلم کا بیان ہے کہ مجھے

ابن عباس میری نکاحوں کے ساتھ بھرا ہے

باب رِسْوَرَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ جَاهِدُ مَنْ انْصَارَى إِلَى اللَّهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي
إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْمُوضٌ، مُلْصَقٌ
بَعْضُهُ بِبَعْضٍ. وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ.
بَابُ ۱۸۸. مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.
۲۰۰۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِي أَسْمَاءٍ: أَنَا
مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ. وَأَنَا الْهَاجِجُ الَّذِي
يَمُحُّوا اللَّهُ فِي الْكُفْرِ، وَأَنَا الْجَاشِرُ الَّذِي
يُخَشِّرُ النَّاسَ عَلَى قَدْحِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

سورة الصف کی تفسیر

جہاد کا قول ہے مَنْ انْصَارَى إِلَى اللَّهِ اللہ کی طرف کون میرے پیچھے آتا ہے؟
ابن عباس کا قول ہے مَرْمُوضٌ ایک جسدہ دوسرے سے لٹکا ہوا دوسرے کا
قول ہے غَرْمُوضٌ میسر دانی ہوئی۔

مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی تفسیر

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا کہ میرے کتے ہی نام ہیں:۔ میں محمد ہوں اور میں احمد
ہوں اور میں ماہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے
قدیمے ملنے کا اور میں حاشیہ ہوں کہ لوگوں کو میرے قدیموں
میں اٹھایا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

سورة الجمعہ کی تفسیر

باب الجمعۃ

قَوْلُهُ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَفَرَأَ
عَمْرُؤًا مَضُوًّا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ.

۲۰۰۵. حَدَّثَنَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ لُؤْلُؤٍ عَنْ
أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَتَابَ جُلُوسًا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةٌ الْجُمُعَةِ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَلَمْ يَزَلْ جُلُوسًا حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِيْنَا سَلَّمَ
النَّارِ سِوَى وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلَى سَلَّمَ وَشَقَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِنْسَانُ يَخْتَلِ
الشَّرِيكَ لَمَّا لَهْ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِدَّةً هُوَ كَلَامٌ.

پچانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں
ہوئے حضرت عمرؓ نے فاشعوا الی ذکر اللہ پڑھا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ نازل
ہوئی یعنی:۔ اور ان میں سے دوسرے ابھی تک۔۔۔۔۔

جواب انھوں سے نصی (آیت ۲) ان کا بیان ہے
کہ میں مسجد میں گزار ہوں۔ یا رسول اللہ! وہ کون حضرات
ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ
دریافت کیا اور حضرت سلیمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست دست کرکے حضرت سلیمان
پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان شریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ
یا ایک آدمی اُسے وہاں سے بھی حاصل کرے گا۔

فتاویٰ مدینہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (مستوفی) کے بارے میں بہت بڑی بشارت ہے حضرت امام ابو حنیفہ ہی جملہ ائمہ
مجتہدین میں امام اعظم کہلے کے مستحق ہیں بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (مستوفی) (۱۰۳۳ھ) ان کا فہم درحقیقت فہم نبوت
کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات ان کے پرواز کی بلندی اور وقت مبعانی کے باعث ان کے بعض مسائل کو سمجھ نہ پاتے اور معتز بن
بیٹھے درجہ جس درجہ ان کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب تر ہے اتنا کسی اور مجتہد کو میسر نہیں آیا۔ امام ابو حنیفہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا اجتہادی معجزہ ہیں۔ ان کے بارے میں حدیث کی بشارتیں ملاحظہ ہوں۔

- ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کرکے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا:۔ اگر ایمان شریا کے پاس ہوتا تو ان میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی اُسے حاصل کرے گا (بخاری)
- ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر دین شریا کے پاس ہوتا تو انہیں
فارسی سے ایک آدمی یا کچھ آدمی حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم)
- ۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر ایمان شریا کے پاس ہوتا تو انہیں فارسی
سے ایک شخص یا کچھ پہنچ جائے گا (مسلم باب فضیل فارسی)
- ۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر علم شریا کے پاس ہوتا تو انہیں فارسی
کا ایک فرد اُسے حاصل کرے گا (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ)
- ۵۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر علم شریا کے پاس ہوتا تو انہیں فارسی
سے کچھ لوگ اُسے حاصل کر لیں گے۔
- ۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر دین شریا کے ساتھ

ہوا ہوتا تھا فارس و ایران ہمالوں میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے (سبحانہ الطہران)

مذکورہ احادیث کی بنا پر نویں صدی کے مجدد صاحب تصانیف کثیرہ و محققہ نافعہ و محدث کبیر خاتم المناظرہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارسی نسل نہیں ہے۔ ان احادیث سے امام ابوحنیفہ کی غایت و درجہ فضیلت ثابت ہوتی ہے اور واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ایمان اورین اور علم کی حقیقت کو پایا تھا۔ مذکورہ احادیث کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق تبیض السیف میں یہ فرمایا۔

فہذا اصل صحیح یعتقد علیہ فی البشارۃ والفضیلۃ۔ پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے بارے میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات جلیلہ و عظیمہ تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔ حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث اہل کشف و کرامت میں سے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب حنفی رہا اور ہر دور کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں مدد تہائی سے زائد رہی اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متفقہ ہندوستان

پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، برصغیر میں آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور فقہ حنفی کو یہاں قانون کا درجہ حاصل رہا ہے۔ اخاف کے سوا اس ملک میں آٹھ میں نمک کے برابر شیعہ حضرات بھی تھے اور ان کے سوا کسی تیسرے فرقے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں بقیے بھی فرقے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برٹش گورنمنٹ کے وہ نامراد تھے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دیئے تاکہ یہ اصل اسلام کے خلاف مکر کر آرائی کتے رہیں اور مسلمانوں کو کبھی متحد نہ ہونا نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا فریبیدار کرے جو حق و باطل میں تفریق کر کے کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھڑا مانو اسکے، آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور بندگی پر واز تک رسائی نہ ہونے کے باعث معترض ہو بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کرنا ضروری شمار کیا کیونکہ امت محمدیہ کا سوا اعظم ان کی پیروی اور تقلید پر متفق ہے۔ ایسے جملہ حضرات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مخالفین اور صاحب رائے میدانہ و افلاک کہ معنی از سکتے ادب اندر باو منتسب سازند با وجود آنکہ ہر یکال علم و درود و رع و تقویٰ او معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ایشان را توفیق دہاد کہ آزار این را بس دین درمیں اہل اسلام ننمایند و سوا اعظم اسلام را ایذا نکنند لَیْطِیْقُوا اَوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ۔

جامد کہ اکابر دین را صاحب رائے می دانند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان

مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے غفلوں سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں۔ حالانکہ وہ سب آپ کے علمی کمال اور درج و تقویٰ سے مالا مال ہونے کے معترف ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس کو ایذا نہ پہنچائیں اور مسلمانوں کے سوا اعظم کے دلوں کو نہ دکھائیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی چوٹوں سے بجھا دیں وہ جماعت جہان اکابر دین کو صاحب رائے جانتی

نہی نمودند پس سوا یا عظم اداہل اسلام بزعیم فاسدائشان
ضلال و مبتدع باشند بیکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون
ہوند۔ ایی اعتقاد نہ کنند مگر چاہے کہ از جہل خود بخیر
است یا از ندبیتے کہ مقصودش ابطال شطردین است
ناقصے چند احادیث چند یاد گرفتہ اند و احکام
شریعت را منحصر در آل ساحتہ اند و ما در آل معلوم
خود را نفی می نمایند و آنچه نزد ایشان ثابت نشدہ
مشتقی می سازند

(مکتوبات امام ربانی دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے
تو اس طرح مسلمانوں کا سوا یا عظم اُن کے زعم فاسد کی
نعرے گراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بیکہ یہ لوگ دائرہ
اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر
وہ مہمل کہ خود اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندق
جو اسے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم
والے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو اُن میں
منحصر ٹھہراتے ہیں اور جہاں اُن کی معلومات سے
باہر ہیں اُن کی نفی کر دیتے ہیں اور جہاں اُن کے
نزدیک ثابت نہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت محمد و آل ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو علیت و روحانیت کے پیکر اور سرایۃ ملت کے مدیم المثال بگہبان ہوئے ہیں انہوں نے
پنج علمی اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر آئمہ و فقہاء کو کیا دیکھا، اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حاشیہ امام عظیم پر لکھا کہ تاسف کیلئے۔

وائے ہزار وائے از تعجب ہائے یار دایشان و از
نظر ہائے فاسدائشان۔ بانی فقہ ابوحنیفہ است و سد
حقہ از فقہ اور مسلم داشتہ و در ربیع باقی ہمہ شرکت
دارند۔ در فقہ صاحب خانہ اوست و دیگران ہمہ خیال
وے اند۔ با وجود التزام ایی مذہب مرا با امام شافعی
گویا محبت ذاتی ست و بزرگ میدام لهذا در بعض
اعمال نافذ تقلید مذہب اُمی نمایم اما چہ کنم کہ
دیگران را با وجود وفود علم و کمال تقوی در جنب امام
ابوحنیفہ در رنگ طفلان می یابم۔

(مکتوبات دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

انوس! ہزار افسوس!! اُن لوگوں کے جی تعجب اور
اُن کی فاسد نظروں پر۔ فقہ کے بانی امام ابوحنیفہ ہیں
اور فقہ سے تین حصے ان کے لیے مسلم ہیں جبکہ باقی
چوتھائی میں دوسرے (آئمہ و فقہاء) شرکت رکھتے ہیں
فقہ میں صاحب خانہ یہ ہیں اور باقی سب ان
کے بال بچے ہیں۔ باوجود اس مذہب کے التزام
کے مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور
بزرگ جانتا ہوں لہذا بعض اعمال نافذ میں اُن
کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ
دوسروں کو وفود علم اور کمال تقوی کے باوجود
امام ابوحنیفہ کے پہلو میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدد سے اپنے اس گنہگار بندے کو مسلمانوں کے اس سوا یا عظم میں رکھے اور ان
بزرگوں کے زیر سایہ ہر شر و نشر فرمائے آمین۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز، نور، ابوالفیث، حضرت
الامیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۰۶۔ حَكَكَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
سَيِّدَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَيِّدَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
لَمْ يَجَالُ مِنْ هَؤُلَاءِ -

باب ۸۹۰ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

۲۰۰۷ حَدَّثَنَا حَنْصَلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَصْبِيُّ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سَلِيحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلْتُ عِثْرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَارَ النَّاسُ إِلَّا
إِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا خَافُوا اللَّهَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً
أَوَّلُوا أَوْ انْقَضُوا إِلَيْهَا -

باب ۸۹۱ قَوْلُهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

قَالُوا أَتَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْكَافِرِينَ
۲۰۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْرَاطِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ
كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَقُولُ
لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِدَّةِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَقُوا
مَنْ حَوْلَهُ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَنْزُ
يَمُّهَا إِلَّا ذَلِكَ، فَذَا كُنْتُ ذَلِكَ لِعَيْتِي أَوْ لِعَمْرٍ
كَذَّكَرَهُ لِيَعْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَانِي
وَحَدَّثَنِي فَأَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَأْحَكَابٍ
فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَصَدَّقَهُ وَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ
يُصِيبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ
فَقَالَ لِي عَيْتِي مَا أَرَدْتُ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ

اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبُحِثْ

علیہ وسلم نے فرمایا: - اُسے (ایمان کو) ان میں سے کچھ
لوگ پالیں گے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
میں کہ جمعۃ المبارک کے روز تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے اُس وقت بارہ
حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی: - اور جب انہوں نے
تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیے
(آیت ۸۹۰)

سورة المنافقون کی تفسیر

انہوں نے کہا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور آپ اللہ کے رسول ہیں
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
ایک غزوہ میں عبد اللہ بن ابی کعبہ کہتے ہوئے سنا، کہ اُن لوگوں پر کچھ
خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں، یہاں تک کہ جو ان کے
مگر دین وہ پریشان ہو جائیں..... کہتے ہیں کہ ہم مدینہ نوٹ کر گئے
تو جو بڑی عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اُس کو نکال دے گا جو
نبایت ہی ذلت والا ہے (آیت ۸۹۰) پس میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے
چچا (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ
بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ
نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔
تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور اُسے سچا قرار دیا۔ اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ بتا
دیکھ کہ میں نہ پہنچا ہوں گا۔ پس میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔ پس میرے چچا نے
مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں

مجھے جو ثواب قرار دیتے اور کیوں مجھ سے ناراض ہوتے؟ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

پڑھی اور فرمایا :- اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کھدوایا ہے ۔

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً ۖ كَتَفِيرٍ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا پس میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقین کا سردار) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ستر تیر جو بائیں اور یہ بھی کہ اگر تم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور ایسا ہوگا کہ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ سب سے زیادہ وقت والا کو نکال باہر کرے۔ اے پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور واقعہ عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اُس کے ساتھیوں کو بلوایا تو وہ قسمیں کھائے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سزا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقین نازل فرمائی اور بتایا کہ وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو و جو رسول اللہ کے پاس ہیں..... اور جو بہت عزت والا ہے وہ مدینہ سے ضرور اُس کو نکال دے گا جو بہت ذلت والا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس صورت کو بڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سزا کر دیا ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَتْلُوهُ وَخُذُوا مِنْ حَرْثِهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیب عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ اُن لوگوں پر ضرر نہ کر جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم لوٹ کر گئے تو مدینہ سے ... ہائیں نے اس کی خیر بد بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدے دی۔ تو انصار نے مجھے علامت کی کہ نہ کہ عبد اللہ بن ابی قسم کھا گیا کہ اُس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ وحی نازل فرمائی ہے :-

بَابُ ١٩٢ اِتَّخَذُوا اٰيْمَانَهُمْ يَجْتَنِبُونَ

٣٠٩ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَى فَمِيتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا وَقَالَ الْيَمَانِيُّ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَى فَذَكَرْتَنِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ أَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا أَفَاقُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي أَصَابِي هُمْ لَمْ يُصِيبْنِي مِنْ ذَلِكَ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَأَنْذَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا سَجَاءَ لَكَ السَّافِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُمْ قَالَ لَا تَنْفِقُوا عَلَى اللَّهِ قَدْ صَدَّقَكَ.

بِأَنَّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
فَقُطِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ

٢١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنَ أَبِي لَهظًا تَفْعَلُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ
أَيْضًا لَبَن رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا مَنَى الْأَنْصَارُ وَ
خَلَعَتْ لَهْبُذُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَآ قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ
إِلَى الْمَنَبَرِ فَنِمْتُ فَذَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(آیت ۸۱، ۸۲)۔ ابن ابی اسلمہ نے بھی اس کی اسناد میں
ابن ابی اسلمہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ فَقَالَ إِنْ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ
وَنَزَلَ هُوَ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفَعُوا الْآيَةَ وَقَالَ
إِنْ آتَى زَيْدٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
نَيْلٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَاب ۸۹ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ
وَإِنْ يَقُولُوا أَسْمِعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنْتُمْ خَشَبٌ مَسْدُودٌ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوٌّ فَاحْذَرْنَهُمْ
فَأْتَلَكُمْ اللَّهُ أَفْئِي تَوْفِكُونِ

ابن ابی اسلمہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ
اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم مجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو
تو ان کی بات غور سے سنے۔ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے لگائی ہوئی۔ ہر بلند
آواز اپنے ہی اوپر مل جاتے ہیں۔ وہ دشمن ہیں، تو ان سے بچتے رہو۔ اللہ نہیں
حضرت بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو لوگوں کو بڑی تکلیف کا سامنا
کرنے پڑا اس پر عبد اللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جو لوگ رسول
اللہ کے گرد ہیں ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں اور کہہ کہ
اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والے وہ غریب
انہوں سے اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ وقت والا ہے جس میں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور یہ بات آپ کو بتادی
پس آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلایا اور اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا
کہ اُس نے ایسا نہیں کہا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے جو بات کہی ہے پس لوگوں کے اس فیصلے سے میرے
دل کو بہت مدد پہنچا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں
سودہ منقونہ نازل فرمادی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ان منافقین کو بلایا تاکہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے تو انہوں نے
اپنے سر گھمائے، اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیوار پر لگی ہوئی کڑیاں
کہا ہے اور وہ دیکھنے میں تھے بھی بغیر پڑے خوبصورت۔

۲۰۱۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
ابْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَاصِحٍ يَا لَاصِحٍ لَا تَنْفَعُوا عَلِيَّ
مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا مِنْ حَوْلِهِ
وَقَالَ لَتَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ
مِنْهَا الْإِذْلَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي فَسَأَلَهُ
فَأَجَبَهُ بِدِيْمِيْنَةٍ مَا فَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدُ بْنُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِثْلُ
قَالُوا اسْتِدَّةٌ حَتَّى أَقْرَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصَدَّقْ بِنَبِيِّ
فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُتَأَفِّقُونَ قَدْ عَاهَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ خِفَ لِهْمُ قُلُوبُهُمْ وَأَنْدَرَهُمْ
قَوْلُهُ خَشَبٌ مَسْدُودٌ قَالَ كَأَنْتُمْ رِجَالٌ لَا
أَجْمَلُ شَيْءٌ

بَاب ۹۰ وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
رَسُولُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ قُلُوبَهُمْ ذُرًّا تُحْسَبُونَ
وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهَابٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِاللَّحْفِ مِنْ
لَوِيْثُ

وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
اور جب ان سے کہا جائے کہ اؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھمائے
اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیرتے ہیں آیت ۵۵ انہیں سروں کو اٹھاتے
حرکت دیتے جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ اٹھانا مقصود تھا
بعض نے تو قاف کو کوبت سے تکلیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

۲۰۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عِثَى فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بِنٍ سَلُولٍ يَقُولُ لَا تَفْخَرُوا عَلَيَّ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَلَكِنْ دَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِثَى فَذَكَرَ عِثَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَلَا صَبْرَ لَمْ يُصِيبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَرَأَيْتُ عِثَى مَا أَرَدْتُ إِلَى أَنَّ كَذَبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا لَوْ لَشَرَدْنَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنْزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْرَاهَا وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ

بَابُ ۸۹۶ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

۲۰۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ عَنْ وَسِيعَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكُنَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَئِنْ أَنْصَارُ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَئِنْ هَاجَرِينَ فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُنْتَنَتَةٌ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَحْطَانَ فَقَالَ فَعَلَوْهَا مَا وَاللَّهِ لَكُنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَلَبِغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَمْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا

حضرت زید بن ابیہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) کے ساتھ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر غرہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو جو سب سے زیادہ والا ہے وہ ضرور اس سے اس کو نکال دے گا جو سب سے ذلت والا ہے میں نے اس کا ذکر اپنے چچا جان سے کر دیا اور انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہہ دی۔ منافقین کے قسم کھانے پر آپ نے انہیں سزا کر دیا تو مجھے اتنا صدمہ پہنچا کہ جتنا کہیں نہ پہنچا ہوگا میں اپنے گھر میں جا بیٹھا۔ میرے چچا جان نے فرمایا کہ اس بات سے تمہیں کیا کیا حاصل ہوا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں جو نافرمانی دیا اور تم سے ناراض ہو گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ المنافقون نازل فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا۔ پھر آپ نے یہ سجدہ چہرہ کر دیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سزا کر دیا ہے۔

يَسُوْا۟ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان راوی نے ایک دفعہ جنگ جند بکینہ میں کہا ہاجرین میں سے ایک نے کسی انصاری کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی کہ: انصار کی مدد کرو اور ہاجر نے بھی آواز دی کہ: ہاجرین کی مدد کرو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا سنا تو فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی یاد کس نے تازہ کی جا رہی ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ ہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر ماری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی طرح آدمی نہیں نکلتے ہیں یہ تو بری بات ہے۔ جب عبد اللہ بن ابی نے یہ بات سنی تو کہا، یوں کرواؤ خدا کی قسم اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو اس سے جو سب سے زیادہ حق والا ہے وہ ضرور اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضرت عمرؓ نے ہرگز مرض گزارا جو سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس منافق کی گردن۔ آزادوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اس خیال کو

الْمُتَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَهْلَهُ
وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ
قَبِلُوا الْمَدِينَةَ شَعْرَانَ الْمُهَاجِرِينَ لَكَثَرِ وَابْتَدَأَ
قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَفِيهِ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۸۹۷ هُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا
عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَيَتَفَرَّقُوا
وَلَهُ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ
الْمُتَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ
الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرِئْتُ
عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ فَكُتِبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ نَبَذُ خُرَيْشٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْضُ
يَلَا أَنْصَارًا وَلَا بَنَاءَ الْأَنْصَارِ فَسَالَ النَّاسُ
بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ
لَهُ بِأَذِينِ

باب ۸۹۸ يَقُولُونَ لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
لِيُخْرِجَنَا مِنْهَا رَبُّنَا الَّذِي أَمَّا لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُتَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

۲۰۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي
عَمَّا فَكَسَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

چند لوگوں میں یہ چرچا کرنے لگا کہ محمدؐ تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے
میں جب آپؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو انصار کی تعداد مہاجرین
سے زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سفیان کا بیان
ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن عبد اللہ سے سنا کہ ہم نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ
عمر و سلم کے ہمراہ تھے۔

هَمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا كِتَابُ التَّحْقِيقِ
وہ ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ
پریشانی ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر
متنافقوں کو سمجھ نہیں ہے (آیت ۷)

عبد اللہ بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرہ کے واقعے سے (جس میں متعدد
مہاجر اکرام شہید ہوئے) مجھے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ پس حضرت زید بن ارقم
نے میرے لئے خط لکھا کہ مجھے بھی اس کا بہت رنج ہو رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دس کرے ہوئے
سنا کہ اے اللہ! انصار کی منفرت فرما اور ان کے پیٹوں کی۔ ابن
الفضل راوی کو اس میں شک ہے کہ انصار کے پوتوں کے لئے بھی
آپؐ نے یہ دعا کی تھی یا نہیں۔ پس جو لوگ حضرت انسؓ کے پاس تھے
ان میں سے کس نے ان کے متعلق پوچھا تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ یہ
(حضرت زید بن ارقم) وہ شخص ہیں جس کے متعلق رسول اللہؐ سے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی سماعت کو
اللہ تعالیٰ نے نبیؐ قرار دیا ہے۔

يَقُولُونَ لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ
کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر کے تو ضرور واپس آئیں گے وہ اس میں سے نکال دے
گا اے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں
عمر و بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار

کے ایک ایک آدمی کو ٹھوک مار دی تو انصار کی نے آواز دی:۔ انصار
کی مدد کرو۔ اور مہاجر نے بھی آواز دی:۔ مہاجرین کی مدد کرو۔ جب

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ
يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللَّهُ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا السَّعْيُ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَاثْنًا مِّنْهُمَا قَالَ
جَاهِدُوا كَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ خَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ كَثَرِ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْقَدٍ فَعَلُوا وَاللَّهِ لَيْتَنِي رَجَعْتُ
إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُجَرِّحَنِي الْأَعْرَبُ مِنْهَا الْأَذَلُ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَصْرِبُ عَنْقُ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا
يَقْتُلُ أَهْلِيَّ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات سنانی تو آپ
نے فرمایا۔ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر
نے ایک انصاری کو ٹھوکر مار دی تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے
لئے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بڑی بات ہے۔
حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن
بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبد اللہ بن ابی نے
کہا کہ تم ایسا کرو اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب
سے زیادہ مسرت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا
جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب فرمے:۔ یا رسول
اللہ! مجھے اجماعت مرحمت فرمائیے کہ اس منافق کی گردن اٹھا دوں نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد
تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

باب ۹۹ (سُورَةُ التَّغَابُنِ)

وَقَالَ خُلِقْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ
قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَ
عَرَفَ أَقْدَامَ اللَّهِ

سُورَةُ التَّغَابُنِ کی تفسیر

عقربن نفیس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو اللہ پر ایمان
رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو یہ
کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رہنمائے الہی پر راضی رہتا اور جانے لے کہ یہ اللہ

باب ۱۰۰ (سُورَةُ الطَّلَاقِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ أَمْرِهِ اجْزَأَ أَمْرُهَا.
۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُزَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْدٌ عَنْ ابْنِ شُبَيْهٍ أَنَّ أَبَا خُبْرَةَ
سَأَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَدْ كُتِبَتْ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرْجِعْهَا
ثُمَّ يُسَكِّرُهَا حَتَّى تَطْلُرَ ثُمَّ تَحِيضُ فَمَطَرُ قِيَارٍ

سُورَةُ الطَّلَاقِ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں کہ کسی کام کا ذوال اس کا بدلہ ہوتا ہے۔
سالم کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی
پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کر دیا تو آپ نے اس پر تدارک کی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس لے لیا
اور اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر یہ حیض آئے
اور اس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاک کی حالت میں

بَدَأَ أَنْ يُطَيِّقَهَا أَقْلِي طَلِقَهَا طَاهِرًا أَقْبَلَ أَنْ
يَسْمَهَا قَتَلَكَ الْوَحْدَةُ كَمَا مَرَّ اللَّهُ وَأَوَّلَاتُ
الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَصْنَعَنَّ حَمَلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ
اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا أَوْ أَزْلًا الْأَحْمَالِ
وَإِحْدَاهَا ذَاتُ حَمْلٍ

۳۱۰۰ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبُؤْهَيْرَةُ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ
أَقْبَتَنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِي بَارِئِينَ
لَيْلَةٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلِينَ قُلْتُ أَنَا
وَأَوَّلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَصْنَعَنَّ حَمَلَهُنَّ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ
فَلَمْ يَسَلْ ابْنُ عَبَّاسٍ عِلَامَةً كَرِيمًا إِلَى ابْنِ سَلَمَةَ
يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قَتَلَ زَوْجَ سَبْعَةِ الْأَسْلَمِيَّةِ
وَرَهَى حَبْلِي فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
فَكُتِبَتْ فَأَنكَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّائِلِ فِيْمَنْ خُطِبَهَا وَقَالَ
سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي
حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ
أَصْحَابُهُ يُعْظِمُونَهُ فَذَكَرَ الْأَجَلِينَ فَحَدَّثَتْ
يَحْيَى مِنْ سَبْعَةِ بَنَاتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُثْبَةَ قَالَ فَصَمَرْتُ بِبَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ
قَالَ مُحَمَّدٌ فَقَطَعْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنْ إِذَا الْجَرِي
إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ
الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لَكِنْ عَمَّةٌ لَمْ يَفْلُ
ذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا عَاطِيَةَ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ
فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سَبْعَةِ فَقُلْتُ هَلْ

دو۔ لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الہی کے مطابق ہی عدت ہے
اور حمل والی عورتوں کے لئے عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے
اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے کام میں آسانی پیدا کر دی
جاتی ہے۔ اور اُولَاتِ الْأَحْمَالِ کا واحد ذاتُ حَمْلٍ ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت
میں حاضر ہوا اور اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے اُس آدمی نے کہا کہ مجھے اس عورت کے بارے میں فتویٰ دیکھنے
جو اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنے حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ دونوں عدتوں میں سے دوسری (جس کے دن زیادہ ہوں)۔
میں ابو سلمہ نے کہا (قرآن کریم میں تو یہ ہے) اور حمل والوں کی عدا یہ ہے
کہ وہ اپنا حمل جن لیں (آیت ۴) حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے
بھتیجے ابو سلمہ سے اتفاق کرتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام
کُزَیْبَ کو بھیجا کہ اس کا واقعی حکم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم
کئے گئے آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مبیعہ اسلمیہ کا شومہر شہید ہو گیا تھا اور وہ
اُس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے وصال کے چالیس روز بعد اُن کے ہاں بچہ
پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں
ابو السائب بھی تھے۔ ابو بکر تنقیاتی نے محمد بن میر بن سے روایت
کی ہے کہ میں اُس حلقہ میں موجود تھا میں نے عبد الرحمن بن ابی السائب سے
اور اُن کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں عدتوں کا ذکر کیا۔
پس میں نے عبد اللہ بن عقبہ کے واسطے سے حضرت سُبَیْنَةُ بنت عمار
کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے بعض ساتھیوں نے روکا
محمد بن میر بن فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی السائب سے کہا کہ اس کا
مطلب یہ ہوا کہ میں دانستہ عبد اللہ بن عقبہ پر جوٹ بولنے کی جرأت کر دیا
ہوں، حالانکہ وہ نوار کو فہ میں رہتے ہیں۔ وہ فرمایا ہر کہنے لگے کہ اُن
کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو علیہ مالک بن عامر سے ملا اور اُن سے
پوچھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سُبَیْنَةُ بیان کی پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا
اُن نے عبد اللہ بن عمرو سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ

ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم حدیثوں پر مبنی کرتے ہو اور ان کے بارے میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ حالانکہ حدیث کے کم دنوں والی سورۃ النسا کی آیت حدیث کے زیادہ دنوں والی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے یعنی: "مَنْ دَانَ يَوْمًا وَ يَمُوتُ يَوْمَئِذٍ فَكَانَ يَوْمًا احَدًا حَسْبُ يَوْمٍ"۔

سورۃ التحریم کی تفسیر

اسے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اور کچھوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دینا ہو گا۔ نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ عملی بہترین نمونہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر ٹھہرتے رہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ نے آپس میں ٹھہرائی کہ ہم میں سے جس کے پاس حضرت تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے بے کہ آپ نے منافقہ لکھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے منافقہ کی بو آ رہی ہے۔ (چنانچہ میں نے یہی کہا) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ پھر حال میں اب یہ بھی نہیں بیویں گا اور میں نے قسم کھالی ہے۔ تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

تَبَتَّغِي مَرَضًا اَزْوَاجَكَ کی تفسیر

ہم اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ عید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سال تک میں یہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ

حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق دریافت کروں لیکن ان کی سبب کے سبب مجھے پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، یہاں تک کہ وہ حج کے ارادے

عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ اَتَعْمَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرَّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّوْلِ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

بَابُ سُورَةِ الْمُحَرَّمَ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَتَّغِي مَرَضًا اَزْوَاجَكَ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ. ۲۰۱۸. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يَكْفُرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لِكُفْرِ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۲۰۱۹. حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَتَمَكُّثُ عِنْدَهَا قَوَامِيَّتٌ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَيْدُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلَقَلَّ لَهَا أَكَلَتْ مَخَافِيرَ إِيَّيْ أَحَدُ مِنْكَ رِيحٌ مَخَافِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَمَّا أَعُوذُ لَهَا وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُعْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا.

بَابُ تَبَتَّغِي مَرَضًا اَزْوَاجَكَ قَدْ قَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّتْ أَيْمَانُكُمْ.

۲۰۲۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ

حَنِينٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثُ أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ ابْنَ

الْخَطَابِ عَنْ أَبِيهِ فَمَا اسْتَطِيعَ أَنْ أَسْأَلَ هَابِيَةً
لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ
وَكُنَّا بَعْضَ الظُّلَمِ عَدَلْتُ إِلَى الْآرَاءِ لِحَاجَةٍ لِي
قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى خَرَجَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَرْوَاحٍ فَقَالَ يَلَاكُ
حَفْصَةُ وَعَاشِيَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَإِنَّهُ إِنْ كُنْتُ
لَا رِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا أَهْذُ سَنَةً فَمَا اسْتَطِيعَ
هَابِيَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ
عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَرْتُكَ بِهِ قَالَ
كَمْ قَالَ عَمْرٌ أَنْ كُنَّا فِي الْحَجَا هَلِيَّةٍ مَا نَعُدُّ لِلْبَيْتِ
أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ وَقَسَرَهُمْ لَهَا
قَسَمَ قَالَ قَسَمْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَا مَرَكًا إِذْ قَالَتْ
إِمْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا
مَا لَكَ وَلِمَا هُنَا فِيمَا تَكَلَّفُكَ فِي أَمْرٍ أَرِيدُكَ فَقَالَتْ
يَا نَجَّيَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ مَا تَرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أُمَّتَ
وَإِنْ أَبَيْتُكَ لَتُرَاجِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَامَ عَمْرٌ فَآخَذَ
بِدَاؤُهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا
يَا بَنِيَّةُ إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاللَّهِ إِنْ لَتُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ لَتُعْلِمِينَ ابْنِي أَحَدَكُمْ
عَقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّةُ لَا يَغْفُرُ تِلْكَ هَذِهِ ابْنِي أَعْجَبُهَا حَسْبُهَا
حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَابِيَةُ
عَاشِيَةُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ قَدْ خَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ
لَقَدْ ابْتِغَيْتُ مِنْهَا تَكْلِمَةً فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ
يَا ابْنَ الْخَطَابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي لَكَ
تَكْلِمَةً مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ

سے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلا جب ہم آپ سے تھے تو وہ ایک پہلو کے
دھڑت کے پاس قفلے حاجت کے لئے گئے یہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے آقا
میں کھڑا رہا یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا۔
اُس وقت میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
ارواح مطہرات میں سے وہ کونسی روہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کیا تھا۔
انہوں نے فرمایا: وہ حفصہ اور عائشہ تھیں یہ فرماتے ہیں، پھر میں نے کہا کہ غلا
کا قسم میں ایک سال سے یہ بات پوچھنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کی حیثیت کے
کے باعث دریافت نہ کر سکا۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ
خیال ہو کہ مجھے قفلان بات کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر مجھے اس کا علم ہو گا
تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم
زمانہ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اُن کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اور اُن کا وہ حق
مقرر فرمایا جو صحیح معزز فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک وفد میں اپنے کسی معاملے میں
سوچ بچار کر رہا تھا کہ میری اہلیہ نے کہا: کاش آپ ایسا اور ایسا کرتے۔ وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں
تم میرے امن معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابی خطاب
یہ آپ کیسے عجیب بات کر رہے ہیں؟ آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو مطلقاً جواب نہ دیا
جائے۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی نور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب
دیتی ہیں جس پر ایک سردار ان حضور نے غصے کی حالت میں گزرا۔ پس حضرت عمرؓ
کھڑے ہو گئے، اپنی چادر منجھائی، یہاں تک کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور
اُن سے کہا: اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو
یہاں تک کہ حضور سرداروں غصے میں گمراہتے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا:۔
خدا کی قسم! ہم تو اس کی سبب حضور کو جواب دیتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا
تم یہ جانتی ہو کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے غضب سے بچا سکتا ہوں؟ اے بیٹی! جس کا حق مقبول بارگاہ رسالت ہے
اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت ہے اُس کا معاملہ
تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ اُن کا اشارہ حضرت عائشہ کی طرف تھا۔ وہ
فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل آیا اور رفتہ رفتہ داری کے سبب حضرت اُم سلمہ
کے پاس گیا اور اُن سے عرض کیا کہ اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ نے

وَأَرْوَاجِهِ فَأَخَذَ نَبِيُّ وَاللَّهُ أَخَذَ أَسْرَ نَبِيِّ عَنْ
بَعْضٍ مَا كُنْتُ أَحَدٌ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ
لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ
وَإِذَا غَابْتُ كُنْتُ أَنَا أَيْتِمٌ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّى
مِثْلًا مِنْ مَلُوكِ عَسَانَ ذِكْرُنَا أَنْ يُرِيدَ أَنْ
يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ أَمْتَلَتْ صَدْرُنَا مِنْهُ فَإِذَا
صَاحِبِي الْأَنْصَارِي يَدُقُ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ
فَقُلْتُ جَاءَ النَّسَائِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ
أَنْ تَزِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْوَاجَهُ
فَقُلْتُ رَغِبَ الْفَتْحُ حَقًّا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مُشْرَبَةٍ لَهُ يَرْتَقِي عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغَلَاظِ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرُ دُعَايَ
رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هَذَا عَمْرُؤُ بَنِي
الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عَنْهُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ
حَدِيثَ أَقْرَسَلَمَةَ أَقْرَسَلَمَةَ رَضِيَ تَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَتْ لَعْلَى حَصْبِي مَا يَتَوَدَّ
بَيْنَهُمْ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ آدَمَ وَحَشَوَهَا
لَيْفٌ وَرَأَتْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَأَ مُصَوَّبًا وَعِنْدَ
رَأْسِهِ أَهْبٌ مُعَلَّقَةٌ فَهِيَ آيَةُ أَثَرِ الْحَصِيرِ فِي
جَنْبِهِ فَبَيَّكْتُ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ كِسْرِي وَقَلْبِي فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تُكُونَ لَهُمُ
الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ

بَابُ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ
أَرْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّاحَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ عَرَفَتْ بَعْضُهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا
نَبَّاهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا قَالَ تَبَّأَنِي

فرمایا، اسے ابن خطاب آپ پر تعجب ہو رہا ہے کہ آپ ہر بات میں دخل اندازی کرتے
ہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اندراج مطہر کے
کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے سے بھی نہیں روکتے۔ پس خدا کی قسم انہوں نے
ایسا سخت مواخذہ کیا کہ میرا قصہ فراموش ہو گیا۔ پس میں ان کے پاس سے چلا آیا
چنانچہ میرا ایک انصاری دوست تھا جب میں بارگاہ رسالت سے غیر حاضر ہوتا
تو وہ مجھے اُس وقت کی باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں جا کر اُسے بتایا
کہ ان لوگوں نے ان دنوں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خطرہ محسوس کیا گیا
تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے چنانچہ مجھ سے اس غرض سے
بہرہ ریز تھے جب میرے انصاری دوست نے آخر دروازہ کھٹکھٹایا پھر کہا کھولو،
کھولو۔ پس میں نے کہا کیا فسانا آگیا؟ اُس نے کہا: بلکہ اُس سے بھی سخت سدا
ساتے آگیا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اندراج مطہرات سے
علیحدگی اختیار فرمائی ہے۔ پس میں نے کہا: حقیقتہً اور عائشہ کی ناک خاک آلود
ہو میں نے اپنا کپڑا (جواہر) لیا، پھر باہر نکلا یہاں تک کہ کاشا اقدس تک پہنچا
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت بالافانہ پر تشریف فرما تھے، جس پر
چرخے کے پیر میں لگائی ہوئی تھی اور برہمن کے پاس آپ کا ایک مہابہ فام فلام
کھڑا تھا میں نے اُس سے کہا کہ میری جانب سے عرض کرو کہ میں خطاب حاضر ہوا
ہے۔ پس مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا جب میں نے حضرت اُمّ سلمہ کی گفتگو سنی
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہنس کر فرمایا: اُس وقت منہ ایک چٹائی پر
لیٹے ہوئے تھے جبکہ چٹائی اندر جسم الجہر کے درمیان کوئی کپڑا کھینچا ہوا تھا اور سر
کے نیچے چوڑے کا سر ہاد تھا جو محمد کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ اور مقدس سرور کے
نیچے سلم کے نیچے چھائے ہوئے تھے۔ سر ہاد کی جانب چند کپے چھوئے تھے۔ انکے نیچے
پس میں نے حضور کے پہلو میں بڑھنے کے نشانات دیکھے تو میں نے بے اختیار رونے
لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ
بیشک یہ کسریٰ اور قیصر کیسے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ
وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَرْوَاجِهِ کی تفسیر
اور جب نبی نے اپنا ایک بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ پھر جب وہ اُس کا ذکر
کر رہی تھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اُسے کچھ بتایا اور کچھ چشم پوش فرمائی
پھر جب نبی نے اُسے اس کی خبر دی۔ بولی حضور کو کس نے بتایا؟ فرمایا مجھے تم نے

الْحَلِيمُ الْخَبِيرُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خبر روایت بتایا (آیت ۲) اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں جہانوں کا بادشاہ بنایا لیکن دنیاوی آرام و راحت کے لیے آپ کے کاشانہ آدرس میں سامان کیا تھا۔ کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی گزارنے پر کوئی رضا مند ہو سکتا ہے؟ کیا اس سامان میں مزید کچھ کی جا سکتی ہے؟

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرمادیا ہے۔ جس سے اس سے محبوب نے فرمایا: اَنَا أُعْطِيَنَّكَ الْكَوْثَرَةَ جس نے عطا فرمایا: يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الدَّهَبِ — اعطيت الكنزين — اعطيت مقاتيح خزائن الارض — اعطيت مقاتيح كل شيء

جس کو حقیقی مالک نے کونین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سز پر خلافت عظمیٰ کا تاج رکھ دیا — اُس ہستی نے اپنی مرضی سے دنیا میں زندگی اس طرح گزاری کہ سامان گھر میں تھا تو بلائے نام۔ غذا تھی تو جھکی روٹی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی روزانہ تین یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کبھی ناکہ یہ جو کچھ پسند فرمایا اس کے پیش نظر ہی کپنا پلایا۔

س: گل جہاں یک اور جھکی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

یہ سب کچھ اختیار ہی تھا۔ اگر چاہتے تو سونے پاندی کے سکانات ہوتے اور دولت کے انبار۔ دنیا کی کوئی نعمت تھی جو حاضر وقت نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزاری کہ کوئی غریب سے غریب امتی بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور نہ کبھی دل بدعاشہ ہو۔ محبوب کی بات اور ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کرے یہ بات ہی کچھ اور ہے شاہد شرق و اکرعہ مقابل مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

س: امارت کیا شکوہ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
کہ پایا میں نے استغنا میں معراج مسلمان

۲۰۲۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتِمِ اللَّتَانِ تَنْظَاهِرُ تَا عَلِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا پس میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان دو مطہرات میں سے وہ دونوں کوئی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ نہ کر لیا تھا؟ ابی میں بات پوری بھی نہیں کرتے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

بَابُ ۹۸۱ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا صَغَتْ
قُلُوبُكُمَا صَغَرَتْ وَأَصْغَيْتُ مِلْتُ لِمَصْنَعِي
لِتَبِيلٍ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَايَ
وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ
ذَلِكَ ظَاهِرُونَ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ كُفُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ أَوْ صُورُوا
أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَعْوَى اللَّهِ وَإِذْ بَرَّكُمْ
۲۰۲۲ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ
حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ
أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَا
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثَتْ
سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ
حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ أَنْ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ
فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوُضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْأَدَاوَةِ
فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ
عَالِشَةُ وَحَفْصَةُ

بَابُ ۹۸۲ عَسَى رَبُّهُ أَنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ

وَأِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا كِتَابُ التَّائِبِينَ
صَغَرَتْ اور اصْغَيْتُ میں مائل ہوا یعنی تاکہ تم مائل ہوو اور تَظَاهَرُ
عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَايَ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَاهِرُونَ ظَاهِرُونَ میں ظاہر
سے مراد مددگار ہے تَظَاهَرُوا وہ مدد کرتے ہیں مجاہد کا قول ہے
كُفُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ یعنی اپنی جانوں اور اہل و عیال کو اللہ سے ڈرنے
کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

عبد بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرماتے
ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ازواج مطہرات میں سے جو دو نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک محلے میں نمود
باندھا ان کے بارے میں دریافت کروں۔ چنانچہ ایک سال تک مجھے دریافت
کرنے کا مناسب موقع ہاتھ نہ آیا۔ یہاں تک کہ میں حج کے لئے ان کے ساتھ
نکلا۔ جب ہم قہران کے مقام پر تھے تو حضرت عمر زنج عابوت کے لئے گئے۔
پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنا ہے تو میں ایک چھال میں پانی
لے آیا۔ (وہ وضو کر رہے تھے اور) میں پانی ڈال رہا تھا۔ یہ مجھے سخت
موقع نظر آیا چنانچہ میں عرض گزار ہوا: اے امیر المؤمنین! ازواج
مطہرات میں سے وہ کونسی دو عورتیں جنہوں نے آپس میں مشدہ کر
لیا تھا؟ میں نے اپنی بات پوری کرنے میں نہ پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا

وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

عَسَى رَبُّكَ أَنْ طَلَّقَكُنَّ كِتَابُ التَّائِبِينَ

اُن کا رب توبہ، اگر وہ تمہیں طلاق دے دی کہ انہیں تم سے بہتر عورت یا رسول
دے، الطلاق طائیان، ایساں طائیان، اُتَب طائیان، توبہ طائیان، فَعَلْتُ كَرِهْتُ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
آپ پر دباؤ ڈالنے کے لئے جمع ہوئیں، تو میں نے کہا کہ اگر یہ آپ کو
طلاق دے دیں تو سب بے ہے کہ اُن کا رب انہیں آپ سے بہتر
بیویاں عطا فرمادے گا۔ چنانچہ اُس موقع پر یہ آیت نازل ہو گئی۔
..... (آیت ۵)

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْرُ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْغُرَّةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ أَنْ
طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَرْوَاحًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَقُلْتُ
هَذِهِ الْآيَةُ

ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالیٰ اپنی پٹلی
(جس کی تحقیقت خدا خود جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو قسم
مومن مرد اور مومنہ عورت اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے
اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ
کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تخت کے
ماند ہو جائے گی (یعنی سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

سورۃ الحاقۃ کی تفسیر

عِشَّةٌ رَّاضِيَةٌ الرِّضَا سے ہے یعنی پسندیدہ، لَقَائِیْنِ
پہل موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے
گَا حِدٍ عَنْهُ حَامِیْنِ اس میں اخذ جمع اور واحد دونوں کے لئے
ہے۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ اَلْوَتَّیْنِ رُکْ جَانِ۔ ابن عباس
کا قول ہے:۔ طَلْحٰی زیادہ ہو جانا، جیسے شہید آمد میں کو
اَلطَّائِفَتِیْنِ کہتے ہیں جو طائفان سے ہے اور لَقَائِیْنِ اَلْخَزَائِنِ بھی
ہوتے ہیں جیسے طَلْحٰی اَلْمَاءِ عَلٰی قَوْمٍ نُّوْسِ۔

سورۃ المعارج کی تفسیر

اَلْفَصِيْلَةُ جو نیم کے آباؤ اجداد میں اُس کا سب سے قریب ہو
بَشَوٰی دُورُوْنَ بَاقِدٌ، دوزخ پر، پہلو اور سر کی کمال کو شَوَاةٌ
کہتے ہیں اور جن کے کھٹے سے آدمی نہ مرے وہ
شَوٰی ہیں۔ اَنْفِرُوْنَ جہاتیں، اس کا واحد
جَزَءٌ ہے۔

سورۃ نوح کی تفسیر

اَنْفِرُوْا اَلْکَمِیْنِ کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طَوْرَةٌ۔ سے اس کا قدر
مرا ہے۔ اَلْکَبَارُ سے بہت ہی بڑا معامرا ہے، جیسے
جَمِیْلٌ سے جَمَالٌ۔ اس میں اَلْکَبِیْرُ کا شدید مبالغہ ہے۔ تخفیف
کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب حَسَنٌ اور جَمَالٌ

خَالِدٌ بِنِ یَزِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هُرَیْرٍ لَّا اِلَہَ اِلَّا
اَبْنُ اَسْمٰکُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ
اَللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّوْا اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ
یَقُوْلُ یُکْشِفُ رُبَّعًا عَنْ سَاقِہٖ فِیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ
مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ وَ یَبْقٰی مِنْ کَانَ لَیْسَ جَدُّ فِی
الدُّنْیَا دِیَارًا وَ سَمْعَہٗ فِیْ ذَہَبٍ لِّیَسْجُدَ فِیَعُوْدُ
ظَہْرُہٗ کَطَمْعًا وَ اَحَدًا۔

باب ۹۰ (الحاقۃ)

عِشَّةٌ رَّاضِيَةٌ یُرِیْ فِیْہَا الرِّضَا اَلْفَاضِلِیَّةُ
اَلْمَوْتِ اَلْاَوَّلٰی النَّبِیُّ مُتَرَفًا حَتَّمَا حَیَا بَعْدَ ہَا مِنْ
اَحَدٍ عَنْہُ حَاجِزٌ بَيْنَ اَحَدٍ یُّکُوْنُ لِلْجَمْعِ وَالْوَحْدِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْوَتَّیْنِ نِیَاطُ الْقَلْبِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ طَلْحٰی کَثْرٌ وَ یُقَالُ بِالطَّائِفَتِیْنِ
یَطْفِئَانِہُمْ، وَ یُقَالُ طَخَتْ عَلٰی الْخَزَائِنِ کَمَا
طَلْحٰی الْمَاءُ عَلٰی قَوْمٍ نُّوْسِ۔

باب ۹۱ (سَالَسَائِلُ)

اَلْفَصِیْلَةُ اَصْعَمُ اَبَاتِہِ الْقُرْبٰی اَلْبَیْہِ یَبْتَدِیْ مِنْ
اَلْبَیْہِ یَلْشَوٰی۔ اَلْبَیْہِ اِنْ اَلرَّیْسِلَانِ اَلْاَوَّلُ رَا حَتْ
وَجَلْدَةُ الرَّاْسِ یُقَالُ لَیْسَا شَوَاةٌ وَ مَا کَانَ
غَیْرُ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوٰی اَلْعِزُّ وَ اَلْعِزُّ وَ اَلْعِزُّ مَاعَاتٍ
وَ اَحَدُہَا عِزَّةٌ۔

باب ۹۱ (اَنَا اَرْسَلْنَا)

اَطْوَارًا۔ طَوْرًا اِکْذَا وَ طَوْرًا اِکْذَا۔ یُقَالُ عِنْدَ طَوْرَةٍ
اٰی قَدْرَہٗ وَ اَلْکُبَارُ اَسَدٌ مِنْ اَلْکُبَارِ وَ کَذٰلِکَ
جَمَالٌ وَ جَمِیْلٌ یَا کُنْہَا اَشَدُّ مِمَّا کُنْہَا وَ کُبَارًا
اَلْکَبِیْرُ دُکْبَارًا اَبْیَضًا بِالْتَّخْفِیْفِ وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ

کی جگہ حسنان اور حسان بھی استعمال کرتے ہیں۔ دُیَاڑا یہ دُور ہے
ہے اور اللہ و زان سے فیض کے وزن پر بنایا گیا ہے، ایسے
حضرت عمر نے اَلْحَمْدُ الْقِيَامُ پڑھا ہے جو ثمنٹ سے ہے۔
دوسرے کا قول ہے۔ دُیَاڑا سے ایک آرمی مراد ہے۔ ثبَارًا
ہلاکت۔ ابن عباس کا قول ہے۔ بَدْرًا رَاً لُکَا تار۔ وقاراً
حریت و عظمت۔

مطار خراسانی یا مطار بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بیت حضرت نوح علیہ السلام
کی قوم میں پورے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے
معبود بنائے۔ دُور بنی کلب کا بت تھا جو دوسرے الجندل کے
مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سَوَاعِیْ بَت بنی ہذیل کا تھا۔ یَعُوْثُ یہ بنی
مراد کا تھا، یحییٰ بنی غطفان کا جو سبا کے پاس جوت میں تھا۔
یَعُوْثُ یہ مہران کا تھا اور کُزُی یہ ذی الکلاع کی آل حیر کا بت تھا۔
یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ
وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات
ڈالی کہ میں مجھوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہ ان کے
بیسے بنا کر رکھو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکیوں کے نام پر رکھو
رکھو۔ لوگوں نے انرا وہ عقیدت ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔
جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی گھٹ گیا تو ان کی پوجا ہو گئی۔

سورہ جن کی تفسیر۔

ابن عباس کا قول ہے۔ یہ لُبْدُ لُکَا تار، دست و بازو۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ
لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی فرشتے
اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان چنگاریاں
ماری جاتی تھیں۔ شیطان جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم
خبریں لاکر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے
درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہمیں چنگاریاں ماری جاتی

رَجُلًا حَسَنًا وَجَتَانًا مُحَقَّقًا وَجَتَانًا
مُحَقَّقًا دَيَّارًا مِنْ دُورٍ - وَلَيْكِنَّ فَيْحَالًا مِنْ
الدَّوْرَانِ كَمَا قَدْ أَعْمَرَ النَّحْيُ الْقِيَامُ وَهِيَ مِنْ
قُسْمَتِهِ وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا ثَبَارًا هَلَاكًا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْرَأَسًا يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا
وَقَارَأَ عَظَمَةً.

۲۰۲۷. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيرٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الدَّوْرَانِ الَّتِي
كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدَ مَا دُكِّنَتْ
بِكَلْبٍ يَدٍ وَمَا الْجَنْدَلُ وَآمَّا سَوَاعِیْ كَانَتْ
لِیَهْدِيلَ وَآمَّا يَعُوْثُ كَانَتْ لِمَا إِدْشَرُ لِبَنِي غُطَفٍ
بِالْحَبَوِیِّ عِنْدَ سَبَا، وَآمَّا يَعُوْثُ فَكَانَتْ لِمَهْدَانَ
وَآمَّا كُزُیْ فَكَانَتْ لِحَبِیْبٍ لِذِي الْكَلْعِ
أَسَاءَ رَجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا
أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ انْصِبُوا إِلَى الْبَحْرِ
الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ انْصَابًا وَسَمَوْهَا بِأَسْمَاءِهِمْ
فَفَعَلُوا فَلَمَّا تَعَبَدَ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَشَخَّ
الْبَحْرُ عُيِدَتْ.

باب ۱۱۲ قُلْ أُوْحَىٰ إِلَيَّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبْدًا. أَعْوَانًا.
۲۰۲۸. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي لَيْشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ
عُكَاظٍ وَفَدَّ حَيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ
السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَنْهُمْ الشَّهْبُ فَجَعَلَ الشَّيْطَانُ
فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حَيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ

أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشَّهْبُ قَالَ مَا حَالُ بَيْنِكُمْ وَبَيْنَ
خَبْرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَّثَ فَأَصْرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَّثَ
فَانْظُرُوا أَفْضَرَ بُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
خَبْرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْظُرُوا الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ
قِبْلَتِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْحَلِّيهِ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقٍ عَظِيمٍ وَهُوَ يُصَلِّي
يَأْتِيهِ صَلَوةُ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ
تَسْمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِينَ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
خَبْرِ السَّمَاءِ هُنَالِكَ رَجِعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا
يَا قَوْمُنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ
فَأَمَّا بِنَا وَلَكِنْ نَشْرِكُ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ إِنِّي
إِلَى أَنْتُمْ أَتَى أَنْتُمْ اسْتَمِعْ نَفَرًا مِّنَ الْبَنِي وَانْشَاءً أُوحِيَ إِلَيْهِ
قَوْلُ الْبَنِي.

ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا روکا گیا ہے تو کوئی نیا واقعہ درہنہ ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے باعث ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھامہ کی جانب بازارِ عکاظہ کے ارارے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ خبر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگا، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا، اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے، قوم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔" آیت ۱۲۱ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی، تم فرماؤ، مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پھنکان لگا کر سنا اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بندہ

سید: جو المیزان کی تفسیر

عبارہ کا قول ہے: **بِشَيْءٍ** اسی کا ہوا۔ حسن کا قول ہے: **أَنْتَ كَلَّمْتَ بَنِي إِسْرَءِيلَ**۔ منقطفہ: اس کی وجہ سے بیماری ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: **كُنْثِيَا مَسْخِيْلًا** اڑتی ہوئی ریت۔ **وَبَشَاءٍ سَمِيتَ**۔

سورۃ المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ اے عیسٰیؑ سنت مشکل۔ قصورۃ
لوگوں کا شروع۔ ابوبرہہ کا قول ہے۔ کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر صفت میں
قصورۃ کہنے میں مستغفرتۃ بد کے ہوئے، وغیرہ ہو کر بے گانے والے۔
یہی بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبداللہ سے سچا کہ قرآن
کرم کی کون سی سورت پہلی نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۃ

→ باب ۹۱۳ (سورة المزمل)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ دَقَبْتُ أَخْلِيصَ وَقَالَ الْحَسُّ
الْكَلَّا. قِيُودًا. مُنْقَطِعِيهِمْ. مُثْقَلَةٌ بِهِمْ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ. كَتَيْبًا مَهْيَلًا. الزَّمَلُ السَّائِلُ وَبَيْدًا
شَدِيدًا.

باب ۹۱۴ (المدتیر)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسَى يَشْدِيدُ، سُورَةُ رُكُونِ الْبَابِ
وَأَصَوَاتِهِمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسَدُ وَكُنْ شَدِيدُ
سُورَةٍ مُسْتَفْهِكَةٍ، نَافِةٌ مَذْمُورَةٌ.
٢٠٢٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا

سَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَدْلَى مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ
قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ أَقْرَأْ بِأَيْمِ رَبِّكَ
الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ ... لَنْتَ حَاضِرِينَ عَبْدُ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلُ الَّذِي
قُلْتُ فَقَالَ جَائِزٌ لَا حَوْلَ لَكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ رُسُلٌ بِحِرَاءٍ
فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَّتْ فَتَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ
عَنْ يَمِينِي فَلَمَّا أَرَسْتُ شَيْئًا أَدْنَيْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمَّا
أَرَسْتُ شَيْئًا وَنَظَرْتُ أَمَّا فِي فَلَمَّا أَرَسْتُ شَيْئًا وَنَظَرْتُ
خَلْفِي فَلَمَّا أَرَسْتُ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا
فَأَنْبِئْتُ حَدِيثًا فَقُلْتُ دَعُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ
مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَعُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا
قَالَ فَتَرَبَّتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَخَرَّخَرُ فَانْزِدْ وَرَبِّكَ
فَكَتَبَرُ

باب ۱۱۵ قُمْ فَأَنْذِرْ

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا
حَرْبُ بْنُ سَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ رُسُلٌ بِحِرَاءٍ
مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

باب ۱۱۶ وَرَبِّكَ فَكَتَبَرُ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْقَهْمِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ سَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَتَالَةَ
سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَعَى الْقُرْآنُ أَنْ يُنْزَلَ أَدْلَى فَقَالَ
يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ أَنْبِئْتُ أَنَّ أَقْرَأَ بِأَيْمِ رَبِّكَ
الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ أَعَى الْقُرْآنُ أَنْ يُنْزَلَ أَدْلَى فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُلْتُ أَنْبِئْتُ أَقْرَأَ بِأَيْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا خَيْرَ لَكَ

المدثر میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورہ طلق پہلے نازل ہوئی
تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ
میں نہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب
میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز
دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے
دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔
پس میں نے سراٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں حدیث کے
پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر
ٹھنڈا پان بھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی:-
اے بالالہوس اور صنفے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر در سناؤ اور
اپنے رب کی بڑائی بیان کرو
(آیت ۲۱)

قُمْ فَأَنْذِرْ کی تفسیر

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان
کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن ابی طالب
کے واسطے سے بیان کی ہے۔

وَرَبِّكَ فَكَتَبَرُ کی تفسیر

یہی کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا کہ
قرآن کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا؟
انہوں نے بتایا کہ سورہ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا
گیا ہے کہ سورہ طلق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ
نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت سب سے پہلے نازل
ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورہ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے

إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلُوتُ
فِي حِجْرٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِيَّ دَبَبْتُ فَاسْتَبَطَنْتُ
الْوَادِيَّ فَنُودِيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَمَنْ يَمِينِي
وَمَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدَّيْجَةَ فَقُلْتُ دَبَرْتُ فِي وَصْبُوا
عَلَى مَاءٍ بَارِدًا وَأَنْزَلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
فَأَنْزِلْ دَرَبَكَ فَكَبَّرْتُ نِيَابَكَ فَطَلَّقَ

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْذُلُ عَنْ فَتْرَةِ
الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَهْتَمُّ إِذَا سَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَهَرَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي
جَاءَنِي بِحِجْرٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ
رَبِّهِ لِي رَغْبَتِي فَقَدْ تَرَوْنِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الْمُدَّثِّرُ ائْتِنِي إِلَى الرُّجُزِ فَأَهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الْقِسْمَةُ
رَبِّهِ الْأَوْفَانُ

باب ۹۱ فالرُّجُزُ فَاهْجُرْ يَقَالُ الرَّجُزُ
وَالرَّجْسُ الْعَذَابُ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْذُلُ عَنْ فَتْرَةِ
الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَهْتَمُّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ
فَرَفَعْتُ بَصْمِي فَرَأَيْتُ السَّمَاءَ فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي

تورہ بتایا گیا ہے کہ سورہ عن سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں
نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب اپنا ولیہ ختم کر کے میں پہاڑ
سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آگیا اس وقت کسی نے مجھے
آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی۔
اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت پر بیٹھا ہے۔
میں نے گھر اگر غریب سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا
ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وہی
بندہ مہر جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں
جابر باہر تھا جبکہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا
کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی
پر بیٹھا ہوا تھا جو غار حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر غم
طاری ہو گیا۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کب اڑھاؤ
پس میرے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ
وہی نازل فرمایا: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ائْتِنَا فَهَجُرْ (آیت ۱۵)
یہ نازل فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ
ہے اور الرُّجُز سے مراد اُدُنات
دبت ہیں۔

وَالرُّجُزُ فَاهْجُرْ کی تفسیر
بعض کا قول ہے کہ الرُّجُز اور الرُّجْس سے عذاب مراد ہے۔
ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وہی کا سلسلہ بند تھا تو میں
ایک روز جابر باہر تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس
میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے
درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس غار حرا

ابن عباس قرأنا كتابنا فأتبعنا عمل به.
 ۲۰۳۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْرُكَ بِ
 لِسَانِكَ لِتَعَجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ
 مَتَابِعُكَ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَسْتَدْنِيهِ
 وَكَانَ يَعْرِفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا
 أَفْسَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَحْرُكَ بِهِ لِسَانُكَ لِتَعَجَلَ
 بِهِ إِنَّ عَلَيْكَ جَمْعًا وَقَرَأْ فَإِذَا قَرَأْتَ فَاتَّبِعْ
 قَرَأَنَّهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِذَا عَلَيْنَا
 بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلسَانِكَ قَالَ فَكَانَ
 إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا
 وَعَدَ اللَّهُ - أَوَّلَى لَكَ فَأَوَّلَى تَوَعَّدُ.

→ بَابُ هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

يُقَالُ مَعْنَاهُ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَهَلْ تَكُونُ
 حَجْدًا أَوْ تَكُونُ خَبْرًا وَهَذَا مِنْ الْخَبَرِ يَقُولُ
 كَانَ شَيْئًا فَكَمْ يَكُونُ مَذْكُورًا وَذَلِكَ مِنْ
 حِينَ خَلَقَ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ
 أَمْشَاظُ الْأَخْلَاطِ مَاءُ السَّرَاةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ
 الْقَدَمِ وَالْعَلَقَةُ دَيْقَالُ إِذَا خَلَطَ مَشِيمٌ كَقَوْلِكَ
 خَلِيطٌ وَمَشْرُوحٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ وَيُقَالُ سَلِيلًا
 وَأَعْلَالًا وَكَرُوحًا بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرٌ أَمْتَةُ الْبَلَاءِ
 وَالْقَمَطِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمَطِيرٌ يَوْمٌ
 قَمَاطِيرٌ وَالْعَبُوسُ وَالْقَمَطِيرُ وَالنَّمَاطِيرُ وَالْعَصِيبُ
 أَسَدٌ مَا يَكُونُ مِنَ الْيَامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ
 أَسْرَهُمْ شَيْءٌ الْخَلْقُ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدِيدٌ
 مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَسْوَرٌ

ابن عباس قرأنا كتابنا فأتبعنا عمل به. حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْرُكَ بِ لِسَانِكَ لِتَعَجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مَتَابِعُكَ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَسْتَدْنِيهِ وَكَانَ يَعْرِفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أَفْسَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَحْرُكَ بِهِ لِسَانُكَ لِتَعَجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْكَ جَمْعًا وَقَرَأْ فَإِذَا قَرَأْتَ فَاتَّبِعْ قَرَأَنَّهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِذَا عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَ اللَّهُ - أَوَّلَى لَكَ فَأَوَّلَى تَوَعَّدُ.

ہے۔ قرآن ہم اسے بیان کریں فاشیع اس کے مطابق عمل کرو۔
 سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد
 باری تعالیٰ: تم یاد کرنے کی جگہ میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت
 نہ دو۔ آیت ۱۶ کے بارے میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اور
 جوڑوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس
 سے آپ کو تکلیف ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس امیر
 تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: تم یاد کرنے کی جگہ
 میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اس کا محفوظ کرنا اور
 پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔ یعنی فرمایا کہ اس کا تمہارے سینے میں محفوظ
 کر دینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے۔ لہذا جب یہی جانب سے
 پڑھا جا چکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کر دو اور جب یہی
 طرف سے نازل ہو تو غور سے سوچو پھر اس کا بیان کرنا ہمارا ذمہ داری کہ تمہاری
 زبان سے بیان کروادیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبریل آتے تو

سورۃ الدھر کی تفسیر

هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان
 پر ایسا نازہ بھی گزرا ہے اور لفظ علی کبھی انکار کے لیے اور
 کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔
 یہی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو کسی لیکن ناقابلِ ذکر تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا
 ہونے اور اس میں مدح چھونکے تک کا مراد ہے۔ امتشاج عورت کے
 پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یہی کہا جاتا ہے کہ خون اور جما ہوا خون
 جب میں تو اسے پیچھتے ہیں جیسے لفظ غلیظ ہے اور مشوج بھی
 مخلوط کی طرح ہے کہتے ہیں کہ سلا بولا اور اقلاد پڑھنا بعض کے
 نزدیک درست نہیں ہے۔ مستطیر اطویل مصیبت۔ انقطریر
 سخت۔ یوم قسطیر یہی کہتے ہیں اور یوم قسطیر بھی۔ انقبوس
 انقبیر، انقار طرہ اور انقبیبت ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو
 مصیبت سے بھرے ہوئے ہوں۔ عمر کا قول ہے: اشرعہم مغبوط
 پیدائش اور مردہ چیز جس کو مضبوطی سے باندھا جائے جیسے پالان وغیرہ اس

تہیں چاہیے کہ اسے مارڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف بکے
لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ پھر آپ نے
فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔
انہما ترمیٰ بشریٰ کالقصر کی تفسیر۔

عبدالرحمن بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو انہما ترمیٰ بشریٰ کالقصر کے بارے میں
فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مین مین گویا اس سے کچھ کم لمبی کڑیاں تھیں
اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم انقصر
کا نام دیا کرتے تھے۔

کاتہ جمالات صفر کی تفسیر

عبدالرحمن بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ترمیٰ بشریٰ کے بارے میں فرماتے ہوئے
سنا کہ ہم مین مین گویا اس سے بھی زیادہ لمبی کڑیاں جمع کرتے
اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم انقصر کا
نام دیا کرتے۔ گویا وہ جمالات صفر یعنی گشتی کے رستے ہیں
اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ دھیر درمیانے آدمی کے برابر ہو جاتا۔

ہذا یوم لا ینطقون کی تفسیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ
اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کی زبان مبارک سے اسے
سیکھ رہے تھے اور اسی آپ اس کی تلاوت سے وطب اللسان ہی
تھے کہ اچانک ہمارے قریب ایک سانپ آنکلا۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مارڈالو۔ پس ہم اس کی جانب
بکے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے
ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے
والد ماجد سے سنا کہ یاد کیا ہے جو معنی کی اس غار میں موجود تھے۔

سورۃ النبأ کی تفسیر

خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَاَبْتَدَرْنَا هَا فَمَيِّتًا
قَالَ فَقَالَ دُقِيتَ شَرُّكُمْ كَمَا فُقِيتُمْ شَرُّهَا
بَابُ ۹۲۱ انہما ترمیٰ بشریٰ کالقصر
۲۰۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ انَّهُمَا تَرْمِي بَشَرِي كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرَفَعُ
الْعَشْبَةَ بِقَصْرِ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرَفَعُهُ
لِلشَّتَاءِ فَتُسَمِّيهِ الْقَصْرَ

بَابُ ۹۲۲ کاتہ جمالات صفر

۲۰۳۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيٍّ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بَشَرِي كُنَّا نَعِيدُ إِلَى
الْعَشْبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذَلِكَ فَنَرَفَعُهُ
لِلشَّتَاءِ فَتُسَمِّيهِ الْقَصْرَ كَاتِهٌ جَمَالَاتٌ صَفَرُ جِبَالِ
الشَّيْءِ تَجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَسَاطِيرِ الرِّجَالِ

بَابُ ۹۲۳ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ

۲۰۳۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْبٍ
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُسَلَّاتُ فَيَأْتِي
لِيَقْتُلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَذَلِكَ فَاهُ لَوْطٌ
يَعْبَأُ وَتَبَّتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَاَبْتَدَرْنَا هَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُقِيتَ شَرُّكُمْ كَمَا
وُقِيتُمْ شَرُّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ إِيَّاهِ فِي غَارِ

بَابُ ۹۲۵ عَمْرِيَتَسَاءَلُونَ

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُونَ جَنَابًا حَسَبًا كَمَا أَنَّهُمْ يَرْجُونَ نَقَابًا۔
لَا يَسْتَكُونُ مِنْهُ خُطَابًا بَعْدَ اس کی اجازت کے کوئی اس کے ساتھ کلام
نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: دَعَلَجًا رُشَنًا مَجْلَدًا
عَطَا جَسَابًا لَوْ بَدَلَهُ - اَعْطَانِي مَا احْسَبْتَنِي - یعنی مجھے پورا مصلیہ
يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا کی تفسیر
گروہ درگروہ، پیٹھ پیٹھ ٹوٹیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دونوں ہندو صوفیوں نے کہا دیان
وقتہ چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابوہریرہ سے) پوچھا کیا
چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے
کہا کیا چالیس بیٹے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس
نے کہا کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔
فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں
زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے
تمام اعضا گل جلتے ہیں مگر ایک ہڈی کے اور وہ عقور کی ہڈی ہے

سورۃ التازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ آیۃ الْكِبَرَىٰ ان کا مصداق اور رحمت مبارک کہتے
ہیں اِنَّ فِرْعَوْنَ اور النُّجُومَ ہم معنی ہیں جیسے السَّطَّاحُ اور السَّطَّاحُ
الْبَاطِلُ اور الْبَاطِلُ۔ بعض کا قول ہے النُّجُومُ بوسیدہ۔ التَّازِعَاتُ وہ
کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول
ہے:۔ اِنَّمَا حِزْبُ رَزَقِیْ سَیِّئٌ لِّیْ سَیِّئٌ لِّیْ سَیِّئٌ لِّیْ سَیِّئٌ لِّیْ سَیِّئٌ لِّیْ
قول ہے:۔ اِنَّ اَیَّانَ مُرْسَلًا کَبَّ اُنْتَهَا ہوگی اور مُرْسَلًا السَّیِّئَةُ جہاں

قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَرْجُونَ جَنَابًا، لَا يَخَافُونَ
لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خُطَابًا: لَا يَكْلِمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ
لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاجًا، مُضِيًّا عَطَاءَ
جَنَابًا: جَزَاءً كَافِيًّا. اَعْطَانِي مَا احْسَبْتَنِي: اَفْكَافَانِي
بِأَقْبَلِ يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ
أَفْوَاجًا زَمْرًا

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ، قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ
أَبِيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ
سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ
شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الدُّنْيَا
وَمِنْهُ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۹۲ والتَّازِعَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةُ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيدَهُ
يُقَالُ التَّازِعَةُ وَالنُّجُومَةُ سَوَاءٌ يُمِثِّلُ الطَّامِعُ وَ
الطَّمَعُ وَالْبَاطِلُ وَالْبَخِيلُ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ النُّجُومَةُ
الْبَالِيَةُ وَالنَّازِعَةُ، الْعَظْمُ الْمَجُوفُ الَّذِي يَمُرُّ بِهِ
الرِّيحُ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَاذِرَةُ الَّتِي أَمَرْنَا
الْأَدْلَ إِلَى الْحَيَاةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: أَيْكَانَ مَرْسَلًا، مَعْنَى

مجاہد کا قول ہے کہ آیۃ الْكِبَرَىٰ ان کا مصداق اور رحمت مبارک کہتے ہیں اِنَّ فِرْعَوْنَ اور النُّجُومَ ہم معنی ہیں جیسے السَّطَّاحُ اور السَّطَّاحُ الْبَاطِلُ اور الْبَاطِلُ۔ بعض کا قول ہے النُّجُومُ بوسیدہ۔ التَّازِعَاتُ وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ اِنَّمَا حِزْبُ رَزَقِیْ سَیِّئٌ لِّی سَیِّئٌ لِّی سَیِّئٌ لِّی سَیِّئٌ لِّی سَیِّئٌ لِّی قول ہے:۔ اِنَّ اَیَّانَ مُرْسَلًا کَبَّ اُنْتَهَا ہوگی اور مُرْسَلًا السَّیِّئَةُ جہاں

باب ۹۲۸ عبس

سورہ عبس کی تفسیر

عَبَسَ، كَلَّمَ وَاعْرَضَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةً، لَا
يَعْسُرُ إِلَّا الْمَطَهَّرُ دُونَ دَهْمٍ لَمَلَا نِكَتُهُ، وَهَذَا إِشْلُ
قَوْلِهِ فَالْمَعْدَبَرَاتِ أَمْرٌ أَجْعَلِ الْمَلَا نِكَتَهُ وَالصُّحُفُ
مُطَهَّرَةٌ لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا الشَّطْهِ هَبْرٌ فَجَعَلَ
الشَّطْهِ يَرْكَبُ مِنْ حَمَلِهَا أَيْضًا سَمَرَةً، الْمَلَا نِكَتُهُ
وَاجِدٌ هُوَ سَائِرٌ سَفَرَتْ أَصْدَحَتْ بَيْنَهُمْ، وَ
جَعَلَتْ الْمَلَا نِكَتُهُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيبِهِ
كَالتَّغْيِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ، وَقَالَ غَيْرُهُ
تَصَدَّى، تَفَاعَلَ عَنْهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْلَقُفِي
لَا يَقْضِي أَحَدًا مَا أَمَرَهُ بِهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرَهَّقَ
تَغَشَّاهُ شِدَّةً، صَغِيرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَهُ اسْفَارًا كَتَبْنَا تَلَقَّى
تَشَاغَلَ يَقَالُ وَاحِدٌ الْاسْفَارُ سِفْرٌ.

۲۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٍ ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ أَوْفَى يَحْدِثُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِثْلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ
حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، وَمِثْلُ الَّذِي يَقْرَأُ
وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شِدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ.

باب ۹۲۹ إذا الشمس كورت

سورہ التکویر کی تفسیر

إِنْ كَدَرَتْ، انْتَبَهَرَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ: سَجَرَتْ
وَهَبَ مَا وَهَّافًا يَبْقَى قَطْرَةً، وَقَالَ مُجَاهِدٌ
السُّجُورُ السُّلُوكُ، وَقَالَ غَيْرُهُ سَجَرَتْ أَفْضَى
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا وَالْحَسَنُ
تَحْنِيسٌ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِيسٌ تَسْتَدِيرُ كَمَا
تَكْنِيسُ الطَّبَاةُ تَنْقُصُ إِنْ تَقَعَرُ التَّمَارُ وَالظُّلُمِينُ

عَبَسَ تَوَدَّى جُرْحًا كَرِهَ بَعِيدًا، دُوسرے کا قول ہے: مُطَهَّرَةٌ
یعنی اس کو نہیں چھوڑتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں یہ ارشاد
ربانی نالکہ حیرات اُنرا کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں
کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہذا ان کے اٹھانے والے
بھی پاک مقرر کرمانے، سَفَرَةٌ فرشتے، اس کا واحد سافر ہے۔
سَفَرَتْ میں نے ان کی صلح کر دئی اور فرشتے جو اللہ کی رحمت سے
آتے ہیں۔ وہ بھی سفر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کروانے
میں۔ دُوسرے کا قول ہے: تَصَدَّى اس سے غفلت برتی۔ مجاہد
کا قول ہے: تَمْلَقُفِي جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔
ابن عباس کا قول ہے: تَرَهَّقَ اس کو سستی سے ڈھانپ لے
گی۔ مُخْضِرَةٌ چکنے والی۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ کے بارے میں ابن
عباس کا قول ہے کہ لکھنے والے۔ اسْفَارًا کن میں۔ تَلَقَّى مشغول
ہوا۔ کہتے ہیں کہ اسْفَارًا کا واحد سِفْر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال
جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر
لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال
جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑا
تو شہادتی کا سامنا ہوگا تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

سورہ التکویر کی تفسیر

إِنْ كَدَرَتْ، انْتَبَهَرَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ: سَجَرَتْ
وَهَبَ مَا وَهَّافًا يَبْقَى قَطْرَةً، وَقَالَ مُجَاهِدٌ
السُّجُورُ السُّلُوكُ، وَقَالَ غَيْرُهُ سَجَرَتْ أَفْضَى
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا وَالْحَسَنُ
تَحْنِيسٌ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِيسٌ تَسْتَدِيرُ كَمَا
تَكْنِيسُ الطَّبَاةُ تَنْقُصُ إِنْ تَقَعَرُ التَّمَارُ وَالظُّلُمِينُ

النَّاسِ وَالصَّانِعِينَ يُضَنُّ بِهِمْ وَقَالَ عُمَرُ النَّفْسُ
رُوحِيَّتٌ يَزْوَجُ بِهَا نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
تُؤَقَّدُ أَحْيَاؤُهُ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا أَوَّامًا وَاجْهَةً
عُسَّعَسَ أَذْبَرُ

باب ۹۲ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِّيعُ بْنُ حَتِّيمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَ
قَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَقَدْ لَكَ بِالْخَفِيفِ وَ
قَرَأَ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالنَّشْدِ يَدًا أَرَادَ مُعْتَدِلُ
الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي آتِي صُورًا بِشَاءَ إِمَّا
حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَوَقْصِيرٌ

باب ۹۳ وَبِلِلْمُطَقِّفِينَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَأَى ثَبَّتَ الْخَطَايَا ثَوْبَ
جُزْئِيٍّ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَقِّفُ لَا يُؤْتِي غَيْرَهُ
۲۰۳۶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى
يُعَذِّبَ أَحَدَهُمْ فِي رُحْمِهِ إِلَى انْصَافِ أَذُنَيْهِ

باب ۹۴ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَةٌ بِشَيْءٍ مَالٍ يَأْخُذُ كِتَابَهُ
مِنْ قَرَارٍ وَظَاهِرُهُ وَسَقَى جَمْعٌ مِنْ دَابَّةٍ خَلَنَ
لَنْ يَحْضُرَ لَا يَرِجِعُ إِلَيْنَا
۲۰۳۷ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر تہمت لگائی جائے گی۔ الصَّانِعِينَ بخیل۔ عمر کا قول ہے۔ النفس
نورِ جنت اپنی مثل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دئے جائیں گے
اس کے بعد ترجمہ۔ اَحْيَاؤُهُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَوَّامًا وَاجْهَةً
کیے جائیں گے ظالم اور ان کی سیریاں عُسَّعَسَ پیٹھ پھیر کر اور پس پھیرے۔

سورة انفطار کی تفسیر

ربیع بن حثیم کا قول ہے۔ فُجِّرَتْ پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور
عامر نے فقہ کث کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ ابی حجاز تنذیر
کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل و صورت والا مراد لیتے ہیں اور
تحفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں سپاہ
پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بد صورت، پس قدر والا یا پست قدر۔

سورة تطقیف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ رَأَى ثَبَّتَ الْخَطَايَا ثَوْبَ
دیکھا۔ دوسرے کا قول ہے الْمُطَقِّفُ جو دوسرے کو پورا بدلہ دے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز تمام انسان پروردگار
عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا
ہوگا کہ کانوں کی نو تک اپنے پیچھے میں غسرت
ہوگا۔

سورة انشقاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ كِتَابَةٌ بِشَيْءٍ مَالٍ اپنے نام و اعمال کو
پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وَسَقَى اپنے جانوروں کو
جمع کرنا۔ خَلَنَ أَنْ لَنْ يَحْضُرَ کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے
عمر بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي
يُوسُفَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَبِيحَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ
إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَاتِمًا مَنْ أُوذِيَ كِتَابَهُ
بِمِثْلِهِ فَسُوفَ يُحَاسِبُ حَسَابًا لَيْسَ أَقَالَ ذَلِكَ
الْعَرَضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ تَوَقَّعَ الْحَسَابَ هَلَكَ
۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تَرَ بَنَ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ
حَالٍ قَالَ هَذَا يُدَيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب البروج

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَحْدُودُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
فُتِنُوا عَنْهُ بَرَاءُ

باب الطَّارِقُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتُ الرَّجَمِ سَحَابٌ يَرْجِعُ
بِالْمَطَرِ ذَاتُ الصَّدْعِ تَنْصَدُّ عَنِ النَّبَاتِ

باب سَبِّهِ اسْمَ رَبِّكَ

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ سَمِيرَةَ وَابْنُ أُبَيٍّ مَكْتُومٌ

سليمان بن حرب، حماد بن زيد، أيوب، ابن أبي مليكة
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب
یا گیا گروہ ہلاک ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ!
اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔
جس کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور
نرل کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔ فرمایا یہ تو نامہ اعمال دے
جانے کا بیان ہے جو انہیں دے جائیں گے لیکن جو حساب کی
جائے پر تال میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری
تعالیٰ:- "مزدور تم منزل بہ منزل چڑھو گے" (آیت ۱۹) کے
بارے میں فرمایا:- ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف۔
ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

سورۃ البروج کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:- الْأَحْدُودُ زَمِينٌ كِي دَرَارِيں، شگاف۔
فُتِنُوا عَنِ الْمَذَابِ دُفَعًا

سورۃ الطَّارِقُ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:- ذَاتُ الرَّجَمِ وہ بادل جو بار بار بارش
برساتے۔ ذَاتُ الصَّدْعِ سبزہ اس کے کی جگہ سے پھٹ جائے والی۔

سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت
کر کے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن آدم کتوم انصاری
لے گئے۔ یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمار

فَجَعَلَ لَا يُقَرُّ ثَانِيًا يَنْ الْقُرْآنَ شَرَّ جَاءَ عَمَّا وَيَلَال
وَسَعْدُ شَرَّ جَاءَ عَمَّا بَيْنَ الْخَطَابِ فِي مِثْرَيْنِ
ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ
أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِنَبِيِّ فَرِحَ حَتَّى رَأَيْتُ
الْوَلَايَةَ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبَّحَ اسْمُ
رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ مِثْلِهِ

بن یاسر حضرت بلال اور حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے،
پھر حضرت عمر بن خطاب میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے
اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم سینت لڑوں
سے نوازا۔ میں نے اہل مدینہ کو اسے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں
دیکھا جتنے آپ کی تشریف آمد کی پر، یہاں تک کہ میں نے بچوں اور
بچوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کہہ رہے تھے: یہ اللہ کے رسول تشریف لائے
جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سورۃ الاعلیٰ اور ایسی چند عید کی سورۃ

باب ۹۳۶ هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلًا نَاصِبَةً النَّصَارَى
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَيْنُ آيَةٍ: بَلَّغَ إِنَاهَا وَحَانَ
شَرُّهَا حَمِيمٌ ابْنٌ: بَلَّغَ إِنَاهَا لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَإِيَّةٍ
شَتْمًا الْفَرِيعُ نَبَتْ يَقَالُ لَهُ الشَّيْخُ بَرَقَ الْيَسْتِي
أَهْلُ الْحِجَابِ الضَّرِيعُ إِذَا بَلَّسَ وَهُوَ سَمٌّ
بِمُسِيطٍ بِمُسْلَطٍ وَيَقْرَأُ بِالضَّادِ وَالسِّينِ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيَابُهُمْ مَرَّجَعُهُمْ

سورة الغاشية کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: غَاشِيَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد نصاریٰ
ہیں۔ مجاہد کا قول ہے: عَيْنُ آيَةٍ کنایوں تک بھرا ہوا اور
بے کادقت آگیا۔ حَمِيمٌ ابْنٌ کنایوں تک بھرا ہوا ہے۔
لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَإِيَّةٍ: بَلَّغَ إِنَاهَا۔ الشَّيْخُ بَرَقَ الْيَسْتِي
شیرق کہا جاتا ہے اسی کو اہل حجاز الفریع کہتے ہیں جبکہ وہ
سو کہ جائے اور وہ زہری ہوتی ہے۔ بِمُسْلَطٍ مسلط ہونا، یہ من اور
دونوں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: أَيَابُهُمْ مَرَّجَعُهُمْ ان کے

باب ۹۳۷ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَوْتَرَهُ اللَّهُ: أَمَرَ ذَاتِ الْعِمَادِ

الْقَدِيمَةِ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ سَوَاطِ
عَذَابِ النَّارِ عَذَابُ آبٍ: أَكَلْنَا لَنَا الشَّيْءَ: وَجَمًّا
أَكْثَرُ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعُ
السَّمَاءِ شَفْعُ وَالْوَقْرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ
غَيْرُهُ سَوَاطِ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ
تَوْجِعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ لِأَلِ الْمَصْدِ
إِلَيْهِ الْمَصِيرُ: تَحَاضُّونَ: تَحَافِظُونَ وَيَحْمِلُونَ
يَأْمُرُونَ بِأَطْعَامِهِ: الْمُطْمِئِنَّةُ الْمُصَدَّقَةُ
بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ
إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَدَّ قَبْضَهَا إِطْمَأَنَّتُ إِلَى

سورة الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: أَوْتَرَهُ اللَّهُ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔
لَا يُقِيمُونَ سَوَاطِ: أَمَرَ ذَاتِ الْعِمَادِ سے متوفوں والے مراد ہیں
جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سَوَاطِ عَذَابٍ وہ چیز جس کے
ساتھ عذاب دئے گئے۔ سَوَاطِ عَذَابٍ جو ہر چیز جو ہر چیز نے پیدا کی اس کا جوڑا
زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو ہر چیز نے پیدا کی اس کا جوڑا
ہے اور اکیلا (الواحد) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول
ہے: سَوَاطِ عَذَابٍ ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے عذاب
کے لیے بولتے ان میں سے سَوَاطِ بھی ہے۔ ثَابِتٌ مراد اسی کی
طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تَحَاضُّونَ تم حفاظت کرتے ہو۔ تَحْمِلُونَ
لکھا تا کہلائے کا حکم دیتے ہیں۔ اَلْمُطْمِئِنَّةُ ثَوَابِ کی تصدیق کرنے والی
حسن کا قول ہے: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ جب اللہ تعالیٰ اس کو قبضہ کرنے

اللَّهُ وَاطْمَأَنَّ اللَّهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَ عَنْ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَامِسًا قَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور

غَيْرُهُ جَاءُوا نَقَبُوا مِنْ جَنْبِ الْقَيْمِصِ قَطْمَ لَه
جَنْبِ يَجُوبُ الْفَلَاةُ يَقْطَعُهَا لَمَّا لَمَسَتْهُ
أَجْمَعُ أَتَيْتُ عَلَى الْخِيَرَةِ

ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔
ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں
میں شامل فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے: عجاوب اور عجیب کیا، یہ جنب
القیمص سے نکلا ہے اس کا گریبان خاک کی جاتا ہے، اسی طرح عجیب

باب ۹۲ لا اقسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّتَ لَيْسَ عَلَيْكَ
وَمَا عَلَى النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْإِحْسَنِ وَالِدٍ أَدَمَ وَمَا
وَلَدٍ لِبَدًا كَثِيرًا وَالْجَدَّيْنِ الْخَيْرُ وَالشُّرُ
مَسْغَبَةٍ: مَجَاعَةٌ مَتْرَبَةٌ الشَّاطِرُ فِي الْبُرَابِ
يُقَالُ فَلَا تَقْتَحِرْ الْعُقْبَةَ فَلَوْ أَقْتَحِمَ الْعُقْبَةَ
فِي الدُّمَيَّا تَقَرَّسَتْ الْعُقْبَةُ فَقَالَ وَمَا أَدْرَكَ
مَا الْعُقْبَةُ فَكَ رَقَبَةٍ أَدْرَأْتُمْ فِي يَوْمٍ مَرِيٍّ مَسْغَبَةٍ

سورة البلد کی تفسیر

عجاوب کا قول ہے:۔ لہذا البلد کو مکہ کہتے ہیں اس کے آس پاس اور مکہ
کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ ووالد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں
اور فلاد سے ان کی اولاد۔ لیبدا کثیر سے۔ القیمصین بطنی اور
برائی مستقبلہ بھوک۔ مٹر۔ نیم گرد آلودہ۔ کہتے ہیں کہ فلا اقسیر العقبہ
سے یہ مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔ پھر انقبہ کی
تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ انقبہ کیا ہے؛ وہ گرن
کا چھڑانا یا بھوک میں کھانا کھانا ہے۔

باب ۹۳ الشمس وضحاها

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَطْفُرُ آهًا يَمْعَا صِيَهَا وَلَا يَخْشَى
عُقْبَاهَا عَقْبَى أَحَدٍ

سورة الشمس کی تفسیر

عجاوب کا قول ہے:۔ یطفر آہا اپنے گنہگاروں کی دیر سے وکلا
یخاف عقباہ کوئی اس سے بدتر نہیں بے شک۔

ف: اس حدیث میں ہے کہ اہل مدینہ نے سب سے زیادہ خوشی اس موقع پر منائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ
سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں طوہ افروز ہوئے اور یہ ان کے قدوم میںنت لڑم ہی کی برکت تھی کہ یثرب کہلانے والی بستی کا نام مدینہ منورہ
ہو گیا۔ پہلے جو یہودیوں کا گھر تھا۔ وہ آپ کے باعث پوری دنیا کا دارالاشنان بن گیا۔ لیکن تک جبرستی کسی شمار میں نہ تھی وہ آج سے اہل ایمان
کے دلوں کی دھڑکن اور مرجع بن گیا۔ یہ خوشی اس وقت صرف اہل مدینہ تک محدود رہی کیونکہ اس روز مدینہ طیبہ دارالاسلام بن گیا تھا اہل
ایمان کو رہنے کے لیے ایک ٹھکانا مل گیا تھا۔

سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جس روز اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی وہ اس سے بھی اہم دن ہے کیونکہ اگر بالفرض دنیا
میں آپ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو دنیا پر جو رونا بھاسا یا اس کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ یہ صرف آپ ہی کا مدیم انشاں و جود ہے جس نے
گیسوئے بستی کو اس درجہ سنوارا ہے۔ آپ کی اگر اس عالم آب و گل میں جلوہ آرائی نہ ہوتی تو انسان کو کہیں انسان بننے کا سلیقہ نہ آتا۔ اسی

السلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگار عالم نے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خواب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی، زمین آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی۔ لہذا تڑپ رہی تھی۔ اسی لیے خدا نے ذوالمنیٰ نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَزَيَّزَهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔

(۱۶۴ : ۳)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہل ایمان پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہ ہی میں تھے۔

گویا گمراہی سے نجات ملنا، کلام الہی کی تلاوت کا میسر آنا، کتاب و حکمت سے حصہ ملنا، نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جیسی دولت کا حاصل ہونا محبوب پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں عاریت کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور جس ہستی کے سبب یہ نعمتیں ملیں اور حق رہیں گی کیا وہ پیارا جان رحمت نہ ہوا؟ کیا وہ رحمتہ للعالمین نہ ہوا؟ کیا کسی اور کے سبب اہل جہان کو اتنی نعمتیں ملیں یا مل سکتی ہیں؟ پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام خوشیوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی؟ کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے بڑھ کر عید نہیں ہے؟ اسی لیے سرزمین پاک و ہند کے سر تاج المحدثین یعنی خاتم المحققین، شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ۱۲۲۲ھ میں تصنیف فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزی فاذا كان هذا البوليوب
للكا فرالذي نزل للقران بنده جوزي
في التاريفرحم ليلة مولد النبي صلى الله عليه

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولیب مبیا کا فرجی
ک خدمت میں قرآن نازل ہوا، اس کو بھی جہنم کے اندر
نہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی

وسلم فما حال المسلم من أمتهم يسترمولده
ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبتهم صلى الله
عليه وسلم لعمرى انما كان جزاءه من الله
الكريم ان يمدخله بفضلهم العميم جقات التميم
ولا يزال اهل الاسلام يتحفلون بشهر
مولد صلى الله عليه وسلم ويعملون
الاوليام ويتصدقون في لياليه بانواع
الصدقات ويظهرون السرور ويبيدون
في المبرات ويعتنون بقرأة مولده الكريم
ويظهر عليه من مكانه كل فضل عظيم ومنا

کہ نے پر بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت کے اس مسلمان
کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کے
اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسب استطاعت
محبت سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی جان کی قسم اللہ
کریم کہ طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اپنے فضل عظیم
سے اسے جنت میں داخل کرے اور اہل اسلام
ہمیشہ سے آپ کی پیدائش کے مہینے میں محفلیں کرتے
آتے ہیں اور دنیا فیتیں کرتے ہیں اور اس میں طرح
طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے۔ نیکیوں
میں اضافہ کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

وَبَشْرَىٰ عاجِل بَنِيْل الْبَغِيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِهِ
اللَّهُ امْرَأًا اتَّخَذَ لِيَا لِي شَهْرًا مَوْلَدًا الْمُبَارَكِ
اعْيَادًا لِيَكُونَ اشْدَّ غَلْبَةً عَلَىٰ مَنْ فِي قَلْبِهِ
مَرْضَىٰ دَعْنَاد -

ر ما ثبت من السُّنَّةِ، مطبوعه حمايت
اسلام پریس لاہور، ص ۶۰

کے خمس سے یہ مجرب ہے کہ یہ اس سال کے
یہ امان ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونے کی
بشامت ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے
جو آپ کی پیدائش مبارکہ کے میل و نہار کو عیدیں
بنائے تاکہ جس کے دل میں کوڑا اور عداوت ہے وہ
خوب چلے جکے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں ان کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری
ہے کہ مومن کا ہر کام محض رسول اللہ کے لیے ہونا چاہیے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جلسہ میلاد النبی کرنا ہی اظہار محبت کی
سند نہیں ہے بل ان آداب کے اظہار محبت کے جتنے کام ہیں جلسہ میلاد النبی بھی ان میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے۔ محبوب
پروردگار سے محبت رکھنے کو حن طریقیوں اور جن کا سول کے ذریعے ظاہر کیا جائے ان کا ایک مقام اور تقدس ہے جس کو برقرار رکھنا
بہت ضروری ہے۔ جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث عنایات الہیہ کی وسلا و عار بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس جان نیت
کی ذرا سی بے ادبی پر چشم زدن میں جملہ اعمال صالحہ ختم ہو جاتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب اسیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے معنے میں ہیں اپنے حبیب کی سچی عقیدت و محبت ملا کر آئے اور اس بارگاہ بیگم پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی اہانت
اور بے ادبی کے ثابہ تک سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔

۲۰۵۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ
النَّبِيَّ بْنَ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّفَاةَ وَالَّذِي عَقَرَتْ نَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَبَعْتَ أَشَدَّ أَهْدَا
اتَّبَعْتَ الْهَادِجِلْ عَيْنُ نَزْعَارٍ مِّنْ نَّبِيٍّ فِي رَهْطِهِ
مِثْلُ نَمْعَةٍ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ
يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يَصْأِيحُهَا
مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ: شَقْرٌ وَعَظَاهُ فِي ضَعْفِكَ مِنْ
الضَّرْطَةِ وَقَالَ: لَيْتَ يَضْحِكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا
يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مَعَاذٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَنِ الرَّبِيعِ
بْنِ الْعَرَاءِ -

حضرت عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے
حضرت صالح علیہ السلام کی اوفیٰ اور اس کی گونہیں کاٹنے والے کا
ذکر فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اشیاء
اس کا سب سے بدعت اھم کھڑا ہوا و آیت ۱۲ یعنی ایسا آدمی کھڑا
ہوا جو زور اور مسند اور الوزمہ کا اپنے قبیلے میں طاقتور تھا پھر
آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح
لا تاپٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس لٹاتا
ہے۔ پھر آپ نے رخ خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت
فرمائی کہ اس کام پر تم گویں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے ہو؟۔ ابو سلمہ
مشام ابوہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زعمہ سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہ وزمہ کی طرح جو حضرت زبیر
بن عوام کا چچا تھا۔

باب ۹۲ واللیل اذ یغشی

سورۃ واللیل کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِالْمُسْنَى بِالْخَلْفِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ
تُرْدِي مَاتَ. وَتَلْغَى تَوَهَّجَ. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ
عُمَيْرٍ تَلْغَى تَلْغَى.

۲۰۵۳. حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُبَيْحُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ
فِي تَفْرِيقٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِ فَسَمِعْتُ ابْنَ
الذَّرْدَرَادَةَ يَقُولُ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَلْيُكَلِّمْهُمْ
قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ: اقْرَأْ فَأَقْرَأْتُ
وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى
قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ بَابِي فِي سَاحِبِيكَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ
وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا
يَأْكُونُ عَلَيْنَا.

باب ۹۳ وما خلق الذکر والأُنْثَى

۲۰۵۴. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَابِتٍ الْأَعْمَشِ
عَنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ مَرَأَةٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْأَزْوَاجُ فَطَلَبَهُمْ قَوْمٌ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفِيكُمْ يَقْرَأُ عَلِيٌّ
قَرَأَ عَابِدُ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ. قَالَ فَتَبَكَّرَ أَحْمَقُ وَ
أَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلَ
إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى. قَالَ أَشْهَدُ
أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا إِذَا
هُوَ لَا يَرِيدُ فِي سَلَاةٍ أَنْ أَشْهَدَ مَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْأُنْثَى وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الضَّالِّينَ.

باب ۹۴ فَمَا مِنْ أَعْطَى وَآتَى

۲۰۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السَّمْعَانِيِّ عَنْ عِيسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا الْغُرَقَةِ فِي مَنَارَةِ فَتَالَ
مَامِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَتَعَدَّةٌ مِنَ الْجَنَّةِ

ابن عباس کا قول ہے۔۔۔ یا مُسْنَى صولہ سے کا۔۔۔ عباد کا قول
ہے۔۔۔ تَرْجُوئی مر گیا۔۔۔ تَلْغَى جوش مارتا ہے اور عبید بن عمر کا قول
میں یہ لفظ تَلْغَى ہے۔

علقہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب
حضرت ابوذر اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے متعلق سنا تو وہ
تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟
میں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا: تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں
نے میری جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: پڑھو۔ پس میں
پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى
فرمایا: کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب (حضرت ابن مسعود) کی زبان سے
سنا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اور میں نے اسی طرح نبی کریم
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى کی تفسیر۔

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
شاگرد حضرت ابوذر اور دار کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے شام آگئے۔ پس
خود ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا: تم میں سے
عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا: ہمارے
اسی طرح پڑھتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں
علقہ کی جانب اشارہ کیا۔ فرمایا: میں طرح تم نے ان سے سنا ہے اسی
طرح سورۃ واللیل پڑھو۔ پس علقہ نے اس سورت میں وَالذِّكْرَ
وَالْأُنْثَى پڑھا۔ حضرت ابوذر دائی نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں
فَمَا مِنْ أَعْطَى وَآتَى کی تفسیر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع غرقہ کے اندر ایک جنازہ
میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا: تم میں کوئی ایک
میں ایسا نہیں مگر اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اس
کا ٹھکانا جنت میں ہے یا جہنم میں۔ لوگ عرض

وَمَقْعَدُهَا مِنْ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَهِى عَنْهُمْ أَنْ يَعْمَلُوا أَفْكَلَ مَيْسَرٍ شَقَرًا أَفَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى ۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِثْرِ بْنِ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَبِيثَ.

بَابُ فَنَسِيئَتِهِ كَاللَّيْسَرِ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عِثْرِ بْنِ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَوَاصِمِ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي بَنَادِقَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَهِى عَنْهُمْ أَنْ يَعْمَلُوا أَفْكَلَ مَيْسَرٍ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ قَالَ وَشُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مُصَوِّرٌ فَلَمْ أَنْكُرْهُ مِنْ سُنَنِ سُلَيْمَانَ.

بَابُ ۹۲۲ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِثْرِ بْنِ رَضَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهَا مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَهِى عَنْهُمْ أَنْ يَعْمَلُوا أَفْكَلَ مَيْسَرٍ شَقَرًا أَفَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَنَسِيئَتُهُ كَاللَّيْسَرِ إِلَى قَوْلِهِ فَنَسِيئَتُهُ كَاللَّيْسَرِ.

بَابُ ۹۲۵ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! پھر اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا۔ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کے مطابق آسانی مہیا کر دی جاتی ہے۔ پھر اپنے پرنام ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر پوری گزشتہ حدیث بیان کی۔

فَنَسِيئَتِهِ كَاللَّيْسَرِ

ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے کہ ایک نکوئی لے کر آپ زمین کو ریت لگے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! کیا ہم اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ فرمایا، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی طرف آسانی مہیا کر دی جاتی ہے۔

کیونکہ یہ تودہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اس کو آسانی مہیا کر دیں گے (آیت ۵ تا ۱۱ شعبہ کا بیان کہ مفسر نے بھروسہ پر حدیث بیان کی تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کو استغنیٰ و استغنیٰ کی تفسیر

ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا :- تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں لکھا ہوا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا، نہیں بلکہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا :- تودہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔

(آیت ۵ تا ۱۱) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

۲۰۵۹. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي تَبْيِيعِ الْغُرَقَاءِ تَأْتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكُنْزٌ فَبَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا كُنِبَ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَلَا كُنِبَتْ شَيْعَتُهُ أَوْ سَيِّدَتُهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنْشِئُ عَلَيَّ كِتَابًا وَنَدْعُ الْعَمَلَ لَوْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ خَاتَمًا مِّنْ أَعْطَى وَآتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ الْآيَةِ. فَسَيُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى.

۲۰۶۰. حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَاخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُنِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنْشِئُ عَلَيَّ كِتَابًا وَنَدْعُ الْعَمَلَ قَالَ أَعْمَلُوا كُلُّكُمْ مِيسِرًا لِّمَا خَلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسِّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسِّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ خَاتَمًا مِّنْ أَعْطَى وَآتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ الْآيَةِ.

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقہ کے اٹھ ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گواہ گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک پیچڑی تھی۔ چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکایا اور اپنی اس پیچڑی کے ساتھ زمین کبیدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا نہیں کہ اس کا ٹھکانا نکھا ہوا ہے کہ جنت میں ہو گا یا دروزخ میں اور وہ شقی ہو گا یا سعید۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے اس مکے جوئے پر پھر دوسرے کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم سے سعادت مند ہو گا۔ وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم میں سے بد بخت ہو گا وہ بد بختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا: جو سعادت مند ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کر دے جلتے ہیں اور جو بد بخت ہوتا ہے اس کے لیے بد بختوں والے اعمال آسان کر دے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو پہنچانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے۔ ۱۷۳۵

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز سے کراس کے ساتھ زمین کو کبیدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا دروزخ یا جنت میں نکھا ہوا نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے مکے جوئے پر پھر دوسرے کر کے عمل نہ چھوڑیں۔ فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دے جاتے ہیں اور اگر وہ بد بختوں سے ہے تو اس کے لیے بد بختوں والے کام آسان کر دے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو پہنچانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے۔

باب ۹۲۶ وَالصُّحُ

سورۃ الصُّحُ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے :- اِذَا نَجَّی بَابُہُ جَاءَہُ ۔ دوسرے کا قول ہے :- کہ جب رات تاریک اور پُر سکون ہو جائے ۔ غائبانِ مال بچے دار ۔ اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا ۔ پس ایک عورت (ابو سفیان کی بہن عور بنت حرب زوجہ ابوہلب) آپ کے پاس آکر کہنے لگی :- اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں :- بِحَاشَتِکَی قَسَمُ اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جاننا (آیت ۲۱) اسے مال کی تشدید سے پریشان یا تحفیف سے ، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے ۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے ۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا :- یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبریل آپ کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی :- تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکروہ جاننا (آیت ۲۱) ۔

سورۃ الشُّرَح کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے :- وَذَرَّکَ زَمَانٌ جَابِلِیْتُ مِیْنُ النَّفَقِ لَوْ مَحَلٌّ کَرِیْہًا ۔ معنی انفسِ بشر ایک کے ساتھ دوسری چیز ، یہ اسی ارشادِ ربانی کی طرح ہے جیسے عَلَی تَوَلَّیْمُوْنَ بَنَآ اِلَّا اِحْدَی الْاَنْفُسِ تَلْمِیْزُ فرمایا ہے ۔ مجاہد کا قول ہے :- فَانْصَبْ عَابِتِہُ کے وقت اپنے رب سے ابن عباس سے منقول ہے :- اَنَّمْ الشُّرَحُ مِیْنُ اَبِیْہِ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا بَحَّیْ اِسْتَوٰی ۔ وَقَالَ غَبَرٌ اَظْلَمَ وَسُکِنَ ۔ عَائِلًا ذُو عِیَالٍ ۔ ۲۰۶۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا هُبَيْرٌ حَدَّثَنَا اَلْاَسْوَدُ بْنُ قَبِیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَنْدُبَ بْنَ سَفْیَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ اَسْتَحْیَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقْعُرْ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْ اَمْرَاةٌ فَتَالَتْ ۔ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَا رَجُوْا اَنْ یَّکُوْنَ شَیْطَانُکَ قَدْ تَرَکَکَ لَمَّا رَاَکَ قَرِیْبًا مِنْ دَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاَنْزَلَ اللہُ مَعَنَ وَجَلَہُ وَالصُّحُی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجِی مَا وَدَّ عَلَکَ رَبُّکَ وَمَا عَلٰی قَوْلِہُ مَا وَدَّ عَلَکَ رَبُّکَ وَمَا عَلٰی تَقَرُّا بِالْثَّشْدِیْدِ وَالْثَّخَفِیْفِ بِمَعْنٰی وَاحِدٍ مَا تَرَکَکَ رَبُّکَ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَکَکَ وَمَا اَبْغَضَکَ ۔

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْدَ رَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَلْاَسْوَدِ بْنِ قَبِیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَنْدُبًا الْبَجَلِیَّ قَالَتْ اَمْرَاةٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا اَرٰی صَاحِبَکَ اِلَّا اَبْطَاکَ فَتَرَکْتَ مَا وَدَّ عَلَکَ رَبُّکَ وَمَا عَلٰی ۔

باب ۹۲۷ الشُّرَح

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذَرَّکَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ الْاَنْفَصَ اَقْتَلَ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ قَالَ ابْنُ عَیْنٍ اَیُّ مَعَ ذٰلِکَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ اَخْرَجَ قَوْلَہُ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِمَا اِلَّا اِحْدٰی الْحُسْنٰی وَلَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرًا بَیْنَہُمَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِی حَاجَتِکَ اِلٰی رَبِّکَ وَیَذْکُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الشُّرَحُ شَرَحَ شَرَحَ اللہُ صَدْرَہُ

لِلْإِسْلَامِ

بَابُ الثَّانِي وَالْثَّانِي

وَقَالَ جَاهِدْهُ هُوَ الْبَتِّينُ وَالزَّيْتُونَ الَّذِي يَأْكُلُ
النَّاسُ يَقَالُ فَمَا يَكْذِبُكَ فَمَا الَّذِي يَكْذِبُكَ بَانَ
النَّاسُ يَكْذِبُونَ بِأَعْمَالِهِمْ كَاثَةُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ
عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالشَّوَابِ وَالْعِقَابِ
۳۰۶۳ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُهْمَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ
فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي أَحَدِ الرُّكْعَتَيْنِ بِالْبَتِّينِ وَ
الزَّيْتُونَ تَقْرِئُهُمُ الْخَلْقَ

بَابُ إِقْرَأِ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَتِيقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْكُتُبُ فِي الْمَصْحَفِ فِي أَوَّلِ
الْإِمَامِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ الْبَتِّينِ
خَطًّا. وَقَالَ جَاهِدٌ مَا يَدِيهِ عَشِيرَتُهُ. الزَّيْتَانِيَّةُ لِلْمَلِكَةِ
وَقَالَ الرَّجَبِيُّ الْمَرَجِعُ لَنَسْفَعَنَ قَالَ لَنَا خُذْنَا
وَلَنَسْفَعَنَ بِالنُّونِ وَهِيَ الْخَفِيَّةُ سَفَعَتْ بِيَدِهِ
أَخَذَتْ

۲۰۶۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِئْمَةَ أَخْبَرَنَا
أَبُو صَالِحٍ سَلَمَوِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ
ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کھول دیا تھا۔

سورۃ البتین کی تفسیر۔

مجاہد کا قول ہے: یہ انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں
کہتے ہیں:۔ فَمَا يَكْذِبُكَ جَوْشَقْنَ تَمْهِيں جھٹلائے گا تو سب لوگ
اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ نوب
اور مذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔
حدیث بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رَأْبْنَ عَدَا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ
عہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۃ البتین پڑھی
تقریظ سے مراد پیدائش ہے۔

سورۃ علق کی تفسیر۔

قتیبہ، حماد، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے
روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کر اور
دو سورتوں کے درمیان امتیاز کیے گئے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے: گویا
اپنے رشتہ دار الزبانیہ فرشتے۔ اور کہا: الزبانیہ لَوْ شَاءَ لَنَسْفَعَنَ
یہ نون خفیہ کے ساتھ ہے اور سَفَعَتْ بِیَدِیْہِ سے
نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

ابن شہاب نے قدسندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت
کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی
کی ابتدا یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ
خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح کی طرح وہی منہ پر نمودار ہو جاتا۔ پھر
خبر کی حالت آپ کے دل میں ڈال گئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف
لے جاتے اور اس کے اندر عبادت کرتے رہتے۔ یعنی گیارہویں تک نماز
عبادت کرتے اور پھر اپنی ندیرہ منظرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

التَّوْحِيدُ كَمَا لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ
الصُّبْحِ ثُمَّ حَتَبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَمَا كَانَ يَدْحَقُ
بِغَارِ حَرَاءٍ فَيَتَحَدَّثُ فِيهِ. قَالَ وَالتَّحَدُّثُ
التَّعَبُّدُ النَّبَايَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى
أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدَ لِدَلِكِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ
فَيَتَزَوَّدُ بِبَيْتِهَا حَتَّى فَجَمَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ
حَرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِي قَالَ
فَاخْذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى يَكْفُرَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِي فَاخْذَنِي فَغَطَّنِي
الثَّانِيَةَ حَتَّى يَكْفُرَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ
اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِي فَاخْذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ
حَتَّى يَكْفُرَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
الْأَيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
فَرَجَعَ بِهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَجُّفَ يَوَادِرِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ
زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ
الرَّوْعُ قَالَ لِيَخْذِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ
خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَاتُ لَمْ
خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا
قَوَالَهُ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْيِي الضَّيْفَ
وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ
حَتَّى آتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ تَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ
خَدِيجَةَ لَزِي أَيْسَهَا وَكَانَ أَمْرًا مَنَصَّرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ
الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ

اسی طرح کھانے پینے کی ضروری چیزیں لے کر چلے جاتے، یہاں تک کہ جب
آپ غار میں تھے تو وہی آگئی یعنی فرشتہ (حضرت جبریل) آیا اور اس نے کہا۔
پر حضور۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں پڑھنے والا
نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکار کر دبوچا یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر گھاڑ۔ پر معمول میں نے
جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے
مجھے درستی دفعہ دبوچا، یہاں تک کہ مجھے تکلیف
محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کھا۔ پر حضور۔
میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر
اس نے مجھے تیسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے
چھوڑ کر کھا۔ پر معمول اپنے رب کے
نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون
کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا
رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے
لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (آیت ۱۵۵)۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ کانچے جوئے لئے، یہاں تک کہ حضرت
خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: مجھے کبیل
اڑھا دو، مجھے کبیل اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کبیل اڑھا
دیا۔ یہاں تک کہ خوف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت
خدیجہ سے فرمایا: اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا
اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا: ایسا ہے تو آپ
خوفِ فتنہ کی ہونہار کی قسم، اللہ تعالیٰ کہیں آپ کو دشمن نہیں ہونے دے گا
کیونکہ خدا کی قسم آپ صلہ رکھتے ہیں، پرچہ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ
برداشت کرتے ہیں، معذوروں کے لئے کہتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع
کرتے ہیں اور رماہ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے
ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں، جو
ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور
عربی لکھا کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انہیں سے عربی میں

شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَيَّى قَالَتْ خَدَّيْجَةُ يَا عَمِّ
اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَّةُ يَا ابْنَ أَخِي
مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبْرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَّةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي
أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لِيَتَنَبَّأَ فِيهِمَا جَنُوعًا لِيَتَنَبَّأَ أَكُونُ
حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ مَخْرُجِي هُمْ قَالَ وَرَقَّةُ نَعَمْ لَعُمْرِي أَيْ
رَجُلٌ يَمْلِكُ حِثَّتْ بِهِ إِلَّا وَذِي وَإِنْ قُدِّرَ لِي يَوْمٌ
حَيًّا أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا شَقَرْتُ لَعْنَتَكَ شَبَّ قَدَّةُ
أَنْ تُرَوِّقِي وَفَتَرَ الْوَحْيَ فَتَرَةً حَتَّى حَزَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ
فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْبِرُنَا عَنْ فَتَرَةِ
الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ يَنْبَغِي أَنْ أَمْنِي سَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ
الَّذِي جَاءَنِي بِحَدِيثِ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَقَرِئَتْ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَيْلُونِي
فَدَنُّوهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَثِيرٌ وَثِيَابُكَ فَطَهِّرْ وَالزُّجُرُ
فَاهْبِجْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْإِذْنُ الَّذِي كَانَ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَتْ شَرَقَتْ تَابِعُ
الْوَحْيِ

باب ۹۵ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

۳۰۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّوْفَا الصَّالِحَةُ
فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ يَا سَيِّدُكَ الَّذِي

کہا تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بیٹائی سے محروم ہو گئے تھے پس حضرت
خدیجہ نے کہا:۔ بھائی جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنے۔ وہ قہر بن نفل
نے کہا:۔ اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ وہ قہر نے یہ سن کر کہا:۔ یہ تو وہ ناموس ہے
جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش! میں جو ان سوتا۔ کاش! میں اس
وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کہا:۔ کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ وہ قہر نے کہا:۔ ہاں۔ جو شخص میں یہ چیز
لے کر آیا جو آپ لائے ہیں تو اسے اذیت پہنچائی گئی اور اگر میں آپ کے اس
زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کر دیتا۔ اس کے تھوڑے عرصے
بعد وہ قہر بن نفل کا انتقال ہو گیا اور وہی کا سلسلہ کچھ دنوں تک بند رہا
پھر ایک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا غم محسوس کرنے
لگے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہی کے بند ہونے کے دوران کا وقت
بیان فرما رہے تھے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں چار باق
کہ آسمان سے ایک آواز مئی میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا

جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک راستہ
پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈرا گھر لوٹ آیا اور کہا:۔ مجھے کس ارحام
میں انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی
اے بالابوش! اور مٹنے والے! کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے
رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے
دور رہو (سورۃ المدثر آیت ۵)۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ
الزُّوْفَا سے بت ملا رہی تھیں جن کی زبان جاہلیت میں لوگ
بوجہ کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر تنویر وحی آنے لگی۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رب سے پہلے
پچھوایوں کے ذریعہ وحی کی ابتدا ہوئی۔ پھر فرشتہ
آیا اور اس نے کہا:۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس
نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون کی پٹنگ سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا

رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھا سکھایا جوڑ جاتا تھا" (آیت ۵۵)

عبداللہ بن مسدد، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کی ابتدا ہوئی پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا: "پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی چھٹک سے بنا یا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھا سکھایا آدمی کو سکھایا جوڑ جاتا تھا" (آیت ۵۵)

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا: "مجھے کبیل اڑھا دو، مجھے کبیل اڑھا دو۔" پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

کَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَذِّتْهُ كَيْ تَسِيرَ - ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہمیشانی کے بال کوڑھ کر کہیں گے کیسی پیشانی جوئی خدا کا رکبت ۲۰۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل نے کہا: اگر میں محمد کو کہے کہ اس نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں تو ان کی گردن کھلی کر رکھ دوں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں جا پہنچے۔ ابوجہل نے کہا، اگر میں اسی طرح کرتا تو درشت مجھے مڑھ کر پھٹ لیتا۔ عمرو بن خالد عبید اللہ، عبد اکرم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

سورہ القدر کی تفسیر

الْمُطْلَعُ بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور انطلق سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ میں ء کی ضمیر قرآن مجید سے کنایہ ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب فعل واحد کو تاکید بنانے کی غرض سے ایسا

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ قَوْلُهُ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔

۲۰۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ يَا أَيُّهَا رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

۲۰۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَدِيجَةً فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَذِّتْهُ لَنْ سَفَعَا بِالْثَّاقِبَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

۲۰۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَيْتَ مَا يَتُّ مُحَمَّدًا يُصْبِي عِنْدَ الْكُتْبَةِ لِاطَّاقَ عَلَى عُنُقِهِ قَبْلَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذْتُهُ الْمَلِكُ ثُمَّ تَابَعَهُ عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

بَابُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

يَقَالُ الْمُطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ وَالْمُطْلَعُ الْمَوْجِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ، أَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ أَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجُ الْجَمْعِ وَالْمَنْزِلُ هُوَ اللَّهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فَعْلَ الرَّاحِدِ فَتَجْعَلُ الْبَيْتَ

الْجَبِيمِ لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ

بَاب ۹۳ لَمَّا كَانَ

مَنْفَكَيْنِ، ذَايِلَيْنِ، قِيَمَةٍ، الْقَائِمَةِ، دِينَ الْقِيَمَةِ، أَصَابَ الدِّينَ إِلَى التَّوَنُّثِ.
 ۲۰۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ عَنْ
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا بُدَّ أَنْ يَأْتِيَ اللَّهُ أَمْرِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمَّا يَكُونُ الْوَيْلُ
 كَعَزُّو أَقَالَ وَسَمَّيْنِي؟ قَالَ نَعَمْ قَبْلِي.
 ۲۰۷۰ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
 هَتَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بُدَّ أَنْ يَأْتِيَ اللَّهُ
 أَمْرِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ ابْنُ أَبِي
 سَلَمَةَ نَكَ؟ قَالَ اللَّهُ سَمَّيْنِي جَعَلَ ابْنُ سَلَمَةَ
 قَالَ قَتَادَةَ فَأَنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمَّا يَكُونُ الدِّينُ
 كَعَزُّو مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۲۰۷۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ جَعْفَرُ
 الْمُبَارِزِيُّ حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ لِي كَعَبٍ أَنْ يَأْتِيَ اللَّهُ أَمْرِي
 أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَّيْنِي نَكَ؟ قَالَ
 نَعَمْ قَالَ وَقَدْ دُرْتُ عَنْ دَرَجَتِ الْعُلَمَاءِ فَقَالَ
 نَعَمْ قَدْ رَفَعْتَ عَيْنَاكَ.

بَاب ۹۴ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

قَوْلُهُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يَقَالُ
 أَوْحَى لَهَا أَوْحَى إِلَيْهَا وَحَى لَهَا وَحَى إِلَيْهَا وَحَدَّثَنَا
 ۲۰۷۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

لفظ لاتے ہیں جو جمع کا معنی دے اور اس میں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے

سورة البينة کی تفسیر

مَنْفَكَيْنِ دور ہونے والے۔ قِيَمَةٍ قائم ہونے والی دینِ اَلْقِيَمَةِ یا
 دین کو مؤنث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ
 مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سنائیں
 پھر عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام
 لیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس
 حضرت ابی رونے لگے۔ قَتَادَةُ کا بیان ہے اسے بتایا گیا ہے کہ
 آپ نے انہیں سورۃ البینۃ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا
 بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن مجید سنائیں
 پھر عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟
 ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں پروردگارِ عالم کے نزدیک
 یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ پس ان کی آنکھوں سے آنسو
 رواں ہو گئے۔

سورة الزلزال کی تفسیر

اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو ایک اللہ کے حکم کی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک
 اللہ کے حکم کی کرے وہ دیکھے گا (آیت ۱) اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حَبِّ الْخَبْرِ لَشَدِيدٌ لَبِيْخِيلٌ وَقَالَ لِلْخَبِيلِ
شَدِيدًا حَصِيلٌ مَّيْزٌ

لَشَدِيدٌ ضرور خیل ہے، کیونکہ خیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔
حَصِيلٌ کھول دی جائے گی۔

بَابُ الْقَارِعَةِ

سورة القارعة کی تفسیر

كَالْفِأَشِ الْمَبْتُوحِ كَغَوَاةٍ الْجَرَادِ بَرَكَبَ بَعْضُهُ
بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ
كَالدَّهْنِ كَالْوَانِ الْعَرَفِينَ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ

کافِئاً اش مَبْتُوحٍ جس طرح مڈیاں ایک دوسری پر چڑھی رہتی ہیں اسی طرح
آدمی ایک دوسرے پر گریبے پر گریبے کا لعین رونے کی طرح۔ عبد اللہ بن
مسعود کی قرات میں اس کی جگہ کافِئاً ہے۔

بَابُ الْهَآكُمُ

سورة التكاثر کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّكَثُّرُ مِنَ الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ

ابن عباس کا قول ہے کہ التَّكَثُّرُ مال اور اولاد کی
کثرت۔

بَابُ ۹۵ وَالْعَصْرِ

سورة العصر کی تفسیر

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ أَقْسَمُونِيهِ

یحییٰ کا قول ہے کہ الدَّهْرُ جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بَابُ ۹۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ هَمَزَةٍ

سورة ہمزہ کی تفسیر

الْحَطْمَةِ: اسْمُ النَّارِ، وَمَثَلُ سَقَرٍ وَلَقِي

الْحَطْمَةِ: یہ سَقَر اور لَقٰی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

بَابُ ۹۷ الْمُتَرِّ

سورة فیل کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ أَبَا بَيْلٍ مُّتَتَابِعَةٌ مُّجْتَبِعَةٌ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ مِخْيَلٍ هِيَ سَنَلٌ وَكِلْ

مجاہد کا قول ہے: أَبَا بَيْلٍ متواتر اور جھڑکے جھنڈ۔ ابن عباس کا قول
ہے کہ: مِنْ مِخْيَلٍ یہ سنگ و چٹان کا معرب ہے۔

بَابُ ۹۸ لَا يَلَا فِ قُرَيْشٍ

سورة قریش کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَلَا فِ الْقُرَا ذَٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ
عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَآمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ
عَدُوٍّ هُمْ فِي حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَلَا فِ
لِيَعْمَقَ عَلَى قُرَيْشٍ

مجاہد کا قول ہے کہ لَا يَلَا فِ اس کی لغت دہی کہ انہیں سردیوں اور
گرمیوں میں سفر گراں نہیں گزرتا۔ اَمَنَهُمْ اُن کے دشمنوں سے
حرم میں ابن عبّاس کا قول ہے کہ لَا يَلَا فِ میری جو لغت
قریش پر ہے۔

سورۃ الماعون کی تفسیر

عاجد کا قول ہے:۔ یٰمُؤْمِنُ اس کے حق سے جھگڑا ہے کہتے ہیں کہ یہ دعوت سے ہے ملہذا یٰمُؤْمِنُ دھکے دینا۔ جھگڑنا، مٰمُؤْمِنُ بھولے ہوئے ہیں۔ اَلْمٰمُؤْنُ سر ایک ایسی بات۔ بعض اہل عرب کا قول ہے:۔ اَلْمٰمُؤْنُ پانی۔ مگر مکر کا قول ہے:۔ مالی خراج میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا درجہ بلحاظ فرضیت ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

سورۃ الکوتر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے:۔ شَاطِلُکَ تہلکات دشمن۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا:۔ اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا:۔ یہ کوتر ہے۔

ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ:۔ اِنَّا اَعْطٰیْکَ الْکُوْثَرَ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھے موتیوں کے خیمے ہیں اس کے برتن تاروں کی گنتی کے برابر ہیں اسی طرح زکریا، ابوالاحوص، عیسیٰ نے ابوالاحوص سے بھی مدایت کی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیک ایک الْکُوْثَرُ سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو مرحمت فرمائی۔ ابوالبرکات کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن

بَابُ ۹۶۲ اَرَاٰیْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدْعُ بَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُعَالِ هُوَ مِنْ دَعَتْ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ سَاهُوْنَ لَاهُوْنَ وَالْمَاعُوْنَ. الْمَعُوْنَ كَلْبُهُ. وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: الْمَاعُوْنَ: الْمَاءُ. وَقَالَ يَكْفِي مَدَّةَ اَهْلَهَا الزَّكَاةُ الْمَعْرُوضَةُ وَادَّاهَا عَارِيَةُ السَّاعِ.

بَابُ ۹۶۳ اِنَّا اَعْطٰیْکَ الْکُوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَاطِلُکَ: عَدُوْکَ. ۲۰۴۴. حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: الْمَاعُوْرَجُ: بِاللَّيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: اَتَيْتُ عَلَى نَهْمٍ حَافِتًا قِبَابُ التُّرُوسِ مَجْرُؤًا فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِیْلُ قَالَ هَذَا الْکُوْثَرُ.

۲۰۴۵. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی اِنَّا اَعْطٰیْکَ الْکُوْثَرَ قَالَتْ: فَهَرُّ اُعْطِيَهُ يَدْبُکُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِلًا عَلَيْهِ دُرٌّ مَجْرُؤٌ اَنْبِیَتْهُ لِحَدِّ النَّجْمِ رَوَاهُ زَكْرِيَّا وَابُو الْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ.

۲۰۴۶. حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُو لَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: فِي الْکُوْثَرِ هُوَ الْخَبِرُ الَّذِي اَعْطَاهُ اللهُ اِيْتَاةً قَالَ اَبُو لَيْثٍ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اِنَّ النَّاسَ

يَرْعَوْنَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ النَّهَرِ
الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ
إِيَّاهُ.

جبریل نے فرمایا کہ جو نہر حنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک
حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر مرحمت
فرمایا۔

بَابُ قُلْ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ

يَقَالُ لَكُمْ دِينُكُمْ الْكُفْرُ. وَلِي دِينِ الْإِسْلَامِ
وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالْثَوْبِ، فَحَدَّثَتْ
الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيَنَ وَيُشْفِيَنَ. وَقَالَ عَيْرُ
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْإِلَٰهَ، وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا
يَقِي مِنْ عَمِيٍّ، وَلَا أَمْتَحَرُّ عَائِدُونَ وَمَا أَعْبُدُ
وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَيْزَيْدَنَ كَثِيرًا قَتَلْتُمْ مَا
أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا.

سورة الكافرون کی تفسیر

کہتے ہیں تم کو تم کا دین کفر ہے اور ولی دین اسلام ہے یہاں
دینی نہیں کہا کیونکہ یہ آیتیں قرآن سے شروع ہوئی ہیں جبکہ امت یا
عذر ہو گئی ہے جیسا کہ یسیرین اور یسیرین میں ہے دوسرے کا قول ہے
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ یعنی اس وقت عبادت کرتا ہوں اور نہ میں کیا
بات کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا وَاَلَا أَتَقْرَأُ مَا يُنَادُّنَا
اور یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے متعلق فرمایا گیا وَلَيْزَيْدَنَ كَثِيرًا قَتَلْتُمْ
مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا آیت ۱۶۴۔

و: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آنکھوں سے وہ بھلائی ہے جو خدا نے ذوالقین نے صرف
اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے اور وہ دنیا میں کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی مرحمت
نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ راہ التوفیق ۱۶۶ھ نے تو تفسیر کبیر میں اس کی پندرہ تفسیریں بیان فرمائی ہیں گویا وہ انکوثر
کی مثل تفسیر ہے اور اس حدیث میں اجمالی تفسیر ہے کہ اس سے مراد خصائص مسطقی ہیں۔ پروردگار عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب
کو بھی عطا فرمایا اور ان تمام مجموعی کمالات کے علاوہ بعض ایسے کمالات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے تھے اور نہ
عطا فرمائے جائیں گے۔ آپ کی تنہا کمالات اولین و آخرین کی جامع ہیں اور خصائص مسطقی ان کے علاوہ ہیں۔ ذلِكَ فَضْلُ
اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یہ مات بخاری شریف، جلد سوم، حدیث ۱۲۹۲ میں بھی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّلْحِيِّ عَنْ
سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
هَلَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاحٌ بَعْدَ
أَنْ تَرَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا
يَقُولُ فِيهَا: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ
اعْنِنِي.

سورة نصر کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے سورہ نصر نازل ہونے کے
بعد کوئی نساہ ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ
تسبیح نہ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اعْنِنِي
نہ پڑھی ہو۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّغْحَى عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بَنِيَّادِيْحَمْدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا أَوَّلَ الْقَرَّانِ يَكُلُّ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْعُونَ بِي وَيُحْمِلُونَ عَنِّي أَثَرًا.

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا اقْتَحِمُ الْعُدَّةِ إِنَّهُ لَقُصُورٌ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضَرْبٌ لِحَمْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَيِّتُ لَهُ نَفْسُهُ.

بَابُ ۹۶ تَسْمِيَةِ مُحَمَّدٍ بِكَ وَاسْتِغْفَرَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابًا عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَابُ مِنَ النَّاسِ النَّاسِ مِنَ الذَّنْبِ

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَدْعُو خَلِيفَتِي مَعَ أَشْيَاخِهِ بَدْرًا فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَنِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ

قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمَرْنَا مُحَمَّدًا اللَّهُ وَاسْتِغْفَرَهُ إِذَا نَصَرْنَا وَفَتَرْنَا عَلَيْهِ أَوْ سَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكْذَابُكَ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ لَا ذَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ

مُسَوِّقُ الْكَلَامِ يَنْبَغِي أَنْ يَكُنْ مَعَهُ مَعْنَى مَدْلُوقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ يَزَلْ يَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعًا وَرُكُوعًا فِي الْأَكْثَرِ - سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي بِرُكُوعِي وَرُكُوعِي آيَةُ ۱۔ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْعُونَ بِي وَرَأَيْتُ النَّاسَ أَتُوا بَنِيَّادِيْحَمْدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي تَعَالَى

سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ ارشاد باری تعالیٰ: - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ مَعَكُمْ يَوْمَئِذٍ میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہرِ مدینہ اور مملکت کے فتح ہونے کا بیان ہے انہوں نے فرمایا: - اے ابن عباس! تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مددگار کی خبر ہے یا انہوں نے کہا کہ میں اس سے پہلے میں مثل یا فرشتہ کی تفسیر بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور انسانوں کی جانب اس کی نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ کہ بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ مجھے بدھ بدھ کا رب کے برابر ٹھاکر کرتے تھے۔ بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں غموں کیا اور کہا کہ انہیں آپؐ کے برابر کیوں ٹھاکر کرتے ہیں جبکہ اللہ کے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپؐ اسکی وجہ جانتے نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک روز مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ہمراہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں مجھے اس روز موت اس لئے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دیکھا جائے حضرت عمرؓ نے اٹھ کر فرمایا آپؐ ارشاد باری تعالیٰ: - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ مَعَكُمْ يَوْمَئِذٍ میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں اس سے استغفار کریں جبکہ ہمارے مددگار ہمارے فرزند ہیں اور بعض حضرات ماموش رہے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا: - اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا، میں تو یہ نہیں کہتا فرمایا

عَدَا اِبْنُ سَدِيدٍ قَالَ أَبُو رَهَبٍ تَبَا لَكَ مَا جَعَلْتَ
اِلَّا لِيَهْدَا. ثُمَّ قَالَ فَتَرَلْتُ قَدَبْتُ عَبْدَ اَبِي رَهَبٍ
ثَبْتُ وَقَدَبْتُ هَكَذَا. قَرَأَهَا الْاَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ
بِالْحَبَشَةِ وَتَبَّ مَا اَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَ
مَا كَسَبَ.

٢٠٨٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو
مُؤَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ
فَنَادَى يَا صِبَا حَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ
فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مَضَى حَكْمُ
أَوْ مُسَيِّمُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَأَنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ
أَبُولْهَيْبٍ إِي هَذَا جَمَعْتُمْ تَبَالَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَتْ يَدَا إِبْرَاهِيمَ إِلَى الْخُرْبَاءِ.

بَابُ يَسِيصُ عَلَى نَارٍ اِذَا تَلَهَّبَ

٢٠٨٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْصَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
الْبَوْلُ لِبَنَاتِكُمُ الْهَذَا لِمَجْعَتِنَا فَتَزَلُ
تَبْتُ وَإِنِّي لَهَبٍ. وَأَمْرَأَتُ حَمَالَةَ الْحَطِيبِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَالَةُ الْحَطِيبِ تَشْتَبِي بِالنَّيْمَةِ
فِي جَيْدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ. يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيَفِي
الْمَقْدُ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

بَابُ ۹۷ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

يَقَالُ لَا يَتَرُونَ أَحَدًا غَيْرَ وَاحِدٍ.

٢٠٨٣ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

الربلب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟ پھر وہ
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر یہی وجہ نازل ہوئی: "الربلب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے
اور وہ ہلاک ہو گیا۔" اللہ نے جس روز یہ حدیث سنانی تو وہ مرتب سے
مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ کی تفسیر

سعد بن جبّر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی طحا کی جانب نکلے پھر ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا فرمائی: "یا سُبَّانَا اعد کے لئے (مؤذن) تو قریش آپ کے پاس آجے ہوئے، پھر آپ نکلے۔" یہاں آگریں تھیں یہ بتاؤ کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: "کیوں نہیں۔" فرمایا تو میں تھیں (چہتم کے) اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ اس پر ابولہب نے کہا: "تو ہلاک جائے کیا ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب نازل فرمایا۔

سَيُصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَكَلَّمَ فِيهَا كَلْبٌ لَا يَفْقَهُ كَلِمًا وَلَا يُفْهَمُ كَلِمًا وَلَا يُحِصَىٰ كَلِمًا وَلَئِنْ سَأَلْتَهُ عَن شَيْءٍ لَّا يَقُولَ لَهُ شَيْءٌ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

سعد بن حمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب ابولہب نے حضور سے کہا:۔ تو ہلاک ہو گیا ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اے ابولہب کے معذوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا اور اس کی پوری جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ ۶۔ مجاہد کا بیان ہے کہ جب یہ گویا کہ گٹھڑیاں اٹھائے پھر قحطی۔ یعنی حبیبہؓ کا قبل بنی شہید کے بارے میں کہتے ہیں کہ گوند لے کی چھال سے بیٹی ہوئی اور وہ زینب ہے جو جہنم میں ڈال جائے گی۔

سورہ اخلاص کی تفسیر

کہتے ہیں کہ اُحد پر تنویر نہیں ہے اس کا معنی ہے اکیلا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر مومن نے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ
شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ
فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ
بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ
أَتَتَّخِذُ اللَّهُ وَلَدًا إِنْ أَمَّا الْأَحَدُ الضَّمُّ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ
بَابُ ٩: اللَّهُ الضَّمُّ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَسْرَافَهَا
الضَّمُّ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ الشَّيْءُ الَّذِي أَتَاهُ
سُوءُ دُخَانٍ

۲۸۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ
شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ
أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأَنِي وَأَمَّا
شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَ إِنْ أَمَّا
الضَّمُّ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي
كُفُوًا أَحَدٌ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ. كُفُوًا وَ كَيْفِيًّا وَ كَيْفَاءً وَ أَحَدٌ.

بَابُ ٩: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقُ اللَّيْلِ إِذَا وَقَبَ: غُورُهَا
الْشَّمْسِ، يُقَالُ أَبَيْنُ مِزْنَتِي الْفُجْرَ وَ خَلَقَ الصُّبْحُ
وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ قَاطِعًا
۲۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَنِيَّةٌ
عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدُكَ وَ نَوَازِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ
سَأَلْتُ أَبَا بَنْ كَعْبٍ عَنْ مَعْوَذَتَيْنِ فَقَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مجھے جھٹلایا اللہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ
یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو
وہ کہتا ہے کہ میں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ میں پہلے
پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی دفعہ بنا میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے
مشکل نہیں ہے اور اس کا گالی دینا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی
ہے۔ حالانکہ میں ایک ہوں اسے نیاز ہوں انہوں نے کسی کو جتا اور
اور نہ کسی مجھے جتا اور نہ کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

اللَّهُ الضَّمُّ کی تفسیر

اہل عرب اپنے سرور کو انصاف کہتے تھے۔ ابو وائل کا قول ہے کہ اس شے
اسے کہتے جس پر سرور ہی ختم ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے
مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی۔
جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ
ہے جو کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی
طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ جو
وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں
جو کہ کسی کو جتا ہوں اور نہ جتا گیا ہوں اللہ میری برابری کرنے
والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کُفُوًا، کَيْفِيًّا اور كَيْفَاءً
تینوں کا معنی ایک ہے۔

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ تاریکی رات۔ اِنْ اَوْقَبَ سورۃ غزوب ہونے کا وقت
کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فُزِقَ سے فُلِقَ زیادہ روشن ہوتی
ہے وَقَبَ جب تاریکی ہر چیز پر چھا جائے۔

زیر بن تجیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے
میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے جو مجھ سے

قِيلَ لِي فَقُلْتُ، فَتَجَنُّ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيَذْكُرُ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسَ إِذَا وَلِدَ
خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَهَبَّ
وَإِذَا الْوَعِيدُ كَرَأْتَهُ تَبَتَّ عَلَى قَلْبِهِ
۲۰۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ
وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بِنَ
كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ، أَبِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ،
قَالَ فَتَجَنُّ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَضَائِلُ الْقُرْآنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِأَمْرٍ كَيْفَ نَزَّلَ الْوَحْيَ، وَأَوَّلُ مَا نَزَّلَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، الْمُطَهِّمِينَ، الْأَمِينَ الْقُرْآنُ
أَمِينَ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ
۲۰۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ شَيْبَانَ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ
وَأَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا، لَيْتَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يَنْزِلُ
عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمِصْحَةُ عَشْرًا

۲۰۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ
أُثْبِتُ أَنَّ جَبْرِيلَ أَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

سورة الناس کی تفسیر

امین عباس سے منقول ہے:- اَلْوَسْوَاسُ جِبِّ بَیْہِ پید پر تو شیطان
اسے پھرتا ہے اور جب ذکر الہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے ادا کر دیتا
کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

زید بن حبیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رموز تین کے بارے میں دریافت کرتے
ہوئے کہا کہ اسے ابو المنذر! آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود
تویوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے
اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت
کیا تو آپ نے فرمایا:- جو بچے بتایا گیا میں وہی کہتا ہوں پس
ام وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔

قرآن کریم کے فضائل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
نزدول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی
ابن عباس کا قول ہے:- اَلْمُطَهِّمِينَ امین، یعنی قرآن کریم تمام سابقہ
کتابوں کا امین ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ بچے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت
دس سال کم عمر میں اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق
انراٹے خلق رہے۔

معمبر نے ابوشمان سے روایت کی ہے کہ بچے بتایا گیا کہ
حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْسَلَةٌ مِنْ هَذَا
أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ هَذَا دَرَجَةٌ، فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ
وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُه إِلَّا آيَةً حَتَّى سَمِعْتُ حُطْبَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِرُ خَبْرَ جِبْرِيلَ
أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ إِنِّي قُلْتُ لِإِنِّي عَشْرَانِ مِثْنِ

سَمِعْتُ هَذَا أَقَالَ مِنْ أَسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ

۲۰۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْإِنْسِيَاءِ بَرٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا يَمْثُلُهُ مِنْ
عِلْمِهِ الْبَشَرُ وَلَمْ يَكُنْ الْإِنْسِيَاءُ أَوْ كَيْتُ وَحْيًا
أَوْ حَاةُ اللَّهِ إِلَى فَارِجُوا أَنْ أَكُونَ أَلْتَهُمْ تَابَعًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ
عَنِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى
تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
عَنِ الْأَسْوَدِيِّ بْنِ قَلْبَسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا
يَقُولُ أَشْتَكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ
يَقِفُ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ
يَا مُحَمَّدُ مَا أُمَامَى شَيْطَانُكَ الْآنَ تَرُكُكَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالصُّبْحُ وَاللَّيْلُ إِذَا اسْبَحْتُمْ مَا
وَدَّ عَاذُكُمْ رَبُّكُمْ وَمَا قُلَى

بَابُ ۹۰ نَزْلُ الْقُرْآنِ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

پاس تینیں پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا الیہ ہی کوئی لفظ اور فرمایا انہوں نے کہ کہ وہ میری ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو یہ فرمائی ہوا خدا کی قسم میں تو یہی بھی سمجھا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیرا بنا دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے میری سنی بتایا ہے جو کہ فرمایا میرے (مترجم کے والد ماجد) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں گھر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی ہے میں مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے سر پر وہ کلمہ سب سے زیادہ ہوں گے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجی شروع کر دی یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار پڑ گئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا یہی ایک عورت (عولہ) زویجہ الہیہ) آپ کے پاس گھر گئے تھی وہ اسے محمد! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے یہی اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: یہ چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارا رب نے چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (سودہ و النبی) آیت (انا ۳) قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَالْعَرَبُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَامَ مَرْعَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْعَصَارِيِّ

هَشَامُ أَنْ يَدْخُلُوها فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنَ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَاتَّبِعُوا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَتَمٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صُنُوفُ بْنُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْسَتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرَانَةِ عَلَيْهِ كَرْبٌ فَدَاخِلٌ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَضْمُومٌ بِطَيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَدٌ مَرِيضٌ بِجَبَةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّنَتْهُ بِطَيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ رَجُلٌ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَحَالَ فَجَاءَهُ يَعْلَى فَادْخَلَ دَاسَةً فَإِذَا هُوَ مُحْمَرٌّ الْوَجْهُ يَغْطِيكَ ذَلِكَ سَاعَةً دُخْرٌ سَرَى عِنْدَهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعَمْرَةِ إِنَّمَا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَرَجَى بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطَّيِّبُ الَّذِي بِكَ فَأَعْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ أَمَّا الْجَبَةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ عَمْرَتَكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حِجَاكَ

قرآن عربی زبان سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل واضح ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمن بن عمار رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کریں اور ان سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن کریم ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کا بیان ہے کہ (میرے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابہ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے مجھے میں احرام باندھا ہوا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا آنا شروع ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت یعلیٰ کو اقامت سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور سر اندہ کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا، خراٹوں جیسی آواز آ رہی تھی، نقوی دیر تک یہی حالت رہی پھر رقیع ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے بارے میں مجھے کچھ دریافت کیا تھا؟ پس اس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور تجھے اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ

۲۰۹۵. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ لُحَيْمٍ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ حَنْفَلَةَ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ بَرٍّ
 الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ مُقَتِّلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ
 فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَاتِلٌ
 أَسْمَعُ بَرٍّ الْيَمَامَةِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَإِنِّي
 أَشْتَلِي أَنْ يَسْتَعِزَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ وَالْمَوَاطِنُ
 فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ
 يَجْمَعَ الْقُرْآنُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا
 لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَوْ يَزِلُّ عُمَرُ بِرَأْسِهِ
 حَتَّى يَشْرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِيَذِلَّ ذِيكَ وَرَأَيْتُ فِي
 ذَلِكَ الْيَوْمِ رَأَى عُمَرُ قَالَ مَرِيدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
 إِنَّكَ رَجُلٌ شَاطِئٌ عَاقِلٌ لَا تَنْهَضُكَ وَقَدْ كُنْتَ
 تَكْتُبُ الرُّوحِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَتَنْتَبِهُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ لَفُوتِي
 نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اللَّهُ لِي عَلَى مَا
 أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ
 شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ
 يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ
 لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 فَتَنْتَبَحَتِ النَّارُ أَنْ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالْقِافِ
 وَصَدُّوا رِجَالِي حَتَّى وَجَدْتُ أُخْرَ سُورَةِ الشُّرُبِ
 مَعَ أَبِي خَزِيمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَمِدْهَا مَعَ أُخْرَى
 غَيْرَ ذَلِكَ جَاءَ كَثَرُ رَسُولٍ مِنَ الْقَوْمِ كَوْعَزِيزُ
 عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاتَمَ بَرَاءَةٌ فَكَانَتْ الْعُصْفُ

قرآن مجید کا جمع کرنا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 ابو بکرؓ مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس
 وقت حضرت عمرؓ خطاب بھی ان کے پاس تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں
 قرآن کریم کے کتنے ہی قادی شہید ہو گئے ہیں اور مجھے عذر ہے کہ
 قادیوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید
 کا اکثر حصہ جاتا رہا گا، لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے
 جمع کرنے کا حکم فرماتیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کے کہا کہ میں وہ کام کس
 طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا، حضرت عمرؓ نے کہا:-
 خدا کی قسم پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پس حضرت عمرؓ برابر اس بات سے مجھ سے
 بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے میں میرا سینہ کھول
 دیا اور میں بھی حضرت عمرؓ کے ساتھ متفق ہو گیا، حضرت زید کا بیان ہے کہ
 حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا:- تم لو جو ان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو
 اور تمہاری قرآن فہمی پڑھ سکی ہو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دیکھی ہو کہ کدیا کرتے تھے۔ پس سچی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع
 کرو۔ پس خدا کی قسم اگر مجھے پہلا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے
 کا حکم دیا جاتا تو اسے اس سے بھاری نہ سمجھتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ
 قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم،
 پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس برابر میں حضرت ابو بکرؓ سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ
 اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت
 ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے
 قرآن کریم کو کچھ روکے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں
 سے تلاش کی کہ جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت
 حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
 ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی، مقتد ج ۲۰۰۰۰۔ پس یہ جمع
 کیا ہوا نسخہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى تَوْفَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عَمْرِو حَيَاتِهِ
ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ يَذْنِبُ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
حَدَّثَنَا ابْنُ شِرَابٍ أَنَّ النَّسَبَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ
يُخَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَّةَ وَ
أَذْرَبِيَّيْنِ مَعَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ فَأَخْرَجَهُ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فِي الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرَكَ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ
يَخْتَلِعُوا فِي الْكُتُبِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ
فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي الْبَيْتَ
بِالْمَصْنُوعِ تَنْسُخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرُدُّهَا
إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ وَسَعِيدُ
بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلْمُضْطَرِّفِ
الْفَرَسِيِّينَ الثَّلَاثَةَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَمْرًا
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَانْتَبِهُوا
بِلِسَانٍ قَرِيبٍ فَإِذَا تَرَكْتُمْ بَيْتًا فِيهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الْقُرْآنَ فِي الْمَصَاحِفِ رَوَّعْتُمُ
الْمُضْطَرِّفِ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُحَمَّدٍ
مِمَّا نَسَخُوا وَأَمْرًا بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ
صَحِيفَةٍ أَوْ مَصْنُوعٍ أَنْ يُحْتَرَفَ قَالَ ابْنُ شَرَبٍ
وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بَنُ زَيْدٍ بَنُ ثَابِتٍ سَمِعَتْ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ تَأْتِي مِنَ الْأَحْرَابِ حِينَ نَسَخْنَا
الْمُضْطَرِّفِ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَانْتَسَبْنَا هَافُوحًا بِهَا
مَعَ خَدِيجَةَ ابْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
بِحَالٍ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ فَانْتَسَبْنَا بِهَا

کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس
اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم کی تحویل میں رہا۔
حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ (مدرسہ عثمانی میں) حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حفصہ بنت عمر
جب اہل شام اور اہل عراق کی معیت میں الہ میسجداً اقدماً یحجان
کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المؤمنین حضرت عثمان کی خدمت
میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شاہیوں اور عرافوں کے قرائت میں
اختلاف نے تڑپا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے
امیر المؤمنین ابیورد و نصاریٰ کی طرح کتاب الہی میں اختلاف کرنے سے
پہلے اس امت کی دستگیری فرمائی۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے
لیے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے
وہ ہمیں عنایت فرمائیے ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے
وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن
ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت
عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔
حضرت عثمان نے انہیں ذکر کرنے والوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے
اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش
کی زبان میں لکھا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے، چنانچہ
انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔
پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا
حکم دیا کہ ان کے غلات جو کسی کے پاس قرآن کریم
کے نام سے لکھا ہوا ہو اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب
کو عامر بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت
زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت
مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں مل رہی تھی حالانکہ
وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک
سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت عذیمہ بن
ثابت انصاری کے پاس ملی یعنی: سَمِعْتُ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ۔ پس ہم نے جمع کردہ

فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

نسخہ کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اسے لکھ دیا۔

بَابُ ۹۸ كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے کاتب

۲۰۹۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ الشَّيْبَانِ قَالَ
إِنْ زَيْدُ بْنُ كَثِيبٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَحضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے اللہ عزوجل سے فرماتے ہیں
کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے (بچے دو در خلافت میں) بلا کر
فرمایا: بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیتے رہےاِنَّكَ عَنْهُ قَالَ اِنَّكَ لَنْتَ تَكْتُبُ الرَّسُولَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْمُ الشَّرَّاءَ فَتَتَّبَعْتُ حَتَّى
وَجَدْتُ أَنْجُسُورَةَ الثَّوَمَةِ أَيْتَيْنِ مَعَ أَبِي مُرَيْمَةَ
الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أُجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَىاللہ اگر ان کو ہم جمع کر دے۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، یہاں تک کہ:
سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ
انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی
کے پاس نہ ملیں یعنی لفظ جَاءَ کلمہ رسول و مِّنْ
أَنْفُسِكُمْ غَوِيْرٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔۔۔۔۔ تا آخر
سورت۔

أَخِيرَهُ.

۲۰۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَرَلْتُ لَمْ يَسْتَوِ
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَمَ لِي زَيْدٌ
وَلَيْسَ بِي إِلَّا لَوَجْهُ وَالْقَوَاةُ وَالْكَتِفُ أَدَاكَ كَيْفَ وَالذَّوَابُ
خَرُّوا قَالَ: الْكُتُبُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلَفَ ظَهْرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِئْسِ أُمِّ مَكْتُومٍ
الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَيَأْتِي رَجُلٌ
خَيْرٌ بَصَرًا فَتَرَلْتُ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرَ أَوْلَى الضَّرَرِ.حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت:
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔۔۔ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: زید بن ثابت کو ملاؤ اور وہ تمہاری ادوات اور شانے کی ہڈی لکھ لیں، راوی
کو شک ہے کہ شاید آپ شانے کی ہڈی کا پلے نام یا آپ لایسٹوی القاعدون
لکھنے کے لیے فرمایا، اس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو بن ام مکتوم بیٹھے
ہوئے تھے جو بنی سہمہ کے محرم تھے وہ عرض کر رہے تھے: یا رسول اللہ! میرے
پلے میں کیا حکم ہے جب کسی کو مصالحت سے محروم ہوں اس موقع پر یہ آیت نازل
ہوئی۔ برابر انہیں وہ مسلمان کہے جہاد سے بیٹھ رہیں وہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ! میرے
میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

بَابُ ۹۹ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ.

قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے

۲۰۹۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَأُنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَجَعَهُعبد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل نے
مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا۔ لیکن میں زیادہ
طریقوں کا سوا ابہہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قرأتوں

تک اجازت مل گئی۔

فَلَمْ أَمَلْ أَنْ تَزِيدَهُ وَبِزَيْدٍ فِي حَتَّى أَتَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ.

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْثَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ
وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْقَارِي حَدَّثَا أَنَّهُمَا
سَمِعَا سَمِعَ ابْنَ الْمُنْطَظَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ
حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لَهَا آتٍ فَكَأَنَّهُ
هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقِرَّ تَبْيِهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَسْأَلُهُ
فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَتَبَيَّنَتْ بَرْدَانِهِ
فَقُلْتُ مَنْ آخِرُ آيَةِ هَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي سَمِعْتُكَ
تَقْرَأُ قَالَ آيَةُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
قَدْ آخَرُ آيَةً عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ
أَحْرَدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ
عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقِرَّ تَبْيِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْسِلُهُ إِذَا يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ
الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ فَتَرَقَّى إِذَا يَا هِشَامُ
فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي آخَرُ آيَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْفُرْقَانُ
أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأْ وَأَمَّا تَبْيَهُ مِنْهُ.

بَابُ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
يُوسُفُ بْنُ مَاهِيكٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ ان سے رسول بن مخزوم اور
عبدالرحمن القادری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی خطاب کو فرماتے
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے اندر میں نے
ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کسی اور قرأت
میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس قرأت
میں نہیں پڑھی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی کے دوران میں ان پر نوٹ پڑتا
لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی پیادہ
ان کے گئے ہیں قال کر کہا: یہ نہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی جس
طرح میں نے تمہارا کیا نہ باقی سنی ہے، انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم نے بھوٹ بولا
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اودہ طرح
پڑھائی ہے، پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لے گیا اور میں عرض گزار ہوا کہ جس طرح آپ نے
سورۃ الفرقان مجھے سکھائی میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے
پر پڑھتے ہوئے سنا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور اسے ہشام با تم پڑھو۔ پس انہوں نے
سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبانی سنی تھی۔
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے
پھر فرمایا: اسے تم پڑھو، پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ
نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قرأتوں
میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے
آسان ہو اسی طریقے سے پڑھا کرے۔

قرآن مجید کی ترتیب و تالیف

یوسف بن ماکہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس کے کہا:
کوئی کفن بہتر ہے حضرت صدیقہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کفن

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِي فَقَالَ
أَيُّ الْكُفَرِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ وَيْحَكَ وَمَا يُصْرُكَ؟
قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَيْتِي مُصْحَفَكَ؟ قَالَتْ لِمَ؟
قَالَ لَعَلِّي أُدَوِّقُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَقْرَأُ غَيْرَ
مَوْلَانِ. قَالَتْ وَمَا يُصْرُكَ آيَةً قَرَأْتَ
فَقِيلَ إِنَّمَا نَزَلَ آيَةٌ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُرُورَةٌ مِمَّنْ

الْمُقَصِّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَتِ
النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَنَزَلَ
نَزْلٌ أَوَّلُ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدْعُ الْخَمْرَ
أَبَدًا. وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا نَدْعُ الزِّنَا أَبَدًا.
لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْخَارِجَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ الشَّاعِثِ مَوْعِدَهُمْ وَالسَّائِةِ
أَذَى وَأَمْرٌ. وَمَا نَزَلَتْ سُرُورَةُ الْبَشَرَةِ وَالنِّسَاءِ
إِلَّا وَأَنَا عِنْدُهَا. قَالَ فَأَسْرَبْتُ لَهُ الْمُصْحَفَ
فَأَمَلْتُ عَلَيْهِ إِلَى السُّورَةِ.

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ شَيْخُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ
سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بَيْنِي إِسْرَافِيلُ وَالْكَافِرُ
وَمَرْيَمُ وَطَهٌ وَالْأَنْبِيَاءُ إِذْ نَزَلَ مِنَ الْعِثَارِ الْأَبْلَى
وَهُنَّ مِنْ بِلَادِي.

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّكِيِّ بِحَدَّثِ شُعْبَةَ
أَنَّهُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ تَعَلَّمْتُ مِنْ سَمْعِ اسْمِ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَرَّةَ عَنِ
الْأَعْيُنِ عَنْ شَيْخِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ وَنَ
عَلِمْتُ النَّفَائِذَ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنْ آيَاتِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ فَقَامَ

تجھے کیا نقصان پہنچے؟ عرض کرنا ہوا۔ اے ام المؤمنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھائیے۔ فرمایا کہ بھلا کس لیے؟ عرض کی تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کر لوں کیونکہ لوگ غلط ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو نہ کرنا کبھی ترک نہیں کریں گے۔ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت:۔۔۔ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑی ہے (سورۃ القمر آیت ۶) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی روٹی تھی اور کھیتی کوئی تھی اور جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء نازل ہوئی تو میں آپ کی حضور میں تھی راوی کا بیان ہے کہ چھوٹی مصحف نکلا۔

عبدالرحمن بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الکہف، سورۃ مریم، سورۃ طہ اور سورۃ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہوئے والی سورتوں میں سے ہیں اور مدتوں سے میرے ذخیرہ معلومات میں ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

شعیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان بڑوں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو کو لا کر پڑھا کرتے تھے یہ فرما کر حضرت عبداللہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی لیے گئے جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے

فَسَاكِنَاهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِّنَ أَوَّلِ النَّسْفِ
عَلَى ثَلَاثِينَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَخْبَرَهُنَّ الْحَوَارِيُّهُمْ خَلَفَ
الدُّخَانُ وَغَتَّ يَكْسَالُونَ

**باب ۹۸ كَانَ جَبْرِيلُ يَعْزُضُ الْقُرْآنَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ مَسْرُورٌ
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ خَاتِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ
يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارِضُنِي
الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَسْرَاهُ إِلَّا حَضْرًا أَجَلِي**

۲۱۰۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ
أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ
يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ صَلَّى يَنْسَلِمُ بَعْضُ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ
فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّبْرِ
الْمُرْسَلَةِ

منفصل (مسی) ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے امدان کی
دوسری (دو مہائی) تم دالی سو دس یعنی الدخان اور
غم پھیلانے ہیں۔

حضرت جبریل رسول خدا کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ کیا کرتے تھے۔
مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبریل میرے ساتھ
قرآن کریم کا ایک دفعہ دورہ کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو
دفعہ کیلئے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا وقت وصال
آگیا ہے۔

عبداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے سخی
تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کے دلیالے سخاوت کے
اللہ طقیانی آجاتی۔ کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک
کے مہینے کی رات میں آخر ماہ تک ستر اتر حاضر خدمت ہوتے تھے
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم
کا دورہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل حاضر بارگاہ معلی
ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا کے بھی تباہ
کئی ہو جاتے۔

۲۱۰۶. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدَى عَنْ أَبِي حَصْبٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: كَانَ لِجَبْرِيلَ يَعْزُضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَمَرَّضَ عَلَيْهِ
مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَحْتَكِي
كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَلَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي
قُبِضَ فِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام
ایک دفعہ قرآن کریم کا دورہ کیا کرتے تھے لیکن جس سال
آپ کا وہ سال ہوا اس سال دو مرتبہ دورہ کیا اور
پہلے آپ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے
تھے لیکن جس سال آپ کا وہ سال ہوا اس سال دس روز
اعتکاف فرمایا۔

**باب ۹۹ الْقُرْآنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.**

رسول خدا کے اصحاب میں قادری حضرات۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اسے ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابوہریرہ، سعاد بن جبیل اور ابی بن کعب سے۔

شفیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور حدیث کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جلتے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شفیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

علقہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تحسین فرمائی۔ نفی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اس پر حد قائم کی گئی۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس حدیث کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَمَّا أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حُدِّدَ الْقُرْآنُ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَفِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ سَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَحَبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ أُعَلِّمَهُمُ بَيْتًا ابْنِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَفِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي الْجِلْدِ اسْمُهُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَأًدًا يَتَوَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ.

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بَنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَدْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحَمَصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا هَكَذَا أَتَرَلْتُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَرَجَعَتْ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَلْتَجَمَعُ أَرْبَ تَكْذِيبَ بَيْتِ أَبِي اللَّهِ وَلَشَرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ

سُورَةً مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَمِينَ
أُنَزِّلَتْ وَلَا أُنَزِّلَتْ آيَةٌ مِّنْ كِتَابِ
اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فَيَكُونُ أُنَزِّلَتْ وَ
لَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ
تَبْلِغُهُ إِلَىٰ أَوَّلِ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ -

کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ
کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے
کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا
ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں
حاضر ہو جاؤں۔

ف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ را المتوفی سنہ ۲۲ھ ہمارے امام اعظم، یعنی امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
را المتوفی سنہ ۱۵۶ھ کے امام اعظم ہیں۔ ان کی تحقیقات جلیلہ اور علوم و معارف ہی زیادہ تر فقہ حنفی کی بنیاد ہیں کیونکہ انہوں نے اور
اور ان کے بلند پایہ شاگردوں نے کوفہ کو مدینہ منورہ کا کاکا اس وقت ہو گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
را المتوفی سنہ ۲۲ھ نے کوفہ کو دار الخلافہ بنایا۔ اس طرح کوفہ شہر ان دونوں بزرگوں کے علوم و معارف اور کتب ہی دیگر اہل علم
حضرات کا سکن بن گیا تھا۔ یہ صورت حال امام ابو حنیفہ اور ان کے رفقاء کے کار کے لیے تائید اور توثیق ثابت ہوئی جس کے باعث کوفہ
میں ہی بہت کچھ ہو گیا۔

اسی جلیل حدیث ۲۱۰۷ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حضرات سے سیکھو: عبداللہ ابن مسعود، سالم مولى
ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب۔ جملہ صحابہ کرام میں منتخب قاری یہ چار حضرات ہیں چاروں میں سیر فہرست حضرت ابن مسعود
معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود انتہائی عمدہ کے سب سے بڑے قاری ہیں۔ حدیث ۲۱۰۸ میں ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام
کا بھی اس بات پر اتفاق تھا اور وہ ان سے بڑا قرآن خوان اور قرآن دان کسی کو نہیں جانتے تھے۔ اسی حدیث ۲۱۱۰ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود حدیث نعمت کے طور پر وضاحت فرمادی کہ قرآن مجید کے بارے میں ان کی معلومات کیا ہیں۔ جدائے ذوالحجہ اپنے
محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدفے ہیں ان کے اور جملہ بزرگوں کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے، آمین۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ مَنِ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ:
أَبِي بَكْرٍ كَعْبٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَثَمِيدُ بْنُ ثَابِتٍ
وَأَبُو زَيْدٍ، تَابِعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ
عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ.

رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے مبارک زمانہ میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں
نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے
تھے یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ثامید بن ثابت
اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم، فضل بن حصین بن واقد
ثما مے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع
نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابو ذر، معاذ بن جبل
ثامید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَمِيْدُ
اللَّهِ بْنُ أَسْتَثَى قَالَ سَدَّ ثَنِي ثَابِتِ الْمَنَاحِي وَثَمَامَةُ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَقْبَى مُسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَجْمَعْ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو الدَّرْدَاءِ

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَرَبِيعُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو سَلَيْمٍ
قَالَ دَعْنُ وَرِثَاةٌ.

۲۱۱۳. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى عَنْ سَعْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
أَبِي أَكْرَأْتُ أَوْلَادَ النَّبِيِّ مِنْ لَعْنِ أَبِي دَاوُدَ
يَقُولُ أَخَذَنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أتركُهُ لَشَيْءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مَا تَلَسَّخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسِيهِ أَلَا تَعْلَمُ يَغْدِرَ فِيهِ
أَوْ مَثَلًا

حضرت انس سے یہ بھی فرمایا کہ ان (حضرت ابو زید) کے
واردت ہم ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا ابی اکراہتے تھے قاضی عدلی کو کعب بن عمر سے بڑے قاری ہیں کعب کی بعض
قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہذا ایسی چیز
کو میں کس طرح چھوڑ دوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-
جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس
جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۶)۔

بِقَضَائِهِ تَعَالَى جَلَدِي وَمِنْ فِكَامِهِ قَوْلِي

WWW.MTJELAN.COM

جدول - بخاری شریف مترجم جلد دوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۴۹	۱۴۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
۱۲ "	۱۵۰ تا ۲۸۴	۱۳۵	۲۰۹ تا ۲۲۳	۲۱۵
۱۳ "	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۲۲۴ تا ۲۸۱	۲۵۸
۱۴ "	۳۵۲ تا ۴۱۳	۶۲	۲۸۲ تا ۳۴۳	۲۸۱
۱۵ "	۴۱۴ تا ۴۶۷	۵۴	۳۴۴ تا ۳۹۷	۱۶۴
۱۶ "	۴۶۸ تا ۵۰۲	۳۷	۳۹۸ تا ۴۳۲	۳۲۳
۱۷ "	۵۰۳ تا ۵۴۳	۴۰	۴۳۳ تا ۴۷۳	۱۷۰
۱۸ "	۵۴۴ تا ۶۹۶	۱۵۲	۴۷۴ تا ۵۱۴	۲۲۵
۱۹ "	۶۹۷ تا ۸۱۰	۱۱۳	۵۱۵ تا ۵۹۷	۱۴۸
۲۰ "	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۵۹۸ تا ۷۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳